

سُنَنُ ابْنِ مَاجَهَ (مُتَرَجِم)

جلد پنجم

کتاب اللباس - أبواب الزهد

أَحَادِيث: 3550 - 4341

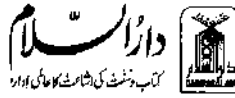
امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ و فوائد: مولانا عطاء اللہ صاحب

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

وَأَرْسَلَمَ

بُحْرانِ حقوقِ اشاعت برائے دارالسلام مکتبہ عربیہ



سفودی عربیہ (میتا آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الزیاض: 11416 سعودی عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 نجس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyaadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

الزیاض انشیا: فون: 4614483 01 نجس: 4644945 * المار فون: 4735220 01 نجس: 4735221 * سوہم فون: 01 2860422
* مندوب اریاض: سوہم: 0503459695-0505196736 * تھیم (برہہ): فون: 06 3696124 سوہم: 0503417156
* مکرم: سوہم: 0502839948-0506640175 * مدینہ منورہ: فون: 04 8234446 04 نجس: 8151121 سوہم: 0503417155
* جہہ فون: 02 6879254 نجس: 6336270 * الخیر فون: 03 8692900 نجس: 8691551
* طبع، البحر، ان انجس: 04 3908027 سوہم: 0500887341 * نجس مدینہ فون: 07 2207055 سوہم: 0500710328

شمارچہ: فون: 5632623 6 00971 امریکہ: برٹن فون: 7220419 001 713 نیویارک فون: 6255925 001 718

لندن: فون: 4885 208 0044 آسٹریلیا: فون: 4040 9758 2 0061

پاکستان (میتا آفس و مریکزی شوزوم)

36- فورڈ، کیکریٹ ٹاپ، لاہور

فون: 7110081-711023-7232400-7240024 42 0092 نجس: 7354072

سوہم: 4212174-0321 8484569-0322 322 فون: 7120054-7120054 نجس: 7320703

Website: www.darussalam.pk.com E-mail: info@darussalam.pk.com

(گمراتی) طارق روضہ القائل فزی پورٹ ٹانگ مال فون: 4393936 21 0092 نجس: 4393937

(اسلام آباد) F-8 مرکز اسلام آباد فون: 51 2281513 0092 سوہم: 5370378 0321

مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۸ھ

لہرہ مکتبہ المسلم لہرہ الوطنیۃ لہرہ الفشر

ابن ماجہ، محمد بن یزید

سنن ابن ماجہ اللغة الاردیة، / محمد بن یزید ابن ماجہ - الریاض، ۱۴۲۸ھ

عر: ۱۹۶ مقاس: ۲۱×۱۴ سم

ردعك: ۷-۷-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸ (مجموعه)

۲-۸-۹۹۷۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۵)

۱- الخلیف - سنن ۲- الخلیف - الكتب الستة . أ. العنوان

دوبري ۲۵، ۶ ۱۴۲۸/۲۸۹۸

رقم الإيداع: ۱۴۲۸/۴۸۹۸

ردعك: ۷-۷-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸

۲-۸-۹۹۷۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۵)

جلد پنجم
سُنن ابن ماجہ
(مترجم)

کتاب الباس — أبواب الزهد احادیث: 3550 ... 4341

تألیف

إمامنا أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن عيسى بن علي بن أبي حمزة القزويني رحمه الله

ترجمہ و فوائد

فیضان مولانا عطارا اللہ صاحب دہلی

تحقیق و ترمیم

حافظ ابو طاهر زبیر علی بن علی

قرآنی صحیح و تفسیر و اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف

مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار

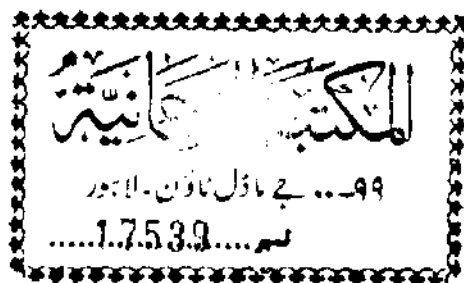
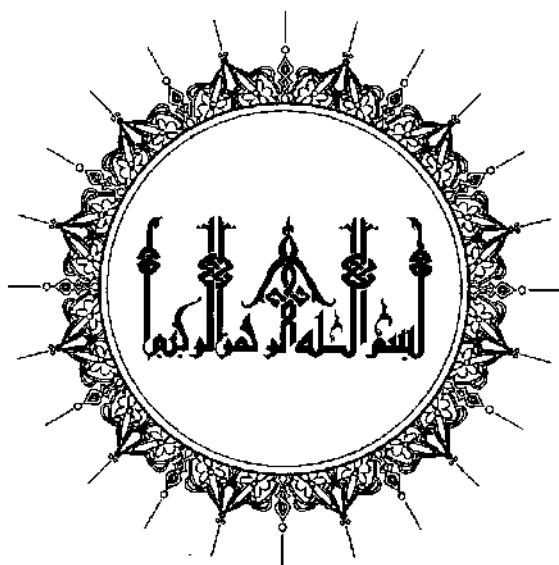
مولانا ابو محمد محمد احم

مولانا عثمان ثنیب



244.6

اسیرِ سی



فہرست مضامین (جلد پنجم)

15	لباس سے متعلق احکام و مسائل	۳۲- کتاب اللباس
18	باب: رسول اللہ ﷺ کا لباس	۱- بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
22	باب: جب کوئی نیا لباس پہنے تو کیا کہے؟	۲- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
23	باب: جو لباس (شرعاً) ممنوع ہے	۳- بَابُ مَا نُهِِيَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ
25	باب: اون کا لباس پہننا	۴- بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ
27	باب: سفید کپڑے	۵- بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ
28	باب: تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا	۶- بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ
30	باب: تہنیک کی صحیح جگہ کون سی ہے؟	۷- بَابُ مَوْضِعِ الْإِذَارِ أَيْنَ هُوَ؟
31	باب: قمیص پہننا	۸- بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ
32	باب: قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟	۹- بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟
33	باب: قمیص کی آستین کتنی ہونی چاہیے؟	۱۰- بَابُ كَمْ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ
33	باب: مٹن کھلے رکھنا	۱۱- بَابُ خَلِّ الْأَزْدَارِ
34	باب: شلوار (یا پاجامہ) پہننا	۱۲- بَابُ لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ
34	باب: عورت کا دامن کتنا دراز ہونا چاہیے؟	۱۳- بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ يَكُونُ؟
36	باب: سیاہ ماسے (گچڑی) کا بیان	۱۴- بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوَدَاءِ
37	باب: گچڑی کا شلہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) لٹکانا	۱۵- بَابُ إِخْلَاعِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ
37	باب: ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے	۱۶- بَابُ تَكْرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ
39	باب: کسے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟	۱۷- بَابُ مَنْ رُحِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ
40	باب: کپڑے میں ریشم کے نشان کی اجازت	۱۸- بَابُ الرُّشْحَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّنُوبِ
	باب: عورتوں کے لیے ریشمی لباس اور سونے کا زیور	۱۹- بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ
41	پہننے کا بیان	
43	باب: مردوں کے لیے سرخ لباس پہننا جائز ہے	۲۰- بَابُ لُبْسِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

- ۲۱- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُتَعَصُّفِ لِلرِّجَالِ باب: کسم کا رنگ ہوا کپڑا مردوں کے لیے مکروہ ہے 45
- ۲۲- بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ باب: مردوں کے لیے زرد کپڑے کا جواز 46
- ۲۳- بَابُ: الْبُسْنِ مَا شِئْتُ، مَا أَخْطَأُكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ باب: ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو 47
- ۲۴- بَابُ مَنْ لَيْسَ شَهْرَةً مِنَ النَّيَابِ باب: شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے) 48
- ۲۵- بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ باب: مرے ہوئے جانور کی رنگی ہوئی کھال پہننا 49
- ۲۶- بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ مِنَ الْمَيِّتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ باب: (ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے یا پٹے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے 51
- ۲۷- بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ باب: (نبی علیہ السلام کے) پاپوش مبارک کی کیفیت 51
- ۲۸- بَابُ لُبْسِ النَّعَالِ وَخَلْعِهَا باب: جوتے پہننا اور اتارنا 52
- ۲۹- بَابُ الْمُسِي فِي النَّعْلِ الْوَاجِبِ باب: ایک جوتا پہن کر چلنا 53
- ۳۰- بَابُ الْإِنْتِصَالِ قَائِمًا باب: کھڑے ہو کر جوتے پہننا 53
- ۳۱- بَابُ الْخُفَّابِ الشَّوَدِ باب: سیاہ موزے پہننا 54
- ۳۲- بَابُ الْخُضَابِ بِالْحِجَاءِ باب: بالوں کو مہندی لگانا 55
- ۳۳- بَابُ الْخُضَابِ بِالشَّوَادِ باب: سیاہ رنگ کا خضاب کرنا 56
- ۳۴- بَابُ الْخُضَابِ بِالصُّفْرَةِ باب: زرد رنگ کا خضاب کرنا 57
- ۳۵- بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخُضَابَ باب: خضاب ترک کرنا (جائز ہے) 58
- ۳۶- بَابُ اخْتِاذِ الْجُمُعَةِ وَالنَّوَائِبِ باب: لمبے بال رکھنا اور میٹھڑھیاں بنانا 59
- ۳۷- بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ باب: زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے 61
- ۳۸- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ باب: قزح کی ممانعت کا بیان 62
- ۳۹- بَابُ تَقَشُّبِ الْخَاتَمِ باب: انگوٹھی کا نقش 63
- ۴۰- بَابُ النَّهْيِ عَنِ خَاتَمِ الذَّهَبِ باب: سونے کی انگوٹھی (پہننے) کی ممانعت کا بیان 64
- ۴۱- بَابُ مَنْ جَعَلَ قَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ باب: انگوٹھی کا گھمبیر بنانا (کے اندر) کی طرف کرنا 65
- ۴۲- بَابُ التَّحَنُّمِ بِالنِّسِينِ باب: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا 65
- ۴۳- بَابُ التَّحَنُّمِ فِي الْإِبْهَامِ باب: انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا 66



فہرست مضامین (جلد ہفتم)

سفن ابن ماجہ

66	باب: گھر میں تصویریں رکھنا	۴۴- بَابُ الصُّوْرِ فِي الْبَيْتِ
68	باب: پاؤں کے نیچے آنے والے کپڑے میں تصویریں	۴۵- بَابُ الصُّوْرِ فِيمَا يُوْطَأُ
69	باب: سرخ زین پوش	۴۶- بَابُ الْمَنَابِرِ الْحُمْرِ
69	باب: چیتے کی کھال پر سوار ہونا	۴۷- بَابُ رُكُوبِ الثُّمُورِ
71	اخلاق و آداب سے متعلق احکام و مسائل	۳۳- اَنْوَاعُ الْاَدَبِ
74	باب: ماں باپ سے حسن سلوک	۱- بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ
78	باب: والد کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کا بیان	۲- بَابُ: صَلِّ مَنْ كَانَ اَبُوكَ يَصِلُ
78	باب: والد کے (اولاد سے) اور خاص طور پر) بیٹیوں سے حسن سلوک کا بیان	۳- بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْاِخْتِانِ اِلَى الْبَنَاتِ
82	باب: ہمسائیگی کا حق	۴- بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ
84	باب: مہمان کا حق	۵- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ
85	باب: جہیم کا حق	۶- بَابُ حَقِّ النَّيِّمِ
87	باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	۷- بَابُ اِمَاطَةِ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ
88	باب: پانی صدقہ کرنے کی فضیلت	۸- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ
91	باب: نرمی (سے کام لینے) کا بیان	۹- بَابُ الرِّفْقِ
92	باب: غلاموں سے حسن سلوک کا بیان	۱۰- بَابُ الْاِخْسَانِ اِلَى الْقَمَنَالِيكِ
94	باب: سلام کو عام کرنا	۱۱- بَابُ اِفْتَاءِ السَّلَامِ
95	باب: سلام کا جواب دینا	۱۲- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ
96	باب: ذمیوں کو سلام کا جواب دینا	۱۳- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى اَهْلِ الذَّمَّةِ
98	باب: عورتوں اور بچوں کو سلام کہنا	۱۴- بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ
99	باب: مصافحہ کرنے کا بیان	۱۵- بَابُ الْمُصَافَحَةِ
101	باب: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان	۱۶- بَابُ الرَّجُلِ يَقْبَلُ يَدَ الرَّجُلِ
101	باب: اجازت طلب کرنا	۱۷- بَابُ الْاِسْتِثْذَانِ
	باب: جس آدمی سے پوچھا جائے: تو نے صبح کیسے	۱۸- بَابُ الرَّجُلِ يُفْأَلُ لَهُ، كَيْفَ أَصْبَحْتَ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

- 104 کی؟ (حیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کیا جواب دے) باب: جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے
- 105 تو اس کی عزت کرو باب: جسے چھینک آئے اسے دعا دینا
- 106 باب: ہم مجلس کی عزت کرنا
- 107 مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے
- 108 باب: معذرت کا بیان
- 109 باب: حراج کا بیان
- 110 باب: سفید بال اکھاڑنا
- 111 باب: کچھ سارے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان
- 112 باب: منہ کے ٹل لینے کی ممانعت کا بیان
- 113 باب: علم نجوم سیکھنا
- 114 باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت
- 115 باب: مستحب اور پسندیدہ نام
- 116 باب: ناپسندیدہ نام
- 117 باب: نام تبدیل کرنا
- 118 باب: نبی ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنا
- 119 باب: دولا دہونے سے پہلے کنیت رکھنا
- 120 باب: برے نام رکھنا
- 121 باب: تعریف (خوشامد) کا بیان
- 122 باب: جس سے مشورہ لیا جائے وہ ایسے ہے جیسے اس کے پاس امانت رکھی گئی ہے
- 123 باب: حمام میں جانا
- 124 باب: بال صفا پاؤں ڈور لگانا

- ۱۹- باب: إِذَا أَنْتُمْ تَحْرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ
- ۲۰- بَابُ تَشْيِيبِ الْعَاظِمِ
- ۲۱- بَابُ إِحْزَامِ الرَّجُلِ جَلِيسُهُ
- ۲۲- بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهُ
- ۲۳- بَابُ الْمُعَاذِيرِ
- ۲۴- بَابُ الْمُرَاجِ
- ۲۵- بَابُ نَقَبِ الشَّيْبِ
- ۲۶- بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظُّلِّ وَالشَّمْسِ
- ۲۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْوُجُو
- ۲۸- بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ
- ۲۹- بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ
- ۳۰- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ
- ۳۱- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ
- ۳۲- بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ
- ۳۳- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ
- ۳۴- بَابُ الرَّجُلِ يَكْنِي قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ
- ۳۵- بَابُ الْأَنْقَابِ
- ۳۶- بَابُ الْقَذَحِ
- ۳۷- بَابُ الْمُسْتَشَارِ مُؤْتَمَرٌ
- ۳۸- بَابُ دُخُولِ الْحَمَامِ
- ۳۹- بَابُ الْإِطْلَاءِ بِالنُّوْرَةِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- باب: وعظ کے طور پر واقعات بیان کرنا 127
- باب: شعر و شاعری کا بیان 128
- باب: ناپسندیدہ اشعار 129
- باب: نرد (چوسر) کھیلنا 131
- باب: کیوٹر بازی 132
- باب: تہما کی اچھی نہیں 134
- باب: آگ بجھا کر سونا 134
- باب: راستے پر پڑاؤ کرنے کی ممانعت 135
- باب: جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا 136
- باب: تحریر پر سیاسی شکل کرنے کے لیے (مٹی ڈالنا 137
- باب: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرکشی نہ کریں 137
- باب: جس کے پاس حیرہوں، اسے چاہیے کہ ان کے پھل (لوہے کا تیز حصہ) بکڑ کر رکھے 138
- باب: قرآن مجید پڑھنے کا ثواب 139
- باب: اللہ کے ذکر کی فضیلت 146
- باب: لا إله إلا الله کی فضیلت 149
- باب: اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت 154
- باب: اللہ کی تسبیحات پڑھنے کا ثواب 158
- باب: استغفار (اللہ سے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کرنا) 163
- باب: (نیک) عمل کی فضیلت 166
- باب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت 168
- باب: دعا سے متعلق احکام و مسائل 171
- باب: دعا کی فضیلت 175
- باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا 176

صفحہ ابن ماجہ

- ۴۰- بَابُ الْقَصَصِ
- ۴۱- بَابُ الشَّعْرِ
- ۴۲- بَابُ مَا كَثُرَ مِنَ الشَّعْرِ
- ۴۳- بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّوْدِ
- ۴۴- بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَصَامِ
- ۴۵- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّوَخُّدِ
- ۴۶- بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَيْتِ
- ۴۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيلِ عَلَى الطَّرِيقِ
- ۴۸- بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ
- ۴۹- بَابُ تَرْبِيبِ الْكِتَابِ
- ۵۰- بَابُ لَا يَنْتَاجِي اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ
- ۵۱- بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ رِيهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِبِضَالِهَا
- ۵۲- بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ
- ۵۳- بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ
- ۵۴- بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- ۵۵- بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ
- ۵۶- بَابُ فَضْلِ الشُّبَّاحِ
- ۵۷- بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ
- ۵۸- بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ
- ۵۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ»
- ۳۴- أَبْوَابُ الدُّعَاءِ
- ۱- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ
- ۲- بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

- ۳- بَابُ مَا تَعُوذُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
باب: رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانی ہے 183
- ۴- بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ
باب: جامع دعائیں 187
- ۵- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ
باب: معافی اور عافیت کی دعا 190
- ۶- بَابُ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَذَكَّرْ بِتَقْوِيهِ
باب: دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے 193
- ۷- بَابُ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَفْعَلْ
باب: بندے کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے 193
- ۸- بَابُ: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ
باب: یہ کہنا جائز نہیں: یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے 194
- ۹- بَابُ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ
باب: اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) 194
- ۱۰- بَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ غَرَّ وَجَلَّ
باب: اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان 198
- ۱۱- بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ الْمَطْلُومِ
باب: باپ کی اور مظلوم کی دعا 202
- ۱۲- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِغْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ
باب: دعائیں حد سے بڑھنا منع ہے 204
- ۱۳- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ
باب: ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا 204
- ۱۴- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى
باب: صبح و شام پڑھنے کی دعائیں 206
- ۱۵- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ
باب: بستر پر (سوئے کے لیے) جاتے وقت کی دعا 211
- ۱۶- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ
باب: رات کو جاگ آئے تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟ 215
- ۱۷- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَوْبِ
باب: پریشانی کے وقت کی دعائیں 217
- ۱۸- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
باب: گھر سے نکلنے کے وقت پڑھنے کی دعا 219
- ۱۹- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
باب: جب گھر میں داخل ہو تو کون سی دعا پڑھے؟ 221
- ۲۰- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ
باب: سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟ 222
- ۲۱- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ
باب: بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟ 223
- ۲۲- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ
باب: مصیبت میں مبتلا آدمی کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جائے 225
- ۲۵- أَبْوَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا
خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام 227
- ۱- بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى
باب: مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس کے لیے اچھا

.. فہرست مضامین (جلد ہفتم)

سنن ابن ماجہ

- 229 خواب دیکھنا لہ
- 232 باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ۲- بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ
- 235 باب: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں ۳- بَابُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ
- 236 باب: جو شخص برا خواب دیکھے (وہ کیا کرے؟) ۴- بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْزُرُهَا
- 237 اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے ۵- بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ
- 239 محبت رکھنے والے ہی کو سنا نا چاہیے ۶- بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عَرِثَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقْضِيهَا إِلَّا غَالِيًا
- 240 باب: خواب کی تعبیر کس بنیاد پر کی جائے؟ ۷- بَابُ: عَلَى مَا تُعْبَرُ [بِهِ] الرُّؤْيَا؟
- 240 باب: جھوٹ موٹ کا خواب بیان کرنا (خت گناہ ہے) ۸- بَابُ مَنْ تَخَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا
- 241 باب: زیادہ بچ بولنے والے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے ۹- بَابُ: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا
- 242 باب: خواب کی تعبیر ۱۰- بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا
- 253 فتوہ آزمائش سے متعلق احکام و مسائل ۳۶ أَبْوَابُ الْفِتَنِ
- 255 کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے سے ہاتھ روک لینا ۱- بَابُ الْكُفِّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- 260 باب: مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان ۲- بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ
- 262 باب: زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی ممانعت کا بیان ۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْبَةِ
- 264 باب: مسلمان کو گالی دینا فحش اور اس سے لڑنا کفر ہے ۴- بَابُ: مَنَابِتُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ
- 266 باب: (فرمان نبوی): ”میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جائے“ ۵- بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
- 265 جاؤ“ کا بیان ۶- بَابُ: الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
- 267 باب: مصیبت کا بیان ۷- بَابُ الْفَصِيحَةِ
- 268 سوا و عظم (بڑی جماعت) کا بیان ۸- بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد دوم)

- باب: مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنے 270
- باب: فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر جمے رہنا 279
- باب: دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آجانا 285
- باب: فتنے کے زمانے میں زبان کو (نا مناسب باتوں سے) روک کر رکھنا 287
- باب: (قتلوں کے دور میں لوگوں سے) الگ تھلگ رہنا 294
- باب: مشہد کام کرنے سے رک جانا 298
- باب: اسلام شروع میں اٹھی تھا 300
- باب: قتلوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی امید ہے 302
- باب: اسوں کا قتلوں میں تقسیم ہونا 303
- باب: مال کا فتنہ 306
- باب: عورتوں کا فتنہ 309
- باب: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا 313
- باب: فرمان باری تعالیٰ: ”مسئو! اپنی جانیں بچاؤ“ 313
- باب: کا مطلب 322
- باب: سزاؤں کا بیان 325
- باب: مصیبت پر صبر کا بیان 329
- باب: زمانے کی سختی کا بیان 339
- باب: علامات قیامت کا بیان 342
- باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا 349
- باب: دیانت داری کا ختم ہو جانا 352
- باب: (قیامت کی بڑی) نشانیاں 354
- باب: زمین میں جھٹس جانے کے واقعات 358

- ۹- بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ
- ۱۰- بَابُ التَّنْبِيْهِ فِي الْفِتْنَةِ
- ۱۱- بَابُ: اِذَا انْتَفَى الْمُسْلِمَانِ بِسِيْفِهِمَا
- ۱۲- بَابُ كَيْفَ الْمَسَانِ فِي الْفِتْنَةِ
- ۱۳- بَابُ الْمَرْزَلَةِ
- ۱۴- بَابُ: الْوُفُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ
- ۱۵- بَابُ بَدَأِ الْاِسْلَامُ عَرَبِيًّا
- ۱۶- بَابُ مَنْ تَوَلَّى لَهٗ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ
- ۱۷- بَابُ الْخِيَرَاتِ الْأَحْمَرِ
- ۱۸- بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ
- ۱۹- بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ
- ۲۰- بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
- ۲۱- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ
- أَنْفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]
- ۲۲- بَابُ الْمُقَوَّاتِ
- ۲۳- بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ
- ۲۴- بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ
- ۲۵- بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
- ۲۶- بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ
- ۲۷- بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ
- ۲۸- بَابُ الْآيَاتِ
- ۲۹- بَابُ الْخُصُوفِ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

سنن ابن ماجہ

- ۳۱- بَابُ حَبِشِ الْيَدَاءِ باب: مقام ہیداء کا لشکر 359
- ۳۲- بَابُ قَاتِلَةِ الْأَرْضِ باب: دابۃ الارض کا بیان 362
- ۳۲- بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا باب: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا 363
- ۳۳- بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ باب: دجال کا فتنہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج و ماجوج کا ظہور 365
- ۳۴- بَابُ خُرُوجِ الْمُهْجِيِّ باب: امام مہدی کا ظہور 389
- ۳۵- بَابُ الْمَلَايِمِ باب: (بڑی بڑی) جنگوں کا بیان 393
- ۳۶- بَابُ التَّرَاكُیْ باب: ترکوں کا بیان 398

زہد سے متعلق احکام و مسائل

۴۷- أبواب الزُّهْدِ

- ۱- بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا باب: دنیا سے بے رغبتی 404
- ۲- بَابُ التَّهَمُّ بِالْأُتُنَا باب: دنیا کی فکر کرنا 408
- ۳- بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا باب: دنیا کی مثال 411
- ۴- بَابُ مَنْ لَا يُؤْنَهُ لَهُ باب: جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی 415
- ۵- بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ] باب: عسکرتی کی فضیلت 418
- ۶- بَابُ مَثَلِ الْفُقَرَاءِ باب: ناداروں کے مقام و مرتبے کا بیان 420
- ۷- بَابُ مُحَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ باب: غریبوں کے ساتھ بیٹھنا 421
- ۸- بَابُ فِي الْمُكْتَبِرِينَ باب: زیادہ مال رکھنے والوں کا بیان 427
- ۹- بَابُ الْقَنَاعَةِ باب: قناعت کا بیان 431
- ۱۰- بَابُ مَبِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ باب: آل محمد علیہم السلام کی گزران 435
- ۱۱- بَابُ صِبْغِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ باب: آل محمد علیہم السلام کے گھر والوں کا بسز 439
- ۱۲- بَابُ مَبِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ باب: نبی ﷺ کے صحابہ کرام علیہم السلام کی گزران 441
- ۱۳- بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ باب: تعمیر اور ویرانی 445
- ۱۴- بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَتِيمِ باب: توکل اور یتیم 447
- ۱۵- بَابُ الْحِكْمَةِ باب: دانائی کی بات 451
- ۱۶- بَابُ الْبِرَاءَةِ مِنَ الْكِبْرِ وَالْتَوَاضُعِ باب: تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا 453

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

باب: حیا کا بیان	۱۷- بَابُ الْحَيَاءِ
باب: تحمل کا بیان	۱۸- بَابُ الْحُجْمِ
باب: غم اور رونا	۱۹- بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ
باب: عمل کو (غیر مقبول ہونے سے) محفوظ کرنا	۲۰- بَابُ التَّوَقُّفِ عَلَى الْعَمَلِ
باب: دکھلاوے اور شہرت کا بیان	۲۱- بَابُ الرِّثَاءِ وَالشُّعْبَةِ
باب: حسد کا بیان	۲۲- بَابُ الْحَسَدِ
باب: عظم و زیادتی	۲۳- بَابُ الْبُغْيِ
باب: احتیاط اور تقویٰ	۲۴- بَابُ الْوَرَعِ وَالْتَّقْوَى
باب: اچھی رائے عامہ	۲۵- بَابُ النَّسَاءِ الْحَسَنِ
باب: نیت کا بیان	۲۶- بَابُ النِّيَّةِ
باب: امید اور امل	۲۷- بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ
باب: نیک عمل پر دوام اور پختی اختیار کرنا	۲۸- بَابُ الدَّوامَةِ عَلَى الْعَمَلِ
باب: گناہوں کا بیان	۲۹- بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ
باب: توبہ کا بیان	۳۰- بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ
باب: موت کی یاد اور اس کے لیے تیاری	۳۱- بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِغْدَادِ لَهُ
باب: قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان	۳۲- بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبَلَى
باب: سرنے کے بعد زندہ ہونے (حشر) کا بیان	۳۳- بَابُ ذِكْرِ الْبُعْثِ
باب: امیر محمد ﷺ کی صفات	۳۴- بَابُ صِفَةِ أَمِيرِ مُحَمَّدٍ ﷺ
باب: قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید	۳۵- بَابُ مَا يُؤَلِّحُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
باب: حوض کوثر کا بیان	۳۶- بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ
باب: شفاعت کا بیان	۳۷- بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ
باب: جہنم کی کیفیات	۳۸- بَابُ صِفَةِ النَّارِ
باب: جنت کی کیفیات	۳۹- بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ
فہرست اطراف الحديث	

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اسلام ترکِ دنیا اور رہبانیت کا درس دیتا ہے نہ صوفیت کے غیر فطری لوازمات کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہونے اور ان کا شکر بجالانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت لباس ہے جسے باری تعالیٰ نے انسانوں کی عفت و عصمت کے تحفظ کا ضامن اور ان کی زینت و آرائش کا باعث قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَبْسُجِيْ اَذْمٌ قَدْ اَنۡوَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوَآئِکُمْ وَرِیۡشًا ط وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیۡرٌ ط ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّہُمْ یَذَّکَّرُوۡنَ﴾ (الاعراف: ۳۶) ”اے اولادِ آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہیں بھی چھپاتا ہے اور موجبِ زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔“ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے مستفید ہونے اور اس کا شکر بجالانے والے معاشروں میں اس کے بے شمار فوائد پوری طرح عیاں ہیں جبکہ اس نعمت کی ناشکری کرنے والے معاشروں میں بے حیائی، برائی، فحاشی اور ان کے نتیجے میں پھیلنے والی مہلک بیماریاں بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں بلکہ ایسے معاشرے اخلاقیات سے محروم اور رنگارنگ عذابوں کا شکار ہیں جو لباس سے

بے پروائی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ رب العزت نے لباس کو شرم و حیا کی بقا اور زینت کا باعث بنایا ہے۔ اس کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں، اس لیے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ لباس پہنا کریں۔ ارشاد ہے: ﴿يَسِينِي اَدَمُ حُلُوًا زَيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ (الأعراف: ۳۱) ”اے آدم کی اولاد! ہر مسجد کے پاس اپنی زینت اختیار کرو، یعنی لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلؤ بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ رحمت و دو عالم ﷺ نے امت کی رہنمائی کے لیے متعدد ارشاد فرمائے ہیں۔ امت کو بتایا ہے کہ وہ کون سا لباس پہنیں، کیسے پہنیں اور کون سے لباس سے احتراز کریں۔ ان ارشادات میں سے چند ایک یہ ہیں:

① لباس پہنتے وقت ایک اہم اصول یہ بیان فرمایا کہ لباس ایسا ہو جس سے دو فائدہ حاصل ہوں: ایک، شرم گاہ کو ڈھانچے اور دوسرا زینت کا باعث ہو۔ اس سے زیادہ فخر و مباہات کی اجازت ہے نہ صوفیانہ زہد کی مجبائش، جیسا کہ مذکورہ بالا ارشاد باری تعالیٰ میں بھی رہنمائی کی گئی ہے کہ اسراف و تبذیر کے بغیر کھاؤ پیو اور لباس پہنو۔

② لباس پہن کر تکبر و غرور کا اظہار سخت ناپسندیدہ اور کبیرہ گناہ ہے اس لیے ایسے لباس جو انسان کو اس بیماری میں مبتلا کرتے ہیں ان سے منع کر دیا مثلاً: مردوں کے لیے ریشم اور سونا۔ شلووار پاجامہ پیٹنٹ یا چادر کو گھسیٹتے ہوئے چلنا متکبرین کی علامت خاص ہے جو آج بھی ہمارے معاشرے میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ نے اس فعل کی قباحت و شاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا: [مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُفَّيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ] (صحیح البخاری، اللباس، باب ما أسفل من الکعبین فهو فی النار، حدیث: ۵۷۸۷) ”جو تہ بند (شلوار پاجامہ پیٹنٹ) شخصوں سے پیچھے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔“ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

③ زیب و زینت اور آرائش کے اظہار کے لیے سفید رنگ کے لباس کو پسند کیا گیا ہے ارشاد رسول ہے: [الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَيْنَا فِيهَا مَوْتَاكُمْ] (جامع الترمذی، الأدب، باب ما جاء فی لبس البیاض، حدیث: ۲۸۱۰) ”سفید لباس پہنو یہ بہت پاک اور صاف ہوتا ہے اور اسی



میں تم اپنے مردوں کو کفناؤ۔“

⑤ عورتوں کے لباس کے متعلق خصوصی ہدایات دی ہیں۔ عورتوں کے لباس میں پردے کا عنصر غالب ہونا چاہیے چنانچہ ایسا لباس عمدہ مانا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ ساتر (جسم کو ڈھانپنے والا) ہو۔ مسلمان عورتوں کو ایسا باریک شفاف یا ٹنگ والا لباس پہننے کی ممانعت ہے جس سے اعضائے جسم کی بے پردگی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (الأحزاب: ۵۹) ”اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔“ نیز فرمایا: ﴿وَالْيَضْرِبِينَ بِخُمْرِهِنَّ عَلَىٰ خُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ (النور: ۳۱) ”اور اپنی اڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں اور اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے۔“ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے بارے میں سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اسلامی لباس کے آداب کو مد نظر نہیں رکھیں بلکہ کفار کی مشابہت میں ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں جو پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتا اور بے پردگی اور بے حیائی کا باعث بنتا ہے۔ ارشاد ہے: ”میں نے جہنم کے دو گروہ نہیں دیکھے (میرے بعد نمودار ہوں گے) ان میں سے ایک گروہ وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے بھی نکلی ہوں گی (باریک شفاف یا نہایت ٹنگ لباس پہنے ہوں گی)۔ یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ جنت کی خوشبو انھیں آئے گی حالانکہ اس کی خوشبو لمبے فاصلے پر بھی آئے گی۔“ (صحیح مسلم، اللباس والزینۃ، باب النساء الکامیات.....، حدیث: ۲۱۲۸)

⑤ اسلامی لباس کا ایک اور اہم اصول مرد و زن کے لباس میں نمایاں فرق بھی ہے لہذا مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننے کی سخت ممانعت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: [لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ] (سنن ابی داؤد، اللباس، باب فی لباس النساء، حدیث: ۴۰۹۸، و مسند أحمد: ۳۲۵/۴) ”رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے، اور ایسی عورت پر بھی جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۲) کتاب اللباس (الشفعة ۲۴)

لباس سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
(الشفعة ۱)

۳۵۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۵۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ پھر فرمایا: ”مجھے اس کے نقش و نگار نے مشغول کر دیا۔ اسے ابو جهم (رضی اللہ عنہ) کے پاس لے جاؤ اور ان سے ان کی سادہ چادر لے آؤ۔“
يَا بُنَيَّانِيَّةَ.

فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے نقش و نگار والا کپڑا پہننا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس قسم کا نہ ہو جسے زنانہ کپڑا قرار دیا جاتا ہو۔ ② نمازی کے سامنے ایسے نقش و نگار نہیں ہونے چاہئیں جو نمازی کی توجہ اپنی طرف مبذول کریں اس لیے رنگ برنگے مصلوں پر نماز پڑھنا مناسب نہیں۔ ③ مسجد کی دیواروں کو طرح طرح سے مزین کرنا بھی درست نہیں اس سے بھی نمازی کی توجہ نماز سے ہٹ جاتی ہے۔ ④ مرد کے لیے سادہ لباس پہننا بہتر ہے۔ ⑤ کسی کا تھوڑا سا پس کرنا پڑے تو عذر واضح کر دینا چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ نے صحابی سے دوسری چادر اس لیے طلب فرمائی کہ ہدیہ واپس ہونے کی وجہ سے ان کی دل شکنی نہ ہو۔ ⑦ مقتدیوں اور ساتھیوں کے جذبات بحدوح کرنے سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑧ [انبجانیہ] ایک قسم کی سادہ نقش و نگار کے بغیر چادر ہوتی تھی جو بہت معمولی درجے کے مولے کپڑے کی ہوتی تھی۔

۳۵۵۰- أخرجه البخاري، الأذان، باب الالتفات في الصلاة، ح: ۷۵۲ من حديث صفيان به، ومسلم، المساجد، باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام، ح: ۵۵۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَأَخْرَجَتْ لِي إِذَا رَأَا غُلِيظًا مِنَ النَّبِيِّ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءَ مِنْ هَذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِي تَدْعَى الْمَلْبَدَةَ. وَأَقْسَمَتْ لِي: لَقِيَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمَا.

۳۵۵۱۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے مجھے ایک موناٹہ بند دکھایا جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر دکھائی جسے ملبدہ کہتے ہیں۔ انھوں نے قسم کھا کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان دو کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① ملبدہ ایک قسم کی موٹی چادر ہوتی ہے۔ ② اس زمانے میں عرب میں جو کپڑے پائے جاتے تھے ان میں مونے اونی کپڑے سے ہوتے تھے۔ اور یہ سادہ لباس غریب لوگ پہنتے تھے۔ باریک سوتی لباس بہت قیمتی اور عمدہ سمجھا جاتا تھا اس لیے اسے امیر لوگ استعمال کرتے تھے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ ④ تاکید کے طور پر قسم کھا کر کوئی بات بتانا جائز ہے۔

۳۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْجَعْفَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي شِمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا.

۳۵۵۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس پر گرہ لگا رکھی تھی۔

۳۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ

۳۵۵۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جبکہ آپ

۳۵۵۱۔ أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه وقدره وخانمه... الخ، ح: ۲۱۰۸، ومسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس... الخ، ح: ۲۰۸۰ من حديث سليمان بن المغيرة به.

۳۵۵۲۔ [إسناده ضعيف] * الأخوص تقدم حاله، ح: ۱۹۲۱، وخالد لم يسمع من عبادة كما في أطراف المسند: ۱/۲، ۱۶۲، للحافظ ابن حجر رحمه الله.

۳۵۵۳۔ أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم... الخ، ح: ۳۱۴۹ من حديث مالك به، ومسلم، الزكاة، باب إعطاء المؤلفة ومن يخاف على إيمانه إن لم يعط... الخ، ح: ۱۰۵۷ عن يونس بن عبد الأعلى به موطأ.

۳۲- کتاب اللباس

ابن عبید اللہ بن ابی طلحہ، عن أنس بن مالک قال: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِي، غَلِظَ الْخَامِشِيَّةَ.

۳۵۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لُيْثَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَنَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسُبُّ أَحَدًا، وَلَا يُطْلَى لَهُ تَوْبٌ.

۳۵۵۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرِدَّةٍ. قَالَ: وَمَا الرِّدَّةُ؟ قَالَ: الشَّمْلَةُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي لِأَكْسُو كَهَا. فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا. فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا، وَإِنِّهَا لِأَرَارُهُ. فَجَاءَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَاءَ يَوْمِيذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الرِّدَّةَ أَكْسَيْهَا. قَالَ: «نَعَمْ». فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: وَاللَّهِ! مَا أَحْسَنَتْ. [كُتِبَ] النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِنِّي أَهَا؟ وَقَدْ



لباس سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ نے مونے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

۳۵۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی کو گالی دیتے نہیں دیکھا، اور نہ آپ کے لیے کپڑا پھینک کر رکھا جاتا تھا۔ (ایک ہی جوڑا ہوتا تھا۔)

۳۵۵۵- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر لے لی کیونکہ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ آپ گھر سے تشریف لائے تو وہ چادر تہ بند کے طور پر پہن رکھی تھی۔ فلاں آدمی آیا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس دن اس شخص کا نام بھی لیا تھا (بعد میں راوی کو یاد نہیں رہا۔) اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ چادر کتنی اچھی ہے! مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا“ جب آپ گھر تشریف لے گئے تو وہ چادر تہہ کر کے اس صحابی کے ہاں بھیج دی۔ لوگوں نے اسے کہا: اللہ کی قسم! تو نے اچھا

۳۵۵۴- [إسناده ضعيف] ابن لُيْثَةَ تقدم حاله، ح: ۳۲۰، وهو علة الخبر.

۳۵۵۵- أخرجه البخاري، الجائز، باب من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ح: ۱۲۷۷ من حديث عبد العزيز به.

۳۲۔ کتاب اللباس : لباس سے متعلق احکام و مسائل

عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَزِدُّ سَائِلًا . فَقَالَ : إِنِّي ، نہیں کیا۔ یہ چادر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ وہ تو نے آپ سے مانگ لی حالانکہ تجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس نے کہا: قسم ہے اللہ کی! میں نے آپ سے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ وہ میرا کفن بنے۔

فَقَالَ سَهْلٌ : فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ . حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن وہ صاحب فوت ہوئے وہ چادر (بھی) ان کا کفن تھی۔

نوائد و مسائل: ① تحفہ دینا اور تحفہ قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ② عورتیں دستکاری کے کام کر کے گھر کی آمدنی میں اضافہ کر سکتی ہیں بشرطیکہ پردے کے تقاضے کا حق پورے ہو سکیں۔ ③ کوئی چیز اگر کوئی شخص مانگ لے تو سخاوت کا تقاضا ہے کہ اسے دے دی جائے اگرچہ خود کو ضرورت ہو۔ ④ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے مس ہونے والی چیز حصول برکت کے لیے اپنے پاس رکھنا یا استعمال کرنا درست ہے۔ یہ صرف اس صورت میں ہے جب یہ یقینی طور پر ثابت ہو کہ اس کا تعلق نبی ﷺ کی ذات سے رہ چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو جو خطوط اور گرامی نامے بھیجے تھے ان کے علاوہ اب دنیا میں ایسی کسی چیز کا قطعاً کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ جو عوام الناس میں ”موئے مبارک“ وغیرہ قسم کی اشیاء مشہور کر دی گئی ہیں بالکل بے اصل اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ ایسی تمام اشیاء کے متعلق دعویٰ بالکل بلا دلیل ہے۔ جناب رسول کریم ﷺ سے متعلق کوئی بھی چیز از قسم: عصا، عمامہ، موئے مبارک اور نعلین وغیرہ اب دنیا کے کسی بھی حصے میں کہیں موجود نہیں۔ یہ سب من گھڑت اور خود ساختہ قصے کہانیاں ہیں۔ واللہ اعلم۔ ⑤ سلف صالحین نے کسی صحابی یا تابعی سے منسوب چیز کو بطور تبرک محفوظ نہیں رکھا۔ جو چیزیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں ان میں سے اکثر کی ان حضرات کی طرف نسبت درست نہیں۔

۳۵۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ : حَدَّثَنَا يَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَنَسٍ

۳۵۵۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اون کا (سادہ اور موٹا) لباس پہنا ہے مرمت شدہ جو تاپہتا ہے اور انتہائی موٹا کپڑا زیب تن فرمایا ہے۔

۳۲۔ کتاب اللباس

قَالَ: لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفَ.
وَاحْتَدَى الْمُخْصُوفَ. وَلَيْسَ ثَوْبًا خَشِيتَا
خَشِيتَا.

(المعجم ۲) - بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا

لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (التحفة ۲)

باب ۲۰۔ جب کوئی نیا لباس

پہنے تو کیا کہے؟

۳۵۵۷۔ حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْبَغُ
ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
قَالَ: لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا.
فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي
بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي. ثُمَّ
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ
لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي
حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ،
أَوْ قَالَ أَلْفَى، فَتَضَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَتِفِ اللَّهِ
وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي بَيْتِ اللَّهِ، حَيًّا وَمَيِّتًا»
قَالَهَا ثَلَاثًا.



۳۵۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَانَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ،
۳۵۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص

۳۵۵۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۱۰۷)، ح: ۳۵۶۰ من حديث يزيد بن هارون، قال: "غريب" أبو العلاء الشامي مجهول كما في التقريب.
۳۵۵۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۸۸/۲، والنسائي في الكبرى من حديث عبدالرزاق بن هارون، قال النسائي: "مكرر"، وصححه ابن حبان، والبوصيري، وحسنه المحافظ في نتائج الافتكار، وفيه عنمة الزهري، وله شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة: ۲۶۵/۸، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵

عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيصًا أَبْيَضَ فَقَالَ: «تَوَلَّكَ هَذَا غَيْبِلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟» قَالَ: لَا - بَلْ غَيْبِلٌ. قَالَ: «إِلْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمَتَّ شَهِيدًا.»

پہننے دیکھا تو فرمایا: ”تمہارا یہ لباس دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟“ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”إِلْبَسْ جَدِيدًا“ وَعِشْ حَمِيدًا“ وَمَتَّ شَهِيدًا ””تمہیں نیا لباس قابلِ تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو۔“

✽ **فوائد و مسائل:** ① سفید لباس بہترین لباس ہے یہی سید المرسلینؐ کو زیادہ پسند تھا۔ ② پہلی روایت (۳۵۵۷) کو ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے اور دوسری روایت (۳۵۵۸) کو امام ابن حبان، امام یوسری، حافظ ابن حجر اور شیخ الہمامی رحمہ اللہ نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے جبکہ ہمارے فاضل محقق نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوئی ہے۔ مسند احمد کے محققین نے بھی طویل بحث کے بعد اسے منکر قرار دیا ہے اور دو کثور بشار عواد نے بھی اس حدیث پر یہی حکم لگایا ہے لہذا ہمارے فہم کے مطابق اس موقع پر دوسری صحیح احادیث میں وارد و عا میں پڑھنا زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۹/۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳) وسنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد: رقم: ۳۵۵۸) ③ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کر رسول اللہ ﷺ جب نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے: [اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ كَسَوْنِيْهِ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَ خَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ] ”اے اللہ! حیرتی ہی تعریف ہے۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔ اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔“ (سنن أبي داود، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوباً حديثاً: حدیث: ۴۰۲۰) اور جب عام لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ] ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا۔“ (سنن أبي داود، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوباً حديثاً: حدیث: ۴۰۲۱) ابوداؤد میں ہی ابوالضرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یوں دعا دی جاتی: [قُبِّلِيْ وَيُحْلِلِفِ اللّٰهُ تَعَالٰی] ”اللہ کرے تم اسے خوب (استعمال کر کے) پراں کر۔“ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بعد اور بھی عنایت فرمائے۔ (حوالہ مذکورہ) مذکورہ دعا میں رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت ہیں لہذا ہمیں مسنون دعاؤں ہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(المعجم ۳) بَابُ مَا نُهِِيَ عَنْهُ مِنَ اللَّبَاسِ باب: ۳- جو لباس (شرعاً) ممنوع ہے

(التحفة ٣)

۳۲۔ کتاب اللباس

۳۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّثَمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لَيْسَتَيْنِ فَأَمَّا اللَّيْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ وَتَهْ شَيْءٌ.

لباس سے متعلق احکام ومسائل

۳۵۵۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے دو طرح لباس پہننے سے منع فرمایا۔ لباس پہننے کے یہ دو (منوع) انداز یہ ہیں: چادر کو اس انداز سے جسم پر لپیٹنا کہ ہاتھوں اور بازوؤں کو حرکت دینا مشکل ہو جائے۔ اور ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھنا کہ اعضائے مستورہ ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو۔

نوائد ومسائل: ① لباس کا مقصد جسم کو اور خاص طور پر پردے کے اعضاء (شرم گاہ) کو چھپانا ہے۔ اگر چادر یا تہبند اس انداز سے استعمال کیا جائے کہ یہ مقصد حاصل نہ ہو تو یہ منوع ہے کیونکہ ایسا لباس حیا کے منافی ہے۔ ② کپڑے میں لپٹ جانے کو [اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ] کہتے ہیں۔ صماء کے معنی ٹھوس چیز کے ہیں یعنی اس طرح چادر اوڑھ کر انسان آسانی سے حرکت کرنے سے محروم ہو جاتا ہے جس طرح ٹھوس پتھر حرکت نہیں کر سکتا۔ ③ [إِحْتِبَاءُ] کا مطلب ہے گھٹنے کھڑے کر کے اس طرح بیٹھنا کہ ایک کپڑے کے ساتھ کمر اور گھٹنوں کو باندھ لیا جائے۔ اگر تہبند کو اس طرح باندھ کر بیٹھا جائے تو پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ اگر تہبند کے علاوہ دوسرے کپڑے کو اس طرح لے کر بیٹھا جائے تو جائز ہے کیونکہ اس سے بے پردگی کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک کپڑے میں احتباء نہیں۔ ④ بعض اوقات گھٹنے کھڑے کر کے بازو ان کے سامنے لاکر ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ اس طرح بیٹھنا جائز ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے بے پردگی نہیں ہوتی، لیکن خطبے کے دوران میں اس طرح بیٹھنے سے روکا گیا ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے فحشاء آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۵۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا: اشتیمال صماء سے اور ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح احتباء کرنے سے کہ آسمان کی طرف اس کا سر کھلا ہوا ہو۔

۳۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَيْسَتَيْنِ: عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ، وَعَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، يُفْضِي بِفَرْجِهِ

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

إِلَى السَّمَاءِ .

🕌 فائدہ: [اِشْتِمَالُ الصَّمَاءِ] اور [اِخْتِيَاءِ] کی وضاحت گزشتہ حدیث کے ترجمہ اور فوائد میں ہو چکی ہے۔

۳۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْسَتَيْنِ: نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے
إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِخْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاجِدٍ، وَأَنْتَ مُقْضِي فَرَجِكَ إِلَى السَّمَاءِ . سے منع فرمایا: اِشْتِمَالِ صَمَاءِ سے اور ایک کپڑے
کے ساتھ اس طرح اِخْتِيَاءِ کرنے سے کہ تمہارا ستر آسمان
کی طرف کھلا ہو۔

باب ۳۔ اون کا لباس پہننا

(المعجم ۴) - بَابُ لِبْسِ الصُّوفِ

(الشفعة ۴)

۳۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۶۲۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَتِي! كَوْنُ شَهِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ إِذَا أَصَابْنَا السَّمَاءَ، لَحِيسَتُ أَنْ رِيحًا رِيحُ الصَّانِ . ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے
ہیں کہ انھوں نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! کاش تم نے ہمیں
اس وقت دیکھا ہوتا جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے
تھے جب ہم پر بارش ہو جاتی تو (ایسی بوسیدہ ہوتی کہ)
تم ہماری بو کو، بھیروں کی بو سمجھتے۔

🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے
اسے دیگر شاہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مزید
تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳/۳۲۰) وصحيح سنن ابن
ماجه للألباني، رقم: ۲۳۳۸ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۵۶۲ اہل عرب اون
کو اس طرح تیار کرنے کے فن سے واقف نہیں تھے جس طرح آج کل تیار کی جاتی ہے کہ اس سے نفیس اور

۳۵۶۱۔ [إسناده حسن] وصححه البوصيري * سعد بن سعيد أخو يحيى بن سعيد، حسن الحديث، وثقه الجمهور،
وباقى السند صحيح .

۳۵۶۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في لبس الصوف والشعر، ح: ۴۱۳۳ من حديث قتادة به
* وقادة عنن، ولم أجد تصريح سماعه، وانظر، ح: ۱۷۵ .

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

ہوا و تار تیار ہو جاتے ہیں بلکہ وہ سادہ انداز سے تیار کیا ہوا ہوتا تھا اور اس سے بننے والا کپڑا بھی موٹا اور کھردرا ہوتا تھا اس لیے سوئی کپڑا نہیں اور قیمتی جبکہ اونٹنی لباس بھدا اور سستا ہوتا تھا۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ناز و نعمت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ وہ خود کو معمولی خوراک اور لباس پر اکتفا کرتے جبکہ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ ⑥ جب عمدہ لباس کی طاقت نہ ہو تو اونٹنی لباس پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے شکوہ کرنے کی بجائے دین و ایمان کی حفاظت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

۳۵۶۳۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ (گھر سے) ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اون کا بنا ہوا تنگ آستھیوں والا ایک رومی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اسی لباس میں ہمیں نماز پڑھا لی جب کہ آپ کے جسم مبارک پر او کوئی کپڑا نہ تھا۔

۳۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ، ضَبِغَةُ الْكُمَيْتِ. فَصَلَّى بَيْنَا فِيهَا. لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا.

۳۵۶۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا پھر جسم مبارک پر پہنا ہوا اونٹنی جبہ لٹا کر اس سے چہرہ مبارک پونچھ لیا۔

۳۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ السَّمِطِ: حَدَّثَنِي الْوَضِئِيُّ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلَقَمَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَوَضَّأَ، فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ. فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۵۶۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

۳۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْقَاضِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ

۳۵۶۳۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۵۵۲، لعلته.

۳۵۶۴۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۴۶۸.

۳۵۶۵۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الرسم والعلم في الصورة، ح: ۵۵۴۲، ومسلم، اللباس والزينة، باب جواز رسم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه... الخ، ح: ۲۱۱۹ من حديث شعبة به.

۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

خوبصورت بھی ہوتا ہے اور باوقار بھی۔ اس میں میل کچیل کا جلدی پتہ چل جاتا ہے اس لیے اس کو جلدی دھویا جاتا ہے اور زیادہ توجہ سے دھویا جاتا ہے جس کی بنا پر وہ زیادہ پاک صاف رہتا ہے۔ ① کفن کے لیے سفید کپڑا بہتر ہے ویسے دوسرا کپڑا بھی درست ہے خصوصاً دھاری دار کپڑا۔ (سنن أبي داود، الحائز، باب في الکفن، حدیث: ۳۱۵۰)

۳۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ [عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ] أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللَّهَ بِهِ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ، الْبَيَاضُ».

۳۵۶۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین لباس جس میں تم اپنی قبروں اور اپنی مسجدوں میں اللہ سے ملنے ہو، سفید لباس ہے۔“

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَيْلَاءِ (التحفة ۶)

۳۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «[إِنَّ] الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَيْلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۵۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نکہر کے ساتھ اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرمائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کپڑا گھسیٹنے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتنا لمبا ہو کہ زمین پر گھسٹتا ہو یا زمین سے چھوتا ہو۔

۳۵۶۸۔ [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: 'هذا إسناده ضعيف، شريح بن عبيد لم يسمع من أبي الدرداء. قاله المعزي الخ' و مروان بن سالم تقدم حاله، ح: ۷۱۲.

۳۵۶۹۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم جر الثوب خيلاء، وبيان حد ما يجوز إرخاءه إليه، وما يستحب، ح: ۲۰۸۵ عن ابن أبي شيبة به، وعلقه البخاري، ح: ۵۷۹۱ من حديث الليث عن نافع به، وله طرق عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

⑤ تہبند شلوار چٹان یا جامہ عربی قمیص جو پاؤں تک ہوتی ہے ان سب میں مرد کے لیے جائز حد یہ ہے کہ کپڑا ٹخنوں سے اوپر رہے۔ اور افضل یہ ہے کہ آدھی پنڈلی تک رہے۔ ⑥ جائز حد سے نیچے پکڑا لٹکا کبیرہ گناہ ہے۔
⑦ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کپڑا نگیر کی نیت سے نہیں لٹکاتے ان کا یہ عذر درست نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”تہبند لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔“ (مسند ابی داؤد، اللباس، باب ماجاء فی إسبال الإزار، حدیث: ۴۰۸۳)

۳۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةٍ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نے تکبر کی وجہ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سے اپنا تہبند گھسنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی
«مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخَيْلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرے گا۔“

[قَالَ:] فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَّاطِ۔
فَذَكَّرْتُ لَهُ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔
فَقَالَ، وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ: سَمِعْتُهُ أَذْنَاهُ،
وَوَعَاةَ قَلْبِي۔

عطیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: بلاط کے مقام پر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے (یہ حدیث) بیان فرماتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (یہ صحیح ہے)۔ میرے کانوں نے اسے (رسول اللہ ﷺ سے) سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔

۳۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ان کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزرا جو مونے
عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ کپڑے کی چادر زمین پر گھسٹ رہا تھا۔ انھوں نے
قَالَ: مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّ فرمایا: بھئیے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما
سَبَلَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أُخْيٍ! إِنِّي سَمِعْتُ رہے تھے: ”جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسٹ کر
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت

۳۵۷۰۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۹/۳ من حديث فراس عن عطية العوفي به، وضعه البوصيري من أجله،
وقدم، ح: ۳۷، والحديث السابق شاهد له.

۳۵۷۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵۰۳/۲ من حديث محمد بن عمرو به.

۳۶۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

الْحَيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»۔ (کی نظر نہیں فرمائے گا۔)

نوافل و مسائل: ① کسی کو غلط کام کرتے دیکھ کر فوراً ٹوک دینا درست ہے۔ یہ نہ سوچا جائے کہ اس نے مسئلہ پہلے بھی تو سنا ہوگا۔ ② غلطی پر متنبہ کرتے وقت غصے کی بجائے پیار سے بات کی جائے خاص طور پر اپنے سے چھوٹی عمر کے فرد کو "بیٹا" یا ایسا مناسب لفظ بول کر مخاطب کیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ
ہو؟ (التحفة ۷)

۳۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۷۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پٹلی کے پٹھے کے چپے حصے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: "یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر تو (یہاں تک رکھنا) نہ چاہے تو نیچے کر لے۔ اگر تو نہ چاہے تو (اور) نیچے کر لے۔ اگر تو (اتنا سا اونچا بھی رکھنا) نہ چاہے تو (معلوم ہوتا چاہیے کہ) تہبند کا ٹخنوں میں کوئی حصہ نہیں۔"

۳۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۵۷۳۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت علی بن محمد کے واسطے سے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

نوافل و مسائل: ① پٹلی کے پٹھے کا پچھلا حصہ گٹھنے اور ٹخنے کے درمیان میں ہوتا ہے اسی لیے اگلی حدیث میں "پٹلیوں کے نصف" کا لفظ مذکور ہے۔ ② تہبند پاجامہ عربی قمیص وغیرہ پٹلی کے نصف تک رکھنا اصل حکم ہے۔ اس سے نیچے رکھا جائے افضل نہیں۔ ③ مرد کا کپڑا ٹخنے سے اوپر ہونا چاہیے۔

۳۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۵۷۳۔ حضرت عبدالرحمن بن یعقوب جعفی حنفی سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت

۳۵۷۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب في مبلغ الإزار، ح: ۱۷۸۳ من حديث أبي الأحوص به، وقال: "هذا حديث حسن صحيح، ورواه الثوري وشعبة عن أبي إسحاق".

۳۵۷۳۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ۴۰۹۳ من حديث العلاء به.

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْإِزَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ. وَمَا أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ» يَقُولُ ثَلَاثًا: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزْرَهُ بَطَرًا».

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے تہبند کے بارے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”مومن کا تہبند (شلوار پینٹ اور پانچامہ وغیرہ) اس کی پٹلیوں کے نصف تک (بلند) ہوتا ہے۔ اس جگہ اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں اس پر گناہ نہیں۔ اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔“ نبی ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی: ”جو شخص تکبر کے ساتھ تہبند (زمین پر) گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔“

🕌 فائدہ: تہبند گھسیٹنے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتانچے لٹکا لیا جائے کہ وہ زمین تک پہنچ جائے اور چلتے وقت زمین پر لگتا رہے۔ مرد کے لیے ایسا کرنا حرام ہے۔ عورت کے لیے یہ جائز ہے کیونکہ یہ اس کے لیے پردے کا باعث ہے۔ اس طرح اس کے پاؤں اجنبیوں کی نظر سے چھپے رہتے ہیں۔

۳۵۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَيْنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا شُعْبَانُ بَيْنَ سَهْلٍ لَا تُسِيلُ. فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسِيلِينَ».

۳۵۷۴- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے شعیان بن سہل! کپڑا (جائز حد سے زیادہ) نہ لٹکا اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

باب: ۸- قمیص پہننا

(المعجم ۸) - بَابُ ثُبْسِ الْقَمِيصِ

(التحفة ۸)

۳۵۷۴- [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۵/ ۴۸۸، ح: ۹۷۰۴ من حديث يزيد بن، وهو في المصنف: ۸/ ۲۰۷، ح: ۴۸۸۷، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۴۹، والבוصري، وله شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۴۵۰ وغيره، وراجع نيل المصنوع، ح: ۴۰۸۴.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۷۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ
ابْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ [إِلَى] رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

۳۵۷۵- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کوئی کپڑا قمیص سے زیادہ پسند نہیں تھا۔

🌟 فائدہ: شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ چادر کو سنبھالنا پڑتا ہے جب کہ قمیص پہن کر ہاتھوں کو زیادہ آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور عریوں کی قمیص نیچے تک ہوتی ہے اس لیے اگر مولے کپڑے کی بنی ہوئی ہو تو تہبند کے بغیر بھی ستر کے اعضاء چھپے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۹) - بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ
مَوْ؟ (التحفة ۹)

باب: ۹- قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟

۳۵۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ،
عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
«الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ.
مَنْ جَرَّ شَيْئًا خَبَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ».

۳۵۷۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”(جائز حد سے زیادہ) لٹکانا تہبند میں بھی ہوتا ہے، قمیص میں بھی اور پگڑی میں بھی۔ جو شخص تکبر کے طور پر کسی بھی چیز کو لٹکائے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔“

قال أبو بكر: ما أعزبه (امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاد) ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کیسی نادر حدیث ہے!

🌟 فوائد و مسائل: ① اسبال (کپڑا لٹکانا) کا لفظ عام طور پر تہبند اور شلوار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کپڑے بھی جائز حد سے زیادہ لمبے رکھنا جائز نہیں۔ ② علامہ محمد نواد عبدالباقی بیان کرتے ہیں کہ علماء نے پگڑی کے لٹکنے والے حصے کی حد مکر کے نصف تک بیان فرمائی ہے۔ ③ اس حدیث کے نادر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شیعنا کا لفظ عام ہے یعنی اسبال ہر کپڑے میں ہوسکتا

۳۵۷۵- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ما جاء في القميص، ح: ۴۲۵۰ من حديث عبدالمؤمن به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۱۷۶۲.

۳۵۷۶- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ۴۰۹۴ من حديث الحسين بن علي به.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

ہے جب اس حد سے زیادہ ہو جو شرفاء کے ہاں متعارف ہے۔ اسباب کی ممانعت والی دوسری حدیثوں میں یہ نکتہ نہیں۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ كُمِ الْقَمِيصِ كَم

باب: ۱۰۔ قمیص کی آستین کتنی

ہونی چاہیے؟

يَكُونُ؟ (الشفعة ۱۰)

۳۵۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسی قمیص پہنتے تھے جس کی آستینیں بھی پھوٹی ہوتی تھیں اور لمبائی بھی کم ہوتی تھی۔

۳۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ

حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَا: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، ح: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْبِذْنِ وَالطَّلُولِ.

(المعجم ۱۱) - بَابُ حُلِّ الْأَزْوَاجِ

(الشفعة ۱۱)

باب: ۱۱۔ بٹن کھلے رکھنا

۳۵۷۸۔ حضرت قرہ بن ابیاس مزینی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی بیعت کی۔ اس وقت آپ ﷺ کی قمیص کا بٹن کھلا ہوا تھا۔

۳۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ

دُكَيْنٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَيْرٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ. وَإِنْ زُرَّ قَمِيصُهُ لَمْ يُطْلَقْ.

حضرت عروہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے

(حضرت قرہ بن ابیاس کے بیٹے) معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اور ان

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ،

فِي شَيْءٍ وَلَا صَنْبٍ، إِلَّا مُطْلَقَةً أَزْرَأَرُهُمَا.

۳۵۷۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۴۵۹/۱ من حديث حسن بن صالح به، وانظر، ح: ۲۲۹۶ لحال مسلم الأمور العلاني، وروى أبوداود، ح: ۴۰۲۷ بإسناد حسن، وحسن الترمذي، ح: ۱۷۶۵ 'كان كم يد رسول الله ﷺ إلى الرمح'.

۳۵۷۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في حل الأزواج، ح: ۴۰۸۲ من حديث زهير بن معاوية به.

۳۲- کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

کے بیٹے کو سردیوں اور گرمیوں میں جب بھی دیکھا ان کے ہن کھلے ہوئے دیکھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قیص کے گریبان میں ہن لگانا درست ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے شاید کسی ضرورت (گرمی وغیرہ کی وجہ) سے گریبان کا ہن کھولا ہوگا لیکن بزرگوں نے اتباع کے خیال سے ہمیشہ ہن کھلے رکھے۔ ہن کھلے رکھنا اگر بطور تواضع اور اتباع نبی ﷺ ہو تو مستحب اور باعث اجر ہے مگر ہمارے ہاں بعض علاقوں میں لوگ بطور تکبر اپنا گریبان کھلا رکھتے ہیں لہذا ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ ثَبَسِ السَّرَاوِيلِ

باب: ۱۲- شلوار (یا پاجامہ) پہننا

(التحفة ۱۲)

۳۵۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ، فَسَاوَمَنَا سَرَائِيلَ، ۳۵۷۹- حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے شلوار کا سودا کیا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① [سراویل] کا ترجمہ شلوار یا پاجامہ دونوں طرح صحیح ہے کیونکہ یہ ایک ہی لباس ہے جس کی بناوٹ میں فرق ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا شلوار خریدنا یا اسے خریدنے کا ارادہ ظاہر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز لباس ہے البتہ کسی صحیح حدیث میں نبی ﷺ کے پاجامہ پہننے کا ذکر نہیں۔ ③ مرد کے لیے شلوار پہننا جائز ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”جسے (احرام باندھتے وقت) تہبند میسر نہ ہو وہ سراویل (شلوار یا پاجامہ) پہن لے۔“ (سنن ابن ماجہ، المناسک، باب السراویل والخفین للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو نعلین، حدیث: ۳۹۳۱) اگر احرام کی حالت میں مجبوری کی صورت میں مرد شلوار پہن سکتا ہے تو عام دنوں میں شلوار یا پاجامہ پہننا بالاولیٰ جائز ہوگا۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ

باب: ۱۳- عورت کا دامن کتنا دراز

يَكُونُ؟ (التحفة ۱۳)

ہونا چاہیے؟

۳۲۔ کتاب اللباس۔ لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَمْ تَجْرُ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا؟ قَالَ: «ثِيْبًا» قُلْتُ: إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ: «فِرَاقٌ» لَا تَرِيدُ عَلَيْهِ.

۳۵۸۰۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک باشت“ میں نے کہا: تب اس (کے قدموں یا پنڈلیوں) سے کپڑا ہٹ جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔“

🌟 فائدہ: ایک باشت یا ایک ہاتھ سے مراد ٹخنوں سے اس قدر نیچے تک ہے۔ حافظ ابن حجر طرک اس کی بابت لکھتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی دو حالتیں ہیں: مستحب حالت یہ ہے کہ تہ بند آدمی پتلی تک اونچا رکھے۔ اور جائز حالت یہ ہے کہ ٹخنوں (سے اوپر) تک رکھے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی دو حالتیں ہیں۔ مستحب حالت یہ ہے کہ مردوں کی جائز حالت سے ایک باشت زیادہ ہو۔ اور جائز حالت ایک ہاتھ یعنی مردوں کی جائز حالت سے دو باشت زیادہ۔ (فتح الباری: ۳۲۰/۱)

۳۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ النَّعْمِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّجَّاجِيِّ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ ﷺ، رُحَصَ لَهُمْ فِي الذَّيْلِ فِرَاقٌ. فَكُرِّ بِأَيْمِنًا فَتَدْرَعُ لَهُمْ بِالْقَصْبِ فِرَاقًا.

۳۵۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات (صحابیہ) کو ایک ہاتھ دامن کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ ہمارے پاس آتیں تو ہم انھیں سرکندے سے ایک ہاتھ مپ دیتے۔

۳۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۳۵۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یا حضرت ام سلمہ

۳۵۸۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ۴۱۱۸ من حديث عبيد الله به.

۳۵۸۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ۴۱۱۹ من حديث سفیان الثوري، به * زيد العمي تقدم، ح: ۲۷۰۳، وله لون آخر عند النسائي في الكبرى، وبعضه شاهد عند أبي داود، ح: ۴۱۱۷، وإسناده صحيح.

۳۵۸۲۔ [إسناده ضعيف جدًا] وهو في المصنف: ۲۲۱/۸، وضعفه البوصيري من أجل أبي المهرم تقدم، ح: ۳۰۸۱، وحديث: ۳۵۸۰ يغني عنه.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَزَّم، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ، أَوْ لِأُمِّ سَلَمَةَ:
«ذَلِكَ ذِرَاعٌ».

ﷺ سے فرمایا: ”تمہارا دامن ایک ہاتھ ہونا چاہیے۔“

۳۵۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے عورتوں
کے دامن کے بارے میں فرمایا: ”ایک بالشت۔“
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تب تو ان کی پنڈلیاں
ظاہر ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا: ”تب ایک ہاتھ
(کافی ہے۔)“

۳۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَمَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ:
حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّم،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ: فِي ذِيْلِ النَّسَاءِ، «شِبْرًا» فَقَالَتْ
عَائِشَةُ: إِذَا تَخْرُجُ سَوْفَهُنَّ. قَالَ: «ذِرَاعٌ».

باب ۱۴۔ سیاہ عمامے (چڑی)

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

کامیان

(التحفة ۱۴)

۳۵۸۴۔ حضرت عمرو بن حریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ
ارشاد فرماتے دیکھا جبکہ آپ نے سیاہ عمامہ باندھ
رکھا تھا۔

۳۵۸۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ،
وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (خ)
مکہ کے موقع پر نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو
آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

۳۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ
مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۵۸۳۔ [استاده ضعیف جداً] انظر الحديث السابق، وضعفه البوصيري.

۳۵۸۴۔ [صحيح] تقدم، ح: ۱۱۰۴.

۳۵۸۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۷۸۲۲.

۳۵۸۶۔ [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة، ح: ۲۵۱، والحديث السابق شاهد له.



۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَنَّنَا مَوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ، يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① سفید رنگ کا لباس بہتر اور افضل ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۶۶) لیکن سیاہ رنگ بھی جائز ہے۔ ② بہتر یہ ہے کہ پورا لباس سیاہ نہ ہو کیونکہ دور حاضر میں یہ ایک خاص فرقے کی علامت بن چکا ہے صرف پگڑی سیاہ ہو تو ان سے مشابہت نہیں ہوتی۔ ③ مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے۔ احرام صرف اس وقت ضروری ہے جب حج یا عمرے کی نیت سے مکہ میں داخل ہو۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ إِزْحَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكُفَّيْنِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵۔ پگڑی کا شملہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) لٹکانا

۳۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَرْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرُخِيَ طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

۳۵۸۷۔ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور آپ نے اس کے دونوں سرے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ كَرَاهِيَةِ لِبْسِ الْحَرِيرِ (التحفة ۱۶)

باب: ۱۶۔ ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے

۳۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

۳۵۸۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔“

۳۵۸۷۔ (صحیح) تقدم، ح: ۱۱۰۶.

۳۵۸۸۔ أخرجه مسلم، اللباس والثنية، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۲۰۷۳ عن ابن أبي شيبة به.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ
أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ
سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنِ الدِّيَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

۳۵۸۹۔ حضرت براء رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں
نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے سے عام ریشم
سے اور موئے ریشم سے منع فرمایا۔

فوائد و مسائل: ① ریشم سے مراد وہ ریشم ہے جسے ریشم کا کپڑا تیار کرتا ہے۔ مصنوعی طور پر بنائے ہوئے
دھاتے جو ریشم سے مشابہ ہوں ریشم میں شامل نہیں اگرچہ لوگ انھیں ریشم ہی کہتے ہیں۔ ② ”دیان“ کی
تفہیم انتہائی میں یوں کی گئی ہے: [الْيَابَاتُ الْمُتَّخِذَةُ مِنَ الْإِبْرَيْسِمِ] ”بریشم کے بنے ہوئے کپڑے۔“
جبکہ المنجد میں اس لفظ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: ”وہ کپڑا جس کا تانا اور بانا (دو لوں) ریشم کے ہوں۔“
③ ریشم سے منافعت صرف مردوں کے لیے ہے۔ (سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۵۹۵)

۳۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ خُذْفَةَ
قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ
وَالذَّهَبِ. وَقَالَ: «هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ».

۳۵۹۰۔ حضرت خذیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں
نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع
کیا اور فرمایا: ”وہ دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہے
اور آخرت میں ہمارے لیے۔“



فوائد و مسائل: ① خالص ریشم کے کپڑے پہننا، رومال بنانا اور بسترو وغیرہ بنا کر اس پر بیٹھنا اور لیٹنا یہ سب
کچھ مردوں پر حرام ہے۔ ② سونے کا زیور پہننا بھی مردوں پر حرام ہے خواہ وہ ہار ہو، گونگی ہو، گھڑی کا چین ہو
لباس کے ٹکڑے ہوں یا کوئی اور زیور سب کا ایک ہی حکم ہے البتہ سونے کا مرد کی ملکیت میں ہونا گناہ نہیں جب
کہ وہ پہنانے جائے۔ ③ دنیا میں اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ممنوعہ اشیاء سے پرہیز کرنا بہت بڑی نیکی ہے
جس کا ثواب یہ ہے کہ جنت میں ویسی ہی نعمتیں حاصل ہوں گی جو دنیا کی نعمتوں سے بدرجہا بہتر ہوں گی۔
④ ربحن کہن کے طریقوں اور لباس وغیرہ کی عادت میں غیر مسلموں سے امتیاز قائم رکھنا ضروری ہے۔

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکیر دار ریشمی کپڑے کا جوڑا دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ جوڑا دوفد کے استقبال اور جمعے کے دن پہننے کے لیے خرید لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

۳۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَبْرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ ابْتَعْتُ هَذِهِ الْحُلَّةَ لِلزَّوْجِ، وَلَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① [حُلَّة] ایک طرح کے دو کپڑوں کو کہتے ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصے پر پہننے والا ہونے کے لیے دوسرا جسم کے زیریں حصے پر پہننے کے لیے جیسے تہ بند وغیرہ اس لیے اس کا ترجمہ ”جوڑا“ کیا گیا ہے۔ ② ہمد اور عید وغیرہ کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحب ہے اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔ ③ مہمانوں کے استقبال کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحسن ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت محبت رکھتے تھے اس لیے آپ کے لیے عمدہ چیز پسند کرتے تھے۔ ⑤ کوئی شخص خلوص اور محبت سے مشورہ دے اور وہ مشورہ درست نہ ہو تو سختی سے رد کرنے کی بجائے اس کی غلطی واضح کر دی جائے تاکہ اسے رنج نہ ہو اور آئندہ اس غلطی سے بچ سکے۔ ⑥ آخرت میں حصہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لباس کافر پہنتے ہیں جنہیں آخرت میں کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي لِبَاسِ الْحَرِيرِ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷۔ کے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟

۳۵۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور

۳۵۹۱۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۶/۲۰۶۸ من حديث عبيد بن عمر بن مختصراً، وأصله متفق عليه من حديث مالك عن نافع به، البخاري، ح: ۸۸۶، ح: ۲۶۱۲، ومسلم، ح: ۲۰۶۸، وهو في الموطأ، لباس، ح: ۱۸.

۳۵۹۲۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب الحرير في الحرب، ح: ۲۹۱۹ من حديث سعيد به، ومسلم، اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكمة أو نحوها، ح: ۲۰۷۶ عن ابن أبي شيبة به.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی کیونکہ انھیں خارش کی تکلیف تھی۔

أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
تَبَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرَّيْزِيِّ
الْعَوَامِ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ
مِنْ خَرِيرٍ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا، حِكَّةً.

🌞 فوائد و مسائل: ① ان حضرات کو جوڑوں کی تکلیف بھی تھی۔ (صحیح البخاری، الجہاد والسير، باب
الحریر فی الحرب، حدیث: ۳۹۲۰) ممکن ہے خارش اسی وجہ سے ہو۔ ② جن جلدی بیماریوں میں دوسرا لباس
تکلیف کا باعث ہو اور ریشمی لباس فائدہ مند ہو تو اس صورت میں مردوں کو یہ لباس پہننا جائز ہے۔

باب: ۱۸۔ کپڑے میں ریشم کے
نشان کی اجازت

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرُّخَصَةِ فِي الْعَلَمِ
فِي الثَّوْبِ (التحفة ۱۸)

۳۵۹۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
باریک اور سوتے ریشم (کا کپڑا پہننے) سے منع کرتے
تھے مگر جو اتنا سا ہو۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) ایک
انگلی سے اشارہ کیا پھر دوسری سے پھر تیسری سے پھر
چوتھی سے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع
فرمایا کرتے تھے۔

۳۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ
أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَرِيرِ
وَالذَّبِاجِ. إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا. ثُمَّ أَشَارَ
بِأَصْبَعِهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ.
فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے لیکن کناروں پر تھوڑا بہت ریشم ہو تو جائز ہے۔
② ریشم کے جوازی حد زیادہ سے زیادہ چار انگلیوں کی چوڑائی تک ہے۔ اس سے کم ہو تو بہتر ہے اس سے زیادہ
جائز نہیں۔

۳۵۹۴۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد
کردہ غلام حضرت ابو عمر عبداللہ بن کیسان بھی بڑھنے سے
روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمامہ خریدی جس (کے کنارے) پر

۳۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعِينَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ
مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى
عِمَامَةً لَهَا عِلْمٌ. فَلَدَا بِالْفَلَمَيْنِ فَقَصَّصَهُ.

۳۵۹۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۸۲۰.

۳۵۹۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۸۱۹.



۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

فَخَلَعْتُ عَلَى اسْمَاءَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا۔
فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا جَارِيَةً! هَاتِي جُبَّةَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةٍ
الْكُمَيْنِ وَالْحَبِيبِ وَالْفَرْجَيْنِ، بِالذِّيَابِجِ۔
(ریشم کے) نشان تھے۔ انھوں نے قیمتی علب فرمائی اور
اسے کاٹ ڈالا۔ میں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: تعجب
ہے عبد اللہ (ﷺ) پر (اور اپنی خادمہ کو آواز دی) اسے
لڑکی! رسول اللہ ﷺ کا جبہ لادو۔ وہ (نبی ﷺ کا) جبہ
لائی جس کی آستینوں گر بیان اور دونوں طرف کے
چاک کے کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا۔

فوائد و مسائل: ① نشان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کنارے پر ریشم کے دھاگے سے کڑھائی کی ہوئی تھی۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اتنا کنارہ کاٹ دیا۔ ② ایک بڑا عالم بھی کسی مسئلے میں غلطی کر سکتا ہے۔ ③ نبی اکرم
ﷺ کا قول و عمل ہر عالم کے فتوے پر رائج ہے۔ ④ مرد کے کپڑے پر اگر تھوڑا سا ریشم لگا ہوا ہو تو جائز ہے خواہ
وہ کڑھائی کی صورت میں ہو یا ریشمی کپڑے کے ٹکڑے کی صورت میں۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ ثُبَسِ الْحَرِيرِ
وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ (التحفة ۱۹)
باب: ۱۹۔ عورتوں کے لیے ریشمی
لباس اور سونے کا زیور پہننے کا بیان

۳۵۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّغْبَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ
الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّيْرِ الْعَافِقِيِّ
مَبَعَّثُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَرِيرًا
بِشِمَالِهِ، وَذَهَبًا بِسُومِيهِ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ
فَقَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي،

۳۵۹۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں ریشم
اور دائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے
فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام
اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“

۳۲۔ کتاب الباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

جَلَّ لِإِنَانِهِمْ۔

🌞 فائدہ: معمولی زینت تو درست ہے لیکن زیادہ زیورات پہننے سے امارت اور فخر و تکبر کا اظہار ہوتا ہے جس سے غریبوں کا دل دکھتا ہے اس لیے اس سے اجتناب بہتر ہے، خاص طور پر زیورات پہن کر سفر کرنے سے بہت سے مفاسد سامنے آتے ہیں۔

۳۵۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک حلقہ (چادروں کا جوڑا) ہدیے کے طور پر پیش کیا گیا جس کا تانا بانا ریشم سے بنا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے وہ حلقہ میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے کیا کروں؟ کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! اس سے قاطماؤں کو اوڑھ لیاں بنا دے۔“

۳۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک حلقہ (چادروں کا جوڑا) ہدیے کے طور پر پیش کیا گیا جس کا تانا بانا ریشم سے بنا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے وہ حلقہ میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے کیا کروں؟ کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! اس سے قاطماؤں کو اوڑھ لیاں بنا دے۔“



🌞 نوآمد و مسائل: ① اگر کپڑا خاص ریشم کا نہ ہو بلکہ آدھا سوئی اور آدھا ریشمی ہو تب بھی مردوں کے لیے اسے پہننا منع ہے۔ ② ”قاطماؤں“ سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی وہ خواتین ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام ”فاطمہ“ تھا، یعنی رسول اللہ ﷺ کی دختر جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا تیسری حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ ③ تھوڑا سا اور قبول کرنا مستحسن ہے۔

۳۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں سونا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی

۳۵۹۶۔ [حسن] * یزید تقدم حاله، ح: ۵۰۴، وله شاهد قوي عند أحمد: ۱/۱۳۷، رواه شعبة عن أبي إسحاق عن هبيرة به۔

۳۵۹۷۔ [صحیح] * الإفريقي، (ح: ۵۰۴)، وشبهه تقدم حالهما، وللحديث شاهد عند أحمد: ۲/۱۶۶، وغيره، وانظر، ح: ۳۵۹۵۔

۳۲- کتاب اللباس..... لباس سے متعلق احکام و مسائل

ذَهَبٌ. فَقَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورٍ عورتوں کے لیے حلال ہیں۔»
أُتِيَ، جِلَّ لَا يُبِينُ».

۳۵۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ قَبِيصَ حَرِيرٍ بَيْتَاءَ.
۳۵۹۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب
رضی اللہ عنہا کو دھاری دار ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سند اضعیف ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے
سند صحیح قرار دیا ہے اور اس حدیث کی بابت مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر شاذ
ہے محفوظ روایت میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نام ہے جس کی تائید ہمارے فاضل محقق نے بھی کی ہے۔ مزید
دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للالبانی' رقم: ۷۸۹، و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد'
رقم: ۳۵۹۸) ② "سیراء" اس ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں جس میں سیدھے خطوط ہوں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ نِسِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ باب: ۲۰- مردوں کے لیے سرخ لباس
(التحفة ۲۰)

۳۵۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
شَرِيكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ، مُتَرَجِّلًا، فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ.
۳۵۹۹- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ
صاحب جمال نہیں دیکھا جب کہ آپ نے (بالوں
میں) کٹھن کی ہوئی تھی اور سرخ چادریں (تہبند اور
چادر) پہنا رکھی تھیں۔

فائدہ: امام ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: "حُلَّةٌ" کا مطلب تہبند اور اوڑھنے والی چادر ہے اور "حُلَّةٌ" کا
لفظ ان دونوں کے مجموعے پر بولا جاتا ہے۔ یہ سمجھنا غلط فہمی ہے کہ یہ جوڑا خالص سرخ رنگ کا تھا اور اس میں
دوسرا رنگ شامل نہیں تھا۔ سرخ طے سے مراد یکن کی دو چادریں ہوتی ہیں جو سرخ اور سیاہ دھاریوں کی صورت

۳۵۹۸- [سناده ضعيف] أخرجه السائي، الزينة، ذكر الرخصة للنساء في لبس الميراء، ح: ۵۲۹۸ من حديث
عيسى بن الزهري عن عمن، والمحمفوظ أم كلثوم مكان زينب.

۳۵۹۹- [صحیح] وهو في المصنف: ۱۷۷/۸، ۲۶۲ * شريك القاضي تابعه شعبة عند البخاري، اللباس، باب
الثوب الأحمر، ح: ۵۸۴۸ وغيره، ومسلم، ح: ۲۳۳۷/۹۱ وغيرهما.

۳۶۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

میں بنی ہوئی ہیں جس طرح یمن کی دوسری چادریں (کلیروار) ہوتی ہیں۔ یہ لباس اس نام (سرخ حلقہ) سے ان سرخ و حار یوں کی وجہ سے مشہور ہے ورنہ خالص سرخ (لباس) سے تو سختی سے منع کیا گیا ہے البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الأحمر، حدیث: ۳۷۶۱ میں ذکر کردہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے: امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان کے ذریعے سے (سرخ کپڑا پہننے کے) جواز کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ گویا خالص سرخ رنگ کا جوڑا پہنانا بھی مردوں کے لیے جائز ہے لیکن اگر کسی علاقے میں یہ رنگ عورتوں کے لیے مخصوص ہو چکا ہو تو پھر اس علاقے میں مردوں کے لیے اس سے اجتناب بہتر ہوگا کیونکہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔

۳۶۰۰۔ حضرت بریدہ بن حبیب سلمیٰ رحمہ اللہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت حسین رحمہ اللہ آگئے۔ انھوں نے سرخ قمیص پہن رکھی تھیں۔ کبھی گرتے تھے کبھی اٹھتے تھے۔ نبی ﷺ (منبر سے) اتر آئے اور انھیں گود میں اٹھالیا۔ اور فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول نے حج فرمایا، ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے۔“ میں نے انھیں دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہوا۔“ پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کر دیا۔

۳۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ بَرَادٍ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ، قَاصِي مَرَوْ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ. فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ. يَغْتَرَانِ وَيَقُومَانِ. فَتَرَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ. فَقَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾» (المتان: ۱۰) رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرخ لباس پہننا جائز ہے۔ ممکن ہے یہ قمیص خالص سرخ رنگ کی نہ ہوں۔ ② بچوں سے پیار معزز شخصیت کی شان کے خلاف نہیں بلکہ ایک خوبی ہے۔ ③ خطبے کے دوران میں کسی ضرورت کے تحت منبر سے اترنا جائز ہے۔ ④ مال اور اولاد کے آزمائش ہونے کا یہ مطلب ہے کہ بہت دفعہ انسان مال اور اولاد کی محبت کی وجہ سے غلط کاموں کا ارتکاب کر لیتا ہے اس لیے مومن کو احتیاط

۳۶۰۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الإمام يقطع الخطبة للأمر بحدث، ح: ۱۱۰۹ من حديث زيد، وحسنه الترمذي، ح: ۳۷۷۴، وصححه ابن جرير الطبري في تفسيره: ۸۱/۲۸.

۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

سے کام لینا چاہیے کہ مال کی طلب میں یا اولاد کی محبت کی وجہ سے کوئی خلاف شریعت کام نہ ہو جائے۔ ⑤ خطبہ کے دوران میں موضوع سے غیر متعلق بات کرنے میں حرج نہیں بشرطیکہ وہ ضروری بات ہو۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ تَحْرِيمِهِ الْمُعْصِفِ
کے لیے مکروہ ہے

۳۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ،
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُفْتَدَمِ.

قَالَ يَزِيدُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا الْمُفْتَدَمُ؟
قَالَ: الْمُشْبِعُ بِالْمَعْصِفِ.

(حدیث کے راوی) یزید بیان کرتے ہیں (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد) حضرت حسن بن سہیل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: [مُفْتَدَم] سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: جو عُصْفَر (کسم) سے خوب رنگا گیا ہو۔

فوائد و مسائل: ① مُعْصِفُ کا مطلب ہے عصفر سے رنگا ہوا۔ وہ ایک زرد رنگ کی چیز ہے جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ (محمود عبدالباقی بحوالہ البیہقی) لیکن انھوں نے [الْمُفْتَدَم] کی تشریح یوں کی ہے: ”انہائی سرخ۔ گویا وہ اتنا زیادہ سرخ ہے کہ مزید سرخ نہیں ہو سکتا۔“ ممکن ہے کسم کا پودا زرد ہونے کے باوجود اس سے رنگا ہوا کپڑا سرخ ہو جاتا ہو۔ ② گہرے کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا اگر ہلکے رنگ کا ہو تو مردوں کے لیے جائز ہے۔

۳۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ حَنْظَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَا أَقُولُ: نَهَاكُمْ، عَنْ

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے عصفر (کسم) کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور میں نہیں کہتا: تمھیں منع فرمایا۔

۳۶۰۱۔ [حسن] أخرجه أحمد ۹۹/۲ من حديث يزيد بنه، وتقدم، ح: ۵۰۴، وصرح بالسماع، وهو في المصنف: ۱۸۲/۸، وسناني، ح: ۳۶۴۳، وله شاهد عند النسائي: ۱۸۸/۲، ۱۸۹، وإسناده حسن، وله طرق أخرى.
۳۶۰۲۔ أخرجه مسلم، الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ۲۱۳/۴۸۰ من حديث أسامة به مختصراً.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

لُبْسِ الْمُعْصَرِ.

☀ فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! کسم کا رنگا ہوا مت پہن۔
یہ نہیں فرمایا: لوگو! یہ رنگ نہ پہننا تاہم کسم سب کے لیے ایک ہی ہے۔

۳۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى

ابْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَارِ، عَنْ عَمْرِو
ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:
أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَيْبَةِ أَذْخِرَ.
فَالْتَفَتَ إِلَيَّ. وَعَلَيَّ رِئْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ
بِالْمُعْصَرِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» فَعَرَفْتُ مَا
كَرِهَ. فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنَوُّرَهُمْ.
فَقَدَفْنَاهَا فِيهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْعَدِ
فَقَالَ: «بَاعَبَدَ اللَّهُ! مَا فَعَلْتَ الرِّئْطَةَ؟»
فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «أَلَا كَسَوْنَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ
فِيَّاهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ».

۳۶۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نئیہ اذخیر
سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے۔ آپ میری طرف
متوجہ ہوئے جب کہ میں نے عصفر سے رنگی ہوئی چادر
اوڑھ رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں سمجھ گیا
کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا چیز ناگوار گزری ہے۔ میں گھر
والوں کے پاس گیا انھوں نے تنور جلا رکھا تھا۔ میں نے
وہ (چادر) تنور میں ڈال دی۔ اگلے دن میں حاضر
خدمت ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ! چادر کا
کیا بنا؟“ میں نے بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے اپنے
گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی؟ عورتوں
کے لیے کو اس (چادر کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔“

☀ فوائد و مسائل: ① عصفر کا رنگا ہوا کپڑا عورتوں کے لیے جائز ہے۔ ② مردوں کو ایسا کپڑا پہننا منع ہے جو
عورتوں کا لباس سمجھا جاتا ہو۔ ③ جب نرم الفاظ میں تنبیہ کرنے سے بات مانی جائے تو سخت انداز سے تنبیہ
کرنے کی ضرورت نہیں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی ﷺ کی عظمت و محبت اس قدر تھی کہ اشارے کا بھی
ہوئی بات پر بھی وہ پوری مستعدی سے عمل کرتے تھے۔ ⑤ جب کسی کو عالم کی بات سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہو تو عالم
کو چاہیے کہ وضاحت کر دے کہ بات کا صحیح مطلب یہ تھا۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ

(التحفة ۲۲)

باب: ۲۲۔ مردوں کے لیے زرد

کپڑے کا جواز

۳۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۶۰۴۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۶۰۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في الحمرة، ح: ۴۰۶۶ من حديث عيسى بن.

۳۶۰۴۔ [ضعيف] تقدم ح: ۴۶۶.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے نہانے کے لیے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں زرد چادر پیش کی۔ (آپ نے اوڑھ لی) میں نے آپ کے شکم مبارک کی سلوٹ پر ورس کا نشان دیکھا۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرْحَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ. فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَرَدُّ بِهِ. فَأَغْتَسَلَ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَمَةٍ صَفْرَاءَ. فَرَأَيْنَا أَثَرَ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ.

باب: ۲۳۔ ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو

(المعجم ۲۳) - بَابُ: الْبَسَ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ (التحفة ۲۳)

۳۶۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ پیو صدقہ کرو اور پہنو جب تک اس میں فضول خرچی یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔“

۳۶۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَانَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اْكُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا، مَا لَمْ يَخْلُطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ».

❦ نوائد و مسائل: اسلام ترک دنیا اور رہبانیت کی دعوت نہیں دیتا بلکہ کمائی اور خرچ کی ناجائز راہوں سے روکا ہے۔ ① اپنی ذات پر پیوی بچوں پر، والدین اور عزیزا کا رب پر خرچ کرنا اور ان کی جائز ضروریات پوری کرنا نیکی ہے۔ ② اسراف اور فضول خرچی کا مطلب جائز مقام پر ناجائز حد تک خرچ کرنا ہے۔ سادگی مسلمان کی شان ہے۔ ③ ناجائز مقام پر تھوڑا خرچ بھی گناہ ہے اور تہذیب میں شامل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: «إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا» (بنی اسرائیل ۷۷) ”بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کی بہت زیادہ ناشکری کرنے والا ہے۔“ ④ تھوڑے مہمانوں کے لیے بہت زیادہ کھانے تیار کر لینا اور پھر انھیں ضائع کر دینا بھی تہذیب میں شامل ہے۔ اسی طرح اپنا مال وقت ضائع کرنے والی بے فائدہ و تقریر پر خرچ کرنا بھی

۳۶۰۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزكاة، باب الاختيال في الصلقة، ح: ۲۵۶۰ من حديث يزيد بن مخرم، وهو في المصنف: ۲۱۷/۸، ح: ۴۹۲۹، وعلقه البخاري في أول كتاب اللباس ❦ قتادة تقدم، ح: ۱۷۵، وله شواهد موقوفة في تغليق التعليق وغيره.

۳۲- کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

اس میں شامل ہے۔ ① اسراف و تبذیر عام طور پر دوسروں پر برتری کے اظہار کے لیے کیا جاتا ہے جو خود ایک گناہ ہے۔ ایسی چیزوں پر خرچ ہونے والی رقم سے غریبوں کی مدد کی جائے تو دنیوی اور اخروی فوائد حاصل ہوں گے۔ ② مذکورہ روایت کو ہمارے قاضی محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی کتاب اللباس سے پہلے معلق بیان کیا ہے مزید لکھتے ہیں کہ اس کے تغلیق التعلیق وغیرہ میں موقوف شواہد موجود ہیں لہذا اس بات سے اور دیگر محققین کی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹۳/۱، ۲۹۵) و سنن ابن ماجہ بتحقیق الذکور بشار عواد، رقم: ۳۶۰۵ و ہدایۃ الرواف: ۲۱۸/۳

باب: ۲۳- شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے)

(المعجم ۲۴) - بِمَا بَ مَنْ لَبَسَ شَهْرَةً مِنْ الثِّيَابِ (التحفة ۲۴)

۳۶۰۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہرت والا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔“

۳۶۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رُزَعَةَ، عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثَوْبَ مَذَلَّةٍ».

۳۶۰۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکادے گا۔“

۳۶۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللَّهُ

۳۶۰۶- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في لبس الشهرة، ح: ۴۰۲۹ من حديث شريك به، وحسنه المنذري في الترغيب ۱۱۶/۳، وشرح أبو حاتم وقفه، قلت: شريك تابعه أبو عوانة، انظر الحديث الآتي. ۳۶۰۷- [حسن] وانظر الحديث السابق.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۶۰۸۔ کتاب اللباس

ثَوْبٌ مَذْلُوعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أُلْهَبَ فِيهِ نَارًا ۱۔

☀️ فوائد و مسائل: ① شہرت کے لباس سے مراد بہت قیمتی لباس بھی ہے کہ لوگ اس کی باتیں کریں اور اس کی ثروت و امارت کی شہرت ہو، اور بہت ہلکا اور نکمہ لباس بھی ہے کہ لوگوں میں اس کے زہد اور بزرگی کی شہرت ہو۔ ② ایسا لباس پہننے والے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کی دولت سے مرعوب ہو کر اس کی عزت کریں یا اسے خدا رسیدہ سمجھ کر اس کے آگے عقیدت سے سر جھکا لیں۔ اس گناہ کی سزا یہ ہے کہ اسے قیامت کے دن ایسا لباس ملے گا جس کی وجہ سے وہ سب کی نظروں میں ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ جہنم میں جلنے کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔

۳۶۰۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

نے فرمایا: ”جس نے شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اس سے (ماراض ہو کر) منہ پھیر لے گا حتیٰ کہ اسے ذلیل کر دے گا جب بھی ذلیل کرے۔“

۳۶۰۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ

الْبُخْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ مُحَرَّرٍ النَّاجِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ».

باب: ۲۵۔ مرے ہوئے جانور

کی رنگی ہوئی کھال پہننا

(المعجم ۲۵) - بَابُ لِبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا

دُبِغَتْ (التحفة ۲۵)

۳۶۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جو بھی چمڑا رنگ لیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔“

۳۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا إِبْهَابٍ دُبِغَ، فَقَدْ طَهَّرَ».

۳۶۰۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن الجوزي في تلبس لبس، ص: ۲۳۸ من طريق آخر عن وكيع بن محرز به، وحسنه البوصيري، وأشار المنذري إلى ضعفه، الترغيب: ۱۱۶/۳ * عثمان بن جهم لم يوثقه غير ابن حبان، واتبعه البوصيري، فهو علة الخبر، والحدیث السابق شاهد لبعضه.

۳۶۰۹۔ أخرجه مسلم، الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالذباغ، ح: ۱۰۵/۳۶۶ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۶۱۰ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کی ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جو انھیں (آزاد کردہ لونڈی کو) صدقے میں ملی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انھوں نے اس کا چروا کیوں نہ اتار لیا کہ اسے رنگ کر اس سے فائدہ اٹھاتے؟“ حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے صرف کھانا حرام ہے۔“

۳۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةَ لِمَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ مَرَّ بِهَا، يَغْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً. فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذُوا إِيَّاهَا فَلَذَبَعُوهُ فَأَتَمَّعُوا بِهِ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا».

۳۶۱۱ - حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: امہات المؤمنین میں سے کسی کی ایک بکری تھی وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”اگر اس کے مالک اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھا لیتے تو ان کا کیا نقصان تھا؟“

۳۶۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: كَانَ لِبَعْضِ أَهْطَابِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ، فَمَاتَتْ. فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «مَا ضَرَّ أَهْلَ هَلْبِهِ، لَوْ اتَّعَمُوا بِإِيَّاهَا؟».



🌞 فوائد و مسائل: ① جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے وہ مر جائے تو اس کا چمڑا اتار کر رنگ لیا جائے پھر استعمال کی کوئی بھی چیز بنائی جائے تو یہ جائز ہے۔ ② بعض علماء گزشتہ حدیث ۳۶۰۹ کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ جس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں اس کا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا چمڑا دباغت سے پاک نہیں ہوتا تاہم صحیح اور رائج موقف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم جانوروں کی چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۱۲ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۳۶۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۶۱۰ - أخرجه مسلم، البیض، الباب السابق، ح: ۱۰۰ / ۳۶۳ عن ابن أبي شيبه به.

۳۶۱۱ - [حسن] وهو في المصنف: ۸ / ۱۹۰، وضعفه البوصيري من أجل ثبت بن أبي سليم، وتقدم، ح: ۲۰۸، وله شاهد ضعيف عند الطبراني: ۱۷ / ۲۱۲، ح: ۵۷۶، والحديث السابق شاهد له.

۳۶۱۲ - [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في أهب الميتة، ح: ۴۱۲۴ من حديث مالك به، وهو في ۴۱.

لباس سے حلق احکام و مسائل

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردہ جانور کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب اسے رنگ لایا جائے۔

۳۲- کتاب اللباس حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَفْعَ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ، إِذَا ذُبِغَتْ.

باب: ۲۶- (ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے سے یا چمڑے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے

(المعجم ۲۶) - بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفَعُ مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (التحفة ۲۶)

۳۶۱۳- حضرت عبداللہ بن علیؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس نبی ﷺ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) ”مردار کے چمڑے سے یا چمڑے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔“

۳۶۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَقْصُورٍ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ. كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: أَتَانَا بَكَّابُ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيِّتِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ».

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں اس سے مراد وہ چمڑا ہے جس کو دباغت کے ذریعے سے پاک نہ کر لیا گیا ہو۔

باب: ۲۷- (نبی ﷺ کے) پاپوش مبارک کی کیفیت

(المعجم ۲۷) - بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ (التحفة ۲۷)

الموطأ: ۴/۶۹۸، والمصنف: ۱۹۲/۸ * أم محمد بن عبد الرحمن لم أجد من وثقها غير ابن حبان، وقال الأثرم: 'غير مروفة' الجوهر النقي: ۱۷/۱. ۳۶۱۳- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب من روى أن لا يستفَع بإهاب الميت، ح: ۴۱۲۷ من حديث شعبة، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۲۹، والبيهقي: ۱۸/۱، وصححه ابن حبان * الحكم صرح بالسماع، وراجع نيل المصنوع في جواب الطعن في حديث ابن عكيم رحمه الله.

۳۲۔ کتاب اللباس

جوئوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَانِ، مِثْلِي شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوئے کی دو پٹیاں تھیں جن کے تھے دہرے تھے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کے زمانے کے جوئے کی بناوٹ موجودہ دور کی ہوائی چپل سے ملتی جلتی ہے۔ اس میں چمڑے کا ایک ٹکڑا (شع) انگلیوں کے درمیان ہوتا تھا۔ اور اس کا ایک سر ازمام سے بندھا ہوتا تھا۔ زمام کا نام قبل بھی ہے۔ ② اس قسم کے جوئے میں پاؤں کا اکثر حصہ کھلا رہتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ سوزوں یا جراحوں پر مسح کرتے وقت پاؤں جوئوں سے نہیں نکالتے تھے بلکہ جوئوں سمیت مسح کر لیتے تھے۔ (دیکھیے سنن ابن ماجہ: حدیث: ۵۵۹، ۵۶۰) بلکہ جوئے اتارے بغیر پاؤں دھو بھی لیتے تھے۔ (صحیح البخاری: الوضوء، باب غسل الرجلین فی التعلین ولا یمسح علی التعلین: حدیث: ۱۶۲)

۳۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَانِ.

۳۶۱۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوئوں کی دو پٹیاں تھیں۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ لِبْسِ النَّعَالِ وَخَلْعِهَا (التحفة ۲۸)

باب: ۲۸۔ جوئے پہننا اور اتارنا

۳۶۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ،

۳۶۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص جوئے پہنے تو دائیں جوئے سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں

۳۶۱۴۔ [صحیح] أخرجه ابن أبي شيبة: ۲۳۱/۸ عن وكيع به، وهو في المسائل للترمذي، ح: ۷۶، وصححه البوصيري، والحديث الآتي شامد له.

۳۶۱۵۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب قبلان في نعل، ومن رأى قبلاً واحداً واستأ، ح: ۵۸۵۷ من حديث همام به، وهو في المصنف: ۲۳۱/۸.

۳۶۱۶۔ أخرجه مسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً... الخ، ح: ۲۰۹۷ من حديث محمد ابن زياد به، وهو في المصنف: ۲۲۶/۸، ۲۲۷، وأخرجه البخاري، ح: ۵۸۵۵، ومسلم، ح: ۲۰۹۷ من طريق الأعرج عن أبي هريرة به، وهو في الموطأ: ۹۱۶/۲.



۳۲۔ کتاب اللباس۔ جو توں سے متعلق احکام و مسائل

قَلْبِيذًا يَأْتِيُنْمِي، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِأَيْسَرَى»۔ سے شروع کرے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① دائیں اور بائیں کا فرق اسلامی تہذیب کا ایک اہم اصول ہے۔ ② دائیں ہاتھ سے یا دائیں طرف سے کرنے والے بعض کام یہ ہیں: کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، کوئی چیز لینا یا دینا، لباس پہننا، جوتا پہننا، مسجد میں داخل ہونا، بیت الخلا سے باہر آنا، مسواک کرنا، وضو اور غسل کرنا، کنگھی کرنا، مونچھیں کاٹنا، بظلوں کے بال اکھاڑنا، کھانا اور ہر وہ کام جو شرعیاً عرفاً اچھا سمجھا جاتا ہے۔ ③ بائیں ہاتھ سے یا بائیں طرف سے کرنے کے بعض کام یہ ہیں: مسجد سے باہر آنا، بیت الخلا میں داخل ہونا، استنجہ کرنا، ناک صاف کرنا، جوتا اتارنا، اور اس طرح کے دوسرے کام۔

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْمَشْيِ فِي الثَّغْلِ
(الواحد) (التحفة ۲۹)

۳۶۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ
وَاحِدٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ، لِيُخْلَعَ هُمَا
جَمِيعًا، أَوْ لِيُنْمَسَ فِيهِمَا جَمِيعًا»۔

۳۶۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص ایک جوتا یا ایک
موزہ پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں (جوتے یا موزے)
اتار لے یا دونوں پہن کر چلے۔“

🌟 فائدہ: ایک جوتا یا موزہ پہن کر چلنے میں وقت ہوتی ہے اور لڑکھڑانے کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ چال میں توازن
نہیں رہتا علاوہ ازیں شرف و وقار کے بھی منافی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایک جوتا اتارنا پڑے تو بہتر ہے کہ دونوں
جوتے اتار دے جائیں۔ ننگے پاؤں چلنا شرعاً منع نہیں۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْإِنْتِعَالِ قَائِمًا
(التحفة ۳۰)

۳۶۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
۳۶۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۱۷- [صحیح] وهو في المصنف: ۲۲۷/۸، ۲۲۸، وأخرجه البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الأعمش عن
أبي هريرة به، انظر الحديث السابق.

۳۶۱۸- [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري * أبو معاوية تقدم، ح: ۱۸۶۴، والأعمش تقدم، ح: ۱۷۸، هما
مدلسان وعنفنا، وللحديث طريق آخر عند الترمذي، ح: ۱۷۷۵، وغيره، وفيه الحارث بن نبهان وهو مروي كذا ۴۱

۳۲۔ کتاب اللباس۔ سیاہ موزوں سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے صحیح کہا ہے خصوصاً شیخ الیابی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے صحیح والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحۃ رقم: ۷۱۹، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد رقم: ۳۶۱۸، ۳۶۱۹) بخاری میں جونا بیٹھ کر پہننا بہتر ہے، خالص طور پر وہ جوتا جسے کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت ہو۔ ② اسلام دین کامل ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں اخلاقی اور قانونی رہنمائی موجود ہے۔



(المعجم ۳۱) - بَابُ الْخِفَافِ السُّودِ
(الصفحة ۳۱) - باب: سیاہ موزے پہننا

۳۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ذُلَيْمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَّيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَفَّيْنِ سَادَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ. فَلَيْسَهُمَا.

۳۶۲۰۔ حضرت بريدہ بن حصیب سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کے طور پر سیاہ سادہ موزوں کا جوڑا ارسال کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے پہنا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

﴿تقدم، ج: ۲۱۳، وانظر الحديث الآتي﴾

۳۶۱۹۔ [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري * سفیان الثوري مدلس وعمن، وتقدم، ج: ۱۶۲، وللحديث شاهد عند الترمذي، ج: ۱۷۷۶، وفيه عنقه فتاة، والحديث ضعيف من جميع طرق، ولم يصب من صححه.

۳۶۲۰۔ [ضعيف] تقدم، ج: ۵۴۹.

۳۲۔ کتاب اللباس ہالوں کو رنگنے سے متعلق احکام و مسائل

شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے مصنفین، نیز عظیم محقق شیخ الہانی رحمہ اللہ نے اس روایت پر طویل بحث کی ہے اور اس کے شواہد بھی ذکر کیے ہیں جس سے حدیث کو حسن قرار دینے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸۳۸۳/۳۸ وصحيح سنن أبي داود (مفصل) للألبانی: ۲۶۸۲۶۹/۱ رقم: ۱۱۳۳) ① حضرت نجاشی رحمہ اللہ حبشہ کے بادشاہ تھے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جو مسلمان ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے نجاشی رحمہ اللہ نے انھیں احترام سے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی رحمہ اللہ کے فوت ہونے پر ان کی عاہلہ نماز جنازہ ادا فرمائی تھی۔ ② سیاہ سوزے پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْخَضَابِ بِالْخِثَاءِ باب ۳۲- ہالوں کو مہندی لگانا

(الصفحة ۳۲)

۳۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَشَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَنْبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَضْبُغُونَ. فَخَالِفُوهُمْ».

۳۶۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ یہودی اور عیسائی ہالوں کو نہیں رنگتے، چنانچہ تم ان کی مخالفت کرو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ ہالوں کو رنگنے کی بابت لکھتے ہیں: ”علماء نے اس حکم کو استحباب پر محمول کیا ہے اس لیے ڈاڑھی یا سر کے سفید ہالوں کو رنگنا ضروری نہیں صرف بہتر ہے تاہم یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ جہاں نہ رنگنے سے مشابہت ہوگی وہاں ہالوں کو رنگنا ضروری ہوگا ورنہ مستحب۔“ (ریاض الصالحین حدیث: ۱۶۳۸) ② آج کل عیسائی سیاہ خضاب بہت استعمال کرتے ہیں اس لیے بہتر ہے کوئی دوسرا رنگ استعمال کیا جائے بالکل سیاہ رنگ سے اجتناب کیا جائے۔ ③ غیر مسلموں کے مخصوص رسم و رواج اور تہوار (کرکس، بستی، نئے عیسوی سال کی خوشی اور ویلن ٹائن وے وغیرہ) ان کے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان میں شرکت سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ ④ ڈاڑھی مونڈنا غیر مسلموں کا رواج ہے جو سابقہ دنیاویئے کرام رحمہ اللہ کے طریقے کے بھی خلاف ہے اس لیے یہ حرام ہے۔

۳۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ۳۶۲۲- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۳۶۲۱- أخرجه البخاري، اللباس، باب الخضاب، ح: ۵۸۹۹ من حديث سفیان، به، ومسلم، اللباس، باب في مخالفة اليهود في الصبغ، ح: ۲۱۰۳ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۶۲۲- [صحيح] أخرجه أبو داود، الترجيل، باب في الخضاب، ح: ۴۲۰۵ من حديث ابن بريدة به، وقال 44

۳۲ کتاب اللباس

بالوں کو رنگنے سے متعلق احکام ومسائل

ﷺ نے فرمایا: ”بڑھاپے (کے بالوں) کا رنگ بدلنے کے لیے سب سے بہتر چیز مہندی اور دوسرے ہے۔“

ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَجَلَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ، الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ».

فوائد ومسائل: ① (و مسہ) کتَم ایک خود رو پورا ہے۔ اس کے پتے ہیں کر خضاب کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ (معبر اللغات) ② (دوسرے) لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جبکہ مہندی ملا کر لگانے سے بالوں کا رنگ سرخی مال سیاہ ہو جاتا ہے۔

۳۶۲۳- حضرت عثمان بن مویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے چند بال نکال کر مجھے دکھائے جو مہندی اور دوسرے سے رنگے ہوئے تھے۔

۳۶۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ: فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

باب: ۳۳- سیاہ رنگ کا خضاب کرنا

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْخَضَابِ بِالسَّوَادِ

(التحفة ۲۳)

۳۶۲۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ ان کا سر شامہ (سفید گھاس) کی طرح (سفید) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انھیں ان (کے گھر) کی کسی خاتون کے پاس لے جاؤ۔ وہ (مہندی وغیرہ کے ذریعے سے) ان کے بالوں کا رنگ تبدیل کر دے۔ اور انھیں سیاہ رنگ سے بچانا۔“

۳۶۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُكَيْثٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَكَأَنَّ رَأْسَهُ تَغَامَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَلْيَغَيِّرْهُ. وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ».

۴۴ الترمذی "حسن صحیح"، ح: ۱۷۵۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۷۵.

۳۶۲۳- أخرجه البخاري، اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ح: ۵۸۹۷ من حديث سلام به.

۳۶۲۴- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۳۱۶ عن إسماعيل به، وهو في المصنف: ۸/۲۴۴ * ليث تابعه أبو خيثمة، وابن جريج عند مسلم، ح: ۲۱۰۲، وبه صح الحديث.



۳۲- کتاب اللباس

بالوں کو رنگنے سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد محترم تھے۔ ان کا نام حضرت عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ ہجری میں ۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ② خالص سیاہ رنگ کے خضاب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۶۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّبْرِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ زَكْرِيَّا الرَّاسِبِيُّ: حَدَّثَنَا دَقَّاقُ بْنُ دَعْفَلٍ السُّدُوسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَفِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبِ الْخَثِرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحْسَنْتَ مَا اخْتَضَيْتُمْ بِهِ، لَهَذَا السَّوَادُ أَزْعَبَ لِنِسَائِكُمْ فِيمَكُمْ، وَأَقْبَبَ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ».

۳۶۲۵- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین چیز جس سے تم خضاب کرتے ہو سیاہ رنگ ہے۔ اس سے تمہاری عورتوں کے دلوں میں تمہاری رغبت (اور محبت) زیادہ ہوتی ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب زیادہ ہوتا ہے۔“

باب: ۳۳- زرد رنگ کا خضاب کرنا

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْخَضَابِ بِالْصَّفَرَةِ

(التحفة ۳۴)

۳۶۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ [عُبَيْدَ] ابْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ يَا لُؤْرُسُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا تَصْفِيرِي لِحْيَتِي، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

۳۶۲۶- حضرت عید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ دس کے ذریعے سے اپنی ڈاڑھی کا رنگ زرد کر لیتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کرنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ریش مبارک زرد کرتے دیکھا ہے۔

🌟 فائدہ: ڈاڑھی کا رنگ تبدیل کرنے کے لیے جس طرح ہندی کے ذریعے سے سرخ کرنا جائز ہے اسی طرح زرد رنگ کرنا بھی درست ہے۔

۳۶۲۵- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري * دفاع ضعيف كما في التريب، وفيه علة أخوئي.

۳۶۲۶- أخرجه البخاري، الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين، ح: ۱۶۶، ومسلم، الحج، باب: (۵): الإهلال من حيث تنبت الراجلة، ح: ۱۱۸۷ من حديث سعيد به.

۳۲۔ کتاب اللباس

۳۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ».

قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَفِّرُ.



(المعجم ۳۵) - بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخَضَابَ

(التحفة ۳۵)

۳۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، هَلَوِ مِنَّهُ بَيْضَاءُ. يُعْنِي عَنَفَقَتُهُ.

۳۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

ہالوں کو رنگنے سے متعلق احکام و مسائل

۳۶۲۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا (ہالوں کا رنگ مہندی لگا کر تبدیل کیا ہوا تھا)۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کتنا اچھا ہے!“ پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے مہندی اور وسر کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔“ پھر ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے زرد خضاب کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا: ”یہ ان سب سے اچھا ہے۔“

روای حدیث بیان کرتے ہیں: (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) حضرت طاووس رضی اللہ عنہ زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

باب: ۳۵۔ خضاب ترک کرنا (جائز ہے)

۳۶۲۸۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے یہ بال سفید تھے۔ ان کا اشارہ نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے بالوں کی طرف تھا۔

۳۶۲۹۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان

۳۶۲۷۔ [استادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في خضاب الصفرة، ح: ۴۶۱۱ من حديث إسحاق بن منصور به * حميد بن وهب ضعفه العقيلي، وابن حبان وغيرهما، وقال البخاري: 'منكر الحديث'.

۳۶۲۸۔ أخرجه البخاري، اللسان، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۴۵ من حديث أبي إسحاق به، ومسلم، الفضائل، باب شبهه ﷺ، ح: ۲۳۴۲ من حديث زهير به، وهو في مسند أبي داود الطيالسي، ح: ۱۰۴۶ أطول منه.

۳۶۲۹۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۳، ۱۸۸، ۲۰۱ من حديث حميد به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ح: ۳۵۴۷، ومسلم، ح: ۲۳۴۷ وغيرهما.

سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے بال سفید نہیں ہوئے صرف ڈاڑھی کے اگلے حصے میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

۳۲- کتاب اللباس حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ عَشْرِينَ شَعْرَةً، فِي مُقَدِّمِ لِحْيَتِهِ.

۳۶۳۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سفید بالوں کی تعداد بیس کے قریب تھی۔

۳۶۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ عَشْرِينَ شَعْرَةً.

باب: ۳۶- لمبے بال رکھنا اور
مینڈھیاں بنانا

(المعجم ۳۶) - بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ
وَاللِّوَائِبِ (التحفة ۳۶)

۳۶۳۱- حضرت ام بانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ (کے بالوں) کی چار لٹیں یعنی گندھی ہوئی مینڈھیاں تھیں۔

۳۶۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ، تَغْنِي صَفَائِرَ.

۳۶۳۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اہل کتاب بال (مانگ ٹکالے

۳۶۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ،

۳۶۳۰- [صحیح] أخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ۴۰ عن محمد بن عسرة، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاذله.

۳۶۳۱- [إسناده ضعيفاً] أخرجه أبو داود، الترمذي، باب في الرجل يضفر شعره، ح: ۴۱۹۱ من حديث سفيان به، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۸۱ (ب)، وقال البخاري: "لا أعرف لمجاهد سمعاً عن أم هانئ"، وللحديث عدة أخرى.

۳۶۳۲- أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۵۸ من حديث الزهري به، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحليته، ح: ۲۲۳۶ من حديث إبراهيم بن سعد به.

۳۲۔ کتاب اللباس۔ ... سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ. وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. قَالَ: فَسَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاصِيئَهُ. ثُمَّ فَرَّقَ، بَعْدَ.

بغیر) نکالتے تھے اور (عرب کے) مشرکین مانگ نکالتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اہل کتاب کی موافقت پسند تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ (شروع میں) سر کے بال (اہل کتاب کی طرح) نکا کر رکھتے تھے پھر بعد میں آپ مانگ نکالنے لگے۔

فوائد و مسائل: ① مکہ مکرمہ میں مشرکین کی اکثریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان سے امتیاز کے لیے اہل کتاب کا انداز اختیار فرماتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ میں موجود کثیر اہل کتاب سے فرق کرنے کے لیے دوسرا انداز اختیار فرمایا۔ ② رسول اللہ ﷺ کا ہر عمل وحی کی روشنی میں ہوتا تھا اس لیے بال مانگ نکالے بغیر کھلے چھوڑنا منسوخ ہے اور مانگ نکالنا سنون اور ثواب ہے۔

۳۶۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرِقُ خَلْفَ يَأْفُوحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ أَسْدَلْتُ نَاصِيئَهُ.

۳۶۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے پیچھے مانگ نکالتی تھی۔ اور سر کے اگلے حصے کے بال نکا دیتی تھی۔



فائدہ: ممکن ہے یہ اس دور کی بات ہو جب رسول اللہ ﷺ سر کے اگلے حصے کے بال کھلے چھوڑتے تھے۔

۳۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَعْرًا رَجُلًا، بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ.

۳۶۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال سیدھے تھے جو کانوں اور کندھوں کے درمیان تک ہوتے تھے۔

۳۶۳۳۔ [حسن] وهو في المصنف: ۲۶۲/۸، وسنده ضعيف * ابن إسحاق مدلس، وعنن، وقد تقدم، ح: ۱۲۰۹، وباقي السند حسن، وله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۵۱۸۹.

۳۶۳۴۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب الجعد، ح: ۵۹۰۵، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعر النبي ﷺ، ح: ۲۳۳۸ من حديث جرير به.

۳۲- کتاب اللباس سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① سیدھے کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ گھنگریالے نہیں تھے بلکہ ہلکے سے خم دار تھے۔
② جب بال کٹوا لیے جاتے تو کانوں کی لوٹک ہوتے تھے جب بڑھ جاتے تو بعض اوقات کندھوں تک پہنچ جاتے تھے۔ ③ حج اور عمرے کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سر کے سارے بال اتروا دیتے تھے۔

۳۶۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، شَعْرُ ذَوْنِ النُّجْمَةِ، وَفَوْقَ الذُّوْفَرَةِ.

۳۶۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال جمہ سے کم اور دفرہ سے زیادہ تھے۔

🌟 فائدہ: جر سے مراد کندھوں تک پہنچنے والے بال اور دفرہ سے مراد کانوں کی لوٹک پہنچنے والے بال ہیں۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ تَحْرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ (التحفة ۳۷)

باب: ۳۷- زیادہ (لے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۶۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُثَيْبٍ، عَنْ مُنْفِيَانِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ. فَقَالَ: «ذُبَابٌ. دُبَابٌ» فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ. وَهَذَا أَحْسَنُ».

۳۶۳۶- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ میرے لیے بال تھے۔ آپ نے فرمایا: ”نامبارک! نامبارک!“ چنانچہ میں گیا اور بال چھوٹے کر لیے۔ نبی ﷺ نے مجھے (بال چھوٹے کر دئے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: ”میرا مقصد تم سے (کچھ کہنا) نہیں تھا ویسے یہ زیادہ اچھے ہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے کسی اور چیز کے بارے میں فرمایا تھا لیکن صحابی نے سمجھا کہ میرے بالوں کے بارے میں فرمایا ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعمیل میں اس قدر مستعد تھے کہ صرف اشارے پر

۳۶۳۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب ما جاء في الشعر، ح: ۴۱۸۷ من حديث ابن أبي الزناد به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ۱۷۵۵.

۳۶۳۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في تطويل الجمّة، ح: ۴۱۹۰ من حديث معاوية بن هشام به، والتورني صرح بالسماع عند السائي، ح: ۵۰۵۵.

۳۲۔ کتاب اللباس۔ سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

عمل کر لیا۔ یہ بھی پوچھنا ضروری نہ سمجھا کہ آپ کے فرما رہے ہیں اور آپ کا کیا مطلب ہے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ نے چھوٹے بالوں کو زیادہ دیکھ کر فرمایا اور پسند کیا۔ اس سے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ استنباط کیا ہے کہ مرد کے لیے زیادہ لمبے بال رکھنا ناپسندیدہ ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ
(الحقة ۳۸)

۳۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ. قَالَ: وَمَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: أَنْ يُخْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ، وَيُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳۶۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ نے کہا: قزع کا کیا مطلب ہے؟ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کا سر ایک جگہ سے (کچھ حصہ) موٹا دیا جائے اور ایک جگہ سے (کچھ حصہ) چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ.

۳۶۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① [قَزَع] کے لغوی معنی ہیں: بادل کے متفرق نکلے۔ حدیث میں اس کا مطلب وہ ہے جو حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا۔ ② اس سے ممانعت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اہل کتاب کے احبار و رہبان اس طرح کرتے تھے۔ اور یہ وجہ بھی کہ یہ فاسق لوگوں کا طریقہ تھا۔ ③ آج کل سر پر لمبے بال رکھ کر گردن سے صاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور گردن سے اوپر ہتھرتا بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ خاص طور پر فوجیوں اور پولیس والوں کے بال کاٹنے کا خاص انداز بھی اس سے ملتا جلتا ہے اس میں زیادہ حصے کے بال کاٹے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی قزع سے ایک لحاظ سے مشابہ اور خلاف شریعت ہے اس لیے اس سے اجتناب

۳۶۳۷۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ۵۹۲۰ من حديث عمر بن نافع به، وسلم، اللباس، باب كرامة القزع، ح: ۲۱۲۰ من حديث عبيد الله بن عمر به.

۳۶۳۸۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ۵۹۲۱ من حديث ابن دينار به، وهو في المصنف: ۳۱۳/۸.

۳۲۔ کتاب اللباس انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

کرتا چاہیے۔ ① کسی بیماری یا دوسرے عذر کی وجہ سے اگر سر کے ایک حصے کے بال اتارنے پر پڑیں تو جائز ہے۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ

(الحفة ۳۹)

۳۶۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ کرائے۔ پھر فرمایا: ”کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح (اپنی انگوٹھی پر) نقش نہ بنوائے۔“

۳۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ. ثُمَّ نَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ: «لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا».

۳۶۴۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا: ”ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر ایک نقش بنوایا ہے چنانچہ اور کوئی شخص اس طرح کا نقش نہ بنوائے۔“

۳۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عُلَيْيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اصْطَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا. فَقَالَ: «إِنَّا قَدْ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا، فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ».

۳۶۴۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں حبشی گھمبہ تھا۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

۳۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، لَهُ قِصْفٌ حَبَشِيٌّ. وَنَقَشَهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

❦ فوائد و مسائل: ① صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ”نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گھمبہ بھی اسی

۳۶۳۹۔ أخرجه مسلم، اللباس، باب لبس النبي ﷺ خاتما من ورق، ... الخ، ج: ۵۵/ ۲۰۹۱ عن ابن أبي شيبة به.

۳۶۴۰۔ أخرجه مسلم، اللباس، والزينة، الباب السابق، ج: ۲۰۹۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۶۴۱۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب: (۴۷)، ج: ۵۸/ ۶۸، مسلم، اللباس، والزينة، باب في خاتم الورق فقه

حبشي، ج: ۲۰۹۴ من حديث يونس بن يزيد به.

۳۲۔ کتاب اللباس

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

میں سے تھا۔“ (صحیح البخاری، اللباس، باب فَصُّ الْحَاتِمِ، حدیث: ۵۸۶۹) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”حبشیہ نگیز“ کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کا ڈیزائن یا نقش حبشی انداز کا تھا۔ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ وہ حبشہ کے علاقے کا چتر یا نقش تھا تو ممکن ہے کہ وہ انگوٹھیاں ہوں۔ ایک چاندی کے تھینے والی اور ایک چتر کے تھینے والی۔ واللہ اعلم۔ (فتح الباری: ۱۰/۳۹۶) ① مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ ② انگوٹھی میں کوئی لفظ یا حرف کندہ کرنا جائز ہے۔ ③ خلیفہ قاضی یا دوسرے افسران کی مہر کی نقل تیار کرنا منع ہے کیونکہ اس سے جعل سازی اور فریب کا دروازہ کھلتا ہے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ

الذَّهَبِ (التحفة ۴۰)

باب: ۴۰۔ سونے کی انگوٹھی (پہننے کی)

ممانعت کا بیان

۳۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حَنِئِينَ، مَوْلَى عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ.

۳۶۴۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۳۶۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۳۶۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى

۳۶۴۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نجاشی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں سونے کی ایک انگوٹھی ہدیے کے طور پر بھیجی اس میں حبشی نگیزہ جڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں دلچسپی نہ لیتے ہوئے اسے لکڑی سے یا اپنی کچھ انگلیوں سے

۳۶۴۲- [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۰۲.

۳۶۴۳- [حسن] تقدم، ح: ۳۶۰۱، وله شواهد كثيرة جدًا.

۳۶۴۴- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء، ح: ۴۲۳۵ من حديث محمد بن إسحاق به، وهو في المصنف ۸/۲۷۷، ۲۷۸.

انگوٹھوں سے متعلق احکام و مسائل

پکڑا پھر اپنی نواسی حضرت امامہ بنت ابوالعاص (رضی اللہ عنہا) کو بلا کر فرمایا: ”بیٹی! یہ زیور پہن لو۔“

۳۲- کتاب اللباس -
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَقَةً فِيهَا خَاتَمٌ ذَهَبٍ . فِيهِ
فَصٌّ حَبَشِيٌّ . فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُودٍ .
وَأَنَّهُ لَمُعَرَّضٌ عَنْهُ . أَوْ يَنْقُضُ أَصَابِعَهُ . ثُمَّ
ذَعَا بِابْنَةِ ابْنَتِهِ ، أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ .
فَقَالَ : « تَحَلِّي بِهَذَا ، يَا بِنْتُهُ » .

فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے۔ ② عورت کے لیے سونے کا زیور پہننا جائز ہے۔ ③ کم عمر بچیاں بھی زیور پہن سکتی ہیں۔ ④ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں۔ ان کی والدہ حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر تھیں۔

باب: ۴۱- انگوٹھی کا عکینہ پھٹیلی (کے اندر) کی طرف کرنا

(المعجم ۴۱) - بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتَمِهِ
بِمَا يَلِي كَتَمَهُ (التحفة ۴۱)

۳۶۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ اپنی انگوٹھی کا عکینہ پھٹیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۳۶۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
مُوسَى عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ وَمَا يَلِي كَتَمَهُ .

۳۶۴۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی عکینہ تھا۔ آپ عکینے کو پھٹیلی کی اندرونی طرف رکھتے تھے۔

۳۶۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْمٍ :
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ : حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ الْأَيْلِيِّ ،
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبَسَ خَاتَمَ فَضَّو . فِيهِ فَصٌّ
حَبَشِيٌّ . كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَتَمِهِ .

باب: ۴۲- دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

(المعجم ۴۲) - بَابُ التَّخْتُمِ بِالْيَمِينِ
(التحفة ۴۲)

۳۶۴۷- حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

۳۶۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۳۶۴۵- أخرجه مسلم: اللباس والزينة، باب لبس النبي ﷺ خاتماً من ورق... الخ، ج: ۵/۲۰۹۱ عن ابن أبي شيبه .

۳۶۴۶- [صحيح] تقدم، ج: ۳/۲۶۱ .

۳۶۴۷- [صحيح] وهو في المصنف: ۸/۲۸۵، ۲۸۶، وله شواهد كثيرة عند أبي داود، ج: ۴/۲۲۶ وغيره .

۳۶- کتاب اللباس

تصادف سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تُمَيْزٍ عَنْ إِثْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَتَخَنَّمُ فِي بَيْمِيهِ.

سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگلی پہنتے تھے۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ التَّخَنُّمِ فِي الْإِبْهَامِ

باب: ۴۳- انگوٹھے میں انگلی پہننا

(الشفعة ۴۳)

۳۶۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخَنَّمُ فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ. يَعْنِي الْخُنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

۳۶۴۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے اس میں اور اس میں یعنی چھٹکیا (چھوٹی انگلی) اور انگوٹھے میں انگلی پہننے سے منع فرمایا۔



فائدہ: یہ روایت گوسنڈا صحیح ہے تاہم ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے کہ مذکور روایات میں چھٹکی (چھوٹی انگلی) میں انگلی پہننے کا اثبات ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث: ۲۰۹۵) مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (الضعیفہ رقم: ۵۲۹۹، والإرواء: ۳/۲۹۹، ۳۰۴) چھٹکی کے علاوہ اس کے ساتھ والی انگلی (بنص) میں بھی انگلی پہنی جاسکتی ہے ان کے علاوہ کسی اور انگلی میں انگلی پہننا ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے تاہم دائیں ہاتھ میں پہننا دائیں ہاتھ کی عمومی فضیلت کے تحت افضل ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الصُّوْرِ فِي الْبَيْتِ

باب: ۴۴- گھر میں تصویریں رکھنا

(الشفعة ۴۴)

۳۶۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ

۳۶۴۹- حضرت ابو طلحہ (زید بن کھل انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔“

۳۶۴۸- [استادہ صحیح] أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن التخنم في الوسطى واليمنى، ح: ۲۰۷۸ من حديث ابن إدريس به، وعلقه البخاري، ح: ۵۸۳۸.

۳۶۴۹- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شوب أحدكم فليغمسه... الخ، ح: ۳۳۲۲ من حديث سفيان به، ومسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۲- کتاب الباس تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

🌟 فوائد و مسائل: ① جو کتا رکھوالی یا شکار کے لیے ہو وہ رکھنا جائز ہے۔ (صحیح البخاری، الذبائح والصید، باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية، حدیث: ۵۲۸۰) یہ گھر کی رکھوالی کے لیے بھی ہو سکتا ہے اور بگھتی کی رکھوالی کے لیے بھی۔ (صحیح البخاری، الحرت والمزارعة، باب اقتناء الكلب للحرت، حدیث: ۲۳۲۲) ② کسی اور جائز مقصد کے لیے کتا رکھنے کو بھی اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے مثلاً: مجرموں کی تلاش اور ناپاک افراد کی رہنمائی وغیرہ۔ ③ تصویر سے مراد جان دار چیز کی تصویر ہے خواہ وہ کسی انسان کی تصویر ہو یا حیوان پرندے اور مچھلی وغیرہ کی۔ ④ جان دار چیز کی تصویر خواہ جسم ہو خواہ غیر جسم اگرچہ اس کی عبادت نہ کی جاتی ہو تب بھی اسے گھر میں رکھنا گناہ ہے۔ عبادت تو مخلوق میں سے ہر کسی کی حرام ہے خواہ کسی نبی یا ولی کی عبادت ہو یا جن یا فرشتے کی یا کسی مزار اور قبر کی یا کسی درخت اور پتھر کی۔ سب شرک ہے۔ ⑤ کرسی نوٹ یا شافتی کارڈ وغیرہ کی تصویر کا گناہ انھیں بنانے والوں کو ہوگا بشرطیکہ رکھنے والے کے دل میں اس سے نفرت ہو۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ اگر اس کے ہاتھ میں اختیار ہو تو وہ ایسی تصویریں بنانا بند کر دے گا۔ اور ان کا جائز تہا دل تلاش کر کے رائج کرے گا۔ ⑥ فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ موت کے فرشتے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے وہاں بھی جاتے ہیں جہاں جانے سے انھیں نفرت ہو۔

۳۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُبَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

۳۶۵۰- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔"

۳۶۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

۳۶۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص وقت پر تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ ان کے آنے میں تاخیر ہوئی

۳۶۵۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، والطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، ح: ۲۲۷ من حديث شعبة به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ۱۷۱/۱، والذهبي.

۳۶۵۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۴۲/۶ من حديث محمد بن عمرو به، وإسناده حسن، وصححه البوصيري، وله طريق آخر عند مسلم في صحيحه، اللباس والزينة، ح: ۸۱/۲۱۰۴.

۳۲- کتاب اللباس

تعاویہ سے متعلق احکام و مسائل

وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي سَاعَةِ يَأْتِيهِ فِيهَا. فَرَأَتْ عَلَيْهِ. فَمَخَّرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فَإِذَا هُوَ بِجِبْرِيلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ. فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ؟» قَالَ: «إِنَّ فِي الْبَيْتِ كُتُبًا. وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا صُورَةٌ.»

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت جبریل علیہ السلام وعدے کے مطابق تشریف لے آئے تھے لیکن گھر کے اندر تشریف نہ لاسکے۔ ② رسول اللہ ﷺ کو علم غیب حاصل نہ تھا ورنہ پہلے ہی کتنے کو نکال دیتے اور جبریل علیہ السلام کو باہر انتظار نہ کرنا پڑتا۔ ③ گھروں میں بزرگوں یا بچوں کی تصویریں فریم کر کے سہانا یا کھس سجاوٹ کے لیے انسانوں اور حیوانوں کی تصویریں رکھنا یا ٹیلی ویژن اور وی سی آر میں فلمیں دیکھنا گھر سے رحمت و برکت ختم ہو جانے کا باعث ہے لہذا ایسی چیزوں سے اجتناب لازم ہے۔



۳۶۵۲- حَدَّثَنَا الْعُبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا، فِي بَعْضِ الْمَعَارِي. فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَحْلَةً. فَمَنَعَهَا. أَوْ نَهَاَهَا.

(المعجم ۴۵) - بَابُ الصُّوْرِ فِيمَا يُوْطَأُ (التحفة ۴۵)

۳۶۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ۳۶۵۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے گھر کے اندر اپنے ایک طائفے

۳۶۵۲- [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۲۷۷۸ لعلته، وهي ضعف عفير.

۳۶۵۳- [إسناده حسن] أخرجه البخاري، اللباس، باب ما ولىه من التصاوير، ح: ۵۹۵۴، وسلم، اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۹۵، ۹۲، ۲۱۰۷ من حديث ابن القاسم به بالفاظ مختلفة، والمعنى واحد، وله طرق عندهما.

۳۲۔ کتاب اللباس سرخ زین پوش اور چیتے کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي، تَغْنِي الدَّاحِلَ، بِسِتْرِ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَعَلَّتْ مِنْهُ مَثْبُودَتَيْنِ، قَرَأَتْ النَّبِيُّ ﷺ مُتَكِنًا عَلَى إِحْدَاهُمَا.

پرتصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ جب نبی ﷺ تعریف لائے تو آپ نے اسے پھاڑ ڈالا۔ میں نے اس کے دو گدے بنا لیے پھر میں نے نبی ﷺ کو ان میں سے ایک گدے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① دروازے، کھڑکی یا طاقے وغیرہ پرتصویروں والا پردہ لٹکانا منع ہے۔ ② دیوار پر پردہ لٹکانا بھی منع ہے۔ ③ تصویروں والا کپڑا اس انداز سے استعمال کیا جاسکتا ہے جس سے تصویروں کی بے قدری کا اظہار ہو مثلاً: بستر پر بچانے والی چادر یا بیٹنے کے لیے کرسیوں کے گدے وغیرہ بنا لیے جائیں۔ ④ جاندار چیز کی تصویر اس انداز سے رکھنا منع ہے جس سے اس کو اہمیت دینے کا اظہار ہوتا ہو مثلاً: کمرے کی عبادت کے لیے فریم شدہ تصاویر لٹکانا، یا تصویروں والی شرت اور قمیص پہننا، یا کوئی جسم تصویر ڈسکوریٹشن پیس کے طور پر رکھنا وغیرہ۔ ⑤ خلاف شریعت چیز کو خراب کر دینا جائز ہے اور اس چیز کا مالک کسی ہر جانہ وغیرہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ الْمَيَاثِرِ الْخُمْرِ باب: ۴۶ - سرخ زین پوش

(التحفة ۱۶)

۳۶۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيزَةِ، يَعْنِي الْخُمُرَاءَ.

۳۶۵۳ - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے اور (سرخ) زین پوش سے منع فرمایا۔

🌞 ناکدہ: [میزہ] یہ ایک قسم کی چادر تھی جو گھوڑے کی کاٹھی پر رکھ کر بیٹھتے تھے۔ یہ ریشم کی ہوتی تھی اس لیے مردوں کو اس کے استعمال سے منع کیا گیا۔ یہ عجمیوں کا رواج تھا اس لیے غیر مسلموں سے مشابہت کی وجہ سے بھی منع ہو گیا۔

(المعجم ۴۷) - بَابُ رُكُوبِ الثُّمُورِ باب: ۴۷ - چیتے کی کھال پر سوار ہونا

(التحفة ۴۷)

۳۶۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۵۵ - صحابی رسول حضرت ابو یحیٰ بن شمعون بن

۳۶۵۴ - [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب من كرهه، ح: ۴۰۵۱ من حديث أبي إسحاق به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي "حسن صحيح" ح: ۲۸۰۸.

۳۶۵۵ - [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب من كرهه، ح: ۴۰۵۹ بطوله من حديث عياش به إلا أنه

۳۲۔ کتاب الباس سرخ زین پوش اور چیتے کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ
الْحَمِيرِيُّ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجَرِيِّ
الْهَمَنِيِّ، عَنْ عَامِرِ الْحَجَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا رَافِعَةَ، صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ:
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ الثَّمُورِ.

زید از دی بنی ہاشم سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چیتے (کی کھال) پر سواری کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ، عَنِ ابْنِ
سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ الثَّمُورِ.

۳۶۵۶۔ حضرت معاویہ بنی ہاشم سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چیتے (کی کھال) پر سواری ہونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔



🌞 نوآمد و مسائل: ① چیتے کی کھال گھوڑے کی کاٹھی پر ڈال کر اس پر سوار ہونا منع ہے کیونکہ اس میں تکبر کا اظہار ہے اور غیر مسلم عجمیوں کی عادت ہے۔ ② درندوں کے شکار کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔ اور محض اظہار فخر کے لیے ان کی کھالیں حاصل کرنے کے لیے انھیں قتل کرنا ظلم ہے۔ ③ جس درندے سے لوگوں کی جان و مال کو خطرہ ہو اسے قتل کرنا جائز ہے جیسے بعض شیر و غیرہ آدم خور بن جاتے ہیں۔



❖ قال: أبو عامر، بدل "عامر الحجري"، ولم أجد من وثقه.

۳۶۵۶۔ [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الباس، باب في جلود الثمور والسباع، ح: ۴۱۲۹ من حديث وكيع به.

ادب کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اقسام

* لغوی معنی: لغت میں [ادب] سے مراد اخلاق، اچھا طریقہ، شائستگی، سلیقہ اور تہذیب ہے۔

* اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں ادب کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے: [الْأَدَبُ: إِسْتِعْمَالُ مَا يُحْمَدُ قَوْلًا وَفِعْلًا] ”قابل ستائش قول و عمل اختیار کرنا ادب ہے۔“ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [الْأَدَبُ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ] ”دین سربا ادب ہے۔“

اسلامی تعلیمات پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام ادب نہایت وسیع اور مؤثر ہے۔ اس میں زندگی کے ہر معاملے اور ہر جہت سے متعلق آداب موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آداب، رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و رسل کے آداب، والدین، مسائے، زوجین اور اولاد کے آداب، معاشرت، غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کے آداب، غرباء، مساکین اور فقراء کے آداب، خوشی اور غمی کے آداب، صحت و مرض کے آداب، سفر و حضر کے آداب، چھوٹے اور بڑے کے آداب، غرض دینی اور دنیوی ہر طرح کے آداب اسلام میں موجود ہیں۔ اسلام کا نظام ادب ایسے سنہری اصولوں اور قواعد پر استوار ہے کہ دوسرا کوئی مذہب یا تہذیب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ادب کی اسی ہمہ جہتی اہمیت کے پیش نظر امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [نَحْنُ إِلَى قَلِيلٍ مِّنْ

الْأَدَبُ أَخْوَجُ مِنَّا إِلَى كَثِيرٍ مِّنَ الْعِلْمِ” ہمیں بہت سے علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔“

* ادب کی اقسام: علمائے اسلام نے اسلامی آداب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب ② رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب ③ باقی مخلوقات کے ساتھ آداب۔

* اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب: اللہ کے بارے میں درج ذیل اشیاء کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے: ④ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے مطابق عمل کرنا، کوئی ایسا عمل کرنے سے بچنا جو توحید الہی کے مخالف ہو۔ ⑤ دل کو صرف محبت الہی کی طرف متوجہ رکھنا۔ ⑥ اس کے سوا کسی کو مشکلات و محن میں نہ پکارنا۔

انبیائے کرام ﷺ اللہ تعالیٰ کے ادب میں نہایت اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، لہذا ابوالانبیاء حضرت آدم علیہ السلام اسی ادب و احترام کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے رب کو یوں پکارتے ہیں: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الأعراف: ۲۳) ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہماری بخشش نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا تو بے شک ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ یہ نہیں کہا کہ الہی! یہ تیری تقدیر تھی جو ہم پر غالب آگئی بلکہ کمال ادب سے بخشش اور رحمت کی دعا کی۔

* رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب: رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، بہت پیارے اور محبوب پیغمبر ہیں، لہذا آپ کے ساتھ ادب و احترام کا معاملہ ایمان کی نعمت کی دلیل ہے جبکہ معمولی بے ادبی بھی ایمان کی دولت سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات: ۲۹) ”اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ آپ سے اونچی آوازیں بات کر دجیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آوازیں (بات) کرتے ہو کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“ لہذا رسول اکرم ﷺ کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کے لیے درج ذیل آداب کو اختیار کرنا

نہایت ضروری ہے:

- ⊗ آپ کی اطاعت و فرمان برداری میں صدق دل سے آپ کے فرامین کو قبول کیا جائے۔
- ⊗ آپ کے کسی حکم کی نافرمانی کی جائے نہ اس کے خلاف قول و عمل اختیار کیا جائے۔
- ⊗ آپ کے فرامین کے ساتھ لوگوں کی آراء کو پیش نہ کیا جائے بلکہ آپ کے فرمان کے بعد تمام قبل و قال کو ترک کر دیا جائے۔

⊗ موجودہ دور میں آپ کی عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے تن من دھن قربان کر دیا جائے۔

* مخلوق کے ساتھ آداب: اسلام نے مختلف مواقع اور مختلف شخصیات کے لحاظ سے مختلف آداب سکھائے ہیں مثلاً: والدین کے ادب و احترام کے تقاضے اور ہیں جبکہ بادشاہ اور حکمران کے آداب اور ہیں۔ رشتہ داروں کے جو آداب ہیں وہ انجمنی مسلمان کے نہیں۔ لیکن اسلام نے ہر حال اور ہر شخص کے لحاظ سے سبھی آداب دیے ہیں جنہیں اختیار کرنا دنیا میں عزت و وقار اور آخرت میں سرخروئی کی ضمانت ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۳) أَبْوَابُ الْأَدَبِ (التحفة ۲۵)

اخلاق و آداب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ (التحفة ۱) باب: ۱- ماں باپ سے حسن سلوک

۳۶۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ السَّلَامِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَدَى يُؤْذِيهِ».

۳۶۵۷- حضرت خدائے بنی سلامہ سلامی رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے تین بار فرمایا۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے تعلق دار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جس کا اس سے قریبی تعلق ہے اگرچہ اس کی طرف سے تکلیف کا سامنا ہو۔“

🌞 نوائد و مسائل: ① قرآن مجید اور صحیح احادیث میں والدین اقارب پڑوسی اور دوست کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں بہت سے ارشادات موجود ہیں جیسا کہ اگلی حدیث سے بھی اس کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ ② ”موٹی“ کے متعدد معانی ہیں مثلاً: مالک آزاد کیا ہو غلام دوست رشتہ وار چچا کا بیٹا حلیف مددگار وغیرہ اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ ”تعلق دار“ کیا ہے جس میں یہ تمام تعلقات رکھنے والے آجاتے ہیں۔ ③ یشیہ کا

۳۶۵۷- [حسن] أخرجه أحمد: ۳۱۱/۴ من حديث منصور به، والطبراني: ۲۲۰/۴، ح: ۴۱۸۶ من حديث أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۳۵۲/۸، ۳۵۳ عبيد الله بن علي بن عرفة مجهول (غريب)، ولحديثه شاهد عند الحاكم: ۱۵۰/۴، وصححه، ووافقه الذهبي.

۳۳۔ ابواب الأدب..... ماں باپ سے حسن سلوک کا بیان

مفہوم ملنے اور قریب ہونے کا ہے۔ مالک اور غلام کا تعلق بھی ایک گہرا تعلق ہے جو آزاد ہونے کے بعد بھی ایک دوسرے انداز سے قائم رہتا ہے۔ ایسی رشتہ بھی ناقابل انقطاع تعلق ہے۔ ہمسایہ دوست، ہم جماعت، ہم پیشہ، تنخواہ دار ملازم اور اس کا مالک یہ سب افراد ایسے ہیں جن سے ہمہ وقت رابطہ رہتا ہے لہذا انہیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور ایک دوسرے کو تکلیف یا نقصان پہنچانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَيْمُونِ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عَدِيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَيْبَرُ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبَاكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَلَا ذُنِي فَأَلَا ذُنِي».

۳۶۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ پوچھنے والے نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”اپنے باپ سے۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”جو زیادہ قریبی (تعلق رکھتا) ہو پھر جو (اس کے بعد) زیادہ قریبی ہو۔“

فوائد و مسائل: ① والدین حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ جب اولاد کمزور ہوتی ہے تو والدین اس کی ہر ضرورت پوری کرتے ہیں اسی طرح جب والدین بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں تو اولاد کا فرض بنتا ہے کہ ان کی خدمت کرے اور ان کی ہر ضرورت پوری کرے۔ ② والد کی نسبت والدہ حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس نے بچے کی پرورش میں زیادہ مشقت برداشت کی ہوتی ہے اور وہ نرم ول ہونے کی وجہ سے اولاد سے اپنا مطالبہ زور دے کر تسلیم نہیں کرا سکتی اس لیے اس کی ضروریات بلا مطالبہ پوری ہونی چاہئیں۔ ③ بعض لوگ نقد رقم دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ والدین کا حق ادا ہو گیا ہے۔ یہ درست نہیں اگر رہائش ان سے دور ہے جب بھی خط و کتابت کے ذریعے سے ان سے رابطہ رکھنا ان کی خیریت دریافت کرتے رہنا ان سے ملاقات کے لیے جانا ان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا اپنے معاملات میں ان سے مشورہ لینا انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور اس طرح کے دوسرے معاملات ضروری ہیں۔ یہ والدین کی جذباتی اور نفسیاتی ضروریات ہیں جن کا پورا کرنا جسمانی ضروریات پورا کرنے سے بھی زیادہ اہم ہے۔ ④ جتنا زیادہ قریبی تعلق ہو اتنا اس کا حق زیادہ ہوتا ہے مثلاً: نگے بہن بھائیوں کا حق چچا زاد اور ماموں زاد وغیرہ سے زیادہ ہے۔

۳۶۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۵۸۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۷۰۶، مطولاً، وصححه البوصري.

۳۶۵۹۔ آخره مسلم، العتق، باب فضل عتق الوالد، ح: ۱۵۱۰ ابن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۳۵۱/۸.

۳۳۔ أبواب الأدب

ماں باپ سے حسن سلوک کا بیان

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: "يُنَايِنُ بَابَ حَقِّهِ وَأَنْتُمْ كَرَسَكُمَا مَرَّصَرَفٍ اسْ صُورَتِ فِي (ادَا كر سكتا ہے) کہ اُسے غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کرو۔" فَيُسْتَرَبِّهِ فَيُحَقِّقَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① والدین کی خدمت زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ② غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ آزاد مرد کو اپنی لونڈی سے جو اولاد حاصل ہوتی ہے وہ آزاد ہوتی ہے جب کہ اس کی ماں لونڈی ہی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ماں باپ اور اولاد سب مملوک ہوں۔ پھر آقا جینے کو آزاد کر دے اور اس کے ماں باپ غلام ہی رہیں۔ اس طرح کی کسی صورت میں اولاد والدین کو خرید سکتی ہے اور اولاد کی ملکیت میں آتے ہی والدین کو قاتل قرار دے دیا جائے گا۔



76

۳۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [قَالَ:] «الْفَقْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوقِيَةٍ. كُلُّ أُوقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَتَرْفَعَ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَتَى هَذَا؟ فَيَقَالُ: بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدَكَ لَكَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت ایک نیکی اور ان پر احسان ہے۔ ② اولاد کو والدین کے لیے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیے۔ ③ دعا کا فائدہ زندہ افراد کو بھی ہوتا ہے اور فوت شدہ افراد کو بھی۔

۳۶۶۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے

۳۶۶۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۳۶۳ عن عبد الوارث به، وصححه ابن حبان، ح: ۶۶، والبيهقي وله شاهد عند الحاكم: ۲/۱۷۸.

۳۶۶۱۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴/۱۳۲ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه بقية، أحمد: ۴/۱۳۱، وصرح ۴۹

۳۳- ابواب الأدب

ماں باپ سے حسن سلوک کا بیان

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی، پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے باپوں کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ قریبی (پھر اس کے بعد زیادہ) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت فرماتا ہے۔“

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِآبَائِكُمْ، ثَلَاثًا. إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِآبَائِكُمْ. إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِالْأَقْرَبِ فَلَا قَرَبَ».

۳۶۶۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تیری جنت اور تیری جہنم ہیں۔“

۳۶۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ».

۳۶۶۳- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”پاپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کر لو چاہے محفوظ کر لو۔“

۳۶۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ سَمِيعَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: «الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. فَأُضِيعَ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ احْفَظْهُ».

❦ فوائد و مسائل: ① والد کی خدمت جنت میں داخل ہونے کا اہم ذریعہ ہے۔ ② ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر والد کو ناراض کرو گے تو تمہارے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھلے گا اس طرح تم جنت کا دروازہ کھو بیٹھو گے۔ ③ محفوظ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ والد کو خوش کرو گے تو جنت کا دروازہ تمہارے لیے ضرور کھل جائے گا۔ ④ اگر والد کسی ایسے کام کا حکم دے جس میں اللہ کی ناراضی ہے تو والد کی اطاعت کرنا جائز نہیں البتہ اس صورت میں بھی والد کی خدمت اور احترام ضروری ہے۔

❦ بالسماح، وله شاهد من حديث بهز عن أبيه عن جده، وقال البوصيري في حديث ابن ماجه: "هذا إسناد صحيح".

۳۶۶۲- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، وقال الساجي: اتفق أهل النقل على ضعف علي

ابن يزيد.

۳۶۶۳- [حسن] تقدم، ح: ۲۰۸۹.

۲۲- أبواب الأدب

(المعجم ۲) - بَاب: حِلُّ مَنْ كَانَ أَبُوْكَ

يُصِلُّ (التحفة ۲)

۳۶۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَلِيمَانَ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، مَالِكِ ابْنِ رَيْمَةَ قَالَ: بَيَّتْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبَيْتِي مِنْ بَرٍّ أَبُوتِي شَيْءٌ أَبْرُهُمَا بِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْأَسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِيفَاءُ بَعْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا، وَإِحْرَامُ صِدْقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّجِيمِ الَّتِي لَا تَوْصِلُ إِلَّا بِهِمَا».

(المعجم ۳) - بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ

إِلَى الْبَنَاتِ (التحفة ۳)

۳۶۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنْ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا: أَتَقْبَلُونَا؟

والد کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کا بیان

باب: ۲- والد کے قرابت داروں

سے صلہ رحمی کا بیان

۳۶۶۳- حضرت ابواسید مالک بن ریمہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ قبیلہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین سے حسن سلوک کی کوئی صورت باقی ہے جس کے ذریعے سے ان کی وفات کے بعد میں ان سے نیکی کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں ان کے لیے دعا کرنا ان کے لیے (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرنا ان کی وفات کے بعد ان کے وعدے پورے کرنا (جو وہ زندگی میں پورے نہ کر سکے ہوں) ان کے دوستوں کا احترام کرنا اور ان رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا جن سے تعلق صرف ان کے واسطے سے ہے۔“

باب: ۳- والد کے (اولاد سے) اور خاص طور پر

بٹیوں سے حسن سلوک کا بیان

۳۶۶۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: کچھ اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا: کیا تم لوگ اپنے بچوں کو چرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا:

۳۶۶۴- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في بر الوالدين، ح: ۵۱۴۲ من حديث ابن إدريس به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ۴/ ۱۵۵، ۱۵۶، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن، الترغيب: ۳/ ۳۲۳.

۳۶۶۵- أخرجه مسلم، الفضائل، باب رحمة النبي ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه، وفضل ذلك، ح: ۶۴/ ۲۳۱۷ عن ابن أبي شيبة به، والبخاري، الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعاقبته، ح: ۵۹۹۸ عن هشام.

۳۲- ابواب الآداب

والد کے اولاد سے حسن سلوک کا بیان

صَبَّيْنَا نَحْنُكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالُوا: لَكِنَّا، وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَمْلِكُ أَنْ يَكُنَّ اللَّهُ قَدْ نَزَعَ مِنْكُمْ الرُّحْمَةَ؟»
لیکن قسم ہے اللہ کی! ہم تو (اپنے بچوں کو) نہیں چومے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ میرے اختیار کی بات تو نہیں جب اللہ نے تمہارے اندر سے رحم کا جذبہ سلب کر لیا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں سے پیار کرنا شفقت و محبت کی علامت ہے۔ ② دل اللہ کے قبضے میں ہیں۔ نبی ﷺ وعظ و نصیحت کرتے تھے اور حق کو واضح کر کے بیان فرماتے تھے۔ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

۳۶۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۶۶- حضرت یحییٰ (بن مرہ) عامری رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: حضرت حسن اور حضرت حسین رحمہما دوڑے دوڑے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے انھیں سینے سے لگالیا اور فرمایا: ”اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔“
حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهَّيْبُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ نُحَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيْنَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَصَمَّهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبُتَةٌ».

🌟 فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں سے پیار اور شفقت کا اظہار ان کے دل میں بزرگوں سے محبت کا باعث ہے۔ ② جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع ہو تو انسان بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہ پیسے بچالے جائیں اولاد کے کام آئیں گے۔ اس جذبے پر قابو پانا مشکل ہے تاہم کوشش کرنی چاہیے کہ اولاد سے محبت کا یہ جذبہ ایک حد تک رہے تاکہ انسان بخیل نہ بن جائے۔ ③ جب اللہ کی راہ میں جہاد کا موقع ہو تو خیال آتا ہے کہ اگر میں شہید ہو گیا تو بچوں کا کیا ہے گا؟ اس طرح دل میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ④ اولاد سے محبت کے جذبات کو شریعت کے احکام کے ماتحت رکھنا چاہیے۔

۳۶۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۶۷- حضرت سراقہ بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں سب سے افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تیری بیٹی جو (بیوہ ہو کر یا طلاق ہو

۳۶۶۶- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۲/۴ عن عفان به، وهو في المصنف: ۹۷/۱۲، وصححه البوصيري، والحاكم: ۱۶۴/۳، وانظر: ح: ۱۴۴، وهذا طرف منه.

۳۶۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۷۵/۴ من حديث موسى بن علقم به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱۷۶/۴، ووافقه الذهبي، وعلة الانقطاع بين سراقه وعلقم، صرح به البوصيري وغيره.

مَالِكٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ إِنَّكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ، فَتُؤْتَى بِهَا كَمَا تُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ». (بخاری)

جانے کی وجہ سے) تیرے پاس واپس آجائے اور تیرے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو۔ (اس کے اخراجات برداشت کرنا افضل صدقہ ہے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت تقریباً تمام محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم حدیث میں بیان کردہ مسئلے کی دیگر روایات کے عموماً سے تائید ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية - مسند الإمام أحمد: ۱۲/۱۲۵/۲۹) بتائیں بیٹی کی شادی کر دینے کے بعد اس کے اخراجات والدین کے ذمے نہیں۔ ② بیوہ یا مطلقہ بیٹی کا اگر کسی وجہ سے دوسرا نکاح نہ ہو سکے تو اس کے اخراجات والد کے ذمے ہیں۔ ③ بیٹی اور اس کے کم سن بچوں پر خرچ کرنا بہت ثواب کا باعث ہے۔ ④ بہن بھانجی اور بیٹی پر خرچ کرنا بھی اسی طرح ثواب کا کام ہے۔ ⑤ بیوہ اگر رشتے دار نہ بھی ہو تو نادر ہونے کی صورت میں اس کا اور اس کے یتیم بچوں کا خیال رکھنا بڑی نیکی ہے۔

۳۶۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت احنف بن قیس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت مصعب بن معاویہ بھی بخاری سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں۔ (اس وقت وہی میسر تھیں) اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر بچی ہوئی (تیسری کھجور) بھی دو کلوں کے کر کے ان (بچیوں) کو دے دی۔ (بعد میں) نبی ﷺ تشریف لائے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تعجب کیوں کرتی ہو؟ وہ عورت اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی ہے۔“

فوائد ومسائل: ① اولاد سے محبت فطری چیز ہے اور قابل تعریف بھی۔ ② بچیوں سے حسن سلوک کا ثواب

٣٦٦٨- [صحیح] أخرجه عبد بن حميد في مسنده (ق: ١٩٥، ح: ١٥٣٠) عن ابن أبي شيبة به إلا أن فيه: "عن
صهصه عن الأحنف"، وهو وهم من الناسخ، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ١٤١٨، ٥٩٩٥، ومسلم،
ح: ١٤٨، ١٤٧/٦٦٣ وغيرهما، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

۳۳۔ ابواب الأدب

والد کے اولاد سے حسن سلوک کا بیان

جنت ہے۔ (۵) اگر زیادہ صدقہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑا صدقہ کرنے سے بچھٹکا نہیں چاہیے۔

۳۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَوِّزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَزْمَلَةَ ابْنِ عَمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَشَانَةَ الْمُعَاوِرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَّرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جَدَّتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۶۶۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے جو کچھ میسر ہو اس میں سے انہیں کھلائے پلائے اور پہنائے قیامت کے دن وہ اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔"

🌟 فائدہ: بہنوں یا دوسری رشتے دار بچوں کی پرورش کا بھی یہی ثواب ہے۔

۳۶۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرِ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ رَجُلٍ تُذَرُّ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ».

۳۶۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی دو بیٹیاں جو ان ہو جائیں اور وہ ان سے اس وقت تک اچھا سلوک کرتا رہے جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں یا جب تک وہ ان کے ساتھ رہے وہ اسے جنت میں ضرور داخل کر دیں گی۔"

🌟 فائدہ: "جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں۔" کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نکاح ہو جائے تک یا نکاح سے پہلے فوت ہو جائے تک ان سے اچھا سلوک کرنے ان کی اچھی تربیت کرنے ان کی جائز ضروریات پوری کرے۔ "جب تک وہ ان کے ساتھ رہے۔" کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کا نکاح کرنے سے پہلے فوت ہو جائے اور اپنی وفات تک ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۳۶۶۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۴/۴ من حديث حزملة بن عمار، وهو في مسند ابن المبارك، ح: ۱۵۳، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ومسلم، ح: ۲۶۳۷ عن أبي هريرة، وأبي داود، ح: ۵۱۴۷ عن أبي سعيد الخدري وغيرهما.

۳۶۷۰۔ [صحیح] أخرجه ابن المبارك في المستد، ح: ۱۴۶، عن فطر، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۴۳، والحاكم، وتعبه الذهبي فقال: "شرحيل وإ"، وضعفه البوصيري، وللحديث شاهد صحيح عند أحمد ۳/۳۰۳، وقال الهيثمي ۸/۱۵۷: "إسناده أحمد جيد"، وله شاهد آخر عند مسلم وغيره.

۳۳۔ ابواب الادب

۳۶۷۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ
الْدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاشٍ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ عَمَارَةَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ
الثُّعْمَانِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَكْرِمُوا
أَوْلَادَكُمْ، وَأَخْسِنُوا أَدَبَهُمْ».

(المعجم ۴) - بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ النُّحْفَةِ (۴)

۳۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،
سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ
الْحِزَامِيِّ أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ،
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ
ضَيْفَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،
فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ».

☀️ فوائد و مسائل: ① نیک اعمال انجام دینا ایمان کا تقاضا ہے۔ ② پڑوسی کے ساتھ عام طور پر واسطہ پڑنے کی وجہ سے اختلاف پیدا ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں لہذا اس کے ساتھ حسن سلوک کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ لڑائی جھگڑانہ ہو۔ ③ کاروبار میں شراکت رکھنے والا بازار میں قریب کا دکاندار، تعلیمی ادارے میں ہم کتب یا ہم جماعت ہو سائل میں ہم کردیا اس عمارت میں رہائش پذیر طالب علم ایک ہی کارخانے میں کام کرنے والے کارکن اور اس قسم کے دوسرے افراد بھی پڑوسی کے حکم میں ہیں۔ ④ مہمان کی عزت کا مطلب

مسائلی کے حقوق کا بیان

۳۶۷۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اولاد کی عزت نفس کا خیال رکھو اور انھیں اچھے آداب (و اخلاق) سکھاؤ۔“

باب ۳: مسائلی کا حق

۳۶۷۲۔ حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① نیک اعمال انجام دینا ایمان کا تقاضا ہے۔ ② پڑوسی کے ساتھ عام طور پر واسطہ پڑنے کی وجہ سے اختلاف پیدا ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں لہذا اس کے ساتھ حسن سلوک کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ لڑائی جھگڑانہ ہو۔ ③ کاروبار میں شراکت رکھنے والا بازار میں قریب کا دکاندار، تعلیمی ادارے میں ہم کتب یا ہم جماعت ہو سائل میں ہم کردیا اس عمارت میں رہائش پذیر طالب علم ایک ہی کارخانے میں کام کرنے والے کارکن اور اس قسم کے دوسرے افراد بھی پڑوسی کے حکم میں ہیں۔ ④ مہمان کی عزت کا مطلب

۳۶۷۱۔ [متناہ ضعیف] أخرجه العقیلی: ۱/ ۲۱۲ من حدیث سعید بن عمارۃ به، وضعفه البرصیری * سعید والحارث بن الثعمان ضعیفان کما فی التقریب وغیرہ.

۳۶۷۲۔ أخرجه مسلم، الإیمان، باب الحد علی إکرام الجار والضعیف ولزوم الصمت إلا عن الخیر... الخ، ح: ۷۷/۱۸ من حدیث سفیان به، وأخرجه البخاری من حدیث سعید المقبری عن أبي شریح به، ح: ۶۰۱۹، ۶۴۷۶، ۶۱۳۵.

۳۳۔ ابواب الأدب مسابغی کے حقوق کا بیان

اس کے لیے معمول سے بہتر کھانا تیار کرنا اس کے آرام و راحت کا خیال رکھنا اس کی آمد پر ناگواری کا اظہار نہ کرنا اور اس قسم کے دوسرے امور ہیں۔ ⑤ بے سوچے سمجھے بات کرنے سے گناہ کی بات منہ سے نکل جاتی ہے یا ایسی بات کہی جاتی ہے جس سے انسان بعد میں شرمندہ ہوتا ہے اس لیے غیر ضروری کپ شپ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ زبان کی حفاظت کے نتیجے میں ذکر و تلاوت وغیرہ کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۳۶۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَتَيْنَا اللِّثَّ بْنَ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ».

۳۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ».

۳۶۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔“

۳۶۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔“

🌟 نوادہ و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی سے کوئی شرعی حکم جاری نہیں کرتے تھے بلکہ وحی کے ذریعے سے جو حکم نازل ہوتا تھا اس پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔ ② وراثت کے قوانین نصوم پر مبنی ہیں ان میں قیاس نہیں چلتا۔ ③ پڑوسی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کا خیال رکھنا چاہیے۔

۳۶۷۳۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الوصاة بالجار، وقول الله تعالى: "واعبدوا الله... الخ، ح: ۶۰۱۴ من حديث يحيى بن سعيد، ومسلم، والبر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان إليه، ح: ۲۶۲۴ عن ابن أبي شيبة.
۳۶۷۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۴۵/۲ عن وكيع، وتابعه أبو قطن عنه: ۳۰۵/۲، وصححه البوصري.

۳۳- ابواب الأدب

مہمانوں کے حقوق کا بیان

(المعجم ۵) - بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ (التحفة ۵)

باب: ۵- مہمان کا حق

۳۶۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَجَائِزُهُ يَوْمَ وَلِيلَةٍ. وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُحَرِّجَهُ. الضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَهُوَ صَدَقَةٌ.»

۳۶۷۵- حضرت ابو شریح خزاعیؓ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور اس کی (واجب) مہمانی ایک دن رات ہے۔ مہمان کے لیے اپنے دوست (میزبان) کے ہاں (اتنا عرصہ) ٹھہرے رہنا جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تنگی محسوس کرے۔ مہمانی (کی مسنون حد) تین دن تک ہے۔ تین دن کے بعد وہ جو کچھ اس پر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ایک دن رات تک مہمان کی خاطر تواضع کرنا ضروری ہے تاہم یہ تکلف اپنی استطاعت کے مطابق ہی کرنا چاہیے۔ ② دوسرے اور تیسرے دن بھی مہمان کو کھانا کھلانا اور گھر میں ٹھہرانا اس کا حق ہے۔ ③ مہمان کو چاہیے کہ تین دن سے زیادہ میزبان کے ہاں نہ ٹھہرے البتہ اگر میزبان قریبی تعلق یا دوستی کی وجہ سے زیادہ ٹھہرنے میں تکلیف محسوس نہ کرے یا مزید ٹھہرنے کی خواہش کا اظہار کرے تو زیادہ ٹھہرنا بھی درست ہے۔ ④ تین دن سے زیادہ کسی کے ہاں مہمان بن کر کھانا اور ٹھہرنا اس طرح ہے جیسے صدقہ کھانا اور خوشحال آدمی صدقہ کھانا پسند نہیں کرتا۔

۳۶۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحَبْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَا. فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ؟ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ نَزَلْتُمْ

۳۶۷۶- حضرت عقبہ بن عامر جعفیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا: آپ ہمیں (سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے) بھیجتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے پاس ہم ٹھہرتے ہیں تو وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”جب

۳۶۷۵- [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۷۲.

۳۶۷۶- أخرجه البخاري، المطائيم، باب: قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه، ح: ۶۱۴۷/۲۴۶۱ من حديث الليث بن سعد، ومسلم، اللطلة، باب الضيافة ونحوها، ح: ۱۷۲۷ عن محمد بن رُمح به.

۳۲۔ ابواب الأدب تئیموں کے حقوق کا بیان

يَقُومُ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ، ثُمَّ كَچھ لوگوں کے پاس (ان کی ہستی میں) ٹھہرو اور وہ
فَأَقْبَلُوا. وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخَذُّوا مِنْهُمْ حَقَّ تھمارے لیے وہ کچھ مہیا کریں جو مہمان کے لیے ہونا
الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ. چاہیے تو (ان سے) قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسے نہ کریں تو

ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو انھیں چاہیے تھا
(کہ پیش کرتے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے آنے والے سرکاری ملازم کی کھانے پینے اور رہائش
کی ضرورت پوری کرنا ہستی والوں کے لیے ضروری ہے۔ ② آج کل بڑے شہروں میں ایسے ملازمین کے لیے
ٹھہرنے کا انتظام سرکاری طور پر ہوتا ہے، انہیں کو وہاں ٹھہرنا چاہیے اور کسی ماتحت پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔
③ جب سرکاری ملازم کو حکومت کی طرف سے سفر خرچ وغیرہ (ٹی اے۔ ڈی اے) مہیا کیا جائے تو ملازم کو چاہیے
کہ اس سے مناسب حد تک اپنی ضروریات پوری کرے۔ فضول خرچی کر کے یا غلط بیانی کر کے جائز حد سے
زیادہ رقم وصول نہ کرے۔

۳۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابو کریمہ مقدم (بن محمد کرب)
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، رَوَاهُ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہمان
عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْجَهْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ کی ایک رات (مہمان نوازی کرنا) واجب ہے۔ اگر
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْبَلَّةُ الضَّيْفِ مہمان صبح تک اس کے گھر رہا (اور اس نے مہمانی نہ کی)
وَاجِبَةٌ. فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ، فَهُوَ ذَيْنٌ عَلَيْهِ تو یہ اس (صاحب خانہ) پر قرض ہے۔ مہمان چاہے تو اس
فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَى، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.“ کا مطالبہ (کر کے وصول) کر لے چاہے تو چھوڑ دے۔“

(المعجم ۶) - بَابُ حَقِّ التَّيِّمِ (النحفة ۶)

۳۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں (لوگوں کو)
عُمَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ دو کمزوروں یتیم اور عورت کی طلاق طہی کرنا (تاکید کے

۳۶۷۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الألعمة، باب ما جاء في الضيافة، ح: ۳۷۵۰ من حديث منصور به.

۳۶۷۸۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۳۶۳/۵، ح: ۹۱۴۹ من حديث يحيى به * وابن عجلان صرح
بالسماع عنده، وصححه البوصيري، وله شاهد من حديث أبي شريح الخزاعي رضي الله عنه، أخرجه النسائي أيضاً،
ح: ۹۱۵۰.

۳۲۔ ابواب الادب

قیسوں کے حقوق کا بیان

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ سَاحِمْ لِحَرَامِ نَهْرَانَا هَوْنًا»
إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْتَيْمِّ وَالْمَرْأَةِ.

فوائد مسائل: ① یتیم اپنی ضروریات کے سلسلے میں اپنے سرپرست کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس طرح مطالبہ نہیں کر سکتا جس طرح بچہ اپنے باپ سے خد کر کے یا ناز کے ساتھ اپنی بات منوالیتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ یتیم کی ضروریات اس کے مطالبے کے بغیر پوری کی جائیں۔ ② عورت اخلاقی، قانونی اور شرعی طور پر اپنے خاوند کے ماتحت ہے۔ اگر خاوند اس کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرے اس کے باوجود وہ اپنے بچوں کی محبت کی وجہ سے یا خاوند سے محبت کی وجہ سے اس گھر میں رہنے پر مجبور ہو تو خاوند کو چاہیے کہ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس کے حقوق بہتر انداز سے ادا کرے۔

۳۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَثَابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ تَيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ. وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ تَيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ».

۳۶۷۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس گھر میں کوئی یتیم (زیر کفالت) ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جائے۔ اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم (زیر کفالت) ہو اور اس سے برا سلوک کیا جائے۔“

۳۶۸۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ ثَلَاثَةَ مِنْ الْأَيَّتَامِ، كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ».

۳۶۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تین یتیموں کی پرورش کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے رات بھر قیام کیا دن بھر روزہ رکھا اور صبح شام اللہ کی راہ میں تلواریں سونے (جہاد کرتا) رہا۔ میں اور وہ جنت میں اس طرح بھائی بھائی ہوں گے جس طرح یہ دوڑوں انگلیاں نہیں ہیں۔“

۳۶۷۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد في مسنده، ح: ۱۴۶۷ عن حديث ابن المبارك، وهو في الزهد، ح: ۶۵۴، وضعفه البوصيري، وقال العراقي في تخريج الإحياء: "وفيه ضعف"، وعلته ضعف يحيى بن أبي سليمان، راجع التفریب، ونيل المقصود، ح: ۸۹۴ وغيرهما.

۳۶۸۰۔ [إسناده ضعيف] وقال أبو بصير: "إسماعيل بن إبراهيم مجهول والراوي عنه ضعيف".

راستے کے حقوق کا بیان

۳۳۔ ابواب الادب

وَعَدًا وَرَاحَ شَاهِرًا سَبِقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنْتُ (یہ فرماتے ہوئے) نبی ﷺ نے شہادت کی انگلی اور اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ. كَهَاتَيْنِ، أَخْتَانِ. درمیانی انگلی کو ملالیا۔ وَالضَّعْفُ إِضْبَعِي السَّابَّةَ وَالْوُسْطَى.

فائدہ: مذکورہ روایت تو سندا ضعیف ہے تاہم یتیم کی کفالت کے بارے میں یہ ارشاد نبوی صیح سند سے مروی ہے۔ ”اپنے (رشتہ دار) یا بیگانے یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ان (دو انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔“ (یہ فرماتے وقت راوی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔) (صحیح مسلم الزہد، باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسكين والیتیم، حدیث: ۲۹۸۳)

باب ۷۔ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

(المعجم ۷) - بَابُ إِطَاعَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ (التحفة ۷)

۳۶۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے جس سے مجھے فائدہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔“

۳۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانِ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَتَنْفَعُ بِهِ. قَالَ: «إِغْرِلِ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ».

فوائد و مسائل: ① دنیا کے کسی جائز کام میں فائدہ پہنچانے والے مسلمان کو آخرت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ② اللہ کی رضا کے لیے رفاہ عامہ کا کوئی کام کرنا عظیم عمل ہے۔

۳۶۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک درخت کی ٹہنی راستے میں تھی اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک آدمی نے اسے ہٹا دیا تو اسے جنت میں داخل کرو دیا گیا۔“

۳۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ. فَأَمَّا طَهَا رَجُلٌ. فَأَذْجَلَ الْجَنَّةَ».

۳۶۸۱۔ أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، ح: ۲۶۶۸ من حديث أبان بن صمعة به۔ ۳۶۸۲ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۹۵/۲ عن ابن نمير به، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه البخاري، ومسلم، ح: ۱۹۱۴ وغيرهما من حديث مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة به۔

۳۲- ابواب الأدب

پانی صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① لوگوں کو تکلیف اور نقصان سے بچانا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ② عوام کو فائدہ پہنچانے والا معمولی عمل بھی جنت میں داخلے کا باعث بن سکتا ہے۔ ③ ناجائز تجارتوں کے ذریعے سے راستہ تنگ کرنا یا بند کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ عام طور پر شادی بیاہ کے موقعوں پر راستہ بند کر کے تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ اللہ کے غضب کا باعث ہے۔ ④ کوڑا کرکٹ راستے میں پھینکنا یا وہاں قندے حاجت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ سایہ دار درخت کے نیچے جہاں لوگ بیٹھتے ہوں اور راستے میں پیشاب پاخانہ کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے۔

۳۶۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۸۳- حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ غفاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **میرے سامنے میری امت اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی۔ میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر کا ٹکڑا وغیرہ) ہٹانا بھی پایا۔ اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک پایا جو مسجد میں (تھوک گیا) ہو اور اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو۔“**

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أُنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ وَاصِلٍ، مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَرِضْتُ عَلَيَّ أُمْتِي بِأَعْمَالِهَا. حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا. فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُنْحَى عَنِ الطَّرِيقِ. وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا التُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ».



☀️ فوائد و مسائل: ① ہر وہ عمل نیکی ہے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو یا نقصان سے بچاؤ ہو (بشریکہ وہ شریعت کے کسی خاص حکم کے خلاف نہ ہو) اور ہر وہ عمل برائی ہے جو اس کے برعکس ہو۔ ② کسی نیکی کو معمولی سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہیے اور کسی برائی کو معمولی سمجھ کر اس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے۔ ③ مسجد کی صفائی کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ ④ اس زمانے میں فرش کچا ہوتا تھا اس لیے باغ و غیرہ پر مٹی ڈال دینے سے وہ جذب ہو کر ختم ہو جاتا تھا۔ آج کل کے حالات کے مطابق پانی سے صفائی کرنا ضروری ہے۔ ⑤ گرتھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو دشواری جگہ جاکر تھوک جائے یا رومال میں تھوک لیا جائے، کراہت ہو تو بعد میں رومال دھویا جائے۔

(المعجم ۸) - بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ بَاب: ۸- پانی صدقہ کرنے کی فضیلت

(التحفة ۸)

۳۶۸۳- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۵ عن يزيد بن، وأخرجه مسلم، المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، ح: ۵۵۳ من حديث واصل عن يحيى بن عقال عن يحيى بن يعمر عن أبي الأسود الدؤلي عن أبي ذر، وبه صح الحديث.

۳۳۔ ابواب الأدب

پانی صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۶۸۴۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی پلانا۔“

۳۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَقَى الْمَاءَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی بنا پر اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے حدیث کے حسن ہونے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ حرید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثية مسند الإمام أحمد: ۱۴۵/۱۳۳/۳) وصحیح سنن أبی داود للآلبانی (مفصل) ۳۶۹/۵۔ ۳۶۹/۵ رقم: ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴) بتائیں پانی پلانا بڑی نیکی ہے خواہ وہ ٹکا لگوانے یا کنواں کھدوانے کی صورت میں ہو یا کولر لگا دیا جائے یا گھرے میں پانی بھر کر رکھ دیا جائے یا ٹکے سے گلاس بھر کر کسی کو لادیا جائے۔ اپنے اپنے موقع محل کے مطابق یہ سب صورتیں نیکی میں شامل ہیں۔ ② جب ضرورت سے زائد پانی موجود ہو تو ضرورت مند کو وہ پانی لینے سے منع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ③ پانی استعمال کرنے والوں کو چاہیے کہ اسے ضائع نہ کریں جیسے بعض دفعہ ایک آدمی آدھی آدھا گلاس پانی پینا چاہتا ہے تو پہلے گلاس کو دھوتا ہے خواہ وہ بالکل صاف ہو پھر گلاس بھر کر پانی لیتا ہے اور آدھا گلاس پی کر باقی گرادیتا ہے۔ یا دھو کرنے میں اتنا پانی استعمال کرتا ہے جس سے کئی آدمی وضو کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے۔

۳۶۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ اور ان نمیر کی روایت میں ہے: جنتی لوگ صفیں بنائے ہوئے ہوں گے۔ ایک جنتی ایک (جنتی) آدمی کے پاس سے گزرے گا اور اس سے کہے گا: فلاں صاحب!

۳۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُصَفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ

۳۶۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ح: ۱۶۷۹ من حديث قتادة به، وصححه ابن حبان، ح: ۸۵۸، والحاكم: ۴۱۴/۱، علي شرط الشيخين فرداه الذهبي بقوله: "فإنه غير متصل" * سعيد لم يدرك عبادة كما قال المنذري، وله شاهد ضعيف عند النسائي، ح: ۳۶۴۱.

۳۶۸۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البغوي في تفسيره معالم التنزيل: ۴/۴۱۹، المنذر، الآية: ۴۸ من حديث الأعمش به، وضعفه البوصيري لضعف يزيد، وتقديم، ح: ۱۰۸۰، وفيه علة أخرى.

۳۳۔ ابواب الادب .

پانی صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

ابْنُ نُعْمِيْرٍ : اَهْلُ الْجَبَةِ . فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ : يَا فُلَانُ ! اَمَّا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَشْفَيْتَ فَسَقَيْتَ شَرَبَةً ؟ قَالَ : فَيَسْتَفْعِلُ لَهُ . وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : اَمَّا تَذْكُرُ يَوْمَ تَاوَلْتَكَ طَهُورًا ؟ فَيَسْتَفْعِلُ لَهُ .

کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟ چنانچہ وہ (اس کا دنیا میں کیا ہوا احسان یاد کر کے) اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔ دوسرا آدمی گزرے گا وہ کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں جس دن میں نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔

قَالَ ابْنُ نُعْمِيْرٍ : «وَيَقُولُ : يَا فُلَانُ ! اَمَّا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا ، فَذَهَبْتَ لَكَ ؟ فَيَسْتَفْعِلُ لَهُ .»

ابن نمیر (اپنی روایت میں) بیان کرتے ہیں: ”وہ کہے گا: فلاں صاحب! کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے مجھے فلاں فلاں کام کے لیے بھیجا تھا تو میں آپ کے لیے گیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔“



۳۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُعْمِيْرٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّهِ سَرَّاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْإِبِلِ ، تَغْتَسِلُ حَيَاضِي ، قَدْ لُطِّتْهَا لِإِبِلِي ، فَهَلْ لِي مِنْ أَجْرِ إِنْ سَفَيْتُهَا ؟ قَالَ : «نَعَمْ . فِي كُلِّ ذَاتٍ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ» .

۳۶۸۶۔ حضرت سرّاقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایک گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آ جاتا ہے جو میں نے اپنے اونٹوں (کو پانی پلانے) کے لیے (بنایا) سنوارا اور (لیپا ہے۔ اگر میں اس (گمشدہ اونٹ) کو پانی پلا دوں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ حرارت محسوس کرنے والے بکھر رکھے والے ہر جانور (کو پانی پلانے) میں اجر و ثواب ہے۔“



فوائد و مسائل:

① کسی کے پیاسے جانور کو پانی پلانا اور کسی کے بھوکے جانور کو خوراک مہیا کرنا بھی اسی طرح نیکی ہے جس طرح کسی بھوکے پیاسے انسان کو خوراک اور پانی مہیا کرنا۔ ② جو جانور کسی کی ملکیت نہیں اس کو پانی پلانا بھی نیکی ہے جیسے ایک بدکار عورت پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخش گئی۔ دیکھیے:

۳۶۸۶۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۵/۴ من حديث ابن إسحاق به، وتابعه صالح بن كيسان عند أحمد، وصرح بسماع الزهري فيه، وأصله عند البخاري وغيره، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما، انظر مسند الحميدي بتحقيقه، ج: ۹۰۴.

۳۳- أبواب الأدب نری کا بیان

(صحیح مسلم، السلام، باب فضل سقی البهائم المحترمة و إطعامها، حدیث: ۲۲۳۵)

(المعجم ۹) - بَابُ الرَّفْقِ (التحفة ۹) باب: ۹- نری (سے کام لینے) کا بیان

۳۶۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنْبَسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُحْرِمَ الرَّفْقَ، يُحْرِمَ الْخَيْرَ».

۳۶۸۷- حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي عطا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نری سے محروم رہا وہ (ہر قسم کی) خیر سے محروم رہا۔“

فائدہ: سخت طبیعت وال شخص لوگوں کی محبت حاصل نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے وہ بہت سے دنیوی فوائد سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بد اخلاق شخص اللہ کو بھی پسند نہیں اس لیے وہ آخرت کے فوائد سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

۳۶۸۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُمَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُجِبُّ الرَّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ».

۳۶۸۸- حضرت ابو ہریرہ عطا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نری کرنے والا ہے نری کو پسند کرتا ہے اور نری پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا۔“

فوائد و مسائل: ① باہمی معاملات میں نرم روی اللہ کو بہت پسند ہے اس لیے وہ اس پر دنیوی فوائد اور آخرت میں اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ ② دین کے معاملات میں اور حدود کے نفاذ میں نری اور مداریت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ ایسے موقع پر دین پر مضبوطی سے قائم رہنا بلندی درجات کا باعث ہے۔

۳۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۸۹- ام المومنین حضرت عائشہ عطا سے روایت

۳۶۸۷- أخرجه مسلم، البر الوصلة، باب فضل الرفق، ح: ۲۵۹۲/ ۷۵ من حديث وكيع به.

۳۶۸۸ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى (الورقة ۱۰۱ ب، تحفة الأشراف ۹/ ۳۷۴ وسقط من المطبوع) عن إسماعيل به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۱۴، وله شواهد عند مسلم، ح: ۲۵۹۳، وأبي يعلى ۱/ ۳۸۰، ح: ۴۹۰ وغيرهما.

۳۶۸۹ [صحیح] وصححه البوصيري، وانظر الحديث السابق.

۳۳۔ ابواب الأدب

غلاموں سے حسن سلوک کا بیان

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نری کرنے والا ہے اور ہر معاملے میں نری کو پسند فرماتا ہے۔“
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ .
 ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 ابْنُ إِسْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
 مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
 عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ
 اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ».

فائدہ: دعوت و تبلیغ میں نری کا انداز نہایت مفید ہے تاہم درست موقف میں نری پیدا کر لینا باطل کو قبول کرنے کے مترادف ہے۔ جن معاملات میں شریعت میں آسانی ہے ان میں خواہ مخواہ سخت پہلو اختیار کرنا بھی غلط ہے اور اس پر اصرار کرنا مزید غلطی ہے۔

باب: ۱۰۔ غلاموں سے حسن سلوک کا بیان (المعجم ۱۰) - بَابُ الْإِخْتَانِ إِلَى الْمَمَالِكِ (التحفة ۱۰)

۳۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۹۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(غلام) تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے زیر دست (تحت) بنا دیا ہے لہذا جو کھانا تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں کھاؤ اور جو (لباس) خود پہنتے ہو اس میں سے انہیں پہناؤ۔ اور ان کو وہ کام کرنے کا حکم نہ دو جو ان پر غالب آجائے۔ اور اگر (ضرورت کے تحت) انہیں ایسا حکم دو تو (اس کی انجام دہی میں خود بھی) ان کی مدد کرو۔“
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُعْزُورِ
 ابْنِ سُؤَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ: «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ.
 فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ. وَأَلْبَسُوهُمْ مِمَّا
 تَلْبَسُونَ. وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ. فَإِنْ
 كَلَّفْتُمُوهُمْ، فَأَعِينُوهُمْ».

فوائد و مسائل: ① اسلام میں غلام بنانا ممنوع نہیں تاہم غلام کے حقوق اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ آزاد انسان کے بہت قریب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ غلام کو آزاد کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔ ② بہت سی صورتوں میں غلام کو آزاد کرنا مسلمانوں کے لیے یا خود غلام کے لیے تکلیف یا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَكَتُوا لَهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ

۳۶۹۰۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ح: ۶۵۰ من حديث الأعمش به، ومسلم، الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل، وإلباسه مما يلبس، ولا تكلفه ما يغلبه، ح: ۱۶۶۱/۳۸ عن ابن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الادب

غلاموں سے حسن سلوک کا بیان

خَيْرُ الْوَلَدِ (النور: ۳۳) ”اور تمہارے جو لونڈی غلام مکاتبت (آزادی کا معاہدہ) کرنا چاہیں تو ان سے آزادی کا معاہدہ کر لو اگر تمہیں ان کے اندر بھلائی معلوم ہو۔“ اس لیے غیر مسلم یا بری عادتوں میں مبتلا غلام کو آزاد کرنے کی بجائے غلام ہی رکھنے میں اس کا اور معاشرے کا فائدہ ہے۔ ① غلام کے انسانی حقوق کا خیال رکھنا مالک کا فرض ہے۔ ② غلام کے لیے مناسب غذا، مناسب لباس اور رہائش مہیا کرنا آقا کی ذمہ داری ہے اس کے عوض وہ آقا کی خدمت کرے گا اور روزمرہ معاملات میں اس سے تعاون کرے گا۔ ③ اگر غلام کے ذمے ایسا کام لگایا جائے جو وہ اکیلا انجام نہ دے سکتا ہو تو مالک کا فرض ہے کہ خود اس کے ساتھ مل کر کام کرے یا اسے مددگار مہیا کرے۔ ④ گھروں اور دکانوں پر کام کرنے والے ملازم کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کارکن غلام نہیں، تاہم وہ حالات کی وجہ سے مالک کی سختی برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کے حقوق غلاموں سے زیادہ ہیں۔ ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام لینا، کم آرام کا موقع دینا، ان کی عزت نفس مجروح کرنا اور تنخواہ دینے میں بلاوجہ تاخیر کرنا یہ سب کام حرام ہیں۔

۳۶۹۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بری مالکانہ صفات کا حامل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ (مالک ہونے کے پہلو سے بھی اچھی صفات سے متصف ہونا چاہیے۔) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اس امت میں غلام اور یتیم سب قوموں سے زیادہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں (ہوں گے) لہذا ان سے اسی طرح عزت کا رویہ رکھو جس طرح اپنی اولاد سے عزت کا رویہ رکھتے ہو (انہیں خواہ مخواہ ذلیل نہ کرو۔) اور انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔“ انھوں نے عرض کیا: دنیا میں کیا چیز ہمیں فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ گھوڑا جسے تو اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے لیے باندھ رکھے تیرا غلام جو

۳۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ فَرْقِدِ الشَّيْخِيِّ، عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ: «نَعَمْ. فَأَكْثَرُهُمْ كُفْرًا مِمَّا أَزَلَّ دِيْنَهُمْ. وَأَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ». قَالُوا: فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْبِطُهُ مَقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ. فَإِذَا صَلَّى، فَهُوَ أَخْوَدُكَ».

۳۶۹۱۔ [استادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، البر الوصلة، باب ما جاء في الإحسان إلى الخادم، ح: ۱۹۴۶ من حديث فرقديه، وقال: "غريب" وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۷۸۱ لحال فرقده.

۳۳۔ ابواب الادب۔ سلام سے متعلق آداب واحکام

تیرے کام آئے۔ اگر وہ نمازی ہو تو وہ تیرا (مسلمان) بھائی ہے (لہذا اس کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔“)

باب: ۱۱۔ سلام کو عام کرنا

(المعجم ۱۱) - بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

(التحفة ۱۱)

۳۶۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ ایمان والے بن جاؤ۔ اور تم (کامل) مومن نہیں بن سکتے حتیٰ کہ آپس میں محبت رکھو۔ کیا تم کو ایک چیز نہ بتاؤں جب تم وہ عمل کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔“

۳۶۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا. وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا. أَوْ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».



فوائد ومسائل: ① جنت میں داخلے کے لیے ایمان لازمی شرط ہے۔ ② کامل ایمان والے جہنم کی سزا بھگتے بغیر جنت میں چلے جائیں گے جب کہ ناقص ایمان والے اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جہنم سے نکلیں گے۔ ③ وہ محبت جس کی بنیاد رنگ، نسل، خاندان، زبان و وطن یا جذبات کی بجائے ایمان پر ہو ایمان کی تکمیل اور اس کے حسن کا باعث ہے۔ ④ ایک دوسرے کو سلام کرنا باہمی محبت کا سبب ہے کیونکہ ”السلام علیکم“ اور ”علیکم السلام“ کے الفاظ ایک دوسرے کے لیے نیک جذبات کا اظہار بھی ہیں اور دعائے خیر بھی۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی محبت پیدا کرنے کے لیے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت سی چیزیں بتائی ہیں مثلاً: تجھے تحائف دینا، اچھے نام سے پکارنا، سلام کے ساتھ معاملہ کرنا، کافی مدت کے بعد ملاقات ہونے پر معاف کرنا، نماز باجماعت میں صف سیدھی رکھنا اور ایک دوسرے کے قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا، ضرورت کے وقت مدد کرنا، خوشی اور غمی میں شریک ہونا اور بڑے کا احترام اور چھوٹے پر شفقت کرنا وغیرہ۔

۳۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۹۲۔ [صحیح] تقدم، ح: ۶۸.

۳۶۹۳۔ [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۸/ ۱۳۱، ح: ۷۵۲۵ من حديث ابن أبي شيبة به وهو في المصنف: ۸/ ۴۳۵، وصححه البوصيري * إسماعيل تابعه بقية، الطبراني أيضاً، ح: ۷۵۲۴، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

۳۲۔ ابواب الادب

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَمَرْنَا نَبِيَّنَا ﷺ، أَنْ نُنْفِثِي السَّلَامَ.

۳۶۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمان کی عبادت کرو اور سلام عام کرو۔“

۳۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ».

فوائد ومسائل: ① سلام اللہ سے اور بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے کا نام ہے۔ اللہ سے صحیح تعلق کی بنیاد عقیدہ توحید اور عبادات کے ذریعے سے اس کا اظہار ہے۔ بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ایک آسان کام سب کو سلام کرنا ہے۔ ② سلام عام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کیا جائے۔ اور جب بھی ملاقات ہو یا ملاقات کے بعد رخصت ہوتا ہو تو سلام کیا جائے۔ اس میں دوست رشتے دار اور انہی کے درمیان فرق نہ رکھا جائے۔ ③ غیر مسلم کو سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے لیکن اگر وہ سلام کریں تو انہیں جواب دیا جائے جیسے باب نمبر ۱۳ میں آ رہا ہے۔ ④ سلام اتنی بلند آواز سے کرنا چاہیے کہ کم از کم وہ شخص سن لے جسے سلام کیا گیا ہے۔

باب: ۱۲۔ سلام کا جواب دینا

(المعجم ۱۲) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ

(التحفة ۱۲)

۳۶۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی پھر آ کر سلام کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] ”تجھ پر بھی سلامتی ہو۔“

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثُمَمٍ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي

۳۶۹۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الأظمة، باب ماجاء في فضل إطعام الطعام، ح: ۱۸۵۵ من حديث عطاء به، وقال: ”حسن صحيح“، وهو في المصنف ۴۳۶/۸، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۶۹۵۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۰۶۰.

سلام سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الادب

تَاجِيَةِ الْمَسْجِدِ . فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ .
فَقَالَ : «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ» .

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر مسجد میں چند افراد مل کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کے پاس آنے والا انھیں سلام کرے۔ ② سلام کا جواب ضرور دینا چاہیے۔ ③ [وَعَلَيْكَ] ایک آدمی کے لیے اور [وَعَلَيْكُمْ] زیادہ افراد کے لیے ہوتا ہے لیکن ایک آدمی کو بھی [وَعَلَيْكُمْ] کہنا درست ہے۔

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا ،
عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ
حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ لَهَا : «إِنَّ
جِبْرَائِيلَ يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ» قَالَتْ :
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ .
۳۶۹۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔“ انھوں نے کہا: [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ] ”ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فہمیت حاصل ہے کہ انھیں جبریل علیہ السلام کہا۔ یہ شرف دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصل نہیں ہوا۔ ② ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرشتوں کو نہیں دیکھتی تھیں نہ ان کی آواز سنتی تھیں اس لیے جواب میں [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] کی بجائے [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ] فرمایا۔ ③ جب کسی کو کسی کا سلام پہنچایا جائے تو اس کا جواب اسی انداز سے دینا چاہیے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ
الذَّمَّةِ (التحفة ۱۳)

۳۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ
ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ ،
عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : «جِبْرَائِيلُ يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ» قَالَتْ :
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ .

۳۶۹۶۔ أخرجه البخاري، الاستفان، باب: إذا قال فلان بفرتك السلام، ح: ۶۲۵۳ من حديث زكريا به، ومسلم، فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۹۰ / ۲۴۴۷ عن ابن أبي شيبة به.
۳۶۹۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۹۴۱ من حديث سعيد به، وهو في المصنف: ۴۴۲ / ۸ * سعيد تابعه شعبة عند مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام . . . الخ، ح: ۲۱۶۳، وله طريق آخر عند البخاري، ح: ۶۹۲۶، ومسلم وغيرهما عن أنس رضي الله عنه.

سلام سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الادب

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ»۔

۳۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكُمْ»۔

۳۶۹۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: [السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ] ”ابوالقاسم! آپ پر سلام یعنی موت ہو“ نبی ﷺ نے فرمایا: [وَعَلَيْكُمْ] ”تم پر بھی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ ہندو سکھ اور مرزائی وغیرہ اہل کتاب میں شامل نہیں۔ ② یہ رسول اللہ ﷺ کا نقل تھا کہ غصہ دلانے والی حرکت پر بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھا اور بہترین مناسب جواب دیا۔ ③ اہل کتاب کو وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کے بجائے وَعَلَيْكُمْ کہنے میں یہی حکمت ہے کہ وہ لوگ شرارت سے کام لیتے تھے اور غلط الفاظ بولتے تھے۔ آج کل کے عام غیر مسلم عربی زبان کی ان باریکیوں سے ناواقف ہیں اور صاف الفاظ میں السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہیں اس لیے انھیں وَعَلَيْکُم السَّلَام کہنے میں حرج نہیں تاہم اگر انھیں بھی وَعَلَيْکُم ہی کہہ دیا جائے تو جائز ہے۔ ④ ذی سے مراد مسلمان سلطنت کے غیر مسلم باشندے ہیں۔

۳۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُرَيْقِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي زَكِيٌّ عَدُوٌّ إِلَى الْيَهُودِ. فَلَا تَبْدُءُوهُمْ بِالسَّلَامِ. فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ»۔

۳۶۹۹۔ حضرت ابو عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں کل یہودیوں کے پاس جاؤں گا۔ انھیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمھیں سلام کہیں تو (جواب میں) کہنا: وَعَلَيْكُمْ۔“

۳۶۹۸۔ أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وكيف يرد عليهم، ح: ۱۱/۲۱۶۵ من حديث أبي معاوية به، وهو في المصنف: ۴۴۲/۸۔

۳۶۹۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۲۳۳ من حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع عنده، والحديث في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۴۲/۸، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، وأحمد: ۶/۳۹۸، وغيرهما، وإسناده حسن۔

۳۳- ابواب الأدب

سلام سے متعلق آداب و احکام

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کے ملک میں غیر مسلموں کو یہ احساس دلایا جانا چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے برابر درجہ نہیں رکھتے تاکہ وہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کی جرأت نہ کریں اور اسلام قبول کرنے میں اپنی بہتری محسوس کریں۔ ② مسلمان کو نہیں چاہیے کہ غیر مسلم کو سلام کہے بلکہ غیر مسلم کو چاہیے کہ مسلمان کو سلام کہے اور مسلمان جواب دے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبْيَانِ
وَالنِّسَاءِ (التحفة ۱۴)

باب: ۱۴- عورتوں اور بچوں کو سلام کہنا

۳۷۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَمِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتَخُنَّ صَبِيَّانُ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. ۳۷۰۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں سلام کہا جب کہ ہم اس وقت بچے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کے بعض حصے کے شواہد بخاری مسلم میں موجود ہیں، دیگر محققین نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۱۹/۲۳۳، ۲۳۵، وصحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، رقم: ۳۰۰۰ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۳۷۰۰) ② اصل قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔“ (صحیح البخاری، الاستئذان، باب: یسلم الصغیر علی الکبیر، حدیث: ۶۲۳۳) ③ بچوں کی تربیت کے لیے بڑا چھوٹے کو سلام کہہ سکتا ہے۔ ④ اس سے بچوں پر شفقت کا اظہار ہوتا ہے اور دل سے تکبر ختم ہوتا ہے۔

۳۷۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَشْمَاءُ بِنْتُ ۳۷۰۱- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کہا۔

۳۷۰۰- [إسناده ضعيف] وهو في المصنف: ۸/۴۴۵، ولبعظه شاهد عند البخاري، ح: ۶۲۴۷، ومسلم، ح: ۱۵، ۱۴/۲۱۶۸ من حديث ثابت عن أنس به.

۳۷۰۱- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في السلام على النساء، ح: ۵۲۰۴ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/۴۴۶، ۴۴۷، وحسنه الترمذي، ح: ۲۶۹۷، وراجع النيل لمزيد التخریج.

سلام سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الادب

يَزِيدُ قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَبِي

بَشْوَةٍ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

فوائد و مسائل: ① اگر فتنے کا خوف نہ ہو تو مرد نامحرم عورت کو اور عورت نامحرم مرد کو سلام کہہ سکتی ہے۔ ② فتنے کا خوف نہ ہونے کی صورت یہ ہے مثلاً: عورت بوزی ہو یا کئی عورتیں موجود ہوں اور کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو مرد انہیں سلام کہہ سکتا ہے۔ ③ جوان عورت کا تہا مرد کو یا مرد کا جوان عورت کو سلام کرنا خرابیاں پیدا ہونے کا باعث ہے اس لیے اس سے اجتناب ضروری ہے البتہ محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کو سلام کر سکتے ہیں بلکہ انہیں آپس میں سلام کرنا چاہیے کیونکہ اس صورت میں نامناسب خیالات پیدا ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔

باب: ۱۵۔ مصافحہ کرنے کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْمُصَافَحَةِ

(التحفة ۱۵)

99

۳۷۰۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے (اتزام کے اظہار کے لیے) جھکا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ ہم نے کہا: کیا ہم ایک دوسرے سے معافہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔ لیکن مصافحہ کر لیا کرو۔“

وَكَيْفَ عَنْ جَبْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدُوسِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْتَحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ: «لَا». قُلْنَا: أَيْتَعَانِي بَعْضُنَا بَعْضًا؟ قَالَ: «لَا». وَلَكِنْ تَصَافَحُوا.

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے معافہ والی بات کے سوا باقی روایات کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (الصحيحه، رقم: ۱۶۰) لیکن مسند احمد کے محققین اور ذکور بشار کووا نے اسے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی جو متابعات بیان کی ہیں وہ بھی سخت ضعیف ہیں جس سے مذکورہ روایت ضعیف ہی رہتی ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کے علاوہ دیگر صحیح روایات سے مصافحہ اور معافہ کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے جیسے صحیح بخاری جامع الترمذی مسند ابویعلیٰ ابن حبان اور سنن الکبریٰ بیہقی میں روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟

۳۷۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الاستاذان، باب ما جاء في المصافحة، ح: ۲۷۲۸ من حديث حنظلة

، وقال: 'حسن' ۵ حنظلة السدوسي ضعيف كما في التقريب وغيره.

۳۳۔ ابواب الادب سلام سے متعلق آداب و احکام

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں صحابہ کرام اس پر عمل کرتے تھے نیز ہم الامام طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام جہنم جب ایک دوسرے سے ملے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب کسی سفر سے واپس آتے تو مصافحہ کرتے تھے لہذا مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل کی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں البتہ صحیح آثار سے ثابت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ تاہم مصافحہ کی فضیلت صحیح مرفوع احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ درج ذیل روایت میں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثية مسند الإمام أحمد: ۲/۲۳۰، ۲۳۱) ومن ابن ماجہ بتحقیق الذکور بشار عواد، رقم: ۲۷۰۲) ① ملاقات کے وقت سلام کرتے ہوئے جھکنا منع ہے کیونکہ اس میں رکوع سے مشابہت ہے جو اللہ کی عبادت ہے۔ ② پاؤں چومنا سجدہ سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے یہ زیادہ منع ہے۔ ③ مصافحہ (اتھ مارنا) سنت ہے۔ مصافحہ دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے دونوں ہاتھوں سے نہیں۔ مصافحہ کا مطلب ہنسی کا تھیلی سے ملنا ہے نہ کہ دو تھیلیوں کا دو تھیلیوں سے اور نہ دو تھیلیوں کا ایک تھیلی سے ملنا۔



۳۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے رخصت ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُلْتَقِيَانِ، فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ أَنْ يَنْفَرَا».

☀️ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کے بہت سے شواہد ہیں لیکن ان کی محنت و ضعف کی طرف اشارہ نہیں کیا غالباً انہی شواہد کی بنا پر دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث و تحقیق سے صحیح حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثية مسند الإمام أحمد: ۳/۵۱۷، ۵۱۸، والصحيحة، رقم: ۵۲۲، ۵۲۳) تاریخیں مسلمانوں کی باہمی ملاقات آپس میں محبت کے اضافے کے ساتھ ساتھ گناہوں کی معافی کا باعث بھی ہے۔ ② ایسے اعمال سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۰۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو دارود، الأدب، باب في المصافحة، ح: ۵۲۱۲ ابن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۸/ ۴۳۱ # أبو إسحاق عمن، والأجلح تقدم، ح: ۲۱۱۷، وحسن الترمذي، وللحديث شواهد كثيرة.

اجازت طلب کرنے سے متعلق آداب و احکام

باب ۱۶- ایک آدمی کا دوسرے

آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان

۳۷۰۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

۳۷۰۵- حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے چند افراد نے نبی ﷺ کے ہاتھ کو اور دونوں قدموں کو بوسہ دیا۔

۳۳- آیات الادب

(المعجم ۱۶) - بَابُ الرَّجُلِ يُقْبَلُ يَدَ

الرَّجُلِ (التحفة ۱۶)

۳۷۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۷۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَحَلُوهُ.

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ

(التحفة ۱۷)

۳۷۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ نَازِدًا وَذُبْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا. فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ. فَانْصَرَفَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدُّكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ الْإِسْتِئْذَانَ الَّذِي أَمَرَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا،

۳۷۰۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی تین بار اجازت طلب کی۔ انھیں اجازت نہ ملی چنانچہ وہ واپس ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں کہلوا بھیجا: آپ واپس کیوں چلے گئے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے آپ سے اس انداز سے تین بار

۳۷۰۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في التولي يوم الزحف، ح: ۲۶۴۷ من حديث يزيد بن أبي زياد، وانظر، ح: ۵۰۴۰ ل حاله.

۳۷۰۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ما جاء في قبلة اليد والرجل، ح: ۲۷۲۳ من حديث أبي أسامة به، وقال: "حسن صحيح".

۳۷۰۶- [صحیح] أخرجه أحمد ۳/۱۹، ۴۱۰/۴، ۴۱۸ من يزيد به، وأخرجه مسلم، الآداب، باب الاستئذان، ح: ۳۵/۱۱۵۳ من حديث أبي نضرة به، وله طريق آخر عند البخاري، ح: ۶۶۴۵، ومسلم، ح: ۳۴/۲۱۵۳ وغيرهما.

۳۳۔ ابواب الادب

اجازت طلب کرنے سے متعلق آداب و احکام

فَإِنْ أُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا، رَجَعْنَا. اجازت طلب کی تھی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے
قَالَ: فَقَالَ: لَنَا يَنْبَغِي، عَلَى هَذَا، بَيْتَتُهُ، أَوْ
لَأَعْلَنَ. فَأَتَى مَجْلِسَ قَوْمِهِ. فَتَأَسَّدَهُمْ. (اس طرح اجازت طلب کرنے کے
بعد) اگر ہمیں اجازت ملے تو داخل ہوں اور اگر ہمیں
اجازت نہ دی جائے تو پلٹ جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنه فرمایا: تم (اپنے) اس (بیان) پر گواہ پیش کرو گے
ورنہ میں تمہیں ضرور سزا دوں گا۔ وہ اپنی قوم کی مجلس میں
آئے اور ان سے (گواہی دینے کی) درخواست کی
انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

فوائد و مسائل: ① کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا منع ہے۔ ② اجازت طلب کرنے کا طریقہ یہ
ہے: "السلام علیکم" کی اس میں اندر آ سکتا ہوں؟" (مسند ابی داؤد 'الادب' باب کیف الاستفذان'
حدیث: ۵۷۵۵) ③ اگر ایک بار اجازت مانگنے پر جواب نہ ملے تو دوسری اور تیسری بار اجازت طلب کرنی
چاہیے۔ آج کل اجازت مانگنے کا طریقہ مختلف ہو گیا ہے جیسے کھٹی بجانا۔ یہ بھی وقتے وقتے سے صرف تین مرتبہ
بجائی جائے۔ اگر کوئی جواب نہ ملے تو واپس چلا جائے۔ کھٹی بجانا بجا بجا کر سارے محلے کو پریشان نہ کیا جائے۔
④ اگر تین بار اجازت مانگنے پر بھی اجازت نہ ملے تو اہل خانہ سے ناراض ہوئے بغیر واپس ہو جانا چاہیے۔ ممکن
ہے صاحب خانہ گھر میں موجود نہ ہو یا کوئی ایسی معقول وجہ ہو جس کی بنا پر وہ اجازت نہ دے رہا ہو۔ ⑤ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے گواہ اس لیے طلب فرمایا کہ وہ مزید اطمینان چاہتے تھے۔ اور اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ جب
دیکھیں گے کہ عمر رضی اللہ عنہ حدیث رسول ﷺ کے بارے میں کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی شدت کا رویہ رکھتے ہیں تو ہر شخص
بلا تحقیق احادیث بیان کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اس طرح غیر ذمہ دار لوگ غلط الفاظ کے ساتھ یا اپنے
پاس سے بنا کر احادیث بیان نہیں کریں گے۔ ⑥ حدیث دین کی بنیاد ہے لہذا صحیح اور ضعیف میں فرق کرنا بہت
ضروری ہے۔ ⑦ احادیث کی کتابوں میں ضعیف احادیث موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ائمہ حدیث ہر
حدیث کے ساتھ سند بیان کرتے تھے جس سے سامعین کو حدیث کے درجے کا علم ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات اس
لیے ضعیف حدیث بیان کر دیتے کیونکہ فقہاء نے اس سے استدلال کیا ہوتا لہذا اس غلطی کی نشاندہی یا فقہاء
کے اقوال کی دلیل کے طور پر ضعیف حدیث کو اپنی کتاب میں شامل کر لیتے۔ بعض اوقات اس لیے بھی ضعیف
حدیث بیان کر دیتے تھے کہ ممکن ہے اس حدیث کی دوسری سند مل جائے جس سے اس کا ضعف ختم ہو کر حدیث
قابل قبول ہو جائے تاہم ہر وہ حدیث جو ایک سے زیادہ سندوں سے مروی ہو قابل قبول نہیں ہوتی بلکہ اس

۳۷۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ شُلَيْمَانَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ
 السَّائِبِ، عَنْ أَبِي سُرُورَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
 الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا
 السَّلَامُ. فَمَا الْإِسْتِثْنَانُ؟ قَالَ: «بِتَكْلَمِ
 الرَّجُلِ نَسِيحَةً وَتَكْبِيرَةً وَتَحْمِيدَةً،
 وَتُحْنُخَ، وَوُذْنُ أَهْلِ النَّيْبِ».

۳۷۰۷- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے
 رسول! یہ سلام (تو ہمیں معلوم) ہے لیکن اجازت طلب
 کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدی
 کوئی بات کہے سبحان اللہ کہہ دے اللہ اکبر کہہ دے
 الحمد للہ کہہ دے یا کھائیں دے۔ (مقصد یہ ہے کہ) گھر
 والوں کو معلوم کرادے (کہ میں اندر آنا چاہتا ہوں۔“)

۳۷۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ
 الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ
 قَالَ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْخَلَانِ :
 مُذْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمُذْخَلٌ بِالنَّهَارِ . فَكُنْتُ إِذَا
 أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي، يَنْتَحِزُ لِي .

۳۷۰۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
 نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے
 کے میرے دو اوقات تھے۔ ایک رات میں اور ایک دن
 میں۔ جب میں ایسے وقت حاضر ہوتا کہ نبی ﷺ نماز
 پڑھ رہے ہوتے تو آپ کھائیں دیتے۔ (جس کا مطلب
 یہ ہوتا کہ مجھے تمھارے آنے کا علم ہو گیا ہے اور تم اندر
 آ سکتے ہو۔)

۳۷۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۰۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (حاضر ہونے کی) اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”کون ہے؟“ میں نے کہا: میں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں میں۔“

٣٧٧- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير (٤/ ١٧٨، ح: ٤٠٦٥) من حديث ابن أبي شيبه، وهو في المصنف (٨/ ٤١٩، ح: ٥٢٢٦)، وضعفه البوصيري * واصل، وأبو سورة ضعفان كما في التقريب وغيره.

٣٧٠٨- [صحیح] أخرجه النسائي، السهو، التلخيص في الصلاة: ١٢/٣، ح: ١٢١٣ من حديث أبي بكر بن عياش به، وثابه جرير عنه، والحدیث فی المصنف: ٨/٤٢٠، ح: ٥٧٢٨ و النوارث العکلی تابعه شرحبیل بن مریک وهو ثقة عن عبدالله بن نجي عن أبيه عن علي به، النسائي، ح: ١٢١٢، وانظر، ح: ٣٦٥٠.

٣٧٠٩- أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: إذا قال من ذا؟ فقال أنا، ح: ٦٢٥٠ من حديث شعبة به، وعسلى، الآتاب، باب: راحة قول المستأذن أنا، إذا قيل من هذا؟، ح: ٣٩/٢١٥٥ من ابن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الأدب

خیریت دریافت کرنے سے متعلق آداب و احکام

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا، أَنَا».

ﷺ نوامد و مسائل: ① اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے ”کون ہے؟“ تو جواب میں اپنا نام یا لقب اور کنیت وغیرہ (جو چیز زیادہ معروف ہو) بتانا چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ”میں“ میں ”فرمانا صحابی کے جواب پر ناپسندیدگی کا اظہار تھا“ یعنی یہ طریقہ درست نہیں۔ ③ دروازہ کھٹکھٹانا یا گھنٹی بجانا بھی اجازت طلب کرنے کے مفہوم میں داخل ہے۔ جب کوئی دروازے پر آکر نام پوچھے تو سلام کر کے گنگوکی جائے۔

(المعجم ۱۸) - كَيْفَ الرَّجُلُ يَتَأَلَّى، باب: ۱۸- جس آدمی سے پوچھا جائے: تو نے صبح کیسے کی؟ (تیرا کیا حال ہے؟ كَيْفَ أَصْبَحْتَ (الحفۃ ۱۸)

تو وہ کیا جواب دے

۳۷۱۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیسے صبح کی؟ آپ نے فرمایا: ”خیریت سے صبح ہوئی“ ایسے آدمی کی جس نے نہ روزہ رکھا نہ کسی بیماری کی عیادت کی۔“

۳۷۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْبَحْتُ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِخَيْرٍ. مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا، وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا».

۳۷۱۱- حضرت ابو اسید (مالک بن ربیعہ) ساعدی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو فرمایا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ) انھوں نے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر حاضرین رضی اللہ عنہ) نے کہا: رَوْعًا عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ نے فرمایا: ”تمھاری

۳۷۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ. إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: حَدَّثَنِي جَدِّي، أَبُو أُمِّي، مَالِكُ بْنُ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَسِيدٍ السَّاعِدِيِّ

۳۷۱۰- [حسن] أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة - شيخ المصنف - في المصنف: ۳/ ۸۰، ۲۳۵/ ۴، ح: ۵۸۵۴، به، ومن طريقه أخرجه أبو يعلى: ۳/ ۴۴۳، ح: ۱۹۲۷، وللحديث شواهد كثيرة عند أبي يعلى: ۵/ ۷۹، ح: ۲۶۷۶، وغيره، وحسن الهيثمي حديث أبي يعلى، ح: ۲/ ۲۹۹، ۳۰۰، وله سند آخر حسن عند الطبراني في الأوسط: ۸/ ۱۶۳، ۱۶۴، ح: ۷۳۲۹، وغيره.

۳۷۱۱- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۹/ ۲۶۳، ح: ۵۸۴، من حديث أبي إسحاق الهروي به مطولاً، وضمه البوصيري * عبدالله بن عثمان بن إسحاق (تقريب)، وفيه علة أخرى.

۳۳۔ ابواب الادب

معزز شخص کی عزت نیز چھینک سے متعلق آداب و احکام

صبح کیسی ہوئی؟ (کیا حال ہے؟) انھوں نے کہا: خیریت سے ہوئی، ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری صبح بھی خیریت سے ہوئی، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔“

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ» قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. قَالَ: «كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟» قَالُوا: بِخَيْرٍ. نَحْمَدُ اللَّهَ. فَكُنْتُ أَصْبَحْتُ؟ بِأَيِّتِنَا وَأَمْنًا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ. أَحْمَدُ اللَّهَ».

باب: ۱۹۔ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو

(المعجم ۱۹) - بَابُ إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمْهُ (النخفة ۱۹)

۳۷۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔“

۳۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ، فَأَكْرِمْهُ».

🕌 نوکرو مسائل: ① مہمان کا اکرام اس کے مقام و مرتبے کے مطابق ہونا چاہیے۔ ② غیر مسلم مہمان سے بھی خندہ پیشانی سے ملنا اور اس کی مناسب خاطر تواضع کرنا ضروری ہے لیکن کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے اسلام اور مسلمانوں کے شرف و وقار میں کمی ہو۔

باب: ۲۰۔ جسے چھینک آئے اسے دُعا دینا

(المعجم ۲۰) - بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ (النخفة ۲۰)

۳۷۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو

۳۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ،

۳۷۱۲۔ [حسن] أخرجه البيهقي ۱۶۸/۸ من حديث محمد بن الصباح به، وضعفه البوصيري من أجل سعيد بن مسلمة، وله شواهد، منها ما أخرجه الحاكم ۲۹۲/۴ من حديث معبد بن خالد الأنصاري عن أبيه عن جابر بن عبدالله الأنصاري رفعه: "فإذا أتاكم كريم قوم فليكرمه"، وقال: "صحيح الإسناد".
۳۷۱۳۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الحمد للعاطس. ح: ۶۲۲۵، ۶۲۲۶، ومسلم، الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التناوب، ح: ۵۳/۲۹۹۱ من حديث سليمان التيمي به.

۳۳۔ ابواب الأدب

چھینک سے متعلق آداب و احکام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا أَوْ شَمَّتْ، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ. فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الْآخَرَ؟ فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا خَمِدَ اللَّهِ. وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ».

چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو نہ دی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو دعا نہیں دی (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ کی تعریف کی تھی جبکہ اس نے اللہ کی تعریف نہیں کی۔“

❦ فوائد و مسائل: ① اللہ کی تعریف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جسے چھینک آئے اسے چاہیے کہ [الْحَمْدُ لِلَّهِ]

کہے۔ ② دعا دینے کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] کہے۔ ③ چھینک کے بعد [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہنے والے کو [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] کہہ کر دعا دینا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ دیکھیے: (صحيح البخاري، الأدب، باب ما يستحب من العطاس، وما يكره من التثاؤب، حديث: ۲۲۳۳) ④ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] نہ کہنے والے کو دعا نہ دینا اس کی تنبیہ کے لیے ہے تاکہ وہ آئندہ غفلت نہ کرے۔



۳۷۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَنْكَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا. فَمَا زَادَ، فَهُوَ مَرْكُومٌ».

۳۷۱۳- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھینکنے والے کو تین بار (يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہہ کر) دعا دی جائے۔ اس سے زیادہ ہو تو اس شخص کو زکا م ہے۔“

۳۷۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، [عَنْ] عِيسَى، عَنْ [عَبْدِ الرَّحْمَنِ] بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا عَطَسَ

۳۷۱۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ یوں کہے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ] ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اللہ کا شکر ہے۔“ جو افراد اس کے پاس

۳۷۱۴- أخرجه مسلم، الزهد، الباب السابق، ح: ۵۵ / ۲۹۹۳ من حديث وكيع به بغير هذا اللفظ، وقال ابن حجر في هذه الرواية: شاذة.

۳۷۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء كيف يشمت العاطس، ح: ۲۷۴۱ من حديث ابن أبي ليلى به، وضعفه البوصيري من أجل ابن أبي ليلى، ح: ۸۵۴، واضطرب ابن أبي ليلى في حديثه مع ضعفه، وحديث البخاري (۶۲۲۴) يفتني عنه.

۳۳۔ ابواب الادب مجلس سے متعلق آداب و احکام

أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ. وَلْيُزِدْ عَلَيْهِ مَنْ
حَوْلَهُ: يَزِدُّكَ اللَّهُ. وَلْيُزِدْ عَلَيْهِمْ:
يَهْدِيَكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بَالَكُمْ. ”
ہوں وہ کہیں: [يَزِدُّكَ اللَّهُ] ”اللہ تجھ پر رحمت نازل
فرمائے۔“ وہ جواب میں انھیں کہے: [يَهْدِيَكُمْ اللَّهُ
وَيُصْلِحَ بَالَكُمْ] ”اللہ تمہیں ہدایت پر قائم رکھے اور
تمہارے حالات درست فرمائے۔“

☀️ فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت
سے بخاری کی روایت (۲۳۳۳) کفایت کرتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت ہمارے شیخ کے
نزدیک قابلِ حجت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً
ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ عمل ہے۔ بخاری میں اس حدیث سے چھپکنے والے کو دعا دینے کا
طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ إِحْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَةً
(التحفة ۲۱)

باب: ۲۱۔ ہم مجلس کی عزت کرنا

۳۷۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي بَنْجَى الطَّوِيلِ، رَجُلٍ مِنْ
أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ زَيْدِ النُّعْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ
فَكَلَّمَهُ، لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ
الَّذِي يَنْصَرِفُ. وَإِذَا صَافَحَهُ، لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ
مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا. وَلَمْ يُرَ
مُتَعَدِّمًا، بِرُجُلَيْتِهِ، جَلِيسًا لَهُ، قَطُّ.

۳۷۱۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب کسی آدمی سے ملنے
اور وہ آپ سے بات چیت کرتا تو آپ اپنا چہرہ اس
سے نہیں پھیرتے تھے حتیٰ کہ وہی (بات چیت سے فارغ
ہو کر) دوسری طرف متوجہ ہو جاتا۔ اور جب کوئی آپ
سے مصافحہ کرتا تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ
الگ نہ کرتے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔ اور آپ
ﷺ کو کبھی اپنے ساتھ بیٹھنے ہوئے سے گلے اگے بڑھا
کر بیٹھنے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

☀️ فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جب کہ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت
لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت اس جملے: ”جب کوئی نبی ﷺ سے مصافحہ کرتا تو نبی ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ

۳۷۱۶ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب تواضعه ﷺ مع جلسته ...] ح: ۲۵۹۰ من
حديث أبي يحيى عمران بن زيد التغلبي الطويل به، وهو لين كما في الترمذي * وزيد تقدم حاله، ح: ۲۷۰۳، ولبعض
الحدیث شاهد ضعیف عند أبي داود، ح: ۴۷۹۴.

۳۳۔ ابواب الادب

معذرت کا بیان

الگ نہ کرتے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔“ کے مواضعیف ہے، نیز اس جملے کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ جملہ ثابت ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحة للألبانی: ۶۳۵/۵، ۶۳۷، رقم: ۳۳۸۵)

(المعجم ۲۲) - بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ
فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ (التحفة ۲۲)

باب: ۲۲۔ مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے

۳۷۱۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ، ثُمَّ رَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

۳۷۱۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے پھر واپس آجائے تو وہ اس (جگہ) کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْمَعَاذِيرِ
(التحفة ۲۳)

باب: ۲۳۔ معذرت کا بیان

۳۷۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَوْدَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ، فَلَمْ يُقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ حَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ».

۳۷۱۸- حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی سے (کسی غلطی پر) معذرت کی اور اس نے قبول نہ کی اس پر (ناچار) ٹیکس وصول کرنے والے جتنا گناہ ہے۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَوْدَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ روایت محمد بن اسماعیل کے واسطے سے بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی مش بیان کی ہے۔

۳۷۱۷- [صحیح] أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۱۶۰، ۱۶۱، ح: ۱۸۲۱ من حديث جرير به، وهو في صحيح مسلم، السلام، باب إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، ح: ۳۱/۱۱۷۹ من حديث سهيل به.

۳۷۱۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود في المراسيل، الملاحم، باب: ۱۱۰، ح: ۵۲۱ من حديث وكيع به، والسند ضعيف من أجل عترة ابن جريج وغيره ومع ذلك مرسل، وله شواهد ضعيفة.



۳۳- ابواب الادب مزاح سے متعلق آداب و احکام

باب: ۲۴- مزاح کا بیان

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْمَزَاحِ (الصفحة ۲۴)

۳۷۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تِجَارَةٍ إِلَى بَصْرَى. قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ. وَمَعَهُ نَعِيمَانٌ وَسُوَيْبٌ بْنُ حَزْمَلَةَ، وَكَانَا شَهَدَا بَدْرًا. وَكَانَ نَعِيمَانٌ عَلَى الرَّادِ. وَكَانَ سُوَيْبٌ رَجُلًا مَزَاحًا. فَقَالَ لِنَعِيمَانَ: أَطْعَمَنِي. قَالَ: حَسْبِيَ بَيْعِيءُ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: فَلَا غِظَنَكَ. قَالَ: فَمَرُّوا بِقَوْمٍ. فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبٌ: تَسْتَرُونَ بَنِي عَبْدِ كَيْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ. وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ: إِنِّي حُرٌّ. فَإِنْ كُنْتُمْ، إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةُ، تَرْتَضُّوهُ، فَلَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ عَبْدِي. قَالُوا: لَا. بَلْ نَسْتَرِيهِ مِنْكَ. فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ فَلَايِمَنَ. ثُمَّ أَتَوْهُ فَوَضَعُوا فِي عُنُقِهِ عِمَامَةً، أَوْ حَبْلًا. فَقَالَ نَعِيمَانُ: إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ. وَإِنِّي حُرٌّ،

۳۷۱۹- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات سے ایک سال پہلے (کا واقعہ ہے کہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تجارت کے لیے بصری روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ حضرت نعمان اور حضرت سوہب بن حزمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں بھی شریک تھے۔ حضرت نعمان زاد راہ (کھانے پینے کے سامان) کے ذمہ دار تھے۔ سوہب رضی اللہ عنہ بہت مزاحیہ طبیعت کے تھے۔ انھوں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کھانا دیجیے۔ انھوں نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آجائیں (ان کی اجازت سے دوں گا۔) سوہب رضی اللہ عنہ نے کہا: (تم نے مجھے کھانا نہیں دیا اس لیے) میں آپ کو پریشان کروں گا۔ (اس کے بعد سفر کے دوران میں) ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ سوہب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا: وہ غلام ذرا باتونی ہے۔ وہ تم سے کہے گا: میں آزاد ہوں۔ اگر اس کی یہ بات سن کر تم نے اسے چھوڑ دینا ہے تو (ابھی سے خریدنے سے انکار کر دو اور) میرے غلام کا معاملہ خراب نہ کرو۔ انھوں نے کہا: نہیں ہم آپ سے وہ غلام خریدیں گے (اور سودا منسوخ نہیں کریں گے۔) چنانچہ ان لوگوں نے دس اونٹنیوں کے

۳۳۔ ابواب الأدب

مزاح سے متعلق آداب و احکام

لَسْتُ بِعَبْدٍ. فَقَالُوا: قَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَكَ. فَأَنْطَلَقُوا بِهِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ. فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ: فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ. وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَانِصَ. وَأَخَذَ نَعِيمَانَ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ مِنْهُ، حَوْلًا.

عوض ان (سویط رحمہ اللہ) سے انھیں (نعیمان رحمہ اللہ) کو غلام سمجھ کر خرید لیا۔ پھر آ کر ان کے گلے میں گڑی یا رسی ڈال دی۔ (اور انھیں قابو کر لیا۔) نعیمان رحمہ اللہ نے کہا: یہ شخص (سویط رحمہ اللہ) آپ لوگوں سے مذاق کر رہا ہے۔ میں تو آزاد ہوں غلام نہیں۔ انھوں نے کہا: اس نے ہمیں (پہلے ہی) یہ بات بتادی تھی (کہ تم آزاد ہونے کا دعویٰ کر دے)۔ چنانچہ وہ لوگ انھیں پکڑ کر لے گئے۔ حضرت ابو بکر رحمہ اللہ آئے تو لوگوں نے انھیں یہ واقعہ بتایا۔ انھوں نے قافلے والوں کے پیچھے جا کر ان کی اونٹیاں واپس کیں اور نعیمان رحمہ اللہ کو (ان سے) واپس لیا۔ جب یہ حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ کو بھی یہ پورا قصہ سنایا۔ چنانچہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رحمہ اللہ ایک سال تک اس واقعہ کو یاد کر کے ہنستے رہے۔



🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت میں حضرت نعیمان بن عمرو بن رفاعہ رحمہ اللہ کو زاہد راہ کا ذمہ دار اور حضرت سویط بن حرملہ نبشلی رحمہ اللہ کو مزاح کے طور پر زیادتی کرنے والا بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کیونکہ نعیمان رحمہ اللہ مزاح میں مشہور تھے۔ ان کے حالات (الإصابة: ۳/۵۶۹) اور (أسد الغابة: ۵/۳۶) میں اور حضرت سویط رحمہ اللہ کے حالات (الإصابة: ۱۱/۷۱) میں ملاحظہ فرمائیے۔ لیکن مذکورہ روایت دونوں صورتوں میں ضعیف ہی قرار پاتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للألبانی) طبع مکتبة المعارف، الرياض، رقم: ۷۵۰) ② مزاح سے مراد دل لگی کی ایسی بات ہے جس سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ اگر اس سے کسی کا دل دکھے تو وہ [مُسَخَّرٌ] (ٹھٹھا بخول) بن جاتا ہے (جو شرعاً ممنوع ہے)۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ محمد فواد عبدالباقی)

۳۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت

۳۷۲۰۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الانبساط إلى الناس، ح: ۶۱۲۹ من حديث شعبة، وقد تقدم، ح: ۶۲۰۳، ومسلم، المساجد، باب جواز الجماعة في الثالثة، والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من المطهرات، ح: ۶۵۹ من حديث أبي النجاشي به.

۳۲۔ ابواب الادب

سفید بال اکھاڑنے اور کچھ سائے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت کا بیان

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عَمِيرٍ! مَا فَعَلَ النَّعِيرُ؟»

قال وَكِيعٌ: يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ. امام وکیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نعیر ایک پرندہ تھا جس سے وہ بچہ کھیلا تھا۔

فوائد ومسائل: ① نعیر یا نعیر ایک پرندے کا نام ہے جو چڑیا کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (النہایہ) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی تشریح میں ایک قول یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد صَعُو (مولا) مردوزن عَفُو ہے۔ (فتح الباری: ۱۵/۱۰) ② بچوں سے دل لگی کی باتیں کرنا جائز ہے جس سے بچوں کو خوشی ہو۔ ③ بعض لوگ چھوٹے بچوں سے مذاق میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے بچوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ یہ جائز نہیں۔ ④ پرندے وغیرہ پالنا جائز ہے بشرطیکہ ان کی خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ نَقَبِ الشَّيْبِ

(التحفة ۲۵)

باب: ۲۵۔ سفید بال اکھاڑنا

۳۷۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَقَبِ الشَّيْبِ، وَقَالَ: «هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ».

۳۷۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بڑھاپے کے (سفید) بال اکھاڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا: ”وہ مومن کا نور ہے۔“

فوائد ومسائل: سر کے سفید بال اکھاڑنا منع ہے۔ ① سفید بالوں کو مہندی وغیرہ لگا کر رنگ تبدیل کرنا مستحسن ہے۔ ② سون کے لیے بڑھاپا عزت کا باعث ہے۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ

وَالشَّمْسِ (التحفة ۲۶)

باب: ۲۶۔ کچھ سائے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان

۳۷۲۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في النهي عن نقب الشيب، ح: ۲۸۴۶ من حديث عبدة به، وقال: «هذا حديث حسن، قد رواه عبدالرحمن بن الحارث وغير واحد عن عمرو بن شعيب».

۳۳- ابواب الأدب

منہ کے بل لینے سے متعلق احکام و مسائل

۳۷۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۲۲- حضرت بریدہ بن حبیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے کچھ سائے اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔
عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ.

فائدہ: اگر کوئی شخص دھوپ میں بیٹھا لیٹا ہوا ہو پھر اس پر سے دھوپ ہٹ جائے اور اس کا کچھ جسم سائے میں اور کچھ دھوپ میں ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جگہ تبدیل کر لے تاکہ سارا جسم دھوپ میں یا سارا جسم سائے میں ہو جائے۔ مزید دیکھیے: (مسند ابی داؤد، 'الأدب' باب فی الجلوس بین الشمس والظل' حدیث: ۴۸۲۱)

(المعجم ۲۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَضْطِجَاعِ عَلَى الْوُجُوهِ (التحفة ۲۷)
باب: ۲۷- منہ کے بل لینے کی ممانعت کا بیان

۳۷۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۳۷۲۳- حضرت طہفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: "اس انداز سے کیوں سوتے ہو؟ سوئے کا یہ انداز اللہ تعالیٰ کو نا پسند ہے۔"
عَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصَابَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، عَلَى بَطْنِي. فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلِهَذَا النَّوْمُ هَلْهُ نَوْمَةً يَكْرَهُهَا اللَّهُ، أَوْ يَنْغَضُّهَا اللَّهُ».

۳۷۲۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَمَّرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ طَهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى
۳۷۲۴- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دے کر فرمایا: "پیارے جناب! یہ اہل جہنم کے لیٹنے کا انداز ہے۔"

۳۷۲۲- [إسناده حسن] وهو في المصنف: ۸/ ۴۹۲، وحسن البوصيري * أبو المنيب تقدم حاله، ح: ۲۷۲۵.

۳۷۲۳- [صحيح] تقدم، ح: ۷۵۲.

۳۷۲۴- [صحيح] أخرجه الدلايلي في الكنى: ۱/ ۲۸ من حديث محمد بن نعيم به، وقال المزي في التحفة: ۹/ ۱۶۶ 'والمحفوظ حديث طهفة عن النبي ﷺ'.



ستاروں کا علم سیکنے سے متعلق آداب و احکام

۳۳- أبواب الأدب

بَطْنِي. فَرَكَّضَنِي بِرَجْلِهِ وَقَالَ: «يَا جُنَيْدُ! إِنَّمَا هَلْهُوَ ضِبْجَةٌ أَهْلُ النَّارِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① پیٹ کے بل لینا ممنوع ہے۔ ② نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی ﷺ کی محبت و عظمت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کے لیے تنبیہ کا یہ انداز مناسب تھا لیکن عام آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اپنے ساتھی کو ٹھوکر مار کر مسئلہ بتائے۔ ③ مناسب موقع پر مناسب انداز سے سختی کرنا جائز ہے۔ ④ سختی کا انداز ایسا ہونا چاہیے جس سے مخاطب کو یہ احساس ہو کہ اس تنبیہ میں محبت اور رہنمائی کا پہلو بھی شامل ہے، محض غصہ نکالنا مقصود نہیں۔

۳۷۲۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ

كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ جَمِيلٍ الدَّمَشَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ، مُتَبَطِّحٍ عَلَى وَجْهِهِ، فَضَرَبَهُ بِرَجْلِهِ وَقَالَ: «قُمْ أَوْ اقْعُدْ. فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ».

۳۷۲۵- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو مسجد میں چہرے کے بل لیٹ کر سو رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: ”اٹھ کر بیٹھ ایہ جہنمیوں کے انداز کی نیند ہے۔“

باب: ۲۸- علم نجوم سیکھنا

(المعجم ۲۸) - بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ

(التحفة ۲۸)

۳۷۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهُكٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَقْبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ، أَقْبَسَ شُعْبَةً

۳۷۲۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ستاروں کا تھوڑا سا علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ جتنا زیادہ (علم نجوم) سیکھے گا اتنا زیادہ (جادو سیکھنے والا شمار) ہوگا۔“

۳۷۲۵- [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۸۸ من حديث الوليد بن جميل به، وهو صدوق يخطئ، (تقريب)، والحدیث السابق شاهد له.

۳۷۲۶- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطب، باب في النجوم، ح: ۳۹۰۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/ ۴۱۴، وصححه النووي، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن.

۳۳- ابواب الأدب

ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

مِنْ السَّحْرِ . زَادَ مَا زَادَ .

☀️ فوائد و مسائل: ① علم نجوم سے مراد ستاروں کا ایسا علم ہے جس سے لوگ اپنے خیال میں قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ منوع ہے۔ ② بعض لوگ یہ تصور رکھتے ہیں کہ بارہ برجوں میں سے فلاں برج کے ایام میں پیدا ہونے والا بچہ فلاں فلاں خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اور فلاں فلاں برج والا فلاں فلاں خویوں سے متصف ہوتا ہے۔ یہ بھی جاہلی توہمات ہیں جن کو بعض لوگ ”علم“ کا نام دیتے ہیں۔ ③ ہاتھ کی لکیروں سے قسمت کا حال بتانے والے بھی ہاتھ کے مختلف حصوں کو مختلف ستاروں کی طرف منسوب کرتے اور اس بنیاد پر پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ ان سب سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④ ستاروں کے طلوع و غروب سے وقت کا اندازہ لگانا یا چاند کی رفتار سے مہینے کے آنتیس یا تیس دن کے ہونے کا اندازہ کرنا اور سفر کے دوران میں ستاروں سے سمت کا تعین کرنا منوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑤ مختلف سائنسی آلات کے ذریعے سے ستاروں اور سیاروں کے طبعی حالات معلوم کرنا بھی منوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑥ ستاروں کے قسمت پر اثر انداز ہونے کے تصور کو ”جادو“ قرار دیا گیا ہے یعنی یہ بھی جادو کی طرح حرام ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔



114

(المعجم ۲۹) - بَابُ التَّهْنِیِّ عَنْ سَبِّ الرِّیْحِ باب: ۲۹- ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت (التحفة ۲۹)

۳۷۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الزُّرْقَانِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الرِّیْحَ. فَإِنَّهَا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ. وَلَكِنْ سَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا».

۳۷۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہوا کو برا مت کہو وہ اللہ کی رحمت ہے جو رحمت کا باعث ہوتی ہے اور (کبھی) عذاب کا باعث بھی اس لیے اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① ہوا اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں لیکن یہی ہوا اللہ کے حکم سے آمدنی اور طوفان بن کر تباہی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ ② رحمت اور عذاب اللہ کے اختیار میں ہے اس لیے اسی سے امید اور خوف رکھنا چاہیے۔ ③ تیز ہوا اور آمدنی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اس طرح

۳۷۲۷- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما يقول إذا حاجت الريح، ح: ۵۰۹۷ من حديث الزهري، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۸۹، والحاكم، ۲/ ۲۸۵، والذهبي.

۳۳۔ ابواب الآداب ناموں سے تعلق آداب و احکام

و عافراتے تھے: **اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِیْهَا وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ** (صحیح مسلم، صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم، والفرح بالمطر، حدیث: ۸۹۹) "یا اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور میں اس کی برائی سے جو کچھ اس میں ہے اس کی برائی سے اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" جس طرح انسانوں کو کالی دینا گناہ ہے اسی طرح جانوروں اور بے جان مخلوق کو کالی دینا بھی برا کام ہے۔

(المعجم ۳۰) - **بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ** باب: ۳۰۔ مستحب اور پسندیدہ نام

(الاستحفاء ۳۰)

۳۷۲۸- **حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ»** ۳۷۲۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔"

فوائد ومسائل: ① ان ناموں کے پسندیدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اللہ کی عبودیت کا اظہار ہے۔ ② اللہ تعالیٰ کے دوسرے ناموں کے ساتھ بھی "عبد" یا "عبید" لگا کر نام رکھا جاسکتا ہے۔ ③ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھنا بھی درست ہے۔

(المعجم ۳۱) - **بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ** باب: ۳۱۔ ناپسندیدہ نام

(التحفة ۳۱)

۳۷۲۹- **حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أحمَد: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ** ۳۷۲۹- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ یہ نام رکھنے سے منع کر دوں گا: رباح (نفع) نجیح

۳۷۲۸- أخرجه مسلم، الآداب، باب التهنيت، عن التكني بأبي القاسم وبيان ما يستحب من الأسماء، ح: ۲۱۳۲ من حديث العمري به، وتابعه أخوه عبيد الله عنده.

۳۷۲۹- [صحیح] أخرجه الترمذی، الآداب، باب ما جاء ما بكرة من الأسماء، ح: ۲۸۳۵ من حديث أبي أحمد الزبيري به، وقال: "حسن" غريب، "وله شاهد عند أبي داود، ح: ۴۹۶۰، ومسلم، ح: ۲۱۳۶ وغيرهما، انظر الحديث الآتي.

۳۳۔ ابواب الآداب

ناموں سے متعلق آداب و احکام

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عِشْتُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَا تَهَيَّئِ أَنْ يُسَمَّى رَبَّاحٌ وَتَجِيعٌ وَأَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَيَسَارٌ»۔
(کامیاب؟ افلح (کامیاب؟ نافع (فائدہ دینے والا؟) یَسَار (آسانی؟))

۳۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرَّكَّانِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَمَّى رَيْقِقًا أَوْ رَعَةً أَسْمَاءً: أَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَرَبَّاحٌ وَيَسَارٌ۔
۳۷۳۰۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: "افلح، نافع، رباح، یسار۔"

☀️ فائدہ: ایک حدیث میں اس ممانعت کی یہ حکمت بیان کی گئی ہے: "کیونکہ تو کہے گا: کیا وہ یہاں موجود ہے؟ وہ نہیں ہوگا تو (جواب دینے والا) کہے گا: نہیں۔" (صحیح مسلم، الآداب، باب کراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وبنافع ونحوہ، حدیث: ۲۱۳۶) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ گھر میں نافع ہے اور جواب میں کہا جائے کہ موجود نہیں۔ گویا آپ نے یہ کہا کہ گھر میں فائدہ دینے والا کوئی شخص موجود نہیں۔ سب نکلے ہیں۔ اگرچہ منظم کا مقصد یہ نہیں ہوگا تاہم ظاہری طور پر ایک نامناسب بات فحش ہے لہذا ایسے نام رکھنا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں۔



۳۷۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ. فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ»۔
۳۷۳۱۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے: "اجدع شیطان ہے۔"

☀️ فائدہ: [أجدع] کے لفظی معنی "ٹکھا" ہیں۔ اور ناک کٹنا اردو کی طرح عربی میں بھی بے عزتی کے مفہوم

۳۷۳۰۔ آخر حصہ مسلم، الآداب، باب کراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوہ، ح: ۲۱۳۶ عن ابن أبي شيبة به۔
۳۷۳۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الآداب، باب في تغيير الاسم القبيح، ح: ۴۹۵۷ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/ ۴۷۷، وانظر، ح: ۱۱ لحال مجالد۔

۳۳۔ ابواب الأدب ناموں سے متعلق آداب و احکام
میں بولا جاتا ہے جب کہ دوسرے اعطاء سے محرومی (مثلاً: عرج، لنگڑا) میں یہ قباحات نہیں اس لیے ایسے نام سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ تَفْسِيرِ الْأَسْمَاءِ
باب: ۳۲۔ نام تبدیل کرنا
(التحفة ۳۲)

۳۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ غَطَّاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ لَهَا: تَرْكِي نَفْسَهَا. فَسَمَّاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَزَيْنَبَ.

۳۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لُعْمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ، فَسَمَّاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حَبِيبَةَ.

۳۷۳۴۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا بَيْهَقِيُّ بْنُ يَغْلَى أَبُو الْمُحَيَّاوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

۳۷۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نام برہ (نیک خاتون) تھا۔ بعض لوگوں نے کہا: وہ اپنی تعریف کرتی ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

فوائد و مسائل: ① اچھے نام میں تعریف کا پہلو تو ہوتا ہی ہے لیکن بعض ناموں میں یہ زیادہ واضح ہوتا ہے۔ ایسے ناموں سے اجتناب بہتر ہے۔ ⑤ ”زینب“ ایک قسم کی خوشبودار نباتات کا نام ہے۔

۳۷۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام ”عاصیہ“ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ”حبیلہ“ رکھ دیا۔

فائدہ: [عاصیہ] کا مطلب ”نافرمان“ ہے۔ مسلمان فرماں بردار ہوتا ہے اس لیے یہ نام ناپسندیدہ ہے۔
فرعون کی مومن بیوی کا نام حضرت ”آسیہ“ تھا۔ یہ نام رکھنا جائز ہے۔

۳۷۳۴۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا بَيْهَقِيُّ بْنُ يَغْلَى أَبُو الْمُحَيَّاوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

۳۷۳۳۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت

۳۷۳۲۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، ح: ۶۱۹۲ من حديث غندر به، ومسلم، الآداب، باب استحباب تغير الاسم القبيح إلى حسن... الخ، ح: ۲۱۴۱ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۷۳۳۔ أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۱۵/۲۱۳۹ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۷۳۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۵۱/۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وحسنه الترمذي، ح: ۳۸۱۳، ۳۲۵۶. ابن أبي عبد الله بن سلام مجهول (تقريب)، لم يوثقه غير الترمذي فهو مستور.

۳۳۔ ابواب الادب

ناموں سے متعلق آداب و احکام

میں حاضر ہوا اس وقت میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا
تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھ دیا۔

ابْنِ عُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: قَدِمْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ سَلَامٍ فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
سَلَامٍ.

باب: ۳۳۔ نبی ﷺ کا نام اور کنیت

دونوں رکھنا

(المعجم ۳۳) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ

النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ (التحفة ۳۳)

۳۷۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے کہا: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ”میرے
نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:
قَالَ: أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا
تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي».



۳۷۳۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھ لیا کرو
اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،
عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي».

۳۷۳۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۷۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۳۵۔ أخرجه البخاري، المتابع، باب كنية النبي ﷺ، ح: ۳۵۳۹ من حديث سفيان بن عيينة به، ومسلم،
الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وبيان ما يستحب من الأسماء، ح: ۲۱۳۴ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷۳۶ [اصحيح] أخرجه أحمد: ۳/۳۱۳، ۳۱۴ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وهو في المصنف: ۸/۴۸۳،
وانظر الحديث السابق، وعند الترمذي، ح: ۲۲۵۰ طرف منه، وله شاهد عند البخاري، ومسلم، وغيرهما،
البخاري، ح: ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۵۳۸، ۶۱۸۷، ۶۱۹۶، ومسلم، ح: ۲۱۳۴، ۲۱۳۵ من حديث سالم بن أبي
الجعد عن جابر به.

۳۷۳۷۔ أخرجه البخاري، البيوع، باب ما ذكر في الأسواق، ح: ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۳۵۳۷، ومسلم، الآداب، باب
النهي عن التكني بأبي القاسم... الخ، ح: ۲۱۳۱ من حديث حميد به.

کنیت سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الادب

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبِيعِ، فَنَادَى رَجُلٌ رَجُلًا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَأُلْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسْمُوا بِأَسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي».

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیچ میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو آواز دی: اے ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

❦ نوآئد و مسائل: ① بیچ مدینہ منورہ کے قریب ایک میدان تھا جس کے ایک حصے میں قبرستان تھا جبکہ باقی میدان میں خرید و فروخت ہوتی تھی۔ آج کل اس میدان میں اہل مدینہ کا قبرستان ہے جسے عرف عام میں ”جنت البقیع“ کہا جاتا ہے۔ اس واقعہ کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ”نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی بولا: اے ابو القاسم!.....“ (صحیح البخاری، المناقب، باب کنیۃ النبی ﷺ، حدیث: ۳۵۳۷) ② کنیت سے مراد وہ نام ہے جو اولاد کی نسبت سے ”ابو“ یا ”ام“ کے ساتھ رکھا جائے مثلاً: ابو بکرؓ اور ام عبد اللہ (عائشہ صدیقہؓ) ③ اس مسئلے میں مختلف اقوال ہیں: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے باب کا جو عنوان تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رائے یہ ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہو وہ ابو القاسم کنیت نہ رکھے۔ دوسرا آدمی یہ کنیت رکھ سکتا ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ ممانعت صرف نبی ﷺ کی زندگی میں تھی جیسا کہ زیر مطالعہ حدیث سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔

باب: ۳۳۔ اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا

(المعجم ۳۴) - بَابُ الرَّجُلِ يَكْتَنِي قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ (التحفة ۳۴)

۳۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حُمْرَةَ بِنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لَصُهَيْبٍ:

۳۷۳۸- حضرت حمزہ بن صہیب رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے حضرت صہیبؓ سے کہا: آپ نے اپنی کنیت ابو یحییٰ کیوں رکھی ہے حالانکہ آپ کی اولاد نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا: میری کنیت

۳۷۳۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۶/۶ من حديث زهير بن محمد به، وتابعه عبد الله بن عمرو الرقي عند أحمد، وصححه الحاكم: ۲۷۸/۴، والذهبي، وحسنه البوصيري، وسنده ضعيف ۵ ابن عقیل ضعیف، ولہ شواہد ضعیفۃ عند أحمد: ۳۳۳/۴، ۱۶/۶، والحاکم ۳/۳۹۸، وغیرہما وفيہ محمد بن عبد اللہ المعمری بن شیخ الحاکم لم أحمد من وثقه، وباقي السند حسن.

۳۳۔ ابواب الأدب

کثرت سے متعلق آداب و احکام

مَا لَكَ تَكْنِي بِأَبِي يَحْيَى؟ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ. رسول اللہ ﷺ نے ابو یحییٰ رکھی ہے۔
قَالَ: كُنَّا بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِأَبِي يَحْيَى.

🌞 فوائد مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حافظ ابن حجر اور شیخ البانی بیروت نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، رقم: ۴۳) یہ بات حجت حضرت صمیم رحمہ اللہ کے بیٹے حضرت حمزہ رحمہ اللہ کی ولادت سے پہلے ہوئی، بعد میں انھیں بتائی گئی۔ ② اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا جائز ہے۔ ③ جس طرح انبیائے کرام رحمہم اللہ کے ناموں کے مطابق نام رکھنا جائز ہے اسی طرح ان ناموں کے ساتھ کنیت رکھنا بھی جائز ہے۔

۳۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ أَرْوَاحِكَ كَنِيَّةٌ. غَيْرِي. قَالَ: «فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ». فرمایا: ”تم ام عبداللہ ہو۔“

🌞 فوائد مسائل: ① ام المومنین حضرت عائشہ رحمہہا کا مطلب یہ تھا کہ میرے لیے بھی کوئی مناسب کنیت مقرر فرمادیجیے۔ ② ام المومنین رحمہہا نے یہ بات اس لیے کہی کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی جس کے نام پر وہ کنیت رکھ سکتیں۔ ③ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رحمہہا کی یہ کنیت عائشا حضرت عبداللہ بن زبیر رحمہہما کی نسبت سے رکھی تھی جو ام المومنین رحمہہا کے بھانجے اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رحمہہا کے فرزند تھے۔

۳۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي الْيَاسَجِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ، لِأَخِي، وَكَانَ ضَعِيفًا، «يَا أَبَا عَمِيرٍ». نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور میرے ایک بھائی سے جو کم سن تھا، فرمایا کرتے تھے: ”اے ابوعمیر!“

🌞 فائدہ: یہ وہی حدیث ہے جو نمبر ۳۷۳۹ پر گزری یہاں اسے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ابوعمیر رحمہہما ابھی بچے تھے جن کے ہاں اولاد کی موجودگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے کنیت تجویز فرمائی اور اس کنیت سے انھیں مخاطب فرمایا۔



۳۳- ابواب الأدب

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْأَلْقَابِ (الصفحة ۳۵)

۳۷۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ بَنِي الصَّخَاكِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ، مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱]. قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ، وَالرَّجُلُ مِمَّا لَهُ الْأَسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ. فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، رُبَّمَا دَغَاهُمْ بَعْضُ يَلِكَ الْأَسْمَاءِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا. فَتَزَلَّتْ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱].

برے نام رکھنے نیز تعریف کرنے سے متعلق آداب و احکام

باب: ۳۵- برے نام رکھنا

۳۷۴۱- حضرت ابو جبرہ بن شحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔“ رسول اللہ ﷺ (ہجرت کر کے) ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو تین تین نام ہوتے تھے۔ نبی ﷺ بعض اوقات انھیں ان ناموں سے پکارتے تو عرض کیا جاتا: اے اللہ کے رسول اوہ اس نام سے ناراض ہوتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① کسی کو ایسے نام یا لقب سے نہیں پکارنا چاہیے جو اسے ناگوار ہو۔ ② مسلمان کو دوسرے مسلمان کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور بلاوجہ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے اس کے جذبات مجروح ہوں۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْمَدْحِ (الصفحة ۳۶)

۳۷۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ الْيَقْدَادِيِّ عَنْ عَمْرِو قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَنْ نَحْشُرَ، فِي وَجْهِهِ الْمَدْحَاجِينَ، التَّرَابِ.

باب: ۳۶- تعریف (خوشامد) کا بیان

۳۷۴۲- حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر خاک ڈالیں۔

۳۷۴۱- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في الألقاب، ح: ۴۹۶۲ من حديث داود بن أبي هند به، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۳۲۶۸، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ۴/۱۸۱، ۱۸۲. ۳۷۴۲- أخرجه مسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ۳۰۰۲ عن ابن أبي شيبه به.

۳۳۔ ابواب الأدب

برے نام رکھنے نیز تعریف کرنے سے متعلق آداب و احکام



فوائد و مسائل: ① منہ پر تعریف کرنے والوں کا مقصد عام طور پر اپنے ممدوح حضرات کی مبالغہ آمیز ناجائز تعریف اور خوشامد وغیرہ کر کے ان سے ناجائز طور پر مالی فائدہ حاصل کرنا یا ان کی نظر میں بلند مقام حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ عمل اخلاقی طور پر غلط ہے۔ ② چہروں پر خاک ڈالنے کا مطلب بالکل واضح ہے کہ تعریف کرنے والے شخص کے منہ پر مٹی ڈال دی جائے جس طرح کہ راوی حدیث صحابی رسول حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حاکم وقت کی ان کے منہ پر تعریف کرنے والے شخص کے چہرے پر مٹی پھینکی تھی پھر ان کے پوچھنے پر فرمایا تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خوشامد کرنے والوں کے منہ پر اسی طرح مٹی پھینکنے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح مسلم الزہد، باب النهی عن المدح إذا كان فيه إفراط..... حدیث: ۳۰۰۲) یہ بات یاد رہے کہ اس ممنوع تعریف سے مراد وہ تعریف ہے جو ناجائز، مبنی بر خوشامد اور مبالغہ آمیز ہو نیز ایسی تعریف جس سے ممدوح شخص کے عجب خود پسندی اور ریا کاری وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص واقعی قابل تعریف ہو اور اپنی تعریف سن کر اس شخص کے کسی قسم کے فتنے وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ تعریف کرنے والے کا مقصد ہی ناجائز فوائد کا حصول ہو تو ایسی تعریف کرنا جائز ہے جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف ان کی موجودگی میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔ ③ مبالغہ آمیز تعریف کی وجہ سے ممدوح کے دل میں خروغ و غرور پیدا ہونے کا خطرہ ہے اور عین ممکن ہے کہ اس تعریف و شہرت کی وجہ سے وہ عمل میں سستی کا شکار ہو جائے یا تعریف کی لذت محسوس کر کے ریا کاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ ہلاکت کا باعث ہے۔



۳۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا عَنَّا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ رَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّا كُنَّا وَالْتِمَاحَ، فَإِنَّهُ الذَّبْحُ»۔

فائدہ: ذبح سے مراد یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں تباہی کا باعث ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۹۳/۴ عن غندر به مطولاً، وهو في المصنف: ۶۰۵/۹، وحسنه البوصيري.

۳۷۴۴۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره من التمداح، ح: ۶۰۶۱ من حديث شعبة به، ومسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ۶۶/۳۰۰۰ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الادب

مشورے کے آداب و احکام

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی بار فرمایا: ”افسوس تجھ پر! تو نے تو اپنے ساتھی کا گلا کاٹ دیا۔“ پھر فرمایا: ”اگر کسی نے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو یوں کہے: میرا خیال یہ ہے اور میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو پاکباز قرار نہیں دیتا۔“

شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيَحِلُّكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَارًا. ثُمَّ قَالَ: «إِنْ تَمَّ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُهُ، وَلَا أَرْكَبِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا».

❦ فوائد و مسائل: ① انسان ظاہر کے مطابق رائے قائم کرتا ہے۔ دل کی حقیقت اور کیفیت سے صرف اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ ⑤ منہ پر تعریف کرنا منع ہے تاہم جس کی بابت یہ خطرہ نہ ہو کہ وہ تعریف سے کبر و غرور میں مبتلا ہو جائے گا اس کی مناسب انداز سے تعریف کی جاسکتی ہے جیسے نبی ﷺ نے بعض دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیرہ بعض صحابہ کی تعریف فرمائی۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ
(المتحفہ ۳۷)

باب: ۳۷۔ جس سے مشورہ لیا جائے
وہ ایسے ہے جیسے اس کے پاس امانت
رکھی گئی ہے

۳۷۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت سنبھالنے والا ہے۔“

۳۷۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

۳۷۴۶۔ حضرت ابوسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۴۵۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في المشورة، ح: ۵۱۲۸ من حديث يحيى بن أبي بكير به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۸۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۹۱، والحاكم: ۱۳۱/۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق كثيرة.
۳۷۴۶۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۲۷۴/۵ عن أسود بن عامر به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

۳۳۔ أبواب الأدب حمام میں غسل کرنے سے متعلق آداب و احکام

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ [أَبِي] مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت سنبھالنے والا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح امانت میں خیانت جائز نہیں اسی طرح کسی کو غلط مشورہ دینا جائز نہیں۔
② مشورہ لینے والا اپنے مسلمان بھائی پر اعتماد کر کے اس کے سامنے اپنے حالات رکھتا ہے، لہذا یہ جائز نہیں کہ اس کی راز کی باتیں دوسروں کے سامنے ظاہر کی جائیں۔ یہ باتیں امانت ہیں۔

۳۷۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لُبَلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ».

۳۷۴۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ اسے مشورہ دے دے۔“

🌞 فائدہ: مسلمان کو صحیح مشورہ دینا ضروری ہے کیونکہ مسلمان پر مسلمان کی غیر خواہی فرض ہے جیسا کہ دوسری صحیح احادیث میں مذکور ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ
(التحفة ۳۸)

۳۷۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَحْيَى، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدَادٍ بْنِ أَنْعَمِ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۳۷۴۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے عجم کی زمین فتح ہوگی وہاں تمہیں ایسے کمرے ملیں گے جنہیں حمام کہا جائے گا۔ ان میں مرد و تہند کے بغیر داخل نہ ہوں اور عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا نفاس والی داخل ہو سکتی ہے۔“

۳۷۴۷۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل محمد بن أبي ليلى، وقد تقدم، ح: ۸۵۴.

۳۷۴۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الحمّام، باب الدخول في الحمّام، ح: ۴۰۶۱ من حديث الإفريقي به، وانظر، ح: ۵۴ لعائيه.

حمام میں غسل کرنے سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الأدب

«تَفْتَحْ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ، وَتَسْتَجِدُّوْنَ فِيهَا يَتُونَ بِقَالَ لَهَا الْحَمَامَاتُ، فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِزَارٍ، وَامْتَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا، إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسًا».

۳۷۴۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی

ﷺ نے مردوں اور عورتوں (سب) کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند کے ساتھ حمام میں جانے کی اجازت دے دی اور عورتوں کو اجازت نہیں دی۔

۳۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنِ سَلَمَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ شَدَادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ قَالَ: وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ مِنَ الْحَمَامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ، وَلَمْ يُرَخَّصْ لِلنِّسَاءِ.

۳۷۵۰۔ حضرت ابوالملیح (عامر بن اسامہ) ہنر کی

سے روایت ہے کہ حمص کی رہنے والی کچھ خواتین ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں انھوں نے فرمایا: شاید تم بھی ان عورتوں میں سے ہو جو حماموں میں جاتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: "جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی جگہ) اپنے کپڑے اتارے اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان (حیا کا) پردہ چاک کر دیا۔"

۳۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَفِيَّانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَذَلِيِّ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ جَمْعٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَعَلَّكُمْ مِنَ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَامَاتِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا امْرَأَةٌ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا، فَقَدْ هَنَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ».

۳۷۴۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، أيضًا، ح: ۴۰۰۹ من حديث حماد به، وقال الترمذي: "لا نعرفه إلا من حديث حماد بن سلمة وإسناده ليس بذلك القانم"، ح: ۲۸۰۲ * أبو عذرة حسن الحديث على التراجع راجع نيل المقصود.

۳۷۵۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، أيضًا، ح: ۴۰۱۰ من حديث منصور به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۸۰۳.

۳۲۔ ابواب الأدب بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① حمام کا لفظ جسم (گرم پانی) سے بنایا گیا ہے کیونکہ وہاں گرم پانی سے نہانے کا انتظام ہوتا ہے۔ بعد میں نہانے کی جگہ کو حمام کہنے لگے خواہ وہاں گرم پانی ہو یا ٹھنڈا۔ ② حمام میں نہلانے کے لیے خادم موجود ہوتے تھے وہاں جانے سے اس لیے منع کیا گیا کہ لوگ ان خادموں سے ستر پوشی کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ اگر ستر پوشی کا خیال رکھا جائے تو باقی جسم کو لٹے اور دھونے میں خادموں سے مدد لینا جائز ہے۔ ③ عورت کا پورا جسم ستر ہے اس لیے اس کو منع کر دیا گیا کہ حمام میں کسی سے مدد لے۔ اس کے لیے گھر ہی میں نہانا بہتر ہے۔ ④ اگر عورت گھر میں گرم پانی سے نہانے کا انتظام کر لے اور کسی سے مدد لیے بغیر نہالے یا خادوند سے مدد لے لے تو کوئی حرج نہیں۔ ⑤ جہاں مرد ننگے ہو کر ایک دوسرے کے سامنے نہاتے ہوں جیسے غیر مسلم ممالک میں رواج ہے وہاں مردوں کو بھی ان کے ساتھ نہانا منع ہے کیونکہ جس طرح اپنے ستر کو چھپانا فرض ہے اسی طرح کسی کے ستر کو دیکھنا بھی منع ہے۔

باب: ۳۹۔ بال صفا پاؤڈر لگانا

(المعجم ۳۹) - بَابُ الْأَطْلَاءِ بِالنُّورَةِ

(التحفة ۳۹)



۳۷۵۱۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بال صفا پاؤڈر استعمال کرتے تو پہلے اعضائے مستورہ پر خود پاؤڈر لگاتے پھر باقی جسم پر آپ کی اہلیہ لگاتیں۔

۳۷۵۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَطْلَى، بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ. وَمَسَاوِيرَ جَسَدِهِ، أَهْلَهُ.

۳۷۵۲۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بال صفا پاؤڈر لگاتے تو ستر کے اعضاء پر خود اپنے ہاتھ سے لگاتے۔

۳۷۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْأَعْلَاءِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَى وَلِيَّيَ عَائَتَهُ بِيَدِهِ.

☀️ فائدہ: یہ دونوں روایات ضعیف ہیں اس لیے ناقابل استدلال ہیں تاہم دوسرے دلائل سے مسئلے کی نوعیت

۳۷۵۱۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "رجاله ثقات وهو منقطع، حبيب بن أبي ثابت لم يسمع من أم سلمة"، وفيه علة أخرى، ح: ۳۸۳.

۳۷۵۲۔ [إسناده ضعيف] وانظر الحديث السابق لعلته، وله شواهد ضعيفة ومرسلة.

یہ واضح ہوتی ہے کہ زیرِ ناف اور بھٹوں کے بالوں کو جس طرح بھی صاف کر لیا جائے، جائز ہے، البتہ بھٹوں کے بال آئینہ مستحب ہے کیونکہ ان کی صفائی کا حکم ہے تاہم بدن کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی تشبیہ طلاق اللہ کی وعید میں آ سکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہو جاتی ہے۔ ان دو وجوہ سے جسم کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی ممنوع اور ناجائز ہوگی۔ واللہ اعلم۔

باب: ۳۰- وعظ کے طور پر واقعات (المعجم ۴۰) - بَابُ الْقِصَصِ (التحفة ۴۰)

بیان کرنا

٣٧٥٣- حَدَّثَنَا وَشَّامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۳۷۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو وعظ امیر کرتا ہے یا جسے حکم دیا گیا ہو (اور اس منصب پر مقرر کیا گیا ہو) مار مار کا مار۔“

حَدَّثَنَا الْهَيْثُ بْنُ زَبَادٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْقُصُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ».



فوائد ومسائل: ① انبیائے کرام علیہ السلام اور سلف صالحین کے واقعات بیان کر کے عوام کو وعظ و نصیحت کرنا ایک

اہم منصب ہے۔ ④ اسلامی حکومت میں خطبہ دینا سکران کا حق ہے۔ مختلف شہروں میں اپنے نائب (گورنر اور مقامی حکام) مقرر کرنا بھی اس کا فرض ہے جو اپنے اپنے مقام پر عوام کی دینی رہنمائی کریں اور انتظامی معاملات کی نگرانی اور رہنمائی بھی کریں۔ ⑤ شرعی امور کی اجازت کے بغیر وعظ کرنے کا مقصد اپنی علیت کا اظہار ہو سکتا ہے جو بیکاری ہے۔ ⑥ جب اسلامی سلطنت قائم نہ ہو تو ہر عالم عوام کی دینی رہنمائی کا ذمہ دار ہے لیکن دین کے علم سے بے بہرہ شخص محض اپنی قوت بیان کے زور پر عوام کا قائد بننے کی کوشش کرے گا تو گمراہی پھیلانے کا باعث ہوگا۔

٣٧٥١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۷۵۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قصہ گوئی تھی نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور نہ

٣٧٥٣- [حسن] أخرجه أحمد: ١٨٣/٢، والدارمي من حديث عبدالله بن عامر به، وتابعه عبدالرحمن بن حرملة عند أحمد: ١٧٨/٢، وللحديث شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ٣٦٦٥، وأحمد وغيرهما.

٣٧٥٤- [إسناده حسن] وانظر، ح: ٣٦٦، ١٢٩٩ لحال العمري عن نافع.

۳۳۔ ابواب الأدب۔ شعر و شاعری کے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَا زَمَنَ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا
زَمَنَ عُمَرَ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ الشَّعْرِ (التحفة ۴۱) باب: ۴۱۔ شعر و شاعری کا بیان

۳۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ
الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ بْنِ
عَبْدِ يَغُوثَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً»۔

۳۷۵۵۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ شعر دانائی اور حکمت
ہوتے ہیں۔“

۳۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ
عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً»۔

۳۷۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”شعروں میں حکمت کی
باتیں بھی ہوتی ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شاعری کلام ہی کی ایک صورت ہے۔ جس طرح نثر میں اچھی بری دونوں طرح کی
باتیں کی جاسکتی ہیں اسی طرح شعروں میں بھی اچھی بری دونوں طرح کی باتیں ہو سکتی ہیں۔ ② بری شاعری
سے احتیاط کرنا چاہیے البتہ اچھے شعر کہنا سنا جائز ہے۔

۳۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۷۵۵۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحلأ وما يكره منه، ح: ۶۱۴۵ من حديث الزهري به.

۳۷۵۶۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما جاء في الشعر، ح: ۵۰۱۱ من حديث سماك به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۸۴۵ وإسناده غير قوي راجع، ح: ۱۷۱، والحديث السابق شاهد له.

۳۷۵۷۔ أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب أيام الجاهلية، ح: ۶۲۸۹، ۳۸۴۱، ومسلم، الشعر، باب في إنشاء الأشعار وبيان أشهر الكلمة وذم الشعر، ح: ۲۲۵۶ من حديث عبد الملك به * وابن عيينة سمعه من زائدة عن عبد الملك به، مسلم، ح: ۴/۲۲۵۶.

۳۳- ابواب الأدب شعر و شاعری کے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا سُبَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَيْدٍ:

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شاعر کی کوئی سب سے سچی بات لید کا یہ کلام ہے: [أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَخْلَعٌ لِلَّهِ، بَاطِلٌ] ”اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔“ اور امیہ بن ابوصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللَّهَ، بَاطِلٌ
وَكَاذَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ.

🕌 فائدہ و مسائل: ① حضرت لیدؓ عرب کے ایک شاعر تھے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہؓ کے دروغلاف میں فوت ہوئے۔ ② جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے وہی سچی ہے۔ ③ امیہ بن ابوصلت غیر مسلم شاعر تھا لیکن اس کے شعر اچھے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائے۔

۳۷۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: «أَسْنَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أَمِيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ. يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ: «هَيْه» وَقَالَ: «كَأَذَنْ يُسَلِّمُ».

۳۷۵۸- حضرت شریذ ثقفیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو امیہ بن ابوصلت کے دو شعر سنائے۔ آپ ہر شعر کے بعد فرماتے: ”(اور شعر) سناؤ۔“ اور فرمایا: ”قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔“

🕌 فائدہ: اچھے اشعار کی تعریف کرنا اور فرمائش کر کے سننا جائز ہے خواہ وہ کسی غیر مسلم شاعر کی ہوں۔ اچھے شعر مراد یہ ہے کہ اس میں کفر و شرک یا فسق و فجور والی باتیں نہ ہوں۔

(المعجم ۴۲) - بَابُ مَا كُتِبَ مِنَ الشَّعْرِ (الصفحة ۴۲)

۳۷۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَيْدٍ:

۳۷۵۹- أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۲۲۵۵ من حديث عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن البخاري، الأدب، باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصد عنه ذكر الله والعلم، الفرقان، ح: ۶۱۵۵ من حديث الأعمش، ومسلم، الشعر، باب في إنشاد الأشعار... الخ، ح: ۷/۲۲۵۷ عن ابن أبي شيبة.

۳۳۔ ابواب الأدب

شعر و شاعری کے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے پیٹ کا (برے) اور گندے (شعروں سے بھرے ہوئے سے بہتر یہ ہے کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔“
راویت کے راوی حفص نے [بَیْرَبَہ] کے لفظ بیان نہیں کیے۔

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا». إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: يَرِيَهُ.

۳۷۶۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے پیٹ کا شعروں سے بھرے ہوئے سے بہتر یہ ہے کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔“

۳۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا».



🌞 نوادہ و مسائل: ① پیٹ بھرنے سے مراد یہ ہے کہ اشعار سے اتنی دلچسپی ہو کہ ادھر ہی توجہ رہے تاہم برے شعر تھوڑے بھی یادوں تو اچھی بات نہیں۔ ② اس حدیث میں شعروں سے مراد برے شعر ہیں۔

۳۷۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا جھوٹ بولنا والا وہ شخص ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کی بھوک تو اس نے (جواب میں) پورے قبیلے کی بھوک (یہ سب سے بڑا جھوٹا ہے)۔ اور وہ آدمی جو اپنے باپ سے کسی تعلق توڑتا ہے اور اپنی ماں کو بدکار قرار دیتا ہے۔“

۳۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَلَكٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً، لَرَجُلٍ هَاجَى رَجُلًا، فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا. وَرَجُلٍ انْتَهَى مِنْ أَبِيهِ، وَرَزَى أُمَّهُ».

۳۷۶۰۔ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۸/۲۲۵۸ عن محمد بن بشار به.

۳۷۶۱۔ [حسن] أخرجه البيهقي ۲۴۱/۱۰ من حديث شيان به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۱۴، والبوصيري وحسنه الحافظ في الفتح: ۵۳۹/۱۰، ولبعض الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۲۵۰۹ وغيره، ويؤيده القرآن: ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نُكُمْ عَلَىٰ أَنْ تُعَذَّبُوا﴾.

۳۳۔ ابواب الأدب نزد خُطْبِ خُجْرہ سے متعلق احکام و مسائل

❦ قوائد و مسائل: ① جس آدمی سے تکلیف پہنچے اسے تو برا بھلا کہا جاسکتا ہے لیکن اس سے تعلق رکھنے والے دوسرے لوگوں کو بھی برا قرار دینا جھوٹ ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔ ② ہمارے معاشرے میں یہ چیز پائی جاتی ہے کہ بعض قبائل یا پیشوں کے بارے میں ایک رائے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس شخص میں وہ خرابی نہ ہو اس قبیلے یا پیشے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس سے بھی بدگمانی کی جاتی ہے یا اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہ بری عادت ہے۔ ③ جو یعنی شعروں میں کسی کی مذمت برا کام ہے البتہ مسلمانوں سے برسرِ پکار کافروں کی جو کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی زد میں مسلمان نہ آئیں۔ ④ قبیلہ یا خاندان یا بھی تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔ عزت و ذلت کا تعلق عمل سے ہے خاندان سے نہیں۔ ⑤ اپنے قبیلہ کو ادنیٰ سمجھ کر خود کو کسی دوسرے معروف قبیلہ کا فرد مشہور کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ⑥ جب ایک شخص دوسرے قبیلے سے نسبت قائم کرتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ اس کی پیدائش اس شخص سے نہیں ہوئی جو اس کا حقیقی باپ سمجھا جاتا ہے بلکہ دوسرے قبیلے کے کسی فرد سے ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کی ماں بدکار ثابت ہوتی ہے۔ اس سے اس حرکت کی برائی واضح ہے۔

(المعجم ۴۳) - بِأَبِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ باب: ۴۳ - نزد (چوسر) کھیلنا

(التحفة ۴۳)

۳۷۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۷۶۲- حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أَسَامَةَ : ۳۷۶۲- روايت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس
عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ»
نے فرد کھیلنا اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

❦ فائدہ: ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ آنے والی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے نیز دیگر محققین نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت اور قابلِ عمل ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۶۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النهي عن اللعب بالنرد، ح: ۴۹۳۸ من حديث سعيد بن أبي هند، وصححه الحاكم على شروط الشيخين: ۵۰/۱، ووافقه الذهبي * سعيد ثقة من الثالثة أرسل عن أبي موسى (تقريب)، فالسند منقطع، وحديث مسلم (۲۶۶) ينفي عنه.

۳۳- ابواب الأدب

کبوتر بازی سے متعلق احکام و مسائل

۳۷۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُعْمٍ وَ أَبُو أَسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالزَّرْدِ شَبِيرٍ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ، وَدَمِهِ».

۳۷۶۳- حضرت زید بن حنیس السیسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے زرد کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔“

🌞 نو آمد و مسائل: ① زرد یا زرد شبر ایک کھیل ہے جس میں مختلف خانوں میں گولیں رکھ کر انہیں ایک خاص طریق سے حرکت دی جاتی ہے جس کے نتیجے میں کھیل میں ہاریت ہوتی ہے۔ چوسر اور خطرے وغیرہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ ② زرد اور خطرے وغیرہ میں عام طور پر شرط لگا کر کھیلا جاتا ہے اور ہارنے والا جیتنے والے کو کوئی چیز یا نقد رقم ادا کرتا ہے اس لیے یہ جوئے میں شامل ہے جو حرام ہے۔ ③ خنزیر ناپاک جانور ہے ایک مسلمان اسے چھونا بھی گوارا نہیں کرتا چہ جائیکہ اس کا گوشت بنائے یا خون میں ہاتھ رنگے۔ جوئے سے تعلق رکھنے والے کھیلوں سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہیے۔ ④ خطرے اور جوئے کے حرام ہونے کی یہ وجہ ہے کہ لوگ اس میں مشغول ہو کر وقت ضائع کرتے ہیں حتیٰ کہ نماز کی بھی پروا نہیں کرتے۔ کسی دوسرے کھیل میں بھی اس انداز سے لگن ہونا منع ہے کہ عبادت، ذکر الہی اور حقوق العباد کی ادائیگی متاثر ہو۔ ⑤ بعض علماء نے بغیر شرط لگائے خطرے کھیلنا جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے فرائض کی ادائیگی پر اثر نہ پڑے لیکن اس سے پرہیز ہی بہتر ہے کیونکہ شروع میں اگر یہ احتیاط ملحوظ رکھی جائے تو عادت پڑ جانے پر اس کا خیال کھنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔



(المعجم ۴۴) - بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ (التحفة ۴۴)

باب: ۴۴- کبوتر بازی

۳۷۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتَّبِعُ طَائِرًا فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا».

۳۷۶۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک پرندے کا پیچھا کر رہا ہے تو فرمایا: ”ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۳- أخرجه مسلم، الشعر، باب تحريم اللعب بالزرد شبر، ح: ۲۲۶۰ من حديث سفیان به.

۳۷۶۴- [حسن] وصححه البوصيري، وانظر الحديث الآتي.

۳۳۔ ابواب الأدب کبوتر بازی سے متعلق احکام و مسائل

❦ فوائد و مسائل: ❶ پرندوں کو کسی جائز مقصد کے لیے پالنا جائز ہے تاہم اگر کھس تفریح کے لیے ہوں اور وقت کے ضیاع کا باعث ہوں تو ان سے بچنا چاہیے۔ ❷ ہر وہ مشغلہ جس کو جائز حد سے زیادہ اہمیت دی جائے اور اس پر وقت اور مال ضائع کیا جائے وہ منوع ہے۔ ❸ کبوتر بازی کی طرح پتنگ بازی بھی فضول اور خطرناک مشغلہ ہے۔ اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔ ❹ کبوتر کو شیطان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مقاصد کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

۳۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ
ابْنُ غَامِرٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ:
«شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

۳۷۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو
فرمایا: ”ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
يَعْقَبُ بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَرَيْجٍ،
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ
حَمَامَةٍ فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

۳۷۶۶۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے
(بھاگتے) دیکھا تو فرمایا: ”شیطان شیطان کا پیچھا کر
رہا ہے۔“

۳۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ
خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا زَوَادُ بْنُ الْحَرَّاجِ:
حَدَّثَنَا أَبُو سَاعِدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، رَجُلًا يَتَّبِعُ
حَمَامًا. فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا».

۳۷۶۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے
دیکھا تو فرمایا: ”شیطان شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۵۔ [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في اللعب بالحمام، ح: ۴۹۴۰ من حديث حماد بن، وتابعه
محمد بن أبي نقيب عند أبي نعيم في أخبار أصبهان ۷/۷۷، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۰۶.
۳۷۶۶ [صحیح] فيه علتان، الانتطاع وتدلّيس ابن جرير، ولكن الحديث السابق شاهد له.
۳۷۶۷ [صحیح] وضعفه البرصيري من أجل أبي سعد، وفيه علة أخرى، وحديث ۳۷۶۵ شاهد له.

۳۳۔ ابواب الادب تنہا سفر کرنے اور سونے سے حلق آوآب و احکام

(المعجم ۴۵) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَحْدَةِ باب: ۳۵۔ تنہائی اچھی نہیں

(التحفة ۴۵)

۳۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تنہائی میں کیا کیا (خرابی اور نقصان) ہے تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔“
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ، مَا سَارَ أَحَدٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بے سفر میں بسا اوقات ایسے حالات پیش آسکتے ہیں کہ ساتھی سے تعاون اور مدد حاصل کرنے کی ضرورت پڑے اس لیے سفر میں نیک ہم سفر کا ساتھ ہونا چاہیے۔ ② رات کو زیادہ خطرات پیش آسکتے ہیں اس لیے رات کو اکیلے سفر کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔ ③ اگر انتہائی مجبوری ہو تو اکیلے سفر کیا جاسکتا ہے جیسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا سفر اکیلے طے کیا تھا۔ ④ آبادی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا عرف عام میں سفر نہیں کہلاتا لہذا اس میں تنہائی جائز ہے۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ باب: ۳۶۔ آگ بجھا کر سونا

(النسب ۴۶)

۳۷۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① موسمِ بقی اور چرائغ وغیرہ جلتا ہوا چھوڑ کر سونے سے حادثے کا خطرہ ہوتا ہے۔ گھر میں کسی چیز کو آگ لگ سکتی ہے۔ ② سردی کے موسم میں کمرے گرم کرنے کے لیے بعض اوقات کونکوں کی انگیٹھیں استعمال ہوتی ہے۔ بند کمرے میں انگیٹھیں جلتی چھوڑ کر سو جانے سے جہاں آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہاں زہریلی گیس کا کمرے میں جمع ہو جانا بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ گیس کا بیئر بھی کھلا چھوڑ کر سونے میں

۳۷۶۸۔ أخرجه البخاري، الجهاد والنسب، باب السير وحده، ح: ۲۹۹۸ من حديث عاصم به.

۳۷۶۹۔ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب لا تترك النار في البيت عند النوم، ح: ۶۲۹۳ من سفیان به، ومسلم، الأثرية، باب استحباب تخمير الإناء وهو تغليفه وإكساءه المقاء... الخ، ح: ۲۰۱۵/۱۰۰ عن أبي بكر بن أبي شيبة.



۳۳۔ ابواب الادب

راستے پر پڑاؤ کرنے سے متعلق آداب و احکام

بڑے خطرات ہیں۔ اس کے مفاسد بھی اخبارات میں آتے رہتے ہیں۔ ⑤ بجلی کا بلب جتا رہے تو اس سے یہ خطرہ نہیں تاہم نیز روشنی میں پرکون نیند حاصل نہیں ہوتی۔ اگر ضرورت ہو تو انتہائی بجلی روشنی کا بلب جلانا چاہیے۔ ⑥ کسی بھی خطرناک چیز (مثلاً بجلی کے آلات) استعمال کرتے وقت ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنا لازم ہے۔

۳۷۷۰۔ حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ: حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: إِحْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ. فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِسَأْنِهِمْ. فَقَالَ: «إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَذُوبُ لَكُمْ. فَإِذَا يَمْتَمُّ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

۳۷۷۱۔ حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ: حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَهَانَا. فَأَمَرَنَا أَنْ نَطْفِئَ شُرُجَنَا.

۳۷۷۰۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر کو آگ لگ گئی جب کہ گھر والے گھر میں تھے۔ نبی ﷺ کو ان کے حادثے کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔“

۳۷۷۱۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بہت سے کاموں کا) حکم دیا اور (بہت سے کاموں سے) منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا کہ (سوتے وقت) چراغ بجھا دیا کریں۔

۳۷۷۱۔ (المعجم ۴۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّزُولِ عَلَى الطَّرِيقِ (الصفحة ۴۷)

باب: ۴۷۔ راستے پر پڑاؤ کرنے کی ممانعت

۳۷۷۲۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے

۳۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۰۔ أخرجه البخاري، أيضاً، ح: ۶۲۹۴ من حديث أبي أسامة به، ومسلم، أيضاً، ح: ۱۰۱/۲۰۱۶ عن ابن أبي شيبه.

۳۷۷۱۔ [صحيح] تقدم، ح: ۳۶۰، وهذا طرف منه، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۰۱۲، وهذا مختصر منه.

۳۷۷۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، ح: ۲۵۷۰ من حديث يزيد به مختصراً الحسن لم يسمع من جابر كما قال ابن المديني، جامع التمهيد، ح: ۱۶۳، وهو مدلس، وعن، وجاء تصريح سماعه من جابر عند ابن خزيمة، ح: ۲۵۴۸، ولكن السند إليه ضعيف، راجع، ح: ۲۲۹.

۳۳۔ ابواب الادب

جانور پر سواری سے متعلق آداب و احکام

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَانَا هِشَامُ عَنْ
الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«لَا تَنْتَزِعُوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ، وَلَا تَقْضُوا
عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ».

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے شواہد ذکر کیے ہیں جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۱۸۱/۲۲ و الصحیحة للابن ابی شیبہ، رقم: ۱۳۳۳) بنا بریں سفر کے دوران میں رات کو کہیں رکنے کی ضرورت پیش آئے تو راستے سے ہٹ کر آرام کرنا چاہیے۔ ② سفر کے دوران میں گاڑی روکنے کی ضرورت ہو تو ایسی جگہ روکی جائے جہاں ٹریفک کی آمدورفت میں رکاوٹ نہ پڑے۔ ③ راستے پر قضائے حاجت کرنے سے گزرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ ④ غیر ضروری اور تکلیف دہ اشیاء راستے میں پھینکنا بری بات ہے۔



باب: ۲۸۔ جانور پر تین آدمیوں

کا سوار ہونا

(المعجم ۴۸) - بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى

دَابَّةٍ (النسفة ۴۸)

۳۷۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ:
حَدَّثَنَا مُورِقُ الْعَجَلِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ تَلَّقَّنِي بِنَا. قَالَ: فَتَلَّقَنِي بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ
بِالْحُسَيْنِ. قَالَ: فَحَمَلْنَا أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ،
وَالْآخَرَ حَلْفَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

۳۷۷۳- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم (بچے) بھی آپ کا استقبال کرتے چنانچہ (ایک بار) میں اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو (سواری پر) اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

فوائد و مسائل: ① بزرگوں کو چاہیے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کریں۔ ② سفر سے واپس آنے والے کا

۳۳۔ ابواب الادب۔ سرگوشی سے متعلق آداب و احکام

استقبال کرنا درست ہے لیکن اس میں بے جا تکلفات کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ ⑤ جانور پر ایک سے زیادہ افراد سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ جانور آسانی سے بوجھ برداشت کر سکے۔ بے سفر میں یا کمزور جانور پر دو افراد کا سوار ہونا مناسب نہیں۔ ⑥ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما سچے تھے۔ ان دونوں کا بوجھل کر بھی ایک بڑے آدمی کے برابر نہیں تھا اس لیے تین افراد کا سوار ہونا جانور کے لیے مشقت کا باعث نہیں تھا۔

(المعجم ۴۹) - بَابُ تَقْرِيبِ الْكِتَابِ باب: ۴۹- تحریر پر (سیاہی خشک کرنے (الحفة ۴۹)

۳۷۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنبَأَنَا يَحْيَى: أَنبَأَنَا
أَبُو أَحْمَدَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَرَبُّوا ضِعْفَكُمْ،
أَنْجَحَ لَهَا. إِنَّ الثَّرَابَ مُبَارَكٌ».

(المعجم ۵۰) - بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونِ الثَّالِثِ (الحفة ۵۰)

۳۷۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَكَلَّمْتُمْ ثَلَاثًا، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونِ
صَاحِبِهِمَا. فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْزِنُهُ».

۳۷۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۷۷۷- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي: ۱۶۸۱، ۱۶۸۲ من حديث بقیة عن عمر بن أبي عمر الکلاعی
عن أبي الزبير به، وقال ابن معين: إسناده لا يسوي شيئاً (جامع الخطيب)، وقال أحمد: منكر، عدي: ۵۰۵/۲
شيخ بقیة مجهول، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

۳۷۷۵- أخرجه مسلم، السلام، باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث، بغیر رضاه، ح: ۳۸/۲۱۸۴ عن محمد بن
عبدالله بن نمیر به مختصراً، ولم يذكر وكيعاً.

۳۷۷۶- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۹/۲، والحميدي، ح: ۶۴۵ (بتحقيق) عن سفيان به، وصرح بالسماع،
وتابعه جماعة، منهم مالك، الموطأ: ۹۸۸، ۹۸۹.

اسلام سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الأدب

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَنَاجَى
اثنانِ دُونَ الثَّالِثِ.
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے
منع فرمایا کہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں
مرگوشی کریں۔

فوائد و مسائل: ① مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہر حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ② جب
تین آدمیوں میں سے دو الگ ہو کر بات کریں گے تو تیسرا آدمی محسوس کرے گا کہ انھوں نے مجھے اس لائق نہیں
سمجھا کہ بات چیت میں شریک کریں علاوہ ازیں شیطان کے دوسرے سے یہ خیال بھی آسکتا ہے کہ شاید یہ
دونوں میرے خلاف کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔ ③ ایسے عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جس کے نتیجے میں بدگمانی پیدا
ہونے کا اندیشہ ہو۔ ④ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمیوں کو آپس میں ایسی زبان میں گفتگو نہیں کرنی چاہیے جسے
تیسرا سمجھ نہ سکے۔ ⑤ اگر مجلس میں زیادہ افراد موجود ہوں تو دو آدمی الگ ہو کر بات چیت کر سکتے ہیں۔

باب ۵۱۔ جس کے پاس تیر ہوں

(المعجم ۵۱) - بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِتَاهُمْ

اسے چاہیے کہ ان کے بھل (لوہے)

فَلْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا (التحفة ۵۱)

کا تیز حصہ) پکڑ کر رکھے

۳۷۷۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو
ابْنِ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ
رَجُلٌ بِسِتَاهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «أُمِيتْ بِنَصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ.
۳۷۷۷۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میں نے
حضرت عمرو بن دینار سے کہا: آپ نے حضرت جابر بن
عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی تیر لے
کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان
کے پیکان پکڑ لو۔“ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

فوائد و مسائل: ① اگر آدمی کے پاس کوئی نوک دار چیز ہو تو دوسروں کے پاس سے گزرتے ہوئے احتیاط
سے کام لیتا چاہیے کہ نادانستہ طور پر کسی کو نہ لگ جائے۔ ② نصال (پیکان) سے مراد تیر کا وہ نوک یا حصہ ہے جو
لوہے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور شکار کو لگ کر اسے زخمی کرتا ہے۔ ③ تیز چھری اور قینچی وغیرہ کی نوک بھی کسی کو چھسکتی
ہے۔ گدھا گاڑی، بیل گاڑی یا ترک وغیرہ پر لدا ہوا سامان بھی اگر اس قسم کا ہو کہ کسی گزرنے والے کو نقصان
پہنچنے کا خطرہ ہو سکتا ہو تو لازمی احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ④ راقص گن اور کلا شکوف وغیرہ لوہ
کر کے نہیں رکھنی چاہیے نہ اس حالت میں انھیں لے کر بازار مسجد یا کسی جگہ جانا چاہیے جہاں لوگ جمع ہوں

۳۷۷۷۔ أخرجه البخاري، الصلاة، باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد، ح: ۴۵۱، ومسلم، البر والصلة،
باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق... الخ، ح: ۲۶۱۴/۱۲۰ من حديث سفیان به.



۳۳۔ ابواب الأدب قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

تاکہ اتفاقی طور پر حادث نہ ہو جائے۔ ⑤ حدیث کے آخر میں یہ جملہ ہے: [قَالَ نَعَمْ] بعض علماء نے ترجمہ کرتے وقت اسے صحابی کا قول سمجھ کر ترجمہ کیا ہے: ”وہ بولا بہت خوب“ یا ”اس نے کہا: بہت اچھا۔“ اصل میں یہ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کا کلام ہے کہ جب ان سے ان کے شاگرد سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو عمرو بن دینار نے فرمایا: ”ہاں (سنی ہے)۔“ یہ روایت حدیث کا ایک طریقہ ہے کہ شاگرد حدیث پڑھ کر استاد کو سنائے اور استاد تصدیق کرے کہ یہ حدیث اسی طرح ہے۔ اسے محدثین کی اصطلاح میں ”عرض“ کہتے ہیں۔

۳۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ: ۳۷۷۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص حیر لے کر ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو اسے چاہیے کہ ان کے پکان ہاتھ سے پکڑ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو کچھ گزند پہنچے۔“
 حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ، أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ. أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نِصُولِهَا.»

(المعجم ۵۲) - بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ (النعمة ۵۲)

۳۷۷۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۳۷۷۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن کریم (صحت کے ساتھ) پڑھنے میں ماہر (قیامت کے دن) معزز نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص اسے انک انک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں مشقت ہوتی ہے اس

۳۷۷۸۔ أخرجه البخاري، الفتن، باب قول النبي ﷺ ”من حمل علينا السلاح فليس منا“، ح: ۷۰۷۵، ومسلم، الأدب، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق أو غيرهما... الخ، ح: ۱۶۴/۲۶۱۵ من حديث أبي أسامة به.
 ۳۷۷۹۔ أخرجه البخاري، التفسير، سورة ”عبس“، ح: ۴۹۳۷، ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتبع فيه، ح: ۲۴۴/۷۹۸ من حديث قتادة به.

۳۳- ابواب الادب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

السَّمْفَرَةُ الْكِرَامُ الْبَرَّةُ. وَالَّذِي يَقْرَأَهُ يُتَمَتِّعُ بِهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ»۔
 (فوائد و مسائل: ① قرآن کے ماہر سے مراد حافظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنے والا قاری یا عالم با عمل ہے۔
 ② جو شخص تجوید کے ساتھ روانی سے نہیں پڑھ سکتا اس کے باوجود شوق سے پڑھتا ہے اور پڑھنے میں جو مشقت ہوتی ہے اسے برداشت کرتا ہے اس کے لیے دگنا ثواب ہے۔ اس میں ان معمر حضرات کے لیے بڑی خوشخبری ہے جن کی زبان موٹی ہو جاتی ہے تو وہ کوشش کے باوجود صحت و خارج کا لحاظ رکھ کر الفاظ اور آئینہ کر سکتے ہیں تاہم تلاوت ترک نہ کریں بلکہ یہ عمل صالح جاری رکھیں۔ ③ ظلو ص نیت کے ساتھ ادا کیا جونا ناقص عمل بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے جب وہ عمل نقص کے بغیر ادا کرنا ممکن نہ ہو۔

۳۷۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ، إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ. فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ، بِكُلِّ آيَةٍ، دَرَجَةٌ. حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ نَفْسِي بِرَمْعَةٍ»۔
 ۳۷۸۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن والے (حافظ یا قاری) سے (قیامت کے دن) جنت میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا جا۔ وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے ساتھ ایک ایک درجہ بلند ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اسے جو آخری آیت یاد ہے وہ بھی پڑھ لے۔“

فوائد و مسائل: ① اس سے قرآن مجید کے حافظ اور کثرت سے اس کی تلاوت کرنے والے کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ ② اگر پورا قرآن مجید یاد نہ ہو تو بھی جتنا یاد ہے اس کے مطابق درجات بلند ہوں گے۔ ③ اس حدیث میں تلاوت اور حفظ قرآن کی ترغیب ہے۔

۳۷۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مَهَاجِرٍ، عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِحَبِيءٍ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاجِبِ»۔
 ۳۷۸۱- حضرت زیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن قرآن مجید ایسے مرد کی شکل میں آئے گا جس کا رنگ اڑا ہوا ہو اور کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے رات کو بیدار رکھا۔“

۳۷۸۰- [حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۴۰ من حديث شيبان به، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۱۶۶۴، وإسناده حسن.

۳۷۸۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۵۲ عن وكيع به عن بشير بن مهاجر وثقه الجمهور، وهو حسن الحديث، وشيخه عبدالله بن بريدة ثقة، وللحديث شواهد عند الطبراني وغيره.

۳۳۔ ابواب الأدب قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

فَقُولُ: اَنَا الَّذِي اَشْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَأَطَمَّاتٌ اور دن کو بیجا سا رکھا۔
نَهَارَكَ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شایب سے مراد وہ انسان ہے جس کا رنگ بیماری کی وجہ سے یا سخت محنت اور تھکاوٹ کی وجہ سے تبدیل ہو گیا ہو۔ ② اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جس طرح قرآن پڑھنے والا تہجد میں تلاوت کی محنت اور تھکاوٹ برداشت کرتا تھا، قرآن کو بھی اسی شکل میں ظاہر کیا جائے گا۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح قرآن کی تلاوت اور قیام کی وجہ سے آدمی کا رنگ بدل جاتا تھا، اسی طرح قرآن بھی انتہائی بھاگ دوڑ کرے گا کہ مومن کو زیادہ سے زیادہ بلند درجہ مل سکے۔ اور اس بھاگ دوڑ کا اثر اس کی ظاہری صورت میں نظر آئے گا۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَافَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ هُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَافَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ»۔

۳۷۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو اسے گھر میں تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹیاں ملیں؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی نماز میں تین آیتیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹیوں سے بہتر ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی تلاوت کا فائدہ اتنا زیادہ ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت اس کے مقابلے میں پیچھے ہے۔ ② حاملہ اونٹیوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ اس دور میں عربوں کے نزدیک یہ سب سے عمدہ اور قیمتی مال تھا۔ ③ نماز میں تلاوت کا ثواب نماز کے علاوہ تلاوت سے زیادہ ہے۔

۳۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَذْهَرِ: ۳۷۸۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «قُرْآنُ كُنْثَا

۳۷۸۲۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، ج: ۲/ ۸۰۲/ ۲۵۰ عن ابن أبي شيبة به۔
۳۷۸۳۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب الأمر بتعهد القرآن ... الخ، ج: ۲/ ۷۸۹/ ۲۲۷ من حديث عبد الرزاق به۔

۳۳۔ ابواب الادب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ مِثْلَ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ، إِنَّ تَعَاهُذَهَا صَاحِبُهَا بِمُعْقَلِهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ. وَإِنْ أَطْلَقَ عُقْلَهَا ذَهَبَتْ».
 بندھے ہوئے اونٹوں کی سی ہے۔ اگر مالک ان کے بندھنوں کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرے گا تو انھیں اپنے قابو میں رکھے گا اور اگر ان کے بندھن کھول دے گا تو وہ بھاگ جائیں گے۔

❦ فوائد و مسائل: ① اونٹ کو بٹھا کر ری سے اس کا گھٹنا باندھ دیا جاتا ہے۔ اس ری کو عقلا کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اونٹ بھاگ نہیں سکتا۔ ② قرآن مجید یاد کرنے کے بعد اسے پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ یاد رہے۔ اگر پابندی سے تلاوت نہ کی جائے تو حفظ کیا ہوا قرآن بھول جاتا ہے۔ ③ اگر تلاوت فرض اور نفل نمازوں میں خصوصاً نماز تہجد میں ہو تو برکات کا حصول زیادہ ہوتا ہے۔



۳۷۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ. فَنُصِفْتُهَا لِي وَنُصِفْتُهَا لِعَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ». قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِقْرَأُوا: يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَيَقُولُ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ فَيَقُولُ: أَتُنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. يَقُولُ: ﴿مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي. فَهَذَا لِي. وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ

۳۷۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ وہ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگا ہے۔“ انھوں نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھو بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ”سب تعریفیں جہانوں کے مالک اور پالنے والے کے لیے ہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ ”بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَلِكُ

۳۳۔ ابواب الادب۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

يَوْمَ الدِّينِ ﴿١﴾ ”جزا کے دن کا مالک ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ یہ (سب تعریف) میرے لیے ہے۔ اور یہ آیت میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ (یعنی جب) بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“ تو یہ میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔ اور سورت کی (باقی) آخری آیات میرے بندے کے لیے ہیں۔ (پھر) بندہ کہتا ہے: ﴿أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝﴾ ”ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔“ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔“

عَبْدِي نَصْفَيْنِ. يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يَغْنِي فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. وَأَجْرُ الشُّورَةِ لِعَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

❦ فوائد و مسائل: ① سورۃ فاتحہ سب سے عظیم سورت ہے۔ ② اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو ”نماز“ فرمایا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تلاوت نماز کا رکن ہے۔ ③ اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی آیت نہیں۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صحیح حدیث میں اس بات کی قطعی طور پر صراحت اور وضاحت موجود ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی ایک مستقل آیت ہے۔ امیر المومنین فی الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا قَرَأْتُمْ: ((الحمد لله)) فَأَقْرَأُوا ((بسم الله الرحمن الرحيم))، «إنها أم القرآن» وأُمُّ الْكِتَابِ، والسبع المثاني، و ((بسم الله الرحمن الرحيم))، إحداهما، یعنی جب تم سورۃ فاتحہ پڑھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرہ کیونکہ یہ (سورت فاتحہ) ام القرآن، ام الکتاب اور السبع الثانی ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس (سورۃ فاتحہ) کی ایک آیت ہے۔ دیکھیے: (سلسلہ

۳۳۔ ابواب الادب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

الأحادیث الصحیحة المجلد الثالث، ص: ۱۷۹، حدیث: ۱۱۸۳) دوسری سورتوں کے شروع میں بسم اللہ ہے وہ سورتوں کا جز نہیں تاہم یہ بھی اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی آیت ہے اور سورہ توبہ کے سوا ہر سورت کے ساتھ نازل ہوئی ہے اس لیے ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ ① جہری نماز میں سورت کے ساتھ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے تاہم آہستہ پڑھنا رائج ہے۔ ② اللہ کی حمد و ثنا بھی ایک لحاظ سے دعا ہے کیونکہ اللہ کی تعریف سے مقصود اس کی رضا اور قرب کا حصول ہوتا ہے اور حمد و ثنا کرنے والے کو یہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ ③ نمازی کو اگرچہ اسلام کے ذریعے سے ہدایت حاصل ہو چکی ہے اس کے باوجود انسان کو زندگی میں ہر قدم پر اللہ کی رہنمائی اور توفیق کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ بندہ نماز میں سورہ فاتحہ کے ذریعے سے اللہ سے ہدایت کی درخواست کرتا رہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۵۔ حضرت ابو سعید بن معلیؓ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تجھ کو قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت نہ سکھا دوں؟“ (اس کے بعد جب) نبی ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دہانی کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ یہی سب سے بڑی سورت (سات بار بار دہرائی جانے والی آیات) ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔“

۳۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟». قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْرِجَ. فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» [الفاتحة] وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيْتَهُ.

فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: وَلَقَدْ أَنْشَأْنَا سَبْعًا

مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (الحجر: ۸۷) ”یعنی ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔“ ② سورہ فاتحہ کو ”سبع مثانی“ اس لیے فرمایا گیا ہے کہ یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ ③ سورہ فاتحہ کو ”قرآن عظیم“ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے یعنی اس میں عقیدہ توحید، عملی توحید یعنی صرف اللہ کی عبادت اور صرف اس سے مدد مانگنا، اس کی

۳۷۸۵۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: 'ولقد أنشأنا سبعًا من المثاني والقرآن العظيم'، ج: ۴، ص: ۴۷۳ من حديث غندر به.

صفات عقیقہ آخرت وعدہ وعید گزشتہ انبیاء اور ان کی امتوں کے نیک اور نافرمان افراد کے واقعات سے عبرت اور اس سے ہدایت کی درخواست جیسے اہم مضامین موجود ہیں۔ (۱۵) اہم مسئلہ سمجھانے سے پہلے اسے سمجھنے کا شوق پیدا کر دیا جائے تو وہ اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے اور یاد رہتا ہے۔

۳۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں۔ اس نے اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کی حتیٰ کہ اس کی مغفرت ہوگی۔ (وہ سورت تِلَاوُونَ آيَةٍ، شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا، حَتَّىٰ غُفِرَ لَهُ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي يَمْدُو الْمَلِكُ﴾ [الملك]۔

🌟 فوائد و مسائل: ① ”شفاعت کی۔“ یعنی قیامت کے دن شفاعت کرے گی جیسا کہ ایک روایت میں [تَشْفَعُ] ”شفاعت کرے گی۔“ کا لفظ ہے۔ (سنن ابی داؤد، الصلاة، باب فی عدد الآی حدیث: ۱۳۰۰) ② قیامت کے دن اعمال محسوس صورت میں سامنے آئیں گے۔ ③ قیامت کو نیک اعمال بھی شفاعت کریں گے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت ایمان کے ساتھ اور خلوص نیت سے ہو تو مغفرت کا باعث ہے۔

۳۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (سورۃ اخلاص) تمہاری قرآن کے برابر ہے۔“ ① حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [إخلاص] تَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ۔

🌟 فوائد و مسائل: ① سورۃ اخلاص کا ثواب ایک تمہاری قرآن کے برابر ہے۔ ② اس کی عظمت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں توحید کا بیان ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کو توحید سے محبت اور شرک سے انتہائی نفرت ہے۔

۳۷۸۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب فی عدد الآی، ح: ۱۴۰۰ من حدیث شعبۃ بہ، وقال الترمذی 'حسن'، ح: ۲۸۹۱، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۶۶، والحاکم ۲/ ۴۹۷، ۴۹۸، ووافقه الذهبی.

۳۷۸۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذی، فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورة الاخلاص وسورة إذا زلزلت، ح: ۲۸۹۹ من حدیث خالد بن مخلد بہ، وقال: 'حسن صحيح'.

۳۲۔ ابواب الأدب

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

۳۷۸۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مَنْ قُلَّ هُوَ اللَّهُ أَخَذَهُ (سورۃ الغلام) قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔“

۳۷۸۹۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُ اَحَدٌ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ اَتَهَانِيْ قرآن کے برابر ہے۔“

۳۷۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ ابْنِ خازِم، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قُلَّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» [الإخلاص]، تَعَدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ».

🌞 فائدہ: اس سے سورت اخلاص ہی مراد ہے یعنی وہ سورت جس میں یہ بیان ہے کہ اللہ واحد اکبر اور بے نیاز ہے۔



باب ۵۳۔ اللہ کے ذکر کی فضیلت

(المعجم ۵۳) بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

(التحفة ۵۳)

۳۷۹۰۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر تمہارے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کو سب سے زیادہ پسند تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا اور تمہارے لیے سونا اور چاندی (اللہ کی راہ میں) دینے سے بہتر اور اس بات سے

۳۷۹۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَثِيبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَخْرَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَرْضَاهَا عِنْدَ

۳۷۸۸۔ [صحیح] والحديث السابق شاهدا له.

۳۷۸۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۲۲/۴ عن وكيع به، وتابعه ابن مهدي (أيضا)، وصححه البوصيري، وأخرجه السنائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۶۹ من حديث شعبة عن أبي قيس به.
۳۷۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [في أن ذكر الله كثيرا أفضل من الغازي في سبيل الله]، ح: ۳۳۷۷ من حديث عبد الله بن سعيد به، وذكر كلاما.

۳۳۔ أبواب الأدب اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

مَلِكِكُمْ، وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالنَّوَرِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا غَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، أَعْنَاقُكُمْ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «ذَكَرَ اللَّهُ».

بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا ذکر۔“

وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا عَمِلَ امْرُؤٌ يَعْمَلُ، أُلْجِي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کر سکتا جو اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر مؤثر ہو۔

🌞 فوائد ومسائل: ① ہر عمل کی بنیاد اللہ کے لیے اخلاص اور اس کی یاد پر ہے۔ اور تمام بڑی بڑی عبادات کا مقصد اللہ کے حضور عبودیت کا اظہار اور اس کی یاد ہے جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طہ: ۱۴) ”نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔“ حج میں تلبیہ ایک اہم ذکر ہے جو ایک طویل عرصے تک مسلسل جاری رہتا ہے۔ قربانی کے موقع پر فرمایا: ﴿لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج: ۳۲) ”اللہ نے انھیں جو مویشی دیے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں۔“ قربانی کے دنوں کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: ”یہ کھانے پینے کے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔“ (صحیح مسلم، الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق.....، حدیث: ۱۱۳۱) ② جہاد میں بھی خلوص اور ذکر کی وجہ سے برکت حاصل ہوتی ہے چنانچہ جہاد کے دوران میں نماز ادا کرنے کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرمایا: ﴿فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ فَيَأْمُرُ وَقَعُودًا وَعَلَىٰ خُنُوبِكُمْ﴾ (النساء: ۱۰۳) ”جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے بیٹھے اور لیے اللہ کو یاد کرتے رہو۔“ ③ نماز روزہ زکوٰۃ اور جہاد کے اپنے فوائد ہیں جن کی وجہ سے ان اعمال کی ادائیگی بھی ضروری ہے تاہم اللہ کا ذکر عبادات کے لیے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں انھیں فرشتے گھیر لیتے ہیں

۳۷۹۱۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: ۳۹/۲۷۰۰ من حديث أبي إسحاق به.

۳۲۔ ابواب الادب

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَنَعَّشَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ».

اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔“

فوائد ومسائل: ① ذکر کے لیے بیٹھے والوں سے مراد مسنون انداز سے ذکر کرنے والے ہیں مثلاً: نماز سے فارغ ہو کر مسنون اذکار میں مشغول افراد یا وعظ و درس قرآن وحدیث کی مجلس یا آپس میں اللہ کی نعمتوں کا ذکر تاکہ دل میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔ ② خود ساختہ الفاظ کے ساتھ خود ساختہ طریقوں سے ذکر کرنا خلاف سنت ہے جیسے روشنیاں بجھا کر اجتماعی طور پر ذکر کرنا بالخصوص الفاظ کی ضرر میں لگانا یا ایسی دعاؤں کو اہمیت دینا جو نبی ﷺ سے منقول نہیں مثلاً: درود تاج، درود مایہ نعت پیکل، شش قفل وغیرہ۔ ایسی چیزوں سے ثواب کی بجائے گناہ کا اندیشہ ہے۔ ③ فرشتے نیکی کی مجلس میں شریک ہوتے ہیں۔ ④ سکینت سے مراد دل میں اطمینان وسکون اور خوشی کی خاص کیفیت ہے جو ذکر کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ ⑤ فرشتوں میں ذکر فرمانے کا مقصد اس عمل پر خوشنودی کا اظہار ہے۔



۳۷۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَعَتَاهُ».

۳۷۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔“

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ کی عام معیت تو ہر مخلوق کے ساتھ ہے کہ وہ اپنے علم اور قدرت کے لحاظ سے ہر ایک کے ساتھ ہے۔ ایک معیت مدد اور نصرت کی ہوتی ہے جو اس کی راہ میں جدوجہد یا جنگ کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی ایسی ہی معیت ہے جو ذکر کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے اس کا مقصد خوشنودی کا اظہار ہے۔ ② اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر ہر نگہ موجود نہیں بلکہ آسمانوں پر عرش عظیم کے اوپر ہے جیسا کہ

۳۷۹۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۵۴۰ / ۲ عن محمد بن مصعب به، وتابعه أبو المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، وحت أبو بصير، وله شاهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث أبي صالح عن أبي هريرة به.

۳۳۔ ابواب الأدب - لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

قرآن و حدیث کی صریح نصوص سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ (علقہ ۵۲:۵۰) اللہ کا ذکر بہت بڑی نیکی ہے۔

۳۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُشَيْرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ شَرَّ أَعْرَابٍ إِلَّا سَلَامَ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ. فَأَنْبَشِي مِنْهَا بِشْيَاءَ أَتَشْتَبِهُ بِهِ. قَالَ: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

۳۷۹۳۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اسلام میں نیک اعمال بہت زیادہ ہیں (میں ان سب کو کا حقد ادا نہیں کر سکتا) مجھے ایک بات بتا دیجیے جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① شرایع سے مراد اللہ کے مقرر کردہ احکام جن میں فرض بھی ہیں، نوافل بھی ہیں اور مستحبات بھی۔ ② فرائض کی ادائیگی ہر حال میں ضروری ہے لیکن مستحبات کی بھی اپنی اہمیت ہے اور نوافل بھی قرب الہی کا ذریعہ ہیں۔ بعض لوگ ان اعمال کی کثرت دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں جیسے اس صحابی نے خواہش ظاہر کی کہ آسان سی نیکی سے کافی ثواب حاصل ہو جائے۔ ③ اللہ کے ذکر کو محمول بنالینے سے نقلی عبادات کی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ④ کثرت سے ذکر کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ مختلف اوقات کے لیے جو اذکار بتائے گئے ہیں ان پر پابندی کی جائے مثلاً: صبح و شام کے اذکار کھانے پینے کے اذکار وغیرہ اور یہ مطلب بھی ہے کہ عام اذکار کثرت سے کیے جائیں مثلاً: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وغیرہ۔

باب ۵۴۔ لا إله إلا الله کی فضیلت (المعجم ۵۴) - بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(النحفة ۵۴)

۳۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ الرِّبَابِ، عَنْ

۳۷۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ

۳۷۹۳۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء في فضل الذكر، ح: ۳۲۷۵ من حديث زيد بن الحباب به، وقال: 'حسن غريب'، وصححه ابن حبان، ح: ۳۳۱۷، والحاكم: ۴۹۵/۱، ووافقه الذهبي.

۳۷۹۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء ما يقول العبد إذا مرض، ح: ۳۴۳۰ من حديث أبي إسحاق به، وقال: 'حسن غريب وقد رواه شعبة عن أبي إسحاق به موقوفًا'، وهو صحيح.

۳۳۔ ابواب الأدب

لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

نے فرمایا: ”جب بندہ کہتا ہے: لا إله إلا الله وَاللهُ أَكْبَرُ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ تو اللہ عز و جل فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: لا إله إلا الله وَحْدَهُ“ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، مجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے: لا إله إلا الله لَا شَرِيكَ لَهُ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ جب وہ کہتا ہے: لا إله إلا الله لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اسی کے لیے ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی میرے ہی لیے ہے اور تعریف بھی میری ہی ہے۔“ جب بندہ کہتا ہے: لا إله إلا الله وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچاؤ نہیں اور نیکی کی طاقت نہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری توفیق کے بغیر (گناہ سے) بچاؤ نہیں اور (نیکی کی) طاقت نہیں۔“

(راوی حدیث) ابواسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد (میرے استاد) انغر نے (حدیث بیان کرتے ہوئے) ایک جملہ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَضِيِّ، أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا. وَلَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي.»

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: ثُمَّ قَالَ الْأَعْرَضِيُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ. قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: مَنْ رَزَقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمْسَهُ النَّارُ.

لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

چنانچہ میں نے ابو جعفر سے کہا: (استاذ صاحب نے) کیا فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ فرمایا ہے: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو گئے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

🌞 نوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت موقوفاً صحیح ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے مرفوعاً صحیح قرار دیا ہے اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه: ۳/۳۷۳۷۸، رقم: ۱۳۹۰) ② لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سب سے بڑی حقیقت ہے اور مذکورہ بالا اذکار اس حقیقت کا اعتراف ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ بھی ان کی تصدیق فرماتا ہے۔ ③ اللہ کے تصدیق فرمانے سے ان اذکار کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اس لیے ان کا ثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔ ④ اگر حادثاتی موت کی صورت میں زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے کا موقع نہ ملا تو دل کا یقین و اعتقاد خفرت کا باعث ہوگا، ان شاء اللہ۔ کیونکہ احادیث میں حادثاتی موت کی مختلف صورتوں کو شہادت کی موت قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۹۵- حضرت یحییٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ حضرت امّ سعدی مرثیہ علیہا سے روایت کیا انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد (ایک دفعہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچا زاد (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے امیر المومنین بننے سے ناگواری محسوس ہوئی ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”مجھے ایک کلمہ معلوم ہے جسے اگر کوئی شخص اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ اس کے

۳۷۹۵- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ يَسْعَرَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ سَعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ: مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: مَا لَكَ عَيْنًا؟ أَسَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمَلِكَ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً، لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ، إِلَّا كَانَتْ نُورًا صَاحِبِهَا. وَإِنْ جَسَدَهُ

۳۳۔ ابواب الادب

لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ کی فضیلت کا بیان

وَرُوْحَهُ لَيَجِدَنَّ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ
أَسْأَلُهُ حَتَّى تُؤْفِي. قَالَ: أَنَا أَعْلَمُهَا. هِيَ
الَّتِي أَرَادَ عَمُّهُ عَلَيْهَا. وَلَوْ عَلِمَ [أَنَّ] شَيْئًا
أَنْجِي لَهُ مِنْهُ، لَأَمَرَهُ.

ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کلمہ معلوم ہے۔ یہ وہی ہے جسے
کہنے کا آپ نے اپنے چچا (ابوطالب) کو (اس کی
موت کے وقت) فرمایا تھا۔ اگر نبی ﷺ کو علم ہوتا کہ
کوئی اور کلمہ اس کے لیے نجات کا زیادہ سبب بن سکتا
ہے تو آپ اسے وہی (کوئی اور کلمہ) پڑھنے کا حکم دیتے۔

🌞 نو آمد و مسائل: ① حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر ؓ کے خاندان
(بنو تمیم) سے تعلق رکھتے تھے۔ ② صحابہ کرام ؓ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف تھا کہ جنت کی خوشخبری ملنے
کے باوجود ڈرتے تھے۔ یہ خوف ایمان کا ثبوت ہے جس طرح اللہ کی رحمت کی امید ایمان کا جز ہے۔ ③ مسکن کی
نظر میں دنیا کی حکومت اور عہدے کی نسبت آخرت کی نجات زیادہ اہم ہے۔ ④ دین کا علم بہت قیمتی ہے۔
صحابی رسول کو ایک مسئلہ معلوم نہ کر سکتے پر بہت غم ہوا۔ ⑤ کلمہ توحید کا اقرار اور اس پر ایمان ہی نجات کی
بنیادی شرط ہے۔

۳۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَّانٍ
الْوَائِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَّانَ
ابْنِ الْكَاهِلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ،
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَرْجِعُ
ذَلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُّوَقِنٍ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا».

۳۷۹۶۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان اس چیز کی
گواہی دیتا ہوا فوت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور یہ گواہی اس کا دل
یقین سے دے رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت
فرمادے گا۔“

✽ فائدہ: نجات کا دار و مدار دل کے یقین پر ہے اس کے بغیر زبان کا اقرار نجات کے لیے کافی نہیں۔

۳۷۹۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِمِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْطُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ، وَلَا تُشْرِكُ دُئْبًا».

۳۷۹۷- حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے بڑھ کر (افضل) کوئی عمل نہیں اور یہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔“

۳۷۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. أَخْبَرَنِي سَمِيُّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَذْلٌ عَشْرَ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِبِّي عَنْهُ مِائَةُ سَبَبٍ، وَكُنَّ لَهُ جُزْأٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، سَابِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَنَّى بِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ».

۳۷۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایک دن میں سو بار یہ الفاظ کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے لیے (نام اعمال میں) سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سونگناہ مٹا دیے جائیں گے اور ان کی وجہ سے سارا دن رات تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے

زیادہ ذکر کرے۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ کا ذکر ثواب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ② بعض اذکار مالی صدقات و خیرات سے زیادہ ثواب کا باعث ہوتے ہیں۔ ③ مسنون ذکر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ④ مسنون اذکار میں اس قدر برکات و فوائد موجود ہیں کہ ان کے ساتھ مزید اذکار ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اپنے بنائے

۳۷۹۷۔ [مسندہ ضعیف] ذکر یا تقدم حاله، ح: ۲۴۸۱، وفيه علة أخرى (محمد بن عقیق).

۳۷۹۸۔ أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ح: ۲۹۳۳، ۶۴۰۳، وسلم، الذكر والدعاء،

باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۶۹۱/۲۸ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۲۰۹/۱.

۳۳۔ أبواب الأدب.

ہوئے اذکارِ ثواب کا باعث بھی نہیں۔

۳۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ غَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: فِي ذُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ كَعَتَايَ رَقِيَّةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

۳۷۹۹۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر غلبہ قادر ہے۔“

باب: ۵۵۔ اللہ کی تعریف کرنے والوں

کی فضیلت

(المعجم ۵۵) - بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ

(التحفة ۵۵)

۳۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ كَثِيرٍ بَنِي بَشِيرٍ بَنِي الْفَارِجِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، ابْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَفْضَلُ الذُّكْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ».

۳۸۰۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل ذکر [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] ہے اور سب سے افضل دعا [الْحَمْدُ لِلَّهِ] ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① تمام مسنون اذکارِ رحمت و برکت کا باعث ہیں لیکن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ثواب اور اس کی برکت سب سے زیادہ ہیں۔ ② اللہ کی تعریف بھی ایک دعا ہے کیونکہ انسان ثواب کی نیت سے نیکی اور ذکر کرتا ہے اس طرح اسے مطلوب (ثواب) حاصل ہو جاتا ہے۔ ③ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ سب سے افضل

۳۷۹۹۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عطية، تقدم، ح: ۳۷، وتلميذه تقدم، ح: ۸۵۴.

۳۸۰۰۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ح: ۳۳۸۳ من حديث موسى ابن إبراهيم به، وقال: 'حسن غريب'.

۳۳۔ ابواب الادب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان
و عا سورۃ فاتحہ ہے جسے حدیث میں الحمد للہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کی تعریف بھی ہے اور اس
سے ہدایت انعام اور ہدوی دعا بھی۔

۳۸۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيرٍ، مَوْلَى
الْعُمَرِيِّينَ، قَالَ: سَمِعْتُ قُذَامَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ
الْجُمَحِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ غَلَامٌ. وَعَلَيْهِ
ثَوْبَانِ مُعْصَرَانِ. قَالَ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: «أَنَّ عَبْدًا
مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ.
فَعَصَلْتُ بِالْمَلَائِكِينَ. فَلَمْ يَذَرْنِي كَيْفَ
يَكْتُبَانِيهَا. فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَا:
يَا رَبَّنَا! إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا تَذَرُنِي كَيْفَ
نَكْتُبُهَا. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا
قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ [قَالَا]: يَا رَبِّ!
إِنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي
لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ. فَقَالَ
اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، لَهُمَا: اكْتُبَاَهَا كَمَا قَالَ
عَبْدِي. حَتَّى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُمَا».

۳۸۰۱۔ حضرت قدامہ بن ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت
ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خدمت
میں حاضر ہوا کرتے تھے جب کہ وہ لڑکے تھے اور انھوں
نے عصفہ کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔
(ایک بار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث
سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ”اللہ کے ایک
بندے نے کہا: یا رب! لک الحمد کما ینبغی
لیجلال وجہک ولعظیم سلطانک“ اے میرے
رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی
جلالت و شان اور تیری عظیم سلطنت کے لائق ہے۔“ یہ
کلام (اعمال کلمے والے) دونوں فرشتوں کے لیے
مشکل ہو گیا۔ انھیں پتہ نہ چلا کہ اسے کس طرح لکھیں
(کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت اور اس کی سلطنت
واقفہ کی شوکت کی پیمائش ممکن نہیں کہ اتنی تعریف لکھ
دیتے۔) وہ اوپر آسمانوں میں گئے اور عرض کیا: یا رب!
تیرے بندے نے ایک بات کہی ہے، ہمیں معلوم نہیں
کہ اسے کس طرح لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حالانکہ
اسے زیادہ معلوم تھا جو اس کے بندے نے کہا: میرے
بندے نے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: یا رب! اس نے
کہا ہے: اے میرے رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں
جیسے تیری ذات کی جلالت و شان اور تیری عظیم سلطنت

۳۸۰۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۲/۳۴۳، ۳۴۴، ح: ۱۳۲۹۷ من حديث إبراهيم بن المنذر به *
صلة بن بشير لم أجد من وثقه، وفيه علة أخرى.

۳۳۔ ابواب الأدب

اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی افضلیت کا بیان کے شایاں ہے۔ اللہ عزوجل نے ان (فرشتوں) سے فرمایا: اسے ایسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا ہے حتیٰ کہ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود اسے اس کا ثواب دوں گا۔“

۳۸۰۲۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (نماز کے دوران میں) ایک آدمی نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَلِبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ تعریف جو پاک اور برکتوں والی ہے۔“ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟“ اس آدمی نے کہا: میں نے (کہے تھے) اور میرا ارادہ تو نیکی کا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے تھے اور ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“

۳۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَلِبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هَذَا؟» قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا. وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ: «لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَمَا تَهَنَّئُهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ».



فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اسی مفہوم کی صحیح احادیث حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں البتہ ان میں یہ جملہ نہیں ہے۔ ”ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“ ② صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے بارہ فرشتے ان کلمات کے ساتھ جلدی کرتے ہوئے دیکھے کہ انھیں کون (پہلے لکھ کر پہلے) ادب لے جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ، حدیث: ۶۰۰) آسمان کے دروازے کھلنے کے الفاظ دوسرے کلمات کے بارے میں ہیں جو اس طرح ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَثِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُحْرًا وَأَصْلًا یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (صحیح مسلم المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ، حدیث: ۶۰۱) ③ فرشتوں کا ان کلمات کو جلد لکھنے کی کوشش کرنا

۳۸۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي: ۱۴۵۰/۲، الافتتاح، قول المأموم إذا عطس خلف الإمام، ج: ۹۳۳ من حدیث أبي إسحاق به، ورواه أحمد: ۳۱۷/۴ عن يحيى بن آدم به، عبد الجبار لم يسمع من أبيه كما تقدم، ج: ۸۵۵، فالسند منقطع، وأصل الحديث صحيح، له شواهد كثيرة جداً.

۳۳۔ ابواب الأدب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

ان کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۸۰۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ، أَبُو مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمَّ الصَّالِحَاتُ». وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ».

۳۸۰۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کوئی اچھی چیز (یا اچھی صورت حال) دیکھتے تو فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمَّ الصَّالِحَاتُ» [سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس کے فضل و انعام سے نیک کام (اور مقاصد) پورے ہوتے ہیں۔] اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز (یا بری صورت حال) سامنے آتی تو فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ» [ہر حال میں اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ہے۔]



❦ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس کی بابت تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة للألباني: رقم: ۲۶۵) و سنن ابن ماجه بتحقيق محمود محمد محمود حسن نصار: رقم: ۳۸۰۳) ② دنیا کی ہر نعمت اور کامیابی اللہ کا احسان ہے۔ مومن کو ہر موقع پر اس کا اعتراف کرنا چاہیے۔ ③ مشکلات اور مصائب میں بھی اللہ کے احسان کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہوتا ہے مثلاً: جب بندہ صبر کرتا ہے تو ثواب اور بلند درجات کا مستحق ہو جاتا ہے اس لحاظ سے مصیبت کے موقع پر اللہ کا شکر ہی کرنا چاہیے شکوہ نہیں۔

۳۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۳۸۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ»

۳۸۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن السني: ح: ۳۷۸ من حديث هشام بن خالد به، وصححه الحاكم: ۴۹۹/۱، وقال النووي: 'رواه... بإسناد جيد'، وصححه البوصري * الوليد تقدم، ح: ۲۵۵، لم يصرح بالسماع السلسل، وفيه علة أخرى، ح: ۹۱۹.

۳۸۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۲۳۳۵/۶ من حديث وكيع به، وانظر، ح: ۲۵۱ لحال موسى بن عبيدة * ومحمد بن ثابت مجهول كما قال البوصري وصاحب التقريب.

۳۳۔ ابواب الأدب

..... اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان
رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خَالٍ اَهْلِ النَّارِ ” ہر حال میں
اللہ کا شکر ہے۔ اے اللہ اہل جہنم کے حال سے تیری
پناہ کا طالب ہوں۔“

ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ. رَبِّ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ خَالٍ اَهْلِ النَّارِ».

۳۸۰۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ بندے کو کوئی نعمت دیتا ہے
اور بندہ الحمد للہ کہتا ہے تو بندے نے جو (شکر) ادا کیا
وہ ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے۔“

۳۸۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبٍ بْنِ
بِشْرِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«مَا أَنْتُمْ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: الْحَمْدُ
لِلَّهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ».

فائدہ: بندہ دنیا کی ظاہری نعمت کو اہمیت دیتا ہے حالانکہ اس نعمت پر جو شکر کی توفیق ملی اور شکر کے نتیجے میں
ملنے والی اخروی نعمتیں وہ اس دنیوی نعمت سے بدرجہا بہتر اور افضل ہیں لہذا نعمت حاصل کرتے ہی شکر ادا کرنا
ضروری ہے اور بندے کے لیے مفید بھی۔



(المعجم ۵۶) - بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ (النحفة ۵۶)

باب: ۵۶۔ اللہ کی تسبیحات پڑھنے کا ثواب

۳۸۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمات ایسے ہیں جو زبان
پر جگے ہیں (اعمال کے) میزان میں بھاری ہیں رحمان
کو پیارے ہیں: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ
اللَّهِ الْعَظِيمِ] ”میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور
اس کی تعریف کرتا ہوں پاک ہے اللہ عظیم والہ۔“

۳۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فُضَيْلٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«كَلِمَتَانِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ
فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ».

۳۸۰۵۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن السني، ح: ۳۵۶، والخرائطي في فضيلة الشكر من حديث أبي عاصم به،
واظفر، ح: ۲۷۷۵، وحسن البوصيري.

۳۸۰۶۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب فضل التسبيح ۶۴۰۶، ۶۶۸۲، ۷۵۶۳، ومسلم، الذكر والدعاء، باب
فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۶۹۴/۳۱ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به، وهو في كتاب الدعاء له،
ح: ۸۴.

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

۳۳۔ ابواب الأدب

نوافل و مسائل: ① قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا۔ ② اللہ کا ذکر بھی ایک نیک عمل ہے اس کا بھی وزن ہوگا۔ ③ اعمال کے وزن کا دار و مدار خلوص نیت اور اتباع سنت پر ہے۔ سنت کے مطابق خلوص سے کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی زیادہ وزنی ہوگا لیکن خلوص کے بغیر یا سنت کے خلاف کیا ہوا زیادہ عمل بھی بے وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مَاعْمَلُوا مِنْ عَمَلٍ فَحَقَلْنَاهُ حَبَآءً مُنْثَوْرًا﴾ (الفرقان ۲۴: ۲۵) ”اور انھوں نے جو (بظاہر نیک) اعمال کیے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں پراگندہ غبار کی طرح کر دیں گے۔“ ④ مذکورہ بالا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔

۳۷۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

پودا لگا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”ابو ہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟“ میں نے کہا: پودا لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں اس سے بہتر پودے نہ بتاؤں؟“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”کہو: اَسْبَحَانَ اللّٰهَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ان میں سے ہر ہر کلمے کے عوض جنت میں تمھارے لیے ایک ایک درخت لگا دیا جائے گا۔“

۳۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَيَّانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟» قُلْتُ: غَرْسًا لِي. قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ غَرْسٍ خَيْرٍ لَّكَ مِنْ هَذَا؟» قَالَ: بَلَىٰ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «ثَلُثُ: شَبَّحَانَ اللَّهَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، يَغْرِسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ».

نوافل و مسائل: ① اللہ کی تعریف کے کلمات اللہ کو بہت پیارے ہیں۔ ② جنت میں نعمتیں دنیا میں کی ہوئی نیکیوں کے مطابق ملیں گی۔ ③ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پہلے سے پیدا کیا ہوا ہے لیکن اب بھی ان میں نئی نعمتوں اور نئے نئے عذابوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ④ ہر مومن کے لیے جنت میں جگہ مخصوص ہے جہاں اس کے اعمال کے مطابق باغات، محلات اور دوسری نعمتیں تیار ہو رہی ہیں۔ ⑤ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کی اصل صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شاہد کی بنا قابل عمل اور قابل جنت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (التعلیق الرغیب: ۲/۲۳۳)

۳۸۰۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۵۱۲/۱ من حديث حماد بن عيسى، وقال: "صحيح الإسناد"، ووافقه الذهبي، وحسنه البوصيري. عيسى بن سنان، أبو سنان ضعيف من جهة حفظه، ضعفه الجمهور، وأصل الحديث صحيح

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

۳۸۰۸۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث

ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے گزرے تو وہ اللہ کا ذکر کر رہی تھیں۔ جب دن چڑھے رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے تو وہ اسی طرح (ذکر الہی میں) مصروف تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین تین بار کہے ہیں جو تمہارے لیے ہوئے ذکر سے (ثواب میں) زیادہ (یا فرمایا): وزن میں زیادہ ہیں۔ [سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِثْدَادَ كَلِمَاتِهِ] ”میں اللہ کی تسبیحات کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ میں اللہ کی تسبیحات کرتا ہوں اس کی ذات کی خوشنودی کے مطابق۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر۔ میں اللہ کی تقدیس کرتا ہوں اس (کی تعریف) کے کلمات کی سیاسی کے برابر۔“

🌞 فائدہ: ایک روایت میں سُبْحَانَ اللَّهِ کے بعد وَيَحْمَدُهُم کا لفظ بھی ہے۔ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب التسبیح أول النهار وعند النوم، حدیث: ۲۵۲۶) اس لیے اسے پڑھنا چاہیے: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُم...]

۳۸۰۹۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اللہ کی عظمت کا جو ذکر کرتے ہو یعنی تسبیح [سُبْحَانَ اللَّهِ]، تہلیل

۳۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا يَسَعُ بْنُ خَدَّانٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَشْدِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ صَلَّى الْعَدَاةَ، أَوْ بَعْدَهَا صَلَّى الْعَدَاةَ، وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهَ. فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، أَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَهِيَ كَذَلِكَ. فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتُ، مُنْذُ قُمْتُ عَنْكَ: أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَهِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ أَوْ أَوْزَنُ مِمَّا قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ مِثْدَادَ كَلِمَاتِهِ».



۳۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ

خَلْفٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ أَبِي عَيْسَى الطَّلْحَانِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ

۳۸۰۸۔ أخرجه مسلم، الذکر والدعاء، باب التسبیح أول النهار وعند النوم، ح: ۲۷۲۶/۷۹ عن ابن أبي شيبه به۔
۳۸۰۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۵۰۳، ۵۰۰/۱ من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي مرة، ونعقبه مرة، والصواب هو الأول * وموسى بن أبي عيسى ثقة، وصححه البوصيري.

۳۳۔ ابواب الادب

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] اور تحمید [أَلْحَمْدُ لِلَّهِ] کے الفاظ کہتے ہو وہ عرش کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں۔ ان کی ایسی جھنناہٹ ہوتی ہے جیسے شہد کی کھیوں کی جھنناہٹ۔ وہ اپنے کہنے والے کا (اللہ کے دربار میں) ذکر کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ (اللہ کے دربار میں) تمھارا ذکر ہوتا رہے؟“

عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ أُجْبِيهِ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ، يَنْعُطُنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيٍّ التَّحْلِ. تَذْكُرُ بِضَاعِيهَا. أَمَّا يُجِبُ أَخَذَكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، أَوْ لَا يَزَالُ لَهُ، مَنْ يَذْكُرُ بِهِ؟“

🌟 فوائد و مسائل: ① ایک مومن کے لیے یہ بہت بڑے شرف اور خوشی کی بات ہے کہ اللہ عزوجل کے دربار میں اس کا ذکر ہو۔ اس بلند مقام کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ مومن اللہ کا ذکر کرے۔ ② عرش اللہ کی ایک مخلوق ہے جس کی اصل حقیقت ہمیں معلوم نہیں۔ قیامت کو میدانِ حشر میں عرش الہی رکھا جائے گا اور کچھ خاص نیک اعمال کرنے والے افراد کو اس کے سامنے جس جگہ ملے گی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ یا اللہ! ہمیں بھی اپنے ان برگزیدہ بندوں میں شامل فرما۔ آمین۔

۳۸۱۰۔ حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی (آسان سا) عمل بتائیے کیونکہ میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں اور میرا بدن بھاری ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سو بار اللہ اکبر کہہ سو بار اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہہ سو بار سُبْحَانَ اللہ کہہ۔ یہ لگام اور کاغھی سمیت سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دیتے سے بہتر ہے سواوٹ (اللہ کی راہ میں قربان کرنے) سے بہتر ہے اور سوغلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔“

۳۸۱۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُفَيْهِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدَنْتُ. فَقَالَ: «كَبِّرِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَاحْمَدِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَسَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ قَوْمٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ».

۳۳- ابواب الأدب

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۳۲۲۱) و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۳۸۱۰) بتاہریں جو شخص بڑے بڑے اعمال انجام نہ دے سکتا ہو اس کے لیے اللہ کا ذکر ان اعمال سے بہتر ہے۔ ② محرراً دی کو اللہ کے ذکر میں زیادہ مشغول ہونا چاہیے۔

۳۸۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلِيلٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ، أَفْضَلُ الْكَلَامِ، لَا يَصْرُكُ بِأَيِّهِنَّ بَدَأَتْ: شُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ».



۳۸۱۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّوْشَاءُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سَمْعِيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: شُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ. وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

☀️ فائدہ: اس قسم کی نیکیوں سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں بڑے گناہ تو یہ سے معاف ہوتے ہیں۔

۳۸۱۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۵/۲۰ من حديث سفيان الثوري به، وتابعه شعبة، أحمد: ۵/۱۱ وغيره، ورواه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء الفبيحة... الخ، ح: ۱۲/۲۱۳۷ من حديث هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة عن سمرة بن جندب به.

۳۸۱۲- [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (في فضائل "شبحان الله وبحمده"... ح: ۳۴۶۶ عن نصر بن عبد الرحمن به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه أيضاً، ح: ۳۴۶۸ من حديث معن عن مالك به، وقال: "حسن صحيح".

۳۸۱۳- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے
انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:
[سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ] پڑھتے رہا کرو۔ ان کلمات کی وجہ سے گناہ اس
طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ
جاتے ہیں۔“

٣٨١٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو مَعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْقِبِ بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«عَلَيْكَ [بـ] - شُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ» فَإِنَّهَا، يُعْنِي، يَحْطِطُ
الْحَطَّاءُ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا.

باب: ۵- استغفار (اللہ سے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کرنا)

(المعجم ٥٧) - بَابُ الْإِسْتِفْهَارِ
(التحفة ٥٧)

۳۸۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سومر پہ (یہ استغفار کہتے ہوئے) شمار کرتے تھے: [رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ] "اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک توبہ تیرے قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔"

٣٨١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ وَالْمَحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ: كُنَّا لِنَعُدَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي
الْمَجْلِسِ يَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ،
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ»، مِائَةَ مَرَّةٍ.

☀️ فوائد و مسائل: ① توبہ و استغفار بہت بڑی نیکی ہے۔ ② نبی اکرم ﷺ گناہوں سے پاک تھے اس کے باوجود کثرت سے استغفار کرتے تھے کیونکہ استغفار بھی عودیت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ③ مجلسوں میں فضول باتیں کرنے اور غیبت اور گناہ میں مشغول ہونے کی بجائے اللہ کا ذکر اور استغفار کرنا بہتر ہے تاکہ گناہوں میں اضافہ نہ ہونے کی بجائے معافی اور رحمت ملے۔

۳۸۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۸۱۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

٣٨١٣- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عمر بن راشد، وتقدم، ح: ١٥٨٢.

٣٨١٤- [صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ١٥١٦، من حديث أبي أسامة به، وقال: «حسن صحيح غريب»، ح: ٣٤٣٤، ورواه مكيان بن عيينة عن محمد بن سودة به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٥٩.

۳۸۱۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۴۵۰، والنسائي في الكبرى: ۱۱۴/ ۱، ح: ۱۲۰۶۸، من حديث محمد

۳۳۔ ابواب الأدب

استغفار کا بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، مِائَةَ مَرَّةٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

۳۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُخَبَّرَةٍ بِنِ أَبِي الْحَرِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، سِتِّينَ مَرَّةً».

۳۸۱۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سو یا ستر مرتبہ سے مراد ایک تو اس مقدار کا تعین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی سو مرتبہ استغفار فرماتے اور کبھی ستر مرتبہ نیز ان احادیث سے کثرت سے استغفار کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② استغفار کے لیے کوئی مناسب الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں مثلاً: «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» یا حدیث: ۳۸۱۴ میں مذکور الفاظ۔



۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْمُخَبَّرَةِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي. وَكَانَ لَا يَعُدُّوهُمْ إِلَّا غَيْرِهِمْ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَيُّنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، فِي

۳۸۱۷۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں سے درشت زبان استعمال کرتا تھا۔ (معمولی بات پر ان پر غصہ آ جاتا اور انھیں ذائب جھڑک دیتا) ان کے سوا کسی سے یہ رویہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ”تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ ایک دن میں ستر

ابن عمر وہ، وصححه البرصيري، والبخاري في شرح السنة: ۷۰/۵، ح: ۱۲۸۶، وللحديث شواهد كثيرة. ۳۸۱۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۱۰/۴ عن وكيع به، ورواه أبو إسحاق عن أبي بردة به، أحمد: ۳۹۴/۵، والنسائي في عمل اليوم والليلة. ۳۸۱۷۔ [إسناده حسن] * أبو بكر بن عيَّاش تابعه أبو الأخرص، وإسرائيل وشعبة وغيرهم، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۵۸، والحاكم: ۵۱۱/۱، ۴۵۷/۲، والذهبي وغيرهم * أبو المنيرة وثقه ابن حبان، والحاكم وغيرهما، فحديثه لا يزل عن درجة الحسن، وله طريق آخر عند النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۸۲.

بار استغفار کیا کرو۔“

الْيَوْمَ، سَبْعِينَ مَرَّةً۔

۳۸۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”مبارک ہو اس شخص کو جسے اپنے نعمة اعمال میں زیادہ استغفار ملا۔“

۳۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَنْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْزِي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُشَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا»۔

فائدہ: استغفار زیادہ ہونے کا یہ فائدہ ہے کہ گناہ معاف ہوتے رہیں گے اور یہ کلمات اللہ کا ذکر ہونے کی وجہ سے نیکیوں میں شمار ہوتے رہیں گے، یعنی استغفار سے قیامت کے دن معافی ملنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

۳۸۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر گم سے نجات دیتا ہے اس کے لیے ہر تھکی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔“

۳۸۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُضَبِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ فَرْجَا، وَمِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ»۔

فائدہ: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت و دیگر احادیث سے مسلم ہے۔ علاوہ ازیں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا: اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ

۳۸۱۸۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱/۱۱۸، ح: ۱۰۲۸۹ عن عمرو بن عثمان به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند أبي نعيم، أخبار أصبهان: ۱/۳۳۰، وحلية الأولياء: ۱۰/۳۹۵، والخطيب: ۹/۱۱۱۔
۳۸۱۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۱۸ عن هشام به، وصححه الحاكم: ۴/۲۶۲ ورده الذهبي بقوله: "الحكم فيه جهالة"، وهو مجهول كما قال الحافظ في التقریب، والنووي في المذهب: ۳/۳۲۳۔

۳۳۔ ابواب الأدب

نیک اعمال کی فضیلت کا بیان

وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا (نوح ص ۱۲۶) ”اپنے رب سے بخشش مانگو (اور تو بہ کرو) وہ یقیناً بہت زیادہ بخشے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسانے گا اور تمہیں مال و اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے دریا جاری کر دے گا۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استغفار گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دنیوی مشکلات کے حل اور دنیوی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔

۳۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَشْرُوا. وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا».

۳۸۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو جب نیکی کرتے ہیں تو انہیں خوشی ہوتی ہے اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔“

باب: ۵۸۔ (نیک) عمل کی فضیلت

(المعجم ۵۸) - بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

(التحفة ۵۸)



۳۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا، وَأَزِيدُ. وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا، أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا. وَمَنْ أَتَانِي يَمْسِيهِ أَتَيْتُهُ هَرَوْلَةً. وَمَنْ

۳۸۲۱۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نیکی کرتا ہے اسے دس گنا (اجر) ملے گا اور میں (اس سے) زیادہ بھی دے دیتا ہوں۔ اور جو شخص گناہ کرتا ہے تو گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہے (زیادہ نہیں) یا میں (وہ گناہ بھی) معاف کر دیتا ہوں۔ اور جو شخص ایک باشت میرے قریب آتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔“

۳۸۲۰۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۶/ ۲۳۹، عن يزيد بن، وتابعه عفان عند أحمد: ۶/ ۱۲۹ وغيره، وسنده ضعيف، راجع ح: ۱۱۶ لحال علي بن زيد بن جدعان، وله شاهد حسن عند البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۹۹۲، انظر المشكاة بتحقيقي، ح: ۲۳۵۷.

۳۸۲۱۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى وحسن الظن به، ح: ۲۶۸۷/ ۲۲ من حديث وكيع به.

۳۲۔ ابواب الادب

نیک اعمال کی خصلیات کا بیان

لَقِنِي بِضَرَابِ الْأَرْضِ حَطِيبَةً، ثُمَّ لَا يُشْرِكُ
بِي شَيْئًا، لَقِنِيهَا بِوَسِيلِهَا مَغْفِرَةً۔
اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف
بھاگ کر آتا ہوں۔ جو شخص مجھ سے زمین بھر گناہ لے کر
ملے لیکن میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو میں
اسے اتنی ہی مغفرت لے کر ملتا ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: اس حدیث میں اللہ کی عظیم رحمت کا بیان ہے اس لیے بندے کو نیکیاں زیادہ کرنے کی
کوشش کرنی چاہیے اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔ ① جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ
اسے توفیق بخشا ہے۔ ② شرک کی موجودگی میں گناہ معاف نہیں ہوتے۔

۳۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ
سُبْحَانَهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي. وَأَنَا مَعَهُ
حِينَ يَذْكُرُنِي. فَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي
نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ خَيْرٍ
مِنْهُمْ. وَإِنْ أَقْرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا أَقْرَبْتُ إِلَيْهِ
فِرَاعًا. وَإِنْ أَتَانِي بِشَيْءٍ أَتَيْتُهُ هَوْلَةً»۔
۳۸۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:
میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق (اس سے معاملہ
کرتا) ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس
کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا
ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ
کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ان سے بہتر
(فرشتوں کی) جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر
وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ
اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا
ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا چاہیے۔ ② حسن ظن کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ نیک اعمال کیے
جائیں اور ان کی قبولیت کی امید رکھی جائے۔ گناہوں سے توبہ کی جائے اور بخشش کی امید رکھی جائے۔ گناہوں
کے راستے پر بھاگتے چلے جانا اور اللہ کی رحمت کی امید رکھنا نادانی ہے۔ ③ اس میں بالواسطہ عمل کی تلقین ہے
کیونکہ عمل کے بغیر ثواب کی امید نہیں رکھی جاسکتی لہذا اچھے عمل کرنے والا ہی اللہ سے اچھی امید رکھ سکتا
ہے۔ برے عمل کرنے والا بری امید ہی رکھ سکتا ہے۔ ④ جماعت میں ذکر کرنے سے مراد خود ساختہ اجتماعی ذکر

۳۸۲۲۔ أخرجه مسلم، الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ (والباب السابق)، ح: ۲۶۷۵/۲۱ عن ابن

ابی شیبہ ۵۔

۳۳۔ ابواب الادب

لاحول ولا قوة الا بالله کی فضیلت کا بیان

نہیں بلکہ یا تو یہ مراد ہے کہ جیسے نماز کے بعد سب لوگ اپنے اپنے طور پر مستون دعائیں اور اذکار پڑھتے ہیں یا اللہ کی رحمتوں، نعمتوں اور اس کے احکام وغیرہ کا ذکر ہے، یعنی ایک شخص بیان کرے اور دوسرے سنتے رہیں۔

۳۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ. قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي. وَأَنَا أَجْزِي بِهِ»۔
۳۸۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے کا ہر عمل (ثواب میں) بڑھتا ہے۔ (یعنی) ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوائے روزے کے کیونکہ وہ (خالص) میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“

🕌 فائدہ: یہ حدیث کتاب الصیام کے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۶۳۸۔

(المعجم ۵۹) - بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» (التحفة ۵۹)
باب: ۵۹۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت



۳۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَذْكَكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»۔
۳۸۲۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» پڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ)! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟“ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”کہا کر: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچاؤ ہو سکتا ہے اور نہ نیکی کی طاقت ہے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① یہ جملہ اللہ کے ذکر میں اہم جملہ ہے کیونکہ اس میں اس بات کا اقرار ہے کہ ہر وقت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ② اس میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد و توکل کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے عاجزی اور سستی

۳۸۲۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۶۳۸۔

۳۸۲۴۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب ما يكره من رفع الصوت في التكبير، ح: ۲۹۹۲، ومسلم، الذكر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذكر... الخ، ح: ۴۴/۲۷۰۴ من حديث عاصم به.

۳۳۔ ابواب الأدب

لاحول ولا قوة إلا بالله کی فضیلت کا بیان

کا اظہار ہے اور عبودیت کا یہ اظہار اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ⑤ نیکی کا کام انجام دے کر یا گناہ سے اجتناب کر کے دل میں فخر کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں ”نیکی بر باد گناہ لازم“ کی کیفیت پیش آ سکتی ہے اس سے بچاؤ کے لیے اس بات کی یاد دہانی کی ضرورت ہے کہ یہ سب میری کوشش اور بہادری سے نہیں بلکہ محض اللہ کی توفیق اور اس کے احسان سے ہے۔ ⑥ اس سوچ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھنے سے یقیناً جنت کی عظیم نعمتیں اور بلند درجات حاصل ہوں گے اس لیے اسے ”جنت کا خزانہ“ قرار دیا گیا ہے۔ ⑦ اللہ کا ذکر سری طور پر کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریاکاری نہیں ہوتی، البتہ جن مقامات پر ذکر بلند آواز سے کرنا مسنون ہے وہاں بلند آواز سے کرنا چاہیے۔

۳۸۲۵۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”[لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ]“

۳۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كُنُوزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۳۸۲۶۔ حضرت حازم بن حرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے حازم! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ زیادہ کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔“

۳۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ، مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا حَازِمُ! أَكْثِرْ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ».

۳۸۲۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۷/۵ عن وكيع به، وصححه البوصيري، ورواه عمرو بن ميمون، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۸۴۲، وابن حبان في صحيحه، ح: ۲۳۳۹، وعبد الرحمن بن غنم (أحمد) عن أبي ذر به، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۸۲۶۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۲/۴، ح: ۳۵۶۵ من حديث محمد بن معن بن محمد به، وحسنه الحافظ في الإصابة. وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

دعا کی فضیلت و اہمیت اور قبولیت دعا کے آداب و شرائط

- ﴿لَعُوٰی﴾ معنی: دعا لغت میں [دَعَا يَدْعُو] سے مصدر ہے۔ لغت میں اس سے مراد: طلب کرنا، بلانا، پکارتا، مدد چاہنا، درخواست کرنا اور ترغیب دینا ہے مثلاً: [دَعَاكَ اللَّهُ] ”میں نے اللہ تعالیٰ سے (خیر و برکت کی) درخواست کی۔“ قرآن مجید میں لفظ ”دعا“ متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے مثلاً:
- ① عبادت کے معنی میں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ﴾ (یونس: ۱۰۶) ”اور آپ اللہ کے سوا ان کو مت پکاریں جو نہ آپ کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔“
- ② مدد طلب کرنے کے لیے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ﴾ (البقرة: ۲۳) ”اور اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔“
- ③ بمعنی سوال کرنے کے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: ۴۰) ”مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“
- ④ ندا یعنی پکارنے کے لیے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ﴾ (بنی اسرائیل: ۵۲) ”جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے قیبل ارشاد کرو گے۔“
- ⑤ ثنا، یعنی تعریف کے لیے جیسے ارشاد الہی ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ﴾

(نبیؐ اسرائیل علیہ السلام) ”تم اس کی شاکہ اللہ کے نام سے کرو یا ”رحمن“ کے نام سے۔“

④ قول یعنی بات جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿دَعُواهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ﴾ (یونس: ۱۰۱)

”ان کا قول اس (جنت) میں ہوگا: اے اللہ تو پاک ہے۔“

* اصطلاحی تعریف: مندرجہ بالا نکات سے دعا کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاسکتی ہے:

”خیر و برکت کے حصول اور شر سے پناہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانا اور پکارنا ”دعا“ کہلاتا ہے۔“

* دعا کی فضیلت و اہمیت: دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ یہ ایسا کارگر کامیاب اور مؤثر ہتھیار ہے

جسے آپ کسی بھی وقت کسی بھی موقع پر بغیر کسی کی مدد کے چلا سکتے ہیں۔ جب انسان مشکلات و مصائب

میں گھر جائے حالات و واقعات اس کے خلاف ہو جائیں دشمن یا مرض کا دباؤ شدید ہو جائے اپنے

پرائے سب ساتھ چھوڑ جائیں عالم اسباب کے تمام اسباب و ذرائع ناکام ہو جائیں جب دنیوی سہارے

اور امیدیں دم توڑ جائیں اس وقت اس ہتھیار کی کارکردگی دو چند ہی نہیں بلکہ صد چند ہو جاتی ہیں۔ جب

کوئی پکار سننے والا نہ ہو تب اس ہتھیار کی کامیابی یقینی اور مسلم امر ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے دعا کو

عبادت قرار دیا ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ پر نظر دوڑائی جائے تو آپ کی حیات طیبہ اس عبادت سے

خوب منور نظر آتی ہے۔ صبح سے شام اور شام سے صبح تک خوشی اور غمی کے مواقع میں صحت و مرض میں

کھانے اور پینے کے بعد غم و ہم میں خوشی اور مسرت کے دلکش مواقع پر آمدی اور طوفان میں زلزلوں

اور گرنوں کے وقت آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ ہمیں اس عبادت کی ترغیب دلاتا نظر آتا ہے کیونکہ جس

مالک دو جہاں کی یہ عبادت ہے وہ سچ بخش، مشکل کشا، حاجت روا اور دگر گیر کامل ہے لہذا ارشاد نبوی ہے:

[إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يُرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا] (سنن

ابن ماجہ، الدعاء، حدیث: ۳۸۶۵) ”بے شک تمہارا پروردگار بڑا حیا والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے

سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو انھیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔“ بلکہ اس کی شان کریمی تو یہ ہے

کہ جو اس در سعادۃ سے اعراض کرتا ہے وہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

* دعا کی قبولیت کے آداب و شرائط: دعا مومن کا کامیاب ترین ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کے

ذریعے سے بہترین نتائج کے حصول کے لیے چند آداب و شرائط ہیں۔ اگر ان کو مدنظر رکھ کر اسے استعمال



۳۴۔ ابواب الدعاء دعا کی فضیلت و اہمیت اور قبولیت دعا کے آداب و شرائط

کیا جائے تو سو فیصد نتائج کا حصول یقینی ہو جاتا ہے۔ وہ آداب و شرائط درج ذیل ہیں:

① دعا صرف اور صرف مالک دو جہاں اللہ ذوالجلال والا کرام سے مانگی جائے۔

② پوری دلجمعی نہایت خضوع و خشوع اور قبولیت کے یقین کامل کے ساتھ دعا مانگی جائے۔

③ دعا مانگنے والے کا لباس اور کھانا پینا حلال کا ہو۔

④ دعا مانگنے وقت قبلہ رخ ہو تو افضل ہے۔

⑤ گناہ پر مبنی اور قطع رحمی کی دعا نہ کی جائے۔

⑥ دعا کی قبولیت میں تاخیر پر دعا ترک نہ کرے۔

⑦ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی ﷺ پر درود و شریف سے کرے۔

⑧ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور بخشش کی درخواست کرے۔

⑨ قبولیت دعا کے اوقات میں دعا مانگنے مثلاً: رات کے آخری حصے میں، اذان اور اقامت کے درمیان، وقفے میں، فرضی نماز کے بعد، جمعہ کے دن، نماز عصر کے بعد، نفلی نماز کے بعد، عید کے روزوں میں، نزول بارش کے وقت اور زمزم پینے سے قبل وغیرہ۔

⑩ رسول مقبول ﷺ سے غیر ثابت شدہ ادعیہ سے پرہیز کیا جائے مثلاً: دعائے نور، دعائے حبیب، دعائے تنج العرش، دعائے منزل وغیرہ۔

* قبولیت دعا کی مختلف صورتیں: اگر درج بالا آداب کو ملحوظ رکھ کر دعا مانگی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مانگی گئی خیر و برکت کا حصول دنیا میں نہیں ہوتا تو آدمی مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کرنا ترک کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا درج ذیل ارشاد گرامی مومنوں کے لیے مشعل راہ ہونا چاہیے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِيْمٌ وَلَا فَطِيْعَةٌ رَجِمَ إِلَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدْجِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ الشَّوْءِ مِثْلَهَا. قَالُوا: إِذَا نَكَّرَ، قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ (مسند

أحمد: ۱۸/۳)

۳۴۔ ابواب الدعاء دعا کی فضیلت و اہمیت اور قبولیت دعا کے آداب و شرائط

”جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا کر دیتا ہے: ① دعا کے مطابق اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ ② یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ ③ یا دعا کے برابر اس سے کوئی بلا نال دیتا ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تب تو ہم بکثرت دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے خزانے بھی بہت زیادہ ہیں۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۴) أَبْوَابُ الدُّعَاءِ (التحفة ۲۶)

دعا سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- دعا کی فضیلت

(المعجم ۱) - بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

(التحفة ۱)

۳۸۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔“

۳۸۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدَنِيُّ [قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ، سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ».

✽ فوائد و مسائل: ① دعا ایک عبادت ہے کیونکہ اس میں بندہ اللہ کے سامنے اپنے فقر اور عجز کا اظہار کرتا ہے اور اللہ کی عظمت و قدرت کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے اپنی حاجت پوری ہونے کی درخواست کرتا ہے۔ ② مذکورہ روایت کو بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح: رقم: ۲۶۵۳) بتائیں دعا نہ کرنا عبادت سے اعراض ہے اس لیے اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ③ دعا میں ان آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

۳۸۲۸- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۸۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۲۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [”من لم يسأل الله بغضب عليه، ح: ۳۳۷۳ من حديث أبي المالح، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۲۰۰/۱۰، وقال الحاكم: ۴۹۱/۱“] هذا حديث صحيح الإسناد، فإن أبا صالح الخوزي وأبا المالح الفارسي لم يذكرا بالجرح، إنيهما في عداد المجعولين لقلة الحديث، وهذا يدل على تساهل الحاكم * والخوزي إين الحديث، ولحديثه شواهد ضعيفة، انظر الفتح: ۷۹/۱۱ وغيره. ۳۸۲۸- [صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۷۹ من حديث ذو به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۹۶۹، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۶، والحاكم: ۴۹۰/۱، ۴۹۱، والذهبي * الأعمش تابعه منصور.

۳۴۔ ابواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ۶۰].

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے۔“ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ”اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا۔“

🌞 فائدہ: ① کسی مخلوق سے ایسی چیز کا سوال کرنا جو صرف اللہ کے اختیار میں ہے اس مخلوق کی عبادت ہے لہذا شرک ہے۔ وہ مخلوق خواہ بے جان پتھر سورج ستارے درخت وغیرہ ہوں یا کوئی حیوان جن فرشتہ ولی یا نبی ان سے اسباب سے ماوراء طریقے سے کچھ طلب کرنا شرک ہے۔

۳۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ، سُبْحَانَهُ، مِنَ الدُّعَاءِ».

۳۸۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز عزت والی نہیں۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین حدیث والی رائے ہی اقرب بولی الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۶۰/۱۳، ۳۶۱، والمشكاة للآلبي، التحقيق الثاني، رقم: ۲۳۲) ② دعا کے ذریعے سے اللہ کے ہاں عزت اور رفعت حاصل ہوتی ہے۔ ③ دوسرے اعمال کے ذریعے سے بھی اللہ کے ہاں بلند مقام حاصل ہوتا ہے لیکن ان کے ساتھ بھی دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ④ اعمال کی قبولیت کے لیے اللہ سے دعا کی جاتی ہے اس لیے بھی دعا کو اہمیت حاصل ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
(النتحة ۲)

باب ۲۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا

۳۸۲۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب مجاء في فضل الدعاء، ح: ۳۲۷۰ من حديث أبي داود الطيالسي، وهو في مسنده، ح: ۲۵۸۲، وقال الترمذي: حسن غريب، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۷، والحاكم: ۴۹۰/۱، والذهبي، وعلته عن قتادة، تقدم، ح: ۱۷۵.

۳۴۔ ابواب الدعاء۔

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

۳۸۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: [رَبِّ اَعْجِبْنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ..... وَاسْأَلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي] ”اے میرے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما۔ اور میری تائید نہ فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) تائید نہ فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے۔ اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے ایسا (بندہ) بنا جو تیرا بہت شکر کرنے والا ہو تیرا بہت ذکر کرنے والا ہو تجھ سے بہت ڈرنے والا ہو تیری اطاعت کرنے والا ہو تیرے سامنے عاجزی کرنے والا ہو تیری طرف ہی رو دو کر رجوع کرنے والا (اور توبہ کرنے والا) ہو۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما میرے گناہ دھو ڈال میری دعا قبول کر میرے دل کو ہدایت دے میری زبان سیدھی رکھ میری دلیل کو (پختہ اور) قائم رکھ اور میرے دل سے کینہ نکال دے۔“

۳۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، [سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ]: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ فِي مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ مِنْهُ خَمْسِينَ سَنَةً: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْحَمَلِيُّ فِي زَمَنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتَبِ عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسِ الْحَنْفِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ، فِي دُعَائِهِ: «رَبِّ اَعْجِبْنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ. وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ. وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ. وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي. وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا. لَكَ ذَكَارًا. لَكَ رَهَابًا. لَكَ مُطِيعًا. إِلَيْكَ مُخْبِتًا. إِلَيْكَ أَوَاهًا مُنِيبًا. رَبِّ انْقَبِلْ تَوْبَتِي. وَاغْسِلْ خَوْبَتِي. وَأَجِبْ دَعْوَتِي. وَاهْدِ قَلْبِي. وَسُدِّدْ لِسَانِي. وَبَيِّتْ حُجَّتِي. وَاسْأَلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي“.

ابو الحسن طائسی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے وکیع رحمہ اللہ سے کہا: کیا میں وتر میں یہ دعائیں مانگ لیا کروں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّائِفِيُّ: قُلْتُ لَوَكِيْعٍ: أَقُولُهُ فِي قُوتِ الْوُتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

نوافل و مسائل: ① مسنون دعائیں یا ذکر نمازوں میں پڑھی جائیں۔ نماز کے علاوہ بھی دعا مانگتے ہوئے

۳۸۳۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ح: ۱۵۱۰، ۱۵۱۱ من حديث سفیان الثوري به، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۳۵۵۱، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، والحاكم: ۵۲۰، ۵۱۲/۱.

۳۴۔ ابواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

یہ دعائیں پڑھی جاسکتی ہے۔ ① ہر قسم کی مشکل اور مصیبت میں اللہ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اس دعا میں دشمنوں کے خلاف مدد بھی مانگنی ہے اور اپنی اخلاقی خامیوں سے نجات اور غویہوں کے حصول کی درخواست بھی کی گئی ہے اس لیے یہ ایک جامع دعا ہے۔ ② زبان سیدھی ہونے کا مطلب ایسی توفیق کا حصول ہے کہ زبان سے گناہ یا گمراہی کی بات نہ نکلے۔ ③ دلیل قائم رکھنے سے مراد حق کی تبلیغ کے دوران میں صحیح، پختہ اور واضح دلائل پیش کرنے کی توفیق بھی ہو سکتی ہے اور قریا قیامت میں حساب کتاب کے موقع پر ایسا جواب دینے کی توفیق بھی جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر گناہ معاف فرما دے اور جنت میں داخل کر دے۔

۳۸۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا . فَقَالَ لَهَا : «مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ» فَرَجَعَتْ . فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ : «الَّذِي سَأَلْتَ أَحَبُّ إِلَيْكَ ، أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟» فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ : قُولِي : لَا . بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ . فَقَالَتْ : فَقَالَ : «قُولِي : اَللّٰهُمَّ ! رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ . رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ . مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ . أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ . وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ . وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ . وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ . اِغْضِ عَنَّا الذَّنْبَ وَاعْغِثْنَا مِنَ الْفَقْرِ» .

۳۸۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادمہ عطا فرمانے کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میرے پاس تو (غلام یا لونڈی) نہیں ہے جو تجھے دے سکوں۔“ وہ واپس چلی گئیں۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ”کیا تجھے وہ چیز پسند ہے جو تو نے مانگی تھی یا وہ جو اس سے بہتر ہے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کہو: نہیں بلکہ وہ چیز (مطلوب ہے) جو اس سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہی جواب دے دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یوں کہا کر: اَللّٰهُمَّ ! رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ..... وَاعْغِثْنَا مِنَ الْفَقْرِ“ اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے مالک! اے عرشِ عظیم کے مالک! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! اے تورات، انجیل اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! تو ازل ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ تو آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو باطن (پوشیدہ) ہے تجھ سے



☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کا ذکر دنیا کے مال سے بہتر ہے۔ ② اللہ تعالیٰ اول و آخر ہے۔ وقت مخلوقات پر اثر انداز ہوتا ہے، خالق پر نہیں اس کے لیے سب زمانے برابر ہیں۔ ③ اللہ تعالیٰ سب سے بلند و بالا اور سب پر غالب ہے اور اس کی قدرت مخلوق کے ہر ذرے پر محیط ہے اور علم و قدرت کے لحاظ سے وہ سب سے قریب ہے۔ ④ اللہ تعالیٰ سے اس کی صفات کے دیکھنے سے دعا کرنی چاہیے۔ ⑤ فقر و غنا اللہ کے ہاتھ میں ہے، لہذا قرض و فقر سے نجات کے لیے مننون دعا کے ذریعے سے اللہ کی مدد حاصل کرنی چاہیے۔

۳۸۳۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّبِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:
«اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْعِفَاةَ»
۳۸۳۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْهُدَى وَالْعِفَاةَ وَالْعَفَاةَ وَالْعَفَى» ”اے اللہ!
میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ پاک دامن اور استغنا کا سوال
کرتا ہوں۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ ② یہ دعائی طرح کے شرور سے حفاظت کا سوال ہے۔ ہدایت گمراہی سے، تقویٰ گناہ سے، عفاف و عفت غیر شریکات عاداتوں اور بے حیائی سے، غنائے قلب اور بکلی سے اور غنائے ظاہری و نیوی ضروریات کے لیے کسی کے سامنے وسیع سوال دراز کرنے سے حفاظت کا باعث ہے۔

۳۸۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ! انْفَعْنِي
 بِمَا عَلَّمْتَنِي. وَعَلَّمْنِي مَا يُنْفَعُنِي. وَزِدْنِي
 عِلْمًا. وَالحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ» وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
 عَذَابِ النَّارِ ” (اے اللہ! تو نے مجھے جو علم دیا ہے

۳۴۔ أبواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

عَلِمًا. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. وَأَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ».

اللہ کی تعریف ہے اور میں آگ کے عذاب سے اللہ کی
پناہ کا طالب ہوں۔“

☀ فائدہ: یہ حدیث مقدمہ کے باب ۲۳ میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۵۱۔

۳۸۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ کثرت سے فرمایا کرتے تھے:
[اَللّٰهُمَّ! ثَبِّثْ قَلْبِيْ عَلٰی دِيْنِكَ] ”اے اللہ!
میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔“ ایک آدمی نے کہا:
اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں
(گمراہ ہونے کا) خطرہ ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان
لا چکے ہیں اور جو کچھ (ایمان و عمل کے احکام) آپ
لائے ہیں ان کو بچھڑاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دل
رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ انھیں تبدیل کرتا
رہتا ہے۔“

۳۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ثُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:
«اَللّٰهُمَّ! ثَبِّثْ قَلْبِيْ عَلٰی دِيْنِكَ» فَقَالَ
رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَخَافُ عَلَيْنَا؟ وَقَدْ
آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ. فَقَالَ:
«إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ
الرَّحْمَنِ، عَزَّ وَجَلَّ، يَقْلِبُهَا».



امام اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے دو

وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعَيْهِ.

انگلیوں سے اشارہ کیا۔

☀ فوائد و مسائل: ① ہدایت مل جانے پر اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

② موجودہ دور میں نئے نئے فتنے سامنے آرہے ہیں۔ باطل کو مزین کر کے پیش کیا جا رہا ہے قرآن و حدیث کی
فصوص کو غلط تاویلوں کے ذریعے سے غلط موقف کی تائید میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں نہ صرف عوام کو
بلکہ علماء کو بھی اللہ سے مدد مانگتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ③ ہدایت و خلافت اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا ہدایت

۳۸۳۴۔ [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۶۸۳ عن الأعمش عن يزيد الرقاشي، وأبي سفيان عن
أنس به، وقال الترمذي، ح: ۲۶۴۰ 'حسن صحيح'، وله شواهد، منها ما أخرجه الترمذي، ح: ۳۵۲۲ بإسناد
حسن عن أم سلمة به نحو المعنى، وقال: "هذا حديث حسن".

۳۴۔ ابواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

کی درخواست اسی سے کرنی چاہیے۔ ⑤ قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور انگلیوں وغیرہ کے جو الفاظ آئے ہیں ان پر ایمان رکھنا چاہیے لیکن ان کی حقیقت سے صرف اللہ ہی باخبر ہے۔

۳۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ
أَبِي الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَذْعُو بِهِ فِي
ضَلَّاتِي . قَالَ : «قُلْ : اللَّهُمَّ ! إِنِّي ظَلَمْتُ
نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» [اے اللہ! میں نے اپنی جان پر
بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف
نہیں کرتا۔ اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر
رحمت فرما۔ بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے
والا ہے۔]

نوائد و مسائل: ① نماز میں سلام سے پہلے خوب دعائیں مانگی جائیں۔ ② گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ دعائے مغفرت کے لیے ضروری نہیں کہ کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔

۳۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ
أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ
قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ مُشْكِي
عَلَى عَصَا . فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا . فَقَالَ : «لَا
تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارَسَ يَعْطَمَانِيهَا»

۳۸۳۵۔ أخرجه البخاري، الأذان، باب الدعاء قبل السلام، ح: ۸۳۴ من حديث الليث به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، ح: ۴۸/۲۷۰۵ عن ابن رُمح به.
۳۸۳۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب الرجل يقوم للرجل يعظمه بذلك، ح: ۵۲۳۰ من حديث مسعر به ۵۵ أبو مَرْزُوقٍ لِين، وبعض الحديث شواهد عند مسلم وغيره.

۳۴۔ ابواب الدعاء رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ لَنَا قَالَ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ».

کے رسول! آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ» [۱] اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحمت فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری دعائیں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، ہمیں جہنم سے نجات دے اور ہمارے سارے کام سوار دے۔

قَالَ: فَكَأَنَّمَا أُحْيَيْنَا أَنْ يَزِيدَنَا، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ؟»

ہم نے مزید دعا کے لیے خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: «کیا میں نے تمہارے لیے سب کچھ جمع نہیں کر دیا؟»

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر صحیح احادیث سے احتراماً کھڑے ہونے کی ممانعت ثابت ہے، جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں لکھا ہے کہ مذکورہ روایت کے بعض حصے کے شواہد صحیح مسلم میں ہیں۔ مذکورہ روایت کی سند، بحث اور دیگر شواہد کی تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵۱۵/۳۶: ۵۱۸)



۳۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنَّ أَبَا اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أُجَيْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ».

۳۸۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ» [۱] اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں: اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔

۳۸۳۷۔ [اسنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستعاذة، ح: ۱۵۴۸ من حديث الليث به، وصححه الحاكم: ۱/۱۰۴، ۵۳۴، ووافقه الذهبي.

۳۴- أبواب الدعاء رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

🌟 فائدہ: اس میں علم پر عمل کی توفیق، تقویٰ اور قناعت کی دعا ہے اور دعا کی قبولیت کی درخواست بھی۔ مومن کو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ سے انہی امیدیں رکھنی چاہئیں۔

(المعجم ۳) - بِسْمِ اللَّهِ مَا تَعُوذُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الصحفة ۳)
باب: ۳- رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے

۳۸۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ. وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغُلِيِّ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. اللَّهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ. وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ. وَبَاعِذْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ».

۳۸۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ» "اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (جہنم کی) آگ کی آزمائش اور (جہنم کی) آگ کے عذاب سے، قبر کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے، دولت کی آزمائش کے شر سے اور مفلسی کی آزمائش کے شر سے اور مسیح دجال کی آزمائش کے شر سے۔ اے اللہ! میری غلطیوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال، اور میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی سے انتہائی بڑھاپے سے، گناہ اور نادان سے۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① جہنم کی آزمائش اور قبر کی آزمائش سے مراد وہ گناہ ہیں جو جہنم میں لے جاتے ہیں یا عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں۔ ② دولت کا فتنہ یہ ہے کہ انسان مغرور ہو کر ظلم کرنے لگے یا حق کو تسلیم کرنے سے انکار کرے یا مال کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے۔ ایسا شخص اس آزمائش میں ناکام ہوا جو اللہ نے دولت

۳۸۲۸- أخرجه البخاري، الدعوات، باب الاستعاذة من أروذل العمر... الخ، ح: ۶۳۷۵ من حديث هشام به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر الفتن وغيرها، ح: ۵۸۹ بعد، حديث: ۲۷۰۵ عن ابن أبي شيبة به.

۳۴- آیواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

دے کر کی۔ ① مفلسی کا قہر اور آزمائش یہ ہے کہ انسان روزی کمانے کے حرام طریقے اختیار کرے یا دل میں اللہ پر ناراض ہو یا زبان سے اللہ کا شکوہ کرے۔ ایسا شخص مفلسی کے امتحان میں ناکام ہے۔ ② صبح وصال ایک خاص شخص ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور خدا کی کا دعویٰ کرے گا۔ جو شخص اس کا ساتھ دے گا اسے دنیا کے مال کی فراوانی اور راحت حاصل ہوگی جو اس کے دعوے کو سچ ماننے سے انکار کرے گا اس پر مصیبتیں آئیں گی اور مال و دولت سے محروم ہو جائے گا۔ بہت سے لوگ دولت کے لالچ میں یا مفلسی کے ڈر سے اس کے ساتھی بن جائیں گے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ بہت سے لوگ اس کے عجیب و غریب شعبہ دے دیکھ کر اس کے دعوے کو سچ مان لیں گے اس لیے نبی ﷺ نے تفصیل سے اس کے بارے میں بیان کیا ہے تاکہ مومن اپنا ایمان محفوظ رکھ سکیں۔ آخر کار وہ سچے مسیح، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں فلسطین کے ملک میں لہ کے مقام پر قتل ہوگا۔ ③ غلطیوں اور گناہوں کا تعلق جہنم کی آگ سے ہے اس لیے انھیں آگ سے تشبیہ دے کر پانی اور برف سے دھونے کی دعا کی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دل کو گناہوں سے پاک صاف کر کے اطمینان اور سکینت کی مشترک عطا فرمادے۔ ④ سستی انسان کو بہت سی نیکیوں اور دنیا و آخرت کے فوائد سے محروم کر دیتی ہے۔ مومن کو نیکی کے معاملے میں ہوشیار ہونا چاہیے۔ ⑤ انتہائی بڑھاپے سے عمر کا وہ حصہ مراد ہے جب انسان دوسروں کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کی ہر قوت کمزور ہو جاتی ہے اس لیے وہ پہلی کی طرح نیکیاں نہیں کر سکتا۔ ⑥ نادان سے مراد کسی ایسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو ناگوار اور مشکل ہو مثلاً غیر ارادی طور پر کسی کا نقصان ہو جائے اور وہ نقصان پورا کرنا پڑے یا غیر ارادی طور پر قتل ہو جائے جس کا خون بہا دینا پڑے یا کسی جرم کا ارتکاب ہو جائے اور اس کا جرم انداد کرنا پڑے۔ دعائیں ایسی تمام صورتوں سے پناہ مانگی گئی ہیں۔



۳۸۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۳۹- حضرت فردہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کے بارے میں سوال کیا جو آپ مانگتے رہے ہوں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَعْمَلُ]۔

۳۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ خُصَيْنٍ، عَنْ قُرَّةَ بِنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَعْمَلُ».

میں آتا ہوں جو میں نے کیا اور اس عمل کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔“

۳۴- أبواب الدعاء ۔۔۔۔۔

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

ﷺ فائدہ: غلطی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ جو کام نہیں کرنا چاہیے تھا وہ کر دیا دوسرے یہ کہ جو کام کرنا چاہیے تھا وہ نہیں کیا۔ دونوں طرح کی غلطی کے دعویٰ نقصانات بھی ہوتے ہیں اور اخروی نقصانات بھی۔ اس دعا میں دونوں طرح کی غلطیوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

۳۸۴۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَلِيمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَغْيَا وَالْمَمَاتِ».

۳۸۴۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَالْمَمَاتِ» [اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ کا طالب ہوں، اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔]

ﷺ فوائد و مسائل: ① مسنون دعائیں کوشش اور اہتمام سے سیکھنا اور سکھانا ضروری ہیں۔ ② قبر کا عذاب حق ہے۔ اس پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ اور ان تمام کاموں سے اجتناب ضروری ہے جو عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں مثلاً: ایک شخص کی بات دوسرے کو تا کران میں لڑائی کر دینا یا جسم اور لباس کو پیسہ شاپ کے چھینٹوں سے بچانے کے لیے مناسب احتیاط نہ کرنا وغیرہ۔

۳۸۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، مِنْ قِرَاشٍ. فَأَلْتَمَسْتُهُ. فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى

۳۸۴۱- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے بستر پر نہ پایا چنانچہ میں نے (اندھیرے میں ٹول کر) تلاش کیا تو میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر پڑا جو کھڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نماز کی جگہ میں (سر بسجود) تھے اور

۳۸۴۰- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ٦٩٤ عن إبراهيم بن المنذر به، وحنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۸۴۱- أخرجه مسلم، الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود؟ ح: ٤٨٦/٢٢٢ عن ابن أبي شيبة به.

۳۴۔ ابواب الدعاء رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

بَطْنٍ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. وَهُمَا مَنُصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَبِمَعَاذِكَ عَنْ عِقَابِكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ».

فرما رہے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»

عَلَى نَفْسِكَ» ”اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری پوری طرح تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نماز تہجد بڑا افضل عمل ہے کیونکہ اس میں اللہ کے سامنے مجرد و انکسار کا زیادہ اظہار ہو سکتا ہے۔ ② سجدہ نماز کا اہم رکن ہے لہذا اُٹلی نماز میں سجدے کی حالت میں خوب دعا مانگی جائیے۔ ③ اللہ کی صفات کا ذکر کر کے پناہ مانگنا درست ہے کیونکہ وہ اللہ سے پناہ مانگنے میں شامل ہے۔ ④ ”تجھ سے تیری پناہ“ کا مطلب یہ ہے کہ تیرے عتاب اور غضب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ صرف تو ہی رحمت کر کے معاف کر دے تو میں تیرے عذاب سے بچ سکتا ہوں۔ ⑤ انسان اللہ کی تعریف کا حقہ کرنے سے عاجز ہے۔ اس بات کا اقرار کرنا بھی اس کی عظمت کا اعتراف ہے۔

۳۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْطَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَّاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ. وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ».

۳۸۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فَقَرْتُ قُلْتُ ذُلْتُ“ ظلم کرنے اور مظلوم ہونے سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

🌞 فائدہ: ان چیزوں سے پناہ مانگنے کے لیے اس طرح دعا کریں: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ»

۳۸۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ۳۸۴۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۴۲۔ [صحیح] أخرجه النسائي، الاستعاذة، باب الاستعاذة من الذلة، ح: ۵۴۶۳، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶ من حديث الأوزاعي به، وصححه الحاكم: ۵۳۱/۱، والذهبي، وله شاهد عند النسائي، وابن حبان، ح: ۲۴۴۳، والحاكم: ۵۴۱/۱.

۳۸۴۳۔ [استعاذة حسن] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۲۲/۹، ۱۸۵/۱۰ عن وكيع به، وصححه البوصيري، وحسن الهيثمي في المجموع: ۱۸۲/۲، وله شاهد، قال الهيثمي: ۱۸۲/۱۰، "رواه الطبراني في الأوسط، وإسناده حسن".

۳۴- ابواب الدعاء۔ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

وَكَيْعٌ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكْدِيرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا، وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ»۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے نفع بخش علم مانگو اور فائدہ نہ دینے والے علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

فائدہ: اس مقصد کے لیے اس طرح دعا کریں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَتَعَوَّدُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ] ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا (یا مانگتی) ہوں اور فائدہ نہ دینے والے علم سے تیری پناہ مانگتا (یا مانگتی) ہوں۔“

۳۸۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ أُنَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّدُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَزْدَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصُّدُورِ۔

۳۸۴۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بزدلی، بخل، انتہائی بڑھاپے اور لاچارگی کی عمر عذاب قبر اور سینے کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

قَالَ وَكَيْعٌ: يَغْنِبُ الرَّجُلُ يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ، لَا يَسْتَعْفِرُ اللَّهَ مِنْهَا۔

امام وکیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سینے (اور دل) کے فتنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی فتنے میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے اور اس نے اللہ سے (بچنے کے لیے) اس سے معافی نہ مانگی ہو۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنن ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کا ایک شاہد الفاظ کے ترموڑے سے اختلاف کے ساتھ صحیح ابن خزیمہ میں صحیح سند سے مروی ہے۔ دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنن ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شاہد کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹۱/۱ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشر عواد، حدیث: ۳۸۴۴)

(المعجم ۴) - بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدَّعَاءِ باب: ۴- جامع دعائیں (الصفحة ۴)

۳۸۴۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستعاذة، ح: ۱۵۳۹ من حديث وكيع به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۵، والحاكم: ۱/ ۵۳۱ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، أبو إسحاق عنعن، وله طرق، كلها ضعيفة، وله شاهد عند ابن خزيمة، ح: ۷۴۶ وغيره بسنن آخر باختلاف يسير، وإسناده صحيح.

۳۴۔ ابواب الدعاء

۳۸۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّنَا أَبُو مَالِكٍ، سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَشَأُّ رَبِّي؟ قَالَ: «قُلْ: اَللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي» وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعِ إِلَّا الْإِصْبَاعَ: «فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ لَكَ دِينَكَ وَذُنُوبَكَ».

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

۳۸۴۵۔ حضرت طارق بن اسلم اشجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے سنا جب کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اس طرح کہ: [اَللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي] ”یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔“ اور نبی ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) انگوٹھے کے سوا چاروں انگلیاں اکٹھی کیں (چار کا اشارہ کیا) اور فرمایا: ”یہ کلمات تیرے لیے تیرے دین اور تیری دنیا (کی بھلائیاں) سینے ہوئے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دنیا میں اگر کسی کو بیماری اور مصیبت سے عافیت اور کھلا رزق مل گیا تو گویا اسے دنیا کی ساری نعمتیں مل گئیں اور آخرت میں اگر گناہ معاف ہو گئے تو گویا آخرت کی ساری نعمتیں مل گئیں۔ رحمت الہی چیز ہے جس پر دنیا اور آخرت کی سب نعمتوں کا دار و مدار ہے۔ اس لحاظ سے یہ انتہائی جامع دعا ہے۔ ② اشارہ کرنے سے بات اچھی طرح سمجھ میں آتی اور ذہن نشین ہوتی ہے۔

۳۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بَنَتْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: «اَللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ

۳۸۴۶۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انھیں یہ دعا سکھائی: [اَللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرًا] ”اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی (یا دنیا کی اور آخرت کی) وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے

۳۸۴۵۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲/۲۶۹۷، ۳۴، ۳۶ من حديث أبي مالك به.

۳۸۴۶ [مسنداه صحيح] أخرجه أحمد: ۶/۱۳۳، ۱۴۷، عن عفان به، ورواه شعبه، أحمد: ۶/۱۴۶، ۱۴۷، والحريري، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۳۹ عن جبر به، وأم كلثوم ثقة كما في التقريب.

۳۴۔ أبواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جلدی آنے والے سے
بھی اور دیر سے آنے والے سے بھی (یا دنیا و آخرت
کے شر سے) جس کا مجھے علم ہے اس سے بھی اور جس کا
مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا
ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ)
نے مانگی ہے۔ اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا
ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد
ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا
سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال
کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے۔ اور میں (جہنم کی)
آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل
سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کرے۔
اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے
میرے لیے بہتر (یا خیر کا باعث) بنا دے۔“

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ
كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ
أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ
عَمَلٍ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا
مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ. وَاسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ
قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ، خَيْرًا.

🌟 فوائد و مسائل: ① یہ دعا الکی جامع دعا ہے جس میں دنیا اور آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی بھلائی شامل
ہے۔ اور دنیا و آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی تکلیف مصیبت شر اور پریشانی سے پناہ کی دعا موجود ہے۔
② اس میں ہر نیکی کی توفیق اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے حفاظت کی دعا ہے۔ ③ اس میں ہدایت کی دعا اور
گمراہی سے بچاؤ کی دعا بھی ہے۔ ④ اس میں توفیق اور عملی دونوں طرح کی نیکیوں کی توفیق اور دونوں طرح کی
غلطیوں اور گناہوں سے حفاظت کی دعا ہے۔ ⑤ اس میں اللہ کے فیصلوں اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق کی دعا
ہے اور رضا بالقضا کی توفیق مل جانا بڑی سعادت ہے۔

۳۸۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ”تم نماز میں
کیا پڑھتے ہو؟“ اس نے کہا: میں تہجد (التحیات)
پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور

۳۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى
الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ
أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِرَجُلٍ: (مَا تَقُولُ فِي

۳۴۔ ابواب الدعاء معافی اور عافیت کی دعاؤں کا بیان

الصَّلَاةُ؟ قَالَ: أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، (جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے آپ جیسی یا حضرت معاذؓ جیسی ننگناہٹ نہیں آتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم بھی انھی (دونوں) کے بارے میں ننگناہٹے (سوال کرتے) ہیں۔“

فوائد ومسائل: ① تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے دنیا اور آخرت کی ضرورت کی کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن اور حدیث کی کوئی مناسب دعا پڑھی جاسکتی ہے۔ ② استاد یا عالم کو اپنے شاگردوں اور مقتدیوں کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے تاکہ ان کی رہنمائی ان کے حالات اور ضرورت کے مطابق کی جاسکے۔ ③ اگر مقتدی کبھی بے تکلفی کا لہجہ اختیار کرے تو عالم کو برا نہیں منانا چاہیے۔ ④ جنت کا حصول اور جہنم سے بچاؤ عبادات کا اہم ترین مقصد ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری لمبی چوڑی دعاؤں کا مقصد بھی یہی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے سنن ابن ماجہ ہی کی حدیث: ۹۱۰ کے فوائد ومسائل ملاحظہ فرمائیں۔



(المعجم ۵) - بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ (التحفة ۵)

۳۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ،

۳۸۴۸۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔“ پھر وہ آدمی آپ کے پاس دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔“ پھر وہ تیسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے

۳۸۴۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضل سؤال العافية والمعافاة]، ح: ۳۵۱۲ من حديث سلمة بن وردان به، وقال: "حسن غريب" * وملاحظة ضعيف كما في التصريب وغيره.

۳۴- ابواب الدعاء

..... معافی اور عافیت کی دعاؤں کا بیان

فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرو۔ جب تجھے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مل جائے گی تو یقیناً تو کامیاب ہو جائے گا۔“

فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ».

۳۸۴۹- حضرت اوسط بن اسماعیلؓ بَحْلٰیؓ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو یہ فرماتے سنا: گزشتہ سال رسول اللہ ﷺ اسی مقام پر کھڑے ہوئے جہاں میں کھڑا ہوں۔ پھر (یہ کہہ کر) ابوبکرؓ اٹھیا ہو گئے۔ (اور فرمایا:) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”(ج) اختیار کرو وہ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دونوں (ج) اور نیکی اور انھیں اختیار کرنے والے) جنت میں ہوں گے۔ اور جھوٹ سے (ج) کر رہو وہ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دونوں (جھوٹ اور گناہ اور انھیں اختیار کرنے والے) جہنم میں ہوں گے۔ اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ کسی کو یقین (اور ایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بتدوا بھائی بھائی بن جاؤ۔“

۳۸۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ [ابْنِ إِسْمَاعِيلَ] الْبَحْلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ، جِبْنَ قَبِضَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي مَقَامِي هَذَا، عَامَ الْأَوَّلِ. ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ. فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ. وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ. فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ. وَهُمَا فِي النَّارِ. وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ. فَإِنَّهُ لَمْ يُوْتْ أَحَدٌ، بَعْدَ الْيَقِينِ، خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ. وَلَا تَحَاسَدُوا. وَلَا تَبَاغَضُوا. وَلَا تَقَاطَعُوا. وَلَا تَدَابَرُوا. وَكُونُوا، عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا».

❶ فوائد و مسائل: ① ہر نیکی کا سچ سے تعلق ہے اس لیے سچ پر قائم رہنے والے اور ہمیشہ سچ بولنے والے کو ہر نیکی کی توفیق مل سکتی ہے۔ ② گناہ کا تعلق جھوٹ سے ہے اس لیے جھوٹ بولنے والے سے کسی بھی گناہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ③ ہمیشہ سچ بولنے والا اور جھوٹ سے ہمیشہ پرہیز کرنے والا جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص

جھوٹ کا عادی ہوؤ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہوگا۔ ⑤ ایمان سب سے بڑی روحانی نعمت ہے اور عافیت سب سے بڑی دنیاوی نعمت ہے لہذا اللہ سے ان کی دعا کرنی چاہیے۔ ⑥ حسد کا مطلب ہے کسی کی نعمت چھین جانے کی خواہش رکھنا۔ کافروں کی شکست اور دولت کی خواہش رکھنا حسد نہیں۔ یہ چیز ان کے لیے اس لحاظ سے نعمت ہے کہ اس کی وجہ سے وہ اسلام کی طرف مائل ہو سکتے ہیں اور انھیں ہدایت نصیب ہو سکتی ہے۔ ⑦ مسلمانوں کا معمولی باتوں پر ایک دوسرے سے ناراض رہنا اچھا نہیں البتہ کفر، شرک اور بدعت وغیرہ کی بنا پر نفرت رکھنا درست ہے۔ ⑧ قطع تعلقی خاص طور پر رشتہ داروں کے درمیان تعلقات کا منقطع رہنا نامناسب ہے البتہ کسی شرعی سبب سے ناراضی جائز ہے بالخصوص جب یہ امید ہو کہ ناراضی کے اظہار کا اچھا اثر ہوگا اور غلطی کرنے والا اپنی اصلاح کر لے گا۔ ⑨ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ آپس میں قیلے پراوری 'علاقے' زبان اور پارلی کی بنیاد پر لڑائی جھگڑا اسلام کے خلاف ہے بلکہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔



۳۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ كَثْمَسِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَاقَعْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، مَا أَدْعُو؟ قَالَ: «تَقُولِينَ: اللَّهُمَّ! إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي» [اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنا پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما دے۔]

فوائد ومسائل: ① جن راتوں میں شب قدر ہونے کا امکان ہوتا ہے ان میں زیادہ دعا کرنی چاہیے۔ ② بندے کو سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ کی بارگاہ سے معافی کا حصول ہے۔

۳۸۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ الْمُعَافَاةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» [اے اللہ! میں تجھ سے

۳۸۵۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضل سؤال العافية والمعافة]، ح: ۳۵۱۳ من حديث كهمس به، وقال: 'حسن صحيح'.

۳۸۵۱۔ [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري في فتاوة عنعن، تقدم، ح: ۱۷۵، وفي السند اختلاف، وله شاهد معنوي في مجمع الزوائد: ۱۷۰/۱، وقال: 'رواه البراء ورجال الصحيح'.

مسنون طریقہ دعا کا بیان

۳۴- أبواب الدعاء

سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ، أَفْضَلُ مِنْ - اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَعَايَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -.

باب: ۶- دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے

(المعجم ۶) - بَاب: إِذَا دَعَا أَخَذَكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ (التحفة ۶)

۳۸۵۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عاویہ ہم نسب شخصیت (حضرت ہود علیہ السلام) پر رحم فرمائے۔“

۳۸۵۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَرْحَمُنَا اللَّهُ، وَأَخَا عَادٍ».

باب: ۷- بندے کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے

(المعجم ۷) - بَاب: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ (التحفة ۷)

۳۸۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ جلد بازی نہ کرے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ جلد بازی کس طرح کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ کہتا ہے: میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اللہ نے میری دعا قبول نہیں کی۔“

۳۸۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ» قِيلَ: وَكَيْفَ يَعْجَلُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ

۳۸۵۲- [إسناده ضعيف] أخرجه السمعاني في أدب الإماء والاسماء، ص: ۱۰۸ من حديث سفیان الثوري عن أبي إسحاق الشيباني به، وصححه البوصيري، وفيه عن عنترة سفیان، تقدم، ح: ۱۶۲، وله شاهد مرسل ضعيف عند ابن أبي شيبة: ۲۲۰/۱، ومسلم في صحيحه، ح: ۱۷۲/۲۳۸۰، النضال، عن أبي بن كعب رفعه: "رحمة الله علينا وعلى أمي كلها"، والآخر هو موسى عليه الصلاة والسلام.

۳۸۵۳- أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يستجاب للعبد ما لم يعجل... الخ، ح: ۶۳۴۱، ومسلم، الذكر والدعاء، باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، ح: ۲۷۳۵/۹۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۲۱۳/۱.

اسم اعظم سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۔ ابواب الدعاء

دَعَوْتُ اللَّهَ، فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي ۖ

فوائد و مسائل: ① دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو تو دعا کرتے رہنا چاہیے۔ ممکن ہے اس تاخیر میں بندے کے لیے بہتری ہو۔ ② دعا مانگنا بہت بڑی نیکی اور عبادت ہے لہذا اگر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی بنا پر بندے کو اس کی مطلوبہ چیز نہ دے تو بار بار دعا کرنے سے دعا کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ خود ایک انعام ہے۔

(المعجم ۸) - بَاب : لَا يَقُولُ الرَّجُلُ :
اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ (النحفة ۸)
باب ۸۔ یہ کہنا جائز نہیں : یا اللہ! اگر تو
چاہے تو مجھے بخش دے

۳۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ،
عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ : اَللّٰهُمَّ !
اغْفِرْ لِيْ ، اِنْ شِئْتَ . وَلْيَعِزِّمْ فِي الْمَسْأَلَةِ .
فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرَهَ لَهُ . »

۳۸۵۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص یوں نہ
کہے: یا اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔ اسے
چاہیے کہ بخت امید کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ اللہ کو کوئی
مجبور نہیں کر سکتا۔“



فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید رکھتے ہوئے اپنی حاجت طلب کرنی چاہیے۔ ② یہ کہنا کہ
”اگر تو چاہے“ اللہ کے شایان شان نہیں اس لیے ناپسندیدہ ہے کیونکہ سب کچھ دینے والا تو وہی ایک ہے اس
سے تو اس عزم کے ساتھ مانگنا چاہیے کہ اگر تو میری دعا قبول نہیں کرے گا تو میرا تو تیرے سوا اور کوئی درستی نہیں
ہے میں تیرا درچھوڑ کر کہاں جاؤں؟ بہر حال ایسے الفاظ ناپسندیدہ ہیں جن میں یقین کی بجائے مایوسی کا اظہار
ہو۔ ③ یہ دعا کرنا درست ہے کہ اگر فلاں چیز میرے لیے بہتر ہے تو مجھے عطا فرما دے ورنہ وہ چیز عطا فرما دے
جو میرے لیے بہتر ہو۔ دعائے استسارہ میں یہی دعا کی جاتی ہے۔

(المعجم ۹) - بَاب اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ
باب ۹۔ اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم)
(النحفة ۹)

۳۸۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا عِيسَى
۳۸۵۵۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت

۳۸۵۴۔ [صحیح] أخرجه مالك : ۲۱۳/۱ عن أبي الزناد به ، ومن طريقه أخرجه البخاري ، الدعوات ، ح : ۶۳۳۹ ،
وللمحدث طرق أخرى .
۳۸۵۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود ، الصلاة ، باب الدعاء ، ح : ۱۴۹۶ من حديث عيسى به ، وقال الترمذي
”حسن صحيح“ ، ح : ۳۴۷۸ .

۳۴۔ ابواب الدعاء۔ اسم اعظم سے متعلق احکام و مسائل

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَاللَّهُ كُتْمٌ إِلَهُ﴾ وَاِجِدْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿﴾ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت مہربان ہے حد درجہ کرنے والا ہے۔“ اور سورہ آل عمران کے شروع میں (یعنی) ﴿وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾

ابن یونس، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ فَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ، فِي مَتْنَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَاللَّهُ كُتْمٌ إِلَهُ﴾ وَ﴿وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾» البقرة: ۱۶۳ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ۱۱۔

۳۸۵۶۔ حضرت قاسم بن عبد الرحمن دمشقی رحمہ اللہ

سے روایت ہے انھوں نے کہا: اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم) جس کے ساتھ اللہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے تین سورتوں میں ہے: سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ طہ میں۔

۳۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الدمشقي: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، فِي سُورَةِ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطِهٍ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا روایت اپنے استاد عبد الرحمن بن ابراہیم دمشقی رحمہ اللہ سے ایک دوسری سند سے نبی ﷺ سے مرفوع بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الدمشقي: [حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِيسَى بْنِ مَوْسَى. فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ غَبْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے بارے میں امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے متعدد احادیث بیان کی ہیں کہ اس نام کے واسطے سے کی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ② دعا کی قبولیت میں مستون دعائیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ دعا کرنے والے کی قلبی کیفیت کا بہت زیادہ دخل ہے۔ جس قدر اللہ سے امید ہو اس کے آگے غرور و انکسار کا اظہار اور اس پر توکل زیادہ ہو اور جس قدر دعا کے دوسرے آداب کو زیادہ ملحوظ رکھا جائے قبولیت کا امکان اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ ③ قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو مثلاً: رزق حرام بے توجہی سے دعا جو صرف زبان سے ادا ہوتی ہے دل متوجہ نہیں ہوتا اللہ کی حمد و ثناء اور

۳۸۵۶۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۸/ ۲۱۴، ۴۱۵، ح: ۷۷۵۸ من حديث عبد الرحمن بن إبراهيم حليم به، وله شاهد مرفوع عند الحاكم: ۱/ ۵۰۶، والطبراني: ۸/ ۲۸۲، ح: ۷۹۲۵، وإسناده حسن.

۳۴- أبواب الدعاء

اسم اعظم سے متعلق احکام و مسائل

نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنا وغیرہ اس صورت میں اسم اعظم کی وہ برکات ظاہر نہیں ہوتیں جن کی اس سے امید رکھی جاتی ہے۔ ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسم اعظم کے تعین میں چودہ اقوال ذکر کیے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۱/۳۶۸-۳۶۹) حدیث: (۶۳۱۰) اسم اعظم والی جو آیات و ادعیہ مختلف احادیث میں ذکر کی گئی ہیں ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً کلمہ توحید (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ) ہی اسم اعظم ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۸۵۷- حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَخْذُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ».

نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو یوں کہتے سنا: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ أَحَدٌ» "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو اللہ ہے اکیلا ہے بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے وسیلے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے جب اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔"



🌞 فوائد و مسائل: ⑤ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے وہ سورہ اخلاص میں ذکر کردہ صفات ہیں جو توحید کا جامع بیان ہونے کی وجہ سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے مفہوم پر بھی مشتمل ہیں۔ ⑥ اللہ کے اسماء و صفات کے واسطے سے دعا کرنا قبولیت کا سبب ہے۔ ⑦ مخلوقات کے واسطے اور وسیلے سے سوال کرنا قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت نہیں لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۸۵۸- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت

وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو خَزِيمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا وہ

۳۸۵۷- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، باب الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۹۳ من حديث مالك بن معمر، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۳۴۷۵، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۸۳، والحاكم على شرط الشيخين: ۵۰۴/۱، ووافقه الذهبي.

۳۸۵۸- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۳ عن وكيع، به، وللحديث شواهد.

۳۴۔ ابواب الدعاء

اسمِ عظیم سے متعلق احکام و مسائل

کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ..... ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ”اے اللہ! میں تجھ سے اس وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تعریف صرف تیرے لیے ہے۔ تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہے۔ جلال و عزت والا ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسمِ عظیم) کے واسطے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“

سَبْرَیْن، عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ. وَحَدِّثْ لَا شَرِيكَ لَكَ. الْمَنَّانُ. يَدْعِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ. ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. فَقَالَ: «لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ، الَّذِي اِذَا سُئِلَ بِهِ اُعْطِيَ، وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اُجِبَ».

197

۳۸۵۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ..... فَرَجَحْتُ ”یا اللہ! میں تجھ سے تیرے اس طاہر طیب برکت والے اور تجھے سب سے پیارے نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے وسیلے سے جب تجھ سے دعا کی جائے تو تو قبول فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے کچھ مانگا جائے تو تو عطا فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحمت فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جائے تو تو پریشانی دور کرتا (اور مشکل کشائی فرماتا) ہے۔“

۳۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الصَّدِيقُ لَا نَبِيَّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقَوِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ، الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجِبْتُ. وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اُعْطِيتُ. وَاِذَا اسْتُرْجِفَتْ بِهِ رَجِمْتُ. وَاِذَا اسْتُغْفِرَتْ بِهِ فُرِّجَتْ».

(بعد میں) ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَتْ: وَقَالَ، ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ! هَلْ

عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ دَلَّنِي عَلَى الْإِسْمِ الَّذِي إِذَا
دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟ قَالَتْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي فَعَلَّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْتَعِي
لَكَ، يَا عَائِشَةُ!» قَالَتْ: فَتَنَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ
سَاعَةً. ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، ثُمَّ قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْتَعِي
لَكَ، يَا عَائِشَةُ! أَنْ أَعْلَمَكَ. إِنَّهُ لَا يَنْتَعِي لَكَ
أَنْ تَسْأَلَ بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا». قَالَتْ:
فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ. ثُمَّ صَلَّيْتُ وَكَعَمَنِي. ثُمَّ
قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهَ. وَأَدْعُوكَ
الرَّحْمَنَ. وَأَدْعُوكَ النَّبِيَّ الرَّحِيمَ. وَأَدْعُوكَ
بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا
لَمْ أَعْلَمْ. أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي. قَالَتْ:
فَاسْتَضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ لَنَبِي
الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتَ بِهَا».



اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان

”اے عائشہ! تجھے پتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نام بتا
دیا ہے جس کے واسطے سے جب اسے پکارا جائے تو وہ
قبول فرماتا ہے؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے
رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بھی
سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! وہ تیرے
لیے مناسب نہیں۔“ انھوں نے کہا: میں کچھ دیر ایک
طرف بیٹھی رہی پھر میں اٹھی اور رسول اللہ ﷺ کے سر
مبارک کو بوسہ دے کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سکھا
دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! یہ بات
تمہارے لیے مناسب نہیں کہ میں تمہیں وہ سکھاؤں۔
تمہارے لیے مناسب نہیں کہ اس کے واسطے سے دنیا کی
کوئی چیز مانگوں“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اٹھ کر
وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر میں نے کہا: اَللّٰهُمَّ!
إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهَ..... وَتَرْحَمَنِي“ ”یا اللہ! میں تجھے
اللہ کہتی ہوں میں تجھے رحمان کے نام سے پکارتی ہوں
میں تجھے برّ رحیم پکارتی ہوں میں تجھے تیرے تمام
بہترین ناموں کا واسطہ دیتی ہوں جو نام مجھے معلوم ہیں
اور جو معلوم نہیں (ان سب ناموں کا واسطہ دے کر دعا
کرتی ہوں) کہ میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحمت
فرمادے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر رسول اللہ
ﷺ خوب ہنسے اور فرمایا: ”وہ انہی ناموں میں ہے جن
کے واسطے سے تو نے دعا کی ہے۔“

۳۴۔ ابواب الدعاء

الندعزوجل کے ناموں کا بیان

۳۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے تانوںے یعنی ایک کم
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سونام ہیں جو انھیں شمار کرے گا جنت میں داخل
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا ہو جائے گا۔“
مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

فائدہ: شمار کرنے کی تشریح مختلف انداز میں کی گئی ہے مثلاً: اللہ سے دعا کرتے وقت سب نام لیے جائیں یا
ان ناموں کے مطابق عملی زندگی اختیار کی جائے مثلاً: اللہ کا نام ”رزاق“ ہے تو بندے کو چاہیے کہ رزق کے لیے
اسی پر اعتماد کرے اور رزق حلال پر اکتفا کرے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر ایمان رکھنا مراد
ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباری: ۱۱/۲۷۰)

۳۸۶۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا
أَبُو الْمُثَنِّبِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا
وَاحِدًا۔ إِنَّهُ وَثُرٌ يُحِبُّ الْوَثْرَ۔ مَنْ حَفِظَهَا
دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ وَهِيَ: اللَّهُ، الْوَاحِدُ،
الصَّمَدُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ،
الْبَاطِنُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ،
الْمَلِكُ، الْحَقُّ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ،

۳۸۶۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵۰۳/۲ من حديث محمد بن عمرو، وتابعه الزهري في تاريخ بغداد: ۳۳۷/۸،

وله طرق كثيرة.

۳۸۶۱۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عبد الملك الصنعاني، وهو لين الحديث كما في التقریب،
وأخرجه الترمذي، ح: ۳۵۰۷ من طريق آخر عن أبي الزناد عن الأعرج به بزيادة ونقصان وتقدم وتأخير،
وقال: 'غريب'، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۸۴، وإسناده ضعيف من أجل الوليد بن مسلم، لأنه لم يصرح بالسماع
المسلسل، انظر، ح: ۲۵۵.

۳۴ ابواب الدعاء

الْمُهَيِّمُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ،
الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ،
السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْعَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْبَارُ،
الْمُتَعَالِ، الْجَلِيلُ، الْحَمِيدُ، الْحَيُّ،
الْقَيُّومُ، الْقَادِرُ، الْقَاهِرُ، الْعَلِيُّ، الْحَكِيمُ،
الْقَرِيبُ، الْمُجِيبُ، الْغَنِيُّ، الْوَهَّابُ،
الْوَدُودُ، الشَّكُورُ، الْمَاجِدُ، الْوَاجِدُ،
الْوَالِي، الرَّاشِدُ، الْعَفْوُ، الْعَفُورُ،
الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ، التَّوَّابُ، الرَّبُّ،
الْمَجِيدُ، الْوَلِيُّ، الشَّهِيدُ، الْمُبِينُ،
الْبَرَّهَانُ، الرَّؤُوفُ، الرَّحِيمُ، الْمُبْدِئُ،
الْمُعِيدُ، الْبَاعِثُ، الْوَارِثُ، الْقَوِيُّ،
الشَّدِيدُ، الصَّارُ، النَّافِعُ، الْبَاقِي، الْوَاقِي،
الْحَافِظُ، الرَّافِعُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ،
الْمُعِزُّ، الْمُدِّبُ، الْمُفْسِطُ، الرَّزَّاقُ،
ذُو الْقُوَّةِ، الْمَتِينُ، الْقَانِمُ، الدَّانِمُ،
الْحَافِظُ، الْوَكِيلُ، الْفَاطِرُ، السَّامِعُ،
الْمُعْطِي، الْمُجِيبُ، الْمُتَمِّتُ، الْمَانِعُ،
الْجَابِغُ، الْهَادِي، الْكَافِي، الْأَبَدُ،
الْعَالِمُ، الصَّادِقُ، النُّورُ، الْمُتَبَرِّئُ، النَّامُ،
الْقَدِيمُ، الْوَنُورُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.



اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان

”سلاطی والا“ [الْمُؤْمِنُ] ”امن دینے والا“
[الْمُهَيِّمُ] ”تمہیلان“ [الْعَزِيزُ] ”غالب“ [الْجَبَّارُ]
”زبردست یا کسی پوری کرنے والا“ [الْمُتَكَبِّرُ] ”اپنی
عظمت کا اظہار کرنے والا“ [الرَّحْمَنُ] ”انتہائی رحم
کرنے والا“ [الرَّحِيمُ] ”ہمیشہ رحم کرنے والا“
[اللَّطِيفُ] ”باریک بین“ [الْخَبِيرُ] ”ہمیشہ باخبر“
[السَّمِيعُ] ”خوب سننے والا“ [الْبَصِيرُ] ”خوب
دیکھنے والا“ [الْعَلِيمُ] ”خوب جاننے والا“
[الْعَظِيمُ] ”خوب عظمت والا“ [الْبَارُ] ”احسان
کرنے والا“ [الْمُتَعَالِ] ”بلند“ [الْجَلِيلُ] ”چاہ و جلال
والا“ [الْحَمِيدُ] ”صاحبِ جمال“ [الْحَيُّ] ”زندہ“
[الْقَيُّومُ] ”قائم رہنے اور قائم رکھنے والا“ [الْقَادِرُ]
”سب کچھ کر سکتے والا“ [الْقَاهِرُ] ”غالب“ [الْعَلِيُّ]
”بہت بلند“ [الْحَكِيمُ] ”خوب حکمتوں والا“ [الْقَرِيبُ]
”علم و قدرت کے لحاظ سے مخلوق سے انتہائی قریب“
[الْمَجِيدُ] ”قبول کرنے والا“ [الْغَنِيُّ] ”بے پروا“
جو کسی کا محتاج نہیں“ [الْوَهَّابُ] ”بہت کچھ دینے والا“
[الْوَدُودُ] ”بہت زیادہ محبت رکھنے والا“ ”محبوب“
[الشَّكُورُ] ”نہایت قدردان“ [الْمَاجِدُ] ”بزرگی
والا“ [الْوَاجِدُ] ”ایسا غنی جو کبھی مفلس و محتاج نہ ہو“
[الْوَالِي] ”مالک و مختار“ [الرَّاشِدُ] ”ہدایت دینے
والا“ [الْعَفْوُ] ”بہت زیادہ معاف کرنے والا“
[الْعَفُورُ] ”بہت گناہ بخشنے والا“ [الْحَلِيمُ] ”ہمیشہ
درگزر کرنے والا“ [الْكَرِيمُ] ”بے انتہائی ہر قسم کی
صفاتِ کمال سے محض“ [التَّوَّابُ] ”بہت زیادہ توبہ

اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان

قبول کرنے والا“ [اَلرَّبُّ] ”ماک“ پالنے والا“
[اَلْمَجِيْدُ] ”دائم بزرگی والا“ [اَلْوَلِيُّ] ”مددگار“
[اَلشَّهِيدُ] ”گواہی دینے والا ناظر“ [اَلْمُبِيْنُ] ”واضح
کرنے والا“ [اَلْبَرُّهَانُ] ”دلیل“ [الرُّوْفُ] ”بہت
شفقت کرنے والا“ [اَلرَّحِيْمُ] ”ہمیشہ رحم کرنے والا“
[اَلْمُبْدِيُّ] ”پہلی بار پیدا کرنے والا“ [اَلْمُعِيْدُ]
”دوبارہ پیدا کرنے والا“ [اَلْبَاقِيُ] ”قبروں سے
بچانے والا“ [اَلْوَارِثُ] ”وارث“ [باقی رہنے والا]
[اَلْقَوِيُّ] ”بہت زیادہ قوت والا“ [اَلشَّدِيْدُ] ”تخت
کرنے والا“ [اَلضَّارُّ] ”نقصان کا اختیار رکھنے والا“
[اَلنَّافِعُ] ”نفع پہنچانے والا“ [اَلْبَاقِيُ] ”ہمیشہ باقی
رہنے والا“ [اَلْقَوِيُّ] ”بچانے والا محفوظ رکھنے والا“
[اَلْحَافِظُ] ”پست کرنے والا“ [اَلرَّافِعُ] ”بلند کرنے
والا“ [اَلْقَابِضُ] ”تنگی کرنے والا“ [اَلْبَاسِطُ] ”فراخی
کرنے والا“ [اَلْمُعِزُّ] ”عزت دینے والا“ [اَلْمُذِلُّ]
”ذلت دینے والا“ [اَلْمُسِطِرُّ] ”انصاف کرنے والا“
[اَلرَّزَّاقُ] ”رزق دینے والا“ [اَلْوَاقُوَةُ] ”قوت
والا“ [اَلْمُبِيْنُ] ”نہایت مضبوط“ [اَلْقَائِمُ] ”ہمیشہ
رہنے والا“ [اَلدَّائِمُ] ”بیچلی والا“ [اَلْحَافِظُ]
”حفاظت کرنے والا“ [اَلْوَكِيْلُ] ”کارساز“
[اَلْقَابِضُ] ”پیدا کرنے والا“ [اَلسَّامِعُ] ”سننے والا“
[اَلْمُعْطِيُّ] ”دینے والا“ [اَلْمُحْيِيُّ] ”زندگی بخشنے
والا“ [اَلْمُمِيتُ] ”موت دینے والا“ [اَلْمُنْعِمُ]
”روکنے والا“ [اَلْجَامِعُ] ”جمع کرنے والا“ [اَلْهَادِيُّ]
”ہدایت دینے والا رہنمائی کرنے والا“ [اَلْكَافِيُّ]
”کفایت کرنے والا“ [اَلْأَبْدُ] ”بیچلی والا“ [اَلْعَالِمُ]

”جاننے والا“ [الصَّادِقُ] ”سچا“ [النُّورُ] ”روشن“
[الْمُنِيرُ] ”روشن کرنے والا“ [النَّامُ] ”کمال“
[الْقَدِيمُ] ”قدیم“ [الْوَنُورُ] ”ایک“ [الْأَحَدُ] ”اکیلا“
[الصَّمَدُ] ”بے نیاز“ [الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ] ”جس نے نہ کسی کو جنم دیا نہ
اسے کسی نے جنم دیا نہ اس کا کوئی ہم سر ہی ہے۔“

قَالَ زُهَيْرٌ: قَبَّلَعْنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَنَّ أَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى.



زہیر بن حمزہ نے کہا: ہمیں متعدد علماء کا یہ قول
معلوم ہوا ہے کہ اسمائے حسنی شروع کرتے وقت پہلے یہ
کہنا چاہیے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى] ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا
کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی
کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر
چیز پر خوب قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی
کے بہترین نام ہیں۔“

☀ فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے جو نام قرآن مجید اور صحیح احادیث میں آئے ہیں ان
کے ساتھ اللہ سے دعا کرنی چاہیے نیز گزشتہ روایت جو کہ حسن درجے کی ہے اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے نانوائے نام ہیں جو انھیں شاکر کرے گا اور ایک دوسری روایت کے مطابق جو انھیں یاد کرے گا جنت میں داخل
ہو جائے گا۔ لیکن ان نانوائے ناموں کی تفصیل کسی ایک ہی صحیح حدیث سے ثابت نہیں لہذا اللہ تعالیٰ کے جو نام
قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت ہیں ان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ واللہ اعلم۔
اسمائے حسنی کی مکمل تفصیل اور تحقیق کے لیے دیکھیے: (قرآنی و اسلامی ناموں کی دشمنی اور نومولود کے احکام و مسائل
طبع دار السلام لاہور۔)

باب: ۱۱۔ باپ کی اور مظلوم کی دعا

(المعجم ۱۱) - بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ

الْمُظْلُومِ (التحفة ۱۱)

۳۴۔ ابواب الدعاء

باپ اور مظلوم کی دعا کا بیان

۳۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ، عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ».

۳۸۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔“

❦ فوائد و مسائل: ① مظلوم تک آ کر ظالم کو جو بدو دعا دیتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اس لیے کسی انسان یا حیوان پر ظلم کرنے سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ ② بعض اوقات کسی حکمت کی بنا پر مظلوم کی دعا کی قبولیت میں دیر ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں صبر کرنا چاہیے۔ صبر سے درجات بلند ہوتے ہیں، نیز معصیت اور تکلیف کے وقت صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ ③ والد اور والدہ دونوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس لیے انھیں خوش رکھنا چاہیے اور خدمت کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے ان سے نامناسب سلوک کرنا بدزبانی کرنا جب انھیں خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت نہ کرنا ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھنا ان کی دل کشی کا باعث ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ان کے منہ سے بددعا نکل سکتی ہے جو یقیناً قبول ہوتی ہے۔

۳۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حُبَابَةُ ابْنَةُ عَجَلَانَ عَنْ أُمِّهَا، أُمِّ حَفْصٍ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ جَبْرِ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَاعٍ الْخَزَاعِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «دَعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِي إِلَى الْجَنَابِ».

۳۸۶۳۔ حضرت ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ماں) باپ کی دعا (اللہ تعالیٰ کے) حجاب تک پہنچ جاتی ہے (قبول ہوتی ہے۔)“

۳۸۶۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ح: ۱۵۳۶ من حديث الدُّسْتَوَانِيِّ، به، وحن الترمذی، ح: ۲۴۴۸، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۰۶، وله شواهد كثيرة عند الحاكم: ۴۱۷، ۴۱۸، والهيثمی، مجمع: ۱۰/۱۵۱ وغيرهما.

۳۸۶۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبرانی: ۱۶۲/۲۵، ح: ۳۹۴ من حديث أبي سلمة موسى بن إسماعيل التبوذكي، به، وقال الذهبي في الميزان: "حبابه لا تعرف، ولا أمها، ولا صفية، تفرد عنها التبوذكي"، وضعفه السيوطي في الجامع الصغير.

۳۴۔ ابواب الدعاء

(المعجم ۱۲) - بَابُ تَجَاهِيَةِ الْإِغْتِيَاءِ فِي

الدُّعَاءِ (التحفة ۱۲)

۳۸۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيَّ، عَنْ أَبِي نَعْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُعْقِلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَضَرَ الْأَيْضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ، إِذَا دَخَلْتُهَا. فَقَالَ: أَيُّ بُنَيَّ سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَغَدَّ بِهِ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَكُونُ قَوْمٌ يَتَعَدُّونَ فِي الدُّعَاءِ».

دعائیں حد سے بڑھنے کی ممانعت کا بیان

باب: ۱۲- دعائیں حد سے بڑھنا منع ہے

۳۸۶۳- حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے بیٹے کو (دعا میں) یوں کہتے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جب میں جنت میں داخل ہوں تو مجھے جنت میں دائیں طرف سفید محل دینا۔ انھوں نے فرمایا: بیٹے! اللہ سے جنت مانگو اور (جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: ”آئندہ ایسے لوگ ہوں گے جو دعائیں حد سے تجاوز کریں گے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دعائیں اللہ تعالیٰ کی عظمت و احترام کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ② جو شخص جنت میں پہنچ گیا اسے وہاں ہر وہ چیز ملے گی جس کی اسے خواہش ہوگی اس لیے دعائیں جنت کی نعمتوں کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ③ جنت الفردوس کی دعا کرنا یا نبی ﷺ کے پڑوس کی دعا کرنا درست ہے کیونکہ بعض اعمال پر ان کی بشارت موجود ہے۔

باب: ۱۳- ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

(المعجم ۱۳) - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي

الدُّعَاءِ (التحفة ۱۳)

۳۸۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَسْخِي مِنْ

۳۸۶۵- حضرت سلمان قاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا پروردگار حیا دار اور بخشنے والا ہے۔ وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ (دعا کے لیے) اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انھیں خالی یا فرمایا:

۳۸۶۴- [استادہ صحیح] أخرجه أبو داود، الطهارة، باب الإصراف في الوضوء، ح: ۹۶ من حديث حماد بن، وصححه ابن حبان، والحاكم ۱/۵۴۰، والذهبي.

۳۸۶۵- [حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۸۸ من حديث جعفر بن، وضعفه الجمهور، ومع ذلك حسنه الترمذي، ح: ۳۵۵۶، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۰۰، والمعروف أصح، وللدخيت شواهد.

۳۴۔ ابواب الدعاء۔ ہاتھ اٹھا کر مانگنے سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُہٗ اَنْ یَّرْفَعَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ، فَیَرُدُّهُمَا صَفْرًا وَقَالَ نَاکَامَ بِمَیْہِرَہٗ۔
خَاتَمِیْنِ»۔

☀️ نو آمد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعا قبول فرماتا ہے (بشرطیکہ کوئی ایسی وجہ موجود نہ ہو جو قبولیت کے راستے میں رکاوٹ ہو۔) لیکن قبولیت کا اثر بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں۔ ② دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ ③ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفت علو کا اثبات ہے یعنی وہ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر مستوی ہے ہر جگہ موجود نہیں البتہ اس کا علم اس کی قدرت اور رحمت ہر شے کو محیط ہے۔

۳۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِیبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْفَرَّطِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ،
فَادْعُ بِطُورِ كَثْمِثِكَ. وَلَا تَدْعُ بِطُورِ هِمَا.
وَإِذَا فَرَعْتَ، فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ»۔
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اللہ سے دعا
کرے تو کثمٹیوں کو اندر کی طرف اوپر کر کے دعا کر
ہاتھوں کی پشت کے ساتھ دعا نہ کر۔ جب تو (دعا سے)
فارغ ہو جائے تو ہاتھوں کو چہرے پر بھیر لے۔“

☀️ فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم روایت میں بیان کردہ مسائل دیگر صحیح احادیث اور صحابہ کے عمل سے ثابت ہیں، جیسا کہ حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر کرو ہاتھوں کی پشت پھیلا کر نہ کرو۔“ (سنن ابی داؤد، النو، باب الدعاء، حدیث: ۱۸۹۱) تاہم عام دعاؤں میں ہتھیلیاں ہی پھیلائی چاہئیں، مگر نماز استسقاء میں جب قحط اور خشکی دور کرنے کی دعا کی جائے تو بطور تقاضا (نیک شگون) ہاتھوں کی پشت اوپر کی جانب کی جائے جو کہ سنت رسول سے ثابت ہے۔ باقی رہا دعا کے بعد منہ پر ہاتھ بھیرنے کا مسئلہ تو اس کا ثبوت بھی بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہما اور سلف صالحین سے ملتا ہے۔ اس کی بابت امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں ابو نعیم سے موقوفاً صحیح سند سے روایت بیان کی ہے کہ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کو دعا کرتے ہوئے اور اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر بھیرتے ہوئے دیکھا نیز اس مسئلے کی بابت امام طبرانی نے یزید بن سعید الکندی کی روایت نقل کی ہے جس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابن ابیہہ ضعیف ہے اور اس کا استناد غیر معروف ہے، لیکن اس حدیث کے مؤید شاہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

۳۴۔ ابواب الدعاء

صبح وشام کی دعاؤں کا بیان

اس حدیث کی کچھ نہ کچھ بنیاد ضرور ہے۔ علاوہ ازیں حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی حسن سند کے ساتھ اس کی تائید مروی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (العلل: ۳/۳۷۷) گو مذکورہ روایت سداً ضعیف ہے لیکن یہ عمل صحابہ کرام رحمہم اللہ اور سلف صالحین سے صحیح مندوں سے ثابت ہے لہذا اسے بدعت کہنا درست نہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مستنون نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۱۶) - بِبَابِ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى (التحفة ۱۶)

باب: ۱۴۔ صبح وشام پڑھنے کی دعائیں

۳۸۶۷۔ حضرت ابو عیاش زرقی رحمہ اللہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یوں کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ اے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے دس گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے دس درجے بلند ہو جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اگر شام کو کہے تو یہی ثواب ہوگا اور صبح تک (شیطان سے) محفوظ رہے گا۔“

۳۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

ابْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزَّرَقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، حِينَ يُصْبِحُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ لَهُ عَدْلٌ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ ذُرَجَاتٍ. وَكَانَ فِي جِزْرِ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِذَا أَمْسَى، فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ».



ایک آدمی کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو اس نے (خواب میں) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس طرح (مذکورہ) حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ابو عیاش سچ کہتا ہے۔“

قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَرَى النَّائِمُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَاعِيَّاشَ يَزُورِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: «صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ».

۳۴۔ أبواب الدعاء

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

❦ فوائد و مسائل: ❶ مسنون دعاؤں کا بہت ثواب اور بہت برکت ہے۔ ❷ حدیث کی صحت و ضعف کا دار و مدار خواب پر نہیں۔ اس حدیث میں تو وہ شخص بھی معلوم نہیں جس نے یہ خواب دیکھا معلوم نہیں قابل اعتماد تھا یا نہیں۔ جب اصول حدیث کی روشنی میں حدیث ثابت ہو جائے تو وہ کافی ہے۔

۳۸۶۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ.» وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ».

۳۸۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب صبح ہو جائے تو کہو: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ“ [اے اللہ! ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری عنایت سے شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت ہی سے مریں گے۔] اور جب شام ہو جائے تو کہو: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ“ [یا اللہ! ہم نے تیری عنایت سے شام کی اور تیری توفیق سے صبح کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت ہی سے مریں گے۔ اور تیری طرف ہی واپس جانا ہے۔]

❦ فائدہ: سنن ابو داؤد کی ایک روایت میں صبح کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ النُّشُورُ] کے الفاظ بھی ہیں۔ (سنن ابی داؤد، الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، حدیث: ۵۰۶۸) جبکہ جامع الترمذی کی روایت میں صبح کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ] اور شام کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ النُّشُورُ] پڑھنے کا ذکر ملتا ہے لہذا ان میں سے جس الفاظ کے ساتھ دعا پڑھی جائے ان شاء اللہ مقبول ہوگی۔

۳۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ

۳۸۶۹۔ حضرت ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما

۳۸۶۸۔ [استادہ صحیح] أخرجه ابن السني، ح: ۳۵ من حديث عبد العزيز، والترمذي، ح: ۳۳۹۱ من حديث سهل بن باخلاف يسير، وقال الترمذي: "حسن"، وصححه ابن حجر في نتائج الأفكار.

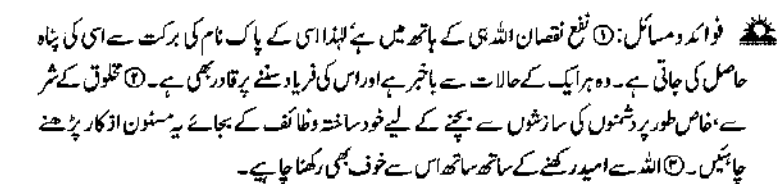
۳۸۶۹۔ [استادہ حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ۳۳۸۸ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وهو في مسند الطيالسي، ص: ۱۴ ح: ۷۹، وأخرجه أبو داود، ح: ۵۰۸۸ من حديث أبان به.

رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو بندہ ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“ ”اللہ کے نام کے ذریعے سے (پناہ مانگتا ہوں) جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَنِي عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ، فِي صَبَاحِ كُلِّ
يَوْمٍ، وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيُضَرَّهُ
شَيْءٌ».

راوی کہتے ہیں: حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے جسم پر فالج کا اثر تھا چنانچہ (ان سے حدیث سننے والا) آدمی ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگا۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری طرف کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جیسے میں نے تجھے سنائی ہے، لیکن اس دن میں نے یہ دعائیں پڑھی تھی اس طرح اللہ نے اپنا فیصلہ مجھ پر جاری فرمادیا۔

قَالَ: وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ
الْفَالِجِ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَقَالَ
لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ
كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ. وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ
يَوْمَئِذٍ، لِيُمِضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ.



۳۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

٣٨٧- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني ٣٦٧/٢٢، ح: ٦٢١ من حديث ابن أبي شيبة به وهو في المصنف: ٢٤١/١، ٢٤١/٢، وأخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٢ من حديث أبي سلام عن خادم النبي ﷺ، وهو الصواب، وصححه الحاكم ٥١٨/١، والذهبي، والوهب من مسنده رحمه الله، والله أعلم.

۳۴۔ أبواب الدعاء

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

یا جو بندہ شام کے وقت اور صبح کے وقت یوں کہتا ہے:
[رَحِمْتُ بِاللّٰهِ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينَنَا وَبِمُحَمَّدٍ
نَبِيِّنَا] ”میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے
پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“ تو اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔“

أَبُو عَقِيلٍ عَنْ سَابِقٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، خَادِمِ
النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ،
أَوْ إِنْسَانٍ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ، حِينَ يُقْسِي وَحِينَ
يُصْبِحُ: رَحِمْتُ بِاللّٰهِ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينَنَا،
وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ
يَرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

🌟 فائدہ: حضرت ابوسلام کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ راوی سے غلطی ہوئی
ہے۔ اصل میں ابوسلام خود نبی ﷺ کے خادم نہیں تھے اور نہ ان کا تذکرہ ہی خدام نبی ﷺ میں ملتا ہے بلکہ انھوں
نے نبی ﷺ کی خدمت کرنے والے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ اور ان کا نام ”مَطْعُورُ الْأَسْوَدِ
الْحَبَشِيُّ“ ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں۔ ان کی روایات مرسل ہوتی ہیں۔ دیکھیے: (تقریب التہذیب) نیز
ہمارے فاضل محقق اور دہمہر محققین نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے موقف کی تائید
کی ہے۔

۳۸۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعائیں پڑھنا ترک نہیں
فرماتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
أُغْتَالَ مِنْ قَضَائِي] ”یا اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا
اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔
یا اللہ! بے شک میں تجھ سے معافی کا اور دین و دنیا میں
اہل و عیال اور مال اسباب میں عافیت کا سوال کرتا
ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری
پریشانیوں سے مجھے امن دے۔ اور میری حفاظت فرما
میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میری دائیں طرف
سے میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے اور میں

۳۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
الطَّنَافِيسِيُّ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ
مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ
ابْنِ مَطْعَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ
يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ.
حِينَ يُقْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ! [إِنِّي] أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ
وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي.
اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي
وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ

۳۸۷۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ۵۰۷۴ من حديث وكيع به،
وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۶، والحاكم، ۵۱۸، ۵۱۷/۱، والذهبي.

۳۴۔ ابواب الدعاء

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

يُجِيبُنِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي. اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے۔“

قَالَ وَكَيْفَ: يَغْنِي الْخَشْفَ.

امام کو کچھ شک پیدا ہو گیا کہ اس سے مراد زمین میں جھنس جانا ہے۔

فائدہ: یہ بڑی جامع دعا ہے جس میں اپنے لیے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال بھی ہے اور اہل و عیال وغیرہ کی خیریت کی دعا بھی۔ مخلوق کے ذریعے سے پہنچنے والے شر سے پناہ کی درخواست بھی ہے اور اللہ کے عذاب کے ذریعے سے بچنے کے لیے محفوظ رہنے کی دعا بھی۔

۳۸۷۲۔ حضرت بریدہ بن حبیب السیوطیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي، وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أُبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأُبُوءُ بِذُنُوبِي، كَأَغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ»

”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی طاقت کے مطابق میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں (جو مجھ پر ہے) اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔“

راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دن کے وقت یا رات کے وقت

۳۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَسِيَّةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أُبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأُبُوءُ بِذُنُوبِي، فَاعْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ».

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ فَمَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ،

۳۴۔ ابواب الدعاء سرتے وقت کی دعائیں
 اَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. اِنْ شَاءَ
 یہ دعا پڑھی پھر اسی دن یا اسی رات فوت ہو گیا تو وہ
 اِنَّ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَنّت میں جائے گا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے ”سید الاستغفار“ یعنی استغفار کا سر در قرار دیا ہے۔
 (صحیح البخاری، الدعوات، باب افضل الاستغفار، حدیث: ۶۳۰۶) ② اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی
 مانگنے کے لیے یہ سب سے افضل دعا ہے کیونکہ اس میں اللہ کی ذات پر اعتماد و توکل اس کی ربوبیت اور اپنی بندگی
 کا اظہار اللہ کی نعمتوں کا اقرار اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت پر قائم رہنے
 کے عزم کا اظہار ہے۔ ③ صحیح بخاری کی مذکورہ بالا روایت میں [مُوقِنًا بِهَا] کے الفاظ بھی ہیں یعنی جو شخص
 دل کے یقین کے ساتھ یہ دعا پڑھے پھر وہ اسی رات یا دن فوت ہو جائے تو جنت میں جائے گا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوَى
 باب: ۱۵۔ بستر پر (سوئے کے لیے) جاتے
 اِلَى فِرَاشِهِ (الصفحة ۱۵)

وقت کی دعا

۳۸۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے
 روایت کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب بستر پر
 تشریف لے جاتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ
 وَرَبَّ الْأَرْضِ... وَأَعْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ ”اے اللہ!
 اے آسمانوں اور زمین کے مالک! اور ہر چیز کے مالک!
 اے دانے اور گھٹلی کو پھانسنے والے! اے تورات
 انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے! میں ہر اس
 جان دار کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی
 پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ تو ہی اول ہے تجھ سے
 پہلے کچھ نہیں۔ تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ہی
 ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے
 پوشیدہ تر کوئی چیز نہیں۔ مجھ سے میرا قرض ادا کر دے اور
 مجھے فقر سے (نجات دے کر) غنی کر دے۔“

۳۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
 ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
 الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سَهْبِيلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا
 أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: ”اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ
 وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. فَالِقَ
 الْحَبِّ وَالنَّوَى. مَنَزَلَ التُّورَةَ وَالْإِنْجِيلَ
 وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ
 أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا. أَنْتَ الْأَوَّلُ، فَلَيْسَ
 قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ، فَلَيْسَ بَعْدَكَ
 شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ، فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ.
 وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اِقْضِ
 عَنِّي الدَّيْنَ وَأَعْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ“.



فوائد ومسائل: ① اللہ کی صفات کا ذکر کر کے دعا کرنی چاہیے۔ ② اللہ تعالیٰ جسمانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے اور بندوں کو مادی رزق دینے کے لیے دانے اور گٹھلیاں پھانک کر فصلیں اور درخت اگاتا ہے اور روحانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے نبوت کا سلسلہ جاری فرما کر آسمانی کتابیں نازل کی ہیں۔ ③ اس دعا میں قرض کی ادائیگی کے لیے اللہ کی صفت رزاقیت کا واسطہ دیا گیا ہے۔ ④ زمان و مکان اللہ کی مخلوق ہیں اس لیے وہ ان سب پر حاوی ہے۔ وہ زمان کے لحاظ سے اول و آخر ہے اور مکان کے لحاظ سے تمام مخلوقات سے برتر (ظاہر) بھی ہے اور اپنی قدرت و علم کے لحاظ سے قریب ترین (باطن) بھی۔ ⑤ فقر کے ساتھ اگر اللہ کی طرف توجہ اور عبادت میں انتہاک ہو تو یہ محمود ہے تاکہ دل مال و دولت میں مشغول ہو کر اللہ سے غافل نہ ہو جائے۔ لیکن اگر فقر و فاقہ اس حد تک پہنچ جائے کہ بنیادی ضروریات بھی پوری نہ ہوں اور بندہ پیٹ بھرنے کے لیے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جائے یا مقروض ہو جائے جب کہ قرض کی ادائیگی کی کوئی امید نظر نہ آ رہی ہو تو ایسا فقر مذموم ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔



۳۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَتَرَعَّ ذَا خِلَّةٍ إِزَارِهِ، ثُمَّ لِيَتَفَضَّ بِهَا فِرَاشَهُ. فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي..... عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ» [اے میرے رب! تیری ہی توفیق سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیری ہی توفیق سے اے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح (اس دوران میں) قبض کر لی تو اس پر رحم فرما! اور اگر تو اسے چھوڑ دے (اور قبض نہ کرے) تو اس کی اس طریقے سے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

۳۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَتَرَعَّ ذَا خِلَّةٍ إِزَارِهِ، ثُمَّ لِيَتَفَضَّ بِهَا فِرَاشَهُ. فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي. وَإِنْ أَرَسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».



فوائد ومسائل: ① بستر پر لیٹنے سے پہلے اسے جھاڑ لینا چاہیے کہیں اس پر کوئی موزی چیر، پتھو یا چوندا وغیرہ نہ

۳۴۔ ابواب الدعاء

سوئے وقت کی دعائیں

ہو جس سے تکلیف پہنچے۔ ⑤ اللہ سے دعا حفاظت کا بہترین طریقہ ہے۔ ⑥ احتیاط کرنا اور حفاظت تدابیر اختیار کرنا توکل کے سنائی نہیں۔ ⑦ جب کوئی انسان سوتا ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ ممکن ہے یہ آخری نیند ہو اس لیے اللہ سے معافی مانگ کر اور اس کا ذکر کر کے مسنون طریقے سے آرام کے لیے لیٹنا چاہیے۔

۳۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدُ بْنُ شَرْحِبِيلٍ: أَنَّ أَبَا النَّبِثِ ابْنَ سُلَيْمٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

۳۸۷۵۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ جب بستر پر آرام فرما ہوتے تو معوذتین (سورہ قلقل اور سورہ ناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر دونوں ہاتھ جسم مبارک پر پھیر لیتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہتھیلیاں ساتھ ملا کر [قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ [تینوں سورتیں] پڑھتے پھر ان میں پھونک مارتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور یہ عمل سر نہ چیرے اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے۔ تین دفعہ اسی طرح کرتے۔ (دیکھیے: صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حديث: ۵۰۱۷) ② سوئے وقت یہ سورتیں اس طرح پڑھ کر سونا چاہیے تاکہ سنت پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہو اور اللہ کی حفاظت بھی نصیب ہو۔

۳۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِرَجُلٍ: إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ، أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ. وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي

۳۸۷۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ”جب تو سونے لگے“ یا فرمایا: ”جب تو اپنے بستر پر جائے تو کہہ: [اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ... وَنَبِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ] ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا لی اور اپنا معاملہ

۳۸۷۵۔ أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۷۴۸/۵۰۱۷ من حديث ابن شهاب الزهري، به.

۳۸۷۶۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۹۹/۱ عن وكيعة، وله طرق عند البخاري، ح: ۶۳۱۳، ومسلم، ح: ۵۸/۲۷۱۰ وغيرهما عن أبي إسحاق، به، وله طرق عن البراء رضي الله عنه.

۳۴ ابواب الدعاء

سوتے وقت کی دعائیں

إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا
مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ،
وَنَبِيتُكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ،
مِتُّ عَلَى الْفُطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتُ،
أَصْبَحْتُ وَقَدْ أَصْبَتْ خَيْرًا كَثِيرًا» .

تیرے سپرد کر دیا ثواب میں رغبت کرتے ہوئے اور
تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیری بارگاہ کے سوا
کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر
ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر ایمان
لایا جسے تو نے بھیجا۔ ”پھر اگر تو اس رات میں فوت ہو گیا
تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی اور اگر تجھے
(خیریت سے) صبح ہوگی تو تیری یہ صبح اس حال میں
ہوگی کہ تو بہت بھلائی حاصل کر چکا ہوگا۔“



214

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازب کو فرمایا تھا کہ سوتے وقت نماز کے وضو کی
طرح وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھنا۔ مزید یہ ہدایت فرمائی تھی کہ دوسرے اذکار کے بعد سب سے
آخر میں یہ دعا پڑھنا۔ (صحیح البخاری، الدعوات، باب إذا بات طاهراً، حدیث: ۶۳۱۱) ② سوتے
وقت یہ دعا پڑھنے سے ایمان کی تجدید ہو جاتی ہے اس لیے یہ دعا پڑھ کر سونا چاہیے۔ ③ وضو کر کے دعا
پڑھنے سے ظاہری و باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ④ اللہ پر توکل بہت اہم اور
افضل عمل ہے۔

۳۸۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا
أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، وَضَعَ يَدَهُ يَغْنِي الْيُمْنَى
تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ فِينِي عَذَابَكَ
يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ» .

۳۸۷۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا دایاں
ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے: «اللَّهُمَّ فِينِي
عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» یا فرماتے: «يَوْمَ
تَجْمَعُ عِبَادَكَ» اے اللہ! مجھے (اس دن) اپنے
عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے
گا۔ یا ”اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔“

فوائد ومسائل: ① نیند موت کی یاد دلاتی ہے جس کے بعد اٹھ کر اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اس لیے

۳۸۷۷- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۱۴، ۴۴۳ عن وكيع به، وهو في الشرائع للترمذي، ح: ۲۵۵، وعمل اليوم
والليلة للنسائي، ح: ۷۵۶ من حديث إسرائيل به، وله شواهد عند الترمذي، ح: ۳۳۹۸ وغيره، وقال
الترمذي: 'حسن صحيح' راجع مسند الحميدي، ح: ۴۴۴ بتحقيق، يسر الله لنا طبعه.

۳۴۔ ابواب الدعاء

نہند سے پیدا ہوتے وقت کی دعائیں

سوئے وقت قیامت کے عذاب سے پناہ مانگنا مناسب ہے۔ ① رسول اللہ ﷺ کے مقرب ترین اور افضل ترین بندے ہیں جن کے بارے میں عذاب کا تصور بھی ممکن نہیں اس کے باوجود آپ نے یہ دعا پڑھی تاکہ عبودیت کا اعتراف اور مسنونوں کے لیے نمونہ ہو۔ ② مذکورہ حدیث میں دعا پڑھنے کی بابت یہ مروی نہیں کہ مذکورہ دعا کتنی مرتبہ پڑھنی ہے البتہ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعا تین بار پڑھتے تھے۔ دیکھیے: (مسند ابی داؤد 'الأدب' باب ما یقول عند النوم' حدیث: ۵۰۳۵)

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ

باب ۱۶۔ رات کو جاگ آئے تو کون سی

دعا پڑھنی چاہیے؟

مِنَ اللَّيْلِ (التحفة ۱۶)

۳۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ:

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ:

حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ

تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ جِئْتُ يَسْتَقِظُ: لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ

اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ

دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ».

۳۸۷۸۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی رات کو

آنکھ کھل گئی اور اس نے جاگ کر یوں کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" اکیلے

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں

بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے

اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اللہ پاک ہے اور

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور بلند یوں اور

عظمتوں والے اللہ کی مدد کے بغیر نہ برائی سے بچاؤ ممکن

ہے نہ نیکی کی طاقت۔ "پھر اس کے بعد اس نے یہ دعا

کی: اَرْبَّ اغْفِرْ لِي۔ "اے میرے رب! مجھے بخش

دے۔" تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔"

۳۴۔ ابواب الدعاء

نیت سے بیدار ہوتے وقت کی دعائیں

قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: «دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ قَامَ فَوَضَّأَتْهُمْ صَلَواتُهُ». آپ ﷺ نے یوں فرمایا: ”پھر دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اگر اٹھ کر وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے بظاہر معمولی اور آسان نظر آنے والے اعمال پر بہت زیادہ ثواب کا وعدہ فرمایا ہے کیونکہ ان اعمال کا تعلق اللہ کے ذکر سے ہے جو بہت عظیم عمل ہے۔ ② رات کو آنکھ کھلنے پر اللہ کا ذکر کرنا اللہ کو بہت پسند ہے۔ چونکہ یہ وقت غفلت کا ہوتا ہے اس لیے اس وقت اللہ کو یاد کرنا اللہ سے محبت کا مظہر ہے۔ ③ دعا کی قبولیت کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ رات کو سوتے وقت وضو کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ کر مسنون دعائیں پڑھ کر سوئیں۔ رات کو آنکھ کھلنے پر مذکورہ مسنون دعا پڑھ کر دعا کریں اور نماز پڑھیں۔

۳۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هِشَامٍ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّ رِبْعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَبِيتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، مِنَ اللَّيْلِ: «سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» الْهُوِيِّ، ثُمَّ يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ».

۳۸۷۹۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے قریب رات گزارتے تھے۔ وہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کو کافی دیر تک یہ پڑھتے ہوئے سنتے: «سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» [تمام جہانوں کا مالک اللہ پاک ہے۔] پھر نبی ﷺ فرماتے: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» ”پاک ہے اللہ اپنی خویوں اور تعریفوں سے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رات کی عبادت میں نماز اور تلاوت کے علاوہ بھی ذکر کیا جاسکتا ہے۔ ② ذکر الہی اتنی بلند آواز سے نہیں کرنا چاہیے کہ سوتے ہوئے افراد کی نیند خراب ہو تاہم اگر اتنی بلند آواز سے ہو کہ جاگتے ہوئے افراد سن لیں تو جائز ہے۔

۳۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ۳۸۸۰۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۷۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الطبرانی، ح: ۱۳۲۰ من حديث يحيى بن أبي كثير، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۳۴۱۶، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۴۸۹ من حديث الأوزاعي عن يحيى بن.

۳۸۸۰۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ح: ۶۳۲۴ / ۶۳۱۲ من حديث سفیان الثوري به.

۳۴۔ ابواب الدعاء ... پریشانی، مصیبت اور تکلیف کے وقت کی دعائیں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو فرماتے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ] ”اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخش دی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

فائدہ: یہی دعا صبح کو جاگنے پر بھی پڑھنی چاہیے۔ (صحیح البخاری، التوحید، باب السؤال بأسماء اللہ تعالیٰ والاستعاذة بها، حدیث: ۷۳۹۴)

۳۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ظَلَيْفَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى طُهُورٍ، ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَأَلَ اللَّهَ [شَيْئًا] مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ».

۳۸۸۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ پاؤں دھو سوتا ہے پھر رات کو اس کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ اللہ سے دنیا کے معاملات میں سے یا آخرت کے معاملات میں سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز دے دیتا ہے۔“

فائدہ: پاؤں دھو نہایت باعث برکت ہے اس لیے پاؤں دھو سوتا چاہیے تاکہ رات کو جاگ آئے تو اللہ سے کچھ نہ کچھ مانگ لیا جائے خواہ برکت و مغفرت وغیرہ کا سوال کیا جائے یا مرض سے شفا، مصیبت سے نجات اور قرض کی ادائیگی کے لیے دعا کی جائے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ باب: ۱۷۔ پریشانی کے وقت کی دعائیں (التحفة ۱۷)

۳۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۳۸۸۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اپنی

۳۸۸۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النوم على الطهارة، ح: ۵۰۴۲ من حديث حماد به، ورواه ثابت البناني عن أبي ظبية به، وبه صح الحديث.

۳۸۸۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۲۵ من حديث عبد العزيز به.

۳۴- أبواب الدعاء

پریشانی، مصیبت اور تکلیف کے وقت کی دعائیں

والدہ حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے پریشانی کے موقع پر پڑھنے کے لیے مجھے یہ الفاظ سکھائے: [اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا] ”اللہ صرف اللہ میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔“

ابنِ بَشِيرٍ، ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي هِلَالٌ، مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءِ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا، عِنْدَ الْكُرْبِ: «اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

🌞 فائدہ: پریشانی کے موقع پر یہ الفاظ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہی میری پریشانی دور کرے گا۔ شرک عام طور پر پریشانی کے موقع پر ہی کیا جاتا ہے کہ اللہ کے بندوں سے مشکلات کے حل اور پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جاتی ہے اور تصور کیا جاتا ہے کہ فوت شدہ بزرگ نذرانے لے کر ہماری حاجتیں پوری کر دیں گے۔ لیکن ایک توحید پرست کی توحید کی شان بھی ایسے موقع پر ہی ظاہر ہوتی ہے جب وہ سب کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کے آگے اپنی مصیبت اور تکلیف کا اظہار کرتا ہے اور اسی سے فریادری کی امید رکھتا ہے۔



۳۸۸۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت برباد اور بہت زیادہ بڑی ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔“

۳۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسْبِ الدُّسْتَوَانِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَعْلَى، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ».

قَالَ وَكِيعٌ، مَرَّةً: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فِيهَا (راوی حدیث) وکیع نے ایک مرتبہ (آخری دو

۳۴۔ ابواب الدعاء۔ گھر سے نکلنے وقت کی دعائیں

گُلّھا۔ جملوں میں سبحان اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ کے

الفاظ بیان کیے ہیں جیسا کہ پہلے جملے میں ہیں، یعنی

انھوں نے) ہر جملے کے ساتھ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے

الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ بالا دعا دوسری روایت کے مطابق اس طرح بھی پڑھی جاسکتی ہے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ] صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حوالے کے لیے دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② کسی بھی مصیبت اور تکلیف کے وقت یہ دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے نجات دیتا ہے مثلاً: دردیاری آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے کا خطرہ ہو یا کوئی اچانک حادثہ پیش آجائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (الصفحة ۱۸)

۳۸۸۳۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو

فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ

اُزِلَّ، اَوْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اُجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ

عَلِیَّ۔ ”یا اللہ! میں (اس بات سے) تیری پناہ میں آتا

ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا میں لغزش کا شکار ہو جاؤں یا

میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں کسی سے

بدتمیزی کروں یا کوئی مجھ سے بدتمیزی سے پیش آئے۔“

۳۸۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ

الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ،

إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُزِلَّ، اَوْ اُظْلِمَ اَوْ

اُظْلَمَ، اَوْ اُجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلِیَّ».

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور بعض دیگر محققین نے سندا ضعیف قرار دیا ہے

جبکہ شیخ الہانی رحمہ اللہ اور دکتور بشار عواد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ آخر الذکر دونوں شیوخ کو مذکورہ روایت کی تصحیح

میں وہم ہوا ہے۔ حق اور رائج بات یہی ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ شعبی کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع

۳۸۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيت، ح: ۵۰۹۴ من حديث منصور

به، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۳۴۲۷ الشَّعْبِيُّ لم يسمع من أم سلمة رضي الله عنها على الراجح.

۳۴۔ ابواب الدعاء

گھر سے نکلنے وقت کی دعائیں

ثابت نہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ باب کی باقی دو روایتیں بھی باتفاق محققین ضعیف ہیں۔ بنا بریں گھر سے نکلنے وقت کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ

كَاتِبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [ابن] حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ شُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ».

۳۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهِ. فَإِذَا قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، قَالَ: هُدَيْتَ. وَإِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ: وَفَيْتَ. وَإِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، قَالَ: كُفَيْتَ. قَالَ: فَيَلْقَاهُ قَرِيبَاهُ فَيَقُولَانِ: مَاذَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هَدَيْنَا وَكُفِينَا وَوَفَيْنَا؟».

۳۸۸۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے: «بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ» (میں اس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں) اللہ کی توفیق کے بغیر نہ برائی سے بچاؤ ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت۔ اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔

۳۸۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ مقرر ہیں۔ جب وہ کہتا ہے: «بِسْمِ اللَّهِ» وہ کہتے ہیں: تجھے ہدایت مل گئی۔ جب وہ کہتا ہے: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» تو وہ کہتے ہیں: تیری حفاظت ہوگئی۔ جب وہ کہتا ہے: «تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ» تو وہ کہتے ہیں: تو (اللہ کے سوا) دوسروں سے بے نیاز ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اسے اس کے (ساتھ رہنے والے) دو شیطان ملے ہیں تو وہ دونوں (آپس میں) کہتے ہیں: اس شخص سے تم کیا

۳۸۸۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۹۷ من حديث حاتم بن إسماعيل به، وصححه الحاكم على شرط مسلم ۵۱۹/۱، ووافقه الذهبي * عبد الله بن حسين بن عطاء ضعيف كما في التقريب وغيره.

۳۸۸۶۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل هارون بن هارون، ولبعض الحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود، ح: ۵۰۹۵ وغيره.

۳۴۔ ابواب الدعاء گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعائیں

چاہتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی جسے بے نیازی حاصل ہوگی اور جس کو (ہم سے) محفوظ کروایا گیا؟“

☀ فائدہ: مذکورہ روایت بھی سنداً ضعیف ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت تو ضعیف ہے تاہم یہی دعا فرشتوں اور شیطانوں کے ذکر کے بغیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے لیکن حق اور رائج بات یہی ہے کہ یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ شیخ رحمہ اللہ کو اس کی تصحیح میں وہم ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (نتائج الأنتکار: ۱۶۱/۱) بتائیں گھر سے نکلنے کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے، جیسا کہ تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے

(المعجم ۱۹) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ
بَيِّنَةٌ (الصفحة ۱۹)

باب: ۱۹۔ جب گھر میں داخل ہوتو
کون سی دعا پڑھے؟

۳۸۸۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہارے لیے (یہاں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب وہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی۔ اور جب کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کو کھانا بھی مل گیا اور رات کا کھانا بھی مل گیا۔“

۳۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بِكَرْبُورٍ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ.»

☀ فوائد و مسائل: ① گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لینے سے مراد بسم اللہ پڑھنا ہے۔ ② شیطان کے داخل ہونے سے گھر میں بے برکتی اور نا اتفاقی ہوتی ہے اسی طرح کھانا کھاتے وقت شیطان کے شریک ہونے سے بھی کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے اس لیے ان دونوں موقعوں پر اللہ کا نام ضرور لینا چاہیے۔ ③ اللہ کا ذکر شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۴۔ أبواب الدعاء سفر سے متعلق دعائیں

(المعجم ۲۰) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰۔ سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

۳۸۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ: يَتَعَوَّذُ، إِذَا سَافَرَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَغَشَاءِ الشَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُتَقَلِّبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُفْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ».

۳۸۸۸۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر اختیار فرماتے تو کہتے اور (راوی حدیث) عبدالرحیم نے کہا: (ان الفاظ کے ذریعے سے) پناہ مانگتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَغَشَاءِ الشَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُتَقَلِّبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُفْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ» "یا اللہ! میں سفر کی مشقت سے پریشان کن واپسی سے کمال کے بعد منزل سے مظلوم کی بددعا سے اور اہل عیال و مال میں بری صورت حال نظر آنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: فَإِذَا رَجَعَ، قَالَ مِثْلَهَا.

راوی حدیث ابو محادیہ یہ اضافہ بھی بیان کرتے ہیں: اور جب نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے۔

فوائد ومسائل: ① پریشان کن واپسی کا مطلب ہے کہ اچانک ایسی ناگہانی صورت حال پیدا ہو جائے کہ انسان کو مجبوراً واپس آنا پڑے یا یہ مطلب ہے کہ واپس آئے تو گھر میں کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آچکا ہو۔ سفر میں ایسی صورت حال سفر کی عام تکلیف و مشقت کی موجودگی میں زیادہ ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اس لیے اللہ سے دعا مانگی جاتی ہے کہ وہ اس سے محفوظ رکھے۔ ② «الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُفْرِ» کا مطلب ہے کہ ایک کام کے صحیح طور پر انجام پانے کے بعد پھر اس میں کسی کمی یا خرابی کا واضح ہو جانا یا اچھی حالت کے بعد بری حالت میں آ جانا مثلاً: ایمان کے بعد کفر نیکی کے بعد گناہ اور خوشحالی کے بعد تنگ دستی اور مقروض ہونا وغیرہ۔ اس لحاظ سے یہ بہت جامع الفاظ ہیں۔ ③ مظلوم کی بددعا سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم کسی پر ظلم نہ کریں تاکہ وہ ہمیں بددعا نہ دے اس لیے اگر کسی پر ظلم کیا ہو تو سفر سے پہلے اس کا ازالہ کر دینا چاہیے۔

۳۸۸۸۔ آخرجه مسلم، الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ح: ۴۲۷/۱۳۴۳ من حديث أبي معاوية به.

۳۴۔ ابواب الدعاء

(المعجم ۲۱) - بِأَبِّ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ (التحفة ۲۱)

بادل اور بارش سے متعلق دعائیں

باب: ۲۱۔ بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟

۳۸۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَفْقٍ مِنْ الْأَفَاقِ، تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ. وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى يَسْتَسْقِلَهُ. فَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. وَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، وَلَمْ يُمْطَرْ، حَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ.

۳۸۸۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ جب کسی افق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں بھی مشغول ہوتے خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہوتے اسے چھوڑ کر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اور فرماتے: «اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» [یا اللہ! ہم اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جو کچھ دے کر یہ (بادل) بھیجا گیا ہے۔] اگر بارش شروع ہو جاتی تو دوبار یا تین بار فرماتے: «اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا» [یا اللہ! اس بارش کو فائدہ مند بنادے۔] اگر بارش نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ بادل کو بنا دیتا تو آپ اللہ کا شکر کرتے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① بارش اللہ کی رحمت ہے لیکن اللہ کا عذاب بھی ہو سکتی ہے اس لیے بادل دیکھ کر اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اس کے عذاب سے پناہ بھی مانگنی چاہیے۔ ② بارش انسان کے لیے انتہائی ضروری ہونے کے باوجود اس میں نقصان کا پہلو بھی موجود ہے اس لیے بارش کے نفع مند ہونے کی دعا کرنا ضروری ہے۔ ③ بادل کا بر سے بغیر چھٹ جانا اس لیے اللہ کا انعام ہے کہ اس کے عذاب ہونے کا خطرہ ٹل گیا۔ ④ بندے کو ہر حال میں اللہ سے امید کے ساتھ ساتھ اللہ کا خوف بھی رکھنا چاہیے اور ان مواقع پر یہ دعائیں پڑھنے کا التزام کرنا چاہیے۔

۳۸۹۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشِيرِينَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. وَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، وَلَمْ يُمْطَرْ، حَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ.

۳۸۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو فرماتے: «اللَّهُمَّ! اِجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا» [یا اللہ! اس بارش کو نفع بخش خوشگوار بنادے۔]

۳۸۸۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما يقول إذا هاجت الريح، ح: ۵۰۹۹ من حديث المقدم به.

۳۸۹۰۔ [أخرجه البخاري، الاستسقاء، باب ما يقال إذا مطرت... الخ، ح: ۱۰۳۲ من حديث نافع به.

بادل اور بارش سے متعلق دعائیں

۳۴۔ ابواب الدعاء

ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا».

۳۸۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب گھٹا دیکھتے تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ آپ کبھی اندر تشریف لے جاتے، کبھی باہر تشریف لے آتے۔ کبھی (ایک طرف) آتے، کبھی (دوسری طرف) جاتے، پھر جب بارش ہونے لگتی تو نبی ﷺ کی پریشانی دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی جو کیفیت محسوس کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ کی یہ کیفیت کیوں ہوتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کیا معلوم؟ شاید یہ دیباہی بادل ہو جیسے ہود علیہ السلام کی قوم نے (ایک بادل دیکھ کر) کہا تھا: (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ﴾ ”جب انھوں نے اس (عذاب) کو بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ بادل ہم پر بارش برسانے والا ہے، (ہود علیہ السلام نے کہا: نہیں) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے۔“

۳۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً تَلَوْنَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ. فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرْبِي عَنْهُ. قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ. فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُودٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ﴾» (الآية [الاحقاف: ۲۴]).

فوائد وسائل: ① رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کا خوف بہت زیادہ تھا۔ مومن کو بھی اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ ② نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ علم قیب اللہ کے ساتھ ہے۔

۳۴۔ ابواب الدعاء

(المجم ۲۲) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ (التحفة ۲۲)

۳۸۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى
عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ وَلَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عُيَيْنَةَ،
مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فَجَّهَتْ صَاحِبُ
بَلَاءٍ. فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا
اِبْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ
تَفْضِيلًا، غُوفِي مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ، كَمَا بَيْنَا مَا
كَانَ».

مصیبت زدہ کو دیکھ کر عافیت کی دعا کرنے کا بیان

باب ۲۲۔ مصیبت میں مبتلا آدمی

کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھنی جائے

۳۸۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو اچانک کوئی مصیبت
زدہ مل جائے اور وہ (دیکھنے والا) یہ دعا پڑھ لے:
[اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا اِبْتَلَاكَ بِهِ
وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا] ” ہر قسم
کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس
مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے
اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے
مجھے فضیلت عطا فرمائی۔“ تو وہ اس مصیبت سے محفوظ
رہے گا خواہ کوئی سی مصیبت ہو۔“

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے
اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اس کے شواہد کا تذکرہ کیا ہے جس سے شیخ البانی
رحمہ اللہ ہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر
شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث
الصحيحة للألبانی) رقم: ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷

تعبیر کی تعریف، خوابوں کی اقسام اور تعبیر کے آداب و احکام

✽ لغوی معنی: تعبیر کے لغوی معنی اظہارِ بیان اور ترجمانی کے ہیں جبکہ [رُؤیا] سے مراد وہ مناظر یا وہ چیزیں ہیں جو کوئی شخص نیند میں دیکھتا ہے، لہذا [تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا] کا مطلب ہوگا: حالتِ نیند میں دیکھے جانے والے مناظر کی تفسیر و تمییز اور ان کی ترجمانی کرنا۔

✽ خوابوں کی اقسام: خواب مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ اگر اچھا خواب نظر آئے تو مومن کو دلی مسرت اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے اور اگر برا خواب نظر آئے تو مومن اپنے رب کی طرف رجوع کر کے احتیاطی تدابیر اختیار کرتا اور اپنے رب کی پناہ حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح خواب مومن کے لیے ہر حال میں خیر و برکت کا باعث بنتے ہیں۔ خوابوں کی اقسام درج ذیل ہیں:

① اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کے لیے خوش خبری پر مشتمل خواب۔

② مومن کو پریشان کرنے کے لیے شیطانی اور ڈراؤنے خواب۔

③ دن بھر کی مصروفیات، منصوبوں اور خیالات کا نیند میں نظر آنا۔

خواب سچے بھی ہوتے ہیں اور انسان کو پریشان کرنے کے لیے محض شیطانی وسوسے بھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے خواب دیکھنے والوں کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے:

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا..... تعبیر کی تعریف خوابوں کی اقسام اور تعبیر کے آداب و احکام

* انبیائے کرام علیہم السلام: ان کے خواب سچے اور حقیقت ہوتے ہیں۔

* نیک لوگوں کے خواب: ان کے اکثر و بیشتر خواب سچے ہوتے ہیں جبکہ کبھی کبھار اس کے برعکس صورت حال بھی ہو سکتی ہے۔

* فاسق و فاجر اور کفار کے خواب: ان کے اکثر خواب جھوٹے اور شیطانی و مسموم ہوتے ہیں البتہ کبھی کبھار ان کے خواب بھی سچ ہو سکتے ہیں، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے دو قیدی ساتھیوں کے خواب یا فرعون کا خواب وغیرہ۔

* خواب کی تعبیر کے آداب: نبی آخر الزمان ﷺ نے ہر شعبے میں امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خواب آتے تھے جن کی تعبیر خود سرور کائنات ﷺ فرماتے۔ اچھایا برا خواب دیکھنے پر کیا آداب اختیار کرنے چاہئیں؟ اس کے متعلق آپ ﷺ نے امت کی بھرپور رہنمائی فرمائی ہے چنانچہ امت کو حکم دیا ہے کہ خواب کی تعبیر کرتے وقت اسے اچھی اور بہتر صورت پر محمول کریں کیونکہ تعبیر کر دینے کے بعد خواب ویسے ہی واقع ہو جاتا ہے۔

خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ تعبیر ہمیشہ اپنے خیر خواہ اور عالم شخص سے دریافت کرو۔ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ عالم شخص اور خیر خواہ آدمی ہمیشہ اچھی تعبیر کریں گے جبکہ حاسد یا جاہل شخص بری تعبیر دے کر نقصان کا باعث بنیں گے۔ جس شخص کو خواب آئے اسے درج ذیل آداب نبوی اپنانے چاہئیں:

① اچھا خواب نظر آئے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اپنے پسندیدہ محبوب اور خیر خواہ لوگوں کو سنائے اور خوشی کا اظہار کرے۔

② اگر ڈرنا یا برا خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے یعنی [أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ] پڑھے۔ نیند سے بیدار ہونے پر بائیں طرف تین بار تھکا کر دے۔ کسی بھی شخص سے اس کا اظہار نہ کرے۔ جس کو ڈر لگنا ہو اسے تبدیل کر کے دوسری کر دے پر لیٹ جائے۔ نفل نماز ادا کرے۔ آیت الکرسی پڑھے۔

درج بالا آداب اختیار کرنے سے ان شاء اللہ آدمی برے خواب کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۵) أَبْوَابُ تَغْيِيرِ الرُّؤْيَا (التحفة ۲۷)

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

(المعجم ۱) - بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا
الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ (التحفة ۱)

باب: ۱- مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس
کے لیے اچھا خواب دیکھنا

۳۸۹۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ
الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ
النُّبُوَّةِ».

۳۸۹۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیک آدمی کا اچھا خواب
نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے کیونکہ اس پر شیطان کا اثر نہیں ہوتا البتہ بعض اوقات وہ
خواب ایسا ہوتا ہے جس کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیک آدمی کو کبھی غلط خواب بھی آتے ہیں کیونکہ وہ معصوم
نہیں ہوتا تاہم ہفتا زائدہ نیک ہوا نشانز یادہ اس کے خواب کے سچا ہونے کی امید ہوتی ہے۔ ② حضرت محمد ﷺ
آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی آدمی نبی نہیں ہو سکتا اس لیے خواب کو نبوت کا چھالیسواں حصہ کہنے کا یہ مطلب
نہیں کہ خواب دیکھنے والا شرف نبوت میں شریک ہو جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نبوت کے چھالیس یا ستر حصے
ہیں اور ان میں سے ایک حصہ اچھے خواب بھی ہیں۔ اگرچہ نبوت اب باقی نہیں رہی مگر اس کا یہ حصہ قیامت تک
باقی ہے۔ اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دور نبوت تیس سال کا ہے اور ان میں پہلے
چھ ماہ تک آپ کو محض خواب آیا کرتے تھے جو اس قدر سچے اور حقیقت پر مبنی ہوتے تھے جیسے رات کے

۳۵۔ أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

اندھیرے کے بعد صبح صادق کا طلوع ہونا۔ چونکہ یہ سچ ماہ تیس سال کا چھیا لیسواں حصہ ہے اس نسبت سے مومن کے خواب کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔“
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ بَرَّتِهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّوْبَةِ»۔

فائدہ: ”مومن“ کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافر کا خواب سچا بھی ہو تو وہ اللہ کی طرف سے عزت افزائی کا باعث نہیں بلکہ وہ ایسے ہی ہے جیسے کافر کو دنیا میں دوسری نعمتیں اور حکومت وغیرہ دے کر آزمایا جاتا ہے۔

۳۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنَّ أَبَانًا شَيْثَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّوْبَةِ»۔
۳۸۹۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان نیک آدمی کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

فائدہ: ممکن ہے اس حدیث سے ادنیٰ درجے کے مومن کا خواب مراد ہو اور پہلی حدیث میں اعلیٰ درجے کے مومن کا خواب۔ ادنیٰ درجے کے خواب میں اس کے اپنے خیالات کا دخل زیادہ ہوتا ہے اس لیے اس کے بعینہ پورا ہونے کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حضرت ام گرر کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۹۴۔ آخر جہ مسلم، الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من اللہ وأنها جزء من التوبة، ح: ۲۲۶۳/۸ من حدیث معمر بہ، وهو فی المصنف: ۵۱، ۵۰/۱۱، ح: ۱۰۴۹۹ بلفظ: ”رؤیا المسلم“۔

۳۸۹۵۔ [صحیح] وضعہ البوصیری من أجل عطية العوفي، والحدیث السابق شاهد له، وأخرجه البخاري، ح: ۶۹۸۹ من حدیث عبدالله بن خطاب عن أبي سعيد الخدري به، وله شواهد كثيرة۔

۳۸۹۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۸۱/۶، والحميدي، ح: ۳۴۹ عن سفيان به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة۔



خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت ختم ہوگئی اور خوشخبری دینے والی چیزیں رہ گئیں، یعنی سچے خواب باقی ہیں۔“

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا ..

الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ الْكُحْمِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَ الْمُبَشِّرَاتُ».

❦ فوائد و مسائل: ① ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے نبوت سے براہ راست مستفید ہونا اب ممکن نہیں۔ ② سچے خوابوں کو مبشرات کہا گیا ہے کیونکہ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مومن کو کسی نئے والی نعمت کی خبر دیتا ہے یا کسی آنے والی مصیبت سے متنبہ کر دیتا ہے تاکہ انسان اس سے بچنے کی دعا اور تدبیر کر لے۔ ③ اکثر خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے، البتہ بعض خواب جیسے نظر آتے ہیں بعد میں دیکھا ہی واقعہ پیش آجاتا ہے، جیسے نبی ﷺ نے خود کو صحابہ کے ساتھ عمرہ کرتے دیکھا تو اگلے سال اسی طرح عمرہ ادا کیا گیا۔

۳۸۹۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب نبوت کا ستر واں حصہ ہے۔“

۳۸۹۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۳۸۹۸- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ”ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت

۳۸۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ شُبْحَانَهُ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ

۳۸۹۷- أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ۹/۲۲۶۵ من حديث أبي أسامة به.

۳۸۹۸- [حسن] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب قوله: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾، ح: ۲۲۷۵ من حديث يحيى به، وقال: ”حسن“ قلت: أبو سلمة لم يسمعه من عبادة بل قال: ”ثبت عن عبادة“، فالخير منقطع.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

الَّذِينَ رَفِئَ الْأَخْبَرَةُ ﴿١٦٤﴾ قَالَ: «هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ».

میں بھی۔“ تو آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد اچھا خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اچھا خواب اپنے بارے میں بھی ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے مسلمان کے بارے میں بھی۔ دونوں صورتوں میں یہ خوشخبری ہے مثلاً: ایک آدمی دیکھتا ہے کہ وہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ یہ اس کا اپنے بارے میں خواب ہے۔ یا دیکھتا ہے کہ اس کا والد طواف کر رہا ہے۔ تو یہ اس کے والد کے بارے میں خوشخبری ہے۔ ② آخرت میں مومن کو جنت میں داخلے کی خوشخبری ملے گی۔ یہ روح قبض ہوتے وقت بھی ملتی ہے اور قبر کے سوالات کے بعد بھی ملتی ہے۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنا بھی خوشخبری ہوگی۔ اعمال کا وزن ہوتے وقت نیکیوں کے پلڑے کا بھاری ہوجانا بھی خوشخبری ہے۔ ③ فوت شدہ کو اچھی حالت میں دیکھنا بھی خوشخبری ہے۔

۳۸۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّتَارَةَ فِي مَوْضِعٍ وَالصُّفُوفُ تَخْلَفُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ الْبُؤْسِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ».

۳۸۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے (آخری) مرض کے ایام میں (ایک دن) پردہ ہٹایا جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی خوش خبری دینے والی چیزوں میں سے صرف ایک خواب باقی ہیں جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“



(المعجم ۲) - بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ (التحفة ۲)

۳۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

۳۹۰۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں

۳۸۹۹۔ [خرجه مسلم، الصلاة، باب المنهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ۴۷۹] من حديث سفیان به.

۳۹۰۰۔ [صحيح] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب ما جاء في قول النبي ﷺ "من رآني في المنام فقد رآني"، ح: ۲۲۷۶ من حديث سفیان الثوري به، وله شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.

۳۵- أبواب تعبير الرؤيا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى فِي الْبَقْظَةِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي».

دیکھا اس نے (گویا) مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

۳۹۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

۳۹۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. إِنَّهُ لَا يَتَّبِعِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي».

۳۹۰۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان اس قابل نہیں کہ میری صورت اختیار کرے۔“

۳۹۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

۳۹۰۳- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

۳۹۰۱- [صحیح] ولہ شواہد عند البخاری، ح: ۶۹۹۳، و مسلم، ح: ۱۰/۲۲۶۶، وغیرہما .

۳۹۰۲- أخرجه مسلم، الرؤيا، باب قول النبي عليه الصلاة والسلام "من رأى في المنام فقد رأى"، ح: ۱۲/۲۲۶۸، عن محمد بن رمح به .

۳۹۰۳- [صحیح] وهو في المصنف: ۵۶/۱۱، ح: ۱۰۵۲۰، وله شواهد كثيرة .

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

۳۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَكَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ. إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِهِ».

۳۹۰۳۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ میری صورت اختیار کرے۔“

۳۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَمَّارٍ، هُوَ الدُّهْنِيُّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهِ».

۳۹۰۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جیسے اگلے باب میں آ رہا ہے۔ یہ خواب سچے ہوتے ہیں۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا علیہ مہارک حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی زیارت اس علیہ کے مطابق ہو تو خواب سچا ہے تعبیر کی ضرورت نہیں۔ اگر خواب میں علیہ مہارک مختلف نظر آئے تو اس کی تعبیر کی جائے گی۔ اور یہ دیکھنے والے کے دین و خلق میں نقص اور کوتاہی کا اظہار ہے۔ (فتح الباری ۱۲/۳۸۳) ③ شرعی مسائل خواب سے ثابت نہیں ہوتے ان کے لیے قرآن و حدیث کے دلائل کی ضرورت ہے۔ ④ بعض لوگ جھوٹ موٹ نبی ﷺ

۳۹۰۴۔ [صحیح] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۴/۲۹۴، ۲۹۵ عن سليمان، والعبيراني: ۲۲/۱۱۱، ح: ۲۷۹ من حديث سليمان به، ورواه زيد بن أبي أنيسة عن عون به، صحيح ابن حبان، ح: ۱۸۰۱، وصححه البوصيري، ورواه محمد بن بكر الكوفي وأبو أسامة عن صدقة به، وللحديث شواهد.

۳۹۰۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۱/۲۷۹ من حديث أبي عوانة به، وله شاهد صحيح عند الترمذي في الشمائل، ح: ۴۰۹.

۳۵- ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

کی زیارت کا دعویٰ کر دیتے ہیں حالانکہ انھیں ایسا کوئی خواب نہیں آیا ہوتا۔ یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت سنگین جرم ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۹۱۶)

(المسجم ۳) - بَاب: الرُّؤْيَا ثَلَاثُ

باب: ۳- خواب تین قسم کے ہوتے ہیں

(الصحفة ۳)

۳۹۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُوْدَةُ بْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا ثَلَاثُ: قَبَسْرَى مِنَ اللَّهِ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ، وَنَحْوُفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ فَلْيَقْصُصْ، إِنْ شَاءَ، وَإِنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلَا يَقْصُصْهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ يَصَلِّي.»

۳۹۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: (ایک) اللہ کی طرف سے خوش خبری (دوسرے) دل کے خیالات اور (تیسرے) شیطان کی طرف سے خوف زدہ کرنے کے لیے (برے اور ڈراؤنے خواب)۔ جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے اچھا لگے تو اگر وہ چاہے تو اسے (کسی کے سامنے) بیان کر دے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو کسی کو خواب نہ سنائے اور اٹھ کر نماز پڑھے۔“

۳۹۰۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ مُسْلِمُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثُ: وَبِهَا أَهْوَأُ لِلشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ بِهَا ابْنُ آدَمَ. وَبِهَا مَا يَهْمُ بِهِ الرَّجُلُ فِي نَقْطَتَيْهِ، فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَبِهَا جُزْءٌ مِنْ مِثْقَلِ وَارَبَعَيْنِ جُزْءٍ مِنَ الثُّبُوءِ» قَالَ: قُلْتُ لَهُ:

۳۹۰۷- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بعض خواب ڈراؤنے ہوتے ہیں (وہ) شیطان کی طرف سے انسان کو پریشان کرنے کے لیے (ہوتے ہیں)۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بیداری کی حالت میں جو کچھ سوچتا رہتا ہے وہی کچھ خواب میں اسے نظر آ جاتا ہے۔ اور بعض (خواب) وہ ہیں جو نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہیں۔“ حضرت مسلم بن

۳۹۰۶- أخرجه البخاري، التعبير، باب التنبؤ في المنام، ح: ۷۰۱۷ من حديث عوف الأعرابي به مطولاً، وأخرجه مسلم، ح: ۶/۲۲۶۳ وغيره من حديث محمد بن سيرين به مطولاً، انظر، ح: ۳۹۱۷.

۳۹۰۷- [صحيح] أخرجه الطبراني: ۱۸/۶۴، ح: ۱۱۸ من حديث يحيى به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۹۹، والבוصري، وله شاهد.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. خود سنی ہے۔ ہاں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے۔ ہاں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کی طرف سے فرشتے کے ذریعے سے دکھائے جانے والے خواب بچے ہوتے ہیں خواہ واضح ہوں یا ان کی تعبیر کی ضرورت ہو۔ ② شیطان جس طرح بیداری میں انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں پریشان کن خیالات کو خوابوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ③ انسان دن میں جو کام کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے لیکن کسی وجہ سے کر نہیں سکتا، نیند میں اس قسم کے خیالات خوابوں کی صورت میں سامنے آ جاتے ہیں۔ ان کی تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ④ جدید علم نفسیات صرف تیسری قسم کے خوابوں کے بارے میں بحث کرتا ہے۔ یہ لوگ فرشتوں اور شیطانوں پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے پہلی اور دوسری قسم پر یقین نہیں رکھتے لیکن وہ ایک حقیقت ہیں جن کی مثالیں اکثر سامنے آتی رہتی ہیں۔ ⑤ انبیائے کرام علیہم السلام خواب وحی میں شامل ہیں لہذا انہی امور پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَنْكَرُهَا (التحفة ۴)

۳۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمُصْرِیُّ: أَتَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَنْكَرُهَا، فَلْيَنْصُصْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ». ۳۹۰۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ بائیں طرف تین بار تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہو اسے بدل دے (دوسرے پہلو پر لیٹ کر سو جائے۔“)

۳۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا ۳۹۰۹۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۰۸۔ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ۵/۲۲۶۲ عن ابن رمح به. ۳۹۰۹۔ أخرجه البخاري، الطب، باب الثغ في الرقية، ح: ۶۹۸۴/۵۷۴۷ من حديث يحيى بن سعيد به. ۴۰

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

الثَّابِتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَنْصُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے لہذا اگر کسی کو (خواب میں) ایسی چیز نظر آئے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار بائیں طرف تھوک دے اور شیطان مردود سے تین بار اللہ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہو اسے بدل دے۔“

۳۹۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتَقَوَّلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا».

۳۹۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کی بہتری کا سوال کرے اور اس کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگے۔“

❦ فوائد و مسائل: ① برا خواب شیطان کے شر سے ہوتا ہے اس لیے اس سے حاصل ہونے والی پریشانی کا علاج (أَعُوذُ بِاللَّهِ) پڑھنا ہے۔ ② بائیں طرف تھکانے میں یہی نکتہ ہے کہ بائیں طرف شیطان سے مناسبت رکھتی ہے وہ اس طرف سے آکر دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ ③ کروٹ بدلنا جسمانی حالت میں ظاہری تبدیلی ہے جس میں اللہ سے اس کی رحمت کی امید اور درخواست کا اظہار ہے کہ اللہ پریشانی کی حالت تبدیل فرما کر اطمینان عطا فرمادے۔

(المعجم ۵) - بَابُ مَنْ لَمِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ (الصفحة ۵)

باب: ۵- شیطان جس سے خواب میں شرارت کرے اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

۳۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

❦ مسلم، الروایا، الباب السابق، ج: ۲/۲۲۶۱ عن ابن رمح به.

۳۹۱۰- [صحیح] وضعه البوصيري من أجل عبدالله بن عمر العمري، وله شواهد، منها الحديث السابق.

۳۹۱۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۶۴ عن أبي أحمد محمد بن عبدالله بن الزبير الزبيري به، وهو في عمل

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

أَدَى نَبِيٌّ ﷺ فِي خَدْمَتِ مَنْ حَاضِرٌ يَوْمَ كَرَّ عَرَضَ كَيْفَا: (خواب میں) دیکھا کہ میرا سرا اڑا دیا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لڑھکتا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان (بعض اوقات) کسی انسان کی طرف متوجہ ہو کر اسے (خواب میں) خوف زدہ کرتا ہے پھر وہ (مخمس) صبح لوگوں کو بتانے لگتا ہے (یہ مناسب نہیں۔)“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضَرْبَ. فَرَأَيْتُهُ يَتَذَهَّدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمَدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَوَلَّى لَهُ. ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ».

🌞 نوادہ و مسائل: ① پریشان کن خواب کسی کو سنا نامناسب نہیں۔ ② انسان کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے ایسے خواب کو اہمیت نہ دے بلکہ رزق شہ باب کی احادیث کے مطابق عمل کرے۔ اللہ کی رحمت سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔



۳۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ، فِيمَا يَرَى النَّاسُ، كَأَنِّي عَنِي ضُرِبَتْ، وَسَقَطَ رَأْسِي، فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ، فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ».

۳۹۱۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا گلا کاٹ دیا گیا ہے اور میرا سر (جسم سے الگ ہو کر) گر گیا ہے۔ میں نے اس (لڑھکتے ہوئے سر) کا تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور دوبارہ (جسم پر) لگا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کے ساتھ شیطان خواب میں شرارت کرے تو وہ (یہ خواب) لوگوں کو ہرگز نہ بتائے۔“

۳۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ بَابَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

۳۹۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو (برا) خواب

۱۱ اليوم والليلة للناسي، ح: ۹۱۳ من حديث الزبير، ومصفى ابن أبي شيبة: ۵۸، ۵۷، ح: ۱۰۵۲۳، وصححه البوصيري، والحديث الآتي شاهده.

۳۹۱۲۔ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، ح: ۱۵/۲۲۶۸ من حديث الأعمش به.

۳۹۱۳۔ أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۱۲/۲۲۶۸ عن ابن رجم به.

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام
جابر، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يُخَيِّرِ النَّاسَ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ»
آئے تو اسے چاہیے کہ خواب میں اس سے ہونے والی
شیطان کی شرارتیں لوگوں کو نہ بتائے۔“

(المعجم ۶) - بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقْضُيْهَا إِلَّا عَلَى وَاْدٍ (النحفة ۶)
باب: ۶- جب خواب کی تعبیر بیان کر دی جائے
تو اسی طرح واقع ہو جاتی ہے اس لیے خواب
کسی محبت رکھنے والے ہی کو سنانا چاہیے

۳۹۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عُذْسٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ تُعْبَرْ. فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ» قَالَ: «وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ» قَالَ: وَأَخْبِيئْهُ قَالَ: «لَا يَقْضُيْهَا إِلَّا عَلَى وَاْدٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ»
۳۹۱۴- حضرت ابو زین (لقبط بن صبرہ عقیلی) رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ بے شک انھوں نے نبی ﷺ سے
سنا آپ فرما رہے تھے: ”خواب کی جب تک تعبیر بیان
نہ کی جائے اس وقت تک وہ (گویا) پرندے کے پاؤں
میں ہوتا ہے۔ جب تعبیر کر دی جائے تو واقع ہو جاتا
ہے۔“ اور فرمایا: ”خواب نبوت کے چھالیس حصوں
میں سے ایک حصہ ہے۔“ اور غالباً یہ بھی فرمایا: ”خواب
صرف اسی کو سنائے جو محبت رکھنے والا یا سمجھ دار ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پرندے کے پنجے میں پکڑی ہوئی چیز گر بھی سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ گرے۔ اسی
طرح خواب کی جب تک تعبیر نہ کی جائے تب تک یہ ممکن ہے کہ خواب میں دیا ہوا اشارہ واقع ہو جائے اور یہ بھی
ممکن ہے کہ واقع نہ ہو۔ جب تعبیر کر دی جائے پھر اس کا وہی مطلب بن جاتا ہے جو بیان کیا گیا۔ ② امام
بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اگر پہلے تعبیر کرنے والے نے تعبیر میں غلطی کی ہو اور اس کے بعد دوسرا شخص صحیح
تعبیر کر دے تو دوسری تعبیر ہی معتبر ہوگی۔ (صحیح البخاری) ’التعبیر‘ باب من لم ير الرؤيا لأول عاير إذا
لم يقصص، (حدیث: ۴۰۳۶) ③ تعبیر بیان کرنے والا شخص جاہل نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ غلط تعبیر بیان کرے گا
جو پریشانی کا باعث ہوگی جب کہ عالم اس کا اچھا محمل تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اسی طرح مخلص دوست

۳۹۱۴- [حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في الرؤيا، ح: ۵۰۲۰ من حديث هشيم به، وهو في
المعجم ۱۱/ ۵۰، ح: ۱۰۴۹۸، وقال النزمي "حسن صحيح"، ح: ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، وصححه ابن حبان،
ح: ۱۷۹۵-۱۷۹۶، والحاكم ۴/ ۳۹۰، والذهبي، وابن دقيق العيد، وحسنه الحافظ في التلخيص: ۴۲۲/ ۲.

۳۵ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

اچھا مطلب تلاش کرے گا جب کہ اجنبی شخص کے دل میں وہ بھردری نہیں ہوگی اس لیے ممکن ہے کہ وہ نامناسب تعبیر بیان کر دے۔

(المعجم ۷) - **بَابُ: عَلٰی مَا تُعْبَرُ [بِهِ]**

باب: ۷- خواب کی تعبیر کس بنیاد پر

کی جائے؟

(الرؤیا؟) (النحفة ۷)

۳۹۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوابوں کو ان (میں) نظر آنے والی چیزوں کے ناموں سے سمجھو اور چیزوں کی کہنتوں سے ان کے کنایات (و اشارات) سمجھو اور خواب پہلے تعبیر کرنے والے کے لیے ہے۔“

۳۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرِّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْتَبِرُوا بِأَسْمَائِهَا، وَكُنُوهَا بِكُنَاهَا، وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ».

🌞 **فائدہ:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ بنا بریں خواب کی وہ تعبیر صحیح ہونا جو سب سے پہلے بیان کی جائے ضروری نہیں جیسے سابقہ حدیث کے فوائد میں تفصیل گزری چکی ہے۔ واللہ اعلم۔



240

باب: ۸- جھوٹ موٹ کا خواب بیان

کرنا (حت گناہ ہے)

(المعجم ۸) - **بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ خُلُمًا كَاذِبًا**

(النحفة ۸)

۳۹۱۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اسے جو کے دو دانوں کو ایک دوسرے سے گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور (وہ ایسا نہیں کر سکے گا) چنانچہ اسے اس وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔“

۳۹۱۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ

الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَحَلَّمَ خُلُمًا كَاذِبًا، كُتِفَ أَنْ يَقْعِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَيُعَذَّبَ عَلَى ذَلِكَ».

۳۹۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۷۱/۱۱، ح: ۱۰۵۴۴ من حديث الأعمش به مطولاً، وانظر، ح: ۱۰۸۰ لحال الرقاشي، وفيه علة أخرى، وأخرج أبوداود، ح: ۵۰۲۰، بلفظ: الرؤيا على رجل طائر... الخ انظر الحديث السابق، وله شاهد عند الحاكم: ۳۹۱/۴، وصححه، ووافقه الذهبي، وإسناده صحيح على شرط البخاري.

۳۹۱۶- أخرجه البخاري، التعبير، باب من كذب في حلمه، ح: ۷۰۴۲ من حديث أيوب به.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا ... خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

❦ فوائد و مسائل: ① جس شخص نے خواب نہیں دیکھا اپنے ہی پاس سے بنا کر بیان کر دیتا ہے اس کا یہ جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے۔ ② جھوٹا خواب بیان کرنا اس لیے زیادہ برا ہے کہ اس کی کسی طرح تحقیق نہیں کی جاسکتی کہ اس نے خواب دیکھا ہے یا نہیں۔ ③ بعض افراد نبی اکرم ﷺ یا کسی اور اہم شخصیت کے خواب میں نظر آنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عام لوگ اسے ان کی بزرگی کی علامت سمجھ کر محبت و احترام کا اظہار شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اصل شرف نیک اعمال کا انجام دینا ہے ورنہ کافر اور منافق تو حقیقی طور پر نبی ﷺ کو دیکھتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ کسی احترام کے مستحق نہیں گردانے گئے۔ ④ خواب کسی کام کے جائز یا ناجائز ہونے کا ثبوت نہیں۔ شرعی مسائل کے لیے شرعی دلائل ضروری ہیں۔ کسی کا یہ دعویٰ کہ مجھے نبی ﷺ نے فلاں کام کی اجازت دی ہے قابل قبول نہیں۔

(المعجم ۹) - باب: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا
أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا (الصححة ۹)
باب: ۹۔ زیادہ سچ بولنے والے کا خواب
زیادہ سچا ہوتا ہے

۳۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ
الْشَّحْجِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ بَكْرٍ:
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا
قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُذْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِيبٌ.
وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا. وَرُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ
النَّبُوَّةِ».

۳۹۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زمانہ (ختم ہونے
کے) قریب آجائے گا تو (اس زمانے میں) مومن کا
خواب شان و تادری جھوٹا نکلے گا۔ اور زیادہ سچا خواب
اس کا ہوگا جو (روزمرہ زندگی میں) بات چیت میں زیادہ
سچا ہے۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں
میں سے ایک حصہ ہے۔“

❦ فوائد و مسائل: ① قیامت کے قریب کفر، فسق اور جہالت کا غلبہ ہوگا۔ سچے مومن بہت کم ہوں گے۔ ان
مومنوں کے خواب سچے ہوں گے۔ ② بعض علماء نے اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا زمانہ لیا ہے
البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباری: ۵۰۸/۱۲) نیک آدمی کے خواب زیادہ سچے
ہوتے ہیں۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ مذکورہ روایت کا اکثر حصہ
صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے جیسا کہ تخریج میں ہمارے محقق نے بھی اشارہ کیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند
ضعیف اور معنا صحیح ہے۔

۳۹۱۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري، ح: ۷۰۱۷، ومسلم، ح: ۶/۲۲۶۳ من حديث محمد بن سيرين به
متولاً، انظر، ح: ۳۹۰۶، ولها طرف منه.

۳۵ ابواب تعبیر الرؤیا

(المعجم ۱۰) - بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

(الصفحة ۱۰)

۳۹۱۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ
كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ،
مُنْصَرِّفُهُ مِنْ أُحُدٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُفُ سَمَنًا
وَعَسَلًا. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَنْكَفُّونَ مِنْهَا.
فَأَلْمَسْتُ كَثِيرًا وَالْمُسْتَقِيلَ. وَرَأَيْتُ سَبَبًا
وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ. وَرَأَيْتُكَ أَخَذْتَ بِهِ،
فَعَلَوْتَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا
بِهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ
أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَأَنْقَطَعَ بِهِ. ثُمَّ وُصِلَ لَهُ
فَعَلَا بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي أَغْبِرْهَا،
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «أَغْبِرْهَا» قَالَ: أَمَّا
الظِّلَّةُ فَلَا سَلَامَ. وَأَمَّا مَا يَنْطِفُفُ مِنْهَا مِنْ
الْعَسَلِ وَالسَّمَنِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ. حَلَاوَتُهُ
وَلَيْئَتُهُ. وَأَمَّا مَا يَنْكَفُّ مِنْهُ النَّاسُ،
فَالْأَخْذُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا. وَأَمَّا
السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ، فَمَا أَنْتَ
عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَا بِكَ. ثُمَّ
بِأَخْذِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَبَلُوا بِهِ. ثُمَّ آخَرُ،



خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

باب: ۱۰- خواب کی تعبیر

۳۹۱۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جنگِ احد سے واپس
تشریف لائے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر
ہوا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب
میں ایک ساتبان (یا بادل) دیکھا ہے جس سے گھی اور
شہد نک رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس (گھی اور
شہد) سے لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لے رہا ہے کوئی
کم۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان تک پہنچی
ہوئی تھی۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور
اس کے ذریعے سے اوپر تشریف لے گئے پھر آپ کے
بعد ایک آدمی نے وہ رسی پکڑی اور وہ اس کے
ذریعے سے اوپر چلا گیا پھر اس کے بعد ایک آدمی
نے اسے پکڑا وہ بھی اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا
پھر اس کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔
پھر وہ رسی جوڑ دی گئی تو وہ اس کے ذریعے سے اوپر چلا
گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے
رسول! مجھے اس کی تعبیر کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ
نے فرمایا: ”آپ اس کی تعبیر کریں۔“ حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا: ساتبان (یا بادل) تو اسلام ہے۔ اس سے
نکپنے والا شہد اور گھی قرآن یعنی اس کی شیرینی اور نرمی
ہے اور اس سے لینے والے لوگ کم یا زیادہ قرآن (کا

فَتَعْلَمُوهُ. ثُمَّ آخَرَ، فَيَنْقُطِعُ بِهِ. ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلَمُوهُ بِهِ. قَالَ: «أَصَبْتُ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا». قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِتَخْبِرَنِي بِالَّذِي أَصَبْتُ مِنَ الَّذِي أَخْطَأْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْسِمُ. يَا أَبَا بَكْرٍ».

علم و فہم) حاصل کرنے والے ہیں۔ آسمان تک پہنچنے والی رسی سے مراد وہ حق (سچا دین) ہے جس پر آپ قائم ہیں۔ آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے سے بلند ہو گئے (بلند درجات پر فائز ہو گئے)۔ پھر آپ کے بعد ایک آدمی پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ پھر دوسرا آدمی بھی اس (کو پکڑ کر اس) کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ پھر ایک اور آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر بڑ جائے گی اور وہ اس کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ نے کچھ صحیح کہا اور کچھ غلطی کی ہے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دیجیے کہ میں نے کون سی بات صحیح کہی اور کون سی غلط کہی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر! قسم نہ کھاؤ۔“

دوسری سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سانپان (یا بادل) دیکھا جس سے گھی اور شہد نکل رہا تھا..... اور پوری حدیث (منہوما) پہلی حدیث کی مانند بیان کی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطُفُ سَمْنًا وَعَسَلًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، نَحْوَهُ.

🕌 فوائد و مسائل: ① بزرگ اور استاد کی اجازت سے عام آدمی یا شاگرد تعبیر بیان کر سکتا ہے۔ ② رسی پکڑنے سے مراد دین پر عمل کرنا اور تین بزرگوں کا اس رسی کو پکڑنا نبی ﷺ کی نیابت اور خلافت کے منصب پر فائز ہونا ہے۔ ③ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسی کا ٹوٹ جانا ان مشکلات اور فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو انھیں پیش آئے۔ اور اسی رسی کے جڑ جانے کے بعد اس کے ذریعے سے اوپر

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

چلے جانے سے غالباً یہ اشارہ ہے کہ وہ اس قسم میں حق پر ہوں گے لہذا وہ رسول اللہ ﷺ اور دونوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہی جنت میں ہوں گے۔ ⑤ کسی حکمت کی بنا پر خواب کے کچھ کی تعبیر بتانا اور کچھ نہ بتانا جائز ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعبیر میں واقع ہونے والی غلطی کی وضاحت نہیں فرمائی۔ ⑥ اس سچے خواب میں خلفائے ثلاثہ کی عظمت و شان کا اظہار ہے۔

۳۹۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غیر شادی شدہ نوجوان لڑکا تھا۔ میں رات کو مسجد میں سویا کرتا تھا۔ ہم میں سے جو کوئی خواب دیکھتا، نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ میں نے کہا: یا اللہ! اگر تیرے پاس میرے لیے خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا دے جس کی تعبیر نبی ﷺ کریں چنانچہ (ایک بار) میں سویا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے ساتھ لے گئے۔ انھیں ایک اور فرشتہ ملا اس نے (مجھ سے) کہا: گھبرا مت۔ وہ دونوں فرشتے مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ دیکھا تو اس کی منذر بنی ہوئی تھی جس طرح کنویں کی منذر ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا پھر وہ (فرشتے) مجھے دائیں طرف لے گئے۔ صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب (اپنی ہمشیرہ ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ ایک آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز تہجد زیادہ پڑھتا۔“

۳۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا، شَابًا، عَزَبًا، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكُنْتُ أَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ. فَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا رُؤْيَا، يَقْضِيهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي رُؤْيَا يَعْبُرُهَا لِي النَّبِيُّ ﷺ. فَبِمَتْ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَانِي فَأَنْطَلَقَا بِي. فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرٌ. فَقَالَ: لَمْ تُرْعَ. فَأَنْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُخْرِ. وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ. فَأَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ. فَرَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ ضَالِحٌ، لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ».



۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام
 قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحْكِمُ الصَّلَاةَ مِنْ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: اس لیے حضرت عبداللہ ﷺ رات کو بہت
 اللیل۔ زیادہ نماز پڑھتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ایک نوجوان کنوارا آدمی ضرورت پڑنے پر دن یارات کو مسجد میں سو سکا ہے۔ ② نیک آدمی کی اس انداز سے تعریف کرنا جائز ہے جس سے اس میں فخر کے جذبات پیدا ہونے کا خدشہ نہ ہو۔ ③ نیکی کی ترغیب دلانے کے لیے موجود نیکی کا ذکر کر کے کوتاہی بیان کرنا درست ہے تاکہ اصلاح کی بہت پیدا ہو۔ ④ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جتنی ہونے کا اشارہ ہے۔

۳۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبَحِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ، عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ زَافِعٍ، عَنْ خُرْشَةَ بْنِ الْحَزْرَةِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَا لَهُ. فَقَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ. فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ. الْجَنَّةُ لِلَّهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ. وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُؤْيَا. رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ لِي: انْطَلِقِي. فَذَهَبَتْ مَعَهُ. فَسَلَّكَ بِي فِي نَهْجٍ عَظِيمٍ. فَعَرَضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَلَى يَسَارِي. فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْلُكَهَا.

۳۹۲۰۔ حضرت خرشہ بن خزفراری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں مدینہ منورہ آیا تو مسجد نبوی میں کچھ بزرگ حضرات کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک بزرگ لاٹھی کیسے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: جو کوئی ایک جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ انھیں دیکھ لے۔ انھوں نے ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور انھیں کہا: کچھ لوگ آپ کے بارے میں اس طرح کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا: الحمد للہ! جنت اللہ کی ہے وہ جسے چاہے گا اس میں داخل کرے گا۔ (لوگ یہ بات اس لیے کہتے ہیں کہ) میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا گویا ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا: چلے تو میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے ایک بڑی شاہراہ پر لے چلا۔ (چلتے چلتے) مجھے بائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں نے اس پر چلے گا ارادہ کیا تو اس (میرے ساتھی) نے

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا۔ خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

کہا: آپ اس راستے والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں اس پر چل پڑا حتیٰ کہ میں ایک پھسلواں پہاڑ تک جا پہنچا۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اچانک میں اس (پہاڑ) کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ میں وہاں نہ ٹھہر سکا اور پاؤں نہ جاسکا۔ اچانک دیکھا کہ لوہے کا ایک ستون ہے جس کے بالائی حصے میں سونے کا ایک حلقہ ہے۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر اچھال دیا حتیٰ کہ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا۔ اس نے کہا: کیا آپ نے اسے اچھی طرح پکڑ لیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، تو پھر اس نے ستون کو پاؤں مارا (اور گرا دیا) اور میں حلقے کو مضبوطی سے پکڑے رہا۔ (پھر میں بیدار ہو گیا۔)

صحابی فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے اچھی چیز دیکھی ہے۔ وہ شاہراہ تو میدانِ محشر تھی۔ بائیں طرف جو راستہ نظر آیا وہ جہنمیوں کا راستہ تھا۔ تو اس راستے والوں میں سے نہیں۔ اور جو راستہ تجھے دائیں طرف نظر آیا، وہ اہل جنت کا راستہ تھا۔ وہ پھسلواں پہاڑ شہیدوں کا مقام تھا اور جو حلقہ تو نے پکڑا وہ اسلام کا حلقہ ہے۔ اسے فوت ہونے تک مضبوطی سے پکڑے رہنا۔“

(اب اس خواب اور نبی ﷺ کی اس تعبیر کی وجہ سے) مجھے امید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہوں گا۔ (دریافت کرنے پر) معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي. فَسَلَكْتُهَا. حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلْتِي فَأَخَذَ بِيَدِي. فَرَجَّلَ بِي. فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَيْهِ. فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَسَّكَ. وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، فِي ذُرْوَيْهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَّلَ بِي. حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقَالَ: اسْتَمْسِكْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَضَرَبَ الْعَمُودُ بِرِجْلِهِ. فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ.



فَقَالَ: فَصَضْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتَ خَيْرًا. أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ. وَلَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَمِينِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَأَمَّا الْجَبَلُ الرَّكْبُ فَمَنْبَرُ الشُّهَدَاءِ. وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتَ بِهَا، فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ. فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ».

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

۳۵۔ أبواب تعبیر الرؤیا

❦ فوائد و مسائل: ① حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہودی مذہب پر تھے اور ان کے بہت بڑے عالم تھے۔ ② دین پر مرتے دم تک قائم رہنا نجات کا باعث ہے۔ ③ شہادت کے منصب کو پچسواں پہاڑ سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ جس طرح پچسلن والے پہاڑ پر چڑھنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح جہاد کر کے شہادت حاصل کرنا مشکل ہے لیکن وہ پہاڑ کی طرح بلند اور عظیم مقام ہے۔

۳۹۲۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسے علاقے کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے درخت (بہت زیادہ) ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ وہ یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہے۔ لیکن وہ تو مدینہ یعنی یرث تھا۔ اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار چلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ اس کا مطلب (یہ ظاہر ہوا کہ وہ) احد کے دن مسلمانوں کو پہنچنے والا نقصان تھا پھر میں نے تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بہتر ہو گئی۔ تو اس سے مراد وہ فتح اور مسلمانوں کا (منتشر ہو جانے کے بعد) اکٹھا ہو جانا تھا جو اللہ نے نصیب فرمایا۔ میں نے اس خواب میں گائیں دیکھیں اور (خواب میں سنا) اللہ بہتری والا ہے۔ اس کا مطلب جنگ احد میں شہید ہونے والے مومن افراد تھے۔ اور خیر سے مراد بعد میں حاصل ہونے والی بھلائی تھی (اور اس سے پہلے) بدر میں اللہ نے ہمیں غلوں کا جو ثواب عطا فرمایا (وہ مراد تھا۔“)

۳۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلْبِي إِلَى أَنَّهَا يَمَامَةُ أَوْ هَجَرَ. فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ، يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ، أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ. فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ. فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ. وَرَأَيْتُ فِيهَا، أَيْضًا، بَقْرًا. وَاللَّهُ خَيْرٌ. فَإِذَا هُمْ الْغَنَمُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ، بَعْدُ، وَثَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا [اللَّهُ بِهِ] يَوْمَ بَدْرٍ».

❦ فوائد و مسائل: ① تلوار سے مراد مسلمانوں کی اجتماعی قوت، تلوار ٹوٹنے سے مراد اس قوت میں کمی اور تلوار درست ہوجانے کا مطلب اس نقصان کا ازالہ تھا۔ ② گائے کا ذبح ہونا مومن کی شہادت کا اشارہ ہے۔

۳۹۲۱۔ أخرجه البخاري، باب علامات النبوة في الإسلام، ج: ۳/۲۲۲، مسلم، الرؤيا، باب رؤيا النبي ﷺ، ج: ۲/۲۷۲ من حديث أبي أسامة.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

⑤ ہجرت والا خواب اس لحاظ سے سچ تھا کہ گھجوروں والے علاقے کی طرف ہجرت ہوئی، البتہ اس علاقے کے تعین میں اشتباہ ہوا، یعنی اصل تعبیر مدینہ منورہ ہی تھی۔ ⑥ جاہلیت میں مدینہ شریف کا نام یثرب تھا۔ ہجرت نبوی کے بعد اس کا نام مدینۃ النبیؐ ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اس کا نام طیبہ اور طابہ (پاک زمین) رکھا۔ اب اسے یثرب نہیں کہنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے صرف وضاحت کے لیے ”یثرب“ کا لفظ فرمایا۔

۳۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے ہاتھوں میں غَمْرُو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سونے کے دو ٹکٹن دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي يَدَي مَبَوَّازَيْنِ (تو وہ غائب ہو گئے۔) میں نے اس کی تعبیر کی کہ ان مِنْ ذَهَبٍ. فَتَمَحَّضْتُهُمَا. فَأَوَّلَتْهُمَا هَذَيْنِ سے مراد یہ دو کذاب ہیں: مُسَيِّمٌ اور قَتْسِي“ الْكَذَّابَيْنِ: مُسَيِّمَةٌ وَالْعَنَسِيَّةُ“.

☀️ فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سونے کے زیور پہننا منع ہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں سونے کے ٹکٹوں سے مراد کوئی نامور واقعہ یا شخص ہی ہو سکتا ہے۔ اور پھونک مارنے سے مراد ان کا مقابلہ کرنا اور انہیں شکست دینا ہے۔ ② اسود بن قیس نے یمن کے شہر صنعاء میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اسے صحابہ کرام رحمہم اللہ نے اس کے گھر میں داخل ہو کر قتل کر دیا۔ سیلمہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف فوج کشی کی اور وہ مارا گیا۔ اسے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا جنھوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں شہید کیا تھا۔

۳۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۲۳۔ حضرت قابوس بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَيِّمٍ، عَنْ قَابُوسٍ قَالَ: قَالَتْ صالِح عَنْ سَيِّمٍ، عَنْ قَابُوسٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ خَائِنًا فِي بَيْتِي عُضُؤًا مِنْ أَعْضَائِكَ. قَالَ: «خَيْرًا رَأَيْتُ تِلْكَ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتَرَضَّعِيهِ» فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا

۳۹۲۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۳۸، ۳۴۴ من حديث محمد بن عمرو به، وهو في المصنف: ۵۸/۱۱، ح: ۱۰۵۲۵.

۳۹۲۳۔ [صحیح] تقدم ح: ۵۲۲، وأخرجه أبو داود من حديث سماك به.

۳۵- ابواب تعبیر الرؤیا.....

أَوْحَسْنَا. فَأَرَضَعْنَاهُ يَلْبَنِي قُتْمٌ. قَالَتْ: فَجِئْتُ بِهِ [إِلَى] النَّبِيِّ ﷺ، فَوَضَعْنَاهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ. فَضَرَبْتُ كَتِفَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْجَعْتُ أَنْبِي، وَجَمَلَكِ اللَّهُ».

..... خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انھیں ام الفضل رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا جو قسم (بن عباس) رضی اللہ عنہ سے تھا۔ انھوں نے بیان فرمایا: میں انھیں (حسن یا حسین رضی اللہ عنہ کو) لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی آغوش میں رکھ دیا۔ بچے نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر چیت لگائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تجھ پر رحم کرے! تو نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی ہے۔“

۳۹۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو [عَاصِمٍ]: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُوَيْنَا النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَابِرَةً الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَاعَتْ بِالْمُهَيَّعَةِ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَّلَتْهَا وَبَاءَ بِالْمَدِينَةِ. فَقِيلَ إِلَى الْجُحْفَةِ».

۳۹۲۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کا خواب بیان فرمایا کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے ایک سیاہ قام اور بکھرے بالوں والی عورت دیکھی وہ مدینہ سے نکلے اور مدینہ یعنی جحفہ کے مقام پر جا ٹھہری۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وجہ جحفہ بھٹل ہو گئی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شروع میں مدینہ کی آب و ہوا اچھی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے سے اپنے نبی ﷺ کو خوشخبری دی کہ مدینہ سے واپس آئے ہو جائے گی چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ ② خواب میں بد صورت انسان سے مراد بیماری یا مصیبت اور خوب صورت انسان سے مراد راحت و نعمت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدٍ: ۳۹۲۵- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلہ نلسی کے دو آدمی نبی ﷺ

۳۹۲۴- أخرجه البخاري، التعبير، باب إذا رأى أنه أخرج الشيء من كوة فأسكنه موضعاً آخر، ح: ۷۰۳۸، و: ح: ۷۰۳۹، و: ح: ۷۰۴۰ من حديث موسى بن عقیبة به.

۳۹۲۵- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۶۳، ح: ۱۴۰۳ من حديث ابن الهادي به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۶۶، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه أحمد: ۲/ ۲۳۳، وحسنه الهيثمي: ۱/ ۲۰۴.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

کے پاس (ہجرت کر کے مدینہ) آگئے۔ وہ دونوں اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت (نیکی کے کاموں میں) زیادہ محنت کرنے والا تھا چنانچہ اس محنت کرنے والے نے جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ دوسرا آدمی اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا پھر وہ فوت ہو گیا۔

ابن ابراہیم التیمی، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي قَدِيمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا. فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَفَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ. ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً. ثُمَّ تُوُفِّيَ.

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اچانک دیکھا کہ وہ دونوں بھی وہاں موجود ہیں۔ جنت سے ایک آدمی باہر آیا اور اس نے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں جانے کی) اجازت دے دی۔ (کچھ دیر بعد) وہ پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دے دی۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: واپس چلے جاؤ ابھی آپ کا وقت نہیں آیا۔

قَالَ طَلْحَةُ: قَرَأْتُ فِي الْمَنَامِ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِهِمَا. فَخَرَجَ خَارِجَ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ الْآخِرُ مِنْهُمَا. ثُمَّ خَرَجَ، فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: ارْجِعْ. فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.



صبح ہوئی تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خواب سنایا۔ انھیں اس پر تعجب ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی معلوم ہوا اور لوگوں نے نبی ﷺ کو (تفصیل سے خواب کی) بات سنائی۔ آپ نے فرمایا: ”تمہیں کس بات پر تعجب ہے؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دونوں میں یہ شخص زیادہ محنت والا تھا پھر اسے شہادت بھی نصیب ہوئی لیکن جنت میں دوسرا اس سے پہلے چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (دوسرا) اس (پہلے) کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس میں

فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ. فَعَجِبُوا لِذَلِكَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ. فَقَالَ: «مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا. ثُمَّ اسْتُشْهِدَ. وَدَخَلَ هَذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «وَأَذْرَكَ رَمَضَانَ قَصَامًا. وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ

۳۵۔ أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

روزے رکھے اور سال میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی؟“

انھوں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں (کے درجات) میں تو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ فرق ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بعض اوقات خواب سے وہی کچھ مراد ہوتا ہے جو خواب میں نظر آیا جیسے اس خواب کو صحابہ نے حقیقت پر محمول کیا اور اس کی تعبیر کچھ اور نہیں سمجھی۔ نبی ﷺ نے بھی ان کے اس فہم کی تائید فرمائی۔ ② مسومن کے لیے لمبی زندگی رحمت ہے جب کہ نیکوں کی توفیق حاصل ہو۔ ③ طویل عرصہ نماز روزے کا ثواب شہادت کے ثواب سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے لیکن شہید کے لیے کچھ خاص اعانات ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوتے۔ ④ اس حدیث میں ان دو صحابیوں کے جنتی ہونے کی بشارت ہے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے لیے بھی جنت کی بشارت ہے ویسے بھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں جنھیں اللہ کے رسول ﷺ نے نام لے کر جنت کی بشارت دی۔

۳۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْرَهُ الْغُلَّ وَأَحَبُّ الْقُبُورِ الْقُبُورُ تَبَاتٌ فِي الدِّينِ».

۳۹۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور (پاؤں کی) بیڑی کو پسند کرتا ہوں۔ بیڑی وین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس روایت کی بابت اکثر محققین کی رائے ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ضعیف ہے موقوفاً صحیح ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ' رقم: ۷۸۳' و سنن ابن ماجہ بتحقیق الذککوری بشار عواد' رقم: ۳۹۲۶) ② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام قرطبی رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ جس کے پاؤں میں

۳۹۲۶۔ [ضعیف] أبو بكر الهذلي تقدم، ح: ۹۲۱، وتابعه قتادة الدارمي: ۲/ ۱۳۰، ح: ۲۱۶۶، والسند إليه ضعيف مع تنعته، وهذا إنما هو قول أبي هريرة رضي الله عنه، بينه مسلم، ح: ۲۲۲۲ في روايته، وانظر صحيح البخاري، ح: ۷۰۱۷، وهذا طرف من الحديث السابق، ح: ۳۹۱۷، ۳۹۰۶، وانظر 'المدرج إلى المدرج' للسيوطي، ص: ۲۶، ح: ۴۰.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

بیڑی ہو وہ ایک جگہ ٹھہرا رہتا ہے اس لیے اگر دین دار نیک آدمی خواب میں اپنے پاؤں میں بیڑی دیکھتا ہے تو اس کا مطلب اس کا نیکی اور ہدایت پر قائم رہتا ہی ہوگا۔ اور طوق کا ذکر قرآن میں سزا اور ذلت کے طور پر آیا ہے اس لیے اس سے دین کا نقص گناہ پر اصرار اور کسی حق دار کے حق کی ادائیگی سے گریز یا دنیا کی مشکلات مراد ہو سکتی ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری، التعبير، باب القید فی المنام: ۵۰۵/۱۳)



فتن کی تعریف اور چند ایک اہم فتنوں کا بیان

الْفِتْنُ: فِتْنَةُ كِي جَمْع ہے۔ اس کے لغوی معنی آزمائش، امتحان اور اختیار کے ہیں پھر کثرت استعمال کی وجہ سے ہر مکروہ اور مصیبت پر لفظ [فِتْنَة] بولا جانے لگا جیسے کفر اور قتل و غارت وغیرہ۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے امت کو آگاہ فرمایا ہے کہ قیامت سے قبل بے شمار فتنے رونما ہوں گے جن میں حق و باطل کی تمیز مشکل ہو جائے گی اور ایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو رات ہونے تک ایمان سے محروم ہو چکا ہوگا۔ اگر رات کو مومن تھا تو صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ یہ فتنے برق رفتاری سے پیش آئیں گے اور لوگوں کی سخت آزمائش کا باعث بنیں گے۔ رسالت مآب ﷺ نے ان فتنوں کا ذکر کیا ہے ان کی نوعیت کی وضاحت فرمائی ہے اور ان سے بچاؤ کے طریقے بیان فرمائے ہیں اس لیے کہ امت محمدیہ ان سے محفوظ رہنے کی تدبیر کر سکے اور اپنے ایمان کی حفاظت کر سکے تاکہ اخروی کامیابی ان کا مقدر بنے۔

قیامت سے پہلے چھوٹے بڑے بے شمار فتنے وقوع پذیر ہوں گے۔ ان میں سے چند ایک تو اب تک رونما ہو چکے ہیں اور کچھ قیامت تک رونما ہوں گے جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مظلومانہ شہید ہونا۔

۳۶۔ ابواب الفتن فتن کی تعریف اور چند ایک اہم فتنوں کا بیان

- ② جنگ جمل اور صفین کا وقوع، جس میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔
- ③ خوارج کا ظہور، معتزلہ، جمیہ، رافضیہ، بوذیہ، بہاسیہ اور قادیانی فرقوں کا ظہور۔
- ④ دجال اور یاجوج ماجوج کا خروج۔
- ⑤ امانت کا سلب ہونا اور بددیانتی کا عروج۔
- ⑥ علمائے کرام کی وفات سے علم کا اٹھ جانا۔
- ⑦ عورتوں کی کثرت۔
- ⑧ زنا، فحاشی اور بے حیائی کا سرعام ہو جانا۔
- ⑨ جھوٹے نبیوں کا ظہور۔
- ⑩ محل، تجارت اور زلزلوں کی کثرت۔



✽ فتنوں کی سرزمین: تاریخ اسلامی رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان کی معنی شاہد ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی جانب منہ کیے ہوئے یہ فرماتے سنا: [لَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ] (صحیح البخاری، الفتن) باب قول النبی: الفتنۃ من قبل المشرق، حدیث: ۷۰۹۳) ”فتنہ اس جانب سے ہوگا جہاں شیطان کے سینگ نمودار ہوتے ہیں۔“ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وہ مشرقی جانب سے عراق کی سرزمین مراد لیتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباری: ۵۸/۱۳) لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائے اسلام سے تاحال مسلمانوں کی آزمائش بننے والے فتنے اسی سرزمین سے نکل رہے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں اس زمین سے خوارج، رافضیہ، باطنیہ، قدریہ، جمیہ اور معتزلہ وغیرہ کے فتنے اور بعد میں دیگر اور بہت سے فتنے اس زمین سے نمودار ہوئے۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو قیامت سے قبل روٹما ہونے والے فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے تاکہ امت ان سے بچاؤ کی تدبیر کر سکے۔ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے آپ نے متعدد دعائیں امت کے لیے بیان فرمائی ہیں لہذا ان کو یاد کرنا اور انھیں نماز میں اور قبولیت کے اوقات میں بکثرت مانگنا چاہیے۔

فتنہ و آزمائش سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ١) - بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (التحفة ١)

۳۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں
 سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار
 کر لیں۔ جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں تو انھوں نے اپنے
 خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے سوائے اس کے کہ
 اس (اقرار یعنی کلمے اور اسلام) کا کوئی حق ہو (تو پھر
 لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا)۔ اور
 (دل کے معاملات میں) ان کا حساب اللہ عزوجل کے
 ذمے ہے۔“

٣٩٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ
 النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . فَإِذَا
 قَالُوا هَـ ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ،
 إِلَّا بِحَقِّهَا . وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ، عَزَّ وَجَلَّ » .

🕌 **فوائد و مسائل:** ❶ کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے پر دنیا میں مسلمانوں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اگر دل میں ایمان نہیں ہوگا تو اس کی سزا آخرت میں ملے گی۔ ❷ خون اور مال محفوظ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے جنگ کر کے انھیں قتل نہیں کیا جائے گا نہ ان کے مالوں پر بطور غنیمت یا فے قبضہ کیا جائے گا۔ ❸ جان میں حق کے ساتھ تعارف سے مراد اس سے سرزد ہونے والے جرم کی سزا دینا ہے، مثلاً: چوری کی صورت میں ساتھ کاٹنا، پاک دامن پر بدکاری کا الزام لگانے تو کوڑے مارنا، قتل کی صورت میں قصاص کے طور پر قتل کرنا وغیرہ،

٣٢٧- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله... الخ، م: ٣٥/٢١ عن ابن أبي شيبة.

۳۶۔ أبواب الفتن

کلے کو حید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

اور مال میں جائز تصرف زکاۃ اور لازمی خرچ وصول کرنا قتل عمد میں مبتول کے وارثوں کی رضامندی سے اور قتل خطا میں وارثوں کے مطالبے پر قاتل یا اس کے قبیلے سے دیت (خون بہا) وصول کرنا وغیرہ ① اگر دنیا میں کسی وجہ سے گناہ کی سزا ملے تو آخرت میں سزا ملے گی البتہ کسی بڑے نیک کام کی وجہ سے معافی بھی مل سکتی ہے۔

۳۹۲۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیں۔ جب وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیں گے (اس کا اقرار کر لیں گے) تو انھوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے (ہاں) مگر اس (کلمے) کا کوئی حق ہو (تو پھر لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا۔) اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔“

۳۹۲۸۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُهَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا يَحْقُقَهَا. وَجَسَابَتُهُمْ عَلَى اللَّهِ».



۳۹۲۹۔ حضرت اوس بن ابوالوس حدیث ثقیفی رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ ہمیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی ﷺ سے چپکے چپکے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور قتل کر دو۔“ جب وہ آدمی اٹھ کر چلا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے آزاد کر دو۔“ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لیں۔ جب وہ ایسا کریں تو ان کی جائیں اور مال مجھ

۳۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّمْعِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَنْيَعَةَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرُوَ بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: إِنَّا لَنَقْعُودُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَقْصُصُ عَلَيْنَا وَيَذَكِّرُنَا، إِذْ أَنَا رَجُلٌ فَسَارَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ» فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «إِذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ. فَإِنَّمَا أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى

۳۹۲۸۔ [خرجه مسلم، أيضا، ح: ۳۵/۲۱ من حديث الأعمش به.

۳۹۲۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ۸۱/۷، تحريم الدم، باب تحريم الدم، ح: ۳۹۸۸ من حديث السهمي به، وصححه البوصيري.

۳۶- ابواب الفتن کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان
يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، بِحَرَامٍ هِيَ-
حَرَّمَ عَلَيْنَا دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ».

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ نے سرگوشی کرنے والے کی بات سے یہ سمجھا کہ یہ شخص دل سے مسلمان نہیں! بعد میں اس کے ظاہری اسلام پر اعتماد کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ امام سیوطی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں: ”زیادہ صحیح تشریح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اجازت تھی کہ کسی سے اس کی دلی کیفیات کے مطابق سلوک کریں چنانچہ اس کے مطابق قتل کرنے کا ارادہ فرمایا (کفر کی بنا پر قتل کرنا چاہا) پھر نبی ﷺ کو یہ بات بہتر محسوس ہوئی کہ ظاہر پر عمل کیا جائے (اس کے ظاہری اسلام کی وجہ سے مسلمان والا سلوک کیا جائے) کیونکہ یہ قانون نبی ﷺ اور امت سب کے لیے ہے اس لیے آپ اس طرف مائل ہو گئے اور باطن (کی حقیقی کیفیت) کے مطابق عمل سے اجتناب فرمایا۔“ (شرح سنن النسائي، کتاب تحریم الدم) ② سنن نسائی کے اس باب میں حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی مروی ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلہ ثقیف کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے اور نبی ﷺ کے سوا خیمے کے سب افراد سو گئے۔ (اس تنہائی کے وقت) ایک آدمی نے آکر نبی ﷺ سے چپکے سے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جا اسے قتل کرو۔“ پھر فرمایا: ”کیا وہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی اور میری رسالت کی گواہی نہیں دیتا؟“ اس نے کہا: گواہی دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دے۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان کے خون اور ان کے مال (مسلمانوں پر) حرام ہو گئے مگر اس کے حق کے ساتھ۔“ (سنن النسائي، المحاربة، باب تحریم الدم، حدیث: ۳۹۸۷)

۳۹۳۰- حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ غَاصِمٍ، عَنِ الشَّمِيطِ بْنِ الشَّامِرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: أُلْنِي نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابُهُ. فَقَالُوا: هَلَكْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ: مَا هَلَكْتُ. قَالُوا: بَلَى. قَالَ: مَا الَّذِي أَهْلَكْتَنِي؟ قَالُوا: قَالَ اللَّهُ: ﴿وَقَتْلُوهُمْ حَتَّىٰ

۳۹۳۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے، انھوں نے فرمایا: نافع بن الأزرق اور اس کے ساتھی آئے، انھوں نے کہا: عمران! آپ ہلاک ہو گئے۔ انھوں نے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! (آپ ضرور تباہ ہو گئے ہیں۔) عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیسے ہلاک ہو گیا؟ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَتْلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونُوا



۳۶۔ ابواب الفتن

لَا تَكُونُوا فِتْنَةً وَيَكُفِّرُوا بَالِغِينَ كَلِمَةً
 ﷺ [الافان: ۳۶] قَالَ: قَدْ قَاتَلْتَاهُمْ حَتَّى
 تَفِيئَاهُمْ. فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ. إِنْ شِئْتُمْ
 حَدَّثْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
 قَالُوا: وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟
 قَالَ: نَعَمْ. شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَقَدْ
 بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ.
 فَلَمَّا لَقَوْهُمْ قَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا.
 فَمَسَحُوهُمْ أَكْتَافَهُمْ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ
 لُحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِالرُّمَحِ.
 فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.
 إِنْهُ مُسْلِمٌ. فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ: «وَمَا
 الَّذِي صَنَعْتَ؟» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَأَخْبَرَهُ
 بِالَّذِي صَنَعَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «فَهَلَّا شَقَقْتُ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِي
 قَلْبِهِ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ
 لَكُنْتُ أَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ. قَالَ: «فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ
 مَا تَكَلَّمُ بِهِ، وَلَا أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ!»



کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان
 فِتْنَةً وَيَكُفِّرُوا بَالِغِينَ كَلِمَةً ”ان سے جنگ کرو
 حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور مکمل طور پر اللہ کا دین غالب
 ہو جائے۔“ انھوں نے فرمایا: ہم نے ان (کفار) سے
 جنگ کی حتی کہ انھیں ملک (عرب) سے نکال دیا اور اللہ
 کا دین مکمل طور پر غالب ہو گیا۔ اگر تم چاہو تو تمہیں
 ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی
 ہے۔ انھوں نے کہا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے
 سنی ہے؟ فرمایا: ہاں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس
 موجود تھا (جب آپ نے یہ فرمایا) رسول اللہ ﷺ نے
 مشرکین سے جنگ کرنے کے لیے مسلمانوں کا ایک لشکر
 روانہ فرمایا۔ جب ان (مسلمانوں) کا ان (مشرکوں)
 سے سامنا ہوا تو ان سے شدید جنگ ہوئی۔ آخر وہ لوگ
 مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے۔ میرے رشتے داروں
 میں سے ایک آدمی نے ایک مشرک پر نیزے سے حملہ
 کیا۔ جب وہ اس کے سر پر پہنچ گیا تو (دشمن فوج کے)
 اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
 معبود نہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ اس (صحابی) نے (اس
 کے کلمہ شہادت پر یقین نہ کرتے ہوئے) اسے نیزہ
 مار کر قتل کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے
 ایک بار یادو بار فرمایا: ”تو نے کیا کیا ہے؟“ اس نے
 جو کیا تھا بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تو
 نے اس کا پیٹ کیوں نہ چیر لیا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ
 اس کے دل میں کیا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول!
 اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے معلوم ہو جاتا کہ اس

۳۶۔ ابواب الفتن

... کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان
کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تو نے نہ تو
اس کی زبان کے الفاظ کو قبول کیا نہ تو اس کے دل کی
کیفیت سے واقف ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ خاموش
ہو گئے (اس کا عذر قبول نہیں فرمایا)۔ کچھ عرصہ بعد وہ
فوت ہو گیا، ہم نے اسے دفن کیا۔ صبح ہوئی تو وہ زمین کی
سطح پر تھا۔ لوگوں نے کہا: شاید کسی دشمن نے اسے قبر
سے کھود نکالا ہے۔ پھر ہم نے اسے دفن کیا اور اپنے
لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا پہرہ دیں۔ (اس کے باوجود)
وہ (اس کی لاش) صبح کو (قبر سے باہر) زمین پر (پڑی)
تھی۔ ہم نے کہا: شاید لوگوں کو اگھ آگئی۔ (ان کی
غفلت سے فائدہ اٹھا کر کسی نے میت نکال لی)۔ ہم نے
اسے (پھر) دفن کیا اور خود پہرہ دیا۔ (اس کے باوجود)
صبح کو اس کی لاش (قبر سے باہر) زمین پر تھی چنانچہ ہم
نے اسے کسی گھاٹی میں پھینک دیا۔ (اور دفن نہ کیا)۔

قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ
يَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى مَاتَ. فَدَفَنَاهُ فَأَصْبَحَ
عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقَالُوا: لَعَلَّ عَدُوًّا
ثَبَّثَهُ. فَدَفَنَاهُ. ثُمَّ أَمَرْنَا عِلْمَانًا يَحْرُسُونَهُ.
فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقُلْنَا: لَعَلَّ
الْعِلْمَانَ نَعَسُوا. فَدَفَنَاهُ. ثُمَّ حَرَسْنَاهُ
بِأَنْفُسِنَا. فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ.
فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشُّعَابِ.

۳۹۳۰ (م) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے (ایک)
روایت (اس طرح) ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں
رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی جہم پر روانہ فرمایا۔ ایک
مسلمان نے ایک مشرک پر حملہ کیا۔ اور آخر تک واقعہ
بیان فرمایا۔ اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے: اسے زمین
نے باہر نکال دیا نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا:
”زمین اس کو بھی قبول کر لیتی ہے جو اس سے زیادہ برا
ہوتا ہے لیکن اللہ نے تمہیں یہ دکھانا چاہا ہے کہ لا اِلهَ
إِلَّا اللَّهُ کا احرام کتنا عظیم (اور اہمیت کا حامل) ہے۔“

۳۹۳۰ م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَنْصِلٍ
الْأُبَلِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ
عَاصِمٍ، عَنِ الشَّيْبِطِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
النُّصَيْمِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
سَرِيَّةٍ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى
رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
وَرَأَدْنَاهُ: فَتَبَدَّدَهُ الْأَرْضُ. فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ
وَقَالَ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ أَشْرُ مِنْهُ.
وَلَكِنَّ اللَّهَ أَحَبُّ أَنْ يُرِيحَكُمْ تَعْظِيمَ حُرْمَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

۳۶۔ ابواب الفتن مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان

🕌 فوائد و مسائل: ① خوارج وغیرہ بدعتی فرقے دین کو صحیح انداز سے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئے۔
 ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم دین اور علم صحیح اور کامل تھا اس لیے اختلافی مسائل میں خاص طور پر عقائد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کو اہمیت دینی چاہیے اور مسائل کو ان کے فرامین کی روشنی میں سمجھنا چاہیے ③ خوارج نے مسلمان خلفاء کے خلاف بغاوت کی۔ یہ غلط قدم تھا اس سے فتنہ و فساد پیدا ہوا۔ ④ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اسے مسلمان سمجھنا چاہیے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا چاہیے۔ اگر اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر ہو جس سے اس کا کافر ہونا ثابت ہو جائے تو اسے مرتد قرار دے کر سزا دی جاسکتی ہے لیکن محض شک و شبہ کی بنا پر کسی کو کافر قرار دینا بہت بڑی غلطی ہے۔ ⑤ اللہ تعالیٰ کسی غلطی کی سزا دیتا میں بھی دے دیتا ہے تاکہ دوسروں کو بہرت ہو۔

(المعجم ۲) - بَابُ حُرْمَةِ دِمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ
 (التحفة ۲)

باب ۲: مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان

۳۹۳۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ: «أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْأَيَّامِ يَوْمُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُورِ شَهْرُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا هَلْ بَلَّدْتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «أَلَلَّهِمَّ اشْهَدْ».

۳۹۳۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ”سنو اسب سے زیادہ احترام والا دن تمہارا یہ دن ہے۔ سنو اسب سے زیادہ احترام والا مہینہ تمہارا یہ مہینہ ہے۔ سنو اسب سے زیادہ احترام والا شہر تمہارا یہ شہر ہے۔ سنو! تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے لیے (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں یہ دن۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا حکم کا حق) پہنچا دیا ہے؟“ حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! گواہ رہ“

🕌 فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں بھی فرمایا تھا اور ۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ میں جبرات کے قریب کھڑے ہو کر بھی۔ دیکھیے: (مسند ابن ماجہ: حدیث: ۳۰۵۸۳-۳۰۵۸۴) ② اس شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے جو سب سے زیادہ عظمت والا شہر ہے۔ ③ مسلمان کی جان و مال قابل احترام ہونے کا مطلب یہ

۳۹۳۱- [اصحیح] أخرجه أحمد: ۳/ ۸۰، ۳۷۱ من حديث عيسى بن يونس به، وصححه البوصيري «الأعمش عتق، وأرسله وكيع عنه في جزء»، ح: ۳۴، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۳۹۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي صَمْرَةَ،
نَصَرَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجُمَيْصِيُّ:
حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ
الْقُسْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ:
«مَا أَطْيَبَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَكَ. مَا أَعْظَمَكَ
وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُ
لَحْرَمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكَ.
سَالَهُ وَدَمَهُ، وَأَنْ تَنْظُرَ بِهِ إِلَّا خَيْرًا».

۳۹۳۳- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ :
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَ يُوسُفُ بْنُ يَحْيَى .
 جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ،
 مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ كُرَيْزٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى
 الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِزُّهُ» .

۳۹۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرے کے لیے
 قابل احترام ہے یعنی اس کی جان، اس کا مال اور
 اس کی آبرو۔“

☀ فائدہ: کسی کو ذلیل کرنا، اس کی غیبت کرنا، اس پر کسی قسم کا جھوٹا الزام لگانا اور اس کی غلطیوں کی تشہیر کرنا، سب کبیرہ گناہ ہیں۔

۳۹۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ
۳۹۳۲- حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے روایت

٣٩٣٢- [استاده ضعیف] وأشار البوصيري والمندري إلى ضعفه * نصر بن محمد ضعيف (تقريب)، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

٤٩٣٣ أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخله واحتماره ودمه وعرضه وماله، ح: ٣٣/٢٥٦٤.

٣٩٣٤- [إسناده حسن] أخرجه ابن منذة في الإيمان ١/ ٤٥٢، ح: ٣١٥ من حديث ابن وهب به، وأحمد: ٢٢٠٢١/٢ من حديث أبي هانئ حميد بن هانئ به، وصححه البوصيري، وابن حبان (موارد)، ح: ٢٥، والحاكم ١١/ ١٠١، على شرطهما، وله شاهد عند ابن حبان، ح: ٢٦ وغيره.

۳۶- أبواب الفتن

زبردستی مال چھیننے کی ممانعت کا بیان

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے بارے میں خطرہ نہ ہو اور مہاجر وہ ہے جو غلطیاں اور گناہ ترک کر دے۔“

السَّرْحُ الْمَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْجَنِيِّ أَنَّ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان امن سے ہے اس لیے مومن کی شان یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو امن ملے، کسی قسم کا خوف و خطر نہ ہو۔ مومن بددیانت نہیں ہوتا اور نہ کسی کے مال و جان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ② ”ہجرت“ اللہ کی رضا کے لیے وطن چھوڑنے کو کہتے ہیں اس لیے جو شخص اللہ کے لیے وطن چھوڑ دیتا ہے اسے چاہے کہ اسی اللہ کی رضا کے لیے گناہ بھی ترک کر دے تاکہ اللہ کے ہاں مہاجر والا بلند مقام حاصل کر سکے۔

(المعجم ۳) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْيَةِ

باب ۳- زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی

ممانعت کا بیان

(الصفحة ۳)

۳۹۳۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سرعام (کسی کا مال وغیرہ) چھینا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً مَشْهُورَةً، فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زانی زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب شرابی شراب پی رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب چور چوری کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب ڈاکو ڈاکہ ڈال رہا ہوتا ہے تو وہ

۳۹۳۶- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ: أَنَّكَ النَّبِيَّ بْنَ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ

۳۹۳۵- [صحیح] تقدم، ح: ۲۵۹۱.

۳۹۳۶- أخرجه البخاري، العظام، باب النهي بغير إذن صاحبه، ح: ۶۷۷۲/۲۴۷۵، ومسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله، ح: ۱۰۱/۵۷ من حديث الليث به.

زبردستی مال چھیننے کی ممانعت کا بیان

۳۶۔ أبواب الفتن
مُؤْمِنٌ. وَلَا يَسْرِبُ الْعَصْرَ، حِينَ يَسْرِبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقَ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

اس کی طرف نظر میں اٹھا کر دیکھتے ہیں (کہ کتنا ظالم ہے اے اللہ کا خوف بالکل نہیں) تو وہ مومن نہیں ہوتا۔

فوائد ومسائل: ① کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایمان کے منافی ہے۔ ② کبیرہ گناہوں سے آدمی مرتد نہیں ہوتا تاہم ان کا ارتکاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ایمان انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔ ③ ایمان کا مطلب یقین ہے۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حرام کی سزا دے گا اور وہ سزا دنیا کی سزا سے بے انتہا زیادہ ہوگی تو اس یقین کی موجودگی میں وہ جرم کر ہی نہیں سکتا۔ گناہ اسی وقت ہوتا ہے جب انسان بروقی لذت اور دنیوی فائدے کا احساس اس طرح مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ آخرت کو فراموش کر دیتا ہے۔ ④ کبیرہ گناہ سے جلد از جلد توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ ایمان بالکل ہی سلب نہ ہو جائے۔

۳۹۳۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: ۳۹۳۷۔ حضرت عمران بن حُصَيْن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔“

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً، فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۳۸۔ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: دشمن کی کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ لگیں وہ ہم نے لوٹ لیں اور بانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ بانڈیوں کے پاس سے گزرے تو انھیں اُلٹ دینے کا حکم دیا، چنانچہ وہ الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”لوٹ حلال نہیں۔“

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ. فَأَنْتَهَبْنَاهَا. فَصَبْنَا قُدُورَنَا. فَهَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ. فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْفِضَتْ. ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ النَّهْبَةَ لَا تَجَلْ».

۳۹۳۷۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في النحل على الخيل في السباق، ح: ۲۵۸۱ من حديث حميد، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۱۱۲۳، وصححه ابن حبان، وانظر، ح: ۳۹۳۵، فإنه شاذ له.

۳۹۳۸۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير ۸۴/۲، ح: ۱۳۷۸ من حديث ابن أبي شيبة به، ورواه شعبة عن سماك به، الطبراني: ۸۳/۲، ومستدرک الحاكم: ۱۳۴/۲، وصححه، والذهبي، والبرصيري، وابن حبان، ح: ۱۶۷۹، وابن حجر في الإصابة (ترجمة ثعلبة)، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

۳۶۔ ابواب الفتن

مسلمان کو گالی دینے اور اس سے لڑنے کی ممانعت کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① قیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے استعمال کرنا جائز نہیں۔ ② کسی جرم کی مالی سزا دینا

جائز ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (الشفعة ۴)

باب ۴۔ مسلمان کو گالی دینا
فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

۳۹۳۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ:
عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ،
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۳۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق
اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

۳۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا
أَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ،
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا
کفر ہے۔“

۳۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ،
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق
اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

۳۹۳۹۔ [صحیح] تقدم، ح: ۶۹.

۳۹۴۰۔ [صحیح] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ۵۰ / ۴ عن ابن أبي شيبة به، وحسنه البوصيري، ورواه ابن عوف عن
ابن سيرين به، تاريخ بغداد للخطيب: ۳/ ۳۹۷، وحلية الأولياء: ۸/ ۳۵۹، في رواية منخل بن حكيم القشوي،
والحديث السابق شاهد له.

۳۹۴۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۷۸، وغيره من حديث أبي إسحاق به، وصححه البوصيري، ورواه زكريا بن
الرائدة، وإسرائيل عن أبي إسحاق به، ورواه معمر عن أبي إسحاق عن عمر بن سعد عن سعد به، النسائي: ۷/ ۱۲۱،
ح: ۴۱۱۵، وللحديث شواهد كثيرة، انظر، ح: ۳۹۳۹.



۳۶۔ ابواب الفتن ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

نوائد و مسائل: ① کفر سے مراد کبیرہ گناہ ہے یعنی یہ ایسا کام ہے جو مسلمان کے لائق نہیں یہ تو کسی کافر کے کرنے کا کام ہے۔ ② جن کاموں کو کفر کے کام یا جاہلیت کے کام کہا جاتا ہے ان سے انتہائی پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۵) - بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
(المنفعة ۵)
باب ۵:- (فرمان نبوی): ”میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ“ کا بیان

۳۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ» فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

۳۹۴۳- حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کراؤ۔“ (جب لوگ خاموش ہو گئے) تو آپ نے فرمایا: ”میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ۔“

نوائد و مسائل: ① بزرگ شخصیت کی بات سننے کے لیے خاموشی اختیار کرنا اور بات کرنے والوں کو خاموش کرنا احرام کا تقاضا بھی ہے اور اس کی صحت سے مستفید ہونے کے لیے شرط بھی۔ ② مسلمانوں کو آپس کے اختلافات افہام و تفہیم سے طے کرنے چاہئیں اسلحہ کے زور پر نہیں۔ ③ مسلمانوں کا باہمی اتفاق اللہ کا عظیم احسان ہے جیسے کہ ارشاد ہے: ﴿وَإِذْ كُورُوا بِنِعْمَتِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا ﴿آل عمران ۳: ۱۰۳﴾ ”تم پر اللہ کی جودت ہوئی اسے یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کے احسان سے بھائی (بھائی) بن گئے اور تم آگ کے کڑھے کے کنارے پر تھے پھر اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچالیا۔“ ④ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں محبت پیدا کرنے والی چیزوں کو اختیار کریں مثلاً: ایک دوسرے کو سلام کرنا نماز یا جماعت میں ایک دوسرے سے مل کر

۳۶۔ ابواب الفتن

ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

کھڑے ہونا اور صفیں سیدھی رکھنا وغیرہ۔ اور ایسے کاموں سے پرہیز کریں جو اختلاف اور دشمنی پیدا کرنے والے ہیں مثلاً: کسی کی بے عزتی کرنا، ظلم، زیادتی، گالی اور غیبت وغیرہ۔ ⑤ قتل و قمارت بہت بڑا جرم ہے جو مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

۳۹۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارا بھلا ہوا میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جائے کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگو۔“

۳۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْمَوْلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَيْبُحِكُمْ - أَوْ وَيْلَكُمْ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبَ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

۳۹۴۴۔ حضرت ضناہ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو بلاشبہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ اور بلاشبہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا“ لہذا میرے (فوت ہونے کے) بعد آپس میں لڑائی نہ کرنا۔“

۳۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُصَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الضَّنَّابِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَإِنِّي مُكَائِثٌ بِكُمْ الْأَمَمَ. فَلَا تُقْتَلَنَّ بَعْدِي».



🌞 فوائد و مسائل: ① [فَرَطُ] کے معنی ”پیش رو“ یا ”میر سامان“ کے ہیں یعنی وہ شخص جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچ کر ان کے پڑاؤ والے کے لیے مناسب جگہ متعین کرتا ہے اور ان کے لیے اور ان کے جانوروں کے لیے پانی وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے۔ ② قیامت کے دن میدانِ حشر میں نبی ﷺ حوض کوثر سے اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔ اس حوض میں جنت کی نہر ”کوثر“ سے پانی آئے گا۔ ③ امت کی تعداد کی کثرت نبی ﷺ کے لیے فخر اور فخر کا باعث ہے لہذا ”خاندانی منصوبہ بندی“ کے نام سے مسلمانوں کی آبادی محدود رکھنے کی کافرانہ سازش کو سمجھنا اور ان کے جال میں چھٹنے سے اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بچانا فرض ہے۔ ④ اولاد کی

۳۹۴۳۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب حجة الوداع، ح: ۶۱۶۶، ۶۰۴۳/۲۴۰۳، ومسلم، الإيمان، الباب السابق، ح: ۱۲۰/۶۶، اب من حديث عمر بن محمد به.

۳۹۴۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه الحميدي، ح: ۳۵۱، وأحمد ۴/۴۹۹، وغيرهما من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد به، وصرح بالسماع عند أحمد، وتابعه مجالد، وللحديث شواهد كثيرة، وحديث ابن ماجه صححه أبو بصير.

۳۶۔ آیات الفتن اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آنے کا بیان
تریت اسلام کے دینی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق کرنا ضروری ہے تاکہ وہ امت محمدیہ کے مفید افراد بنیں۔

(المعجم ۶) - بَابُ: الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (النحفة ۶)
باب ۶۔ مسلمان اللہ عزوجل کی پناہ میں ہیں

۳۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمُصِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَابِسِ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ. فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي عَهْدِهِ. فَمَنْ قَتَلَهُ، طَلَبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكْبِتَهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

۳۹۴۵۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے چنانچہ تم اللہ کے (حفظ و امان کے) وعدے کو مت توڑو۔ جو شخص اس (نمازی مسلمان) کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے (ایک مجرم کی طرح اپنے دربار میں) طلب فرمائے گا پھر اسے جہنم میں منہ کے بل اندر کھا کر کھینک دے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر سردار یا بادشاہ کسی کو پناہ دے تو اسے تکلیف دینا سردار یا بادشاہ کی توہین یا بغاوت سمجھا جاتا ہے۔ نمازی مسلمان اسی طرح اللہ کی پناہ میں ہے لہذا اسے تکلیف دینا یا اسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی اور بغاوت کے مترادف ہے جو ناقابل معافی جرم ہے۔ ② بے نماز کو اللہ کی یہ پناہ حاصل نہیں۔ ③ مسلمان کے قاتل کی سزا جہنم ہے لیکن اگر مقتول کے وارث خون بہا لے کر یا احسان کرتے ہوئے قاتل کو معاف کر دیں تو ایسے مسلمان قاتل کی سزا معاف ہو جائے گی۔ ④ کبیرہ گناہوں کے مرتکب جہنم میں جائیں گے پھر اپنے گناہوں کے مطابق سزا سنبھالنے کے بعد انھیں رہائی مل جائے گی۔

۳۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ»

۳۹۴۶۔ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے۔“

۳۹۴۵۔ [صحیح] وأعله البوصيري بالانقطاع، وله شواهد عند مسلم، ح: ۶۵۷ / ۲۶۱ وغیره۔

۳۹۴۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰/۵ عن روح به، موطأ، وصححه البوصيري، وانظر ح: ۲۱۸۳.

اللہ، عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۹۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں مومن کی عزت بعض فرشتوں سے بھی زیادہ ہے۔“

۳۹۴۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَزَّمِ، يَزِيدُ بْنُ شَفِيَّانَ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ».

باب: ۷۔ عصیت کا بیان

(المعجم ۷) - بَابُ الْعَصِيَّةِ (التحفة ۷)

۳۹۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے جگ کرتا ہے (لوگوں کو) عصیت کی دعوت دیتا ہے یا عصیت کی بنیاد پر غصے میں آتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کی طرح ہے۔“

۳۹۴۸۔ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَصِيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصِيَّةٍ، أَوْ يَعْصِبُ لِعَصِيَّةٍ، فَقَتَلَتْهُ جَاهِلِيَّةٌ».

☀️ فوائد و مسائل: ① گمراہی کے جھنڈے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحقیق کے بغیر ایک فریق کا ساتھ دیتا ہے کہ وہ حق پر ہے یا نہیں۔ اس صورت میں اگر وہ گروہ حق پر بھی ہوا تو اس شخص کی نیت حق کا ساتھ دینے کی نہیں بلکہ اپنے خاندان، قبیلے، قوم، جماعت، پارٹی یا تنظیم کا ساتھ دینے کی ہے اس لیے یہ وہ جگہ نہیں جس میں حصہ لینے سے ثواب ہوا اور قتل ہونے سے شہادت کا درجہ ملے۔ ② حق و باطل کی پہچان کے بغیر ہر دعوت اور ہر جگہ و جملہ جاہلیت کے طریقے پر ہے۔

۳۹۴۷۔ [متناہ ضعیف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷/ ۳۳۱، ۳۳۲، ح: ۶۶۳۰ من حديث هشام به بلفظ، قال الله تعالى: "عبدی المؤمن أحب إلي من بعض ملائکتی"، وضعفه البوصیری من أجل أبي المهزم، وقد تقدم، ح: ۳۰۸۶.

۳۹۴۸۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن... الخ، ح: ۱۸۴۸/ ۵۳ من حديث أيوب به.

۳۶۔ ابواب الفتن

۳۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْيُحْمَدِيُّ عَنْ عَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ، عَنِ امْرِأَوْ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فَيْسَلَةُ. قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْعَصِيَّةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: «لَا. وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعَيِّنَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ».

سواء اعظم کا بیان

۳۹۴۹۔ حضرت فہیلہ رضی اللہ عنہا اپنے والد (واحد بن اسحق رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتی ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ عصیت تو یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے۔“

(المعجم ۸) - بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

(التحفة ۸)

۳۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو خَلْفٍ الْأَعْمَى قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ. فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا، فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ».

باب: ۸۔ سواء اعظم (بڑی جماعت) کا بیان

۳۹۵۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی لہذا جب تمہیں اختلاف نظر آئے تو بڑی جماعت کا ساتھ دو۔“

(المعجم ۹) - بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

(التحفة ۹)

باب: ۹۔ مستقبل میں ظاہر ہونے

والے فتنے

۳۹۴۹۔ [ضعیف] * عباد تقدم حاله، ح: ۱۴۶۲، ورواه أبو داود، الأدب، باب في العصية، ح: ۵۱۱۹ من حديث سلمة بن بشر الدمشقي عن بنت وائل بن الأسقع عن أبيها به مختصراً، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر، فيه صدقة بن يزيد، وهو ضعيف.

۳۹۵۰۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۸۴ من حديث معان أو معاذ بن رفاعه به، وفسر السواد الأعظم: "الحق وأهله" * معان لين الحديث (تقريب)، وأبو خلف موقوف، ورواه ابن معين بالكذب (أيضاً)، وله شاهد ضعيف عند أبي نعيم في أخبار أصبهان: ۲/۲۰۸، والحديث ضعفه البرصيري.

۳۹۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمًا، صَلَاةً، فَأَطَالَ فِيهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ. قَالَ: «إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغَبَةٍ وَرَهْبَةٍ. سَأَلْتُ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لِأُمَّتِي ثَلَاثًا. فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَعْطَانِيهَا. وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَهُمْ غَرَقًا، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ».

۳۹۵۱- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور اسے بہت طویل فرمایا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج آپ نے بہت لمبی نماز ادا کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے طلب اور خوف والی نماز ادا کی ہے۔ میں نے اللہ سے اپنی امت کے لیے تین چیزوں کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک سوال قبول نہیں فرمایا۔ میں نے یہ درخواست کی تھی کہ ان پر ان کے سوا دوسرے (غیر مسلم) دشمن مسلط نہ ہوں۔ اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرمادی۔ اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ انھیں غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ اللہ نے مجھے یہ چیز بھی عطا فرمادی۔ اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی جنگ آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ درخواست قبول نہیں فرمائی۔“



🌞 نوآمد مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیے ہر قسم کی بھلائی کی خواہش رکھتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت رکھیں، کثرت سے درود پڑھیں، زیادہ سے زیادہ آپ کا اتباع کریں اور بدعات سے اجتناب کریں۔ ② دشمنوں کے تسلط سے غیر مسلموں کا ایسا غلبہ مراد ہے کہ مسلمان دنیا سے ختم ہو جائیں۔ ③ اس دعا کی قبولیت اس طرح ظاہر ہے کہ دور نبوت سے آج تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا جب دنیا میں کسی نہ کسی مقام پر مسلمانوں کی آزاد حکومت قائم نہ ہو علاوہ ازیں جن غیر مسلموں نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انھی میں سے اسلام قبول کرنے والے اور اس کا دفاع کرنے والے پیدا فرمادیے۔ ④ غرق ہونے کے عذاب سے مراد ایسی قدرتی آفت ہے جس سے سب مسلمان تباہ ہو جائیں، مثلاً: سیلاب، زلزلہ اور آندھی وغیرہ۔ امت میں یہ عذاب اس طرح نہیں آئیں گے جس طرح گزشتہ امتوں پر یہ عذاب آئے کہ حق کے مخالفین کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ ⑤ مسلمانوں کا آپس میں جنگ و جدل اچھی بات

۳۶- ابواب الفتن مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

نہیں۔ ⑤ نبی ﷺ ہی کل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعض دعائیں قبول فرمائیں اور بعض دعائیں قبول نہیں فرمائیں۔

۳۹۵۲- رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے زمین سمیٹی گئی حتیٰ کہ میں نے اس کے مشرق اور مغرب دیکھ لیے اور مجھے دو خانے دیے گئے: زرد یا سرخ (سونا) بھی اور سفید (چاندی) بھی اور مجھے کہا گیا: آپ کی سلطنت وہاں تک ہوگی جہاں تک آپ کے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ اور میں نے اللہ عز وجل سے تین درخواستیں کیں۔ (ایک) یہ کہ میری امت پر بھوک (اور قحط) مسلط نہ کرے جس سے ان کی اکثریت ہلاک ہو جائے۔ (دوسری یہ کہ میری امت پر بیرونی دشمن مسلط ہو کر انھیں ملیا میٹ نہ کر دے۔ اور تیسری) یہ کہ ان کو گروہ گروہ کر کے باہمی جنگ میں مبتلا نہ کرے۔ مجھے فرمایا گیا: میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جاسکتا۔ میں تیری امت پر بھوک مسلط نہیں کروں گا جو انھیں ہلاک کر دے اور میں ان کے خلاف دنیا کے کناروں کے درمیان (رہنے والے) سب (دشمنوں) کو جمع نہیں کروں گا بلکہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ اور جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی (ہمیشہ چلتی رہے گی)۔ مجھے اپنی امت کے بارے میں (سب سے زیادہ) گمراہ کرنے والے لیڈروں کا خوف ہے۔ میری امت کے کچھ قبیلے

۳۹۵۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْجَزْمِيِّ، عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رُوِيَ لِي الْأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَزْبَيْنِ: الْأَصْفَرَ أَوِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ. وَقِيلَ لِي: إِنْ مُلِكَكَ إِلَى حَيْثُ رُوِيَ لَكَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّ أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَةً. وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَيُذَيِّقَ بَعْضُهُمْ بِأَسَنِ بَعْضٍ. وَإِنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتَ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ. وَإِنِّي لَنْ أَسْلُطَ عَلَى أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ [فِيهِ]. وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَفْطَارِهَا، حَتَّى يَنْقُبَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السِّيفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ يَرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي أَيْمَةً مُضِلِّينَ. وَسَتُعْبَدُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانِ. وَسَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ

۳۶۔ ابواب الفتن

أُمْنِي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
ذُجَّالَيْنِ كَذَّابَيْنِ. قَرِيبَا مِنْ ثَلَاثِينَ. كُتْلُهُمْ
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمْنِي عَلَى
الْحَقِّ مَنصُورِينَ، لَا يَصْرُهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ
حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ.

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

ادنان (عجوں) کی پوجا کریں گے۔ اور میری امت کے
کچھ قبائل مشرکوں سے مل جائیں گے۔ قیامت سے
پہلے میں سے قریب چھوٹے دجال ہوں گے۔ ان میں
سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ میری امت
میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ ان کی
مدد کی جائے گی۔ ان کے مخالف انہیں نقصان نہیں
پہنچائیں گے حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَرَّغَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مِنْ
هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلُهُ!
امام ابن ماجہ کے شاگرد ابو الحسن قطان رحمہ نے کہا:
جب امام ابو عبد اللہ (ابن ماجہ رحمہ) یہ حدیث سنا کر
فارغ ہوئے تو فرمایا: کس قدر خوف زدہ کرنے والی
حدیث ہے!



🌞 فوائد و مسائل: ① زمین سمیٹے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے زمین اس
طرح منکشف فرمائی کہ آپ نے اس کے مشرقی اور مغربی علاقے بیک وقت ملاحظہ فرما لیے۔ ② ”جہاں تک
زمین سمیٹی گئی ہے۔“ اس میں اشارہ ہے کہ زمین کے بعض حصے اس کشف میں شامل نہیں تھے۔ ممکن ہے کہ
صرف وہ علاقے دکھائے گئے ہوں جہاں تک ایک وقت میں اسلامی حکومت قائم ہونا مقدر ہو یعنی اسلامی
سلطنت اپنی وسیع ترین حدود میں دکھائی گئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ پوری زمین دکھائی گئی ہو کیونکہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے زمانے میں پوری دنیا میں اسلام غالب ہوگا کیونکہ وہ جزیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ ان کا مطالبہ ہوگا کہ
مسلمان ہو جاؤ یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ③ نبی ﷺ کو سونے چاندی کے خزانے دیے جانے کا مطلب
امت کا ان خزانوں پر قابض اور تصرف ہونا ہے جیسے خلافت راشدہ کے دور میں قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ملیا میٹ
ہوئیں اور ان کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ ④ تمام امت کا بھوک سے ہلاک نہ ہونے کا یہ مطلب
نہیں کہ ان پر جزدی طور پر بھی ایسا عذاب نہیں آئے گا بلکہ امت کے جرائم کی وجہ سے مقامی طور پر مختلف انداز
کے عذاب آئے ہیں اور آئندہ بھی آسکتے ہیں۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی قتل و غارت واقع ہونے کا یہ مطلب
نہیں کہ ہم اسے ناگزیر سمجھ کر قبول کر لیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس کیفیت سے نکلانے کے لیے جو
کچھ ممکن ہو عملی طور پر کریں۔ ⑥ گمراہ کرنے والے قائدین کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن
اور احادیث شریفہ کا علم حاصل کریں تاکہ دین کی اصل تعلیمات کو جان کر ان پر عمل کر سکیں۔ ⑦ وائس سے صرف

۳۶- ابواب الفتن مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

بت (صم) مراد نہیں بلکہ اللہ کے سوا جس چیز کی بھی پوجا کی جائے وہ وثن ہے مثلاً: بزرگوں کی قبریں، تصویریں، تمکرات، بزرگوں کی طرف منسوب درخت، پتھر اور عمار وغیرہ۔ ان سب چیزوں سے نام نہاد ”عقیدت“ کے جو مظاہرے اور شرکیہ اعمال کیے جاتے ہیں ان کی وجہ سے یہ سب اشیاء وثن بن گئی ہیں لہذا ان سے دور رہنا ہر توحید پرست کا فرض ہے۔ ⑤ مسلمانوں کا مشرکین سے ملنا اس طرح بھی ہے کہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائیں اور یہ بھی ہے کہ جنگ و جدل اور جھگڑے فساد کے موقع پر وہ مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کی مدد کریں اور یہ بھی ہے کہ ان کے کافرانہ رسم و رواج اور الحاد کے مظاہر کو ”تہذیب“ قرار دے کر اختیار کر لیں جیسے ہندوؤں کی ہست اور عیسائیوں کا دین نائن ڈے اور اپریل فول وغیرہ۔ ⑥ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص دجال اور کذاب ہے جیسے مرزا غلام احمد قادیانی یا علیہما رحمہ وغیرہ۔ ⑦ اہل حق کی ایک جماعت قیامت تک قائم رہے گی جو قرآن و حدیث کو مشعل راہ بنائے گی اور نت نئے اٹھنے والے لگراہ فرقوں کی گمراہی واضح کرے گی۔ ⑧ امام ابن ماجہ رحمہ نے اس حدیث کو اس لیے خوف زدہ کرنے والی قرار دیا ہے کہ اس میں مسلمانوں کے کفر و شرک اکبر میں ملوث ہو جانے کا ذکر ہے۔ یہ بات یقیناً خطرناک ہے کہ انسان خود کو مسلمان سمجھتا رہے اور اللہ کے ہاں وہ اسلام سے خارج ہو چکا ہو۔

۳۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۹۵۳- ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ایک دن) نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے: ”ایک اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ عربوں کی تابعی ہے اس شرکی وجہ سے جو قریب ہے۔ آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔“ اور (یہ فرماتے ہوئے) آپ نے ہاتھوں سے دس کا اشارہ فرمایا۔

۳۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۹۵۴- ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ، عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَقْفَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِنْ نَوْمِهِ، وَهُوَ مُحْضَرٌ وَجْهَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَيَتَلَّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ. فَفُجِعَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ بَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ» وَعَقَدَ بَيْنَهُ عَشْرَةَ.

قَالَتْ زَيْنَبُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّهُ لَكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «إِذَا كَثُرَ الْحَبِثُ».

ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم تباہ ہو جائیں گے جب کہ ہمارے اندر

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:
 ”(ہاں) جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یا جوج ماجوج ایک فسادی قوم ہے جن سے دوسروں کو بچانے کے لیے حضرت ذوالقرنین نے ایک عظیم دیوار تعمیر کی تھی۔ اس کا ذکر سورہ کہف کی آیت: ۹۳-۹۹ میں ہے۔ ② جب وہ دیوار منہدم ہو جائے گی تو وہ لوگ دوسری قوموں پر حملہ آور ہوں گے اور غارت گری کریں گے۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ ③ جب نیک لوگ کم رہ جائیں اور بددیانت اور بدکردار لوگ زیادہ ہو جائیں تو اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں نازل ہو جاتا ہے مثلاً: زلزلہ، سیلاب، آندھی اور جنگیں وغیرہ۔ ④ اس صورت حال سے بچنے کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ضروری ہے۔ ⑤ اس کا اشارہ آگوشے کا سر اشہادت کی انگلی کے سر پر رکھ کر ہوتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اس انگلی پر آگوشہ رکھنے سے جتنا بڑا حلقہ بنتا ہے، سہ سکندری میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے۔ ⑥ جب ایک بار سوراخ ہو جائے تو پھر یہی خطرہ ہوتا ہے کہ یہ سوراخ بڑا ہو جائے گا اور آخر کار وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یا جوج ماجوج دنیا میں قتل و غارت کرنے کے لیے آزاد ہو جائیں گے۔



۳۹۵۴- حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ
 الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ
 ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ
 يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «سَتَكُونُ فِتْنٌ. يُضَيِّعُ الرَّجُلُ فِيهَا مَوْلَانَا
 وَيُؤْمِسِي كَافِرًا. إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ».

۳۹۵۴- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مستقبل میں) ایسے فتنے
 برپا ہوں گے جن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر
 ہو جائے گا (اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے
 گا)۔ مگر جسے اللہ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ
 روایت آخری جملے [إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ] ”مگر جسے اللہ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے“ کے سوا باقی صحیح
 ہے نیز اس حدیث کی بابت دیگر محققین کی بھی یہی رائے معلوم ہوتی ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ
 للآلبانی، رقم: ۷۹۰، طبع مکتبۃ المعارف، الرياض) بتائیں مذکورہ روایت آخری جملے کے سوا صحیح ہے۔
 واللہ اعلم۔ ② مستقبل میں فتن آئے والے واقعات کی خبر دینا نبی ﷺ کا معجزہ اور آپ کی نبوت کی دلیل

۳۶۔ ابواب الفتن مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

ہے۔ ⑤ فتنوں کے بارے میں خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان حالات میں اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کا زیادہ خیال رکھیں۔ ⑥ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ انسان انہیں معمولی سمجھتا ہے حالانکہ وہ اسلام سے خارج کر دینے والے ہوتے ہیں اس لیے کسی بھی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

۳۹۵۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انہوں نے کہا: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کسی کو فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جرات مند ہو۔ پھر فرمایا: (وہ حدیث) کس طرح ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”آدمی کو اس کے اہل و عیال اور پڑوسیوں کے بارے میں جو آزمائش آتی ہے اس کی معافی نماز روزے صدقے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ مقصد نہیں۔ (اس سوال سے) میرا مقصد وہ فتنہ ہے جو مسند رکھنے کی طرح تلاطم خیز ہوگا۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا خطرہ ہے؟ آپ کے اور اس (فتنے) کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ (دوبارہ) بند نہیں ہوگا۔

۳۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حَذِيفَةُ: قُلْتُ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ. قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ. إِنَّمَا أُرِيدُ النَّبِيَّ تَمُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مَغْلَقٌ. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا. بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ.

۳۹۵۵۔ أخرجه البخاري، مواقيت الصلاة، باب الصلاة كشافة، ح: ۱۴۳۵/۵۲۵ من حديث الأعمش به، ومسلم، الفتن، باب في الفتنة التي تموج كموج البحر، ح: ۱۴۴ بعد، ح: ۲۸۹۲ عن محمد بن عبد الله بن نعيم به.

۳۶۔ ابواب الفتن

قُلْنَا لِحَدِيثَةٍ: أَكُنَّ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ؟
قَالَ: نَعَمْ. كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ. إِنِّي
حَدَّثْتُهِ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْيَاطِ.

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان
حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا: ہم لوگوں نے
حضرت حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم
تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں
(انھیں اس قدر یقینی معلوم تھا) جیسے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ کل کا دن آنے سے پہلے رات آئے گی۔ میں نے
انھیں ایک حدیث سنائی تھی جو غلط سلسلہ (اغلوط اور من
گھڑت) نہیں تھی۔

فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا
لِمُسْرُوقٍ: سَلَهُ. فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ.

(حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:) ہمیں ان سے یہ
پوچھتے ہوئے خوف محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون تھا؟
(کہیں مسلسل سوالات سے ناراضی محسوس نہ کریں)
چنانچہ ہم نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ان سے یہ بات
پوچھنا۔ مسروق نے ان سے پوچھا (کہ فتنوں میں
رکاوٹ شخصیت کون ہے؟) تو حضرت حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔



🌞 فوائد و مسائل: ① اہل ایمان اور پڑوسیوں وغیرہ کے بارے میں آزمائش سے مراد روزمرہ کے معاملات
ہیں۔ ان سے بھی انسان کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں۔ ② چھوٹی موٹی
غلطیاں نماز، روزے وغیرہ سے معاف ہو جاتی ہیں۔ ③ اس حدیث میں مذکور فتنے سے مراد اسلام دشمنوں کی وہ
خفیہ سازشیں ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیات میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ آپ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بھونٹے
الزامات سے وہ ظاہر ہوئیں اور بھونٹے پروپیگنڈے کے زور پر انھیں کامیاب کیا گیا۔ ④ دروازہ ٹوٹنے سے
مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے جو ایک مجوسی اہل کفر و فساد کے ہاتھ سے ہوئی۔ اس سے سازشوں کے راستے
کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی۔ ⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مستقبل کے فتنوں
سے آگاہ فرمایا تھا۔ عام مسلمانوں کو ان سے آگاہ کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ ⑥ فتنے اسی طرح واقع ہوئے
جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے وہ
وحی کی روشنی میں ہوتا تھا۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر استدلال کرنا درست نہیں۔

۳۶- ابواب الفتن مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

۳۹۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ
وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ،
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ
قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ.
وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:
بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. إِذْ
نَزَلَ مَنْزِلًا. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِجَاءَهُ. وَمِنَّا
مَنْ يَنْتَضِلُ. وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَسَرِهِ. إِذْ
نَادَى مُنَادِيهِ. الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا.
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: «إِنَّهُ
لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ
يَدُلَّ أُمَّتُهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَّهُمْ.
وَيَنْذِرُهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَّهُمْ. وَإِنْ أَمَتَكُمْ
هَذِهِ، جُعِلَتْ عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا. وَإِنْ
آخِرُهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا. ثُمَّ
يَجِيءُ فِتْنٌ تَرْفُقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ. فَيَقُولُ
الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكُشُفُ. ثُمَّ
تَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي.
ثُمَّ تَنْكُشُفُ. فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَخْرُجَ عَنِ
النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلْيُذِرْهُ مَوْتُهُ وَهُوَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. وَلَيَأْتِ إِلَى
النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ. وَمَنْ

۳۹۵۶- حضرت عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ رضی اللہ
سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ
آپ کعبے کے سائے میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے
پاس جمع تھے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ایک
منزل پر اترے ہم میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا، کوئی
(تفریح کے طور پر) تیر اندازی کر رہا تھا اور کوئی اپنے
موشیوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھا۔ اچانک (نبی
ﷺ کے) اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: سب
لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں۔ ہم سب جمع ہو گئے۔
رسول اللہ ﷺ نے (نماز کے بعد) اٹھ کر خطبہ ارشاد
فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے سے پہلے جو بھی نبی آیا اس
کا فرض تھا کہ اسے جو بھلائی معلوم ہے اپنی قوم کو بتائے
اور اسے جو برائی معلوم ہے اس سے انھیں ڈرائے۔ اس
امت کی عاقبت اس کے پہلے حصے میں ہے اور آخر
والوں کو ایسی آزمائشیں آئیں گی اور ایسے معاملات
پیش آئیں گے جن کو تم عجیب محسوس کرو گے، پھر فتنے
پیش آئیں گے جو ایک دوسرے کو معمولی بنادیں گے۔
(بعد والا فتنہ دیکھ کر معلوم ہوگا کہ اس سے تو پہلا ہی ہلکا
تھا۔) مومن کہے گا: یہ فتنہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ
(فتنہ) ختم ہو جائے گا۔ پھر (دوسرا) فتنہ آئے گا تو
مومن کہے گا: یہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا،
لہذا جسے یہ بات پسند ہے کہ وہ جہنم سے بچ جائے اور

۳۶۔ ابواب الفتن

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

يَا بَيْعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَمِينِيَهُ، وَتَمَرَةً قَلْبِيهِ، فَلْيُطِيعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَإِنْ جَاءَ آخَرُ بَيْتَارِعُهُ، فَأَضْرِبُوا عُنُقَ الْأَخَرِ».

جنت میں داخل کر دیا جائے اسے چاہیے کہ اسے موت آئے تو وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے ایسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جس نے کسی (شرعی) امام کی بیعت کی اس سے ہاتھ ملا کر عہد کیا اور اس کو اپنے دل کا خلوص پیش کیا تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص آکر اس (خلیفہ) سے کھینچا تائی کرے (اس سے حکومت چھینے کی کوشش کرے) تو اس دوسرے (مدعی خلافت) کی گردن اڑا دو۔“

قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: أُنْشِئُكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَنْشَأَ يَدَهُ إِلَى أُذُنِي، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کے درمیان اپنا سر آگے نکالا اور کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے یہ فرمان خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اسے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔



🌞 نو آمد مسائل: ① نبی کی جدوجہد کی بنیاد خلوص اور انسانوں کی خیر خواہی پر ہوتی ہے۔ علماء کو بھی اسی بنیاد پر منت کرنی چاہیے۔ ② صحابہ و تابعین مخلص مومن تھے۔ ان سے اختلاف کرنے والے لفظی پرستے۔ ③ مومن فتنوں کو پہچانتا ہے اس لیے انھیں قبول نہیں کرتا اگرچہ بے انتہا مشکلات آجائیں۔ ④ فتنوں کے دور میں ایمان کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ ⑤ معاملات میں صحیح اور غلط کا معیار یہ ہے کہ دوسروں سے ایسا سلوک کرو جیسا تم اپنے آپ سے کیا جانا پسند کرتے ہو مثلاً: جس طرح ایک شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اسے مشورے کی ضرورت پڑے تو صحیح مشورہ دیا جائے اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو صحیح مشورہ دے۔ جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی دھوکا نہ دے اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو دھوکا نہ دے۔ ⑥ اسلامی سلطنت میں ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے شخص کا خلافت کے استحقاق کا دعویٰ لے کر کھڑا ہونا مسلمانوں

۳۶- ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر جمے رہنے کا بیان

میں اختیار و انحراف کا باعث ہے۔ ④ پہلے خلیفہ کے بعد مسلمانوں کے اہل حل و عقد دوسرا خلیفہ منتخب کریں گے، کسی کو خود بخود خلافت کا دعویٰ لے کر کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ موجود خلیفہ غلطی کرے تو اسے مستبد کرنا ضروری ہے جیسے امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ نے حکام کی غلطیوں پر سخت تنقید کی لیکن یہ مطالبہ بھی نہیں کیا کہ حکومت ہمیں دے دو۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْفِتْنَةِ

(النحفة ۱۰)

باب: ۱۰- فتنے اور آزمائش کے وقت

حق پر جمے رہنا

۳۹۵۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس زمانے میں تمھارا کیا حال ہوگا جو معتزب آنے والا ہے جس میں لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا۔ (اہل ایمان اور اچھے آدمی اٹھالے جائیں گے) اور چھان بورا باقی رہ جائے گا (بے دین اور ذلیل لوگ باقی رہ جائیں گے) جن کے عہد و مواعید میں بے وفائی اور امانتوں میں خیانت ہوگی اور ان میں اس طرح سے اختلاف ہو جائے گا۔“ یہ فرماتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب یہ صورت حال ہو تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”جو بات تمہیں (قرآن و سنت کی روشنی میں) صحیح معلوم ہو اسے اختیار کرو اور جو بات (قرآن و سنت کی روشنی میں) غلط معلوم ہو اسے چھوڑ دو۔ اور اپنے خاص افراد (اہل خانہ، اقارب، مخلص دوست وغیرہ) پر توجہ دو اور عام لوگوں کے معاملات سے ایک طرف ہو جاؤ۔“

۳۹۵۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَرْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ أَنْ يَأْتِيَهُ، يُغْرِبُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَةً، وَيَتَّبِعِي خُتَالَةً مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرَّجَتْ عُهُودَهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاسْتَفْتَوْا، وَكَانُوا هَكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ بِنَايَا رَسُولِ اللَّهِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ. وَتَدْعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقِيلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِكُمْ».

۳۹۵۷- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ۴۲۴۲ من حديث عبد العزيز به، وصححه الحاكم: ۴۳۵/۴، ۱۵۹/۲، والذهبي، ولفعليت طرق أخرى، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۱۴۲ بتحقيقي.

۳۶۔ ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرستہ رہنے کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① دور صحابہ میں نیک لوگ زیادہ تھے بعد میں مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ صورتِ حال بدلتی گئی اس لیے نبی ﷺ کے بعد صحابہ و تابعین کا دور ”بہترین زمانہ“ ہے۔ ② نیک لوگ ہر دور میں موجود ہیں گئے تاہم ان کی تعداد بعض زمانوں میں زیادہ اور بعض میں کم ہو سکتی ہے۔ ③ وعدہ و وعید کرنا اختلاف اور فساد کا باعث ہے۔ ④ خرابی کے ایام میں صحیح اور غلط کا معیار قرآن و حدیث اور صحابہ و تابعین کا عمل ہے۔ ⑤ جو شخص عوام کی اصلاح نہ کر سکے اسے اپنے اعمال میں بہر حال صحیح راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

۳۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ، يَا أَبَا ذَرٍّ وَمَوْتَا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَعْوَمَ الْيَتِيمُ بِالْوَصِيفِ؟» يَغْنِي الْقَبْرِ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: «نَصَبٌ» قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ. وَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ: «عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ» ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَقَلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الرَّيْبِ بِاللَّدَمِ؟» قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «إِلْحَقْ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ» قَالَ،

۳۹۵۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! اس وقت تو کیا کرے گا جب لوگوں میں موت کثرت سے واقع ہوگی حتیٰ کہ ایک گھر یعنی قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہوگی؟“ میں نے کہا: (میں وہی کچھ کروں گا) جو کچھ میرے لیے اللہ اور اس کا رسول پسند فرمائیں۔ یا میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (کہ مجھے ان حالات میں کیا کرنا چاہیے)۔ آپ نے فرمایا: ”میر کرنا۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”تو کیا کرے گا جب لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوگا حتیٰ کہ تو مسجد میں آئے گا تو تجھ سے اپنے بستر تک واپس نہیں پہنچا جائے گا اور تو اپنے بستر سے اٹھ کر اپنی نماز کی جگہ تک نہیں جاسکے گا؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”عفت اختیار کرنا۔“ پھر فرمایا: ”تو کیا کرے گا جب لوگوں میں قتل و غارت عام ہوگی حتیٰ کہ حجارة الزیبت (کا مقام) خون میں ڈوب جائے گا؟“ میں نے کہا: جو کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو جس قبیلے سے ہے اسی



۳۹۵۸۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، والفتن والملاحم، باب النهي عن السعي في الفتنة، ح: ۴۲۶۱ من حديث حماد ابن زيد به، وله طريق آخر عند ابن حبان (الإحسان)، ح: ۵۹۳۳، والحاكم ۴/۱۵۶، ۴۲۳، ۴۲۴.

۳۶۔ ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرستے رہنے کا بیان

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخَذُ بِسَيْفِي فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «سَارَتْ الْقَوْمُ إِذَا وَلَكِنْ ادْخُلْ بَيْتَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دُخِلَ بَيْتِي؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَنْهَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ. فَيَبُوءَ بِإِقْبَامِهِ وَإِقْبَامِكَ، فَيَكُونَنَّ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

میں جا رہا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہ میں تلوار لے کر ان لوگوں کو قتل کروں جو یہ (فساد) کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تب تو تو لوگوں کے ساتھ (جنگ و جدل میں) شریک ہو گیا، بلکہ اس صورت حال میں تو اپنے گھر میں داخل ہو جانا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر لوگ میرے گھر میں گھس آئیں تو؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تجھے خطرہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب آجائے گی تو اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا۔ تب وہ (فسادی قاتل) اپنا اور تیرا گناہ اٹھالے جائے گا اور وہ جہنمی ہو جائے گا۔“



❶ فوائد و مسائل: ❶ مشکل حالات میں صبر بہترین طرز عمل ہے۔ ❷ قتل و غارت کے زمانے میں جب عام لوگ حق و باطل کی پہچان چھوڑ کر محض فساد پھیلانے کے لیے حق کی حمایت کا بہانہ بنا کر قتل و غارت کرنے لگیں تو تمام فریقوں سے الگ تھک رہنا بہتر ہے۔ ❸ عام فساد کے زمانے میں کسی ایک فساد کی قوت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ غلامی فرمایاں دور کرنے اور امن قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ❹ اس قسم کے حالات میں جب مسلمان باہم دست و گریباں ہوں سب سے کنارہ کش ہو کر بیٹھ رہنا بہتر ہے اگر اس حالت میں بھی کوئی فساد ایسے امن پسند شہری کو قتل کر دے تو وہ شہید ہے۔ ❺ ”قبر کی قیمت غلام کے برابر ہو جائے گی“ کا مطلب ہے اس کثرت سے موتیں ہوں گی کہ دفنانے کے لیے دو گز زمین کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور قبر کے لیے اتنی سی جگہ ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یا قبر کھودنے والے اتنے کیاب ہو جائیں گے کہ ان کی اجرت ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ ایک منہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کثرت اموات کے باعث گھر رہنے والوں سے خالی ہو جائیں گے اور ان کی قیمتیں اتنی گر جائیں گی کہ ایک غلام کی قیمت کے برابر ہو جائیں گی جب کہ عام حالات میں مکان کی قیمت ایک غلام کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

۳۹۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۳۹۵۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ”قیامت سے پہلے ہرج و مرج واقع

۳۶۔ ابواب الفتن

الْحَمْسَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرَجٌ» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرَجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ» فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ. وَلَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَابَتِهِ» فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَعَنَا عُقُولُنَا، ذَلِكَ الْيَوْمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا. نُنَزِّعُ عُقُولَ أَكْثَرِ ذَلِكَ الزَّمَانِ. وَيَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ».

ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ: وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنِّي لَأَظُنُّهَا مُدْرِكَتِي وَإِنَّا كُفْرٌ. وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ، إِنْ أَدْرَكْتُنَا فِيمَا عَاهَدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ، إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا.



فنتے اور آزمائش کے وقت حق پرستے رہنے کا بیان

ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل و غارت۔“ کچھ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! اب بھی تو ہم سال بھر میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرکوں کا قتل نہیں ہوگا بلکہ تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی کو اپنے چچا زاد کو اور اپنے رشتہ دار کو قتل کر دے گا۔“ بعض افراد نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھین جائیں گی۔ اور بعد میں ایسے لوگ آجائیں گے جو گردوغبار کی طرح (بے حقیقت) بے قدر) ہوں گے۔ ان کے پاس عقلیں نہیں ہوں گی۔“

پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ فتنہ مجھ پر اور تم لوگوں ہی پر آجائے گا۔ اور قسم ہے اللہ کی! اگر یہ اس چیز کے بارے میں ہو جس کے بارے میں ہمیں نبی ﷺ نے نصیحت فرمائی تھی تو میرے اور تمہارے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ جس طرح ہم اس میں شامل ہوئے تھے اسی طرح نکل جائیں۔

🕌 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کے درمیان معمولی باتوں پر قتل قیامت کی نشانی ہے۔ یہ ایسی بری خصلت ہے جو ماضی قریب تک اس کثرت سے موجود نہیں تھی حالانکہ دوسرے بہت سے فتنے موجود تھے۔ ② کسی فتنے سے پیشگی خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان اس سے بچنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اس لیے علماء اور حکام کا فرض ہے کہ اس کے اسباب پر غور کر کے اس کے سدباب کی کوشش کریں۔ ③ مسلمان کو کچھ بوجھ سے کام لینا چاہیے اور اختلافات کو قتل و غارت کا جواز نہیں بنانا چاہیے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاقیات

۳۶۔ ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر رہنے کا بیان

غلوس کی بنیاد پر اور غلط فہمی کی وجہ سے حق سے اس لیے ان کے لیے ممکن ہو گیا کہ گمراہ لوگوں کے پروپیگنڈے کے اثر سے آزاد ہو کر اصلاح کر لیں۔ حضرت حسن ؓ کے ایمار اور مدبر کی وجہ سے مسلمان دوبارہ متحد ہو گئے۔
 ⑤ صحابہ کرام ؓ کے اختلافات کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی صحابی کے بارے میں احترام کے معنای لہجہ اختیار کرنا جائز نہیں۔

۳۹۶۰۔ حضرت عدی بن ہاشم ؓ سے روایت

ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت علی ؓ یہاں بصرہ میں تشریف لائے تو میرے والد (حضرت اہبان بن صلی غفاری ؓ) کے پاس بھی آئے، انھوں نے فرمایا: ابو مسلم! (اہبان ؓ) کیا آپ ان لوگوں (حضرت معاویہ ؓ اور ان کے ساتھیوں) کے خلاف میری مدد نہیں کریں گے؟ اہبان ؓ نے کہا: کیوں نہیں، پھر اپنی ایک لکڑی کو بلا کر کہا: لوٹو! میری لکڑی نکال۔ وہ لکڑی لے آئی۔ انھوں نے میان سے ایک باشت لکڑی باہر نکالی تو (معلوم ہوا کہ) وہ لکڑی کی تھی۔ انھوں نے فرمایا: میرے محبوب اور تیرے چچا کے بیٹے (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جب مسلمانوں میں باہم فتنہ و فساد برپا ہو جائے تو میں لکڑی کی لکڑی بنا لوں۔ اب اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ (لکڑی کی لکڑی لے کر) چلے کو تیار ہوں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: مجھے نہ تو آپ کی ضرورت ہے اور نہ آپ کی لکڑی کی۔

۳۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عِيْسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ، مُؤَدَّنُ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيْسَةُ بِنْتُ أَهْبَانَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا، الْبَصْرَةَ، دَخَلَ عَلَى أَبِيي. فَقَالَ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِينُنِي عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَذَعَا جَارِيَتَهُ لَهُ. فَقَالَ: يَا جَارِيَتُهُ أَخْرِجِي سَيْفِي. قَالَ: فَأَخْرَجْتُهُ. فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ، فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ. فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمَّتِكَ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ، إِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ. فَإِنْ شِئْتَ خَرَّجْتُ مَعَكَ. قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي بِكَ، وَلَا فِي سَيْفِكَ.

فوائد و مسائل: ① لکڑی کی لکڑی جنگ میں کام نہیں آ سکتی۔ لکڑی کی لکڑی بنوانے کا مقصد جنگ و جدل سے الگ رہنا ہے۔ ② مسلمانوں کے باہمی اختلاف کے موقع پر کسی ایک فریق کا ساتھ دینے کی بجائے دونوں

۳۹۶۰۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في اتخاذ السيف من خشب [في الفتنة]، ح: ۲۲۰۳ من حديث عبدالله بن عبيد، وقال: 'حسن غريب' الخ.

۳۶۔ ابواب الفتن ... فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرستے رہنے کا بیان

میں صلح کرانے کی کوشش کرنا زیادہ ضروری ہے۔

۳۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى
الذَّيْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ تَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُوَيْخٍ، عَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ. يُضِغُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا،
وَيُمْسِي كَافِرًا. وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضِغُ
كَافِرًا. أَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ.
وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي. وَالْمَاشِي
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. فَكَسَرُوا قَبَيْبَكُمْ،
وَقَطَّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا بِسُوفِكُمْ
الْحِجَارَةَ. فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ. فَلْيَكُنْ
كَخَيْرِ ابْنِي آدَمَ».

۳۹۶۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایسے فتنے (روٹا) ہوں گے جیسے تاریک رات کے ٹکڑے۔ ان میں انسان صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ ان (فتنوں) کے دوران میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ ان حالات میں تم اپنی کمائیں توڑ دینا، ان کی نمانت کاٹ دینا اور اپنی تلواریں پتھروں پر دے مارنا۔ اگر (فسادی لوگ) تم میں سے کسی کے گھر میں گھس آئیں تو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے اچھے بچے (ہاتل) کی طرح ہو جانا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① فتنے کے زمانے میں اپنے ایمان کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ ② فتنوں میں کم حصہ لینا بہتر ہے اور بالکل کنارہ کش رہنا سب سے بہتر۔ ③ صرف اس لیے کسی سے دشمنی رکھنا اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا غلط ہے کہ اس کا تعلق فلاں فرقے، تنظیم، جماعت یا پارٹی سے ہے، یہ جاہلیت کی سی عصبیت ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ احتیاب کرنا ضروری ہے۔

۳۹۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ
۳۹۶۲۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت

۳۹۶۱۔ [حسن] أخرجه أبوداود، الفتن والملاحم، باب النهي عن السبي في الفتن، ح: ۴۲۵۹ من حديث عبد الوارث به، وقال الترمذي "حسن غريب صحيح"، ح: ۲۲۰۴.

۳۹۶۲۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴۹۳/۳ من طرق عن حماد عن علي بن زيد، وتقدم، ح: ۱۱۶ به، ولم يشك، وللحديث شواهد عند أحمد: ۲۲۵/۲، ۲۲۶، وأبي داود، ح: ۴۲۵۷، ومسلم، ح: ۲۸۸۷/۱۳ وغيرهم.

۳۶۔ ابواب الفتن دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر باہم مقابلے میں آنے کی شجاعت کا بیان

سَلَمَةُ، عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ. شَكَ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا مَسْكُونٌ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ. فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَأَبِ يَسْتَبِيحُ أَحَدًا، فَأَضْرِبْهُ حَتَّى يَنْقَطِعَ. ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيكَ يَدُ خَاطِئَةٍ، أَوْ مَبِئَةٍ قَاضِيَةٍ».

میں حاضر ہوا تو انھوں نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”عقرب فتنۃ افتراق اور اختلاف (رودنا) ہوگا۔ جب یہ صورت حال پیش آئے تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر چڑھ جانا اور اسے (پہاڑ کے پتھروں پر) مار کر توڑ دینا۔ پھر گھر میں بیٹھ رہنا حتیٰ کہ تجھ تک کوئی گناہ گار ہاتھ پہنچ جائے یا فیصلہ کر دینے والی موت آجائے۔“

فَقَدْ وَقَعَتْ. وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) تحقیق فتنہ واقع ہو چکا اور میں نے وہی کچھ کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کا اسلام کفار کے خلاف کام آنا چاہیے جب وہ مسلمان کے خلاف چلنے لگے تو اس کا تباہ ہو جانا بہتر ہے۔ ② گناہ گار ہاتھ کا مطلب ہے کہ کسی مفسد کا نشانہ بن جاؤ اور مظلومانہ شہادت پا لویا طبعی موت کی وجہ سے ان صحابیوں سے چھوٹ جاؤ۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ: إِذَا تَلَقَّى الْمُسْلِمَانِ يَسْتَبِيحُهُمَا (الشفعة ۱۱)

باب: ۱۱۔ دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آ جانا

۳۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ التَّقِيَا بَأْسِيَا فِيهِمَا، إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ».

۳۹۶۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جاتے ہیں۔“

۳۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِتَّانٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا

۳۹۶۴۔ حضرت ابو سویی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۶۳۔ [صحیح] وضعفه البوصیری من أجل مبارک بن سحیم، وله شواهد، منها الحديث الآتي والذي بعده.

۳۹۶۴۔ [صحیح] أخرجه النسائي: ۱۲۴/۷، تحريم الدم، تحريم القتل، ح: ۴۱۲۳، ۴۱۲۴ من حديث يزيد به، ولم يذكر ابن أبي عروبة، ورواه يونس عن الحسن به، النسائي: ۱۲۶/۷، ح: ۴۱۲۹، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

۳۶۔ ابواب الفتن دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر باہم مقابلے میں آنے کی شامت کا بیان

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے (لڑنے کے لیے) ملے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں فریق) جہنم میں جائیں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قاتل ہے (اس لیے مجرم ہے) مقتول (کے جہنمی ہونے) کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جب کوئی شخص جرم کی پوری کوشش کرے لیکن کسی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے تو اللہ کے ہاں وہ بھی مجرم ہے۔ ② جو شخص ارتکاب جرم کا عزم رکھتا ہو لیکن ارتکاب سے پہلے رجوع کر لے تو اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے اور توبہ کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

۳۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا الْمُسْلِمَانِ، حَمَلَا أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحِ، فَهَمَّا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاَهَا جَمِيعًا».

۳۹۶۵۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جہنم کے کنارے پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے ان دونوں کے جہنمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن ان کے لیے جہنم سے بچنے کا موقع باقی ہوتا ہے کہ لڑائی سے باز آجائیں۔ ② مومن کا قتل جہنم میں پہنچانے والا عمل ہے البتہ توبہ یا قصاص سے یہ گناہ معاف ہو سکتا ہے۔

۳۹۶۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۶۵۔ أخرجه البخاري، الفتن، باب: إذا التقى المسلمان بسيفيهما، ح: ۷۰۸۳ تعليقاً من حديث محمد بن جعفر غندر به، ومسلم، الفتن، باب: إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، ح: ۲۸۸۸/۱۶ عن ابن بشار به.

۳۹۶۶۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري * عبدالحكم بن ذكوان السدوسي روى عنه ثلاثة، ولم يوثقه غير ابن حبان، والبوصيري يثبته، ورواه عنه أبو داود الطيالسي في مسنده ح: ۲۳۹۸، قلت: ورواه جماعة عن مروان ۴۴

فتے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برے درجے والا شخص وہ ہوگا جس نے (دوسرے کی) دنیا کے لیے اپنی آخرت ضائع کر لی۔“

۳۶- أبواب الفتن
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السُّدُوسِيِّ: حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَثْرَلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ».

باب ۱۴- فتے کے زمانے میں زبان کو (نامناسب باتوں سے) روک کر رکھنا

(المعجم ۱۲) - بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ (الصفحة ۱۲)

۳۹۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو عربوں کا صفایا کر دے گا۔ اس کے مقول جنہم میں جائیں گے۔ اس فتنے میں زبان تلوار کے وار سے زیادہ سخت (اور تکلیف دہ) محسوس ہوگی۔“

۳۹۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَلْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَمِينٍ كُوشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَظِلُّ الْعَرَبَ. فَتَلَاهَا فِي النَّارِ. اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ».

۳۹۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنوں سے بچو ان میں زبان (کی بات) تلوار کے وار کی طرح (اثر انداز) ہوتی ہے۔“

۳۹۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْفِتْنََ. فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ».

۴۰ الفزاري به، منهم يوسف بن عدي، فالعلة من السدوسي فقط، والله أعلم.

۳۹۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الفتن والملاحم، باب في كف اللسان، ح: ۴۲۶۵ من حديث ثلب بن أبي سليم، ح: ۲۰۸ به، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۲۱۷۸ * زياد سمين كوش مجهول الحال، وفيه علة أخرى أشرت إليها آنفاً.

۳۹۶۸- [ضعيف] وضعه البوصيري لعلتين، إحداهما ضعف محمد البيلماني، وتقدم، ح: ۲۵۰۰، وله لون آخر عند أبي داود، ح: ۴۲۶۴، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر ضعيف.

۳۶۔ ابواب الفتن

۳۹۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَلَقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: مَرَّ بِوَجَلٍّ لَهُ شَرَفٌ. فَقَالَ لَهُ عَلَقَمَةُ: إِنَّ لَكَ رَحِمًا. وَإِنَّ لَكَ حَقًّا. وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَمْرَاءِ. وَتَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمُ بِهِ. وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ. مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ. فَيَكْتُئِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ. مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ. فَيَكْتُئِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سُخْطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ».



قَالَ عَلَقَمَةُ: فَإِنَّا نَظُرُ، وَلَيْسَ لَكَ مَاذَا تَقُولُ، وَمَاذَا تَتَكَلَّمُ بِهِ. قَرَّبَ كَلَامَ، قَدْ مَنَعَنِي أَنْ أَتَكَلَّمُ بِهِ، مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ.

تھے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

۳۹۶۹۔ حضرت علقمہ بن وقاصؓ سے روایت ہے ان کے پاس سے ایک آدمی گزر رہا جو (معاشرے میں) اونچا مقام رکھتا تھا۔ علقمہؓ نے اس سے کہا: تیرا (مجھ سے) قرابت کا تعلق ہے اور (مجھ پر) تیرا حق ہے۔ (اس لیے نصیحت کے طور پر بات کر رہا ہوں۔) میں نے دیکھا ہے کہ تو ان حکمرانوں کے پاس جاتا ہے اور ان سے جو اللہ چاہے بات چیت کرتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارثؓ مزیؓ سے سنا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اللہ کو راضی کرنے والی ایک بات کرتا ہے وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے قیامت تک اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضی والی ایک بات کرتا ہے وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے اس دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے جس دن اس سے ملاقات ہوگی۔“

علقمہؓ نے کہا: اس لیے دیکھ لیا کہ تو کیا کہہ رہا ہے اور کیا کچھ منہ سے نکال رہا ہے تیرا بھلا ہو۔ مجھے تو بلال بن حارثؓ سے سنی ہوئی یہ حدیث کی باتیں کہنے سے روک دیتی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① حکمرانوں سے تعلق رکھنے میں خطرہ ہے کہ ان کے غلط کاموں یا غلط باتوں کی تائید کرنی

۳۶۔ ابواب الفتن ... فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

پڑے گی اس لیے احتیاط پسند بزرگ حکومتی عہدے داروں سے زیادہ میل جول پسند نہیں فرماتے۔ لیکن اگر کسی ضرورت مند یا مظلوم کی مدد کے لیے یا ان کی کسی غلطی پر تنبیہ کرنے کے لیے ان کے پاس جائیں تو حرج نہیں۔ ① مکران اپنے مشیروں سے متاثر ہوتے ہیں اس لیے انھیں غلط مشورہ دینے والا بہت بڑا مجرم ہے اور ان کے غلط اقدامات میں شریک ہے۔ ② بعض اوقات ظاہری طور پر معمولی کجی جانے والی بات بہت دور رس اثرات رکھتی ہے اس لیے معاشرے میں اہم مقام رکھنے والوں کو بہت احتیاط سے بات کرنی چاہیے۔ ③ سیاست دان ہوں یا علماء یا افسران ان کی ذمہ داری بہت نازک ہے۔ اس کا احساس رہنا چاہیے۔ ④ علمائے کرام کو چاہیے کہ جب حکومتی عہدے داران سے مشورہ طلب کریں تو انھیں صحیح مشورہ دیں اور جب نصیحت کی درخواست کریں تو انھیں اللہ کی رضا کے لیے ایسی نصیحت کریں جس سے عام مسلمانوں کو فائدہ ہو۔

۳۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرُّجْلَ لَيَنْكَلِمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ شُحْطِ اللَّهِ. لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا. فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

۳۹۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی (بعض اوقات) اللہ کی ناراضی والا ایک لفظ کہہ دیتا ہے وہ اس میں حرج نہیں سمجھتا۔ (لیکن وہ اتنا بڑا گناہ کا لفظ ہوتا ہے کہ) وہ اس کی وجہ سے ستر سال تک جہنم میں گر جاتا ہے۔“

۳۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ».

۳۹۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

۳۹۷۰۔ [صحیح] ابن اسحاق تابعہ یزید بن الہاد، أحمد: ۳۷۸/۲، وبقای السند صحیح، وللحدیث طرق کثیرہ عند الترمذی، ح: ۲۳۱۴ وغیرہ.

۳۹۷۱۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب: من كان يومًا بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ح: ۶۰۱۸، من حديث أبي الأحوص به، ومسلم، الإيمان، باب الحديث على إكرام النجار والضيف. . . الخ، ح: ۷۵/۴۷ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۶- أبواب الفتن . فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

فوائد ومسائل: ① بری بات کہنے سے اجتناب ایمان کا تقاضا ہے۔ ② فضول باتیں کرنے سے اجتناب کرنا اور خاموش رہنا اچھی عادت ہے۔ ③ بے فائدہ باتوں میں مشغول رہنے سے ذکر الہی اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا بہت ہی بہتر ہے۔ اس کی وجہ سے گناہ سے حفاظت ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۳۹۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَاعِزٍ الْعَمَرِيُّ أَنَّ شَفِيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْفِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَغْتَصِمُ بِهِ: قَالَ: «قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: «هَذَا».

۳۹۷۲- حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (صحیح کی) ایک بات فرما دیجیے جس پر میں مضبوطی سے قائم رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہو: میرا رب اللہ ہے پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے (نقصان پہنچنے کا) خوف ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا پھر فرمایا: ”اس سے۔“



فوائد ومسائل: ① ایمان پر قائم رہنا اس لیے ضروری ہے کہ جہنم سے نجات صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب انسان کی موت ایمان کی حالت میں آئے۔ ② زبان سے جس قدر زیادہ گناہ سرزد ہوتے ہیں اتنے دوسرے اعضاء سے نہیں ہوتے۔ ③ زبان کے گناہ آسانی سے ہو جاتے ہیں۔ ④ معاشرے میں زبان کے گناہوں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی دوسرے گناہوں کو۔ ⑤ زبان کے گناہوں کے اثرات زیادہ شدید ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں اور بہت سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مثلاً: قتل و غارت وغیرہ اس لیے زبان کے بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

۳۹۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

۳۹۷۳- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک دن جبکہ ہم جل رہے تھے میں آپ کے

۳۹۷۲- أخرجه مسلم، الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ح: ۶۲/۲۸ من طريق آخر عن عروة بن الزبير عن سفیان بن عبد اللہ به .

۳۹۷۳- [حسن] أخرجه الترمذی، الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ح: ۲۶۱۶ عن محمد بن أبي عمر به، وقال: "حسن صحيح"، وللحديث شواهد.

۳۶۔ ابواب الفتن

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَأُصْحَتْ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي، وَنَحْنُ نَسِيرُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: «أَلَمْ تَسْأَلْ عَظِيمًا، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِّرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيُمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي حَافِئِ اللَّيْلِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿تَتَحَفَّى خُتُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ۱۶، ۱۷]. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعُمُودِهِ وَدُرُوزِ سَنَامِهِ؟ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَخْبِرُكَ بِمَلَاكٍ ذَلِكَ كُلُّهُ؟» قُلْتُ: بَلَى. فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: «تَكْفُفُ عَلَيْكَ هَذَا» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمَوْأخِذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: «تَكَلَّمَكَ أَمُّكَ يَا مُعَاذُ! هَلْ يَكُفُّ النَّاسَ، عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ، إِلَّا حَصَانِدُ السِّتْرِ؟»

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے بڑی عظیم بات پوچھی ہے اور جس کے لیے اللہ آسان کر دے اس کے لیے یہ آسان بھی ہے۔ (جنت میں پہنچانے والا عمل یہ ہے کہ) تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے نماز قائم کرے زکاۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور آدمی کا رات کے دوران میں نماز (تہجد) پڑھنا۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿تَتَحَفَّى خُتُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾..... جزاءً بما كانوا يعملون﴾ ”ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ (اور) وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں تجھے دین کا سر اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ وہ جہاد ہے۔“ پھر فرمایا: ”میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب کا مدار ہے؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں! تب نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ”اسے روک کر رکھنا۔“ میں نے کہا: اللہ کے نبی! ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہمارا

٣٦- أبواب الفتن

فحشے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان
مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”معاذ! تیری ماں تجھے
روئے۔ لوگوں کو (جہنمی) آگ میں چروں کے بل
کھینچنے والی چیز ان کی زبانوں کی کافی ہوئی فصلوں کے
سوا اور کس ہے؟“

سورۃ النساء: ۱۰۱

فوائد ومسائل: ① سب نیکیوں کا مقصد اور گناہوں سے بچنے کی ہر کوشش کا مقصد جنت کا حصول اور جہنم سے نجات ہے اس لیے یہ بہت عظیم مسئلہ ہے۔ ② نیکی اللہ کی توفیق ہی سے ہوتی ہے اور گناہ سے بچنا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ ③ اسلام کے پانچوں ارکان پر کا حقہ عمل کرنے سے جنت ملتی ہے اور جہنم سے نجات ہوتی ہے۔ ④ روزہ، صدقہ اور تہجد نیکی کے دروازے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک عمل بہت سی نیکیوں میں معاون بنتا ہے، لہذا نیکیوں کے نفع سے بڑا اور تہجد میں سے جو عمل بھی آسانی سے ہو سکے اسے زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔ ⑤ نفعی روزے گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ⑥ صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں جنت حاصل ہوتی ہے۔ ⑦ نماز تہجد رات کے کسی بھی حصے میں ادا کی جاسکتی ہے تاہم آدمی رات کے بعد خصوصاً تہائی رات باقی رہنے پر ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ ⑧ زبان کی حفاظت ایک اہم عمل ہے جس کا بڑی نیکیوں سے گہرا تعلق ہے۔ روزے کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے جب جھوٹ، غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔ صدقے کا ثواب بھی ملتا ہے جب احسان نہ جھلیا جائے اور نیکی کا اعلان کر کے ریا کاری کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ تہجد میں اللہ کا ذکر و دعا اور تلاوت زبان کے عمل ہیں۔ ⑩ زبان گناہوں کو معمولی سمجھ لیا جاتا ہے، لہذا توبہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور گناہ اسے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ⑪ دین کا سرکلہ توحید کا اقرار ہے جس کے ذریعے سے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ توحید کے بغیر اسلام کی حیثیت وہی رہ جاتی ہے جو سرکاشنے کے بعد انسان کی رہتی ہے۔ ⑫ اسلام کا ستون نماز ہے۔

۳۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَرْبُودَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمُخْزُومِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ الشَّيْخِ ﷺ قَالَ: «كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ، لَا

٣٩٧٤- [مسنداه ضعیف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب منه، حديث "كل كلام ابن آدم عليه لاله"، ح: ٢٤١٢ عن ابن يشار به، وقال: "حسن غريب" * أم صالح بنت صالح لا يعرف حالها (تقريب).

۳۶- ابواب الفتن - فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

لَهُ إِلَّا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۷۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي، يَتْلُو عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَمْرَانَا فَتَقُولُ الْقَوْلَ، فَإِذَا خَرَجْنَا، قُلْنَا غَيْرَهُ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ ذَلِكَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، التَّفَاقُّ.

۳۹۷۵- حضرت ابو شعاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم امراء (حکمرانوں) کے پاس جاتے ہیں تو ایک بات کہتے ہیں پھر جب ہم باہر آتے ہیں تو دوسری بات کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس چیز کو ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں منافقت شمار کرتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① مسلمان کا ظاہر اور باطن ایک ہونا چاہیے۔ ② حکمرانوں کے سامنے صحیح صورت حال پیش کرنا اور صحیح رائے دینا ضروری ہے۔ ان کی خوشنودی کے لیے غلط رائے دینا یا ان کے غلط کام کو غلط جانتے ہوئے بھی اس کی تعریف کرنا بہت بڑی اخلاقی کمزوری ہے جس سے حکمران کو بھی نقصان ہوتا ہے اور مسلم عوام کو بھی۔ ③ منافقانہ طریقہ عمل جھوٹ دھوکے اور خوشامد پر مبنی ہوتا ہے اور یہ سب بری عادتیں ہیں۔

۳۹۷۶- حَدَّثَنَا حِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَسَنَ إِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَا يَغْنِيهِ».

۳۹۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی انسان کے اسلام کی خوبی ہے کہ جس معاملے سے اس کا تعلق نہیں اسے چھوڑ دے۔“

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ الموسوعة الحديثية

۳۹۷۵- [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰۵/۲ عن ليلى به، وتابعه أبو خالد سليمان بن حيان الأحمري، النسائي في الكبرى: ۲۳۱/۵، ح: ۸۷۵۹، وله شواهد عند البخاري، ح: ۷۱۷۸، وأحمد: ۶۹/۲، وغيرهما، والحدیث صححه البوصيري.

۳۹۷۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب [حديث: "من حسن إسلام المرء تركه ما لا يغنيه"]، ح: ۲۳۱۷ من حديث الأوزاعي به، وقال: "غريب"، وأخرجه البغوي، شرح السنة: ۱۴/۳۲۰، ح: ۴۱۳۲ بإسناد صحيح عن الأوزاعي حديثي قرة بن عبد الرحمن بن حبيب حديثي الزهري حديثي أبو سلمة بن عبد الرحمن حديثي أبو هريرة به... الخ، وحسنه النووي في الأربعين، وله شواهد في قرة ضعفه الجمهور.

۳۶۔ أبواب الفتن

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

مسند الامام احمد کے متفقین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے کی ہے اور محقق عصر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی شرح السنہ کی روایت کو سنداً صحیح قرار دیا ہے اور امام نووی کی تحسین کو بھی نوٹ کیا ہے نیز اس کے مزید شواہد کا بھی ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کی ہمارے فاضل محقق کے نزدیک بھی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے بنا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۵۱/۳ وصحيح سنن ابن ماجه: رقم: ۳۲۴۹ طبع مكتبة المعارف، الرياض) ① غیر متعلقہ امور میں بے جا مداخلت غلط نتائج پیدا کرتی ہے۔ ② برے کام سے منع کرنا بے جا مداخلت میں شامل نہیں۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ الْفُرْجَةِ (التحفة ۱۳) باب: ۱۳۔ (فتنوں کے دور میں لوگوں سے)

الگ تھلگ رہنا

۳۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بَعَّةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُفْسِكٌ بَعْدَ أَنْ قَرَّبَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَيُطِيرُ عَلَى مَنِّهِ. كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا. يَتَّبِعِي الْمَوْتَ أَوِ الْقَتْلَ، مَطَّانَةً. وَرَجُلٌ فِي غَنَمَةٍ، فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَافِ، أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ. يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْبَقِيضُ. لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ».

۳۹۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے لیے بہترین زندگی یہ ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑنے اس کی پیچھے پر بیٹھ کر (میدان جنگ میں) اڑتا پھرتا ہو جب بھی خوف زدہ کرنے والی یا پریشان کن آواز سنائی دے وہ اس پر ادھر اڑ جاتا ہے۔ وہ موت یا شہادت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔ یا ایک آدمی کسی چوٹی پر یا کسی وادی میں چند بکریاں لے کر رہ رہا ہے وہ نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ صرف نیکی کے معاملات میں تعلق رکھتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① جہاد کی زندگی سب سے اعلیٰ زندگی ہے۔ ② مجاہد کا مقصد اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنا اور کافروں سے مسلمانوں کی سرزمین کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اسے عہدے، تنغے، انعام یا شہرت کی تمنائیں ہوتی۔

۳۶۔ ابواب الفتن

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

⑤ شہادت کی تمنا کرنا اور جہاد میں اس لیے حصہ لینا کہ شہادت کی موت نصیب ہو ایک بہت بڑی خوبی ہے۔
 ⑥ فتنوں کے زمانے میں اپنا دین بچانے کے لیے عام آبادی سے الگ تھلگ رہائش اختیار کرنا جائز ہے لیکن یہ تمنا ہی اس طرح کی نہیں ہونی چاہیے جس طرح کی عیسائی راہب یا ہندو جوگی اختیار کرتے ہیں کہ انسانوں سے بالکل کٹ جاتے ہیں بلکہ اس کا مقصد لوگوں کے برے کاموں میں شریک ہونے سے بچنا ہے، نیکی کے کاموں میں حسب طاقت شریک رہنا چاہیے۔ ⑦ نماز اور زکوٰۃ سب سے اہم عبادتیں ہیں ان سے کسی بھی حال میں غفلت جائز نہیں۔

۳۹۷۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: کون سا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرنے والا۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کون سا (افضل ہے)؟ آپ نے فرمایا: ”وہ آدمی جو کسی گھائی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھتا ہے۔“

۳۹۷۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الرَّجُلُ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَفْقِدُوهُ وَمَالُهُ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ، يَغْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

۳۹۷۹۔ حضرت حفصہ بن یحیٰ بن یحیٰ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو (جہنم کی طرف) بلائیں گے۔ جو شخص ان کی بات مانے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے اوصاف (اور علامات) بتا

۳۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَذِيفَةَ بْنَ الِیْمَانِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ

۳۹۷۸۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب العزلة راحة من خلاط السوء، ح: ٦٤٩٤ من حديث الزهري به، ومسلم، الإمارة، الباب السابق، ح: ١٨٨٨ من حديث يحيى بن حمزة به.

۳۹۷۹۔ أخرجه البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ح: ٧٠٨٤/٣٦٠٦، ومسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن... الخ، ح: ١٨٤٧ من حديث الوليد به.

۳۶۔ ابواب الفتن

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

وَجِئْجِی۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہم ہی میں سے کچھ افراد ہوں گے اور ہماری زبانوں ہی میں بات کریں گے۔“ میں نے کہا: اگر مجھے (ان کا) یہ زمانہ ملے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کی اجتماعیت اور ان کے امام کے ساتھ پیوستہ رہنا۔ اگر ان کی اجتماعیت نہ ہو اور نہ کوئی (متفقہ) امام ہو تو ان سب فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تجھے کسی درخت کی ہز چپانی پڑے حتیٰ کہ تجھے اسی حال میں موت آجائے۔“

أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَدْ ذُوقُوا فِيهَا ۖ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، يَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي، إِنْ أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «فَالزَّمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ، فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا. وَلَوْ أَنْ تَعَصَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يَنْدِرَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ كَذَلِكَ».



فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ کے بعد ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے ہیں جو باطل کی طرف دعوت

دینے والے تھے اور عام لوگ ان کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر ان کی بات مان لیتے تھے۔ ② خارجی، معتزلہ

شیعہ اور جمہیہ وغیرہ فرقے صحابہ و تابعین کے دور میں پیدا ہوئے۔ صحابہ و تابعین نے ان کی تردید کی اور ان کے

شبہات کا ازالہ کیا۔ ③ اختلاف کے اس دور میں صحیح راستہ وہی تھا جس پر صحابہ کرام اور تابعین قائم تھے بعد میں

پیدا ہونے والے اختلافات میں بھی صحابہ و تابعین کا طرز عمل ہی قابل اتباع ہے۔ ④ ”جماعت المسلمین“ سے

مراد وہ مسلمان ہیں جو ان فرقوں سے الگ ہیں مثلاً: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک فرقہ ان کی محبت میں غلو

کا شکار ہوا جیسے: کیسانیاہ اور دوسرے شیعہ فرقے۔ ایک فرقہ ان کی مخالفت میں حد سے بڑھ گیا مثلاً: خارجی اور

ناصبی۔ عام مسلمان ان دونوں سے الگ رہے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد تسلیم کیا لیکن انھیں معصوم

نہیں مانا ان کے لیے اللہ کے نور میں سے نور ہونے کا عقیدہ نہیں رکھا۔ یہی عام مسلمان ”جماعت المسلمین“

(مسلمانوں کی جماعت) ہیں۔ علاوہ ازیں خروج و بغاوت کے زمانے میں خلیفہ وقت کے ساتھ رہنا بھی اس

کے مفہوم میں شامل ہے۔ ⑤ مسلمانوں کے امام سے مراد وہ حکمران اور خلیفہ ہے جو اسلامی شریعت کی روشنی

میں ان کے معاملات کا انتظام کرتا اور دوسرے فرائض انجام دیتا ہے مثلاً: اسلامی سلطنت کی سرزمین کی حفاظت،

دشمن ملکوں کے خلاف جہاد، زکوٰۃ وغیرہ کی وصولی اور تقسیم بیت المال کا دوسرا انتظام ہجرتوں کی گرفتاری اور

سزا مسلمانوں کے جھگڑوں میں فیصلے کرنا اور اس مقصد کے لیے قاضی اور جج مقرر کرنا وغیرہ۔ ⑥ بعض لوگوں

نے ”مسلمانوں کی جماعت“ کا مصداق ایک خود ساختہ جماعت کو قرار دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ

”جماعت المسلمین“ کا لفظ اسمِ علم کے طور پر استعمال نہیں ہوا اور نہ اِمَامَتُهُمْ (ان کا امام) کے بجائے اِمَامَتِهَا

(اس جماعت کا امام) فرمایا جاتا۔ جو امام مسلمانوں کا دفاع نہیں کر سکتا اور ان پر اسلامی شریعت نافذ کرنے کی

طاقت نہیں رکھتا اس کے ساتھ پیچگی کا حکم ناقابل فہم ہے۔ ⑦ فتنوں کے زمانے میں کسی پارٹی کے ساتھ مل کر



۳۶۔ أبواب الفتن

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلک رہنے کا بیان

دوسرے مسلمانوں کے جان و مال کو نقصان پہنچانا جائز نہیں البتہ خلیفہ المسلمین کے ساتھ مل کر باغیوں کے خلاف جنگ کرنا اسلامی سلطنت کے قیام اور قوت کے لیے ضروری ہے۔ ⑧ دور حاضر میں مختلف مذہبی تنظیمیں صرف تعاون علی البری بنیاد پر قائم ہیں۔ ان کے ساتھ وابستگی یا عدم وابستگی کا تعلق اسلام کے بنیادی احکام سے نہیں۔ ان میں سے کسی ایک جماعت یا بیک وقت متعدد جماعتوں سے تعاون درست ہے جب تک وہ کوئی غلط کام نہ کریں۔ جو کام غلط ہو اس میں تعاون جائز نہیں۔

۳۹۸۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ مسلمان کے لیے بہترین مال بکریاں ہوں جن کو پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں (جہاں گھاس چارہ مل سکتا ہے) لیے پھرتا رہے۔ اور (اس طرح) اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے (فتنوں سے دور) بھاگتا پھرے۔“

۳۹۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ عَتَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ . يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ» .

⑨ فوائد و مسائل: ① جب عام لوگوں کے ساتھ رہنے میں ایمان کو خطرہ ہو تو گوش نشینی اختیار کرنا جائز ہے۔ ② جو فتنوں میں غلط کارگوں کی غلطیاں واضح کرنے کے لیے اپنی زبان اور علم کا استعمال کر سکتا ہو اس کے لیے عقد و صحت اور بحث و مناظرہ کے لیے آبادی میں رہنا اور یہ خدمت سرانجام دینا افضل ہے۔

۳۹۸۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنہ پیدا ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے کہ تو کسی درخت کی جڑ چاتا ہو اور جائے۔“

۳۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ

عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطُطٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «تَكُونُ فِتْنٌ عَلَى أَبْوَابِهَا دُعَاءُ إِلَى النَّارِ .

۳۹۸۰۔ [صحیح] کذا قال ابن ماجه ، والصبواب عن عبدالرحمن بن عبدالله عن أبيه ، وأخرجه البخاري ، الإیمان ، باب من الدین الفرار من الفتن ، ح : ۱۹ وغیره .

۳۹۸۱۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى : ۱۸ / ۵ ، ح : ۸۰۳۳ من حديث سعيد بن مطلقاً ، وله شواهد ، منها ما رواه أبو داود ، ح : ۴۲۴۶ ، وإسناده صحيح .

۳۶- ابواب الفتن

فَأَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَذَلِ شَجَرَةٍ،
خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ».

مشتبہ کاموں سے رک جانے کا بیان

۳۹۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ
الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي
عُمَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ
مَرَّتَيْنِ».

۳۹۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے دو
بار نہیں ڈسا جاتا۔“

۳۹۸۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ
صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ
عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُلْدَغُ
الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ».

۳۹۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے
دو بار نہیں ڈسا جاتا۔“



🕌 فوائد و مسائل: ① مومن سے بعض اوقات غلطی ہو سکتی ہے لیکن غلطی واضح ہونے پر اس سے رجوع
کر لینا چاہیے۔ ② جو شخص ایک بار ناقابل اعتماد ثابت ہو جائے دوبارہ اس پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لینا
درست نہیں۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ
الشُّبُهَاتِ (التحفة ۱۴)

۳۹۸۴- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا
۳۹۸۳- امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۹۸۲- أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۶۱۳۳، ومسلم، الزهد، باب: لا
يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۲۹۹۸/۶۳ من حديث الليث به.
۳۹۸۳- [صحیح] أخرجه الطيالسي، ح: ۱۸۱۳ عن زمعة به، وهو في المسند لأحمد: ۱۱۵/۲ من حديث زمعة •
زمعة تقدم حاله، ح: ۳۲۶، والحديث السابق شاهد له.
۳۹۸۴- أخرجه البخاري، الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ح: ۵۲، ومسلم، المساقاة، باب أخذ الحلال
وترك الشبهات، ح: ۱۵۹۹/۱۰۷ من حديث زكريا به.

عَنْ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ،
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ، وَأَهْوَى بِإِصْبَعِهِ إِلَى
أُذُنَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«الْحَلَالُ بَيْنَ، وَالْحَرَامِ بَيْنَ، وَبَيْنَهُمَا
مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. فَمَنْ
اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِزِّهِ.
وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الْحَرَامِ.
كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ
فِيهِ. أَلَا، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى. أَلَا، وَإِنَّ
حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ. أَلَا، وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ
مُضِغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. وَإِذَا
فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا، وَهِيَ
الْقَلْبُ».

مشتبہ کاموں سے رک جانے کا بیان

لے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر اپنے
کانوں کی طرف اٹھکیوں سے اشارہ کر کے یہ فرماتے
سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرما رہے
تھے: ”حلال واضح ہے اور حرام (بھی) واضح ہے اور ان
دونوں کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں جن سے اکثر
لوگ واقف نہیں۔ تو جس نے شبہ والی چیزوں سے
اجتناب کیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا
اور جو کوئی شبہ والی چیزوں میں مبتلا ہو گیا وہ حرام میں
مبتلا ہو جائے گا“ جیسے ممنوعہ چراگاہ کے ارد گرد بکر یاں
چرانے والا ہو سکتا ہے کہ (نادانستہ طور پر) اس کے اندر
(جانور) چرا لے (اور اس طرح مجرم قرار پا جائے۔)
خبردار! ہر بادشاہ کی ایک ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے (جس
میں عام لوگوں کے جانوروں کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے۔)
خبردار! اللہ کی ممنوعہ چراگاہ سے مراد اللہ کی حرام کردہ
چیزیں (اور کام) ہیں۔ سن لو! جسم میں گوشت کا ایک
تکڑا ہے اگر وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے اگر وہ
خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سنو! وہ
دل ہے۔“

❦ قواعد و مسائل: ① کہانے بچنے کی چیزیں ہوں یا روزمرہ کے اعمال ان میں کچھ واضح طور پر حلال ہیں جن
میں کوئی شک نہیں مثلاً: روٹی، شہد اللہ کا نام لے کر ذبح کیے ہوئے حلال جانور کا گوشت، جائز ضرورت کے لیے
کھیں آنا جانا اور کسی سے بات چیت کرنا وغیرہ۔ کچھ چیزیں اور کام واضح طور پر حرام ہیں مثلاً: خنزیر کا گوشت،
شراب، مردار، جھوٹ بولنا، چوری کرنا اور زنا کرنا وغیرہ۔ بعض چیزیں اور کام ایسے ہیں جن کا حلال یا حرام
ہونا واضح نہیں۔ عام لوگ ان مسائل سے واقف نہیں ہوتے۔ علماء ان کا حکم قرآن و حدیث کے الفاظ کے
اشارات و اقتضاء سے یا قیاس وغیرہ سے معلوم کرتے ہیں۔ ② جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو مسئلہ
پوچھنے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے کیونکہ ہو سکتا ہے معاملے کی ایک صورت جائز اور ایک ناجائز

۳۶- ابواب الفتن

شروع میں اسلام کے انجمنی ہونے کا بیان

ہو۔ مسئلہ معلوم ہو جانے کے بعد صحیح اور راجح موقف کے مطابق عمل کیا جائے۔ ⑤ مشکوک چیز پر عمل کرنے سے گناہ کا اندیشہ تو ہوتا ہی ہے عوام بھی بدظن ہوتے ہیں۔ انسان کو بلا وجہ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے وہ بدنام ہو جائے۔ ⑥ جس کام سے ممنوع کام تک نوبت پہنچنے کا خطرہ ہو اس سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے جیسے غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں ملنا اگرچہ پردہ کی پابندی کے ساتھ ہو اس سے خطرہ ہے کہ شیطان گناہ کی خواہش پیدا کر دے اور دونوں افراد کبیرہ گناہ میں ملوث ہو جائیں۔ ⑦ مثال دے کر سمجھانے سے مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آ جاتا ہے اور سننے والا اس پر اطمینان اور دل کی آمادگی کے ساتھ عمل کر سکتا ہے۔ ⑧ دل کی اصلاح بہت ضروری ہے تاکہ اخلاص یقین اور اللہ کی محبت وغیرہ جیسی صفات حاصل ہوں۔ ان کی وجہ سے نیکی پر عمل کرنا اور گناہ سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

۳۹۸۵- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: ۳۹۸۵- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُعَلَّى بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ، كَهَجْرَةِ إِلَهِ»
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «قتل و عارت (اور قتل و عارت) کے ایام کے دوران میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا»



فوائد و مسائل: ① فتنہ و فساد کے ایام میں فتنوں میں شمولیت سے بہتر ہے کہ ان سے الگ تھلگ رہا جائے۔ اس کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارا جائے۔ ② رہبانیت ممنوع ہے لیکن فتنوں کے ایام میں گوشہ نشینی رہبانیت میں شامل نہیں کیونکہ رہبانیت کا مطلب ہے کہ عوام سے جائز میل جول سے بھی اجتناب کیا جائے اور عبادت میں اس طرح کی سختی کی جائے جو سنت کے خلاف ہے جب کہ اس گوشہ نشینی کا مقصد اپنے آپ کو قتل و عارت اور فساد میں ملوث ہونے سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس دوران میں مسنون نقلی عبادات میں اس حد تک مشغول ہوا جاسکتا ہے کہ اپنی ذات اور بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ کسی اور مشکوک سرگرمی میں حصہ نہ لیا جاسکے۔ ③ ہجرت میں وطن چھوڑا جاتا ہے اور گوشہ نشینی میں اہل وطن کی برائیوں اور شرارتوں سے دامن بچانے کے لیے ان سے تعلق محدود کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ دونوں عمل مشابہ ہیں اور ان دونوں کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَاب: بَدْءُ الْإِسْلَامِ غَرِيْبًا
باب: ۱۵- اسلام شروع میں انجمنی تھا
(التحفة ۱۵)

۳۶۔ ابواب الفتن شروع میں اسلام کے اجنبی ہونے کا بیان

۳۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ».

🌞 نوآمد مسائل: ① ”غریب“ اجنبی اور بے وطن کو کہتے ہیں۔ شروع میں اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ اسے کوئی جانتا نہ تھا۔ معاشرہ اسے قبول کرنے پر تیار نہ تھا۔ آہستہ آہستہ لوگ اسے سمجھتے اور قبول کرتے گئے حتیٰ کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گیا اور کفر و شرک ختم ہو گیا۔ ② خلقائے راشدین کے دور کے بعد اسلام میں بدعات کا ظہور ہوا بعد کے ادوار میں مسلمانوں نے غیر مسلموں کے رسم و رواج اور خیالات اپنا لیے۔ اس طرح اصل اسلام چند لوگوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اکثریت نے خود ساختہ رسم و رواج اور غلط عقائد و اعمال ہی کو صحیح اسلام سمجھ لیا۔ ③ جن اجنبیوں کو مبارک باد دی گئی ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدعات کی کثرت میں سنت پر عمل چیرا رہیں غلط عقائد مشہور ہونے پر صحیح عقیدے پر قائم رہیں اور اخلاقی انحطاط کے دور میں صحیح اسلامی اخلاق کو اختیار کریں۔ ④ حق و باطل کا دار و مدار کسی نام کو اختیار کرنے پر نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی موافقت اور مخالفت پر ہے۔

۳۹۸۷۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا،

۳۹۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام شروع میں اجنبی تھا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا“ اس لیے اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

۳۹۸۶۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً... الخ، ح: ۲۲۲/۱۴۵ من حديث مروان الفزاري به.

۳۹۸۷۔ [سناده حسن] أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ۱/ ۲۹۸ من حديث الثليث بن سعد عن يزيد به، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۶۔ ابواب الفتن

وَسَيَعُوذُ غَرِيْبًا . فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ .

۳۹۸۸۔ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ وَكِيعٍ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا ، وَسَيَعُوذُ غَرِيْبًا . فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ .

فتوں سے محفوظ لوگوں کا بیان

۳۹۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام اجنبی کے طور پر شروع ہوا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا۔ تو اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

عرض کیا گیا: اجنبی (غریب) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”قبائل سے الگ ہونے والے۔“

قَالَ : قِيلَ : وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ : الشَّرَاءُ مِنَ الْقَبَائِلِ .

باب: ۱۶۔ فتوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی امید ہے

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَنْ تُرْجَى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ (الصفحة ۱۶)

۳۹۸۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہوئے ایک ارشاد کی وجہ سے رونا آ رہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے

۳۹۸۹۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَ : مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ : يُبْكِينِي

۳۹۸۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي . الإيمان . باب ما جاء أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً ، ح : ۲۶۲۹ من حديث حفص به ، وقال : 'حسن غريب صحيح' ، ورواه أبو خالد سليمان بن حبان عن الأعمش به ، وصححه البيهقي في شرح السنة : ۱/ ۱۸ ، ولم أجد تصريح سماع الأعمش وأبي إسحاق ، والحديث السابق والذي قبله يفتيان عنه .

۳۹۸۹۔ [ضعیف] أخرجه الحاكم : ۴/ ۳۲۸ من حديث عيسى الزرقني به ، وقال : 'صحیح' ، ووافقه الذهبي . وعيسى متروك (تقریب) ، وللبعض الحديث شواهد صحيحة ، وعند الحاكم : ۲/ ۳۱۷ رواية معلقة .



امتوں کے فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

تھے: ”تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور جو کوئی اللہ کے کسی دوست سے دشمنی رکھتا ہے وہ (گویا) اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ گناہ متقی نیک لوگ پسند ہیں جو غیر حاضر ہوں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اگر موجود ہوں تو انہیں بلایا نہیں جاتا نہ انہیں پہچانا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ وہ ہر ایک غبار آلود تارک فتنے سے نکل جاتے ہیں (اور فتنوں سے متاثر ہو کر گمراہ نہیں ہوتے۔“)

شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ يَسِيرَ الرِّجَالِ شِرْكَ. وَإِنَّ مَنْ غَادَى لِلَّهِ وَرِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَنْفِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ، إِذَا غَابُوا، لَمْ يُنْتَقَدُوا. وَإِنْ حَضَرُوا، لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يَعْرِفُوا. فَلَوْهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى. يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءٍ مُظْلَمَةٍ».

۳۹۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی مثال ان سوادنوں کی سی ہے جن میں سے ایک بھی سواری کے قاتل نہ ملے۔“

۳۹۹۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عَمَرَ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «النَّاسُ كَالِإِبِلِ بِأَقْلَابِهِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاجِلَةً».

فوائد و مسائل: ① صاحب کمال لوگ تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔ ② عوام میں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی اہم ذمہ داری کو اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اگر کامل اہلیت والا فرد نہ ملے تو ناقص اہلیت والے ہی سے کام چلانا چاہیے تاہم ان کی مناسب رہنمائی اور ان کے کام کی مناسب نگرانی ضروری ہے۔ ③ مربی تربیت میں محنت کرے اور اس کا مطلوب نتیجہ نہ نکلے تو ضروری نہیں کہ تربیت میں نقص ہو۔ بعض اوقات تربیت پانے والوں کے نقص کی وجہ سے مطلوب نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

باب: ۱۷۔ امتوں کا فرقوں میں تقسیم ہونا

(المعجم ۱۷) - بَابُ اخْتِرَاقِ الْأُمَمِ

(التحفة ۱۷)

۳۹۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۹۹۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۰/۲، ۱۳۹، من حديث زيد بن، وثبت سماع زيد بن ابن عمر، ولم يكن ملصقا على الراجح، ولحديثه شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الزهري عن سالم عن أبيه. ۳۹۹۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، النسبة، باب شرح السنة، ح: ۵۹۶۶ من حديث محمد بن عمرو به، وقال:

۳۶- ابواب الفتن

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفَرَّقَتِ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً».

۳۹۹۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ. وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَأِحْدَى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «الْجَمَاعَةُ».

۳۹۹۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

امتنوں کے فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔“

۳۹۹۲- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنتی تھا اور ستر جہنمی۔ عیسائی بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) اکہتر جہنمی تھے اور ایک جنتی۔ تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میری امت ضرور بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”جماعت۔“

۳۹۹۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۴ الترمذی 'حسن صحیح'، ح: ۲۶۴۱، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۳۴، والحاکم ۱/۱: ۱۲۸ علی شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

۳۹۹۲- [سننہ حسن] أخرجه الطبراني: ۱۸/۷۰، وابن أبي عاصم في السنة: ۱/۳۲، ح: ۶۲ وغيرهما من حديث عباد به.

۳۹۹۳- [صحیح] أخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث، ص: ۲۴، ح: ۴۱ من حديث الوليد عن أبي عمرو الأزاعي به، وصححه البوصيري * فتادة عن، وتابعه سعيد بن أبي هلال وزيد بن أسلم وغيرهما كما ذكره في تلخيص النهاية، ح: ۴۸.

۳۶۔ ابواب الفتن

انہوں کے فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک کے سوا وہ سب فرتے جہنم میں جائیں گے اور وہ جماعت ہے۔“

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اخْتَرَفَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّنِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ».

🕌 نوادہ و مسائل: ① نبی ﷺ نے مستقبل میں پیش آنے والے جن جن واقعات کی جس جس طرح خبر دی۔ وہ اسی طرح پیش آئے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی نبوت اور صداقت کی دلیل ہے۔ ② فرقوں میں تقسیم ہونے کے بارے میں اس لیے بتایا گیا ہے کہ مسلمان ان اختلافات میں صحیح طرز عمل اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ ③ نصاریٰ اور مسلمانوں میں اختلاف کی اصل وجہ خواہشات نفس کی پیروی اور تعصب ہے۔ اور یہ جرائم جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ ④ مسلمانوں کی اصل ”جماعت“ وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلی آ رہی ہے۔ اس جماعت سے لوگ الگ ہو کر مختلف فرقوں کی شکل اختیار کر گئے لیکن اصل ”جماعت“ بھی قائم ہے۔ مسلمانوں کو اسی ”جماعت“ کے ساتھ رہنے اور ان کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ ⑤ جماعت سے الگ ہونے والے خواہش نفس یا غلط روایات کی وجہ سے الگ ہوئے۔ جو لوگ ان فرقوں میں شامل نہیں ہوئے وہ قرآن و حدیث پر قائم رہے۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ ⑥ نجات کا دار و مدار اپنی پارٹی کا کوئی خاص نام رکھ لینے پر نہیں بلکہ قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے پر ہے۔ عالمین کتاب و سنت مختلف زمانوں اور علاقوں میں مختلف ناموں سے مشہور ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ الگ الگ فرقے بن گئے ہیں بلکہ وہ سب تنظیمیں یا جماعتیں ”الجماعۃ“ میں شامل ہیں۔

۳۹۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ پہلوں کے طریقے کی (پوری طرح) پیروی کرو گے جیسے بار بار کے برابر ہاتھ ہاتھ کے برابر اور بالشت بالشت کے برابر ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر وہ کسی سانڈے کے بل میں گھے

۳۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَتَسْبَعُنَّ سَنَةً مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بَاعًا يَبَاعُ، وَفَزَاعًا يَفْزَعُ،

۳۹۹۴۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۴۵۰ عن يزيد بن، وصححه أبو بصير، والحاكم: ۱/ ۳۷ على شرط

مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق أخرى عند البخاري ومسلم وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

مال کے فتنے کا بیان

وَشِبْرًا بِشِيرٍ. حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ حَبٍّ، لَدَخَلْتُمْ فِيهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَضَ كَيْفَا: اللَّهُ كَرَسُولٍ! كَيْفَا يَهُودِيٍّ أَوْ عِيسَايِيٍّ كَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: «فَمَنْ، إِذَا؟» (پیروی کریں گے؟) آپ نے فرمایا: ”اور کن کی؟“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہود و نصاریٰ کے رسم و رواج کی پیروی کرنا گمراہی کا باعث ہے۔ ② یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہونا ان کی محبت پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں ان کا مذہب بھی اچھا محسوس ہونے لگتا ہے۔ جب اسلام کے مقابلے میں کفر کے طور پر لیتے اچھے لگنے لگیں تو پھر نام نہاد ایمان کا باقی رہتا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ③ ”باع“ سے مراد وہ فاصلہ ہے جو دونوں ہاتھوں کے سروں کے درمیان اس وقت ہوتا ہے جب دونوں بازو مخالف سمتوں میں دائیں بائیں پھیلا لیے جائیں۔ ”باتھ“ (ذراع) سے مراد ہاتھ کی انگلیوں سے کہنی تک کا فاصلہ ہے۔ ④ سائے کے بل میں گھسنے کی کوشش کرنا ایک نامعقول حرکت ہے لیکن یہود و نصاریٰ کی پیروی میں مسلمان یہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ یہ کام یا سوچ درست بھی ہے یا نہیں! بغیر سوچے سمجھے اس کی پیروی شروع کر دیں گے۔ ⑤ اس پیش گوئی پر عمل کی موجودہ دور میں متعدد مثالیں ہیں جیسے آج سے چند سال قبل جب ”سوشلزم“ کا تصور بنایا سامنے آیا تو مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے قرآن وحدیث کی نصوص کی اس انداز سے تویل شروع کر دی کہ جس سے سوشلزم کا اسلام میں شامل ہونا ثابت کیا جاسکے۔ جب روس نے سوشلزم سے تویل شروع کر دی تو انہی لوگوں نے قرآن مجید سے مغربی جمہوریت اور مادر پدر آزادی کے حق میں ”دلائل“ تلاش کرنے شروع کر دیے۔ اسی طرح مغرب کی تہذیبی و ثقافتی یلغار ہے جس کا مسلمانوں کی نسل نو بڑی تیزی سے شکار ہوتی جا رہی ہے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ.



(المعجم ۱۸) - بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب: ۱۸۔ مال کا فتنہ

(الصفحة ۱۸)

۳۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَتَيْنَا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: «لَا، وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ

۳۹۹۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”لوگو! قسم ہے اللہ کی! مجھے تمہارے بارے میں صرف دنیا کی زینت (اور مال ودولت) سے خطرہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔“ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا خیر سے بھی شر حاصل ہو جاتا

۳۹۹۵۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب التحذير من الاعتزاز بزينة الدنيا وما يبط منها، ح: ۱۰۵۲/۱۲۱ من حديث الليث به.

۳۶- ابواب الفتن

مال کے فتنے کا بیان

اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ : «كَيْفَ
قُلْتُ؟» قَالَ : قُلْتُ : وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ
بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الْخَيْرَ لَا
يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، أَوْ خَيْرٌ هُوَ؟ إِنَّ كُلَّ مَا
يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَنْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلْمُ، إِلَّا أَكَلَةَ
الْخَضِرِ. أَكَلْتُ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ امْتَدَّدْتُ
خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، فَتَلَطَّتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلْتُ،
فَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ، يَبَارِكْ لَهُ. وَمَنْ
يَأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي
يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

ہے؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا:
”تم نے کیا سوال کیا؟“ اس نے کہا: میں نے کہا تھا: کیا
خیر سے بھی شر حاصل ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”خیر (حلال مال) سے خیر ہی حاصل ہوتا ہے کیا
وہ خیر ہے؟ (دنیا کا ہر مال خیر نہیں ہوتا۔) موسم بہار میں
جو بہرہ آگتا ہے اس سے جانور اچھارے کا شکار ہو کر مر
جاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے مگر وہ چرنے
والا جانور (بق جاتا ہے) جو کھاتا ہے پھر جب اس کی
کوٹھیں بھر جاتی ہیں تو دھوپ کی طرف منہ کر کے گور اور
پیشاب کرتا ہے پھر ڈگالی کرتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ
کھانے لگتا ہے۔ جو شخص جائز طریقے سے مال حاصل
کرتا ہے اسے اس میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو
شخص ناجائز طریقے سے مال حاصل کرتا ہے اس کی
مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھاتا رہتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

❦ فوائد و مسائل: ① مال و دولت کی حرص انسان کے دین کے لیے خطرناک ہے۔ ② مال اللہ کی نعمت ہے
اس لیے حلال طریقے سے حاصل کرنا منع نہیں۔ ③ حلال کمائی سے حاصل ہونے والا مال بھی خرچ نہ کرنا بلکہ
سمیٹ سیٹ کر رکھنا نقصان دہ ہے۔ ④ گھاس اور بہرہ جانور کے لیے مفید ہے بشرطیکہ پہلا کھایا ہوا ہضم
ہونے کے بعد اور کھائے۔ اگر مسلسل کھاتا جائے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اسی طرح مال مفید چیز ہے بشرطیکہ
اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ بھی کیا جائے۔ ⑤ مثال دے کر سمجھانے سے بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں
آ جاتی ہے۔

۳۹۹۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ
الْبَصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ:
أَتَيْنَا عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ مَوَادَّةَ
۳۹۹۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے
روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم فارس
اور روم (کی سلطنتوں) کے عزائے فتح کرو گے تو تمہاری

۳۹۹۶- أخرجه مسلم، الزهد والرفاق، باب: ”الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر“، ح: ۷/۲۹۶۲ عن عمرو بن

سراذہ.

۳۶۔ آیات الفتن

مال کے فتنے کا بیان

کیا حالت ہوگی؟“ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم وہی کچھ (شکر کے کلمات) کہیں گے (اور شکر والے عمل کریں گے) جن کا اللہ نے ہمیں عہد دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا دوسری بات ہوگی۔ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر ایک دوسرے سے منہ پھیرو گے پھر ایک دوسرے سے ناراض رہنے لگو گے۔ یا اس طرح کا کوئی اور لفظ فرمایا۔ پھر غریب مہاجرین میں جاؤ گے اور انہیں ایک دوسرے کی گردنوں پر لادو گے۔“

حَدَّثَنَا أَن يَرِيدَ بَن رَّبَاحَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّومِ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟» قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ: نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ. نَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ نَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ نَتَدَابِرُونَ، ثُمَّ نَتَبَاغَضُونَ. أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ. ثُمَّ نَتَطَلَّفُونَ فِي مَسَاجِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَغْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ».



فوائد و مسائل: ① رشک سے یہاں دنیا کے مال کی طرف مسابقت مراد ہے۔ کسی نعمت کے بارے میں یہ خواہش کہ وہ مجھے ملے دوسرے کو نہ ملے ناچائز رشک ہے۔ اس قسم کا رشک حسد تک لے جاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے۔ ناچائز رشک کا مطلب یہ خواہش ہے کہ جیسی نعمت کسی کو ملی ہے ویسی مجھے بھی ملے۔ یہ رشک جائز ہے۔ ② حسد کے نتیجے میں تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں اور دشمنی تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ یہ سب عاداتیں مذموم ہیں۔ ③ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ دولت مند افراد تک دست افراہی پر ختم کریں گے اور عرب جمائیں گے۔ یہ صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہیں تھیں بعد والوں میں ایسے افراد ظاہر ہوئے جن میں ایسی خصلتیں موجود تھیں۔

۳۹۹۷۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

وہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین روانہ فرمایا تاکہ وہاں (کے لوگوں) کا جزیہ لے کر آئیں۔ نبی ﷺ نے بحرین

۳۹۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى

الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ غُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَذْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

۳۹۹۷۔ أخرجه البخاري، الحزبة والمواذعة، باب الحزبة والمواذعة مع أهل الذمة والحبوب، ح: ۴۲۵۰، ۴۰۱۵، ۴۲۵۰ من حديث ابن شهاب الزهري به، ومسلم، الزهد، الباب السابق، ح: ۲۹۶۱ من حديث ابن وهب به.

۳۶۔ أبواب الفتن

عورتوں کے فتنے کا بیان

ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، إِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِجَزِيرَتَيْهَا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ يَقْدُومُ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ رَأَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَطَّلَعْتُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟» قَالُوا: أَجَلُ. يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «أُبَشِّرُوا وَأْمَلُوا مَا بَشَّرَكُمْ. فَإِنَّهُ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ. وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَتَنَافَسُوهَا [كَمَا تَنَافَسُوهَا]. فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْنَاهُمْ».

والوں سے صلح کی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضری رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصار کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کا علم ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز (مسجد نبوی میں) رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ آپ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو مسکرا دیئے پھر فرمایا: ”میرا خیال ہے تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ فرمایا: ”خوش ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں کی امید رکھو۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں۔ مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح فراخ ہو جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس کے لیے ایک دوسرے پر رشک (اور مسابقت) کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کیا“ تو یہ (دنیا) تمہیں تباہ کر دے گی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔“

فوائد و مسائل: دولت ایک آزمائش ہے۔ اس کی حرص کی وجہ سے ظلم اور گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ ① مال حلال طریقے سے حاصل ہوا اور اس پر قناعت کی جائے تو برا نہیں۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

(التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ عورتوں کا فتنہ

۳۹۹۸۔ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت
الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بعد مردوں

۳۹۹۸۔ أخرجه البخاري، النكاح، باب ما يتقى من شؤم المرأة... الخ، ج: ۲، ص: ۲۰۹۶، ومسلم، الفکر والدعاء، باب أكثر أهل الجنة الفقراء، وأكثر أهل النار النساء، وبيان الفتن بالنساء، ج: ۴، ص: ۲۷۴۰/ ۹۷ من حديث سلمان التيمي به.

۳۶- أبواب الفتن . عورتوں کے فتنے کا بیان

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ . ح : وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا أَدْعُ بَغْدِي فَنَتَّهْضَ عَلَى الرِّجَالِ ، مِنَ النِّسَاءِ» .

🌞 فوائد و مسائل : ① مرد اور عورت کا تعلق ایک فطری تعلق ہے لیکن شریعت نے اس کے لیے کچھ اصول و قواعد مقرر کیے ہیں۔ مرد جذبات سے مغلوب ہو کر یہ اصول توڑ دیتا ہے اس لیے مرد کے لیے یہ چیز ایک آزمائش ہے۔ ② اس آزمائش میں پورا اترنے کے لیے ضروری ہے کہ عورت سے تعلق جائز شرعی طریقے سے (نکاح کے ذریعے سے) قائم کیا جائے۔ ③ بعض دفعہ مرد بیوی کو خوش کرنے کے لیے ماں باپ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا رشتے داروں سے تعلقات خراب کر لیتا ہے یا بیوی کی فرمائش پوری کرنے کے لیے حرام طریقے سے مال حاصل کرتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ان معاملات میں احتیاط سے کام لے تاکہ بیوی کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کر بیٹھے۔ ④ عورت کے لیے مرد بھی اسی طرح آزمائش ہے۔ خاندان کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی نافرمانی کرنا اس آزمائش میں ناکامی ہے۔



۳۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يَتَايَاَنِ : وَيُلِّ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ . وَيُلِّ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ» .

۴۰۰۰- حَدَّثَنَا عَمْرَانُ بْنُ مُوسَى . حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۹۹- [مسندہ ضعیف جدًا] أخرجه الحاكم: ۱۵۹/۲ من حديث وكيع به، وقال: «صحيح الإسناد» ورده الذهبي بقوله: «خارجة واو» وقال عنه الحافظ: «متروك وكان يدين عن الكلبيين» (تقریب).

۴۰۰۰- [صحیح] أخرجه الترمذي كما تقدم، ح: ۲۸۷۳، وله شاهد في صحيح مسلم، ح: ۲۷۲۲ من حديث أبي

۳۶۔ ابواب الفتن

عورتوں کے فتنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں (دوسروں کا) خلیفہ بنا کر یہ دیکھے گا کہ تم لوگ کیسے عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا (کے شر) سے بچو اور عورتوں (کی وجہ سے گمراہ ہونے) سے بچو۔“

اللَّيْثِي: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ حَظِيْبًا، فَكَانَ يَمِينًا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَمَنْ ظَلَمَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ. أَلَا، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النَّسَاءَ».

۴۰۰۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے کہ قلیلہ مزیدہ کی ایک عورت زینت والا لباس پہنے اتر آئی ہوئی مسجد میں آئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں زینت والا لباس پہننے اور قفاخر والی چال چلنے سے منع کرو۔ بنی اسرائیل پر اسی وقت لعنت کی گئی تھی جب ان کی عورتوں نے زینت والا لباس پہنا اور مسجدوں میں فخر سے چلنے لگیں۔“

۴۰۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُيَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مَذْرُوكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزَّيْنَةِ وَالتَّبَخُّرِ فِي الْمَسْجِدِ. فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَلْعَنُوا، حَتَّى لَبَسَ نِسَاؤُهُمُ الزَّيْنَةَ، وَتَبَخَّرُوا فِي الْمَسَاجِدِ».

۴۰۰۲۔ حضرت ابو زہرہ رحمہ اللہ کے آزاد کردہ حضرت عبیدہ (بن کثیر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ

۴۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ

۴۰ سلمۃ عن أبي نضرة به۔

۴۰۱۱۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: 'هذا إسناده ضعيف، داود بن مذكور لا يعرف وموسى بن عبيدة (تقدم، ح: ۲۵۱) ضعيف'۔
۴۰۱۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في طيب المرأة للخروج، ح: ۴۱۷۴ من حديث سفيان بن عاصم ضعيف، وتابعه عبد الرحمن بن الحارث بن أبي عبید عند البيهقي ۳/ ۱۳۳، ۱۳۴۔

۳۶۔ ابواب الفتن

عورتوں کے نئے کامیابان

مَوْلٰی اَبِی رُہْم [وَاِسمُهٗ عُبَیْدُ اَنَّ اَبَا مُرَیْرَةَ
لَقِیْ امْرَاۃً مُّتَطَیِّبَةً، تُرِیْدُ الْمَسْجِدَ. فَقَالَ :
یَا اُمَّةَ الْحَبَّارِ اَیْنَ تُرِیْدِیْنَ؟ قَالَتْ :
الْمَسْجِدَ. قَالَ : وَكَلَّهٗ تَطَیِّبٌ؟ قَالَتْ :
نَعَمْ. قَالَ : فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
یَقُوْلُ : «اَیُّمَا امْرَاۃً تَطَیَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ اِلَی
الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، حَتّٰی
تُغْتَسِلَ».

مولا کو ایک عورت ملی جس نے خوشبو لگا رکھی تھی اور مسجد
کی طرف جا رہی تھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں کی
ہندی! کہاں جا رہی ہو؟ اس نے کہا: مسجد میں۔ فرمایا:
اسی لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
آپ فرما رہے تھے: ”جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی
طرف چلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک غسل نہ
کرے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① عورت کو گھر سے نکلے وقت خوشبو استعمال کرنا منع ہے۔ ② عورت کے لیے نماز
جماعت کے لیے مسجد میں جانا جائز ہے بشرطیکہ زیب و زینت کر کے نہ نکلے بلکہ سادہ لباس میں پردے اور دیگر
شرعی آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے جائے۔ ③ بزرگ شخصیت کے لیے جائز ہے کہ اجنبی عورت کو غلطی پر سمجھ
کرے بشرطیکہ اس سے کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو جس سے نیک آدمی کی عزت کو خطرہ لاحق ہو
جائے۔ ④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اللہ کا خوف دلانے کے لیے ”اللہ کی ہندی“ کی بجائے ”جہاں
کی ہندی“ کہہ کر مخاطب فرمایا تھا۔ اس میں ڈانٹ کا پہلو بھی شامل تھا۔



۴۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : اُنْبَاَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
اَنَّهُ قَالَ : «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَارْخِيْنَ
مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ. فَاِنِّیْ رَأَيْتُكُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ
النَّارِ». فَقَالَتْ امْرَاۃٌ مِنْهُنَّ، جِرَّةٌ: وَمَا لَنَا،
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ : «تُكْخِرْنَ
الدُّنَّ، وَتُكْفِرْنَ الْعَبِيْرَ. مَا رَأَيْتُ مِنْ
نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِیْیَ لُبٌّ

۴۰۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت!
صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ میں نے
جہنم میں تمہاری تعداد سب سے زیادہ دیکھی ہے۔“
ایک عقل مند خاتون نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس
کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں ہماری تعداد زیادہ ہے؟ آپ
نے فرمایا: ”تم (گالی گلوچ اور) لعن طعن زیادہ کرتی ہو
اور رقیق حیات کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا
کہ عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود کوئی چیز

۳۶۔ ابواب الفتن نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

مِنْكُمْ؟. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نُفْصَانُ الْعَقْلِ وَالْذِّينِ؟ قَالَ: «أَمَّا نُفْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهَذَا مِنْ نُفْصَانِ الْعَقْلِ، وَتَشَكُّتُ الْيَتَامَى مَاتَصْلِي، وَتَقْطِرُ فِي رَمَضَانَ، فَهَذَا مِنْ نُفْصَانِ الدِّينِ».

عقل مند آدمی پر تم سے زیادہ غالب آتی ہو۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! عقل اور دین کا نقص کون سا ہے؟ فرمایا: ”عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے۔ یہ اس کی عقل کی کمی وجہ سے ہے۔ اور وہ (میں نے میں) کئی دن نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں (ان ایام میں) روزہ نہیں رکھ سکتی یہ دین کا نقص ہے۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① استغفار اور صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ② نبی اکرم ﷺ کو جنت اور جہنم کا مشاہدہ کرایا گیا اس لیے آپ نے اس بارے میں جو فرمایا چشم دید فرمایا۔ ہمارا فرض ہے کہ اس پر ایمان رکھیں۔ ③ عقل میں ناقص ہونے سے مراد یہ ہے کہ عورتوں پر نظرنا جذبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بچے کی پرورش کا جو فریضہ سونپا ہے اس کے لیے جذبات کا یہ غلبہ ضروری ہے تاہم اجتماعی معاملات کی ذمہ داری ان پر نہیں ڈالی جاسکتی کیونکہ وہاں جذباتی فیصلے منفي نہیں ہوتے۔ ④ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو گھر سے باہر کی ذمہ داریوں سے آزاد رکھا ہے۔ گواہی وغیرہ کے معاملات اس کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ عورت کی گواہی کی ضرورت صرف خاص حالات میں پڑتی ہے یعنی جب موقع پر دومر موجود نہ ہوں جو گواہ بن سکیں۔ اسلامی نظام معاشرت کے مجموعی خدوخال کو سامنے رکھتے ہوئے یہی قانون بہتر ہے۔ ⑤ عورت ایام حیض میں نماز نہیں پڑھ سکتی اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ اس کی یہ فطری کمزوری اس کا قصور نہیں یہ ایسے ہی ہے جس طرح ایک کمزور بدن والا مسلمان بہت سی وہ نیکیاں انجام نہیں دے سکتا جو طاقتور جسم والا مسلمان انجام دے سکتا ہے اس لحاظ سے طاقتور بہتر اور افضل ہے لیکن اس میں کمزور مسلمان قصور وار نہیں۔ ⑥ مرد و عورت کی محبت کی وجہ سے بعض اوقات ایسا مطالبہ تسلیم کر لیتا ہے جو وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ بہتر نہیں۔ اگر اس میں کوئی بڑا دنیاوی نقصان یا کوئی دینی نقصان نہ ہو تو تسلیم کر لینا جائز ہے تاکہ گھراں باد رہے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

۴۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۰۰۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۴۰۰۴۔ [حسن] أخرجه البيهقي: ۹۳/۱۰ من حديث هشام بن سعد به، وصححه ابن حبان و عاصم بن عمر مجهول، ولحديثه شواهد عند الطبراني في الأوسط: ۲/۲۱۷، ح: ۱۳۸۹، والخطيب: ۹۲/۱۳، وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو قتل اس کے کہ تم دعائیں مانگو اور تمھاری دعائیں قبول نہ کی جائیں۔“

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرُو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَذْعَبُوا فَلَا يَسْتَجَابَ لَكُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نیکی کا حکم دینے سے مراد مناسب طریقے سے نیکی کی ترغیب دینا ہے۔ حاکم اپنی رعایا کو والد اپنی اولاد کو اور خاوند اپنی بیوی کو حکم دے سکتا ہے جس کی وہ قیل کرتے ہیں۔ دوسروں کو اس انداز سے حکم نہیں دیا جاسکتا۔ ② برائی سے منع کرنے کی طاقت ہو تو ہاتھ سے منع کرنا (جیسے حاکم والدین اور خاوند وغیرہ) ورنہ زبان سے سمجھنا ضروری ہے (جیسے عالم عوام کو سمجھاتا ہے) اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو گناہ سے دلی نفرت ضروری ہے۔ ③ گناہوں کا ارتکاب دعا کی قبولیت میں رکاوٹ بن جاتا ہے لہذا توبہ کرنی چاہیے۔



۴۰۰۵۔ حضرت قیس بن ابوحازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سیدھا رکھو۔ جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔“ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”لوگ جب برائی کو دیکھیں اور اسے حق نہ کریں (اس سے منع نہ کریں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

۴۰۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدة: ۱۰۵) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ، إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ فَلَا يُعَيِّرُونَهُ، أَوْ شَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ».

۳۶۔ ابواب الفتن
 قَالَ أَبُو اسَامَةَ، مَرَّةً أُخْرَى: فَإِنِّي سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.
 بیان کرتے ہوئے کہا: (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا) میں
 نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔

فوائد ومسائل: ① عام لوگ مذکورہ بالا آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ انسان خود نیکی پر قائم رہے دوسروں کی
 گمراہی سے اسے کوئی خطرہ نہیں نہ اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہی ہوگی لہذا کسی کو گناہ سے روکنے کی کیا
 ضرورت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واضح فرمادیا کہ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ کو سنبھال کر
 رکھو تا کہ گمراہیوں کی گمراہی کا اثر تم پر بھی نہ ہو جائے۔ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتے اور گناہوں سے روکتے
 رہو ورنہ تم خود ان سے متاثر ہو کر گمراہ ہو جاؤ گے۔ علاوہ ازیں لوگوں کو برائی سے روکنا نیکی پر قائم رہنے کا
 ایک لازمی حصہ ہے اس میں تساہل نیکی کے راستے سے انحراف ہے جو غضب الہی کا باعث بن سکتا ہے۔
 ② کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم زیادہ وسیع اور گہرا تھا۔ ③ خطبے میں عوام میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کی
 وضاحت اور صحیح فہم بیان کرنا چاہیے۔

۴۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَمَّا وَقَعَ
 فِيهِمُ النَّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى
 الذَّنْبِ، فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْعُدُ، لَمْ
 يَنْتَعِهْ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَسَرِيئَةً
 وَخَلِيطَةً. فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ
 يَتَغَفَّي. وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ. فَقَالَ: ﴿لَعَنَ
 الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ
 دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿وَلَوْ
 كَانُوا يَرْشِقُونَ﴾ بِاللَّهِ وَالْيَحْيَى وَمَا أُنْزِلَ

۴۰۰۶۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل میں نقص اس
 طرح پیدا ہوا کہ آدمی اپنے بھائی کو (ایک بار) کوئی
 گناہ کرتے دیکھتا تو اسے منع کرتا پھر اگلے دن اسے گناہ
 کرتے دیکھتا تو اس کی وجہ سے وہ اس کا ہم نوا و ہم
 پیالہ اور ہم راز بننے سے نہ رکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان
 کے دل ایک دوسرے سے ملا دیے۔ ان کے بارے
 میں قرآن نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَعَنَ
 الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ تَحْزِينُ مِنْهُمْ
 قَابِضُونَ ﴿بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داود
 اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ
 سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے

۴۰۰۶۔ [سناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير سورة المائدة، ح: ۴۰۴۸ عن ابن بشار به، والسند مرسل،
 ورواه أبو داود، ح: ۴۳۳۶ مضافاً، وحسنه الترمذي، وهو منقطع، انظر، ح: ۱۶۷۸، ۱۶۷۶.

۳۶۔ ابواب الفتن

إِنِّيهِ مَا أَتَعَذُّوهُمْ أَوَّلِيَّةَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ
فَدَيُّوهُمْ ﴿٧٨﴾ [المائدة: ۷۸-۸۱]

مکی کا حکم دینے اور رائی سے روکنے کا بیان
تھے اور وہ جو برے کام کرتے تھے ان سے ایک
دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ وہ جو کچھ کرتے تھے یقیناً
بہت برا تھا۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ
دیکھیں گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بہت برا
ہے جو کچھ انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجا۔ وہ یہ کہ اللہ
تعالیٰ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں
گے۔ اور اگر وہ اللہ پر نبی پر اور نبی پر نازل ہونے والی
شریعت پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو ان (کافروں)
سے دوستی نہ کرتے لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔“

حضرت ابو سعیدؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک
لگائے ہوئے تھے آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا:
”میں (تم عذاب سے نہیں بچ سکتے) حتیٰ کہ ظالم کا ہاتھ
پکڑ کر (اسے ظلم سے روک دو اور) اسے حق قبول کرنے
پر مجبور کر دو۔“

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت ایک دوسری سند
سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی
ﷺ سے اسی طرح مرفوعاً بھی بیان کی ہے۔

۴۰۰۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو
آپ نے اس میں یہ بھی فرمایا: ”خبردار! کسی آدمی کو
لوگوں کی بیعت حق کہنے سے روک نہ دے جب کہ اسے
(حق) معلوم ہو۔“

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا، فَجَلَسَ
وَقَالَ: «لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِي
الظَّالِمِ، فَتَاطْرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا».

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ، أَمْلَاهُ عَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَزِيمَةَ، عَنْ
أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،
بِمِثْلِهِ.

۴۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى:
أَبْنَاءُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ
جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَامَ خَطِيبًا،
فَكَانَ فِيمَا قَالَ: «أَلَا، لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا،

٣٦- أبواب الفتن

هَيِّئُ النَّاسَ ، أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ ، إِذَا عَلِمَهُ .

قَالَ: فَبِكُنَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ
رَأَيْنَا أَشْيَاءَ، فَهَيْئًا.

یہ کہہ کر حضرت ابوسعیدؓ رو پڑے اور فرمایا: قسم
ہے اللہ کی! ہم نے کئی (غلط) چیزیں دیکھیں لیکن
(انہماہر کرنے سے) ڈر گئے۔

🌞 **فوائد و مسائل:** ① جب معلوم ہو کہ فلاں کام ناجائز ہو رہا ہے اور شریعت کا حکم یہ ہے تو حق بیان کرنا چاہیے شاید غلط کام کرنے والوں کو ہدایت نصیب ہو جائے یا کم از کم دوسرے لوگوں کو شرعی حکم معلوم ہو جائے اور وہ باطل کو حق نہ سمجھ لیں۔ ② جب جان چلے جانے کا یا سخت نقصان کا اندیشہ ہو تو خاموش رہنا جائز ہوتا ہے تاہم ایسے موقع پر بھی اٹھل بھی ہے کہ عزیمت کا راستہ اختیار کر کے حق بیان کیا جائے اور اس راہ میں آنے والی مشکلات اور تکلیفوں کو برداشت کرنا چاہئے جیسے امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن تیمیہؒ وغیرہ نے کیا۔

۲۰۰۸ء - حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! کوئی شخص اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ایسا کام ہوتا دیکھتا ہے جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے اس پر ہولنا ضروری ہے“ پھر وہ اس کے بارے میں بات نہیں کرتا“ (اور غلط کام سے منع نہیں کرتا)۔ اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے غلام مسئلے میں بات کرنے سے کیا رکاوٹ تھی؟ وہ کہے گا: لوگوں کا خوف تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا زیادہ حق مجھ ہی سے ڈرنے کا تھا۔“

٤٠٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
عَنْدَ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِي الْبُخَّارِيِّ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَخْفِزُ
أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
يَخْفِزُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: «يُرَى أَمْرًا، لِلَّهِ
عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ. فَيَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ
فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشِيتُ النَّاسَ.
فَيَقُولُ: فَلْيَأْنِ، كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشِيَ».

۴۰۰۹- حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سے روایت

٤٠١٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

٤٠١٨ = [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٤٠/٣ عن ابن نمير به، وصححه البوصيري، ورواه زيد عن عمرو بن مرة. * أبو البخري لم يسمعه من أبي سعيد، صرح به أحمد في روايته: ٨٤/٣، ٩١، فالسند منقطع.

٤٠٩- [حسن] أخرجه أحمد: ٣٦٦/٤، عن وكيع به، وأخرجه أبو داود، ح: ٤٣٣٩، من حديث أبي إسحاق به،
ورواه ثعبة عنه، أحمد: ٣٦٤/٤، والطبراني، ح: ٦٦٣، وصححه ابن حبان، ح: ١٨٣٩، ١٨٤٠، وحسنه ٩٩

۳۶۔ ابواب الفتن۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

وَكَيْفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُغَيَّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن لوگوں میں اللہ کی نافرمانی کی جائے جب کہ وہ (گناہ کرنے والوں سے) زیادہ طاقتور اور زیادہ زور آور ہوں اس کے باوجود (بھروسوں کو گناہ سے) منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔“

❦ قواعد و مسائل: ① جس کو اللہ تعالیٰ دنیاوی طور پر دولت، عزت اور قوت دے اس کی ذمہ داری ہے کہ نیکی کے فروغ اور گناہ کے سدباب کے لیے کوشش کرے۔ ② ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق برائی روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ③ دنیا میں اللہ کا عذاب آتا ہے تو نیک بھی اس کی زد میں آ جاتے ہیں لیکن یہ عذاب اس وقت آتا ہے جب معاشرے میں گناہ کی کثرت ہو جائے۔

۴۰۹۰۔ حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهَاجِرَةَ الْبَحْرِ، قَالَ: «أَلَا تُحَدِّثُونِي بِأَعَاذِي مَا رَأَيْتُمْ يَأْرِضُ الْحَبَشَةَ؟» قَالَ فَنِيَّةٌ مِنْهُمْ: بَلَى. يَارَسُولَ اللَّهِ تَبْنَا لَحْنُ جُلُوسٍ، مَرَّتْ بِنَا عَجَازٌ مِنْ عَجَازٍ رَهَابِيْنَهُمْ تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ. فَمَرَّتْ بِقَتَى مِنْهُمْ. فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا. فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا، فَأَنْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا. فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ، انْقَسَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: سَوَفَ

۴۰۱۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب سمدر کا سفر طے کرنے والے مہاجر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ مجھے وہ عجیب باتیں نہیں بتاؤ گے جو تم نے حبشہ کے ملک میں دیکھیں؟“ ان میں سے کچھ نوجوان افراد نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! (ہم سنائیں گے۔) ایک بار ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے ان کی ایک راہب بڑھیا گزری جس نے سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا تھا۔ وہ ان میں سے ایک جوان (لڑکے) کے پاس سے گزری تو اس نے اس (راہب) کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دے دیا۔ وہ گھٹنوں کے بل گر گئی۔ اس کا مٹکا ٹوٹ گیا۔ جب وہ اٹھی تو اس



❦ السيوطي في الجامع الصغير .

۴۰۱۰۔ [حسن] أخرجه ابن أبي الدنيا من حديث يحيى بن سليم به، النهاية في الفتن والملاحم بتحقيق: ۸۷/۲، ح: ۹۱۶، وحبته البوصيري ❦ سويد تابعه إسحاق بن إبراهيم عند ابن أبي الدنيا، ويحيى بن سليم تابعه مسلم بن خالد عند ابن حبان، ح: ۲۵۸۴، وعلته حنيفة أبي الزبير، وله شواهد عند البيهقي: ۹۵/۶، والخطيب: ۳۹۶/۷ وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

نیکي کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

(شریر لڑکے) کی طرف مڑ کر بولی: ارے دھوکے باز! تجھے تب پتہ چلے گا جب اللہ تعالیٰ (حشر کے میدان میں) کرسی رکھے گا اور تمام پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا اور (انسانوں کے) ہاتھ اور پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے۔ پھر تجھے پتہ چلے گا کہ کل (قیامت کو) اس (اللہ) کے پاس میرا حیرانہ معاملہ کیسے طے ہوتا ہے؟

تَعْلَمُ، يَا عَبْدُ رَبِّ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَتَكَلَّمَ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ، فَسَوْفَ نَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْرُكَ، عِنْدَهُ غَدًا.

راوی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے (یہ واقعہ سن کر) فرمایا: ”اس نے سچ کہا۔ اس نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیونکر پاک کرے گا جن میں طاقت ور سے کمزور کو حق نہیں دلایا جاتا؟“

قَالَ: يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَدَقْتُ. صَدَقْتُ. كَيْفَ يَقْدَسُ اللَّهُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِضَعْفِهِمْ مِنْ شِدِيدِهِمْ؟».

🌟 فوائد و مسائل: ① مکہ کے مظلوم مسلمانوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ پہلے گردہ نے رجب ۵ ہجرت میں ہجرت کی اس کے بعد اگلے سال زیادہ افراد نے حبش کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت مدینہ کے بعد یہ حضرات مختلف اوقات میں گردہوں کی شکل میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ② سمندر کے مہاجرین سے مراد حبش کی طرف ہجرت کرنے والے لوگ ہیں کیونکہ یہ حضرات بحرِ قلزم (بحرِ احمر) پار کر کے حبش پہنچے تھے۔ ③ سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی قیامت اور جنت جہنم کا ذکر موجود تھا۔ نبی ﷺ کے دور میں اگرچہ ان کتابوں میں تحریف ہو چکی تھی تاہم ان میں بہت سی سچ باتیں موجود تھیں۔ موجودہ بائبل میں یہ تحریف بہت زیادہ ہے اور صحیح چیزیں شاذ و نادر ہیں۔ ④ غیر مسلم صحیح بات کرے تو اس کی بھی تصدیق کرنی چاہیے ⑤ جس قوم میں کمزوروں پر ظلم کیا جائے وہ اللہ کی طرف سے سزا کی مستحق ہو جاتی ہے۔ ⑥ اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے میں عدل و انصاف قائم رہے اور مظلوم کی مدد کرتے ہوئے ظالم کو پوری سزا دی جائے۔ ⑦ موجودہ غیر مسلم معاشرے میں قانون اس قسم کے ہیں جن سے ظالم کو تحفظ ملتا ہے۔ انیسویں کی بات یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں بھی انہی ظالمانہ قوانین کو رائج کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے ظلم پھیلتا ہے اور مظلوم تباہ ہوتے ہیں۔

۴۰۱۱۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۔ ابواب الفتن

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل جہادِ عالم
سلطان کے سامنے انصاف (اور حق) کی بات کہنا ہے۔“

وَيُنَادِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ.
ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاسِطِيِّ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، [قَالَ:] حَدَّثَنَا
إِسْرَائِيلُ: أَتَيْنَا مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ
عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ،
كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

فوائد و مسائل: ① مسلمان بادشاہِ عالم بھی ہو تو اس کے خلاف بغاوت نہیں کی جاتی لیکن اسے ظلم سے روکنا
ضروری ہے۔ ② چونکہ عالم بادشاہ کا مقابلہ اس طرح نہیں کیا جاتا جس طرح کافروں سے جنگ کی جاتی ہے
اس لیے خالی ہاتھ محض دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اسے تلخ کرنا زیادہ جرأت و بہادری کا کام ہے کیونکہ
عام طور پر ایسے فرد سے یہی خطرہ ہوتا ہے کہ وہ قتل کر دے گا یا قید کر کے طرح طرح کی تکلیفیں دے گا۔



320

۳۰۱۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی پہلے حجرے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے
سامنے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل
ہے؟ آپ خاموش رہے۔ جب آپ دوسرے حجرے
پر پہنچے تو اس نے (پھر) سوال کیا۔ آپ خاموش رہے۔
پھر جب آپ نے حجرہ عقبہ (بڑے حجرے) پر نکل کر
ماریں اور سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو
فرمایا: ”سوال کرنے والا کہاں ہے؟“ اس نے کہا: اللہ
کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”عالم سلطان
کے سامنے کلمہ حق کہنا (افضل جہاد ہے۔“

۴۰۱۲۔ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ
الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ
قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ عِنْدَ
الْجَمْرَةِ الْأُولَى. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَئِذَا
الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى
الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ. فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا
رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرَزِ
لِيَرْكَبَ. قَالَ: «أَيُّ السَّائِلِ؟» قَالَ: أَنَا.
يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِي
سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

«القاسم بن زكريا، وقال: 'حسن غريب': والحديث الآتي شاهده، راجع نيل المصنوع في التعليق على سنن أبي

داود، ح: ۴۳۴۴.

۴۰۱۲۔ [سناد حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۲۵۱، ۲۵۶ من طريقين عن حماد بن سلمة به.

۳۶۔ ابواب الفتن نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

۴۰۱۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر لکھوایا (اور عید گاہ میں رکھا) اور نماز عید سے پہلے خطبہ شروع کیا۔ ایک آدمی نے کہا: مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ تو نے اس دن منبر نکالا حالانکہ (نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں) وہ نہیں نکالا جاتا تھا۔ اور تو نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا حالانکہ (اس دور میں) خطبے سے ابتدا نہیں کی جاتی تھی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اور ہاتھ سے ختم کر سکا ہو تو ہاتھ سے ختم کر دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے اور سبھائے)۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے اور اس کے خاتمہ کی خواہش رکھے)۔ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔“

۴۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمُنْبَرَّ فِي يَوْمِ عِيدِهِ. فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ: أَخْرَجْتَ الْمُنْبَرَّ فِي هَذَا الْيَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ. وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ يَبْدَأُ بِهَا. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا، فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُعَيِّرَهُ يَبْدُوهُ، فَلْيُعَيِّرْهُ يَبْدُوهُ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَلْيَسَاهِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَلْيَقْلِبْهُ. وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ».

❦ فوائد و مسائل: ① عید گاہ میں عید کا خطبہ منبر کے بغیر دینا مستحسن ہے۔ ② عید کی نماز مسجد میں ادا کرنا بھی سنت کے خلاف ہے۔ ③ عید کا خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکمرانوں کو غلطی پر ٹھوسے تھے۔ ⑤ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے تنقید کرنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی اس لیے غلط کام سے منع کرنے والے کی تائید کرنی چاہیے۔ حکمران کا فرض ہے کہ برائی کو سختی سے ختم کرے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے گھر زمین اور کارخانے وغیرہ میں برائی کو حکماً ختم کرنے کا پابند ہے۔ علماء کو وعظ و نصیحت کے ذریعے سے اور مسائل کی وضاحت کر کے برائی کا راستہ روکنا چاہیے اور جہاں مناسب حد تک کسی اور انداز سے دباؤ ڈالا جاسکتا ہو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہیے، خاص طور پر مسجد اور مدرسے میں جہاں عالم کو پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اسے اس اختیار سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ⑥ کمزور آدمی جو ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اور زیر دست ہونے کی وجہ

۳۶۔ ابواب الفتن

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”مومنو! اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب

سے منع کرنے کی جرأت نہیں رکھنا اسے گناہ سے نفرت رکھنی چاہیے اور یہ نیت رکھے کہ اگر اللہ مجھے طاقت دے تو میں اس برائی کو ختم کر دوں گا۔

(المعجم ۲۱) - بِأَيِّ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]

(الحفۃ ۲۱)

باب: ۲۱۔ فرمان باری تعالیٰ: ”مومنو!

اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب

۴۰۱۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ

أَبِي حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَمْرُو بْنُ

جَارِيَةٍ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ

أَبَا ثَعْلَبَةَ الْحُشَيْنِيَّ قَالَ، قُلْتُ: كَيْفَ تَصْنَعُ

فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: آيَةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ

مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]

قَالَ: سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا. سَأَلْتُ عَنْهَا

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ اثْتِمَرُوا

بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا

رَأَيْتُمْ شَيْئًا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَذُنُوبًا

مُؤَثَّرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ.

وَرَأَيْتُ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ، فَعَلَيْكَ

خَوَاصَّةُ نَفْسِكَ. وَدَعِ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ

وَرَأْيِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، صَبْرٌ فِيهِمْ عَلَى مِثْلِ

قَبْضٍ عَلَى الْجُمْرِ. لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أُجْرِ

۴۰۱۴۔ حضرت ابو امیہ شعبانی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ثعلبہ حشینی رضی اللہ عنہ

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ کا اس آیت

کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: کون سی آیت؟

میں نے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان

والو! اپنی فکر کرو۔ جب تم راہِ راست پر چل رہے ہو تو جو

شخص گمراہ ہے اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں۔“

انھوں نے فرمایا: تم نے یہ مسئلہ خبر رکھنے والے سے پوچھا

ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں

دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”بلکہ ایک

دوسرے کو نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی سے منع

کرو حتیٰ کہ جب تو دیکھے کہ بخل کا حکم مانا جاتا ہے (ہر

شخص بخل کر رہا ہے گویا بخل کی حکومت ہے) خواہ بخل کی

چیر دی کی جاتی ہے دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص کو

اپنا رائے ہی اچھی لگتی ہے، اور تیرے سامنے ایسی

صورت حال آجائے کہ تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو پھر



۴۰۱۴۔ [سننہ حسن] أخرجه أبو داود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ۴۳۶۱ من حديث عتبة بن، وليس فيه:

*حدثني عمي، بل فيه: حدثني عمرو بن جارية، وقال الترمذي 'حسن غريب'، ح: ۳۰۵۸، وصححه ابن حبان،

والحاكم: ۲۲۲/۴، والذهبي.

۳۶۔ ابواب الفتن اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”مومنو! اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب

خاص اپنی جان کی فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دے کیونکہ تمہارے آگے صبر کا زمانہ آ رہا ہے۔ اس دور میں صبر (اور حق پر قائم رہنا) اس طرح (وشوار) ہو گا جیسے انگارے کو مٹی میں لیتا۔ ان ایام میں (صحیح نیک) عمل کرنے والے کو (عام حالات میں) یہی عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔“

۴۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُثَيْدٍ الْخَزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمْتِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ تَنَزَّكَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْتَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: «إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَنَا؟ قَالَ: «الْمُلْكُ فِي صِفَارِكُمْ، وَالْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُدَّائِكُمْ».

۳۰۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم (مسلمان) کب نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ بیٹھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہارے اندر وہ (خرابیاں) ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلی قوموں میں ظاہر ہوئی تھیں۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم سے پہلی امتوں میں کیا ظاہر ہوا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”حکومت کم عمر یا بچکانہ ذہن رکھنے والے (افراد میں اور بے حیائی بڑوں میں (جوان تو بدکاری میں ملوث ہوں گے نئی بوڑھے بھی باز نہیں آئیں گے) اور علم تمہارے ذلیل لوگوں میں۔“

قَالَ زَيْدٌ: تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَالْعِلْمُ فِي رُدَّائِكُمْ» إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفَسَاقِ.

حضرت زید بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تمہارے ذلیل لوگوں میں علم ہونے“ کا مطلب یہ ہے کہ علم فاسق (اور بدکردار) لوگوں میں ہوگا (جو علم پر عمل نہیں کریں گے۔)

۴۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ۳۰۱۶۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۱۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۷/۳، على تصحيح في المطبوع عن زيد بن يحيى به، وتابعه جماعة، مشكل الآثار: ۳۱۴/۴، وحلية الأولياء: ۱۸۵/۵، وغيرهما، وصححه البوصيري.

۴۰۱۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن، باب [لا يتعرض من البلاء لما لا يطيق]، ح: ۲۲۵۴ عن ابن ۴۰

۳۶- أبواب الغتن . اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”مومنو! اپنی جائیں بچاؤ“ کا مطلب

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَذِلَّ نَفْسَهُ» قَالُوا : وَكَيْفَ يَذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ : «يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ ، لِمَا لَا يُطِيقُهُ» .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اپنے آپ کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایسی آزمائش میں نہ پڑے جس میں پورا اترنے کی طاقت نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سزا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر متحقق

نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث پر تفصیلاً بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے اور اسی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للذيلاني، رقم: ۷۱۳) بتاریخ ایسی ذمہ داری اٹھانے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کی صلاحیت نہ ہو کیونکہ لوگ جو توہمت رکھتے ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں تو ذمہ داری اٹھانے والے کو قصور وار سمجھتے ہیں اس طرح اس کی عزت خواہ خواہ کم ہو جاتی ہے۔ ② بعض علماء مسجد مدرسہ یا انجمن کے انتظامی معاملات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ ان میں علمی صلاحیت تو ہوتی ہے انتظامی صلاحیت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات خود مسجد یا مدرسہ کے متعلقین یہ تصور کر لیتے ہیں کہ فلاں صاحب بڑے عالم ہیں لہذا انتظام اچھے طریقے سے چلائیں گے۔ اس صورت میں ایسی ذمہ داری نہیں اٹھانی چاہیے جس کے بارے میں یقین ہو کہ اسے نبھانا مشکل ہے۔



۴۰۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَبُو طَوَالَةَ : حَدَّثَنَا نَهَارٌ الْعَبْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّ اللَّهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : حَتَّى يَقُولَ : مَا مَتَكَ ، إِذْ رَأَيْتَ الْمُتَكْرَ ، أَنْ تَشْكُرَهُ؟ فَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَبْدًا حُجَّتَهُ ، قَالَ :

۴۰۱۷- حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کرے گا حتیٰ کہ یہ بھی فرمائے گا: جب تو نے برائی دیکھی تھی تو اس سے منع کیوں نہیں کیا تھا؟ پھر جب (وہ جواب نہ دے سکے گا تو) اللہ بندے کو جواب سکھا دے گا وہ کہے گا: یا اللہ! مجھے تھے (رحمت کی) امید تھی اور بندوں سے ڈر لگتا تھا۔“

۴۰۱۷- [إسناده حسن] أخرجه الحميدي، ح: ۷۳۸ (بتحقيق) من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۴۵، والבוصري.

۴۰۱۷- [إسناده حسن] أخرجه الحميدي، ح: ۷۳۸ (بتحقيق) من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۴۵، والبوصري.

۳۶۔ ابواب الفتن سزاؤں کا بیان
يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ، وَفِرْتُ مِنَ النَّاسِ.

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی نیکی کی وجہ سے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ② جسے اللہ تعالیٰ معاف فرماتا ہے گا اس کے دل میں صحیح جواب ڈال دے گا۔ ③ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے لیکن اس پر اعتماد کر کے گناہوں میں بے باک ہو جانا اور نیکیوں کے بارے میں بے پروا ہو جانا سراسر گمراہی ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الْعُقُوبَاتِ باب: ۲۲۔ سزاؤں کا بیان

(التحفة ۲۲)

۴۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُمِلُّ لِلظَّالِمِ، فَإِذَا أَخَذَهُ، لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾” آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ ”آپ کے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے جب وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① مجرم کو اگر اللہ کی طرف سے فوری سزا ملے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ چھوٹ گیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ایک خاص وقت تک مہلت دیتا ہے پھر اچانک پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کو مہلت دینے میں اللہ کی صفت رحمت کا اظہار ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر ہدایت قبول کر لیں اور اس طرح وہ عذاب سے بچ کر انعام کے مستحق بن جائیں۔ ③ اللہ کے عذاب سے کوئی بے پروا نہ ہو سکتا۔

۴۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنُصُوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں

۴۰۱۸۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: ”وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ... الخ“، ح: ۴۶۸۶ من حديث أبي معاوية، ومسلم، الأدب، باب تحريم الظلم، ح: ۲۵۸۳ عن ابن نمير به.
۴۰۱۹۔ [صحيح] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۳۳۳/۸ من حديث سليمان به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة عند الطبراني في مسند الشاميين: ۳۹۰-۳۹۲، ح: ۱۵۵۸ وغيره، وحديث الطبراني صحيح الحاكم: ۵۴۰/۴، ووافقه الذهبي، وفي سند المستدرک سقط فليتنبه.

۳۶۔ ابواب الفتن

سزائیں کا بیان

ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی۔) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «يَا مُعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسُ إِذَا ابْتَلَيْتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ:

جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علاوہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔

لَمْ [تُظْهِرْ] الْفَاحِشَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُغْلِبُوا بِهَا، إِلَّا فَنَاءَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَشْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا.

جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کو قحط سالی روزگاری تنگی اور بادشاہ کے قلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔

وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُحْذُوا بِالسَّيْنِ وَشِدَّةِ التَّوْبَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

جب وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا.

جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں وہ ان سے وہ کچھ بھیجیں لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ غَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

جب بھی ان کے امام (سرور اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔“

وَمَا لَمْ تَحْكَمْ أَمْرَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مصائب و تکالیف کے ظاہری اسباب کے علاوہ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ اگر عقائد و اخلاق کی ان خرابیوں سے پرہیز کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ظاہری اسباب کو تبدیل فرما دیتا ہے۔

① بے حیائی کے نتیجے میں آتش اور سوزاک جیسی بیماریاں پیدا ہوئیں پھر ایڈز اور سپائٹائس وغیرہ کی بیماریاں سامنے آئیں۔ کوئی معاشرہ بے حیائی سے جتنا محفوظ ہے اسی قدر اس میں یہ بیماریاں کم ہیں۔ ② ناپ تول میں کمی لالچ اور حرص کی وجہ سے ہوتی ہے اس سے دوسروں کا حق مارا جاتا ہے اس لیے اس کی سزا بھی مالی نقصان اور قحط کی صورت میں ملتی ہے۔ ③ زکاۃ مال میں برکت کا باعث ہے۔ جب معاشرے میں زکاۃ دینے والے کم ہو جائیں تو اس کی سزا میں معاشرے کا رزق روک لیا جاتا ہے۔ ④ دوسروں پر رحم کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اس کے برعکس دوسروں کو تکلیف پہنچانے والا ان کی مدد نہ کرنے والا اور ان کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے والا اللہ کے رحم کا مستحق نہیں رہتا۔ ⑤ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے مراد اسلامی ملک میں رہنے والے غیر مسلموں کے جائز حقوق کا تحفظ ہے۔ اس کے علاوہ اسلام قبول کرنے والا اللہ کی عبادت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ اس عہد کی خلاف ورزی بھی قوم کو سزا کا مستحق بنا دیتی ہے۔ ⑥ شریعت پر عمل کرنے سے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں جس کے برعکس دنیوی مفاد کے لیے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے خود غرضی کی عادت پختہ ہوتی ہے اور ایثار و ہمدردی کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں معمولی بات پر اختلافات شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ ⑦ قومی صحت کی حفاظت کے لیے ملک سے فاشی کے تمام ذرائع مثلاً فحش لٹریچر، ساز قص، فلمیں، مرد و عورت کا اختلاط ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ کے بے ہودہ پروگرام وغیرہ کا سد باب ضروری ہے۔ ⑧ معاشی آسودگی اور اقتصادی ترقی کے لیے ملک میں دیانت داری کا چلن ضروری ہے۔ ⑨ پانی کی قلت موجودہ دور کا ایک اہم مسئلہ بننا چاہیے۔ اگر زکاۃ کے نظام کو صحیح بنیادوں پر قائم کر کے اسے شریعت کے مطابق چلایا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ ملکی دفاع کی مضبوطی کے لیے عقیدہ توحید کی ترویج و تبلیغ اور توحید کے صحیح تصور کو پختہ کرنا چاہیے۔ تب اللہ کی وہ مدد آئے گی جس کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ فرقہ پارٹی، علاقے، زبان اور قبیلے کی بنیاد پر اشتعال دور حاضر کا بہت بڑا المیہ ہے۔ اس کا علاج ہر سطح پر شریعت کا مکمل نفاذ ہے۔

۴۰۲۰ - حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۰۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے۔ وہ اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ ان کو گانے والیاں ساز بجا کر گانے سنائیں گی۔

حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَبِي مَرْثَمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ

۴۰۲۰ - [حسن] أخرجه أبو داود، الأشربة، باب في الذاذية، ح: ۳۶۸۸ من حديث معاوية به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۸۴ وغيره، وانظر، ح: ۳۳۸۵.

۳۶- ابواب الفتن

سزاؤں کا بیان

الْأَشْمَرِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْيُسْرَبَيْنِ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمَرُ، يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْرِضُونَ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَارِيفِ وَالْمُعَنِّيَاتِ، يَخْفِيفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْفِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ».

🕌 فوائد و مسائل: ① ہر نشہ آور چیز حرام ہے خواہ اس کا کوئی نام رکھ لیا جائے۔ ② نام بدلنے سے چیز کا شرعی حکم تبدیل نہیں ہو جاتا جیسے سوکھ کو منافع کہیں یا مبارک اپ وہ سود ہی رہتا ہے۔ ③ حیلے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی بلکہ جرم زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ ④ ساز بجانا اور سننا حرام ہے۔ ⑤ ساز کے ساتھ اچھے شعر بھی سنے جائیں تو جائز نہیں ہوں گے۔ بعض لوگ سازوں کے ساتھ نعت پڑھتے اور سنتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں بلکہ گستاخی ہے اور اگر ان کا مفہوم شریک ہو تو گناہ اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے۔ ⑥ اس امت میں زمین میں جنس جانے اور صورت تبدیل ہو کر بندر یا خنزیر بن جانے کے واقعات پیش آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ ⑦ پہلے سے خبر دینے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی مسلمان لاعلمی میں وہ جرم نہ کر بیٹھے جس سے وہ اس سزا کا مستحق ہو جائے۔



۴۰۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کے قول): ﴿يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّائِعُونَ﴾ (البقرة: ۱۵۹/۲) ”ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجے ہیں۔“ (کی بابت) فرمایا: ”(لعنت بھیجنے والوں سے مرا) زمین کے پودے ہیں۔“

۴۰۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف نیکی عمر میں اضافہ

۴۰۲۱- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۲۶۹/۱، ح: ۱۴۴۴، وعنه نقله ابن كثير في تفسيره: ۲۰۶/۱، وفي نسخة، ص: ۲۸۸، وضعفه البوصيري من أجل لبث بن أبي سليم، وتقدم، ح: ۲۰۸. ۴۰۲۲- [ضعيف] تقدم، ح: ۹۰، وحسنه البوصيري.

۳۶۔ ابواب الفتن - مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: كَرْتِي هِيَ - اور صرف دعا ہی تقدیر کو چلا سکتی ہے۔ اور
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزِيدُ فِي الثَّمَرِ إِلَّا الْيُسُورُ. وَلَا يَزِيدُ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ»
انسان (بعض اوقات) ایک گناہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔“

🕌 **فائدہ:** مذکورہ حدیث کی تحقیق بحث اور فوائد و مسائل کے لیے حدیث: ۹۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ باب: ۲۳۔ مصیبت پر صبر کا بیان

(الصفحة ۲۳)

۴۰۲۳ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعَنِّي، وَيَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ. يُبْتَلَى النَّبِيُّ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ. فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ هُلُكًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رَقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرُخُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَبْرُكَهُ يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ، وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ»
۴۰۲۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! سب سے سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نبیوں پر“ پھر جو ان کے بعد سب سے افضل ہیں پھر جو ان کے بعد افضل ہیں۔ بندے پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین (اور ایمان) میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اگر اس کا ایمان نرم ہو تو اس کے ایمان کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ بندے پر آزمائش (اور مصیبت) آتی رہتی ہے حتیٰ کہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ (باقی) نہیں ہوتا۔“

🕌 **فوائد و مسائل:** ① نیک صاحب ایمان پر دنیوی مشکلات کا آنا اس کے لیے درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② دنیا کی مصیبتیں مومن کے لیے نعمت ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے وہ آخرت کے عذاب سے بچ جاتا ہے۔ ③ مصیبت پر صبر ایمان کے کامل ہونے کی علامت ہے۔ ④ انبیائے کرام ﷺ کے حالات کو پیش نظر رکھنے سے صبر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۴۰۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ: حَدَّثَنِي
هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:
دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يُوعَكُ.
فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ
يَدَيَّ، فَوْقَ اللَّحَافِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
أَشَدُّهَا عَلَيْكَ قَالَ: «إِنَّا كَذَلِكُ. يُضَعَّفُ لَنَا
الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ» قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ:
«الْأَنْبِيَاءُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَمَّ مَنْ؟
قَالَ: «ثُمَّ الصَّالِحُونَ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ
لَيَسْتَلِي بِالْفَقْرِ، حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدَهُمْ إِلَّا
الْعَبَاةَ يَحْوِيهَا، وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرُخُ
بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرُخُ أَحَدُهُمْ بِالرَّخَاءِ».



مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

۳۰۲۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ کے جسم مبارک پر
ہاتھ رکھا تو لحاف کے اوپر رکھے ہوئے میرے ہاتھ کو
حرارت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ
کو کتنا سخت بخار ہے! آپ نے فرمایا: ”ہم (انبیاء) اسی
طرح ہوتے ہیں کہ ہمیں مصیبت (یا آزمائش) بھی دگنی
آتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ
کے رسول! سب سے زیادہ سخت آزمائش کن لوگوں کو
آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نبیوں کو۔“ میں نے کہا: ان
کے بعد؟ فرمایا: ”نیک لوگوں کو۔ انھیں فقر کے ذریعے
سے آزمایا جاتا تھا حتیٰ کہ (بعض اوقات) ایک آدمی کو
صرف ایک چادر میسر ہوتی تھی جسے وہ جسم پر لپیٹ لیتا
تھا۔ اور وہ مصیبت پر اس طرح خوش ہوتے تھے جس
طرح تم راحت پر خوش ہوتے ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① باری کی شدت بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر کا ثواب بھی شدت کے مطابق زیادہ ہوتا
ہے۔ ② فقر بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر اور شکر سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ ③ مشکل پر خوشی کی وجہ یہ ہے
کہ اس کے نتیجے میں ثواب ملتا ہے۔ مشکل ختم ہو جائے گی لیکن اس کا ثواب جنت میں ہمیشہ کی نعمتوں کا
باعث ہوگا۔

۴۰۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
۳۰۲۵- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا

۴۰۲۴- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۵۱۰ من حديث هشام بن سعد به، وصححه
البوصيري، والحاكم: ۳۰۷/۴، والذهبي على شرط مسلم، وله طريق آخر عند أحمد: ۹۴/۳ وغيره.
۴۰۲۵- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (۵۴)، ح: ۳۴۷۷، ۲۹۹۹ من حديث الأعمش به، ومسلم،
الجهاد، باب غزوة أحد، ح: ۱۷۹۱ عن ابن نمير به.

۳۶- ابواب الفتن مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

شَقِيقِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ. «صَرَبَهُ قَوْمُهُ، وَهُوَ يَمْسُخُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ».

ہوں کہ آپ کسی نبی کی حالت بیان فرما رہے ہیں: ”اے اس کی قوم نے مارا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے تھے اور کہتے تھے: میرے رب! میری قوم کو معاف کر دے وہ جانے نہیں۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① ہدایت کی طرف بلانے والوں کو مشکلات آتی ہیں حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام بھی بہت تکلیفیں برداشت کرتے رہے ہیں۔ ② ممکن ہے اس حدیث میں ”کسی نبی“ سے مراد خود نبی ﷺ ہوں اور طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ مقصود ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۰۲۶- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَيِّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: «وَرَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْلَمْ تَوْمِنُ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي» [البقرة: ۲۶۰] وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُحْنٍ شَدِيدٍ. وَلَوْ لَبِثْتُ فِي الْمَسْجِدِ طَوْلَ مَا لَبِثَ يُونُسُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

۳۰۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں جب انھوں نے فرمایا: «رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى.....» ”میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو ایمان نہیں لایا؟ ابراہیم نے کہا: کیوں نہیں؟ لیکن (سوال اس لیے کیا ہے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔“ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے! وہ مضبوط سہارے کی پناہ لے رہے تھے۔ اور اگر میں قید میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① انبیاء کرام علیہم السلام کا ایمان سب سے کامل ہوتا ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ انھیں ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرا دیتا ہے جو دوسروں کے لیے ”غیب“ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردوں کے زندہ ہونے کا مشاہدہ کرنا چاہا تو یہ شک کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس لیے کہ ”علم یقین“ سے ”عین یقین“

۴۰۲۶- أخرجه البخاري، التفسير، باب: «وإذ قال إبراهيم رب أوني... الخ»، ج: ۴۵۳۷ من حديث ابن وهب، به، ومسلم، الإيمان، باب زيادة طمأنينة القلب بتظاھر الأدلة، ج: ۱۵۱ عن حرملة.

کے درجے تک ترقی کریں۔ ① ”ہم زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مومن اس میں شک نہیں کرتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بدرجہ اولیٰ شک سے برتر ہیں۔ اس میں ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا اظہار ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد کی زندگی کا مشاہدہ کرا دیا۔ ② حضرت لوط علیہ السلام نے قوم سے کہا تھا کہ اگر میرا کوئی مضبوط دنیوی سہارا ہوتا تو تم مجھ سے حیا سوز مطالبہ نہ کرتے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں تھا بلکہ یہ قوم کی اخلاقی پستی کا اظہار ہے کہ اگر میرا مضبوط دنیوی سہارا موجود ہوتا تو تم ان افراد کے ڈر سے اس بد تیزی کی جرأت نہ کرتے لیکن تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ میرا اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہے جو قصص انسانوں کی نسبت کہیں زیادہ سزا دے سکتا ہے۔ ③ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس لیے جیل جانا پڑا تھا کہ وہ ایک جرم کے ارتکاب سے انکار کر رہے تھے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ جب حکمرانوں پر ان کا خلوص سچائی اور ان کے کردار کی عظمت واضح ہو گئی اور انھیں ضرورت محسوس ہوئی کہ آجناہب کی صلاحیتوں سے استفادہ کریں تو قاصد رہائی کا حکم نامہ لے کر جیل میں آیا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کردار کا ایک اور پہلو سامنے آیا کہ انھوں نے اس وقت تک جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا جب تک ان کی بے گناہی کا قاعدہ ثابت نہ ہو جائے۔ اور مجرم (عزیز مصر کی بیوی) کا جرم ثابت نہ ہو جائے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کیفیت میرے ساتھ پیش آتی تو میں اس وقت جیل سے باہر آ جاتا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھتا کہ وہ کسی اور انداز سے میری براءت کا اظہار فرما دے گا۔ اس ارشاد کا مقصد حضرت یوسف علیہ السلام کی انتقامت اور ان کے صبر کی تعریف ہے۔ ⑤ خاتم النبیین ﷺ کا مقام تمام انبیاء کرام سے بلند و برتر ہے لیکن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے کردار کے روشن پہلو بھی لائق تحسین ہیں۔ ان کی اہمیت و عظمت بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے۔ ⑥ دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف بھی عظمت کردار کا ایک پہلو ہے۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی خوبیوں کو دل سے تسلیم کریں۔ ان خوبیوں کی وجہ سے دوسروں کی عزت کریں اور ان سے محبت رکھیں۔ جس طرح ان کی غلطیوں پر تنقید کرتے ہیں ان کے اچھے کاموں کی تعریف اور ان میں تعاون بھی کریں خواہ متعلقہ فرد کا تعلق ان کی پارٹی، تنظیم، جماعت اور مسلک سے نہ ہو۔



۴۰۲۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ۴۰۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
الْحَجَّهْ ضَمِيٍّ. وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: ہے کہ جنگ اُحد میں جب رسول اللہ ﷺ کا دانت شہید
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ہوا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور خون آپ کے چہرہ مبارک

۴۰۲۷۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۳، ۳۰۰۲ وغيره من
حديث حميد به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند مسلم، ح: ۱۰۴/۱۷۹۱، والبخاري، ح: ۴۰۶۹ تعليقا
وغیرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

معصیت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

سے بنے لگا تو آپؐ چہرہ مبارک سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے: ”یہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کر دیا جب کہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا؟“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ ”اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ (اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرمائے اور چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔“)

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ، كَثُرَتْ رِيَاغَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَشَجَّ، فَجَعَلَ الدَّمَ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُطْلَحُ قَوْمٌ حَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ؟» فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ۱۶۸]۔

فوائد و مسائل: ① جہاد میں رسول اللہ ﷺ کی شجاعت مومنوں کے لیے اسوہ حسنہ ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا انفس کے طور پر تھا کہ انھوں نے اتنا بڑا جرم کیا ہے، کیا معلوم اس کی پاداش میں ان پر عذاب ہی آجائے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ ان میں سے بعض کو ایمان نصیب ہوگا، بعض اپنے جرم کی سزا میں جہنم رسید ہوں گے۔ ④ نبی مخلوق کے دلوں پر اختیار نہیں رکھتے، نہ عذاب لانا یا روکنا ان کے اختیار میں ہے۔

۴۰۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت غمگین بیٹھے ہوئے تھے۔ کہہ کر بعض لوگوں نے نبی ﷺ کو خشست زنی کر کے لہو لہان کر دیا تھا۔ جبریل نے کہا: کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ یہ ظلم کیا ہے۔“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایک نشان دیکھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں دیکھا جائے۔“ انھوں نے وادی کی دوسری طرف ایک درخت کی طرف دیکھ کر کہا: اس درخت کو بلائیے۔ نبی ﷺ نے اسے بلایا تو وہ چل

۴۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، ذَاتَ يَوْمٍ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، قَدْ خُضِبَ بِالْدَّمَاءِ، قَدْ ضَرَبَتْهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ. فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: «قَتَلَ بِي هَؤُلَاءِ، وَفَعَلُوا» قَالَ: أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيكَ آيَةً؟ قَالَ: «نَعَمْ. أُرِنِي» نَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي. قَالَ: ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ. فَدَعَاَهَا. فَجَاءَتْ

۳۶۔ ابواب الفتن

معصیت پر مبرہہ واستقامت اختیار کرنے کا بیان

تَمَشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: قُلْ لَهَا قُلْتُ رَجِعْ. فَقَالَ لَهَا. فَرَجَعْتُ، حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَسْبِيَ».
 کر آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اسے کہیے واپس چلا جائے۔ آپ نے اسے کہا تو وہ واپس ہو گیا حتیٰ کہ اپنی جگہ پر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کافی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنن ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ الموسوعة الحديثية مسند الامام احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کی سند قوی ہے اور مسلم کی شرط پر ہے نیز شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اور دکتور بشار عواد وغیرہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۹/۱۶۲۱۶۵) وصحيح سنن ابن ماجه للألباني: رقم: ۳۶۷۰ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد: رقم: ۳۰۴۸) ② یہ واقعہ کئی دور کا ہے۔ ممکن ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کسی بڑی عمر کے صحابی سے سنا ہو یا خود رسول اللہ ﷺ نے سنایا ہو۔ ③ درخت کا ٹی ٹھکانے کے حکم سے حرکت کرنا مجرہ ہے۔ یہ مجرہ دکھانے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے لیکن کچھ خاص حکمتوں کی وجہ سے یہ تکلیفیں برداشت کرنا ضروری ہے۔ ④ اس کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی دلجوئی بھی تھی کہ اللہ کی ہر مخلوق آپ کے ساتھ اور آپ پر ایمان رکھنے والی ہے۔



٤٠٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْصُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِإِسْلَامٍ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا، وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السَّمَاةِ إِلَى السَّبْعِ مِائَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونِ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْتَلُوا».

۴۰۲۹۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے وہ سب لوگ شمار کرو جنہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہے۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں خوف ہے جب کہ ہماری تعداد چھ اور سات سو کے درمیان ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں نہیں معلوم شاید تم پر آزمائش آئے۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم پر

٤٠٢٩۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب كتابة الإمام الناس، ح: ٣٠٦٠، من حديث أبي معاوية به تعليقاً، ومسلم، الإيمان، باب جواز الاستمرار بالإيمان للحائف، ح: ١٤٩، عن ابن نمير به.

۳۶۔ ابواب الفتن

مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

آزمائش آئی حتیٰ کہ ہم چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنے لگے۔

يُصَلِّيْ اِلَّا سِرًّا .

☆ فوائد و مسائل: ① مردم شکاری کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ افرادی قوت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ ② صحابہ کرام

ﷺ کو اللہ تعالیٰ پر اس قدر توکل تھا کہ چھ سات سو کی تعداد ہونے ہوئے خود کو ناقابل شکست سمجھتے تھے۔

③ زیادہ تعداد کے باوجود آزمائش آ سکتی ہے اس لیے اللہ سے مدد مانگتے رہنا چاہیے اور آزمائش میں ثابت

قدم رہنا چاہیے۔

۴۰۳۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً .

فَقَالَ : «يَا جِبْرِئِيلُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ؟»

قَالَ : هَذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَتَيْهَا

وَزَوْجِهَا . قَالَ : وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ

كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَافِيلَ ، وَكَانَ مَمْرُهُ

بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَةٍ ، فَيَطْلُعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ ،

فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ ، فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ زَوْجَهُ

أَبُوهُ امْرَأَةً ، فَعَلِمَهَا الْخَضِرُ ، وَأَخَذَ عَلَيْهَا

أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا ، وَكَانَ لَا يَفْرُبُ النِّسَاءَ ،

فَطَلَّقَهَا ، ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى ، فَعَلِمَهَا

وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا ، فَكَتَمَتْ

إِحْدَاهُمَا وَأَقْفَسَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى . فَانْطَلَقَ

هَارِبًا . حَتَّى أَتَى جَزِيرَةَ فِي الْبَحْرِ ، فَأَقْبَلَ

رَجُلَانِ يَخْطِيبَانِ . فَرَأَيَاهُ . فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا

۴۰۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جس رات

رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی آپ کو (سفر معراج کے

دوران میں ایک جگہ) عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے

فرمایا: ”جبریل! یہ عمدہ خوشبو کیسی ہے؟“ انھوں نے

فرمایا: یہ باسط کی ان کے دو بیٹوں کی اور ان کے شوہر

کی قبروں کی خوشبو ہے۔ انھوں نے فرمایا: ان کا واقعہ

یوں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام بنی اسرائیل کے معزز افراد

میں سے تھے۔ وہ (اپنے کام کاج کے سلسلے میں) ایک

راہب کے پاس سے گزرتے جو اپنے عبادت خانے

میں ہوتا تھا۔ وہ انھیں دیکھتا تو انھیں اسلام کی تعلیم

دیتا۔ جب خضر علیہ السلام جوان ہوئے تو ان کے والد نے

ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر علیہ السلام نے اسے

(اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ کسی کو نہیں

بتائے گی۔ وہ عورتوں کے قریب نہیں جاتے تھے۔

انھوں نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ ان کے والد

نے ایک اور عورت سے ان کی شادی کر دی۔ انھوں نے

اسے بھی (اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ وہ

۳۶- ابواب الفتن

وَأَفْتَسَى الْأَخْرُ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ. فَقِيلَ: وَمَنْ رَأَى مَعَكَ؟ قَالَ: فَلَانٌ. فَسُئِلَ فَكَتَمَ. وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ. قَالَ: فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ الْكَاتِمَةَ. فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي ابْنَةً فِرْعَوْنَ، إِذْ سَقَطَ الْمَشْطُ. فَقَالَتْ: نَعَسَ فِرْعَوْنُ فَأَخْبَرْتُ أَبَاهَا. وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ. فَرَأَوُذَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنَّ يَزْجِعَا عَنْ دِينِهِمَا. فَأَبَيَا. فَقَالَ: إِنِّي قَاتِلُكُمَا. فَقَالَا: إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ. فَعَفَلَ. فَلَمَّا أَمْسَرَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَجَدَ رَيْحًا طَيِّبَةً. فَسَأَلَ جِبْرِيلَ، فَأَخْبَرَهُ.

صحبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان کسی کو نہیں بتائے گی۔ ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا جبکہ دوسری نے ظاہر کر دیا۔ وہ (ظہن سے) بھاگ گئے حتیٰ کہ سندرمیں ایک جزیرے میں جا پہنچے۔ (وہاں) دو آدمی ایذا میں جمع کرنے آئے۔ انھوں نے خطر ظہن کو دیکھ لیا۔ ان میں سے ایک نے راز رکھا دوسرے نے ظاہر کر دیا۔ اس نے کہا: میں نے فخر کو دیکھا ہے۔ اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ اور کس نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے راز چھپا لیا۔ ان کے ہاں یہ قانون تھا کہ جو شخص جھوٹ بولے اسے قتل کر دیا جائے۔ اس (چھپانے والے) نے چھپانے والی عورت سے شادی کر لی۔ وہ فرعون کی بیوی کو لکھی کر رہی تھی کہ لکھی (اس کے ہاتھ سے) گر گئی۔ اس نے کہا: فرعون کا برابر ہو۔ اس نے اپنے باپ کو بتایا۔ اس عورت (ماہطہ سنگھی کرنے والی) کا خاوند بھی تھا اور دو بیٹے تھے۔ فرعون نے انھیں بلوایا۔ اس نے ان میاں بیوی کو دین سے پھیرنے کی کوشش کی۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: میں تمھیں قتل کر دوں گا۔ انھوں نے کہا: اگر تو ہمیں قتل کرے تو ہم پر یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک جگہ دفن کرنا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔ جب نبی ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ کو عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ نبی ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا تو انھوں نے یہ بات سنائی۔

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جس سے اس کو کچھ تقویت مل جاتی ہے اس لیے اس میں ماہطہ اس کے خاوند اور بیوی کی حد تک بات صحیح ہے باقی تفصیلات غیر صحیح ہیں نیز ہمارے فاضل محقق اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس کا ایک شاہد مسند احمد میں حسن دور ہے کہ جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لیکن دونوں احادیث کے الفاظ میں خاصا اختلاف ہے البتہ مسند احمد کی

۳۶۔ ابواب الفتن مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

روایت میں [كَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْحَضِرَ.....] والا جملہ منکر ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإسراء

والمعراج للآلئانی رحمہ اللہ)

۴۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا
الْلَيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،
عَنْ سَعْدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عَظَمَ الْجَزَاءُ
مَعَ عَظَمِ النَّبَلَاءِ. وَإِنَّ اللَّهَ، إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا
ابْتَلَاهُمْ. فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا. وَمَنْ
سَخِطَ، فَلَهُ السَّخَطُ.»

۴۰۳۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ ثواب بڑی آزمائش کا
ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان
پر آزمائش ڈالتا ہے۔ جو راضی رہے اسے رضا ملے گی
اور جو ناراض ہوا اسے ناراضی حاصل ہوگی۔“

فوائد و مسائل: ① آزمائش میں بندے کا فائدہ ہوتا ہے اس لیے اللہ کے فیصلے پر راضی رہتے ہوئے
شریعت کے دائرے میں رہ کر جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی مصیبت پر بندہ ناراضی کا اظہار کرے گا تو
مصیبت تو اپنے مقررہ وقت ہی پر ختم ہوگی لیکن بندہ ثواب سے محروم ہو کر اللہ کو ناراض کر لے گا۔ ② مصیبت
بھی اللہ کی ایک نعمت ہے بشرطیکہ احکام کی نافرمانی نہ کی جائے۔

۴۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ
الرَّقْمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ
النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ، أَعْظَمَ أَجْرًا
مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا
يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ.»

۴۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا
ہے اور ان سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرتا ہے وہ اس
مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے
ملتا جلتا نہیں اور ان کی طرف سے آنے والی تکلیف پر
صبر نہیں کرتا۔“

۴۰۳۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في الصبر على البلاء، ح: ۲۳۹۶ من حديث الليث
به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۳۲۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [في فضل المخالطة مع الصبر على أذى الناس]،
ح: ۲۵۰۷ من حديث شعبه عن الأعمش به إلا أن فيه: "عن شيخ من أصحاب النبي ﷺ - وكان شعبة يرى أنه ابن
عمر".

۳۶- ابواب الفتن

معصیت پر مجبور و استقامت اختیار کرنے کا بیان

☀ فوائد و مسائل: ① لوگوں سے میل جول میں اچھے برے ہر قسم کے آدمی سے واسطہ پڑتا ہے۔ برے آدمی کی برائی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے لیکن خود نیکی پر قائم رہنا چاہیے۔ ② معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تب بھی سب سے الگ تھلگ ہو کر راہوں کی طرح جنگلوں یا غاروں میں چلے جانا جائز نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ③ جب ایمان کو خطرہ ہو تب خلوت نشینی جائز ہے۔

۴۰۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ. وَقَالَ: بُنْدَاؤُ حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجَعَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ».

۴۰۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین خوبیاں جس میں ہوں اسے ایمان کا لطف حاصل ہوتا ہے..... ایک روایت میں ہے: اسے ایمان کی مٹھاس حاصل ہو جاتی ہے۔"

(پہلی خوبی) اور جب اسے اللہ نے کفر سے نجات دے دی ہو تو اسے دوبارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں ڈالا جائے زیادہ پسند ہو۔

(دوسری) کسی شخص سے محبت اور دوستی رکھے تو محض اللہ کے لیے رکھے۔

(تیسری) اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت باقی سب کی محبت سے بڑھ کر ہو۔

☀ فوائد و مسائل: ① اللہ کے لیے محبت کا مطلب یہ ہے کہ دوست سے محبت کی بنیاد و خاندان قبیلہ زبان و وطن یا دنیوی مفاد نہ ہو بلکہ کسی سے اس لیے محبت ہو کہ وہ اللہ کے احکام کی تعمیل کرنے والا نیک آدمی ہے۔ ② اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت زیادہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب بیوی بچوں ماں باپ دوست احباب یا دنیوی مفادات کا تقاضا کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی کا ہو تو ان سب کو نظر انداز کر کے ان کی ناراضگی کی پروا نہ کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مان لیا جائے۔ ③ مومن کفر سے اور کافروں کے رسم و رواج سے نفرت کرتا ہے اور مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے محبت اور ان کی مدد نہیں کرتا کیونکہ کافروں کی



۳۶۔ أبواب الفتن زمانے کی سختی کا بیان

طرف میاں میں خطرہ ہے کہ ایمان کمزور ہو کر آخر وہ مرحلہ آ جائے جب ایمان بالکل ختم ہو جائے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ۔

۴۰۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، [قَالَ]: حَدَّثَنَا رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَمَانِيُّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ، أَنْ: «لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِعَتْ وَخُرِفَتْ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ، مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا، مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الذَّمَّةُ. وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا يَفْتَاخُ كُلُّ شَرٍّ»۔

۴۰۳۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھ سے میرے چکری دوست (جانی محبوب) رضی اللہ عنہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا خواہ تجھے کلوے کلوے کر دیا جائے یا تجھے جلادیا جائے۔ اور فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا۔ جس نے اسے عمدہ ترک کیا اس سے (اللہ کی حفاظت کا) دم چاتا رہا۔ اور شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی چابی ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① شرک سب سے بڑا جرم ہے لہذا سخت سے سخت حالات میں بھی اس سے بچنا ضروری ہے۔ ② عقیدہ توحید کے لیے جان بھی قربان کرنی پڑے تو سعادت ہے ③ شرک کے بعد بڑا گناہ نماز چھوڑنا ہے جو کفر کے مترادف ہے۔ ④ عقل اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ نشہ اور اشیاء کے استعمال سے اس نعمت کو ضائع کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ ⑤ نشے کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی گناہ کرنا آسان ہو جاتا ہے اس لیے مسلمان کے لیے ہر نشہ آور چیز سے پرہیز انتہائی ضروری ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

(التحفة ۲۴)

۴۰۳۵۔ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۰۳۵۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۴۰۳۴۔ [حسن] تقدم، ح: ۳۳۷۱، وأخرجه الخطيب في موضع أوهم الجمع والتفريق: ۱/ ۱۱۸ من حديث عبد الوهاب به، وحسنه البوصيري.

۴۰۳۵۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن المبارك في الزهد، ص: ۲۱۱، ح: ۵۹۶، ومن طريقه أحمد: ۹۴/ ۴ من حديث ابن جابر به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۲۸، والبوصيري.

۳۶۔ ابواب الفتن

زمانے کی سختی کا بیان

الرَّحِيْبِيُّ: أَنبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ
ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّ
يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ
وَفِتْنَةٌ».

☀ فائدہ: زندگی میں ہر موقع پر آزمائش آتی ہے۔ راحت بھی آزمائش ہے، مصیبت بھی آزمائش ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ہر موقع پر یہ دیکھے کہ اللہ کی رضا کس چیز میں ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

۴۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
قُدَامَةَ الْجَمْعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ،
عَنِ الثَّمْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ
تَحْدَاغَاتٌ. يُضَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ
فِيهَا الصَّادِقُ. وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ
فِيهَا الْأَمِينُ. وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيلَ:
وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ النَّافِعُ فِي أَمْرِ
الْعَامَّةِ».

۴۰۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقرب لوگوں پر دھوکے
سے بھر پور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا
جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو
امانت دار سمجھا جائے گا اور دیانت دار کو بددیانت کہا
جائے گا۔ اور رُوَيْبِضَہ باتیں کریں گے کہا گیا:
رُوَيْبِضَہ (کا مطلب) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حقیر
آدمی عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔“



☀ فوائد و مسائل: ① معاشرے میں امن قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اچھی عادات کی حوصلہ افزائی اور
بری عادات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ② جب نیک دیانت دار آدمی کو اس کا جائز مقام نہ دیا جائے بلکہ جھوٹے
بددیانت کی خوش نما باتوں پر اعتماد کر لیا جائے تو معاشرے کا کوئی شعبہ انحطاط سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ③ موجودہ
معاشرہ کے بے شمار مسائل کی وجہ بچ اور دیانت داری کا فقدان ہے۔ علماء کو چاہیے کہ ان کے فردغ کی
کوشش کریں۔

۳۶۔ ابواب الفن زمانے کی سخن کا بیان

۴۰۳۷۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ، وَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ. وَلَيْسَ بِالدِّينِ إِلَّا الْبَلَاءُ».

۴۰۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ (یہ نبوت آجائے گی کہ) آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر گر پڑے گا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر والے کی جگہ (مر کر دفن ہو چکا) ہوتا۔ وہ دین (کے بارے میں پیش آنے والی مشکلات) کی وجہ سے ایسے نہیں کرے گا بلکہ (دنوی) مشکلات کی وجہ سے کرے گا۔“

🌞 نو آمد وسائل: ① دنیاوی مشکلات میں اللہ سے مدد مانگنا اور حالات بہتر بنانے کی کوشش کرنا بہتر طریقہ ہے۔ ② دنیا کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے۔ ③ دین کی حفاظت کی فکر دنیا سے زیادہ ہونی چاہیے۔

۴۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، يَحْيَى مَوْلَى مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَتَنْتَقُوَنَّ كَمَا يَنْتَقِي الثَّمَرُ مِنْ أَغْفَالِهِ. فَلْيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ، وَلْيَبْقَيْنَ شِرَارُكُمْ. فَمُوتُوا إِنْ اسْتَطَعْتُمْ».

۴۰۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس طرح جن لیے جاؤ گے جس طرح نکی اور روئی کھجوروں میں سے (عمدہ) کھجوریں جن (کراٹھا) لی جاتی ہیں۔ اچھے لوگ (دنیا سے) چلے جائیں گے اور برے لوگ رہ جائیں گے پس اگر تم سے ہو سکے تو مر جانا۔“

🌞 فائدہ: نیک لوگ ہر دور میں رہیں گے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی حتی کہ جب قیامت آئے گی اس وقت کوئی نیک آدمی نہیں ہوگا۔

۴۰۳۷۔ أخرجه مسلم، الفن، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل... الخ، ح: ۵۴/۱۵۷، بعد، ح: ۲۹۰۷ من حديث ابن فضيل به.

۴۰۳۸۔ [حسن] أخرجه الحاكم: ۴/۴۳۴ من حديث طلحة به، وصححه، ووافقه الذهبي، وله أن آخر عند ابن حبان في صحيحه، ح: ۱۸۳۳، وله شاهد عند البخاري، ح: ۶۴۳۴، وآخر عند ابن حبان، ح: ۱۸۳۲، وصححه الحاكم: ۴/۴۳۴، ووافقه الذهبي.

۳۶۔ ابواب الفتن

..... علامات قیامت کا بیان

۴۰۳۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاملہ ہمیشہ سخت سے سخت ہوتا چلا جائے گا۔ دنیا پیچھے ہٹتی چلی جائے گی۔ لوگوں میں بخل ہی زیادہ ہوتا جائے گا۔ قیامت ٹھس بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور عیسیٰ ابن مریم ﷺ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔“

۴۰۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيُّ عَنْ أَبِي بَابٍ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَادُ الْأُمُورُ إِلَّا شِدَّةً. وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِذْبَارًا. وَلَا النَّاسُ إِلَّا شَحًّا. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ. وَلَا الْهَدْيُ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ».

باب: ۲۵۔ علامات قیامت کا بیان

(المعجم ۲۵) - بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(التحفة ۲۵)

۴۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔“ اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع فرمایا۔

۴۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ، كَهَاتَيْنِ» وَجَمَعَ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کے بعد صرف قیامت ہی باقی ہے۔ ② یہ حدیث حضرت عیسیٰ ﷺ کے نزول کے منافی نہیں کیونکہ عیسیٰ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔

۴۰۳۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم في المستدرک: ۴/ ۴۴۱ من حديث يونس به، وقال الذهبي: "وهو منكر جدًا"، ميزان الاعتدال: ۴/ ۴۸۱، وكذا قال النسائي وغيره، وفيه أربع علل (۱) عننة الحسن البصري (۲) جهالة الجندی ولم يثبت توثيقه عن ابن معين كما حققته في تخريج النهاية، ح: ۱۰۷ (۳) الاختلاف في السند (۴) أبان لم يسمع من الحسن، فذكر ابن الصلاح في أماليه، ولبعض الحديث (الشطر الأول) شواهد ضعيفة.

۴۰۴۰۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب قول النبي ﷺ "بعثت أنا والساعة كهاتين" . . . الخ، ح: ۷۵۰۵ من حديث أبي بكر بن عباس به، وتابعه إسرائيل، تنليق التعليق: ۵/ ۱۷۷.



۳۶۔ ابواب الفتن

آسمان سے ان کا نزول اگرچہ بعد میں ہو گا لیکن اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی نبوت کی بجائے نبوت محمد (ﷺ) کے مسلح و داعی ہوں گے اور شریعت محمدیہ ہی کو نافذ و غالب فرمائیں گے۔ ⑤ مسلمان کو چاہیے کہ روز بروز بڑھتے ہوئے فتنوں کے دور میں اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اور جاہلیت کے عقائد و رسوم کو رائج کرنے والوں کے خلاف ہر ممکن کوشش کرے۔

۴۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ قُرْأَتِ الْقُرْآنِ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ : اِطَّلَعْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غُرُفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: الدَّجَالُ، وَالدُّخَانُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا».

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالائی کمرے سے جھانک کر ہمیں دیکھا جب کہ ہم قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: دجال، دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔“

فائدہ: یہ حدیث باب ۲۸ میں تفصیل سے آئے گی۔ دیکھیے حدیث: ۴۰۵۵

۴۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ فِي غُرُفَةٍ تَبْلُوكَ، وَهُوَ فِي خِجَاءٍ مِنْ أَدَمَ. فَحَلَسْتُ بِفَنَاءِ الْخِجَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَدْخُلْ يَا عَوْفُ» فَقُلْتُ: بِكُلِّي؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «بِكُلِّكَ» ثُمَّ قَالَ: «يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالَ بَيْتَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: إِحْذَاهُنَّ مَوْتِي» قَالَ: فَوَجَّهْتُ

۴۰۴۲۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: غزوہ تبوک کے دوران میں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چہرے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں خیمے کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عوف! اندر آ جاؤ۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! سارا ہی آ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”سارے ہی (آ جاؤ)۔“ پھر فرمایا: ”عوف! یاد رکھو قیامت سے پہلے چھ واقعات (عیش آنے والے) ہیں: ان میں سے ایک میری وفات ہے۔“ (یہ سن کر غم اور پریشانی کی وجہ سے) میں بولنے کے قابل نہ رہا (ہکا ہکا رہ گیا)۔ رسول اللہ

۴۰۴۱۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، ح: ۲۹۰۱ من حديث سفيان الثوري به.

۴۰۴۲۔ أخرجه البخاري، الجزية والمواذعة، باب ما يحذر من الغدر، ح: ۳۱۷۶ من حديث الوليد به.

۳۶۔ ابواب الفتن

علامات قیامت کا بیان

عِنْدَهَا وَجَمَةٌ شَدِيدَةٌ. فَقَالَ: «قُلْ: ﷺ نے فرمایا: ”کہو (یہ) ایک (علامت ہے) پھر
بیت المقدس کی فتح پھر تمہارے اندر ایسی بیماری پھیلے گی
جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو
شہادت کا درجہ دے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کر دے
گا“ پھر تمہارے اندر مال و دولت آجائے گی۔ (فراوانی
کے باوجود حرص بہت ہوگی) حتیٰ کہ آدمی کو سودینا دے دیے
جائیں گے تب بھی وہ ناراض رہے گا۔ اور تمہارے اندر
ایک فتنہ برپا ہوگا کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں داخل
ہوئے بغیر نہیں رہے گا پھر تمہارے درمیان اور بنو اصف
(درہمیوں) کے درمیان صلح (جنگ بندی) ہوگی۔ وہ
تمہیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں کے ساتھ تمہاری
طرف (حملہ کرنے کے لیے) آئیں گے۔ ہر جھنڈے
تک بارہ ہزار (فوجی) ہوں گے۔“

عِنْدَهَا وَجَمَةٌ شَدِيدَةٌ. فَقَالَ: «قُلْ: ﷺ نے فرمایا: ”کہو (یہ) ایک (علامت ہے) پھر
بیت المقدس کی فتح پھر تمہارے اندر ایسی بیماری پھیلے گی
جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو
شہادت کا درجہ دے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کر دے
گا“ پھر تمہارے اندر مال و دولت آجائے گی۔ (فراوانی
کے باوجود حرص بہت ہوگی) حتیٰ کہ آدمی کو سودینا دے دیے
جائیں گے تب بھی وہ ناراض رہے گا۔ اور تمہارے اندر
ایک فتنہ برپا ہوگا کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں داخل
ہوئے بغیر نہیں رہے گا پھر تمہارے درمیان اور بنو اصف
(درہمیوں) کے درمیان صلح (جنگ بندی) ہوگی۔ وہ
تمہیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں کے ساتھ تمہاری
طرف (حملہ کرنے کے لیے) آئیں گے۔ ہر جھنڈے
تک بارہ ہزار (فوجی) ہوں گے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کی وفات قیامت کی نشانی ہے۔

② بیت المقدس پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فتح ہوا۔ دوبارہ صلاح الدین ایوبی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت بھی یہود سے جنگ ہوگی اور ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمام عیسائی مسلمان

ہو جائیں گے۔ ③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہاں پہلی تھی جو ”طاعون عمواس“ کے نام سے معروف

ہے۔ بعد میں بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ ممکن ہے قیامت کے قریب کوئی اور وبا آنے والی ہو۔ ④ مال

کی حرص اور ناشکری موجودہ دور میں عام ہے۔ جدید جاہلیت کی بعض تحریکیں مثلاً: بنکوں میں پیسے رکھ کر سود

لینے کی ترغیب، یہ جو سود اور جوئے کا مجموعہ ہے بہت سی انعامی سکیمیں جو لائٹری یعنی جوئے کی شکلیں ہیں اور

زیادہ اخراجات سے ڈر کر کم بچے پیدا کرنے کی کوشش (خاندانی منصوبہ بندی) اسی مادہ پرستانہ ذہنیت کے چند

مظاہر ہیں۔ ⑤ ہر گھر میں داخل ہونے والے فتنے کا اطلاق متعدد چیزوں پر ممکن ہے مثلاً: جاندار کی تصویر جو کہ

شرعاً حرام ہے۔ بہت سے لوگ اپنے کسی بزرگ یا بچے کی یا کسی عالم یا پیر کی تصویر شوقِ بابرکت کے لیے گھر

میں رکھتے ہیں۔ اگر کوئی اس سے بچ جائے تو اخباروں اور رسالوں میں پھر بچوں کی نصابی کتابوں میں ضرور

موجود ہوتی ہے۔ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ میں حکومت کے احکام سے ہر گھر میں تصویر مجبوری بن چکی

ہے۔ اس کے بعد ٹیلی ویژن، وی سی آر کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے سے اس کے مضامین اثرات مزید

وسعت اختیار کر چکے ہیں۔ اسی طرح کافہ موسیقی ہے جو پہلے صرف فلمی گانوں کے ساتھ سنی جاتی تھی اور اس کو سننے کے لیے خاص اہتمام کرنا پڑتا تھا پھر ریڈیوئی وغیرہ کے ذریعے سے عام ہو گئی۔ اب تقریباً ہر گھر 'دکان' بس' کار اور ٹیکسی وغیرہ میں موجود ہے بلکہ نعتوں اور شریک نظموں کے ساتھ اس کی موجودگی نے عوام کی نظر میں اسے گناہ کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں وطن، قبیلہ، زبان، فرقہ، تنظیم اور پارٹی کی بنیاد پر تعصب بلکہ قتل و غارت بھی جدید دور کا ایک عظیم فتنہ ہے۔ مالی معاملات میں حکومتوں کے سود کی سرپرستی کرنے کی وجہ سے کوئی شخص اس کے اثرات سے محفوظ نہیں۔ اس طرح اور فتنے بھی ہو سکتے ہیں۔ ① رومیوں سے مراد مغرب کے عیسائی ممالک ہو سکتے ہیں۔ یہ علامات ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے اقوام متحدہ کے کسی فیصلے کا بھانہ بنا کر اسی غیر مسلم ممالک مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں۔ واللہ اعلم۔

۴۰۴۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ : حَدَّثَنَا
عَمْرُو ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ خَدِيجَةَ بِنْتِ
الْإِيمَانِ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِبْنَكُمْ ، وَتَجْلِدُوا
بِأَسْيَافِكُمْ . وَتَبْرُثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارًا كُفْمًا» .

۴۰۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَبَّانٍ ، عَنْ
أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَوْمًا بَارِئًا لِلنَّاسِ . فَأَتَاهُ رَجُلٌ
فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ ؟ فَقَالَ :
«مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ . وَلَكِنْ

۴۰۴۳- [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في الأمور بالمعروف والنهي عن المنكر، ح: ۲۱۷۰ من حديث الدراوردي به، وقال: 'حسن'، وقال الذهبي، 'حديث منكر' * عبدالله الأنصاري لم يعرفه ابن معين، ووثقه ابن حبان، والترمذي.
۴۰۴۴- [صحيح] تقدم، ح: ۶۶.

۳۶۔ ابواب الفتن

سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتْ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا كَانَتْ الْحَفَاةُ الْعُرَاءَ رُؤُسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا تَطَاوَلَ رِجَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبَنَاتِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. فِي خُمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ﴿۱﴾ فَكَلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةِ. [تفسير: ۳۴]



علامات قیامت کا بیان

نہیں جانتا لیکن میں تجھے اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو غم دے تو یہ اس کی ایک علامت ہے۔ جب نکلے پاؤں اور نکلے بدن والے (فقیر) لوگوں کے رئیس بن جائیں گے تو یہ بھی اس کی ایک نشانی ہے۔ جب بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے سے لمبی (اور اونچی) عمارتیں بنانے لگیں تو یہ بھی اس کی ایک علامت ہے۔ (قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ ”بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اسے جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کچھ کرے گا نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا صحیح خبروں والا ہے۔“

🌞 فائدہ: یہ حدیث پوری تفصیل سے سن کر ابن ماجہ کے مقدمہ کی احادیث میں گزر چکی ہے۔ (دیکھیے: حدیث: ۶۴)

۴۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلَّا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي. سَمِعْتُهُ مِنْهُ: ۴۰۴۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میرے بعد تمہیں وہ حدیث کوئی نہیں سناے گا۔ میں نے آپ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”قیامت کی بعض علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھالیا جائے گا جہالت پھیل جائے گی بدکاری

۴۰۴۵۔ أخرجه البخاري. العلم. باب رفع العلم وظهور الجهل، ح: ۸۱ من حديث شعبة به، وسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۶۶۷۱ عن ابن بشار به.

علامات قیامت کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُزْفَعَ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُو الرُّنَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرَّجَالُ، وَيَبْقَى النِّسَاءُ. حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً، قَيْمٌ وَاحِدٌ. عام ہو جائے گی شراب (کثرت سے) پی جائے گی مرد ختم ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”میرے بعد کوئی نہیں سائے گا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جن صحابہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ بصرہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ ② علم اٹھ جانے سے مراد دینی علوم کے ماہر علماء کا فوت ہو جانا ہے جس کی وجہ سے دینی رہنمائی ختم ہو جائے گی اور لوگ دینی علوم کے ماہر ہونے کے باوجود دین میں جاہل ہوں گے۔ ③ فاشی عام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں بے حیائی سے نفرت باقی نہیں رہے گی۔ آج کل ہماری شاعری ناول اور فلمیں وغیرہ بے حیائی پھیلانے میں پوری طرح مشغول ہیں۔ غیر مسلم مسلمان نوجوانوں کو آزادی، تفریح اور روشن خیالی کے نام سے آوارگی کا سبق دے رہے ہیں جس میں فی دنیٰ و دُش دنیٰ سی آر، کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کی جدید ایجادات کی وجہ سے بہت وسعت اور شدت پیدا ہو گئی ہے۔ ④ نشیات کی نئی نئی قسموں کا ظہور بھی نبی ﷺ کی پیش گوئی کو سچ ثابت کر رہا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے ہر ممکن اقدام کریں۔ ⑤ معاشرے میں مردوں کی تعداد خطرناک حد تک کم ہونے کی وجہ جنگوں میں مردوں کا قتل ہونا، باہمی جھگڑوں اور فسادات میں مارا جانا اور مختلف قسم کے حادثات میں مردوں کا زیادہ ہلاک ہونا وغیرہ ہے جس کی وجہ سے یہ قوت آئے گی کہ ایک آدمی بہت سی عورتوں کا کفیل ہوگا مثلاً: ماں خالہ دادی بیٹیاں، بہنیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں وغیرہ۔

۴۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۰۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ اس کے لیے آپس میں لڑیں گے اور ہر دس میں سے نو افراد قتل ہو جائیں گے۔“

۴۰۶۶۔ [ضعیف للذہبی] أخرجه أحمد: ۲/۲۶۱، ۳۴۶، ۴۱۵ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه البوصيري، وهو سند حسن، ولكنه شاذ لمخالفة حديث مسلم، ح: ۲۹/۲۸۹۴ "فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون" والله أعلم.

۳۶۔ ابواب الفتن .. علامات قیامت کا بیان

فَيُقْتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ. فَيُقْتَلُ، مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ، تِسْعَةٌ.

☀️ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے شاذ ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے ایک جملے کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ شیخ الہلبانی رحمہ اللہ اور دکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت [من کل عشرة تسعة] ”دس میں سے نو افراد“ والے جملے کے علاوہ حسن صحیح ہے کیونکہ مذکورہ جملہ شاذ ہے جبکہ محفوظ الفاظ [من کل مائة تسعة و تسعون] ”ہر سو میں سے ننانوے“ ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی اس جملے کو شاذ قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت اس جملے کے سوا حسن بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم، دیکھیے: (صحیح سنن ابن ماجہ للألبانی، رقم: ۳۸۶۱) و مسنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۴۰۴۷) ② دریائے فرات ترکی سے شروع ہو کر شام اور عراق میں سے گزرتا ہوا خلیج فارس میں گرتا ہے۔ ترکی کا وہ حصہ بھی اس سے سیراب ہوتا ہے جہاں ”کردستان“ کے نام سے الگ ملک بنانے کی تحریک چل رہی ہے۔ اور عراق کا وہ حصہ جہاں یہ سمندر میں گرتا ہے اس پر ان کو بیت دونوں کی سرحدوں کے قریب ہے اس لیے اس علاقے میں معدنی دولت کا خزانہ ظاہر ہونے پر علاقے کے ممالک میں جنگ کا چھڑنا ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ ہی علاقے کے ممالک کی سلامتی اور تحفظ کے نام پر بڑے ملک (امریکہ، روس اور چین وغیرہ) بھی اس دولت پر قبضہ ہمانے کے لیے جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ③ اس واقعہ کی پیشگی خبر دینے میں یہ حکمت ہے کہ سمجھ دار آدمی دولت کا لالچ نہ کریں اور جنگ میں شریک ہو کر جانیں نہ گنوائیں بالخصوص جبکہ یہ جنگ اتنی شدید اور خطرناک ہوگی کہ ننانوے فی صد لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور صرف ایک فی صد جنگجو زندہ بچیں گے۔ ان کا حال بھی رخصوں اور بیمار یوں کی وجہ سے قابل رشک نہیں ہوگا۔



۴۰۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: ۴۰۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ کہ مال بہت زیادہ ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور ہرج بہت ہوگا۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! حَتّٰی يَبْيُضَ الْمَالُ، وَتَقْطَعَ الْفَتَنُ، وَيَكْثُرَ ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے تین بار فرمایا: ”قتل“ اَنْهَرُجُ، قَالُوا: وَمَا اَنْهَرُجُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَتْلُ الْقَتْلِ، الْقَتْلُ، ثَلَاثًا.

۴۰۴۷۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۵۷/۲ من حديث العلاء، به مطولاً، وهذا طرف منه، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة عند مسلم وغيره.

۳۶- ابواب الفتن قرآن اور علم کے اٹھ جانے کا بیان

🌟 فوائد و مسائل: ① مال کی کثرت اسن و سکون کا باعث نہیں جب کہ ایمان و تقویٰ نہ ہو۔ ② فتنوں سے مراد مختلف قسم کے تعصبات بھی ہو سکتے ہیں جو قتل و غارت کا باعث بنتے ہیں اور ایسی چیزیں بھی جو ایمان کے لیے خطرے کا باعث ہیں، خصوصاً جب کہ لوگ دین کے علم سے بھی محروم ہوں۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ باب ۲۶- قرآن اور علم کا اٹھ جانا

(الصفحة ۲۶)

۴۰۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَهُمْ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «يَكُونُكَ أُمَّكَ، زِيَادُ بْنُ كُنْثٍ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ. أَوَلَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَفْقَرُونَ الشُّرَازَةَ وَالْإِنْجِيلَ، لَا يَتَعَمَّلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟»

۴۰۴۸ - حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کسی واقعے کا ذکر کیا اور فرمایا: ”علم پلے جانے کے وقت ہوگا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے؟ قیامت تک (اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”زیاد اتیری ماں تجھے روئے میں تو تجھے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھ دار آدمی خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن وہ ان میں موجود کسی حکم پر عمل نہیں کرتے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی بابت کافی تفصیل سے بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۸/۱۷۱۷ والممشكاة للألبانی: رقم: ۳۳۵/۲۷۷) ② قرآن کا علم صرف الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کا نام ہے۔ ③ صحابہ کرام ”علم“ کا لفظ صرف قرآن و حدیث

۴۰۴۸ - [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/۱۶۰، ۲۱۸ عن وكيعة، وصححه ابن كثير في تفسيره، والحاكم على شرط الشيخين: ۳/۵۹۰، ووافقه الذهبي، ورواه عمرو بن مرة عن سالم به، أحمد: ۴/۲۱۹، ومن طريقه الحاكم: ۱/۱۰۰، وأعله البوصيري بالانقطاع، ونقل عن البخاري قال: 'لم يسمع سالم من زياد بن لبيد'، وله شاهد منقطع عند الطبراني في الكبير: ۵/۲۶۵.

۳۶۔ ابواب الفتن قرآن اور علم کے اٹھ جانے کا بیان

کے لیے بولے تھے۔ باقی علوم کی حیثیت "فنون" کی ہے جن کا مقصد مادی ضروریات کو پورا کرنا یا مادی آسائشیں حاصل کرنا ہے۔

۴۰۴۹۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام اس طرح ٹھوہو جائے گا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں حتیٰ کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں یا نماز یا قربانی یا صدقہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ کی کتاب کو ایک ہی رات میں اٹھا لیا جائے گا اور زمین میں اس کی ایک آیت بھی نہیں رہے گی۔ لوگوں میں کچھ بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے بزرگوں کو لایا ہے۔ اے اللہ کہتے دیکھا تھا ہم بھی کہتے ہیں۔" (حضرت حذیفہؓ کے ایک شاگرد) حضرت صلہ بن زفرؓ نے کہا: انھیں لایا ہے۔ اے اللہ سے کیا فائدہ ہوگا جب انھیں نماز روزے قربانی اور صدقہ کا بھی علم نہیں ہوگا؟ حضرت حذیفہؓ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ انھوں نے تین بار یہ سوال کیا اور ہر دفعہ حضرت حذیفہؓ ان سے منہ پھیرتے رہے۔ تیسری بار ان کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: "اے صلہ! (اس دور میں) یہی انھیں جہنم سے بچالے گا۔"

۴۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاسٍ، عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَذْرُسُ الْأِسْلَامُ كَمَا يَذْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ. حَتَّى لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ. وَلَيَسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، فِي لَيْلَةٍ. فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ. وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ. يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَتَحْنُ نَقُولُهَا فَقَالَ لَهُ صَلَةٌ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَذْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَذِيفَةُ. ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا. كُلُّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ حَذِيفَةُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: «يَا صَلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ». ثَلَاثًا.



🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

اسے شواہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور اس پر مفصل تحقیق بحث کی ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔

۴۰۴۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: (۱/ ۴۷۳، ۵۴۵) من حديث أبي معاوية به، ولم أجد تصريح سماعه، وخالفه محمد بن فضيل فرواه عن أبي مالك عن رباعي عن حذيفة به موقوفاً، الدعاء له ص: ۳۰، ح: ۱۵، ومع ذلك صححه البوصري، والحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

۳۶۔ ابواب الفتن

قرآن اور علم کے اٹھ جانے کا بیان

واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة رقم: ۸۷۷) وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۴۰۴۹) ① کتاب کے شروع میں ایک حدیث گزری ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینے گا نہیں بلکہ عالم فوت ہو جائیں گے تو علم بھی ختم ہو جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ مقدمہ حدیث: ۵۲) اس جہالت کے نتیجے میں یہ صورت حال پیش آئے گی۔ ② جب لوگ اسلام پر عمل کرنا اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیں گے تب انھیں قرآن کے الفاظ سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ ③ فتنوں کے ایام میں تھوڑا عمل بھی نجات کے لیے کافی ہوگا کیونکہ اس دور میں تھوڑے اسلام پر عمل کرنا بھی مشکل ہوگا جیسے روس میں کیونسٹوں کے دور حکومت میں مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کے لیے منظم کوششیں کی گئی تھیں جس کے نتیجے میں روس اور دوسرے کیونسٹ ملکوں کے مسلمان علم سے اس طرح محروم ہو گئے کہ انھیں صرف اسلام کا نام یاد رہ گیا اور کچھ یاد نہ رہا۔

۴۰۵۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور ہرج زیادہ ہوگا۔“ اور ہرج سے مراد قتل و غارت ہے۔

۴۰۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ، يُوقَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ» وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۴۰۵۱۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے آگے (مستقبل میں) ایسا زمانہ آئے گا جس میں جہالت پھیل جائے گی، علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل و غارت۔“

۴۰۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا، يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُوقَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

۴۰۵۰۔ أخرجه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۲، ۷۰۶۳ من حديث الأعمش به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۲۶۷۲ عن ابن سيرين به.

۴۰۵۱ [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۶- أبواب الفتن

٤٠٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِرَفْعِهِ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتُظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

(المعجم ۲۷) - بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ

(التحفة ۲۷)

٤٠٥٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ: قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَتَقَطِّرُ الْأَخَرُ: حَدَّثَنَا: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ» قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ: يَعْنِي وَنَسَطَ قُلُوبَ الرِّجَالِ.



وَنَزَلَ الْقُرْآنُ. فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ

دیانت داری کے ختم ہو جانے کا بیان

۳۰۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ قریب ہو جائے گا علم کم ہو جائے گا حریصانہ کل عام ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل۔“

باب ۲۷- دیانت داری کا ختم ہو جانا

۳۰۵۳- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی (کہ وہ واقع ہو گئی ہے) اور دوسری (کے واقع ہونے) کا مجھے انتظار ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”امانت (دیانت داری کی مفت) لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔“ (حدیث کے راوی علی بن محمد طنفسی نے کہا: ”جَذَرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ سے مراد ”وَسَطُ قُلُوبِ الرِّجَالِ ہے یعنی دل کے درمیان میں.....

اور قرآن نازل ہوا ہم نے قرآن بھی سیکھا اور سنت بھی سیکھی (چنانچہ یہ خوبی خرید پختہ ہو گئی۔)

پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس کے اٹھ جانے کے

٤٠٥٢- أخرجه البخاري، الفتن. باب ظهور الفتن، ح: ٧٠٦١ من حديث عبد الأعلى به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ١٢/٢٦٧٢ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

٤٠٥٣- أخرجه البخاري، الرقاق، باب رفع الأمانة، ح: ٧٢٧٦، ٧٠٨٦، ٦٤٩٧ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب، ح: ٢٣٠/١٤٣ من حديث وكيع به.

۳۶- آیات الفتن

الْثَّوْمَةَ، فَتَرْفَعُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَقْطُلُ أَثَرَهَا
كَأَثَرِ الْوَكْتِ. ثُمَّ يَتَأَمُّ الثَّوْمَةَ، فَتَنْتَرِعُ الْأَمَانَةُ
مِنْ قَلْبِهِ، فَيَقْطُلُ أَثَرَهَا كَأَثَرِ الْمَجْلِ. فَتَحْجَمِرُ
دَحْرَجَتُهُ عَلَى رِجْلِكَ فَتَقِطُ، فَتَرَاهُ مُتَتَبِّرًا،
وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ۝

دیانت داری کے ختم ہو جانے کا بیان
بارے میں بیان کیا اور فرمایا: ”آدمی ایک بار سوئے گا تو
امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی اس کا ایک نشان
رہ جائے گا جیسے ایک نقطے کا نشان۔ پھر وہ سوئے گا تو
(باقی ماندہ) امانت بھی اس کے دل سے اٹھ جائے گی تو
اس کا اثر ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا جیسے تیرے
پاؤں پر انگارہ گر پڑے اور وہ پھول جائے۔ تجھے وہ
ابھرا ہوا نظر آتا ہے حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔“

ثُمَّ أَخَذَ حَذِيفَةُ كَفًّا مِنْ حَصَى، فَدَحْرَجَهُ
عَلَى سَاقِهِ.

(یہ کہتے ہوئے) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مٹی بھر
نکڑیاں لے کر اپنی پنڈلی پر گرائیں۔

قَالَ: «فَيَصْبِغُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ وَلَا يَكَاذُ
أَخَذَ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ. حَتَّى يَقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي
فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا. وَحَتَّى يَقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا
أَغْفَلَهُ وَأَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ
خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ».

آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”پھر لوگ ایک
دوسرے سے لین دین کیا کریں گے اور کوئی بھی امانت
ادائیں کرے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک
دیانت دار آدمی بھی ہے۔ اور حتیٰ کہ ایک آدمی کے
بارے میں کہا جائے گا: وہ کتنا عقل مند ہے! کتنا باہمت
ہے! کتنا سمجھ دار ہے! حالانکہ اس کے دل میں رانی کے
ایک دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا۔“

وَلَقَدْ أَنَىٰ عَلَيَّ زَمَانٌ. وَلَسْتُ أَبَالِي أَيْحُكُم
بَانِعْتُ. لَيْنَ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدُّنِي عَلَيَّ
إِسْلَامُهُ. وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
لَيَرُدُّونَ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَمَا كُنْتُ
لِلْبَانِيَعِ إِلَّا فُلَانًا وَقُلَانًا.

اور (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) مجھ پر ایک
وقت وہ تھا کہ مجھے کسی سے لین دین کرنے میں کوئی پروا
نہیں ہوتی تھی۔ (مجھے یقین ہوتا تھا کہ) اگر وہ مسلمان
ہے تو اس کا ایمان اسے میرے پاس (میرا حق ادا
کرنے کے لیے) واپس لے آئے گا اور اگر وہ یہودی
یا عیسائی ہے تو اس کا عامل (وہمہ دار) اسے میرے پاس
لے آئے گا۔ لیکن آج تو (یہ حالت ہے کہ) میں فلاں
اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

۳۶۔ ابواب الفتن

قیامت کی بڑی نشانیوں کا بیان

🌞 نوائد و مسائل: ① دیانت داری مسلمان کے کردار کی اہم ترین صفت ہے۔ ② سوتے ہوئے دل سے دیانت داری کا وصف ختم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں یہ صفت بہت تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتیٰ کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا ایک وقت میں وہی بد دیانت بن جائے گا۔ ③ آبلے سے تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے بظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے حالانکہ وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ بظاہر نیک ہوں گے لیکن ان کے دل نیکی سے خالی ہوں گے۔ ④ غیر اسلامی معاشرے میں دھوکا فریب ایک خوبی سمجھا جاتا ہے اور اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو ایسے نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اب قابل اعتماد افراد بہت کم رہ گئے ہیں۔

۴۰۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا کو چھین لیتا ہے۔ اور جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو تجھے وہ شخص ناپسندیدہ اور قابل نفرت محسوس ہوتا ہے۔ جب وہ ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہو جاتا ہے تو اس سے دیانت داری چھین لی جاتی ہے۔ جب اس سے دیانت داری چھین جاتی ہے تو تو اسے خائن اور خیانت میں مشہور دیکھتا ہے۔ جب وہ خائن اور خیانت میں مشہور ہو جاتا ہے تو اس سے رحم دلی چھین جاتی ہے۔ جب اس سے رحم دلی چھین جاتی ہے تو اسے لعنتی اور لوگوں سے اس پر لعنتیں پڑتی دیکھتا ہے۔ جب تو اسے لعنتی دیکھے اور اس پر لعنتیں پڑ رہی ہوں تو اس کی گردن سے اسلام کا قلاب اتر جاتا ہے۔“

باب: ۲۸۔ (قیامت کی بڑی نشانیاں)

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْآيَاتِ (التلحفة ۲۸)

۴۰۵۵۔ حضرت ابوسریحہ (حذیفہ بن اسید غفاری)

۴۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۵۴۔ [إسناده موضوع] وضعه البوصيري لضعف سعيد بن مسنان الحنفي الكلبي الحمصي أبي مهدي، وهو "متروك"، ورماه الدارقطني وغيره بالوضع.
۴۰۵۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۴۰۴۱.

۳۶- ابواب الفتن

وَيَكُفُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قُرَابِ الْقُرَّازِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ، أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ حَدِيثِ بْنِ أَبِي سَبِيدٍ، أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: اِطَّلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. وَالذُّجَانُ. وَاللِّحْخَانُ. وَالذَّابَّةُ. وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خُسُوفٌ بِالْمَشْرِقِ. وَخُسُوفٌ بِالْمَغْرِبِ. وَخُسُوفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ. وَتَأْذَنُ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ أَتَيْنَ، تَسُوفُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ. تَبَيُّثُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا. وَثَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا».

قیامت کی بڑی نشانیوں کا بیان ﷺ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالا خانے سے جھانکا اور فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، دھواں، ذابۃ الارض، یاجوج و ماجوج، حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷺ کا ظہور (نزول) اور زمین میں جھنس جانے کے تین واقعات: ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ اور (یمن کے شہر) عدن آبیں کی گہرائی سے ایک آگ کا ظہور جو لوگوں کو ہانک کر حشر کے میدان میں لے آئے گی۔ جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو وہ (آگ) بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی۔ جب وہ دو پہر کو (آرام کے لیے) قیلولہ کریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① ذابۃ الارض کی احادیث باب: ۳۱ میں مغرب سے سورج طلوع ہونے کی احادیث: باب: ۳۲ میں دجال کے ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے بارے میں احادیث: باب: ۳۳ میں آ رہی ہیں۔ ② سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ دنیا کا نظام ختم ہو رہا ہے۔ اب قیامت کے مراحل شروع ہیں جن کا تعلق عالم آخرت سے ہے اس لیے اس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوگی جیسے موت کے وقت فرشتے نظر آ جانے پر توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ③ دجال کا فتنہ بہت عظیم فتنہ ہے۔ وہ یہود کا لیڈر ہوگا اور مسلمانوں کی گمراہی کا باعث ہوگا۔ ④ یہودیوں نے سچے سچ (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کا انکار کیا کیونکہ انھوں نے دنیا میں یہود کے غلبے کا وعدہ نہیں فرمایا۔ دجال کے ایام میں یہود کو قبی طور پر ترقی اور غلبہ حاصل ہوگا۔ ⑤ بعض مسلمان کہلاتے والے لہرتے بھی امام مائب کے ظہور کے منتظر ہیں۔ ممکن ہے دجال کے شعبدے دیکھ کر وہ بھی اسے اپنا امام تسلیم کر لیں۔

۴۰۵۶- حَدَّثَنَا خَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ۴۰۵۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۶۔ ابواب الفتن

قیامت کی بڑی نشانیوں کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھ چیزوں سے پہلے پہلے عمل کر لو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں ذابۃ الارض، دجال آدمی کا ذاتی مسئلہ (موت) اور عام لوگوں کا معاملہ (عمومی فتنہ)۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ . أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سَيَّانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ بَيِّنَاتٍ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَالْدُّخَانُ ، وَذَابَةُ الْأَرْضِ ، وَالْجَالُ ، وَخُوصُصَةٌ أَحَدِكُمْ ، وَأَمْرُ الْعَامَّةِ» .

🌞 فوائد و مسائل: ① مغرب سے سورج طلوع ہونے پر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اس لیے اس سے پہلے پہلے غلوصی دل سے توبہ کر کے نجات کا بندوبست کر لینا ضروری ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دھواں کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کے کفر اور ظلم کی وجہ سے ان کے خلاف بددعا کی تو ان پر قحط مسلط ہوا حتیٰ کہ بھوک کی وجہ سے انھیں نضا صاف ہونے کے باوجود دھواں ہی دھواں محسوس ہوتی تھی۔ (صحیح البخاری، التفسیر، سورة حَم الدخان، باب «يَنْفُثُ النَّاسُ هَذَا عَذَابَ الْيَمِّ» حديث: ۳۸۲۱) لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیر مطالعہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علامت ابھی ظاہر نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے قریب ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ انصار میں سے ہیں۔ نبی ﷺ کی ہجرت کے بعد انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنا شروع کی جبکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کر وہ واقعہ کی دور کا ہے۔ ③ زندگی میں نیک اعمال کمائے جاسکتے ہیں، موت کے بعد یہ موقع ختم ہو جاتا ہے اس لیے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ④ بہت سے فتنے ایسے ہیں جن میں انسان گمراہ ہو سکتا ہے اس سے پہلے نیکیاں کرنے سے امید کی جاسکتی ہے کہ فتنے کے دوران میں اللہ کی طرف رہنمائی اور توفیق حاصل ہو جائے۔



۴۰۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ . حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے الخَلَّالُ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَمَّارَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأُمَيْتِيِّ بْنِ قُتَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۰۵۷۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کی) نشانیاں دو سو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔“

ح: ۱۲۹، ۱۲۸/۲۹۴۷ من حدیث ابی ہریرۃ بہ .

۴۰۵۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه العقیلی: ۳/۳۲۹ من حدیث الحسن بن علی الصمدانی به، وصححه الحاكم: ۴/۴۲۸ علی شرط الشيخین، وتعقبه الذہبی بقوله: "أحسبه موضوعاً وعون ضعوفه"، وأوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات: ۳/۱۶۷، ۱۶۸، وضعفه البوصیری * عون ضعيف كما فی التقریب وغيره .

قیامت کی بڑی نشانوں کا بیان

۳۶۔ أبواب الفتن

أَنَسِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْآيَاتُ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ».

۳۰۵۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے: چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے، پھر ان سے متصل ایک سو بیس سال ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور میل ملاپ رکھنے والے لوگ ہوں گے، پھر ان سے متصل ایک سو ساٹھ سال تک ایک دوسرے سے ناراض رہنے والے اور قطع تعلق کرنے والے لوگ ہوں گے، پھر اس کے بعد قتل و عارت ہوگی، پانچ جانا، پانچ جانا!“

۴۰۵۸۔ حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُمِّي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: فَأَرْبَعُونَ سَنَةً، أَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةً سَنَةً، أَهْلُ تَرَاحُمٍ وَتَوَاصُلٍ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، إِلَى سِتِينَ وَمِائَةً سَنَةً، أَهْلُ نَدَابِرٍ وَتَقَاطُعٍ، ثُمَّ الْفُرْجُ الْفُرْجُ، النَّجَا النَّجَا».

(م) دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے پانچ طبقے ہیں: ہر طبقہ چالیس سال کا ہے۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا طبقہ علم اور ایمان والوں کا ہے۔ دوسرا طبقہ ستر چالیس سے ستر اسی تک نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے۔“ پھر راوی نے مذکورہ روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا حَازِمٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَنْزِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُسَوِّزُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمِّي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا، فَأَمَّا طَبَقَتِي وَطَبَقَةُ أَصْحَابِي، فَأَهْلُ عِلْمٍ

۴۰۵۸۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف يزيد، وتقدم، ح: ۱۰۸۰، وعبد الله بن مسفل مجهر (تقريب).

۴۰۵۸۔ (م) [إسناده ضعيف جدًا، باطل] وقال البوصيري: [هذا إسناده ضعيف، أبو معن والمسود بن الحسن وخازم العنزي مجهولون]، قال أبو حاتم: "هذا الحديث باطل" وقال الذهبي في المسود: حديث منكر [، وله شواهد موضوعة عند ابن حبان في المجروحين: ۱۷۱/۲، وابن الجوزي في الموضوعات: ۱۹۷، ۱۹۶/۳، وغيرهما].

۳۶- ابواب الفتن

زمین میں جھنسنے جانے کے واقعات کا بیان

وَأَيُّمَانٍ. وَأَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ، مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، فَأَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَىٰ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

باب: ۲۹- زمین میں جھنسنے جانے

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْخُسُوفِ

(المتحفہ ۲۹)

کے واقعات

۴۰۵۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے (انسانوں کی) صورتیں بدلیں گی وہ زمین میں دھنسیں گے اور ان پر پتھر برسے گا۔“

۴۰۵۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ

الْجَهَنَّمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ ابْنِ سَلِيمَانَ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْحٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ①: ساتھ امتوں میں صورتیں مسخ ہونے کے واقعات ہوئے ہیں جیسے عقیقہ کے دن مچھل کا

شکار کرنے والوں کو بندر بتا دیا گیا: دیکھیے (سورہ اعراف: آیت ۱۶۳-۱۶۴) قیامت کے قریب اس امت میں بھی ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ ②: حضرت لوط علیہ السلام کی بدکار قوم پر پتھر برسائے گئے: دیکھیے (سورہ ہود: آیت ۸۲) اور قارون کو زمین میں دھسا دیا گیا: دیکھیے (سورہ قصص: آیت ۸۱) قیامت کے قریب بھی مجرموں کو اس طرح کی سزائیں ملیں گی۔

358

۴۰۶۰- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”میری امت کے آخر میں زمین میں دھنسنے صورتیں بگڑ جائے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“

۴۰۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَشْلَمَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْحٌ وَقَذْفٌ».

۴۰۵۹- [صحیح] أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ: ۱۲۱/۷ من حدیث بشیر بہ، وأعله البوصیری بالانقطاع بین مبار وطارق، وله شواهد، انظر، ح: ۴۰۶۱.

۴۰۶۰- [صحیح] أخرجه عبد بن حمید، ح: ۴۵۲، والطبرانی: ۱۵۰/۶، ح: ۵۸۱۰ من حدیث عبد الرحمن، وقد تقدم، ح: ۲۳۸ بہ، ومن أجله ضعف البوصیری، وله شواهد، منها الحدیث الآتی.

۴۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَمَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُفَرِّقُكَ السَّلَامَ. قَالَ: إِنَّهُ بَلَعَنِي أَنَّهُ قَدْ أَخَذْتُ. فَإِنْ كَانَ قَدْ أَخَذْتُ، فَلَا تُقْرِئُهُ مِنِّي السَّلَامَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمِّي - أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - مَنْحٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ» وَذَلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

۴۰۶۱۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس شخص نے بدعت اختیار کی ہے۔ اگر اس نے واقعی بدعت اختیار کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میری امت میں“ یا (آپ نے فرمایا: ”اس امت میں صورتیں بگڑ جائیں زمین میں دھنسے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تقدیر (کا انکار کرنے) والوں میں ہوں گے۔

فائدہ: تقدیر کے انکار کا فقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور ہی میں شروع ہو گیا تھا اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس قسم کی شاعت دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا کہ یہی گمراہ فرقہ اس قسم کے عقائد کا ممتحن ہے۔

۴۰۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْثِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي أُمِّي خَسْفٌ وَمَنْحٌ وَقَذْفٌ».

۴۰۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں زمین میں دھنسے، صورتیں بگڑنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“

(المعجم ۳۰) - بَابُ جَيْشِ النَّبِيِّ

(التحفة ۳۰)

باب: ۳۰۔ مقام بیداء کا لشکر

۴۰۶۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے

۴۰۶۱۔ [استادہ حسن] أخرجه أبوداود، السنة، باب من دعا إلى السنة، ح: ۴۱۶۳ من حديث أبي صخر حميد بن زياد به، وأخرجه الترمذي، ح: ۲۱۵۲ عن ابن بشار به، وقال: "حسن صحيح غريب".

۴۰۶۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۶۳/۲ من حديث الحسن بن عمرو به، وأعله البوصيري بالانقطاع، والحديث السابق شامدله، وذكره الحاكم في المستدرک: ۴/۴۵.

۴۰۶۳۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، حرمة الحرم، ح: ۲۸۸۳ من حديث سفيان به، وصححه

۳۶۔ ابواب الفتن

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّيَّةَ بِنِ
صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ
جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي
حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«لَيُؤْمَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ. حَتَّى إِذَا
تَكَاثَرُوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ
بِأَوْسَطِهِمْ. وَيَتَنَادَى أَوْلَاهُمْ آخِرَهُمْ.
فَيَخْسَفُ بِهِمْ. فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ
الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ».



فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ، طَنَّنَا أَنَّهُمْ
هُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ
تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

مقام بیداء کے لشکر کا بیان

روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما
رہے تھے: ”ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے
اس کی طرف آئے گا حتیٰ کہ جب وہ بیداء میں پہنچیں
گے تو لشکر کا درمیانی حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔
ان کے آگے والے اپنے پیچھے والوں کو آوازیں دیں
گے تو انھیں بھی دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں سے صرف
ایک آدمی بھاگ کر بچے گا جس سے دوسروں کو اس
واقعہ کا علم ہوگا۔“

(حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب
حجاج کا لشکر (مکہ پر حملہ کرنے کے لیے) آیا تو ہم نے
گمان کیا کہ یہ وہی لوگ ہیں (جن کا ذکر اس حدیث
میں ہے۔) ایک آدمی نے (یہ حدیث سن کر عبداللہ
بن صفوان رضی اللہ عنہ سے) کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں بولا اور حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی طرف (اپنے پاس سے بنا
کر) جھوٹی بات منسوب نہیں کی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
کے حامی تھے۔ حجاج بن یوسف کے حملے کے وقت کعبہ شریف کے غلاف کو پکڑے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے
والد حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے قریب زمانہ میں فوت
ہوئے۔ (تقریب التہذیب) ② بیداء اس ہموار زمین کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز نہ اگتی ہو۔ مکہ شریف اور
مدینہ شریف کے درمیان ایک مقام کا نام بھی بیداء ہے۔ حدیث میں غالباً دوسرے معنی مراد ہیں۔ ③ یہ واقعہ
قیامت کے قریب پیش آئے گا۔

۳۶- ابواب الفتن

مقام ہیداء کے لشکر کا بیان

۴۰۶۴- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اس کعبہ پر حملے کرنے سے باز نہیں آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر حملہ آور ہوگا۔ جب وہ مقام ہیداء پر یا بنجر میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے اور پیچھے والوں کو زمین نکل لے گی اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔“

۴۰۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا شَفِيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ، حَتَّى يَغْزُوَ جَيْشٌ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأُولِهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ. وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ».

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ: «يَنْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ».

میں نے عرض کیا: اگر ان میں کوئی ایسا شخص ہو جسے زبردستی لایا گیا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ انہیں ان نیتوں کے مطابق اٹھائے گا جو ان کے دلوں میں تھیں۔“

۴۰۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَالُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ، سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمْ الْمُكْرَهُ؟ قَالَ: «إِنَّهُمْ يَنْعَثُونَ عَلَى بَيِّنَاتِهِمْ».

۴۰۶۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جسے دھنسا دیا جائے گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شاید ان میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جسے جبر سے لایا گیا ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① بڑے جرم کے ارتکاب پر اللہ کا عذاب بعض اوقات مجرموں کو دنیا ہی میں پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کے ساتھ چلنے والے بھی عذاب کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ ③ قیامت کو سزا صرف مجرموں کو ملے گی۔

۴۰۶۴- [صحیح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في الخسف، ح: ۲۱۸۴ من حديث أبي نعيم الفضل بن دكين به، وقال: 'حسن صحيح'، والحديث السابق شاهد له.

۴۰۶۵- [صحیح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب حديث الخسف بجيش البیداء، ح: ۲۱۷۱ عن نصر بن علي به، وانظر الحديث السابق.

۳۶۔ أبواب الفتن

ذابۃ الأرض کا بیان

گی خواہ وہ جرم کا ارتکاب کرنے والے افراد ہوں یا ان سے کسی نہ کسی انداز سے تعاون کرنے والے یا ان کے جرم کو معمولی سمجھ کر روکنے کی کوشش نہ کرنے والے یا ان کے جرم سے نفرت نہ رکھنے والے ہوں۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ ذَابَّةِ الْأَرْضِ

باب: ۳۱۔ ذَابَّةُ الْأَرْضِ کا بیان

(التحفة ۳۱)

۴۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۰۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ذَابَّةُ الْأَرْضِ ظاہر ہوگا تو

سَلَمَةُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ

اس کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد رضی اللہ عنہ کی انگلی

خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ہوگی اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ وہ عصا

قَالَ: «تُخْرِجُ الذَّابَّةَ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ

کے ساتھ موسیٰ کے چہرے کو روشن کر دے گا اور انگلی

ابْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ،

کے ساتھ کافری ناک پر نشان لگا دے گا حتیٰ کہ محلے کے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ

لوگ جمع ہوں گے تو (ایک دوسرے کو اس طرح

بِالْعَصَا. وَتَخْطُمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ،

مخاطب کریں گے کہ) یہ کہے گا: اے مومن! اور وہ کہے

حَتَّىٰ أَنْ أَهْلَ الْجَوَاءِ لِيَجْتَمِعُونَ. فَيَقُولُ

گا: اے کافر!

هَذَا: يَا مُؤْمِنٌ وَيَقُولُ هَذَا: يَا كَافِرٌ».

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

(امام ابن ماجہ کے شاگرد) ابو الحسن قطان نے

ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

(اپنی عالی سند سے بھی) اس سے ملتی جلتی حدیث

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

بیان کی ہے۔

وَقَالَ فِيهِ مَرَّةً. فَيَقُولُ هَذَا: يَا مُؤْمِنٌ

اور اس میں ایک مرتبہ فرمایا: تو یہ کہے گا: اے مومن!

وَهَذَا: يَا كَافِرٌ

اور یہ (کہے گا): اے کافر!

فَأَمْرُهُ مَذْكُورٌ رَوَيْتُ سَنَدًا ضَعِيفًا

ہے۔

هِيَ تَاهِمٌ ذَابَّةُ الْأَرْضِ كَظَهَرَ دُوسَرِي صَحِيحٌ أَحَادِيثُ

سے ثابت ہے۔

وَكَيْفِيَّةٌ (مسن ابن ماجہ' حدیث: ۴۰۵۵/۴۰۵۶)

۴۰۶۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب ومن] سورة النمل، ح: ۳۱۸۷ من حديث حماد

به، وقال: "حسن غريب" * علي بن زيد تقدم حاله، ح: ۱۱۶، وشيخه مجهول (تقريب) له عن أبي هريرة ثلاثة

أحاديث منكرو، قاله ابن القطان.

۴۰۶۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب ومن] سورة النمل، ح: ۳۱۸۷ من حديث حماد

به، وقال: "حسن غريب" * علي بن زيد تقدم حاله، ح: ۱۱۶، وشيخه مجهول (تقريب) له عن أبي هريرة ثلاثة

أحاديث منكرو، قاله ابن القطان.



۳۶- أبواب الفتن

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا بیان

۴۰۶۷- حضرت بریدہ بن حبیب السلیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے مکہ کے قریب دیہات میں ایک جگہ لے گئے۔ دیکھا تو وہ خشک زمین تھی جس کے ارد گرد پتہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ذَا بَئِ الْأَرْضِ اس جگہ سے نکلے گا۔" میں نے دیکھا کہ وہ جگہ ایک بالشت لمبی اور پون بالشت چوڑی تھی۔

۴۰۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَسَا، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، رُئَيْجٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ، قَرِيبٌ مِنْ مَكَّةَ. فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ، حَوْلَهَا رَمْلٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَخْرُجُ الذَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ». فَإِذَا فُتِرَ فِي شَيْبَرٍ.

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ نے فرمایا: اس سے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو وہ جگہ میرے اس عصا کی پٹائش کے ساتھ اتنی اتنی (سیج) ہو چکی تھی۔ (عبداللہ کے شاگرد فرماتے ہیں:) یہ کہتے وقت عبداللہ نے ہمیں اپنا عصا دکھایا۔

قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ: فَحَجَّجْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَيْنٍ. فَأَرَانَا عَصَاهُ. فَإِذَا هُوَ بِعَصَايَ هَذِهِ. كَذَا.

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دوسری صحیح حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ دجال شام اور عراق کے درمیان کی سمت سے ظاہر ہوگا۔ (دیکھئے حدیث: ۳۷۷۵)

باب: ۳۲- سورج کا مغرب سے

(المعجم ۳۲) - بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ

طلوع ہونا

مَغْرِبِهَا (التحفة ۳۲)

۴۰۶۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے (مغرب سے طلوع ہوتا) دیکھیں گے تو

۴۰۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا

۴۰۶۷- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه أحمد: ۳۵۷/۵ من حديث أبي ثُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ الْأَزْدِيُّ بِهِ، وَضَعْفَهُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ "مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ" مَعَ جَلَالَتِهِ "كَمَا فِي الْقُرْبِيبِ".

۴۰۶۸- أخرجه البخاري، التفسير، باب "لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا"، ح: ۴۶۳۵ من حديث عُمَارَةَ بِهِ، وَمُسْلِمٌ، الْإِيْمَانِ، بَابُ بَيَانِ الْإِيْمَانِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ فِيهِ الْإِيْمَانُ، ح: ۱۵۷ عن ابن أبي شَيْبَةَ بِهِ.

۳۶۔ ابواب الفتن . سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا بیان

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَى النَّاسُ، آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا. فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ. زمین پر موجود تمام لوگ ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت کسی کو ایمان لانے سے فائدہ نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کے نظام میں تبدیلی اور اس کے خاتمے کے قریب آنے کا واضح اشارہ ہے۔ ② اس نثانی کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی البتہ مومنوں کے ایک اعمال باقی رہیں گے۔

۴۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التِّيمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجُ، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ، ضُحَى». حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور ضحیٰ (چاشت) کے وقت لوگوں کے سامنے دابہ کا ظاہر ہونا ہے۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان میں سے جو علامت بھی پہلے ظاہر ہوئی دوسری اس سے قریب ہوگی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے خیال میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (دابہ کے ظہور سے) پہلے ہوگا۔

۴۰۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرَّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج غروب ہونے کی سمت میں ایک کھلا ہوا دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر



۴۰۶۹۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض... الخ، ح: ۲۹۴۱ من حديث سفیان الثوري به.

۴۰۷۰۔ [حسن] تقدم، ح: ۴۷۸.

۳۶- آیات الفتن دجال کے تختے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

عَسَائِلَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ النَّابُ مَفْتُوحًا لِلنُّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهُمْ لَمْ تَكُنْ أَمَنَّتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهِمْ خَيْرًا».

سال (میں طے ہونے والا فاصل) ہے۔ وہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا رہے گا حتیٰ کہ سورج اس کی طرف سے طلوع ہو۔ جب وہ ادھر سے طلوع ہوگا تو کسی ایسے شخص کو ایمان سے فائدہ نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لاچکا ہوگا یا جس نے ایمان لا کر نیکی نہیں کی ہوگی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① توبہ قبول کرنا اللہ کی صفت ہے۔ دروازے کا کھلا ہونا اس کا ظاہری مظہر ہے۔ ② توبہ کا دروازہ ان نبوی اشیاء میں سے ہے جنہیں دیکھ بغیر ان پر ایمان لانا ضروری ہے جیسے ہم جنت اور جہنم پر دیکھے بغیر ایمان رکھتے ہیں۔ ③ زمین و آسمان کا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہے ان قوانین فطرت کو ختم یا تبدیل کر سکتا ہے۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ (التحفة ۳۳)

باب: ۳۳- دجال کا فتنہ، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج ماجوج کا ظہور

۴۰۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدَّجَالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَشْرِيِّ. جُفَاؤُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَتَارُهُ جَنَّةً، وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

۴۰۷۱- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے۔ زیادہ بالوں والا ہے۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (اصل میں) پارغ ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) آگ ہوگی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دجال ایک مافوق الفطرت شخصیت ہے لیکن وہ کوئی افسانوی کردار نہیں بلکہ حقیقت میں موجود ہے۔ یہودی مذہب پر ہے۔ ایک خاص وقت پر ظاہر ہوگا۔ ② جب دجال ظاہر ہوگا تو ایسے شعبہ

۳۶- ابواب الفتن دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

دکھائے گا جس سے کمزور ایمان والے دھوکا کھا جائیں گے اور اس کے دعوے کو تسلیم کر کے اسے معبود بنا لیں گے۔ صحیح العقیدہ مسلمان اس سے دھوکا نہیں کھائیں گے۔ ⑤ اس کی جنت اور جہنم بھی ایک شعبہ ہوگا اس لیے مومن کو اس کی جہنم سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور اس کی جنت کے لالچ میں نہیں آنا چاہیے کیونکہ جنہیں وہ اپنی جہنم میں پھینکے گا وہ اس میں ٹھنڈا پانی، دوسری نعمتیں اور راحت پائیں گے اور اس کی جنت میں جانے والے اللہ کی طرف سے سزا کے مستحق ہوں گے۔

۴۰۷۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
الْجَهَنَّمِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَ مُحَمَّدُ
ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ:
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ،
عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ
أَرْضٍ بِالشَّامِ، يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانٌ. يَتَّبِعُهُ
أَقْوَامٌ، كَأَنَّهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ».

۴۰۷۳- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حدیث بیان
کرتے ہوئے فرمایا: ”دجال مشرق کی ایک زمین سے
نکلے گا“ خراسان کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اس کا اتباع
کریں گے ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تار
ڈھال ہوتی ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① جس علاقے کو ماضی میں ”خراسان“ کہا جاتا تھا اس میں اکثر حصہ موجودہ افغانستان کا ہے کچھ حصہ موجودہ ایران کا اور روس سے آزاد ہونے والی ان ریاستوں کا ہے جو افغانستان کے شمال میں واقع ہیں۔ ② چڑے کی تار ڈھال کی طرح چھٹے چہروں والے لوگ چین میں تبت میں پاکستان کے شمالی علاقوں (گلگت اور بلتستان وغیرہ) میں اور جاپان میں پائے جاتے ہیں۔ حدیث میں انہی علاقوں میں سے کسی علاقے کے باشندے مراد ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے خراسان کے بعض علاقوں کے لوگ بھی ایسے ہوتے ہوں۔ واللہ اعلم۔

۴۰۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
۴۰۷۳- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۰۷۲- [حسن] أخرجه الترمذي، باب ما جاء من أين يخرج الدجال، ح: ۲۲۳۷ من حديث روح به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۵۲۷/۴، والذهبي * ابن أبي عروبة تابعه عبد الله بن شاذب عند أبي يعلى وغيره، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۲۲۵ بتحقيقي.

۴۰۷۳- أخرجه البخاري، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۷۱۲۲ من حديث إسماعيل به، ومسلم، الفتن، باب في الدجال وهو أمون على الله عز وجل، ح: ۱۱۵/۲۹۲۹ عن ابن نمير به.

۳۶- ابواب الفتن دجال کے قتل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یا جوج ماجوج کے ظہور کا بیان
 تُنْبِئُكَ، وَعَلَيْ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي خَارِزَمٍ، عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيِّينَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتَهُ وَقَالَ ابْنُ نُعْمِرٍ: أَشَدُّ سَوْأًا مِنِّي. فَقَالَ لِي: «مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟» قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ. قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

☀ قاعدہ: [هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ] کا ایک مفہوم تو یہ ہے جو ترجمے میں اختیار کیا گیا ہے، یعنی دجال اتنا ذلیل ہے کہ اللہ اسے یہ چیزیں عطا نہیں فرمائے گا بلکہ یہ محض ظاہری دھوکا ہوگا۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ممکن ہے کہ جب اللہ کے ہاں ذلیل ہونے کے باوجود اسے بڑے بڑے شعبہ دے دکھانے کا اختیار دیا گیا ہے تو کھانا اور پانی تو معمولی چیز ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا ہے کہ دجال اتنا ذلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان شعبہ دوں کو اس کی سچائی کا ثبوت نہیں دے گا بلکہ ایسی چیزیں ظاہر فرما دے گا جن سے اس کا جھوٹا ہونا واضح ہو جائے مثلاً: اس کے کفر کی واضح علامت (پیشانی پر) 'ک'، 'ف'، 'ر' لکھا ہونا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ شخص پڑھ لے گا۔ (فتح الباری: ۱۱۹/۱۳)

۴۰۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُعْمِرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ. وَكَانَ لَا يَضَعُ عَلَيْهِ، قَبْلَ ذَلِكَ، إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۴۰۷۵- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے حالانکہ اس سے پہلے آپ ﷺ صرف جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ کے لیے) منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ لوگوں کو اس سے پریشانی ہوئی۔ کوئی کھڑا تھا کوئی بیٹھا تھا۔ رسول اللہ

۴۰۷۴- [[سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، ح: ۴۲۲۷ من حديث إسماعيل بن أبي خالد. قلت: مجالده ضعيف كما تقدم، ح: ۱۱، وتقدم بالفاظ: "معني القبولة ... فرح نبيكم" ما أنا بمخيرتكم ... ولا سائلتكم"، "يظهر الحزن، شديد التشكي" ابن عمان وبيسان" "فخر ثلاث زفات"، وهي ضعيفة، وبإني الحديث صحيح، وحديث سلم: (۲۹۴۲) يعني عنه.

۳۶۔ ابواب الفتن

وہاں کے فتنے حضرت مصطفیٰ ﷺ کے نزول اور باجونا جونا کے ظہور کا بیان

ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ (پھر فرمایا):
 ”اللہ کی قسم! اس جگہ میں کوئی ایسی ترغیب و ترہیب والی
 بات بتانے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں فائدہ ہو۔ لیکن
 میرے پاس تمیم داری آئے اور مجھے ایک خبر دی جس
 سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے دوپہر کو خوشی اور آنکھوں
 کی ٹھنک کی وجہ سے غیور نہیں آئی اس لیے میں نے
 چاہا کہ تمہارے نبی کی خوشی سے تم سب کو آگاہ کر
 دوں۔ مجھے تمیم داری کے ایک بچا زاد نے بتایا کہ
 (سمندری سفر کے دوران میں) باد مخالف انھیں ایک غیر
 معروف جزیرے تک لے گئی۔ وہ جہاز کی کشتیوں میں
 بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ انھیں بڑی بڑی چٹکیوں والی
 ایک سیاہ قام چڑی ملی۔ انھوں نے اسے کہا: تو کون ہے؟
 اس نے کہا: میں جساس ہوں۔ انھوں نے کہا: ہمیں
 (وضاحت سے) بتا۔ اس نے کہا: میں نہ تمہیں کچھ
 بتاؤں گی نہ تم سے کچھ پوچھوں گی۔ لیکن یہ مندر جو
 تمہیں نظر آ رہا ہے اس میں جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہے
 جس کی شدید خواہش ہے کہ تم اسے کچھ بتاؤ اور وہ تمہیں
 کچھ بتائے۔ وہ اس مندر میں گئے اور اس شخص کے پاس
 جا پہنچے دیکھا تو ایک بڑی عمر کا آدمی ہے جو خوب جکڑا
 ہوا ہے۔ اس سے بہت رنج و غم ظاہر ہو رہا ہے بہت
 ہائے دوائے کر رہا ہے۔ اس نے ان سے کہا: کہاں سے
 آئے ہو؟ انھوں نے کہا: شام سے۔ اس نے کہا:
 عربوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولے: ہم عرب کے لوگ
 ہیں تو کس چیز کے بارے میں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا:
 تمہارے اندر جو آدمی (نبی ﷺ) ظاہر ہوا ہے اس کا کیا
 حال ہے؟ وہ بولے: اچھا حال ہے۔ اس (نبی ﷺ)

فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ. فَمِنْ بَيْنَ قَائِمٍ
 وَجَالِسٍ. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اقْعُدُوا:
 «فَأَنبَى، وَاللَّهِ مَا فَخْتُ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرِ
 يَنْفَعُكُمْ، لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ. وَلَكِنْ تَعِيْنَا
 الْمَذَارِيَّ أَنَا بِي فَأَخْبَرَنِي خَيْرًا مَنَعَنِي
 الْقُلُوبَةُ، مِنَ الْفَرَحِ وَفَرَّةِ الْعَيْنِ. فَأَحْبَبْتُ
 أَنْ أُنَشِّرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ. أَلَا إِنَّ ابْنَ
 عَمِّ لِنَسِيمِ الْمَذَارِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ
 أَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا. فَقَعَدُوا
 فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ. فَخَرَجُوا فِيهَا. فَإِذَا
 هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ، أَسْوَدَ. قَالُوا لَهُ: مَا
 أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الْجَمَّاسَةُ. قَالُوا:
 أَخْبِرْنَا. قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرِكُمْ شَيْئًا.
 وَلَا سَائِلِكُمْ. وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ، قَدْ
 رَمَقْتُمُوهُ. فَأَتَوْهُ. فَإِنْ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ
 إِلَيَّ أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ. فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا
 عَلَيْهِ. فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوتَنِيٍّ، شَدِيدِ
 الْوُتَاقِ. يُظْهِرُ الْحُزْنَ. شَدِيدِ الشَّكَاةِ.
 فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالُوا: مِنَ الشَّامِ.
 قَالَ: مَا فَعَلَبَ الْغَرْبَ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ
 مِنَ الْغَرْبِ. عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا
 الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا.
 نَأْوَى قَوْمًا. فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. فَأَمَرَهُمْ
 النُّيُومَ جَمِيعًا: إِلَهُهُمْ وَاحِدًا، وَدِينَهُمْ
 وَاحِدًا. قَالَ: مَا فَعَلْتَ عَيْنُ رُغْرٍ؟ قَالُوا:

۳۶۔ أبواب الفتن . دجال کے قتلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یا جوج ارجح کے ظہور کا بیان

خَيْرًا. يَسْقُونَ مِنْهَا رُؤُوسَهُمْ. وَيَسْتَقُونَ مِنْهَا لِسْفِيهِمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ تَخْلُ بَيْنَ عَمَانٍ وَيَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ نَمْرَهُ كُلَّ غَامٍ. قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ بِحَبِيرَةِ الطَّبْرِيقَةِ؟ قَالُوا: تَذْفُقُ جَنَابَاتِهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ. قَالَ: فَزَقَرْتُ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ انْقَلَبْتُ مِنْ وَثَاقِي هَذَا، لَمْ أَدْعُ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلِي هَاتَيْنِ. إِلَّا طَبِئَةً. لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَى هَذَا يَنْتَهِي فَرَجِي. هَذِهِ طَبِئَةٌ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ صَبِئٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ، إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَبَقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

نے قوم کا مقابلہ کیا تو اللہ نے اسے قوم پر غلبہ عطا فرما دیا۔ اب وہ سب (اہل عرب) متحد ہیں۔ ان کا معبود بھی ایک ہے اور دین بھی ایک ہے۔ اس نے کہا: دُخْرُ کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اچھا ہے۔ لوگ اس سے کھیتی کو پانی دیتے اور خود پینے کے لیے پانی بھرتے ہیں۔ اس نے کہا: بیسان اور عمان کے درمیان کے سمجھوروں کے درختوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: ہر سال پھل دیتے ہیں۔ اس نے کہا: بھیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اس کا پانی اتنا زیادہ ہے کہ کناروں سے اچھلتا ہے۔ اس نے تین بار ٹھنڈی سانس لی 'پھر بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹ گیا تو زمین کا کوئی علاقہ نہیں رہے گا جس پر میرے یہ قدم نہ لگیں سوائے طیبہ کے۔ اس پر میرا بس نہیں چلے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ زمین کریمہ کی خوشی کی انتہا ہوگی (بے حد خوشی ہوئی)۔ یہ (مدینہ منورہ ہی) طیبہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے ہر تنگ اور کھلے راستے پر ہر میدان اور پہاڑ پر قیامت تک کے لیے فرشتے تلواریں سونٹے کھڑے ہیں۔"

🕌 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے خط کشیدہ جملوں کے مواباتی روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور حزیہ لکھا ہے صحیح مسلم کی حدیث (۲۹۳۲) اس سے کفایت کرتی ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی ان خط کشیدہ الفاظ کے مواباتی روایت کو صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت خط کشیدہ الفاظ کے سوا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ ② رسول اللہ ﷺ فجر کے بعد بعض اوقات ضروری مسائل بیان فرمادیا کرتے تھے مثلاً: خوابوں کی تعبیر وغیرہ۔ لیکن منبر پر بیٹھ کر فجر کے بعد خطبہ دینے کا معمول نہیں تھا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے خوش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ پہلے بھی دجال سے ڈرایا کرتے تھے۔ حضرت تمیم داری رحمہ اللہ کے واقعے سے اس کی حزیہ تصدیق ہوگئی۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: "اس نے مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمہیں

۳۶- آیواب الفتن دجال کے قتلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

صبح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔“ (صحیح مسلم، الفتن، باب قصة الجساسۃ، حدیث: ۲۹۳۲)
 ⑤ جسامہ کے بارے میں صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ”اس کے جسم پر اتنے بال تھے کہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلا تھا۔“ ⑥ عمان اور یسایان شام کے دو شہر ہیں۔ عمان موجودہ اردن کا دارالحکومت ہے۔ ⑦ دُغر شام کا ایک شہر ہے۔ اس کے قریب چشمہ ہے۔ بحیرہ طبریہ شام میں ہے۔ ⑧ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا لیکن مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو مدینہ میں موجود تمام کافر اور منافق مدینہ سے نکل کر دجال سے جا ملیں گے۔ (صحیح البخاری، الفتن، باب ذکر الدجال، حدیث: ۱۲۳۴)
 ⑨ دجال مکہ مکرمہ میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم، الفتن، باب قصة الجساسۃ، حدیث: ۲۹۳۳)

۴۰۷۵- حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اس کی حقارت کا ذکر فرمایا اور اس کا عظیم بڑا فتنہ ہونا بیان فرمایا۔ (یا مطلب یہ ہے کہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کبھی معمول کی آواز میں بیان فرمایا کبھی آواز بلند فرمائی) حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجور کے درختوں کے کسی جھنڈ میں ہے (اور ابھی نکلنے والا ہے) جب ہم (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری یہ (خوف زدگی کی) کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں کو کیا ہوا؟“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آج صبح آپ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ اس کی ہمتی اور بلندی کا ذکر فرمایا (یا آہستہ اور بلند آواز سے تنبیہ فرمائی) حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے بارے میں دجال سے زیادہ کسی اور چیز سے خطرہ ہے۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمہارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ

۴۰۷۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَزِيدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ ابْنُ نَفِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ، الْغَدَاةَ، فَحَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا. فَقَالَ: «مَا سَأَلْتُمْ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ. فَحَفِضْتَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. قَالَ: «غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْنِي عَلَيْكُمْ: إِنْ يَخْرُجَ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ. وَإِنْ يَخْرُجَ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَأَمَرُوا حَاجِبِ نَفْسِهِ. وَاللَّهِ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ. عَنْهُ قَائِمَةٌ. كَأَنِّي أَشَبُّهُ بِعَبْدِ الْأَعْرَى بْنِ قَطَنِ. فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاحٍ



۳۶- ابواب الفتن دجال کے قتل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور باجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

کروں گا (دلائل کے ذریعے سے ہو یا اس کے شعبدوں کی حقیقت ظاہر کر کے ہو) اور اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں تمہارے اندر نہیں ہوں گا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا اور میری عدم موجودگی میں اللہ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ دجال ہنگامی بالوں والا جوان ہے۔ اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ وہ ایسا ہے کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلانے لگا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن (جن میں سے) ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ ایک دن ایک مہینہ کے برابر، ایک دن ایک جمعہ (سات دن) کے برابر اور باقی (سینتیس) دن تمہارے (عام) دنوں کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس دن میں ہمیں ایک دن کی (صرف پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”اس دن میں اس کی مقدار کے مطابق اندازہ کر لیا۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! زمین میں اس (کے سفر کرنے) کی رفتار کتنی ہوگی؟ فرمایا: ”جیسے بادل جس کے پیچھے ہوئی ہو (اور اسے اڑانے کے لیے جارہی ہو۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، انھیں (اپنی بات تسلیم کرنے کی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات مان لیں گے اور (اس کے دعوے کو سچا مان کر) اس پر ایمان لے

سُورَةُ الْكَافِرِ. إِنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ خَلْقٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَعَاثَ يَمِينًا، وَعَاثَ شِمَالًا. بِأَعْيَادِ اللَّهِ ابْتِثُوا. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نُبْتُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أُرْبَعُونَ يَوْمًا. يَوْمٌ كَسَنِي. وَيَوْمٌ كَسَنِي. وَيَوْمٌ كَسَنِي. وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنِي، نَخْفِئُ فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: «فَاذْكُرُوا لَهُ قُدْرَهُ». قَالَ: قُلْنَا: فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَأَنَّكَ تَسْتَبْرِئُهُ الرِّيحُ». قَالَ: «فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَذْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ. فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتَمْطُرُ. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ. وَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرَى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ. ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَذْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ. فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ. فَيَضْحَكُونَ مُعْجِلِينَ. مَا بَأْيَدِيهِمْ شَيْءٌ. ثُمَّ يَمُرُّ بِالْحَرَبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ. فَيَنْطَلِقُ. فَتَبْعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَامِيبِ النَّحْلِ. ثُمَّ يَذْعُو رَجُلًا مُتَمَلِّئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً، فَيَقْطَعُهُ جَزَأَتَيْنِ رَمْبَةَ الْعَرَضِ، ثُمَّ يَذْعُوهُ فَيَقْبِلُ يَنْهَلُ وَجْهَهُ بِضَحْكَ. فَيَسْتَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاصِعًا كَفِّهِ عَلَى أَجْنِحَةٍ

۳۶۔ ابواب الفتن ۔ دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

آئیں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسائے تو بارش ہو جائے گی۔ زمین کو حکم دے گا کہ فصلیں اگائے تو وہ اگا دے گی۔ ان کے مولیٰ شام کو (چرچک کر) واپس آئیں گے تو ان کی کوبائیں انتہائی اونچی ان کے تھن انتہائی بڑے (دودھ سے لبریز) اور ان کی کونھیں خوب نکلے ہوئی ہوں گی (خوب سیر ہوں گے۔) پھر وہ کچھ (اور) لوگوں کے پاس جائے گا انھیں (اپنے دعویٰ پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا صبح ہوگی تو وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے ان کے پاس (مال) جانور وغیرہ (کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ ایک کھنڈر پر سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے۔ (فورا زمین میں مدفون) وہ (خزانے) شہد کی کھبیوں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے ایک آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار کے ایک وار سے دو ٹکڑے کر دے گا۔ (ان ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے اتنی دور پھینک دے گا) جتنی دور تیر جاتا ہے۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) ہنستا ہوا آجائے گا اس کا چہرہ (خوشی سے) دک رہا ہوگا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو (زمین پر) بھیج دے گا۔ وہ دمشق کے مشرق کی طرف سفید مینار کے قریب نازل ہوں گے انھوں نے دس اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے ہوں گے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے تو (پانی کے) قطرے نکلیں گے جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں

مَلَکَیْنِ، إِذَا طَاطَأَ رَأْسُهُ قَطَرَ. وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَجُلُ الْكَافِرُ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ. وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ. فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَذَرِكُهُ عِنْدَ بَابٍ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ. ثُمَّ يَأْتِي نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ. فَيَمْسَحُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ. فَيَسْمَعُ هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي. لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقَاتِلِهِمْ. فَأَخْرَجَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. وَبَعَثَ اللَّهُ بِأَجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَهُمْ، كَمَا قَالَ اللَّهُ، مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطُّبْرِیَّةِ. فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا. ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ، مَرَّةً. وَيَحْضُرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ. حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مَائِهِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ. فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ. فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ. فَيَضْحَكُونَ فَرَسِي كَمَوْتَ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. وَتَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ رَهْمُهُمْ وَتَشَنَّهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ. فَيَرْعَبُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ. فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَغْنَاقِ الْبُحْبِ. فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِبُّ مِنْهُ

۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

بَيْتٌ مَدْبُورٌ وَلَا وَتَرٍ. فَيَغْشِيهِ حَشَى يَشْرِكُهُ
كَالزَّلَقَةِ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِي ثَمَرَتَكَ.
وَرُدِّي بَرَكَتَكَ. فَيَوْمِئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرُّمَانَةِ. فَتُشْبِعُهُمْ. وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِصْفِهَا.
وَيَبَارِكُ اللَّهُ فِي الرُّسُلِ حَتَّىٰ إِنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ
الْإِبِلِ تَكْفِي الْفَيْتَامَ مِنَ النَّاسِ. وَاللَّفْحَةُ مِنَ
الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ. وَاللَّفْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي
الْفَحْدَ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً. فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَائِهِمْ.
فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ. وَيَنْفِي سَائِرَ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ، كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ. فَعَلَيْهِمْ
تَقْوَمُ السَّاعَةُ.

گئے۔ جس کا فریٹک ان کے سانس کی مہک پھنپھن گئی وہ ضرور مر جائے گا۔ ان کے سانس کی مہک وہاں تک پھنپھن گئی جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر وہ (دجال کے تعاقب میں) روانہ ہوں گے حتیٰ کہ اسے لُڈ شہر کے دروازے پر جائیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے (دجال کے فتنے میں مبتلا ہو کر گمراہ ہونے سے) بچالیا ہو گا۔ ان کے چہروں سے غبار صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات سے آگاہ کریں گے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائے گا: اے عیسیٰ! میں نے اپنے کچھ بندے ظاہر کیے ہیں ان سے جنگ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ان (مومنوں) کو حفاظت کے لیے ”طور“ پر لے جائیے۔

تب اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو چھوڑ دے گا اور وہ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ”ہر ٹیلے سے (اترا کر) بھاگے آ رہے ہوں گے۔“ ان کے پہلے لوگوں (ہجوم کے شروع کے حصے) کا گزر بحیرہ طبریہ سے ہو گا وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ جب ان کے پچھلے افراد گزریں گے تو کہیں گے: کبھی اس مقام پر پانی بھی ہوتا تھا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (طور ہی پر) موجود ہوں گے۔ (یاجوج ماجوج کی وجہ سے کہیں آ جا نہیں سکیں گے اس لیے خوراک کی شدید قلت ہو جائے گی) حتیٰ کہ انہیں ایک نیل کا سر اس سے بہتر معلوم ہو گا جتنا تمہیں آج کل سواشر فیوں کی رقم اچھی لگتی ہے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ کی طرف توجہ

و جال کے تختے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے)۔ تب اللہ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا چنانچہ وہ سارے کے سارے ایک ہی بار مر جائیں گے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (پہاڑے) اتریں گے تو دیکھیں گے کہ ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں جو ان کی بدبو ان کی سڑاند اور ان کے خون سے آلودہ نہ ہو۔ وہ اللہ کی طرف توجہ فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے) تو اللہ ایسے پرندے بھیج دے گا جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان (کی لاشوں) کو اٹھا اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ پھر اللہ ان پر ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے نہ انٹوں کے مکان میں بچاؤ ہوگا نہ خیمے میں۔ وہ (بارش) زمین کو دھو کر آئینے کی طرح صاف کر دے گی۔ پھر زمین کو حکم ہوگا: اپنے پھل اُگا اور برکت دوبارہ ظاہر کر دے۔ ان دنوں ایک جماعت ایک انار کھائے گی تو سب افراد میر ہو جائیں گے اور اس کا چھلکا ان سب کو سایہ کر سکے گا۔ اللہ دودھ والے جانوروں میں اتنی برکت دے گا کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی سے ایک بڑی جماعت کا گزازہ ہو جائے گا۔ اور ایک دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔ اور ایک دودھ دینے والی بکری ایک بڑے کنبے کو کافی ہوگی۔ وہ اسی انداز سے (خوش گوار اور بابرکت ایام گزازہ رہے) ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایک خوش گوار ہوا بھیج دے گا۔ وہ ان کی بظلوں کے نیچے سے گزرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی۔ اور باقی ایسے لوگ رہ جائیں گے جو اس طرح (سرخام) جماع کریں گے جس طرح گدھے جفتی



... دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

کرتے ہیں۔ انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ (صور پھونکنے پر یہی لوگ مریں گے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① سورہ کہف کے پہلے رکوع کی تلاوت دجال کے فتنے سے حفاظت کا باعث ہے۔

② علماء کو چاہیے کہ علامات قیامت کی صحیح احادیث کو کتابیں خاص طور پر دجال کے بارے میں انہیں باخبر کریں تاکہ وہ اس فتنے سے بچ سکیں۔ ③ دجال کے حکم پر بارش کا برسنایا قحط پڑ جانا اسی طرح ایک آزمائش ہے جس طرح اس کی جنت اور جہنم یا اس کا مردے کو زندہ کرنا۔ ④ دجال کے ظہور کے زمانے میں دن رات کا موجودہ نظام معدومیت کے لیے معطل ہو جائے گا۔ ⑤ ایک سال کے برابر لمبے دن میں، وقت کا اندازہ کر

کے، پورے سال کی نمازیں ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس وقت انسانوں کے پاس ایسے ذرائع ہوں گے جن سے وہ وقت کا صحیح اندازہ کر سکیں گے۔ اس میں گھڑی کی ایجاد کی پیش گوئی ہے۔ ⑥ اس

حدیث سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کے ان علاقوں کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے جہاں دن رات کی مقدار معمول سے مختلف ہے۔ اور ان علاقوں کے بارے میں بھی جہاں سال کے بعض حصوں میں دن رات کا

معروف نظام نہیں رہتا۔ ایسے علاقوں میں نماز اور روزے کا اندازہ گھڑی دیکھ کر کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان خلا میں جائے تو وہاں بھی اسی اصول کو مدنظر رکھے۔ ⑦ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اس پر تمام

مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور یہ بھی حقیق علیہ مسئلہ ہے کہ وہ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس سے صرف مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اختلاف رکھتے ہیں۔ ⑧ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بہت سے

معاملات معجزات کیفیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے کافروں نے انہیں شہید کرنے کی کوشش کی تھی اب کافروں کا ان کی حد نظر میں زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا۔ ⑨ لد ایک شہر ہے جو فلسطین (موجودہ یہودی ریاست اسرائیل) میں واقع ہے۔ وہاں ہوائی اڈہ بھی ہے۔ ممکن ہے شہر کے دروازے سے مراد اس کا ہوائی اڈہ

ہو جہاں دجال فرار ہونے کی کوشش میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قابو میں آ جائے۔ ⑩ دجال بھی مسیح کہلاتا ہے مگر وہ جھوٹا مسیح ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام مسیح ہیں جن کے ہاتھ سے وہ جہنم رسید ہوگا۔ ⑪ یاجوج ماجوج جسمانی لحاظ سے قوی

ہیں گے اور تعداد میں بھی بہت زیادہ ہوں گے اس لیے عام انسان ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ⑫ یاجوج ماجوج اس وقت کہاں ہیں؟ یہ معلوم نہیں، تاہم وہ یقیناً موجود ہیں اس میں شک نہیں۔ ⑬ اہل چین یا اہل روس یا اس کے علاوہ کسی ملک کے باسی لوگوں کو یاجوج ماجوج قرار دینا درست نہیں۔ ⑭ یاجوج ماجوج

اچانک ختم ہو جائیں گے۔ ⑮ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد نباتات اور حیوانات کی پیداوار میں بہت زیادہ برکت ہوگی۔ ⑯ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی۔ ⑰ ان کے بعد ان کے خلفاء ہوں گے۔

مسلمانوں کی تعداد کم ہوتی جائے گی آخر کار ایک خاص ہوا سے بچے کچھے مسلمان فوت ہو جائیں گے۔

و جال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

۵) قیامت کے ابتدائی مراحل مثلاً: صور بھونکنے جانے پر سب کا مرجانا وغیرہ بہت شدید مراحل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے گا۔

۴۰۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الثَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيُوقَدُ الْمُسْلِمُونَ، مِنْ قِيسِي يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُشَابِهِمْ وَأُتْرُسْتِهِمْ، سَبْعَ سِنِينَ».

۴۰۷۶- حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ڈھالوں کو مسلمان سات سال تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔“

۷) فوائد و مسائل: ۱) اس سے یاجوج ماجوج کے افراد کی تعداد اور ان کے اسلحہ کی مقدار کا اندازہ ہوتا ہے۔ ۲) ان کا اسلحہ اس لیے جلانے کے کام آئے گا کہ سب لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے جہاد کی ضرورت نہیں رہے گی۔



۴۰۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ السَّيْتَانِيِّ، يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، [عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ] عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَيْهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْ الدَّجَالِ. وَحَدَّثَنَا. فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: «إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةٍ

۴۰۷۷- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے خطبے میں زیادہ تر دجال کے بارے میں گفتگو فرمائی اور ہمیں اس سے ڈرایا۔ آپ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب سے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے زمین میں دجال سے بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ضرور ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ وہ یقیناً تمھارے اندر ہی ظاہر ہو

۴۰۷۶- [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۰۷۷- [إسناده ضعيف] فيه علنان منعة المحاربي، وضعف إسماعيل بن رافع، وحديث أبي سعيد أيضًا ضعيف، أخرجه أبو داود، الملاحم، باب خروج الدجال، ح: ۴۳۲۲ به مختصراً جداً، وإسناده حسن.

۳۶۔ ابواب الفتن وحال کے فقے حضرت مصطفیٰ ﷺ کے نزول اور پاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

گا۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمھارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ کر لوں گا۔ اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا۔ اور میری عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلانے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ میں تمھیں اس کی ایسی علامتیں بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائیں۔ وہ ابتدا میں کہے گا: میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ دوسرا دعویٰ کرتے ہوئے کہے گا: میں تمھارا رب ہوں حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور وہ کا نا ہے اور تمھارا رب کا نام نہیں۔ اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کا فر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر بڑھا لکھا اور ان پڑھ موٹن پڑھ لے گا۔ اس کے فقے میں یہ چیز بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) جہنم ہوگی۔ جسے اس کی جہنم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھئے وہ اس کے لیے شہنشاہ اور سلامتی والی بن جائے گی جیسے ابراہیم علیہ السلام پر آگ (شہنشاہی اور سلامتی والی) ہو گئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا: اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر دوں تو کیا تو تسلیم کر لے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (تو را) دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور اسے کہیں گے: بیٹا! اس کی بیروی کرو یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک

الدَّجَالِ. وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا خَذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالِ. وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ. وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ. وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ، لَا مَحَالَةَ. وَإِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانِكُمْ، فَأَنَا حَاجِبٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنْ يَخْرُجُ مِنْ بَعْدِي، نَكُلُّ أَمْرِي حَاجِبٌ نَفْسِي. وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلْفِ بَيْنِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ. فَيَعِثُ يَمِينًا وَيَعِثُ شِمَالًا. يَاعْبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا. فَإِنِّي سَأَصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِلَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِي. إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيٌّ بَعْدِي. ثُمَّ يَنْتَهِي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا. وَإِنَّهُ أَعْوَزُ. وَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَزَ. وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ. يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ. وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَتَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ. فَمَنْ ابْتَلَاهُ بِنَارِهِ، فَلَيْسَتْ غَيْثُ بِاللَّهِ وَلَيَقْرَأُ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ. فَتَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا. كَمَا كَانَتْ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ. وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ يَقُولَ، لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. فَيَقُولَانِ: يَا نَبِيَّ اتَّبِعْهُ. فَإِنَّهُ رَبُّكَ. وَإِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ يُسَلِّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاجِدَةٍ، فَيَقْتُلَهَا، وَيَنْشُرَهَا بِالْمُنْشَارِ، حَتَّى يُلْفَى شِقْمَتَيْنِ. ثُمَّ يَقُولُ:

۳۶۔ ابواب الفتن ..

انظروا إلى عبدي هذا . فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ ، ثُمَّ
يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي . فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ . وَيَقُولُ لَهُ
الْحَبِيبُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ ، وَأَنْتَ
عَدُوُّ اللَّهِ . أَنْتَ الدَّجَالُ . وَاللَّهُ مَا كُنْتُ ،
بَعْدُ ، أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ .

دجال کے نکلنے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور باجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

اور فقہ یہ ہے کہ اسے ایک انسان پر قابو دیا جائے گا وہ
اسے قتل کرے گا یعنی آ رہے سے چیر دے گا حتیٰ کہ وہ
انسان دو ٹکڑے ہو کر گر پڑے گا پھر وہ (دوسرے لوگوں
سے) کہے گا: میرے اس بندے کو دیکھنا میں ابھی اسے
زندہ کروں گا وہ پھر بھی یہی کہے گا کہ اس کا میرے سوا
کوئی اور رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ کر دے
گا۔ حبیب (دجال) اسے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ
(سومن) کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن
ہے۔ تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! تیرے بارے میں جتنی
سمجھ مجھے آج آئی ہے پہلے نہیں آئی تھی۔“

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ
نے فرمایا: ”میری امت کا یہ آدمی جنت میں سب سے
اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔“

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارا تو
خیال تھا کہ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے حتیٰ کہ وہ
فوت ہو گئے۔ (تب ہمیں معلوم ہوا کہ دجال کے ہاتھ
سے قتل ہو کر زندہ ہونے والا اور پھر اس کی تردید کرنے
والا شخص کوئی اور ہوگا۔)

ابورافع رضی اللہ عنہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ
کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ
آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برے گی۔
اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔
اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ: فَحَدَّثَنَا
الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا حُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ
الْوَصَافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي
دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ».

قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى
ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. حَتَّى
مَضَى لِسَبِيلِهِ.

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ
أَبِي رَافِعٍ. قَالَ: «وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ
السَّمَاءَ أَنْ تُمَطِّرَ فَنُمَطِّرَ. وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ
تُنْتَبِثَ فَنُنْتَبِثَ. وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَ بِالْحَيِّ
فَيَكْذِبُونَهُ. فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ.



۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

وَأَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُمْرَ بِالْحَيِّ فَيَصْدُقُونَ. فَإِمْرُ السَّمَاءِ أَنْ تُمْطَرَ فَتَمُطِرَ. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُثْبِتَ فَتُثْبِتَ. حَتَّى تَرْوِجَ مَوَاشِيَهُمْ، مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ، أَشْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ، وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ، وَأَدْرَهُ ضُرُوعًا. وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَظَنَهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ. إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ. لَا يَأْتِيَهُمَا مِنْ نَقَبٍ مِنْ يَنْقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّبُوفِ صَلْتَةً. حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الطَّرِيقِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُتَقَطِعِ السَّبْحَةِ. فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ. فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ. فَتَقْبَلُ الْخَبْثَ مِنْهَا كَمَا يَقْبَلُ الْكَبِيرُ خَبْثَ الْحَبِيدِ، وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ".

گزرے گا وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب ان کا کوئی مویشی نہیں بچے گا سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اور قبیلے کے پاس سے گزرے گا وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم کر لیں گے۔ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش برس جائے گی۔ اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔ اسی دن ان کے مویشی شام کو (چر) واپس آئیں گے تو بہت موٹے تازے ہوں گے۔ ان کی کوئیں خوب پھولی ہوئی اور ان کے تھن دودھ سے خوب بھرے ہوئے ہوں گے۔ وہ ساری زمین پر گھومے گا اور اپنا تسلط جمائے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ وہ جس درے سے بھی وہاں آئے گا آگے سے اسے فرشتے نگلیں گے اور اس لیے طیس گئے حتیٰ کہ وہ شور (کھر) زمین کے آخر میں سرخ نیلے کے پاس پڑاؤ ڈالے گا۔ جب مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو ہر منافق مرد اور منافق عورت شہر سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے۔ (اس طرح) مدینے سے (کفر و نفاق کی) گندگی اس طرح نکل جائے گی جس طرح بھی لوہے کی ٹیل پکھیل کو نکال دیتی ہے۔ وہ دن یوم نجات کہلائے گا۔

فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بَنْتُ ابْنِ كَرَجٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ الْغَرْبَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ. وَجُلَّتْهُمْ بَنَاتُ الْمَقْدِسِ. وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ.

حضرت اُم شریک بنت ابی کر جیجہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت اہل عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: "اس دن وہ کم ہوں گے۔ اور تقریباً سبھی (عربی) بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا۔ ان کا امام انھیں صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا کہ اچانک اسی صبح حضرت عیسیٰ

۳۶۔ ابواب الفتن - دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

ابن مریم علیہ السلام (زمین پر) اتر آئیں گے۔ ان کا امام آلے پاؤں پیچھے پئے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں کے درمیان (کمر پر) ہاتھ رکھ کر اسے فرمائیں گے: آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں کیونکہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے چنانچہ ان کا امام انھیں نماز پڑھائے گا۔ جب وہ فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو۔ دروازہ کھولا جائے گا تو آگے دجال موجود ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس مہینہ لکھوار اور سبز چادر ہوگی۔ جب دجال آپ کو دیکھے گا تو اس طرح کھٹکے لگے گا جیسے نمک پانی میں کھل جاتا ہے چنانچہ وہ فرار ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تجھے ایک ضرب لگاؤں گا تو تجھ سے بھاگ کر اس سے بچ نہیں سکتا۔ آپ اسے لہ شہر کے مشرقی دروازے پر جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ یہودیوں کو نکلت دے دے گا۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے دے گا خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا درخت یا مرغ کی دیوار ہو یا جانور..... مگر غرقہ جو ان (یہودیوں) کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا۔ باقی ہر چیز کہے گی: اے اللہ کے مسلمان بندے! یہ (میرے پیچھے) یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے۔“

فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِي الْقَهْقَرَى، لِيَتَقَدَّمَ عَيْسَى يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَيَضَعُ عَيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمَ فَصَلِّ. فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيمَتْ. فَيُصَلِّيَ بِهِمْ إِمَامُهُمْ. فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْتَحُوا الْبَابَ. فَيُفْتَحُ، وَوَرَاءَهُ الدَّجَالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ. كُلُّهُمْ ذُو سِنِينَ مُحَلَّى وَسَاجٍ. فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ، وَتَنْطَلِقُ هَارِبًا. وَيَقُولُ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةٌ لَنْ تَسْبِقَنِي بِهَا. فَيُذَرِّكُهُ عِنْدَ بَابِ اللِّدِ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْرِمُ اللَّهُ الْيَهُودَ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ بَنَوَارِي يَهُودِيٍّ إِلَّا أَنْطَقَ اللَّهُ ذَلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا ذَابَّةً - إِلَّا الْغُرَقَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطَلِقُ - إِلَّا قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمَ هَذَا يَهُودِيٍّ. فَتَعَالَ أَقْتُلُهُ.



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی مدت چالیس سال ہے۔ ایک سال چھ ماہ کے برابر ہوگا ایک سال ایک مہینے جتنا ایک سال ایک ہفتے جتنا اور اس کے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً. السَّنَةُ تَخْتَصِفُ السَّنَةَ. وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ. وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ. وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ.

۳۶۔ ابواب الفتن وصال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

آخری دن چنگاری کی طرح ہوں گے۔ آدمی صبح کو شہر کے ایک دروازے پر ہوگا اور دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے شام ہو جائے گی۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں نمازیں کس طرح پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”جس طرح تم طویل دنوں میں اندازے سے نماز پڑھتے تھے اسی طرح ان (مختصر) دنوں میں بھی (وقت کا) اندازہ کر کے نمازیں ادا کرنا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میری امت میں انصاف کرنے والے نبی اور عادل امام ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ذبح کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، صدق لینا بند کر دیں گے اس لیے کسی بکری یا اونٹ کی زکاة نہیں لی جائے گی۔ آپس کی ناراضی اور دشمنی ختم ہو جائے گی۔ زہر لے جانوروں کا زہر نہیں رہے گا حتیٰ کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا تو سانپ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بھیڑ یا بکریوں میں ایسے ہوگا جیسے ریوڑ کا کتا ہوتا ہے۔ زمین امن سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ سب لوگ متحد ہوں گے۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔ جنگ نابود ہو جائے گی۔ قریش سے حکومت چھن جائے گی۔ زمین چاندی کے تھال کی طرح ہو جائے گی۔ اس کی پیداوار اسی طرح ہوگی جیسے آدم علیہ السلام کے زمانے میں ہوا کرتی تھی حتیٰ کہ کئی افراد مل کر انگوروں کا ایک خوشہ کھائیں گے تو سیر ہو جائیں گے۔ اور کئی افراد مل

يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ. فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتَّى يُنْمِيَّ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: «تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الطَّوَالِ، ثُمَّ صَلُّوا» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَيَكُونُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا. يَذُقُ الصَّلِيبَ، وَيَنْبُغُ الْخِنْزِيرَ. وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ. وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْأَلُ عَلَى شَيْءٍ وَلَا بَعِيرٍ. وَتُرْفَعُ الشَّخَنَاءُ وَالنَّبَاغِضُ. وَتَنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فِي النَحْيَةِ، فَلَا تُضْرَهُ، وَتُغَرُّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يُضْرَهُ، وَيَكُونُ الذُّبُّ فِي الْعَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا. وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السَّلَامِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يَغْبِذُ إِلَّا اللَّهُ. وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتَسْلُبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَمَا تُورِ الْفِضَّةُ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ. حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْفِطْلِ مِنَ الْعَبَثِ فَيُشْبِعُهُمْ. وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرِّمَاتِ فَيُشْبِعُهُمْ. وَتَكُونُ الشُّورُ بِكَذَا وَكَذَا، مِنْ الْمَالِ. وَتَكُونُ الْفَرَسُ بِالْذَرَاهِمَاتِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسُ؟ قَالَ: «لَا تُرَكَّبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا» قِيلَ لَهُ: فَمَا

۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے قتلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

يُخْلِطِي النَّوْرَ؟ قَالَ: «تُحَرِّثُ الْأَرْضُ كُلَّهَا. وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ، يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ. يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسَ ثُلُثَ بَيَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ، فَتَحْبِسُ ثُلُثِي مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ ثُلُثِي بَيَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ، فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ، فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ. فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ بَيَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تُنْبِتُ حَضْرَاءً. فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ، إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ». قِيلَ: فَمَا يَعِيشُ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ؟ قَالَ: «التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ، وَيَجْرَى ذَلِكَ عَلَيْهِم مَجْرَى الطَّعَامِ».



کر ایک اتار کھائیں گے تو سیر ہو جائیں گے۔ ایک نیل اتنے اتنے مال کے بدلے ملے گا اور ایک گھوڑا چند درہم کا مل جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! گھوڑا استنا کیوں ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”اس پر جنگ کے لیے سواری نہیں کی جائے گی۔“ انھوں نے کہا: نیل کیوں مہنگا ہو گا؟ فرمایا: ”ساری زمین پر کاشت کاری ہوگی۔ اور دجال کے ظاہر ہونے سے پہلے تین سخت سال آئیں گے۔ ان میں لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوگا۔ پہلے سال اللہ کے حکم سے آسمان تہائی بارش روک لے گا اور زمین تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان ساری بارش روک لے گا ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا۔ اور زمین ساری پیداوار روک لے گی۔ کوئی سبزہ نہیں اگے گا چنانچہ سارے مویشی ہلاک ہو جائیں گے مگر جو اللہ چاہے۔“ عرض کیا گیا: اس زمانے میں لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تہلیل و تکبیر اور تسبیح و تحمید کے ذریعے سے۔ یہ ان کے لیے کھانے کے قائم مقام ہو جائے گی۔“

عبدالرحمن عمار بنی ہاشم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بچوں کے استاد کو دینی چاہیے کہ پرائمری سکول میں بچوں کو یاد کرائے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيَّ يَقُولُ: تَبْنِيغِي أَنْ يُدْفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدَّبِ، حَتَّى يَعْلَمَهُ الصَّبِيَّانَ فِي الْكِتَابِ.

۳۶- ابواب الفتن دجال کے قتل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس میں مذکور بعض اشیاء دوسری صحیح احادیث میں بھی مذکور ہیں جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف ہے لیکن سنن ابی داؤد میں حسن سند سے اسی مفہوم کی روایت مختصر عمروی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا لہذا جو باتیں صحیح احادیث میں مروی ہیں وہ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم۔ ② اس حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے پر متقی امام ہی نماز پڑھائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے جبکہ صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ لوگ (دجال سے) جنگ کے لیے عیسٰی درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کی اقامت ہو جائے گی۔ تب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو کر انہیں نماز پڑھائیں گے۔“ (صحیح مسلم الفتن، باب فی فتح قسطنطنیۃ، و خروج الدجال، و نزول عیسیٰ ابن مریم، حدیث: ۲۸۹۷) اس دوسری روایت کے اصل الفاظ ہیں [فَأَمَّهُمْ] اس کے معنی کیے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیں گے۔ اس معنی کی رو سے دونوں روایات ہم معنی ہو جاتی ہیں کہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں نہیں کریں گے بلکہ وہاں موجود امام کے پیچھے ہی نماز پڑھیں گے۔

۴۰۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۰۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ عیسیٰ ابن مریم انصاف کرنے والے قاضی بن کر اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ ساقط کر دیں گے اور کثرت سے مال تقسیم کریں گے حتیٰ کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْضًى، وَإِمَامًا عَدْلًا. فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخُزَيْرَ، وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ، وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يُقْبَلَهُ أَحَدٌ».

فوائد و مسائل: ① اس وقت اسلامی قانون یہ ہے کہ یہودی یا عیسائی اسلامی حکومت میں اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں بشرطیکہ اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کریں اور جزیہ ادا کریں۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک ہے۔ نزول مسیح کے بعد قانون یہ ہوگا کہ یہودی اور عیسائی اسلام قبول کریں یا جنگ کریں اور مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ② یہ حدیث مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی واضح تردید ہے کیونکہ اس میں نازل ہونے والے مسیح کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ ان کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

۴۰۷۸- أخرجه البخاري، المظالم، باب كسر الصليب وقتل الخنزير، ح: ۲۴۷۶، ومسلم، الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكمًا... الخ، ح: ۱۵۵ عن ابن أبي شيبة من حديث سفيان به.

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

اس کا نام غلام احمد تھا۔ ان کی والدہ کا نام سیدہ مریم علیہا السلام ہے۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ قادیان میں پیدا ہوا۔ وہ لوگوں میں انصاف کریں گے۔ یہ عیسائی انگریزوں کی عدالتوں سے انصاف کا طالب تھا۔ وہ حکمران ہوں گے۔ اس نے عیسائی حج جے ایف ڈوئی کی عدالت میں اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے مخالفوں کے مرنے کی پیش گوئی نہیں کرے گا۔ وہ انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس نے پچاس حصوں کی کتاب تصنیف کرنے کا وعدہ کر کے پیشگی رقم وصول کر کے پانچ حصوں کی کتاب ”براہین احمدیہ“ شائع کی۔ وہ بھی کہتے کہ پانچ حصے لیکن حقیقت میں دو حصوں ہی پر مشتمل ہے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ اس کے مذہب کی بنیاد ”اولی الامر“ (کافر انگریزوں) کی اطاعت پر ہے۔ وہ مال تقسیم کریں گے۔ یہ اپنے مریدوں سے چندے وصول کر کے گزارہ کرنے والا تھا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ اس نے دجال کا مطلب انگریز قوم بیان کیا اور ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کے امام ہوں گے۔ مرزا نے اپنی مسجد میں ایک اور شخص کو امام مقرر کر رکھا تھا اور خود اس کے پیچھے نماز پڑھتا تھا۔ وہ دمشق میں نازل ہوں گے۔ اس نے دمشق کو دیکھا تک نہیں۔ الغرض مرزا غلام احمد قادیانی میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام والی کوئی علامت موجود نہیں بلکہ اس کا کردار اور اس کی پیش گوئیاں اس کی تکذیب کے لیے کافی ہیں۔



۴۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَاصِمٌ بْنُ غُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ بِأَجُوجَ وَمَاجُوجَ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ۹۶] فَيَغْمُونَ الْأَرْضَ. وَيَنْحَارُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَانِيهِمْ وَخُصُونِهِمْ. وَيَضْمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَمْرُونَ بِالنَّهْرِ فَيَسْرِبُونَهُ، حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا، فَيَمْرُ

۴۰۷۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا“ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ ”وہ ہر ٹیلے سے بھاگتے آئیں گے۔“ تو وہ ساری زمین پر پھیل جائیں گے۔ مسلمان ان سے ایک طرف ہو جائیں گے (ان کی کثرت دیکھ کر مقابلہ نہیں کریں گے) حتیٰ کہ بچے کچھ مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں میں چلے جائیں گے اور مویشی بھی اپنے پاس رکھیں گے (چراگا ہوں میں نہیں چھوڑیں گے)۔ یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ کسی نہر کے پاس سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے کچھ نہیں چھوڑیں گے۔ ان کی فوج کا پچھلا حصہ وہاں سے

وہاں کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

گزرے گا تو ان میں سے کوئی کہنے والا کہے گا: (شاید) اس جگہ کبھی پانی ہوتا تھا۔ وہ زمین والوں پر غالب آ جائیں گے تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: ہم زمین والوں سے فارغ ہو چکے اب ہم آسمان والوں کا مقابلہ کریں گے۔ ان میں سے جو کوئی آسمان کی طرف اپنا نیزہ پھینکے گا اس کا نیزہ خون آلود ہو کر واپس آئے گا۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ ان پر ایسے حشرات بھیجے گا جیسے نڈی دل کالا روا (ایک قسم کا کیڑا)۔ وہ حشرات ان کی گردنوں پر حملہ آور ہوں گے۔ تو وہ اس طرح مرمہ کر کر ایک دوسرے پر گریں گے جیسے نڈی دل یک بارگی مرجاتا ہے۔ صبح کو مسلمانوں کو ان کی حس و حرکت سنائی نہ دے گی تو وہ کہیں گے: کون بہادر آدمی اپنی جان خطرے میں ڈال کر معلوم کرے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ان میں سے ایک آدمی (قلعے سے) اترے گا اور وہ (اپنے دل میں) ان کے ہاتھوں قتل ہونے پر تیار ہوگا۔ وہ دیکھے گا کہ سب (یاجوج ماجوج) ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ آواز دے گا: خوش ہو جاؤ! اللہ نے تمہارے دشمنوں کو تباہ کر دیا ہے۔ تب (مسلمان لوگ) (اپنے حصار سے) نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چھوڑیں گے۔ جانوروں کو چرنے کے لیے ان (یاجوج ماجوج) کے گوشت کے سوا کوئی خوراک میسر نہ ہوگی۔ وہ ان کو کھا کھا کر اس طرح موٹے اور بہت دودھ والے ہو جائیں گے جیسے بہترین چارہ کھا کر خوب موٹے تازے اور دودھ والے ہو جاتے ہیں۔“

أَجْرُهُمْ عَلَىٰ أَنرِهِمْ، فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ، مَرَّةً مَاءٌ. وَيَبْظَهُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ. فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَعْنَا مِنْهُمْ. وَلَنَنَازِلُنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ، حَتَّىٰ إِنَّا أَخَذَهُمْ لَيَهْزُ حَرْبَتُهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مَحْضَبَةً بِاللَّحْمِ. فَيَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَنْتَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ ذَوَابَّ كَنَعَفِ الْجَرَادِ. فَتَأْخُذُ أَغْنَاهُمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ. يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُضِخُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًا. فَيَقُولُونَ: مَنْ رَجُلٍ يُسْرِى نَفْسَهُ، وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَىٰ أَنْ يُقْتَلَهُ. فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى. فَيَتَأَدَّبُهُمْ: أَلَا أَبْشَرُوا. فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ. فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ. فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لِحَوْمِهِمْ. فَتَشْكُرُ عَلَيْهَا، كَمَا أَحْسَنَ مَا شَكَرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطٌّ.

فواکد ومسائل: ⑤ اس حدیث سے یاجوج اور ماجوج پر تفصیلی روشنی پڑتی ہے کہ وہ کافر وحشی اور جنگجو قوم کے لوگ ہوں گے۔ ⑥ آسمان سے ان کی برجیہوں اور تیروں کا خون آلود ہو کر واپس آنا اللہ کی طرف سے مہلت دینے اور انھیں وقتی خوشی دینے کا انداز ہے۔ ⑦ [نَعْف] کی تشریح یوں کی گئی ہے: ”ایک کینڑا جو اونٹوں اور بکریوں کی ناکوں میں ہوتا ہے۔“ (النهاية لابن اثير۔ مادہ: نغف) اس کو ٹنڈی دل [حجراد] کی طرف مضاف کیا گیا ہے اس لیے اس سے مراد وہ سوڈیاں بھی ہو سکتی ہیں جو ٹنڈی دل کے اندوں سے نکلتی ہیں اور پر نکلنے سے پہلے درختوں اور فصلوں کے پتے کھا کھا کر ختم کر دیتی ہیں۔ ⑧ مویٹی گوشت نہیں کھاتے لیکن جس طرح اس زمانے کے دوسرے بہت سے واقعات معمول کے خلاف ہیں اسی طرح یہ بھی ہوگا کہ مویٹیوں کو ان مرے ہوئے افراد کا گوشت کھانے کی عادت ہو جائے گی چنانچہ وہ ان مرے ہوئے لوگوں کا گوشت کھائیں گے اور وہ گوشت ہم بھی کر سکیں گے۔



۴۰۸۰- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ يَخْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ . حَتَّى إِذَا كَادُوا يَبْرُونَ شُعَاعَ الشَّمْسِ ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ : ارْجِعُوا فَسَخِفْرُوهُ عَدَا . فَيَعْبُدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ . حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مَدَّتُهُمْ ، وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ ، حَفَرُوا . حَتَّى إِذَا كَادُوا يَبْرُونَ شُعَاعَ الشَّمْسِ ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ : ارْجِعُوا . فَسَخِفْرُوهُ عَدَا ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى . وَاسْتَفْتَنُوا . فَيَعْبُدُونَ إِلَهِيهِ ، وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ جَبْنَ تَرْكُوه . فَيَخْفِرُوهُ وَيَخْرُجُونَ

۴۰۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج روزانہ (دیوار) کھودتے ہیں حتیٰ کہ جب (اتنی کم مٹی رہ جاتی ہے کہ) انھیں سورج کی روشنی (اس کے آر پار) نظر آنے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا افسر کہتا ہے: واپس چلو اس (باقی دیوار) کو ہم کل کھود ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھر پہلے سے بھی انتہائی سخت کر دیتا ہے۔ جب ان کا مقرر وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی منشا ہوگی کہ انھیں لوگوں تک پہنچنے دے تو وہ کھودیں گے جب وہ سورج کی روشنی دیکھنے کے قریب ہوں گے تو ان کا افسر کہے گا: چلو اس کو ہم کل کھود لیں گے ان شاء اللہ۔ وہ اللہ کی مرضی کا ذکر کریں گے تو (اس کی یہ برکت ہوگی کہ) جب (صبح کو) واپس آئیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے

۴۰۸۰- [صحیح] أخرجه الترمذي، التفسير، [باب] ومن سورة الكهف، ح: ۳۱۵۳ من حديث قتادة به، وقال: "حسن غريب"، وصححت البوصيري، وابن حبان، ح: ۱۹۰۸، والحاكم على شرط الشيخين: ۴/۴۸۸، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد، راجع النهاية بتحقيقي، ح: ۳۴۸، إن ثبت المزيد.

۳۶- ابواب الفتن دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

عَلَى النَّاسِ فَيَنْفِقُونَ الْمَاءَ. وَيَتَحَصَّنُونَ فِي حُصُونِهِمْ. فَيَبْرُمُونَ بِسَهَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ. فَتَرْجَعُ عَلَيْهِمُ الدَّمُ الَّذِي اجْفَظُوا. فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَقَاتًا فِي أَفْقَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا»۔
 جیسی چھوڑ کر گئے تھے۔ وہ اسے کھود کر لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے اور پانی کی کشتی کر دیں گے۔ لوگ ان سے بچاؤ کے لیے قلعہ بند ہو جائیں گے۔ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو تیر خون سے تر ہو کر واپس آئیں گے۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو زیر کر لیا اور آسمان والوں پر غالب آ گئے۔ تب اللہ ان کی گدیوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جن سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔“

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَنَسْمَنَ وَنَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لَحْمِهِمْ»۔
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے از میں کے جانور ان کا گوشت کھا کر مومن ہو جائیں گے اور ان پر چربی چڑھ جائے گی۔“



فوائد و مسائل: ① کھونے کا مطلب ہے کہ دیوار میں سوراخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب نہیں ہونے دیتا اس لیے دیوار دوبارہ موٹی ہو جاتی ہے۔ ② تمام اسباب اللہ کے تصرف میں ہیں۔ اس کی مرضی کے بغیر اسباب پر رحمت کے باوجود کامیابی نہیں ہوتی اس لیے مومن کا توکل اللہ پر ہونا چاہیے۔ ③ اللہ کے نام میں اتنی برکت ہے کہ وہ کافر (یاجوج ماجوج) بھی اللہ کا نام لیں گے تو دیوار دوبارہ موٹی نہیں ہوگی اور وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۴۰۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سَحْبَمٍ عَنْ مُؤَيَّرِ بْنِ غَمَّازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى. فَتَذَاكَرُوا الشَّاعَةَ. فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْهَا۔
 ۴۰۸۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے بھی ہوئی۔ وہ آپس میں قیامت کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔ سب سے پہلے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا لیکن انھیں اس کے بارے میں معلومات نہیں تھیں۔ پھر انھوں نے

۴۰۸۱- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۷۵ من حديث العوام به، وصححه البيهقي، والحاكم: ۲/ ۳۸۴، والذهبي، ولم أر لمصنفه حجة * مؤثر ثقة، وثقه المعتدل العجلي، وابن حبان وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے فتنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، انھیں بھی اس کا علم نہ تھا۔ تب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے بات کرنے کو کہا گیا تو انھوں نے فرمایا: مجھے قیامت قائم ہونے سے پہلے کی باتیں بتائی گئی ہیں، باقی رہا اس کے قائم ہونے کا وقت تو وہ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، پھر انھوں نے دجال کے ظہور کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا، تب لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جائیں گے۔ آگے سے انھیں یاجوج ماجوج ملیں گے جو ہر نیلے سے تیزی کے ساتھ اتر رہے ہوں گے۔ وہ جس پانی (جسے وغیرہ) کے پاس سے گزریں گے پانی جائیں گے۔ اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے خراب کر دیں گے۔ تب لوگ اللہ سے فریاد کریں گے چنانچہ میں اللہ سے دعا کروں گا کہ ان (یاجوج ماجوج) کو تباہ کر دے۔ تب (ساری) زمین میں ان کی سڑاند پھیل جائے گی۔ لوگ اللہ سے فریاد کریں گے، میں بھی اللہ سے دعا کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جو انھیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی۔ پھر پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور زمین کو اس طرح کھینچ دیا جائے گا جس طرح چمڑے کو کھینچ دیا جاتا ہے۔ مجھے (عیسیٰ علیہ السلام کو) بتایا گیا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوگا تو قیامت اتنی قریب ہوگی جیسے وہ حاملہ جس (کا وقت بالکل قریب ہو اور اس) کے گھر والوں کو پتہ نہ ہو کہ کب اچانک ولادت ہو جائے گی۔“

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ يَدْرِي أَيُّهَا يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ يَدْرِي. فَقَالَ: قَدْ أُعْهِدَ إِلَيَّ فِيمَا ذُوْن وَجِبْتَهَا. فَأَمَّا وَجِبْتَهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ. فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَالِ. قَالَ: فَأَنْزِلْ فَأَقْتُلْهُ. فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ. فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ. وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ. فَأَدْعُوا اللَّهَ أَنْ يُؤَمِّتَهُمْ. فَتُشَقُّ الْأَرْضُ مِنْ رِجْلِهِمْ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ. فَأَدْعُوا اللَّهَ. فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالنَّمَاءِ. فَيُحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ. ثُمَّ تُشَقُّ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدًّا أَدِيمًا. فَعُهِدَ إِلَيَّ: مَتَى كَانَ ذَلِكَ، كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ. كَالْحَاطِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَعْجُوهُمْ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّىٰ إِذَا فُجِّعَتْ

(حدیث کے ایک راوی) عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ فرمایا: اس کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی

امام مہدی کے ظہور کا بیان

۳۶- آیات الفت

ہے: ﴿وَحَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ
مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ ”حتیٰ کہ جب یاجوج
اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ ہر بلندی سے
دوڑتے ہوئے آئیں گے۔“

يَاْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَنْسِلُونَ ﴿٩٦﴾ (النبا: ٩٦)

باب: ۳۴- امام مہدی کا ظہور

(المعجم ۳۴) - بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

(الصفحة ۳۴)

۴۰۸۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں
حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے کچھ جوان آ گئے۔ جب نبی
ﷺ نے انھیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو پھر
آئے اور (چہرہ مبارک کا) رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے
عرض کیا: ہمیں آپ کے چہرہ مبارک پر کچھ ایسے آثار
نظر آتے ہیں جو ہمیں پسند نہیں۔ (ہم نہیں چاہتے کہ
آپ کو ٹمکین دیکھیں۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم اس
گھرانے کے افراد ہیں (جن کی یہ شان ہے کہ) اللہ
نے ہمارے لیے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمایا
ہے۔ میرے گھر والوں کو میرے بعد مصیبتوں اور بدری
اور وطن سے اخراج کا سامنا کرنا پڑے گا حتیٰ کہ مشرق
سے کچھ لوگ آئیں گے ان کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں
گے۔ اور وہ اچھی چیز مانگیں گے تو انھیں نہیں دی جائے
گی۔ پھر وہ جنگ کریں گے تو ان کی مدد کی جائے گی
(اور فتح حاصل ہوگی۔) تب جو کچھ انھوں نے مانگا تھا

۴۰۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ فِيْنَهُ
مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. فَلَمَّا رَأَاهُمْ الشَّيْخُ ﷺ،
إِعْرُوزَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ. قَالَ: فَقُلْتُ:
مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ.
فَقَالَ: «إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ
عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي
بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا. حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ
قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ
الْحَيَّ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيَقَاتِلُونَ فَيَنْصُرُونَهُ،
فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى
يَذْنُبُوَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُهَا
قِسْطًا كَمَا مَلَأَهَا جُزْأً. فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ

۴۰۸۲- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۵/۲۳۵، ۲۳۶، ح: ۱۹۵۷۳ عن معاوية به، وانظر: ح: ۵۰۴
لحال يزيد، ولم تثبت متابعة الحكم له، وفي السنن إله عبد الله بن واهر رافضي حيث منهم، وله طريق آخر موضوع
عند الحاكم: ۴/۴۶۴.

۳۶۔ ابواب الفتن

مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِيَهُمْ وَلَوْ حَبَوَا عَلَى النَّلَجِ *.

امام مہدی کے ظہور کا بیان

انہیں پیش کیا جائے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ اس (حکومتی انتظام) کو میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو دیں گے چنانچہ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر رکھا تھا۔ تم میں سے جو ان حالات کو پالے اسے چاہیے کہ اس (مہدی) کے پاس آئے اگرچہ برف پر پھسل کر آنا پڑے۔“

۳۰۸۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں مہدی ہوگا۔ اگر (اس کی مدت) کم ہوئی تو سات سال ہوگی ورنہ نو سال۔ اس (کے دور حکومت) میں میری امت کو ایسی خوشیاں ملیں گی جیسی کبھی نہیں ملی تھیں۔ (زمین کو) اس کے میوے ملیں گے۔ اور وہ ان (میووں) میں سے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھے گی (پوری پیداوار دے گی)۔ ان دنوں مال کے انبار ہوں گے۔ آدمی اٹھ کر کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجیے اور مہدی کہے گا: لے لے۔“

۴۰۸۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قُصِرَ، فَسُعِيَ. وَإِلَّا فَسُعِيَ. فَتَنْعَمَ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِنْهَا قَطُّ. تُؤْتَى أَكْلُهَا. وَلَا تَذْخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَالْمَالُ بِوَمَيْدٍ كُدُوسٍ. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي. فَيَقُولُ: خُذْ».



🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سناضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ ان محققین کی تحقیقی بحث پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کم از کم حسن الغیرہ ضرور بن جاتی ہے جو کہ محدثین کے ہاں قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الروض النضر: ۲۳۷) وستن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد؛ رقم: ۳۰۸۳) ② مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آل میں سے ایک نیک آدمی ہوگا جس کا نام نبی ﷺ کے نام پر (محمد) اور اس کے والد کا نام نبی

۴۰۸۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن: ۵۳، ح: ۲۲۳۲ من حديث شعبة عن زيد العمي ۹ وقال: "حسن"، وتقدم حاله، ح: ۲۷۰۳، والحديث ضعيف من أجله.

امام مہدی کے ظہور کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

ﷺ کے والد کے نام پر (عبداللہ) ہوگا۔ اس کے سات سالہ دور حکومت میں مکمل امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ دیکھیے: (جامع الترمذی، الفتن، باب ماجاء فی المہدی، حدیث: ۲۲۳۱، وسنن أبی داود، کتاب المہدی، حدیث: ۳۲۸۲) ⑤ ماضی میں بعض لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو درست نہیں تھا۔ اس وجہ سے جدید دور کے بعض افراد نے مہدی کا انکار شروع کر دیا ہے۔ یہ طرز عمل درست نہیں۔ جھوٹے کی تردید کرتے ہوئے سچے کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔

۴۰۸۴۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جگہ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ کا بیٹا ہوگا۔ وہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا۔ پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم لوگوں کو اس طرح قتل کریں گے کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔“

۴۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَلَاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثُوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَثْرَتِكُمْ ثَلَاثَةٌ. كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ. ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ. يَفْتَنُّوَنَكُمْ فَنَلَّا لَمْ يَفْتَلَهُ قَوْمٌ».

پھر آپ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں۔ پھر فرمایا: ”جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔“

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: «فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى التَّلَجِ. فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ، الْمُهْدِيُّ».

۴۰۸۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہے۔ اللہ اسے ایک رات میں درست فرمائے گا۔“

۴۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَقَوِيِّ، عَنْ

۴۰۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الدلائل: ۵۱۵/۶ من حديث عبد الرزاق به، وصححه البوصيري، والحاكم: ۴/۴۶۳، ۴۶۴، ۵۰۲، على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وصححه ابن كثير، وإسناده ضعيف لغتعة الثوري، وقد تقدم، ح: ۱۶۲، وبعض الحديث شواهد.

۴۰۸۵۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۹۷/۱۵، ح: ۱۹۴۹۰ عن الحفري به، وتابعه الفضل بن دكين عند أحمد: ۸۴/۱ وغيره، وله شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ۴۲۹۰.

۳۶۔ ابواب الفتن

امام مہدی کے ظہور کا بیان

أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْمَهْدِيُّ مِنَّا، أَهْلُ الْبَيْتِ، يُضِلُّهُ اللَّهُ
فِي لَيْلَةٍ».

☀ فائدہ: ایک رات میں درست فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اچانک توبہ کی توفیق ملے گی اور وہ نیک ہو جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ اس میں اچانک قائدانہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں گی اور وہ حکمرانی کے لائق ہو جائے گا۔

۴۰۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۰۸۶۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے مہدی کے بارے میں بات چیت شروع کر دی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”مہدی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔“ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ».



☀ فائدہ: مہدی کے بارے میں شیعہ روایات میں جو رطب و یابس درج کیا گیا ہے وہ درست نہیں مثلاً: اس کا سامرا کے فارش پوشیدہ ہونا اس کے پاس ذوالفقار حیدری کا ہونا اصل قرآن اس کے پاس ہونا وغیرہ۔

۴۰۸۷۔ حَدَّثَنَا هَدِيثُهُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: ۳۰۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں: میں (نبی ﷺ)“ حمزہ علی، جعفر، حسن حسین اور مہدی ﷺ۔ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ، وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ

۴۰۸۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المهدی: ۱، ح ۴۲۸۴ من حديث أبي المليح الرقي به، وأورده الحاكم في المستدرک: ۵۵۷/۴، وسكت عنه.

۴۰۸۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۲/۲۱۱ من حديث سعد به، [لا أنه قال: عبدالله بن زياد اليمامي، وهو الصواب، وضعفه البخاري، والجمهور * وعكرمة مدلس وعنعن، وللحديث شاهد عند الخطيب: ۴۳۴/۹، وقال فيه: 'هذا الحديث منكر جدًا'، وهو غير ثابت، وفي إسناده غير واحد من المجاهولين.

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

۳۶- ابواب الفتن

أَهْلُ الْجَنَّةِ. أَنَا وَحَمْرَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ
وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ».

۳۰۸۸- حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء نبیدی

ﷺ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرق
سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی کے لیے یعنی اس
کی حکومت کے لیے زمین ہموار کریں گے۔“

۴۰۸۸- حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى
الْبَصْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ،
قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْعَقَّارِ بْنُ دَاوُدَ
الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الرَّبِيعِيِّ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ
الْمَشْرِقِ، فَيُوطِنُونَ لِلْمَهْدِيِّ» يَعْنِي
سُلْطَانَهُ.

باب: ۳۵- (بڑی بڑی) جنگوں کا بیان

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْمَلَا حِمِ (التحفة ۳۵)

۳۰۸۹- حضرت خالد بن معدان ؓ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: حضرت جبیر بن مطعم ؓ نے مجھ
سے فرمایا: ”چلو دو مخمر ؓ کے پاس چلیں۔ وہ نبی
ﷺ کے صحابی تھے، چنانچہ (خالد نے کہا): میں ان
(جبیر) کے ساتھ چل پڑا۔ جبیر نے ذو مخمر ؓ سے
جنگ بندی کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں
نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”مغرب
اہل روم تم (مسلمانوں) سے ایک پر امن صلح کریں

۴۰۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،
عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ
وَأَبْنُ أَبِي زَكْرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَبَلَغْتُ
مَعَهُمَا. فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ: قَالَ
لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مَخْمَرٍ، وَكَانَ
رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَنْطَلَقْتُ
مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَدَنَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ

۴۰۸۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف عمرو بن جابر * وابن لهيعة تقدم، ح: ۲۳۰، وله شاهد
ضعيف عند أبي نعيم في الحلية: ۵۳/۶.

۴۰۸۹- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في صلح العدو، ح: ۲۷۶۷، ۴۲۹۳ من حديث عيسى
به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، والحاكم ۲/۴۲۱، والذهبي، وقال البوصيري: "إسناده حسن".

۳۶- ابواب الفتن

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

گئے۔ تم اور وہ ایک (مشرک) دشمن کے خلاف جنگ کرو گے جس میں تم غالب آؤ گے۔ تمہیں غنیمتیں ملیں گی اور تم سلامت رہو گے۔ پھر تم (مسلمان اور رومی عیسائی) واپس لوٹو گے حتیٰ کہ ایک ٹیلوں والے مرغزار میں پڑاؤ ڈالو گے۔ (اچانک) صلیب والوں میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور (نعرہ لگاتے ہوئے) کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ ایک مسلمان غصے ہوگا اور اٹھ کر صلیب توڑ دے گا۔ اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔“

النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «سَتَصَالِحُكُمُ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا. ثُمَّ تَغْزُونَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا. [فَتَنْتَصِرُونَ] وَتَغْتَمُونَ وَتَسْلِمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ. حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي ثُلُولٍ. فَيَرْفَعَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ. فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقْدُهُ. فَعِنْدَ ذَلِكَ تَنْذِرُ الرُّومَ، [فَيَجْتَمِعُونَ] لِلْمَلْحَمَةِ».

عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی کے واسطے سے مروی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”وہ جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ تب وہ اسی جھنڈوں تلے (جملے کے لیے) متحد ہو کر آئیں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (صلیبی فوجی) ہوں گے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الْدمشقي]: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ فِيهِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَأْتُونَ جَيْتِدَ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً. تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.



🌟 فوائد و مسائل: ① عیسائیوں کے مختلف فرقے ہیں جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مختلف ممالک میں الگ الگ فرقوں کی اکثریت ہے اس لیے ایک فرقے کے عیسائی دوسرے فرقے کے عیسائیوں کے مظالم سے تنگ آ کر مسلمانوں سے تعاون کر سکتے ہیں جس طرح زمانہ حال میں یوگوسلاویہ کے سرب اور کروٹ آہیں میں مل کر نہیں رہ سکے چنانچہ سربیا اور کروشیا الگ الگ ملک بن گئے، اور سربوں سے مخالفت کی وجہ سے کروٹ عیسائی یوشیا ہرزگووینا کے مسلمانوں کے حامی بن گئے۔ مستقبل میں کسی بڑے ملک میں بھی ایسی صورت حال پیش آ سکتی ہے۔ یا عیسائی اور مسلمان کسی تیسرے ملک (ہندومت یا بدھ مت وغیرہ کے پیروکاروں) کے خلاف متحد ہو کر لڑ سکتے ہیں۔ ② مسلمانوں اور عیسائیوں کی وقتی مصالحت دائمی نہیں ہو سکتی کیونکہ عیسائی دل میں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں لہذا موقع ملنے پر کوئی معمولی سا بہانہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ ③ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے صلح کا معاہدہ کرنے کے باوجود ہوشیار رہنا چاہیے اور اپنے دفاع کا مکمل ہندوست رکھنا چاہیے۔ ④ مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی جنگی مہم کا ذکر حدیث ۳۰۳۲ میں بھی گزر چکا ہے۔

۳۶۔ ابواب الفتن .. بڑی بڑی جنگوں کا بیان

۴۰۹۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْأُمَّارِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَا حِمٌ ، بَعَثَ اللَّهُ بَعَثًا مِنْ الْعَوَالِي ، هُمْ أَكْثَرُ الْعَرَبِ فَرَسًا وَأَجْوَدَ سِلَاحًا ، يُؤَيِّدُ اللَّهُ بِهِمُ الدِّينَ » .

۴۰۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ موالی (نومسلموں) کا ایک لشکر کھڑا کرے گا۔ ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے اور ان کا اسلحہ سب سے عمدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے دین کی مدد کرے گا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① جو لوگ نسل در نسل مسلمان ہوتے ہیں ان کی آئندہ نسلوں میں اسلام سے محبت اور اس پر عمل کی کوشش کم ہو جاتی ہے اس کے برعکس جو غیر مسلم اسلام قبول کرتے ہیں وہ اسلام کو اچھا سمجھ کر اس پر دل سے یقین رکھتے ہیں اس لیے وہ اسلام کے لیے قربانی کا جذبہ بھی زیادہ رکھتے ہیں۔ ② جس طرح مسلمانوں کو اسلام پر پوری طرح عمل کرنے کی تبلیغ کی جاتی ہے غیر مسلموں کو بھی اسلام میں داخل ہونے کی تبلیغ کرنا ضروری ہے اور زیادہ مفید ہے۔

۴۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا [اللَّهُ] ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا [اللَّهُ] » .

۴۰۹۱۔ حضرت نافع بن عتبہ بن ابودقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ جزیرہ عرب والوں سے جنگ کرو گے اللہ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم روم سے جنگ کرو گے اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا۔ پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اللہ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔“

۴۰۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۸۴۸/۴ من حديث عثمان به، وصححه على شرط البخاري، ووافقه الذهبي على شرط مسلم، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن، عثمان مختلف فيه" قلت: وثقه الجمهور في غير علي ابن يزيد الألباني.

۴۰۹۱۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال، ح: ۲۹۰۰ من حديث عبد الملك ابن عمير به.

۳۶۔ ابواب الفتن

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

قَالَ جَابِرٌ: فَمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى تَفْتَحَ الرُّومُ. حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”وجال ظاہر نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جزیرہ عرب (موجودہ سعودی عرب، یمن، حضرموت، قطر، کویت اور کچھ عراق) نبی اکرم ﷺ کے دور میں فتح ہو گیا تھا۔ خلافت راشدہ کے دور میں روم اور ایران سے جنگیں ہوئیں۔ ② اس وقت روم عیسائیوں کا اہم علاقہ ہے۔ یورپ کا سارا علاقہ تہذیبی طور پر اس کے تابع ہے تاہم اب مسلمانوں کے علاقے آزادی کی کوشش کر رہے ہیں۔ ③ اس حدیث میں یورپ پر اسلام کے غلبے کی پیش گوئی ہے۔ اس کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔ اس کا فتنہ جب عروج پر ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ جب پوری دنیا میں اسلام غالب آجائے گا۔ ④ ان واقعات کی پیش گوئی خبر دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان مواقع پر مسلمان حق کا ساتھ دیں اور باطل کے ظاہری غلبے سے مرعوب نہ ہوں۔

۴۰۹۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ شُعْبَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ وَقَالَ الْوَلِيدُ: يَزِيدُ بْنُ قُطَيْبَةَ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ، فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ»۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بڑی جنگ‘ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا ظہور سات ماہ کے اندر ہوگا۔“



۴۰۹۳۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدٍ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ میں اور شہر

۴۰۹۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الملاحم، باب في توأتر الملاحم، ح: ۴۲۹۵ من حديث أبي بكر بن أبي مریم به، وتقدم حاله، ح: ۱۶۸۰، وحسنه الترمذي، ح: ۲۲۳۸، بقوله: 'حسن غريب' • أبو بكر بن أبي مریم ضعيف، وشيخه مجهول، ويزيد مجهول الحال.

۴۰۹۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، أيضًا، ح: ۴۲۹۶ من حديث بقیة، وتقدم حاله، ح: ۱۱۲۱، ۵۵۱ به، ولم يصرح بالسماع المسلسل • وابن أبي بلال لم يوثقه غير ابن حبان.

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

(قسطنطنیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے اور ساتویں سال دجال ظاہر ہو جائے گا۔

[عَنْ] ابْنِ أَبِي بَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ، سِتُّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ».

۳۷۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ مسلمانوں کے قریب ترین سرحدی محافظ مقام بولاء پر ہوں گے۔“ پھر فرمایا: ”اے علی! اے علی! اے علی!“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان (حاضر ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ”تم لوگ بنو امیہ (رومیوں) سے جنگ کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی ان سے جنگ کریں گے حتیٰ کہ سب سے افضل مسلمان یعنی حجاز والے ان کے مقابلے کے لیے نکلیں گے۔ انھیں اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا۔ وہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے نعروں سے قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے۔ انھیں اتنی نعمتیں ملیں گی جتنی پہلے کبھی نہیں ملی تھیں حتیٰ کہ وہ دھالوں کے ذریعے سے تقسیم کریں گے۔ (اچانک) ایک قبض آکر کہے گا: تمہارے شہروں میں دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ سنو! یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ لینے والا بھی شرمندہ ہوگا اور چھوڑنے والا بھی شرمندہ ہوگا۔“

۴۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْمُحْتَشِبِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَذْلَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ بِبَوْلَاءٍ». ثُمَّ قَالَ: «يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ» قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَيُقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُؤُفَةُ الْإِسْلَامِ، أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَئِيمَةً. فَيَقْتَتِلُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ بِالنَّسِيجِ وَالتَّكْبِيرِ. فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ لَمْ يُصِيبُوا مِنْهَا. حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأَنْزُسَةِ. وَيَأْتِي آتٍ يَقُولُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ. أَلَا وَهِيَ كَذِبَةٌ. فَلَا تَجِدُنَا دِمًا، وَالثَّارُكَ نَادِمًا».

۴۰۹۵۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے

۴۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۴۰۹۴۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطبراني: ۱۷/ ۲۵، ح: ۹ من حديث كبيره، ومن أجله ضعفه البوصيري،

وأنظر، حديث: ۱۶۵ ل حاله.

۴۰۹۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۴۰۴۲.

۳۶۔ ابواب الفتن

ترکوں کا بیان

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے درمیان اور بنو امیہ (رومیوں) کے درمیان جنگ بندی ہوگی وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں تلے تمہاری طرف پیش قدمی کریں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔“

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْطَرِ هَذَنَةٌ، فَيَقْدِرُونَ بِكُمْ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

🌞 فائدہ: فوائد و مسائل کے لیے دیکھیے حدیث: ۴۰۴۲۔

باب: ۳۶۔ ترکوں کا بیان

(المعجم ۳۶) - بَابُ التُّرْكِ (التحفة ۳۶)

۴۰۹۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم ایک قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوئے بالوں کے ہوں گے۔ اور قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم سے جنگ کرو گے۔“

۴۰۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَبَالُغُهُمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ».

۴۰۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چمکی ہیں۔ ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے تہہ وارڈ حالیں۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ

۴۰۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأَنْوَابِ،

۴۰۹۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب قتال الذين يتعلمون الشعر، ح: ۲۹۹۰، ومسلم، الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقر الرجل... إلخ، ح: ۲۹۱۲ عن ابن أبي شيبة من حديث سفیان به.

۴۰۹۷۔ أخرجه البخاري، انظر الحديث السابق، ومسلم، الحديث السابق، ح: ۲۹۱۲ عن ابن أبي شيبة من حديث سفیان به.



۳۶۔ ابواب الفتن

تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہیں۔“

كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالِهُمُ الشَّعْرُ.

۴۰۹۸۔ حضرت عمرو بن تغلبہ غزویؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم چوڑے چہرے والوں سے جنگ کرو گے۔ ان کے چہرے گویا تہہ دار ڈھالیں ہیں۔ اور قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔“

۴۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ. كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَتَعَمَّلُونَ الشَّعْرَ.

۴۰۹۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے ٹڈیوں کی آنکھیں۔ اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ دار ڈھالیں۔ بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور چہرے کی ڈھالیں استعمال کریں گے۔ وہ اپنے گھوڑے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔“

۴۰۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، عِرَاضَ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، يَتَعَمَّلُونَ الشَّعْرَ وَيُخْذُونَ الدَّرَقَ، يَرْبِطُونَ خَيْلَهُمْ بِالنَّخْلِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① پہلی تین حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دو قوموں سے جنگ ہوگی۔ ایک قوم کی علامت ان کے چوڑے چہرے چمپئی ناکیں اور چھوٹی آنکھیں ہیں۔ اور دوسری قوم کی علامت بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہننا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں صفات ایک ہی قوم میں پائی جائیں گی۔ ممکن ہے دونوں قومیں مل کر جنگ کریں اور ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قوم کی دو شاخیں ہوں۔ ② علامہ بیضاوی

۴۰۹۸۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب قتال الترك، ح: ۲۹۲۷ و ۳۵۹۲ من حديث جرير به.

۴۰۹۹۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۳۱/۳ عن عمار به، وتابعه أبو عبيدة عبد الملك بن معن عند ابن حبان، ح: ۱۸۷۲، وحسن البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۲۹۲۸، ۳۵۸۷ وغيره.

۳۶۔ ابواب الفتن

ترکوں کا بیان

بُغْیَہ بیان کرتے ہیں: ان کے چہروں کو ڈھال سے تشبیہ دینے کی وجہ ان کے نقوش کا چپٹا ہونا اور چہروں کا گول ہونا ہے۔ اور تہہ دار کہنے سے مراد ان کا موٹا اور زیادہ گوشت والے ہونا ہے۔ (فتح الباری: ۷/۷۳۳) © حافظ ابن حجرؒ نے محمد بن عباد کا ایک قول نقل کیا ہے کہ باجک خری کے قبضین بالوں کے جوتے پہنتے تھے۔ یہ زندقہ لوگ تھے جو حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے تھے۔ خلیفہ مامون الرشید کے دور میں انھوں نے بہت زور چکڑ لیا تھا۔ طبرستان اور رے وغیرہ کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ باجک خلیفہ مقتسم کے دور حکومت میں ۲۲۲ ہجری میں قتل ہوا۔ © حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ان سے مراد اہل بارز یعنی کدو ہیں۔ (صحیح البخاری، المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، حدیث: ۳۵۹۱) واللہ اعلم۔



زہد کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کی اقسام

✽ لغوی معنی: لغت میں زہد کے معنی: عبادت گزاری، مذہبیت اختیار کرنا، دنیا سے بے رغبتی اور کنارہ کشی کرنا ہیں۔

✽ اصطلاحی تعریف: [الزُّهْدُ: تَرَكُ مَا لَا يَنْفَعُ فِي الْآخِرَةِ، وَالْوَرَعُ تَرَكُ مَا تُخَافُ ضَرَرُهُ] ”آخرت کے لیے غیر مفید چیزوں کو ترک کرنا زہد اور کسی چیز کو نقصان کے خدشے سے چھوڑنا ورع ہے۔“

✽ زہد کی اقسام: امام احمد رحمہ اللہ نے زہد کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

- ① حرام چیزوں کو ترک کرنا، یہ ادنیٰ درجے کا زہد ہے۔
- ② ضرورت سے زائد حلال چیزوں کو ترک کرنا، یہ متوسط درجے کا زہد ہے۔
- ③ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہر چیز کو ترک کر دینا، یہ اعلیٰ درجے کا زہد ہے۔ (کتاب الزہد،

للإمام وکیع بن جراح: ۱/۱۲۳-۱۲۵)

دنیا کی زندگی دارالامتحان ہے۔ آزمائشوں اور مصیبتوں، مشکلات و محن کا گھر ہے، لہذا اس میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر و مشیت پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا اس کی ادنیٰ نعمتوں کا شکر بجالانا اور اپنی ضروریات کو حاصل

شدہ وسائل کے مطابق ڈھال کر قناعت کا مظاہرہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ دوسروں کی دولت و امارت کو دیکھ کر ناشکری کا شکار ہو جانا یا دولت مندی کے حصول کے لیے دوڑ لگا دینا اس دارالاستحسان کے تقاضوں کے خلاف ہے کیونکہ یہ دنیا چند دن کی ہے۔ باقی رہنے والی زندگی دارالجزا میں ہے جس کی نعمتیں لافانی اور لازوال ہیں۔ ان کے حصول کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا مطلوب و مقصود ہے۔ اس دنیا کی بے ثباتی، کم وقعتی اور بے حقیقی کو واضح کرتے ہوئے پروردگار عالم فرماتا ہے:

﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (الحديد: ۲۰-۵۷)



”تم جان لو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل، تماشاً اور زینت ہے اور آپس میں فخر جتنا اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں کثرت جتنا ہے۔ (اس کی مثال یوں ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیدا شدہ) نباتات کسانوں کو خوش کرتی ہیں پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں تو آپ اسے زرد ہوتی دیکھتے ہیں پھر وہ چور چور ہو جاتی ہیں اور آخرت میں (کفار کے لیے) شدید عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیاوی زندگی تو بس دھوکے کا سامان ہے۔“

لیکن ہم مسلمان تو اسی دھوکے کے سامان کے حصول کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے بھی مومنوں کو اس دنیا سے کامیاب ہونے کی ترغیب اپنے قول اور عمل دونوں سے دی ہے۔ اگر آپ چاہتے تو زمین اپنے خزانے آپ کے قدموں میں ڈھیر کر سکتی تھی۔ آسمان اپنی نعمتیں نچھاور کر سکتا تھا مگر آپ نے ہمیشہ سادگی، قناعت پسندی اور زہد و ورع کو اپنا کر امت کو یہ درس دیا کہ اس دارالاستحسان میں اسی طرح جینا سیکھو۔ اگر دنیا میں کامیاب عمل کر کے لوٹو گے تو آخرت میں ابدی اور لازوال نعمتیں تمہارا مقدر بنیں گی اس لیے مسلمانوں کو ہر دم آپ کا یہ فرمان مد نظر رکھنا چاہیے: [شُكُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا أَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ] (صحیح البخاری، الرقاق، باب قول النبی ﷺ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا أَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ») حدیث: (۶۴۱۶) ”دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی غریب

۳۷۔ أبواب الزهد زید کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کی اقسام

الوطن مسافر یا راہ گزر ہوتا ہے۔“ نیز فرمایا: [الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ] (صحیح مسلم، الزهد، باب: ((الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر))، حدیث: ۲۹۵۶) ”دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۷) أَبْوَابُ الزُّهْدِ (التحفة ۲۹)

زہد سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- دنیا سے بے رغبتی

(المعجم ۱) - بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

(التحفة ۱)



۴۱۰۰- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کرنے یا مال ضائع کرنے سے نہیں ہوتی۔ دنیا سے بے رغبتی کا مطلب یہ ہے کہ تجھے اپنے پاس موجود چیز پر اللہ کے پاس موجود چیزوں سے زیادہ اعتماد نہ ہو۔ اور تجھ پر جو مصیبت آئے تو اس کے ثواب کی زیادہ رغبت رکھتا ہو کہ وہ (دنیا میں آنے کی بجائے آخرت میں پیش آنے کے لیے) تیرے لیے باقی رہے۔“

۴۱۰۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حُلَيْسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الزُّهَادُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَائِلِ، وَلَا فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ. وَلَكِنَّ الزُّهَادَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَقْ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ. وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ، إِذَا أَصِيبَتْ بِهَا، أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا، لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ».

ابو ادريس خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث دوسری احادیث کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عام سونے کے مقابلے میں خالص (بانکس قیراط کے معیار کا) سونا۔

قَالَ هِشَامُ: قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، يَقُولُ: مِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ، كَمِثْلِ الْإِبْرِيرِ فِي الذَّهَبِ.

۴۱۰۰- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في الزهادة في الدنيا، ح: ۲۳۴۰ من حديث

عمرو بن واقدبه، وقال: "غريب... وعمرو بن واقد مكر الحديث".

۳۷۔ ابواب الزهد

... دنیا سے بے رغبتی کا بیان

۴۱۰۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَرْوَةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ، وَكَانَتْ لَهُ ضُجْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زَهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَفَلَهُ مَنَظِلِي، فَاقْتَرَبُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ».

۴۱۰۱۔ حضرت ابوخلاد (عبدالرحمن بن زبیر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی دی گئی ہے تو اس سے قریب ہوا کرو کیونکہ وہ حکمت کی باتیں کرتا ہے۔“

۴۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمِيَّةَ بْنُ أَبِي السَّرِّ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبْدِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ شُعْبَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَمَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دُنِّي عَلَى غَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحْبَبَنِي اللَّهُ، وَأَحْبَبَنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُجِئِكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، يُجِئُكَ».

۴۱۰۲۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں وہ کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ مجھے پسند کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس کے شواہد اور متابعات کا تذکرہ کیا ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بتائیں مذکورہ روایت سداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه: ۲/۶۲۴)۔

۴۱۰۱۔ [استادہ ضعیف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، (الكنز): ۸/۲۷، ۲۸ عن هشام به، وتابعه كثير بن هشام عند أبي نعيم في الحلية: ۱۰/۴۰۵، وله علل: منها ضعف أبي قروة يزيد بن مئان، انظر حديث: ۲۵۸۱، وللحديث شاهدان ضعيفان جداً عند صاحب الحلية: ۷/۳۱۷، وأبي يعلى.

۴۱۰۲۔ [ضعیف] أخرجه العقبلي: ۲/۱۱ من حديث خالد القرشي به، وقال: وليس له من حديث الثوري أصل، وقد تابعه محمد بن كثير الصنعاني، ولعله أخذ عنه وليس له لأن المشهور به خالد هذا، وصححه الحاكم: ۴/۳۱۳، ورده الذهبي بقوله: قلت: "خالد وضع"، وضعفه البوصيري، ورواه عبد الله بن واقد أبو قتادة الحراني وهو متروك ملس، راجع التقریب وغیره، عن الثوري به، وللحديث شاهد ضعيف.

۳۷۔ ابواب الزهد

دنیا سے پریشانی کا بیان

۶۲۸، رقم: ۹۴۴) زہد کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا والوں سے الگ تھلگ ہو جائے۔ یہ رہبانیت ہے جو اسلامی طریقہ نہیں۔ زہد کا مطلب یہ ہے کہ حلال آمدنی پر کفایت کی جائے، خواہ کم ہو۔ اور حرام کمائی کی راہیں تلاش نہ کی جائیں۔ ⑤ یہ امید رکھنا کہ دوسرے مجھے کچھ دیں، حرص کا اظہار ہے۔ دوسروں کے مال سے بے نیازی زہد و قناعت میں شامل ہے۔ ⑥ انسانوں سے طمع رکھنے سے انسان ذلیل ہوتا ہے اور قناعت سے ان کی نظروں میں محبوب و معزز بن جاتا ہے۔ ⑦ اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور حلال روزی تلاش کرنا زہد کے معنائی نہیں۔ ⑧ اللہ تعالیٰ سے آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کی ضرورت بھی مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ اسباب اس کے اختیار میں ہیں لیکن آخرت کی طلب زیادہ ہونی چاہیے۔

۴۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْدَةَ، وَهُوَ طَمَعِينٌ. فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يُعَوِّدُهُ. فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا يَبْكِيكَ؟ أَيْ خَالٍ! أَوْ جَعَّ يَشِيرُكَ، أَمْ عَلَى الدُّنْيَا، فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلِّ، لَا، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ بَعَثْتُهُ. قَالَ: «إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُذَرِّكُ أَمْوَالَ لَا تُقَسِّمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَخْفِيكَ، مِنْ ذَلِكَ، خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

۴۱۰۳۔ حضرت سرہ بن کہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضرت ابو ہاشم خالد بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ (نیزے سے) زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو تشریف لائے تو ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ماموں جان! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا درد زیادہ پریشان کر رہا ہے یا دنیا (کے چھوٹنے) پر غمگین ہیں اس (زندگی) کا عمدہ حصہ تو گزر گیا؟ (اب تو کما حصہ ہی باقی ہے جس میں کچھ تکلیفیں زیادہ ہوتی ہیں۔) حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے کسی بات پر نہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، کاش میں اس کے مطابق چلا ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”شاید تم کو بہت اموال ملیں جو لوگوں میں تقسیم کیے جا رہے ہوں۔ (ان کا لالچ نہ کرنا۔) تمہارے لیے تو اس میں سے ایک خادم اور ایک سواری کا جانور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) کافی ہے۔“



۴۱۰۳۔ [حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب اتخاذ الخادم والعرب، ح: ۵۳۸۷ من حديث جرير به، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۶۶۷ * سمرة بن سهم مجهول كما في التريب، وله شاهد ذكره الترمذي، ح: ۲۳۲۷، وأخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۱۲، وأحمد: ۳۶/۵ وغيرهما، وسنده حسن.

فَأَذْرَعْتُ، فَجَمَعْتُ. مجھے مال ملا اور میں نے جمع کر لیا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② عیادت کے موقع پر مریض کی پریشانی معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ③ ضرورت سے زیادہ مال ملے تو جمع کرنے کی بجائے دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ ④ اگر حلال طریقے سے مال جمع ہو جائے اور تنگی کی راہوں میں خرچ کرنے کے باوجود دولت باقی رہے تو یہ گناہ نہیں۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے اپنے اعلیٰ مقام کے منافی سمجھ کر انسوؤں کرتے تھے۔

٤١٠٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَائِبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : إِشْتَكَيْ سَلْمَانٌ. فَعَادَهُ سَعْدٌ، فَرَأَاهُ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا يُبْكِيكَ؟ يَا أَحِبِّي أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ أَلَيْسَ، أَلَيْسَ؟ قَالَ سَلْمَانٌ : مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنْ أَثْنَيْنِ. مَا أَبْكِي ضَمًّا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ. وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا. فَمَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ. قَالَ : وَمَا عَهْدُ إِلَيْكَ؟ قَالَ : عَهْدُ إِلَيَّ أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلَ زَايِ الرَّاجِبِ، وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ، وَأَمَّا أَنْتَ، يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللَّهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حُكِمْتَ، وَعِنْدَ قَسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ، فَمَنْتَ، وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ.

۴۱۰۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں رہے؟ کیا آپ نے فلاں کام نہیں کیا؟ فلاں کارنامہ انجام نہیں دیا؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دو چیزوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں رو رہا۔ میں نہ دنیا کے چھوٹنے کی وجہ سے روتا ہوں نہ آخرت کو ناپسند کرتے ہوئے۔ لیکن (میں اس لیے اٹھتا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے۔ انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے آپ سے کیا وعدہ لیا تھا؟ فرمایا: آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: ”آدمی کو اتنا کچھ کافی ہوتا ہے جتنا مسافر کا زادراہ۔“ اور مجھے یقین ہے کہ میں (اس) حد سے تجاوز کر گیا ہوں۔ اور اے سعد! آپ جب (کسی بھگڑے کا) فیصلہ کریں تو اپنے فیصلے میں اللہ کا خوف پیش نظر رکھیں۔

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان
اور جب (مستحقین میں کوئی چیز) تقسیم کریں تو تقسیم کے
وقت (تقویٰ کو ملحوظ رکھیں۔) اور جب آپ (کسی
پروگرام کے بارے میں) سوچیں (یا ارادہ کریں) تو
اپنی سوچ میں (اور ارادے میں اللہ سے ڈریں۔)

قَالَ ثَابِتٌ: فَلْيَتَّقِ اللَّهَ مَا تَزَكَّ إِلَّا بِضَعَةِ
وَعِشْرِينَ ذِرْهَمًا، مِنْ نَفَقَتِهِ كَانَتْ عِنْدَهُ.
حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے معلوم ہوا
کہ انھوں نے ترکے میں صرف تقریباً بیس دینار
چھوڑے جو ان کے ذاتی اخراجات کے لیے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی اکرم ﷺ نے کئی بشارتیں دی تھیں۔ اس کے باوجود وہ معمولی سی
کوٹائی کو بھی بہت بڑی غلطی تصور کرتے تھے۔ ② حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس دنیاوی ضروریات کے پیش نظر
تھوڑے بہت سامان کا جمع ہو جاتا، یہ ان کی کوٹائی نہیں تھی لیکن کمال تقویٰ کی وجہ سے وہ خوف زدہ رہتے تھے۔
③ کسی جھگڑے کا فیصلہ کرتے وقت اور کسی مشترک چیز کی تقسیم کے وقت تقویٰ کی اہمیت زیادہ ہو جاتی ہے
کیونکہ لوگ اعتماد کر کے یہ زبرداری دیتے ہیں۔ ان کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا
بڑی غلطی ہے۔ (ہم) سے مراد سوچ، ارادہ، پروگرام وغیرہ ہے۔ مومن کے مستقبل کے پروگرام تقویٰ پر مبنی
ہوتے ہیں۔

(المعجم ۲) - بَابُ الْهَمِّ بِالذَّنْبِ (التحفة ۲)

۴۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنَ أَبِي بَنِ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مُرْوَانَ، بِبَضْفِ
النَّهَارِ. قُلْتُ: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ، هَذِهِ السَّاعَةُ،
إِلَّا لِيَسْأَلَ عَنْهُ. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَأَلْنَا
عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
۴۱۰۵۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دو پہر کے
وقت مروان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے باہر نکلے۔ میں نے
کہا: انھوں نے اس وقت انھیں کوئی (اہم) مسئلہ
دریافت کرنے ہی کے لیے بلایا ہوگا۔ میں نے زید رضی اللہ
عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: انھوں نے ہم سے کچھ
احادیث کے بارے میں دریافت کیا تھا (کہ وہ کس
طرح ہیں۔) جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔

۴۱۰۵۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۸۳/۵ من حديث شعبة به مطولاً، وصححه البوصيري، وله طرق عند
الترمذي، ح: ۲۶۵۶ من حديث شعبة، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۷۲.

۳۷۔ ابواب الزہد ... صول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جس شخص کا مقصود حصول دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام نکھیر دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لیے مقدر ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کا حصول ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام مرتب کر دیتا ہے اور اس کے دل میں استغنا پیدا فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔“



فوائد و مسائل: ① جو شخص دنیاوی مال و دولت اور جاہ و شہرت کا طالب اور حریص ہوتا ہے وہ دنیا کے لیے بہت محنت کرتا ہے۔ اسے جتنی بھی دولت ملے، مزید کی حرص کی وجہ سے وہ مطمئن نہیں ہوتا اس لیے مفلس آدمی کی طرح پریشان رہتا ہے۔ ② حریص آدمی دنیا کمانے کے لیے کئی پروگرام شروع کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر ایک پر پوری توجہ دے اور اسے جلد سے جلد اس کی کوشش کے نتائج حاصل ہوں لیکن فطری طور پر انسان کی امور کی طرف بیک وقت برابر توجہ نہیں دے سکتا لہذا اسے اس کی حرص کے مطابق نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ اس طرح وہ دولت حاصل ہونے کے باوجود پریشان رہتا ہے۔ ③ آخرت کی طرف توجہ کرنے سے دنیا کی اہمیت کم ہو جاتی ہے لہذا قناعت کی دولت حاصل ہو جاتی ہے اور بندہ مطمئن اور خوش کن زندگی گزارتا ہے۔ ④ آخرت کو مقصود بنا لینے سے دنیا کے معاملات میں بھی نظم و ضبط پیدا ہو جاتا ہے جس سے کاروبار میں بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ⑤ اللہ کی رضا کو مد نظر رکھنے والے کے دنیاوی معاملات بھی سلجھ جاتے ہیں اور حرص ختم ہو کر استغنا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ⑥ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جو رزق مقدر کر رکھا ہے وہ حلال ذرائع اختیار کرنے سے بھی مل جاتا ہے لہذا ناجائز طریقے اختیار کرنے سے سوائے پریشانیوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۴۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ، عَنْ تَهَشُّلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرِيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ

۴۱۰۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے تمھارے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص سارے تفکرات کو جمع کر کے ایک ہی فکر یعنی آخرت کی فکر میں ڈھال لے اللہ اس کو دنیاوی تفکرات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور

۳۷۔ ابواب الزهد

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان

ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاجِدًا، هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَّاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ. وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي أَمْرِ أَوْ دِينِهِ هَلْكَ»۔

جسے دنیا کے معاملات کے تفکرات مختلف گھاٹیوں میں لیے پھرے اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ (ان تفکرات کی) کون سی واوی میں ہلاک ہوتا ہے۔

☀ فائدہ: دنیا کے تفکرات سے بے نیاز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جائز ضروریات آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں اور جو شخص حرص و ہوس کی وجہ سے طرح طرح کے تفکرات میں مبتلا ہوتا ہے اس کے تفکرات ختم نہیں ہوتے وہ خود ہی ان میں الجھا ہوا اللہ کے حضور پیش ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے حدیث: ۲۵۷ کے فوائد دیکھیے۔

۴۱۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ [أَبِي] خَالِدٍ الْوَالِيبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمَلًا صَدْرَكَ غَنَى، وَأَشَدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَشَدَّ فَقْرَكَ»۔

۴۱۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ میں تیرا سینہ استغنا سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو اشغال سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور نہیں کروں گا۔



☀ فوائد و مسائل: ① انسان کی تخلیق کا اصل مقصد عبادت ہے روزی کمانے کا مقصد صرف اتنی جسمانی قوت کا حصول ہے جس سے اللہ کے احکام کی تعمیل کا حقد ہو سکے۔ ② عبادت کے لیے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روزمرہ کے پروگرام میں بنیادی اہمیت عبادت کو دی جائے اور دنیاوی ضروریات کے دوران میں بھی اللہ کے احکام کی تعمیل کی نیت ہو تاکہ یہ اعمال بھی عبادت بن جائیں۔ ③ دینی اور دنیاوی اعمال میں فرض کو تو اہل پر فوقیت حاصل ہے لہذا اگر کسی نقلی عمل سے فرض کی ادائیگی متاثر ہوتی ہو تو فرض کو اہمیت دی جائے، نقلی کام کو کسی اور مناسب موقع کے لیے مؤخر کر دیا جائے۔

۴۱۰۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، الزهد، باب أحادیث ابنلینا بالضراء، ومن كانت الآخرة همه... الخ، ح: ۲۴۶۶ من حديث عمران بن وهب، وقال: "حسن غريب" أبو خاليد الوالبي وزائدة بن شبيب ونقهما ابن خزيمة، وابن حبان، والحاكم وغيرهم، فحدينهما لا ينزل عن درجة الحسن، وراجع نيل المصنوع، ح: ۱۳۲۸.

۳۷۔ أبواب الزهد دنیا کی حقیقت کا بیان

(المعجم ۳) - بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا (الصفحة ۳)

باب ۳۔ دنیا کی مثال

۴۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَّ، أَخَا بَنِي فِيهِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِضْبَعَةً فِي الْيَمِّ. فَلْيَنْظُرْ بِنَا يَرْجِعْ».

۴۱۰۸۔ حضرت مستورد بن شداد بن عمرو قرشی لمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ اس نے کتنا پانی لے لیا ہے۔“

🌟 نوادہ و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی قلیل ہے جب کہ آخرت کی زندگی ابدی ہے جس کی انتہا نہیں۔ ② جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے مقابلے میں اس قدر قیمتی ہیں کہ جنت میں چند انچ خالی زمین کی قیمت دنیا کی تمام دولت اور خزانوں سے زیادہ ہے پھر اس کے محلات اور باغات اور ان میں موجود نعمتیں پاک باز یوں اُخدام وغیرہ ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، خصوصاً دیدار الہی کی نعمت تو ایسی ہے کہ اس کے مقابلے میں جنت کی بڑی سے بڑی نعمت بچ ہے۔ ③ مثال دے کر بیان کرنے سے مسئلہ زیادہ واضح اور قابل فہم ہو جاتا ہے۔

۴۱۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا الْمُسْعُوْدِيُّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: اضْطَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ. فَأَثَرُ فِي جُلْدِهِ قَفْلٌ: يَا أَبَايَ وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ آذَنْتَا قَفْرَشَنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَبْقِيكَ مِنْهُ

۴۱۰۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چٹائی پر (آرام کرنے کے لیے) لیٹے تو اس کے نشان آپ کے جسم مبارک پر ظاہر ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں فرماتے تو ہم آپ کے لیے کوئی چیز (بستر وغیرہ) بچھا دیتے جس کے ساتھ اس (چٹائی کی ٹخنی) سے بچاؤ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۴۱۰۸۔ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا، وبيان الحشر يوم القيامة، ح: ۲۸۵۸/ ۵۵ عن ابن نمير به.

۴۱۰۹۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب حديث 'ما الدنيا إلا كراكب استظل'، ح: ۲۲۷۷ من حديث المسعودي به، وقال: 'حسن صحيح'، وهو في مسند الطبايعي، ح: ۲۷۷۷، وللحديث شواهد.

۳۷۔ ابواب الزهد۔ دنیا کی حقیقت کا بیان

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنَا وَالْدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالْدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَنْطَلْتُ [تَحْتَ] شَجَرَةٍ. ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.»

”میرا دنیا سے کیا تعلق! میری اور دنیا کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی سوار (مسافر) سائے کے لیے درخت کے نیچے ٹھہرا پھر اسے چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① یورو پاش میں سادگی مستحسن ہے۔ ② عمدہ چیز سے اجتناب اگر اس لحاظ سے ہو کہ جو رقم اپنی ذات پر خرچ ہونے والی ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ ہو تو بہتر ہے اگر بخل کی وجہ سے ہو تو بری عادت ہے۔ اگر حلال چیز کو اپنے آپ پر حرام کر لیا جائے تو شرعاً ممنوع ہے۔ ③ زہد کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نعمت کے لیے حرص نہ کی جائے اگر بغیر حرص کے جائز طریقے سے مل جائے تو استعمال کر لی جائے۔ اہتمام اور تکلف زہد کے منافی ہے۔ ④ جس چیز کی دعوت دی جائے اس کا عملی نمونہ پیش کرنے سے تبلیغ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ⑤ حکومت کے عہدے داروں کو پر تکلف زندگی سے خاص طور پر بچنا چاہیے تاکہ عوام کی ضروریات اور فلاح و بہبود کے لیے زیادہ رقم خرچ ہو سکے۔



۴۱۱۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ. فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَبِيتَةٍ شَاتِلَةٍ بِرِجْلَيْهَا. فَقَالَ: «أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَيْئَةً عَلَى صَاحِبِهَا؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ، مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا. وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَرُونُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً أَبَدًا.»

۴۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ

۴۱۱۰۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، ح: ۲۳۲۰ من حديث أبي حازم به مختصراً، وقال: "صحيح غريب".

۴۱۱۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، ح: ۲۳۲۱ من حديث

۴۱۱۰۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ اچانک آپ کو (راستے میں) ایک مری ہوئی بکری نظر آئی (وہ مرکز چھوٹ گئی تھی اور) اس کی ٹانگ اوپر اٹھی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے؟“ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے دنیا اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ حقیر ہے۔ اگر دنیا اللہ کے ہاں ایک ٹھہر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی تو وہ کسی کافر کو کبھی ایک قطرہ بھی پینے کو نہ دیتا۔“

۴۱۱۱۔ حضرت مستور بن شداد قرظی رضی اللہ عنہما سے

۳۷۔ ابواب الزہد دنیا کی حقیقت کا بیان

عَرَبِيٌّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَهْمَدِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الْأَهْمَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَذَّادٍ قَالَ: إِنِّي لَفِي الرُّكْبِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَتَى عَلَى سَخْلَةٍ مَثْبُودَةٍ. قَالَ، فَقَالَ: «أَتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا؟» قَالَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا. أَوْ كَمَا قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا».

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک قافلے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر ایک چھپکے ہوئے (مردہ) بکنے کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے خیال میں یہ سینا مالکوں کی نظر میں بے قدر ہے؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے بے قدر سمجھ کر ہی پھینکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنا یہ سینا مالکوں کی نظر میں حقیر ہے اللہ کے ہاں دُنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کے ہاں اصل اہمیت انسان کے اعمال کی ہے۔ دنیا کے اسباب اگر نیکی کے کام میں استعمال کیے جائیں تو وہ انسان کے لیے مفید ہیں ورنہ مال و دولت یا جاہ و ہشت کی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں۔ ② دنیا کے اسباب کو جائز ذرائع سے حاصل کرنا چاہیے اور انہیں ایسے کام میں خرچ کرنا چاہیے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔ ③ اللہ کی رضا اور انعامات کا اصل مقام جنت ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی دولت کی کوئی قیمت نہیں۔

۴۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيدٍ، عَنْهُ بَنُ حَمَّادِ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ. مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذَكَرَ اللَّهَ وَتَعَاوَا لَهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا».

۳۱۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرما رہے تھے: ”دُنیا ملعون ہے۔ اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے“ سوئے اللہ کے ذکر کے اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کے اور سوئے عالم اور طالب علم کے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری اور محرومی ہے، یعنی دنیا چونکہ اللہ کی یاد سے

مجالدہ، وقال: "حسن"، وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث الترمذي السابق.

۴۱۱۲۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب منه حديث: "إن الدنيا ملعونة"، ح: ۲۳۲۲ من حديث عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان به، وقال: "حسن غريب".

۳۷۔ ابواب الزہد دنیا کی حقیقت کا بیان

غافل کرتی ہے اس لیے یہ لعنت کا باعث ہے۔ ① ہر وہ چیز یا عمل جس کا اللہ کی یاد سے کسی بھی اعزاز سے کوئی تعلق ہو اس پر یا اس کی وجہ سے رحمت نازل ہوتی ہے چنانچہ تلاوت نماز اللہ کے لیے جانور کی قربانی اور حج و عمرہ کے اعمال سب رحمت کا باعث ہیں۔ ایسے اعمال انجام دینے والا اللہ کی لعنت سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح کعبہ صفا و مروہ منیٰ عرفات مزدلفہ اور ہر مسجد و مدرسہ اللہ کی رحمت کے مقامات ہیں۔ یہاں دین کی خدمات انجام دینا اور دین کے خادموں کی ضروریات مہیا کرنا دینی کتابیں چھاپنا اور دوسروں تک پہنچانا ان کی تعلیم دینا اور تعلیم حاصل کرنا علماء و طلباء کی ضروریات پوری کرنے کی نیت سے طلال روزی کمانا یہ سب اللہ کی رحمت کے اسباب ہیں۔ ② دین کے علم سے کسی بھی انداز سے منسلک ہونا اللہ کی رحمت کا باعث ہے اس لیے اگر دنیوی علوم و فنون بھی خدمت دین کی نیت سے حاصل کیے جائیں تو وہ بھی دین کے خادم علوم ہونے کی وجہ سے لعنت کے دائرے سے خارج ہو جائیں گے۔ اگر یہ نیت نہ ہو تو یہ علوم رحمت کا باعث نہیں ہوں گے۔ ③ طلال روزی کمانا اللہ کا حکم ہے اس لیے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے حلال روزی کمانا اور حلال کاموں میں خرچ کرنا ثواب کا کام ہے۔



۴۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الَّذِي يَسْجُنُ الْمُؤْمِنَ وَجَنَّةَ الْكَافِرِ».

۳۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

فوائد و مسائل: ① جس طرح قیدی جیل میں بہت سے قوانین کا پابند ہوتا ہے بلا اجازت وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح مومن دنیا میں من مانی نہیں کرتا بلکہ ہر قدم پر اللہ کے احکام پر عمل کرتا ہے اس کے بدلے میں اسے جنت ملے گی۔ ② کافر دنیا میں آزادی کی یعنی بے قید زندگی گزارتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اسے جہنم کا عذاب ملنے والا ہے۔ جہنم کے عذابوں کے مقابلے میں دنیا کی سخت سے سخت زندگی بھی جنت کے برابر ہے۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۱۳۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۵۶، والترمذي، ح: ۲۲۲۴ من حديث العللاء، به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۱۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في قصر الأهل، ح: ۲۳۳۳ من حديث حماد بن وليث بن أبي سليم تقدم حاله، ح: ۲۰۸، وأخرج البخاري في صحيحه، الرقاق، باب قول النبي ﷺ: "كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل"، ح: ۶۴۱۶ من طريق آخر عن مجاهد به دون قوله: "وعند نفسك من أهل القبور"، وهو المحفوظ.

۳۷۔ ابواب الزہد

دنیا کی حقیقت کا بیان

عَرَبِيٌّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَعْصِ جَسَدِي فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ كَأَنَّكَ غَايِرٌ سَبِيلٍ. وَوَعْدُ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ».

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کا ایک حصہ (کندھا) پکڑ کر فرمایا: ”عبداللہ! دنیا میں ایسے رہ گویا تو پردیسی ہے گویا تو مسافر ہے۔ اور اپنے آپ کو قبروں والوں (مردوں) میں شمار کر۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے مذکورہ روایت کے اس جملے: [وَعْدُ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ] کے سوا باقی روایت محفوظ ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ روایت مذکورہ جملے کے سوا صحیح ہے نیز مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت درج بالا جملے کے سوا صحیح لغیرہ ہے اور مذکورہ جملہ حسن لغیرہ ہے۔ اور یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے یعنی مذکورہ حدیث کے دونوں جملے قابل حجت ہیں۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸/۳۸۳-۳۸۵) وصحيح سنن ابن ماجة للالباني (رقم: ۳۳۳۸) کندھے سے پکڑنے کا مقصد متوجہ کرنا تھا تا کہ بات توجہ سے سنی جائے اور ذہن نشین ہو جائے۔ ② دنیا انسان کا وطن نہیں آخرت اس کا وطن ہے اس لیے دنیا میں صرف اتنا اہتمام کرنا چاہیے جتنا کوئی مسافر کسی جگہ ٹھہرتے وقت کرتا ہے۔ ③ زندگی میں بہت زیادہ آسائشوں کا عادی نہیں ہونا چاہیے۔ ④ پردیسی اور مسافر اپنی وقتی اور فوری ضروریات کو اہمیت دیتا ہے اور سفر کی تیاری سے غافل نہیں ہوتا اسی طرح مومن دنیا میں رہ کر آخرت کمانے کی کوشش کرتا ہے دنیا اس کا اصل مقصد نہیں ہوتی۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ لَا يُؤْتِيهِ لَهْ

باب ۳۰۔ جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی

(التحفة ۴)

۴۱۱۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُعَاوِذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ

۴۱۱۵۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (ہر) ضعیف آدمی کمزور سمجھا جانے والا (لوگ اسے کمزور سمجھیں اور اس سے کسی قسم کا کوئی

۴۱۱۵۔ [إسناده ضعيف] من أجل سويد بن عبد العزيز وهو ضعيف، ضعفه الجمهور، وفي الباب حديث أحمد: ۱۱۴/۲ "وأهل الجنة الضعفاء المغلوبون"، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ۴۹۹/۲، ووافقه الذهبي.

۳۷- أبواب الزهد

دنیا کی حقیقت کا بیان

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلْكٍ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «رَجُلٌ ضَعِيفٌ، مُتَضَعِّفٌ، ذُو طِمْرَيْنِ، لَا يُؤَيِّدُهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ».

خطرہ محسوس نہ کریں۔) دو پرانے کپڑوں میں ملبوس۔ (لیکن اللہ کے ہاں اتنا بلند مقام ہے کہ) اگر اللہ کے نام سے قسم کھالے تو وہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔“

۴۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ. أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ غَثْلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ».

۴۱۶- حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف آدمی، کمزور سمجھا جانے والا (جنتی ہے۔) کیا میں تمہیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر درشت، غرور پرست، متکبر (جہنمی ہے۔)“



🌞 فوائد و مسائل: ① ”کمزور سمجھا جانے والا“ سے مراد شریف النفس آدمی ہے جو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی زیادتی کرے تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ لوگ اسے کمزور سمجھتے ہیں اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے اور نہ اس کے شر و غیرہ ہی کا کوئی خوف ہوتا ہے۔ ② افراد کی معاملات میں نرمی اور درگزر کا چلن عام ہو جائے تو معاشرہ اس کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ فساد ہمیشہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی اپنی مالی جستانی یا خاندانی اور افرادی طاقت پر گھمنڈ کر کے دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ اگر وہ کسی پر زیادتی نہ کرے خواہ اسے کمزور سمجھا جائے تو یہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہے جس کا ثواب جنت ہے۔ ③ درشت خو سے مراد بات چیت کے انداز میں اور برتاؤ میں سختی اختیار کرنے والا ہے۔ اس قسم کے بد اخلاق آدمی سے ہر کسی کا بھگڑا ہوتا ہے جس سے فساد جنم لیتا اور بڑھتا ہے۔ ④ جو غلط کام طلب الجموع العنوع بیان کیا گیا ہے یعنی ایسا حریص آدمی جو مال جمع کرتا رہتا ہے لیکن بخل بھی ہے خرچ نہیں کرتا۔ مومن میں حرص اور بخل کی عادتیں نہیں ہوتیں بلکہ یہ منافقوں اور کافروں میں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ⑤ تکبر سے مراد دوسرے کو حقیر سمجھنا اور حق واضح ہو جانے کے باوجود تسلیم نہ کرنا ہے۔ یہ برتری کا غلط احساس بہت سی اخلاقی اور معاشرتی خرابیوں کا باعث ہے۔

دنیا کی حقیقت کا بیان

۳۷- أبواب الزهد

۴۱۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَغْبَطَ النَّاسِ، عِنْدِي، مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ، ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ، غَامِضٌ فِي النَّاسِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَصَبَرَ عَلَيْهِ، عَجَلَتْ مَيِّتُهُ، وَقَلَّ تَرَاتُؤُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاقِيهِ».

۴۱۱۷- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا (کم آمدنی والا) ہو اسے نماز سے وافر حصہ ملا ہو (ظنی نماز اور تہجد زیادہ پڑھتا ہو) لوگوں میں گناہ ہو اس کی پروا نہ کی جاتی ہو اسے ضرورت کے مطابق رزق میسر ہو (اتنا زیادہ رزق نہ ہو کہ بچا کر رکھا جائے) وہ اس پر صبر کرے (مزید کالاجی نہ کرے) اسے جلدی موت آ جائے اس کا تزکرہ چھوڑا ہو اور اسے رونے والیاں بھی کم ہوں۔“

۴۱۱۸- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدَةَ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيَّادَةُ مِنَ الْإِيمَانِ». قَالَ: الْبَيَّادَةُ الْقَسَافَةُ، يَغْنِي التَّقَشُّفُ.

۴۱۱۸- حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سادگی ایمان میں سے ہے“ راوی نے کہا: سادگی سے مراد معمولی لباس و غذا پر اکتفا کرنا ہے۔

❦ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ سنن ابی داؤد کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (سنن ابوداؤد) (اردو) طبع دارالسلام حدیث: ۴۱۱۸ علاوہ از سنن ابی داؤد نے اس حدیث پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے۔ بتائیں تحسین حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے اسے ایک جگہ حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة للألباني) رقم: ۳۳۱۱ ② تلکلمات سے پرہیز ایمان کا جز ہے لہذا سادہ عادات کا حامل عام

۴۱۱۷- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري * صدقة بن عبدالله، وأيوب بن سليمان ضعيفان كما في التقريب وغيره، وللحديث طرق كلها ضعيفة كما حققته في تخريج مسند الحميدي، ح: ۹۱۱، والهاية، ح: ۳۰. ۴۱۱۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الثرجل، باب النهي عن كثير من الإرفاء، ح: ۴۱۶۱ من حديث عبدالله ابن أبي أمامة ب، وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ۱/ ۴۷۸، ۶۵۱/ ۴، والطبراني: ۲۷۲/ ۱ من طريقين عن أبي أمامة ب * ابن إسحاق عنمن .

۳۷۔ ابواب الزہد

تجربہ دہی کی فضیلت کا بیان

نعمت پر بھی اللہ کا شکر کرتا ہے جب کہ زہد و ریاضت کا عادی بعض اوقات ایک بڑی نعمت کو بھی اپنے معیار سے کم تر سمجھتا ہے اور شکر کی بجائے شکوہ کرنے لگتا ہے۔ (۵) سادگی میں بہت سی چیزیں شامل ہیں مثلاً: پیوند لگا پکڑا لیکن لینا زمین پر بیٹھ جانا، مفلس اور غریب کی بات سننے اور حتی الوسع مدد کرنے کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا، غریب کی معمولی دعوت قبول کر لینا اور اس کا پیش کیا ہوا سادہ کھانا کھا کر احسان مندی کا اظہار کرنا۔ ملازموں سے تحقیر آمیز رویہ رکھنے سے اجتناب کرنا، اپنے سے کم تر درجے کے لوگوں کی خوشی اور غمی میں شریک ہونا وغیرہ۔

۴۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خَثِيمٍ ، عَنْ شُهْرَبِ بْنِ خَوْشَبٍ ، عَنْ أَشْهَاءِ بَنَاتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ رَكُمْ؟» قَالُوا : بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : «خَيْرُكُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ، ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ» .

۴۱۱۹۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”کیا میں تمھیں تمھارے بہترین افراد کی نشان دہی نہ کروں؟“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تمھارے بہترین افراد وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد آئے۔“

باب: ۵۔ تجل و دہی کی فضیلت

(المجم ۵) - بَابُ فَضْلِ [الفقر]

(التحفة ۵)

۴۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟» قَالُوا : رَأَيْنَا فِي هَذَا . نَقُولُ : هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ . هَذَا حَرِيٌّ ، إِنْ حَطَبَ ، أَنْ يَحْطَبَ . وَإِنْ شَفَعَ ، أَنْ يُشَفَّعَ . وَإِنْ قَالَ ، أَنْ يُسْمَعَ . لِقَوْلِهِ . فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ . وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ .

۴۱۲۰۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ انھوں نے عرض کیا: اس کے بارے میں آپ کی رائے زیادہ صحیح ہے۔ ہم تو (اپنی معلومات کے مطابق) یہ کہتے ہیں: یہ شخص معزز (دولت مند) افراد میں سے ہے۔ اس کے بارے میں یہی توقع ہے کہ اگر (کسی گھرانے میں) نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول کیا جائے اگر (کسی



۴۱۱۹۔ [حسن] أخرجه الطبراني: ۱۶۷/۲۴، ح: ۴۲۴ من حديث يحيى بن سليم به، وتابعه غير واحد، وحسنه البوصيري، رواه محمد بن أبي عمر المكي عن يحيى به، ورواه معمر، وبشر بن المفضل عن ابن خثيم به.

۴۱۲۰۔ أخرجه البخاري، النكاح، باب الأتقاء في الدين، ح: ۵۰۹۱ من حديث عبد العزيز به.

۳۷- أبواب الزهد

تک دینی کی فضیلت کا بیان

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟»
قَالُوا: نَقُولُ، وَاللهُ يَازَسْوَءَ اللهُ هَذَا مِنْ
فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ. هَذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ،
لَمْ يَنْتَحِمْ، وَإِنْ شَفَعَ، لَا يَشْفَعُ. وَإِنْ قَالَ،
لَا يَسْمَعُ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَهَذَا خَيْرٌ
مِنْ مِلَّةِ الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا».

(کی) سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے
اور اگر بات کرے تو اس کی بات سنی جائے (اور اسے
اہمیت دی جائے۔) نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ (پھر)
ایک اور آدمی گزرا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے
بارے میں تم کیا کہتے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے
رسول! قسم ہے اللہ کی! ہم تو کہتے ہیں کہ یہ ایک غریب
مسلمان ہے۔ اس کے بارے میں تو قہ ہے کہ اگر نکاح
کا پیغام دے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے۔ اگر سفارش
کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر بات
کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
”یہ (غریب مسلمان) اس (پہلے) شخص جیسے زمین بھر
آدمیوں سے بہتر ہے۔“

فوائد ومسائل: ① غریب مسلمان اگر چہ گناہ ہو دنیا والوں کی نظروں میں اس کا کوئی مقام نہ ہو لیکن اللہ
کے ہاں ایسا ایک آدمی بھی دنیا بھر کے ان انسانوں سے بہتر ہے جو ایمان و تقویٰ سے محروم ہوں۔ ② اللہ
کے ہاں اصل اہمیت اور قدر و منزلت ایمان و تقویٰ کی ہے نہ کہ مال و دولت، شان و شوکت، ذات برادری اور
نام و نسب کی۔ ③ نکاح کے لیے نیک مردوں اور نیک عورتوں کا انتخاب کرنا چاہیے خواہ وہ غریب ہی ہوں۔ غریب
نیک آدمی امیر نیک آدمی کا ہم پلہ ہے لیکن بد عقیدہ یا بری عادتوں والا دولت مند شخص نیک آدمی کا ہم پلہ نہیں۔

٤١٢١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
الْمُصْبِرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ
مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ
الْمُؤْمِنَ، الْفَقِيرَ، الْمُتَعَفِّفَ، أَبَا الْغِيَالِ».

٣١٢١- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن
تک دست سوال سے بچنے والے بال بچوں والے
بندے سے محبت فرماتا ہے۔“

٤١٢١- [إسناده ضعيف] أخرجه العجلي: ٤٧٤/٣ من طريق آخر عن موسى بن عبيدة به، وقال: 'موسى متروك'
انظر، ح: ٢٥١، وضعفه العراقي، واليوصيري، وقال: 'القاسم بن مهران لم يثبت سماعه من عمران'، وفيه علة
أخرى، وله شاهد ضعيف جداً.

۳۷۔ أبواب الزهد ... تک دینی کیفیت کا بیان

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

باب ۶۔ ناداروں کے مقام و مرتبہ کا بیان

(التحفة ۶)

۴۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۱۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نادار سونوں دولت مندوں
عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سے آدھا دن، یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ”يَدْخُلُ فَقَرَاءُ جائیں گے۔“
الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ يَنْصُفُ يَوْمَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے ہاں ہزار سال کی مدت ایک دن کے برابر ہے۔ (سورہ حج آیت: ۴۷) اس لیے
دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں جانے کا مطلب دنیا کے حساب سے پانچ سو سال پہلے جنت میں
داخل ہونا ہے۔ ② پہلے جنت میں جانا ان کے بلند درجات کو ظاہر کرتا ہے اور انھیں محشر کی مشکلات بھی کم
برداشت کرنی پڑیں گی۔ ③ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ دولت مندوں کو اپنی زیادہ دولت کی آمد و خرچ کا حساب
دینا پڑے گا جس میں کافی وقت صرف ہوگا جب کہ غریب لوگ اپنی تھوڑی کمائی کے حساب سے تھوڑی دیر میں
فارغ ہو جائیں گے۔ ④ دنیا میں دولت کم ملنا یا نہ ملنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے لیکن اس کے ساتھ مبر ضروری
ہے جس طرح زیادہ دولت کے ساتھ شکر ضروری ہے۔



۴۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۱۲۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نادار مہاجرین یعنی مہاجرین
ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“
عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ”إِنَّ فَقَرَاءَ
الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ،

۴۱۲۲۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم،
ح: ۲۳۵۴، ۲۳۵۳ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: 'حسن صحيح'، وهو في المصنف: ۲۴۶/۱۳، وأخرجه
الترمذي، ح: ۲۳۵۱ من طريق آخر عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد به.
۴۱۲۳۔ [صحيح] * وفي ضعيفان عطية، وقد تقدم، ح: ۳۷، وتلميذه أيضا تقدم، ح: ۸۵۴، وله شواهد عند
سلم، ح: ۲۹۷۹/۳۷ وغيره، والحديث السابق شاهد له أيضا.

۳۷۔ ابواب الزهد غریبوں کی ہم نشینی کا بیان
بِمُقَدَّارٍ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ.

فائدہ: جنت میں پہلے داخل ہونے کے لحاظ سے یہ شرف نادار مہاجرین کو حاصل ہے تاہم بعض دوسرے اسباب کی بنا پر بعض دولت مند صحابہ کرام رحمہ اللہ بھی اس شرف میں شریک ہو سکتے ہیں اسی طرح اگر دولت مند صحابہ نے زیادہ عمل کیے ہیں مثلاً: پہلے ہجرت کی اور زیادہ غزوات میں حصہ لیا تو ان کے درجات اس لحاظ سے بلند تر ہو سکتے ہیں۔

۴۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَتَيْنَا أَبُو غَسَّانَ بَهْلُولَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِشْتَكَيْ فَقَرَاءَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ. فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنْ فَقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ يَنْصَفُ يَوْمَ، خَمْسِمِائَةِ عَامٍ».

۳۱۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نادار مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ثروت حضرات کو ان پر فضیلت عطا فرمائی ہے (جس کی وجہ سے وہ لوگ مالی نیکیاں زیادہ کر کے بلند درجات حاصل کر سکتے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ناداروں کی جماعت! کیا میں تمہیں خوش خبری نہ دوں؟ نادار مومن دولت مند مومنوں سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“

ثُمَّ تَلَا مُوسَى هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا تَكُنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مَّا تَعْدُونَ﴾. [الحج: ۴۷]

پھر (یہ حدیث سنا کر حدیث کے ایک راوی) حضرت موسیٰ (بن عبیدہ رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَلَا تَكُنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مَّا تَعْدُونَ﴾

”آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔“

(المجم ۷) - بَابُ مَجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ
(النحفة ۷)

۴۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ۳۱۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

۴۱۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۲۴۴ / ۱۳، ح: ۱۶۲۳۴ من حديث موسى بن عبيدة به، ومن أجله ضعف البوصيري، وانظر، ح: ۲۵۱.

۴۱۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، المناقب، باب قول أبي هريرة: ما احتذى النعال ... بعد رسول الله ﷺ

۳۷- أبواب الزهد

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

نے فرمایا: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت کرتے اور ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کرتے اور ان کی باتیں سنتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان (جعفر رضی اللہ عنہ) کو ابوالمساکین کی کنیت سے یاد فرمایا کرتے تھے۔“

الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّنَيجِيُّ، أَبُو بَحْبُوحٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُخْذِلُهُمْ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْنِيهِ أَبَا الْمَسَاكِينِ.

۳۱۲۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مسکینوں سے محبت کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے: [اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مَسْكِينًا وَأَمْتِنِي مَسْكِينًا وَأَحْشِرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ] ”اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین بنا کر فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھا۔“

٤١٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحْبَبُوا الْمَسَاكِينَ. فَلَمَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مَسْكِينًا، وَأَمْتِنِي مَسْكِينًا، وَأَحْشِرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ».

🌞 نو آمد مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً سخت ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اس حدیث پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بتائیں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قائل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (إرواء الغلیل: ۳۵۸/۳-۳۶۳ رقم: ۸۹۱) ② نادار اور مسکین سے ہمدردی، محبت اور احترام کا سلوک کرنا چاہیے۔ ③ نبی ﷺ کا فقر اختیار ہی تھا یعنی غیبت نے اور خسر وغیرہ کی کثیر آمدنی ہونے کے باوجود سادہ زندگی گزارتے تھے اور

❧ أفضل من جعفر ... ح: ۳۷۶۶ عن عبد الله بن سعيد به، وقال: 'غرب'، وانظر: ح: ۲۵۵۰ لحال إبراهيم بن الفضل المخزومي، وفيه علة أخرى.

٤١٢٦- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه عبد بن حميد في متخيه (ق ١١٣٠) عن ابن أبي شيبة، والخطيب: ١١١/٤ من حديث عبد الله بن سعيد به، وضعفه البوصيري * يزيد تقدم حالة، ح: ۲۵۸۱، وأبو المبارك مجهول (تقريب).

تمام آمدنی مدد کے مستحق افراد پر نیکی کے کاموں میں خرچ کر دیتے تھے۔ ⑤ آدمی دولت مند ہونے کے باوجود فقر کا ثواب حاصل کر سکتا ہے جب دل میں مال کی محبت نہ رکھے بلکہ مال دوسروں پر خرچ کرے اور خود اپنی ضروریات کو محدود رکھتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرے۔

۴۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَشْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ، وَكَانَ قَارِئَ الْأَزْدِ، عَنْ أَبِي الْكَثَّودِ، عَنْ خَبَّابٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرُؤُوا الْقُرْآنَ يَلْعَنَ عَلَيْهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِهِمْ﴾ . . . إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَتَكُونُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ۱۵۲]، قَالَ: جَاءَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَغَيْبَتُهُ بْنُ جِصْنِ الْفَرَارِيِّ. فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَبِلَالٍ وَعُمَارٍ وَخَبَّابٍ. فَأَعَادَا فِي نَاسٍ مِنَ الصُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَفَرُوهُمْ. فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ وَقَالُوا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا، نَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبَ فَضَلْنَا. فَإِنْ وَفَدَ الْعَرَبَ تَأْتِيكَ فَتَسْتَحْسِي أَنْ تَرَانَا الْعَرَبَ مَعَ هَذِهِ الْأَعْبُدِ. فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَأَقْمَهُمْ عِنَّا. فَإِذَا نَحْنُ فَرَعْنَا، فَأَتَعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ. قَالَ: «نَعَمْ»

۴۱۲۷۔ حضرت ابو کثود (عبداللہ بن عامر) ازوی رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب سے روایت کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں یہ حدیث بیان فرمائی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ﴿وَلَا تَقْرُؤُوا الْقُرْآنَ يَلْعَنَ عَلَيْهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِهِمْ﴾ وَالْعَذَابُ وَالْعَذَابُ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَنْتَرِذُهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ اور ان لوگوں کو اپنے سے درست کریں جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے (اور اس کی عبادت کرتے) ہیں۔ وہ اپنے رب کا چہرہ (رضامندی) چاہتے ہیں۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ آپ پر نہیں اور آپ کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ ان پر نہیں پھر اگر آپ ان کو اپنے سے دور کریں گے تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔“ (حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: (قبول) اسلام سے پہلے حضرت اقرع بن حابس تمیمی اور حضرت عیینہ بن حصن فزازی رضی اللہ عنہ آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کمزور (ناچار) مسلمانوں کی جماعت میں حضرت صہیبؓ حضرت بلالؓ حضرت عمار اور حضرت خبابؓ اور ایسے ہی کچھ دوسرے غریب اور کمزور

۴۱۲۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۱/۴، ۱۲۹۸، ۱۲۹۷ ح: ۷۳۴۱ عن أحمد بن محمد القطان به، ورواه ابن جرير الطبري في تفسيره: ۷/۱۲۸، ۱۲۷ من حديث عمرو العنقزي به، وصححه البوصيري، وقال ابن كثير في تفسيره: ۳/۲۵۵، وفي نسخة: ۲/۱۳۹ "هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ" فَإِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ مَكِيَّةٌ، وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَغَيْبَةُ إِنَّمَا أَسْلَمَا بَعْدَ الْهِجْرَةِ بِزَمَانٍ * قُلْتُ: أَبُو الْكَثَّودِ، وَتَلْمِذُهُ لَمْ يَوْفِقْهُمَا غَيْرُ ابْنِ حَبَانَ.

۳۷۔ ابواب الزہد

قَالُوا: فَكُتِبَ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا. قَالَ: فَدَعَا بِصُحُفِهِ. وَدَعَا عَلَيْكَ لِيَكْتُبَ، وَنَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةِ فَتْرَلٍ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعُدُوِّ وَالنَّفْسِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الانعام: ۱۰۲]. ثُمَّ ذَكَرَ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ جَضْنٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالظَّالِمِينَ﴾ [الانعام: ۱۰۳]. ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا نُنَزِّلُ فَقُلْ سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ عَلَيْ نَفْسِهِ الرَّحْمَةُ﴾ [الانعام: ۱۰۴]. قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكْبَتَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعُدُوِّ وَالنَّفْسِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَقْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ وَلَا تُجَالِسِ الْأَشْرَافَ ﴿ثُمَّ يُدِ رِئَسَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تَطْعُ مَنْ أَغْنَيْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَنْغِي عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَعُ ﴿وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ [الكهف: ۲۸]. قَالَ: هَلَاكًا قَالَ: أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَعُ. ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلِ الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ خَبَّابٌ:



غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

مومنوں کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ جب انھوں نے ان حضرات کو نبی ﷺ کے ارد گرد بیٹھے دیکھا تو انھیں حقیر جانا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے تنہائی میں بات کی اور کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ (الگ سے) تشریف رکھیں تاکہ اہل عرب کو ہماری فضیلت (اور بلند مقام) کا پتہ چلے کیونکہ آپ کے پاس عرب (کے مختلف علاقوں) کے وفد آتے ہیں اور ہمیں اس بات سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں اس لیے جب ہم آپ کے پاس آیا کریں تو آپ انھیں اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں جب ہم فارغ ہو جائیں تو پھر آپ چاہیں تو ان کے ساتھ بھی تشریف رکھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ انھوں نے کہا: ہمیں (اس معاہدے کی) ایک تحریر لکھ دیجیے۔ نبی ﷺ نے کھینے کا سامان طلب فرمایا اور کھینے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لیا۔ ہم (غریب مسلمان) ایک طرف بیٹھے تھے۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام اترے اور (وہی کی آیات سناتے ہوئے) فرمایا: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعُدُوِّ وَالنَّفْسِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ (جو اس وقت غیر مسلم تھے) اور فرمایا: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالظَّالِمِينَ﴾ ”اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ لوگ (انھیں دیکھ کر) کہیں: کیا ہم میں سے یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے؟ کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو (ان سے) زیادہ نہیں جانتا؟ پھر

فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ
الَّتِي يَقُومُ فِيهَا، قُضِيَ وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

فرمایا: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ..... الرَّحْمَةَ﴾ اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ دیجئے تم پر سلام ہو۔ تمہارے رب نے مہربانی کو اپنے ذمے لازم کر لیا ہے۔“ حضرت خواب ﷺ بیان کرتے ہیں: چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے قریب آ گئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیے۔ پھر (یہ کیفیت ہو گئی کہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ (کافی دیر تک) بیٹھے رہتے۔ پھر جب آپ اٹھنا چاہتے تو تشریف لے جاتے اور ہمیں بیٹھے رہنے دیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ..... فُرْقَانًا﴾ اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اس کی رضا کے طالب ہیں۔ آپ کی نظریں انھیں چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی طرف نہ جائیں (ان سرداروں کے ساتھ نہ بیٹھیں) کہ آپ دنیا کی زندگی کی زینت چاہتے لگیں۔ اور آپ اس شخص کی بات نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے (عینہ اور اقرع وغیرہ کی) اور جو اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے اور اس کا معاملہ حد اعتدال سے ہٹا ہوا ہے (ہلاکت کا باعث ہے)۔ صحابی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد عینہ اور اقرع کا معاملہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا اور دنیا کی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ حضرت خواب ﷺ نے کہا: (اس کے بعد) ہم نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے لیکن جب وہ وقت آتا جو نبی ﷺ کے اٹھنے کا (روزمرہ کا) ہوتا تھا تو ہم خود نبی ﷺ کو چھوڑ کر اٹھ جاتے تھے تاکہ آپ بھی تشریف لے جا سکیں۔

۳۷۔ ابواب الزہد

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کا اتنا خیال تھا کہ اس کے لیے بعض ایسی شرائط بھی تسلیم کرنے کا سوچا جو حقیقت میں آپ کو انتہائی ناگوار تھیں۔ ② اللہ تعالیٰ مخلص مومنوں کی خواہشات پوری فرمادیتا ہے۔ ③ اگرچہ زبانی معاہدہ بھی واجب العمل ہوتا ہے، تاہم لکھ لینا بہتر ہے۔ ④ اس واقعہ سے قدیم الاسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام اور ان کی عظمت واضح ہے۔ ⑤ پہلے اسلام لانے والے صحابہ بعد میں اسلام لانے والے صحابہ سے افضل ہیں، تاہم بعد والے بھی واجب الاحترام ہیں اور تابعین سے افضل ہیں۔ ⑥ مریبی اور معلوم کو چاہیے کہ مخلص ساتھیوں کے جذبات کا خیال رکھے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے حکم پر پوری طرح عمل فرماتے تھے اگرچہ وہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی حکم ہوتا۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ کا پہلا معمول بھی درست تھا کہ جب ضرورت محسوس فرماتے مجلس سے اٹھ جاتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے رہتے تاکہ نبی ﷺ سے کیے ہوئے مسائل یاد کریں اور ایک دوسرے سے وہ احادیث سنیں جو براہ راست رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی ہوتی تھیں۔ ⑨ بعد میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع عنایت فرمائیں اس لیے رسول اللہ ﷺ زیادہ دیر تک تشریف رکھتے تھے۔ ⑩ صحابہ کرام نے محسوس کیا کہ نبی ﷺ کو اس طرز عمل سے مشقت اٹھانی پڑتی ہے اس لیے وہ خود ہی مناسب وقت پر مجلس پر غصہ کر دیتے تھے تاکہ آپ کو آرام و استراحت اور دوسرے ذاتی امور کے لیے کافی وقت مل سکے۔ استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع دے لیکن طلبہ کو بھی چاہیے کہ وہ استاد پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ ⑪ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد اور متابعات کی بنا پر حسن اور صحیح قرار دیا ہے۔ ان شواہد اور متابعات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے نیز آئندہ آنے والی روایت میں بھی مختصر آسی واقعے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (صحیح السیرۃ النبویۃ للألبانی، ص: ۲۲۳-۲۲۴، والموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۹۳/۷)



۴۱۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے: میرے بارے میں۔ حضرات عبداللہ بن مسعود، صہیب عمار، مقداد اور بلال رضی اللہ عنہم کے بارے میں۔ انھوں نے فرمایا: قریش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہم ان

۴۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا، بَيْنَهُ فِينَا وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَّارٍ

۴۱۲۸۔ أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ح: ۴۱۱۳/۲، ۴۵، ۴۶ من طريقين عن المقدّام به.

۳۷- ابواب الزهد

کثیر المال لوگوں سے متعلق احکام و مسائل

وَالْمُقْدَادِ وَبِلَالٍ. قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَرْضَى أَنْ تَكُونَ أَتْبَاعًا لَهُمْ. فَأُطْرِدُهُمْ عَنْكَ. قَالَ: فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْخُلَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَقْرُرُوا الْاَذِينَ يَدْعُونَ دَبَّهُمْ بِالْفَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ [آل عمران: ۱۵۲].

(غریب افراد) سے کم تر نہیں بنا چاہئے لہذا انہیں اپنے پاس سے ہٹا دیجیے۔ اس بات سے رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کی مشیت سے کوئی خیال آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا تَقْرُرُوا الْاَذِينَ يَدْعُونَ دَبَّهُمْ بِالْفَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ ”ان لوگوں کو اپنے پاس سے مت ہٹائیے جو صبح شام اپنے رب کو اس کی رضا کے حصول کے لیے پکارتے ہیں۔“

(المعجم ۸) - بَابُ فِي الْمُكْثَرِينَ

(الحقة ۸)

۴۱۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «وَيْلٌ لِّلْمُكْثَرِينَ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» أَرْبَعٌ: عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ قُدَامِهِ، وَمِنْ وَرَائِهِ.

۳۱۲۹- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے مگر جس نے مال کو اس طرح اس طرح اس طرح اور اس طرح (خرچ) کیا۔“ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دائیں بائیں آگے اور پیچھے چاروں طرف (ہر طرف ایک بار) اشارہ فرمایا۔



427

فوائد و مسائل: ① مال حرص اور بخل کے ذریعے سے جمع ہوتا ہے اور یہ دونوں مذموم خصلتیں ہیں۔ ② چار طریقے سے کمایا ہوا مال بھی اللہ کی راہ میں اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا ضروری ہے اوپنی ذاتی آسائشات اور تہنشات پر مال صرف کرنا درست نہیں۔ ③ سخاوت کرنے والا ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا مال اس کے لیے نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ جس قدر زیادہ خرچ کرے گا اتنا ہی جنت میں بلند درجات کا مستحق ہوگا۔

۴۱۲۹- [حسن] وقال البوصيري: "هنا إسناده ضعيف تضعف عطية والراوي عنه" انظر، ح: ۴۱۲۳، ورواه الأعمش عن عطية به ألفاظ مختلفة، متقاربة المعنى، أحمد: ۵۲/۳، وله شاهد عند أحمد: ۵۲۵، ۳۰۹/۲، وانظر الحديث الآتي.

۳۷۔ ابواب الزہد

۴۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النُّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ، هُوَ سَيِّدُكَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَقَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ».

فائدہ: سخاوت سے اس شخص کو فائدہ ہو سکتا ہے جس کی کمائی حلال ہو لہذا حرام کمائی سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

۴۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ. إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» ثَلَاثًا.

۴۱۳۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ابْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُوَيْلٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا أُجِبْتُ أَنْ أَحْدًا عِنْدِي

کثیر المال لوگوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۳۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال والے قیامت کے دن (دوسروں سے درجات میں) نیچے ہوں گے، مگر جس نے مال کو اس طرح اور اس طرح خرچ کیا اور اس کی کمائی پاک (اور حلال ذرائع) سے ہوئی۔“

۴۱۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال والے زیادہ نیچے ہوں گے، مگر جس نے اس طرح اس طرح اور اس طرح خرچ کیا۔“ (نبی ﷺ نے) تین بار (اشارہ) فرمایا۔

۴۱۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں نہیں چاہوں گا کہ مجھ پر تیسری رات آئے اور (اس وقت بھی) اس میں سے کچھ میرے پاس (بچا ہوا)

۴۱۳۰۔ [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد، منها حديث المعرووف بن سويد عن أبي ذر أخرج مسلم، ح: ۳۰/۹۹۰، والبخاري، ح: ۶۶۳۸، ۱۴۶۰ وغيرهما.

۴۱۳۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۲۸/۲ عن يحيى القطان به. وابن عجلان صرح بالسماع عنه، وصححه البوصيري.

۴۱۳۲۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۴۱۹/۲ من حديث عبد العزيز به. وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة جدًا عند البخاري، ومسلم وغيرهما، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۷۔ أبواب الزهد
ذَهَبًا. فَتَأْتِي عَلَى نَائِلَةٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ. موجود ہو مگر اتنی چیز جسے میں قرض کی ادائیگی کے لیے
إِلَّا شَيْءٌ أَرْضَنُهُ فِي قَضَاءِ ذَيْنَّ. سنبھال رکھوں۔“

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان اور امت کے لیے ترغیب ہے۔ ② احد ایک
بڑا پہاڑ ہے اتنا سونا دو تین دن میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود نبی ﷺ کی خواہش یہی تھی کہ اگر اتنا مال
بھی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں مکمل طور پر تقسیم کر دیا جائے۔ ③ قرض کی ادائیگی قرض خواہ کا حق ہے اس کی
ادائیگی سخاوت سے اہم ہے۔ ④ قرض لینا دینا جائز ہے لیکن قرض لیتے وقت یہ نیت ہونی چاہیے کہ جلد از جلد
ادا کر دیا جائے گا۔ ⑤ سنبھال رکھنے کی ضرورت تب پیش آسکتی ہے جب ادائیگی کا مقرر وقت آنے میں کچھ
وقت باقی ہو تاکہ جب قرض خواہ مطالبہ کرے تو ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے ادائیگی میں تاخیر نہ ہو جائے۔
⑥ اگر قرض خواہ فریب موجود ہو تو مقررہ وقت سے پہلے خود جا کر ادائیگی کر دینا افضل ہے لیکن اگر اس سے رابطہ
مشکل ہو تو قرض سنبھال کر رکھنا مناسب ہے تاکہ ادائیگی جلد از جلد کی جاسکے۔

۴۱۳۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ، مُسْلِمِ بْنِ
مُشْكَمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غِيلَانَ النَّخَعِيِّ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي
وَصَدَّقَنِي، وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِكَ، فَأَقْبَلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَحَبَّبْ إِلَيْهِ
لِقَائَكَ، وَعَجَّلْ لَهُ الْقَضَاءَ. وَمَنْ لَمْ يُؤْمَرْ
بِي، وَلَمْ يَصْدُقْنِي، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ
بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ
وَأَطْلِعْ عُمُرَهُ».

۴۱۳۳۔ حضرت عمرو بن غیلان ثقفی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! جو شخص
مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اس نے (دل
سے) جان لیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا ہوں وہ
تیری طرف سے حق ہے تو اسے کم مال اور اولاد دے
اور اسے اپنی ملاقات کی محبت نصیب فرما اور اسے جلدی
موت عطا فرما۔ اور جو مجھ پر ایمان نہ لایا، میری تصدیق
نہ کی اور یہ یقین نہ کیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا
ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے اس کو بہت مال اور
اولاد دے اور اس کی عمر طویل فرما دے۔“

۴۱۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
۴۱۳۴۔ حضرت قتادہ (بن عبد اللہ) اسدی رضی اللہ عنہ

۴۱۳۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۷/ ۳۱، ح: ۵۶ من حديث هشام به، وتابعه معلى بن منصور،
أد الغابة: ۱۲۵/ ۴ * عمرو بن غيلان مختلف في صحبه، وقال الذهبي: "لا تصح له صحبة".
۴۱۳۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۷۷/ ۵ عن عفان به * البراء السليطي لم يوثقه غير ابن حبان، وقال ۴۱

۳۷۔ ابواب الزهد

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ بُرَزَيْنَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ بُرَزَيْنَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيلِيِّ، عَنْ ثِقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِيحُهُ نَاقَةٌ. فَرَدَّه. ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رَجُلٍ آخَرَ. فَأَرْسَلَ إِلَيَّ بِنَاقَةٍ. فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِي مَنْ بَعَثَ بِهَا».

کثیر المال لوگوں سے متعلق احکام و مسائل سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیج کر اس سے ایک اونٹنی طلب فرمائی۔ اس شخص نے (اونٹنی دینے سے) انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اور آدمی کی طرف بھیجا۔ اس نے ایک اونٹنی بھجوا دی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اسے بھیجنے والے کو بھی۔“

قَالَ ثِقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَفِي مَنْ جَاءَ بِهَا. قَالَ: «وَفِي مَنْ جَاءَ بِهَا». ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَخَلِيتَ فَدَرَّتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَا لَ فُلَانٍ» لِبَلَامَنِ الْأَوَّلِ: «وَأَجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا يَوْمًا» لِلَّذِي بَعَثَ بِالنَّاقَةِ.

حضرت ثقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا جو اسے لے کر آیا (اس کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائیں۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”اور جو اسے لے کر آیا (اللہ اسے بھی برکت دے۔)“ پھر آپ کے حکم سے اسے دوہا گیا اس نے بہت دودھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پہلے شخص کے بارے میں جس نے انکار کر دیا تھا فرمایا: ”یا اللہ! فلاں کا مال زیادہ فرما۔“ اور جس نے اونٹنی بھیجی تھی اس کے حق میں فرمایا: ”یا اللہ! اس کو روز کا رزق روز دے۔“

۴۱۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَسَّ عَنْ عَبْدِ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرْهِمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِصَةِ. إِنْ

۴۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک ہو جائے (تباہ ہو جائے) دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، کھمیل کا بندہ اور چادر کا بندہ۔ اگر اسے دیا جائے تو خوش رہتا ہے اگر نہ دیا جائے تو (بیعت والا) وعدہ پورا نہیں کرتا۔“

۴۱۳۵۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، ح: ۲۸۸۶، ۶۴۳۵ من حديث أبي بكره، وله طريق آخر، انظر الحديث الآتي.

۴۱۳۵۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، ح: ۲۸۸۶، ۶۴۳۵ من حديث أبي بكره، وله طريق آخر، انظر الحديث الآتي.



أَعْطِي رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَبْ.

۴۱۳۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک ہو جائے دینار کا بندہ
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ۔ ہلاک ہو جائے اوندھا ہو
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «تَعَبَسَ» جائے اسے کاٹا لگے تو کٹا لہ جائے۔
عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرْهِمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ.
تَعَبَسَ وَانْتَقَسَ. وَإِذَا شَيْكَ، فَلَا انْتَقَسَ.

نوائد و مسائل: ① دنیا کا لالچ مذموم ہے۔ ② جب محبت و نفرت کی بنیاد محض دنیوی مفاد پر ہو جائے تو
خلوص باقی نہیں رہتا۔ اس صورت میں خلیفۃ المسلمین یا اس کے نائب سے بیعت بھی اللہ کی رضا کے لیے اور
اسلامی سلطنت کی حفاظت اور خدمت کے لیے نہیں ہوتی اس طرح یہ عظیم نیکی بھی تمام برکات سے محروم ہو کر
برائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ③ دینی جماعتوں اور تنظیموں سے تعلق اللہ کی رضا اور ثواب کے لیے ہونا چاہیے۔
اسی نیت سے عہدہ اور ذمہ داری قبول کی جائے۔ اگر محسوس ہو کہ محنت کرنے کے باوجود جماعت میں اہمیت تسلیم
نہیں کی جارہی تو اکابر سے ناراض ہو کر جماعت سے الگ نہ ہو جائے۔ ہاں اگر یہ محسوس کیا جائے کہ جماعت یا
تنظیم کے عہدیدار صحیح انداز سے کام نہیں کر رہے اور توجہ دلانے کے باوجود اصلاح پر آمادہ نہیں تو خاموشی کے
ساتھ تنظیم سے الگ ہو جائے۔ ④ درہم و دینار کے بندے سے مراد وہ شخص ہے جو دنیا کے مال و دولت کی اتنی
خواہش رکھتا ہے کہ اس کی تمام سرگرمیوں کا محور حصول دولت بن کر رہ جاتا ہے۔ اس طرح وہ دولت سے خدمت
لینے کی بجائے دولت جمع کرنے اور مستحیالے میں مصروف رہتا ہے گویا دولت اس کا آقا یا معبود ہے اور وہ غلام
یا پجاری۔ ⑤ دولت کے پجاری کے لیے بددعا کی گئی ہے کہ وہ تباہ ہو جائے۔ منہ کے بل گرنے اور سر کے بل
اوندھا ہو جانے سے یہی مراد ہے۔ کاٹنا نہ کالے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ مشکلات میں پھنسا رہے اور اس کی
مدد اور نجات کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

باب ۹: قناعت کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ الْقَنَاعَةِ (النحفة ۹)

۴۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امارت سامان کی کثرت

۴۱۳۶- أخرجه البخاري، أيضًا، ح: ۲۸۸۷ من حديث عبد الله بن دينار به.

۴۱۳۷- أخرجه مسلم، الزكاة، باب فضل القناعة والحث عليها، ح: ۱۰۵۱/ ۱۲۰ من حديث سفيان به.

۳۷۔ ابواب الزهد

قاعۃ کامیابی

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان دولت اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اس کے کام چلتے رہیں لیکن جب دولت خود مقصود بن جائے تو پھر مال و دولت کی کثرت کے باوجود وہ سکون و اطمینان حاصل نہیں ہوتا جس کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ ② قاعۃ کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے پاس موجود رزق کو کافی سمجھے اور اپنی ضروریات کو اس حد تک محدود کر لے کہ حلال روزی میں گزارہ ہو جائے۔ ③ دولت مند وہ ہے جس کا دل دولت مند ہے۔ اور دل دولت مند تب ہوتا ہے جب اس میں حرص اور بخل نہ ہو۔ ایسا آدمی تھوڑے سے مال سے اتنی خوشی حاصل کر لیتا ہے جو حریص آدمی کو بہت زیادہ مال سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔

۴۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «كَامِيَابُ دَهْ رَزَقَ مَلْغِيَا وَدَهْ اسْ بِرَقَالْعَ هُيُومِيَا».

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کامیاب وہ ہے جسے اسلام کی ہدایت مل گئی ضرورت کے مطابق رزق مل گیا اور وہ اس پر قانع ہو گیا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هَدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرَزَقَ الْكَفَافَ، وَفَقِيَ بِهِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام سب سے بڑی دولت ہے کیونکہ اس سے آخرت میں جنت ملتی ہے جس سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ ② ”رزق کفافی“ کا مطلب اتنی روزی ہے جس سے بنیادی ضروریات بغیر فضول خرچی کے پوری ہوتی رہیں اور قرض اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ ③ کامیابی دولت کے ڈمیر جمع کرنے کا نام نہیں بلکہ موجود رزق پر قاعۃ اور شکر حاصل دولت اور بڑی کامیابی ہے۔

۴۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «كَامِيَابُ دَهْ رَزَقَ مَلْغِيَا وَدَهْ اسْ بِرَقَالْعَ هُيُومِيَا».

۴۱۳۸۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، ح: ۱۰۵۴/۱۲۵ من حديث أبي عبد الرحمن الحبلي به بألفاظ مختلفة نحو المعنى.

۴۱۳۹۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه ... الخ، ح: ۶۶۶۰، من حديث عمارة به، ومسلم، النظر الحديث السابق، ح: ۱۰۵۵/۱۲۶ من حديث وكيع به.

قاعات کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! محمد (ﷺ) کے گھر والوں کو ضروری حاجات کے مطابق رزق عطا فرما۔“

نُمَيْرٌ وَعَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

فوائد و مسائل: ① انسان کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی اچھی عادات و خصال کی خواہش رکھے۔ ② ضرورت کے مطابق رزق کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ نہ ملے جسے جمع کر کے رکھا جائے۔ ③ نبی ﷺ کا زہد و قناعت امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

۴۱۴۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر دولت مند اور نادار کی خواہش یہی ہوگی کہ اسے دنیا میں صرف (زندہ رکھنے کے قابل) تھوڑی سی روزی ملی ہوگی۔“

۴۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ نُفَيْعٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أَبِي يَوْمَ الدُّنْيَا قُوتًا».

۴۱۴۱۔ حضرت عبید اللہ بن محسن انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی صبح اس حال میں ہوئی کہ اسے بدن میں عافیت اپنے بارے میں امن اور دن بھر کی خوراک حاصل ہو اسے گویا پوری دنیا جمع کر کے دی گئی۔“

۴۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالََا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، آمِنًا فِي سِرِّهِ، عَنْدَهُ قُوتٌ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا

۴۱۴۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ٦٩/١، ٧٠ من حديث إسماعيل بن نعيم أبي داود عن أنس به، ووقع في المسند المطبوع تصحيح، وانظر، ح: ١٤٨٥ لحال نعيم، وفيه علة أخرى.

۴۱۴۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في الوصف من حيزت له الدنيا، ح: ٢٣٤٦ من حديث مروان به، وقال: "حسن غريب"، سلمة الأنصاري وثقه الترمذي، وابن حبان، وجهله آخرون فهو حسن الحديث، وللحديث شواهد ضعيفة، راجع مسند الحميدي بتحقيق، ح: ٤٣٩.

۳۷- أبواب الزهد

نعمت کا بیان

جِزَتْ لَهُ الدُّنْيَا»

☀️ فوائد و مسائل: ① جسے کوئی بیماری اور خوف نہ ہو اور دن بھر کی ضرورت کا سامان موجود ہو تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ ② ہم زیادہ کی خواہش میں ان نعمتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں جس کی وجہ سے دل میں شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ ③ جس شخص کے پاس ایک دن کی ضروریات موجود ہیں اسے اس دن کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہ امید رکھنی چاہیے کہ جب کل کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات بھی مہیا فرما دے گا۔

۴۱۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «انظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَشَقَلُ مِنْكُمْ. وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ. فَإِنَّهُ أَجْذَرُ أَنْ لَا تَزْدُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ».

۴۱۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(دنیا میں) اپنے سے نیچے والے (کم مال) کو دیکھو اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو اس سے یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔“

قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: «عَلَيْكُمْ» (راوی حدیث) (ابو معاویہ نے [نِعْمَةُ اللَّهِ] کے

بعد [عَلَيْكُمْ] کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

☀️ فوائد و مسائل: ① نیچے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے کم ہے اور اوپر والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے بڑھ کر ہے۔ ② اپنے سے زیادہ نعمت والے کو دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے یہ نعمت کم حاصل ہے اس کی کوشیطان اس انداز سے پیش کرتا ہے گویا یہ نعمت حاصل ہی نہیں۔ اس طرح محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے شکر کی بجائے اللہ سے شکوہ کرنے کو جی چاہتا ہے جو ناشکری کی ایک بڑی صورت ہے۔ ③ اپنے سے کم تر پر نظر ڈالنے سے حاصل شدہ نعمت کی قدر معلوم ہوتی ہے جس سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ④ ہر نعمت کے بارے میں یہ کیفیت ہے کہ ایک فرد کو وہ نعمت کسی سے کم ملی ہے تو وہی نعمت اسے کسی دوسرے سے زیادہ بھی ملی ہے۔ اس معاملے کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ اگر ایک فرد کو ایک نعمت کسی سے کم ملی ہے تو کوئی دوسری نعمت اسے زیادہ بھی ملی ہے۔ جس طرح ایک شخص کسی سے کم دولت رکھتا ہے اور کسی سے زیادہ دولت مند بھی ہے۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر وہ اس سے دولت میں کم ہے تو صحت یا قوت میں اس سے بڑھ کر ہے۔ اگر حسن صورت میں کم ہے تو علم و فضل یا حسن سیرت میں اس سے زیادہ بھی



۳۷۔ ابواب الزہد آل محمد ﷺ کی گزران کا بیان
ہے لہذا احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور اللہ سے شکوہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۴۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانَ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو
نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھتا ہے۔“
حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
بُرْقَانَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى
صُورَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ. وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى
أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ».

🌟 فوائد و مسائل : ① خوب صورت یا بد صورت ہونا بندے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ یہ اللہ کی مشیت کے مطابق
ہوتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ عمل اچھے ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جاسکے۔ ② اللہ کے ہاں مال دار اور بے
زر برابر ہیں۔ مال دار کو محض دولت مند ہونے کی وجہ سے معافی نہیں مل سکتی اور نادار کو محض اس کی مفلسی کی بنا پر
مجرم نہیں سمجھا جاسکتا۔ ③ مال دار ہونا بھی اللہ کی آزمائش ہے اور مفلس ہونا دوسری طرح کی آزمائش۔ اگر
مال دار شکر کرے تو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور ناشکری کرے تو نا پسندیدہ ہے۔ اسی طرح نادار آدمی صبر کرے
تو اللہ کا پیارا ہے اور بے صبری کرے اور حرام کمائی کی کوشش کرے تو اللہ کے قرب سے محروم ہے۔ ④ انسان
اگر نیکی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کی نیت اور خواہش ضرور رکھنی چاہیے۔ ایسی نیت پر بھی ثواب ملتا ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَعِيشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

(التحفہ ۱۰)

۴۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: ہم آل محمد ﷺ، مہینہ مہینہ اس حال میں
گزار دیتے تھے کہ آگ نہیں جلاتے تھے۔ (ہمارا کھانا)
صرف کھجوریں اور پانی ہوتا تھا۔
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ
كُنَّا، آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ، لَنَتَمَكُّ شَهْرًا مَا نُوقِدُ

۴۱۴۳۔ أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ح: ۲۵۶۶/۲۴
من حديث كثير به.

۴۱۴۴۔ [صحيح] انظر، ح: ۴۱۴۲ من هذا الكتاب، ومسلم، ح: ۲۶/۲۹۷۲، عن ابن أبي شيبة به، وأخرجه
البخاري، ح: ۶۴۵۸ من حديث هشام به، وأخرجه البخاري، ح: ۶۴۵۹، ۲۵۶۷، ومسلم، ح: ۲۸/۲۹۷۲
وغيرهما من حديث يزيد بن رومان عن عروة به مطولاً.

آل محمد ﷺ کی گزراں کا بیان

۳۷- أبواب الزهد

فِيهِ بَنَارٌ . مَا هُوَ إِلَّا التَّمَرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّ ابْنَ
نُعْمِيَّ قَالَ : نَلَبَثُ شَهْرًا .

فوائد و مسائل: ① اس میں نبی ﷺ کے زہد استغناء قناعت اور سادگی کا بیان ہے۔ ② حیات مبارکہ کے
آخری سالوں میں رسول اللہ ﷺ نے سال بھر کے خرچ کے لیے کھجوریں اور جو وغیرہ اکٹھے دینا شروع کر دیے
تھے لیکن امہات المؤمنین سخاوت سے کام لیتے ہوئے جلد ہی خرچ کر دیتی تھیں اس لیے اکثر روٹی سالن اور
گوشت وغیرہ کے بغیر گزارہ ہوتا تھا۔ بعض اوقات کھجوریں بھی میسر نہیں ہوتی تھیں۔

۴۱۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :
لَقَدْ كَانَ يَأْتِي ، عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، الشَّهْرُ
مَا يُرَى فِي بَيْتِ مِنْ بَيُوتِهِ الدُّخَانُ .

(حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا:) میں نے کہا:
پھر وہ لوگ کیا کھاتے تھے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دو
سیاہ چیزیں: کھجوریں اور پانی البتہ ہمارے کچھ انصاری
مسائے تھے وہ تخلص مسائے تھے ان کے گھروں میں
پلنے والی کچھ بکریاں تھیں (جنہیں چرنے کے لیے چراگاہ
میں نہیں لے جایا جاتا تھا) گھرا کر چارہ دیا جاتا تھا۔
وہ ان کا دودھ آپ ﷺ کی طرف (ہمارے ہاں) بھیج
دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَكَانُوا رِسْمَةَ أَيْتَاتٍ .
(راوی حدیث) محمد بن عمرو رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:
وہ نوگھرتے۔

فائدہ: عورتوں کو چاہیے کہ حلال آمدنی میں گزارہ کریں اور خاوند کو حرام ذرائع اختیار کرنے پر مجبور نہ کریں۔



آل محمد ﷺ کی گزارش کا بیان

۳۷- أبواب الزهد

۴۱۴۶- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو بھوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے دیکھا کیونکہ آپ کو معمولی سی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں جن سے پیٹ بھر لیتے۔

۴۱۴۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ عَمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَمَالِكَ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَوِي، فِي الْيَوْمِ، مِنَ الْجُوعِ، مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

فائدہ: اس میں امت کے لیے سبق ہے کہ وہ تنگ دستی کی حالت میں صبر اختیار کریں حرام کمائی کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔

۴۱۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار یہ فرماتے سنا ہے: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! آج محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس ایک صاع غلہ ہے نہ ایک صاع کھجوریں۔“

۴۱۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: أَنَّ أَبَا شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِرَارًا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ حَبٍّ وَلَا صَاعٌ تَمْرٍ». وَإِنَّ لَهُ، يَوْمَئِذٍ، تِسْعَ نِسْوَةٍ.

ان دنوں رسول اکرم ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔

فائدہ: ”صاع“ کا مطلب ”ٹوپی“ ہے جو غلہ ماپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اہل مدینہ کا صاع تقریباً ڈھائی کلو گرام کا ہوتا تھا۔

۴۱۴۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس صرف ایک مد خوراک ہے۔“ یا فرمایا:

۴۱۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْجَرَةِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُسَوْدِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ

۴۱۴۶- أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجهه للكافر"، ح: ۲۶/۲۹۷۸ من حديث شعبة به.

۴۱۴۷- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۲۲۸ عن الحسن بن موسى به مطولاً، وصححه أبو بصير، والحافظ في الفتح: ۱۱/۲۹۳ تحت، ح: ۶۴۵۹، وتقدم طرفه، ح: ۲۴۲۷ وأخرجه البخاري، ح: ۲۵۰۸، ۲۰۶۹ من حديث قتادة به، وله شواهد كثيرة.

۴۱۴۸- [إسناده ضعيف لا تقطعاه] انظر، ح: ۱۶۷۸، ۱۶۰۶، ومع ذلك صححه أبو بصير.

٣٧- أبواب الزهد.

بَیِّنَاتٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: "أَكْبَدُ خُورَاكَ بَعْدِي نَفْسٌ هِيَ:"
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَضْيَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ» أَوْ: «مَا أَضْيَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ».

فوائد ومسائل: ① مذ سے مراد صاع کا چوتھا حصہ ہے جس کی مقدار تقریباً ساڑھے چھ سو گرام ہوتی ہے۔

۱۷) رسول اللہ ﷺ کے اس اظہار سے مقصود مشکوٰۃ نہیں بلکہ صبر و شکر میں اپنا اسوۂ حسنہ پیش کرنا ہے تاکہ صحابہ اور امت کے دوسرے افراد اس کی اتباع کر سکیں۔ ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن محتاج ہے نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مذکورہ محققین کی بحث پڑھنے کے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحۃ للالبانی: رقم: ۲۳۰۳، و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد: رقم: ۳۱۳۸)

438

۴۱۴۹- حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ .
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ
رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلِيمَانَ
ابْنِ صُرَيْقٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَمَكَّنَنَا
ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ أَوْ لَا يَغْدِرُ عَلَى طَعَامِ .

۴۱۵۰ - حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أُرِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَطْعَامُ سُخْنٍ . فَأَكَلِي . فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بطني طَعَامٌ سُخْنٍ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا» .

۴۱۵۰ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گرم کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے میرے پیٹ میں اتنے دن سے (تازہ اور) گرم کھانا نہیں گیا۔“ (کعبور)

٤١٤٩- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ٩٩/٧، ح: ٦٤٩٠ من حديث نصر بن، واستحسنة أحمد، وضعفه أبو بصير لإحالة الناعمي - عبد الأكرم - وهو الصواب.

٤١٥٠- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ٢٨٠/٧ من حديث سويد به باختلاف يسير، وحسنه البوصيري، والحاظ في الفتح: ٢٩٣/١١، وقال ابن الترمكي: "وهذا السند على شرط مسلم" * سويد تقدم حانه، ج: ١٠٣٦، ٢٣٧٣، والأعمش عث، ج: ١٧٨، إن صح السند إليه.

آل محمد ﷺ کے گھروالوں کے بستر وغیرہ کا بیان

۳۷۔ ابواب الزهد

وغیرہ پر گزارہ رہا۔“

(المعجم ۱۱) - بَابُ ضِجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ باب ۱۱۔ آل محمد ﷺ کے گھروالوں کا بستر (التحفة ۱۱)

۴۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں عُرْوَةُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَدَمًا حَسَوُهُ لَيْفٌ۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بستر عمدہ کپڑے کا نہیں تھا جس میں اون یا روئی بھری ہوئی ہو بلکہ چمڑے کا بستر بنا ہوا تھا اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی جو سخت اور ناہموار ہوتی ہے۔ لیکن چمڑے کی وجہ سے اس کی تختی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔ اہل عرب چمڑے کو سادہ انداز سے تیار کرتے تھے جو نہ زیادہ قیمتی ہوتا تھا نہ خوبصورت۔ اس لحاظ سے چمڑے کا بستر انتہائی سادگی کی مثال ہے۔

۴۱۵۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَهُمَا فِي خِمِيلٍ لَهُمَا وَالْخِمِيلُ الْقُطَيْفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَهَّزَهُمَا بِهَا، وَوَسَادَةً مَحْشُورَةً إِذْ خَرَا، وَفِرَّةً۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح کے موقع پر گھر پہنچانے کی کچھ چیزیں دی تھیں۔ بعض لوگوں نے اس کو جہیز کے موجودہ رواج کی دلیل بنایا ہے جو درست نہیں۔ اصل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابوطالب مفلس آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدد کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ جب وہ جوان ہوئے تو نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ان سے

۴۱۵۱۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب انتواضع في اللباس . . . الخ، ج: ۲، ۸۲/۳۸ من حديث ابن نمير به.

۴۱۵۲۔ [صحیح] أخرجه النسائي، النكاح، جهاز الرجل ابنته، ج: ۳، ۸۶/۳۳ من حديث زائدة عن عطاء به، ورواه حماد بن سلمة، ابن سعد: ۸/۲۵ وغيره عن عطاء به موطأ، وللحديث شواهد.

۳۷۔ ابواب الزہد

آل محمد ﷺ کے گھروالوں کے بستر وغیرہ کا بیان

نکاح کر دیا۔ اس موقع پر ان کا الگ گھر بنانے کے لیے ضروری سامان مہیا کیا گیا۔ اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی مالی حالت اتنی تنگی تھی کہ جب ان کو کہا گیا کہ شب زفاف کے وقت حضرت فاطمہ کو کوئی تحفہ دو تو انھوں نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اپنی وہ چادر ہی دے دو جو تمھارے پاس ہے۔“ (سنن أبی داود، النکاح، باب فی الرجل یدخل بامرأته قبل أن ینقدها شیئاً، حدیث: ۲۱۴۵) حدیث کے الفاظ [جَهَّزْهُمَا بِهَا] بھی قابل غور ہیں اس کا ترجمہ ”جہیز دینا“ غلط ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ تو گھر بنانے کے لیے سامان مہیا کرنا ہے یا شب بستی کے لیے تیار کرنا۔ اور یہ دوسرے معنی زیادہ صحیح ہیں۔ نیچے کی ضمیر سے اسی مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ اگر اس سے مراد مردہ جہیز ہوتا تو ضمیر صرف مونث کی ہوتی [جَهَّزَهَا] نہ کہ [جَهَّزَهُمَا]۔ ① [وَسَادَةٌ] اس سرہانے کو کہتے ہیں جس پر سوتے وقت سر رکھا جاتا ہے۔ اور اس کا وسیعہ کو بھی کہتے ہیں جس سے بیٹھے وقت ٹیک لگائی جاتی ہے۔ حضرت فاطمہ کو ملنے والا نیچے کی قسم کا بھی ہو سکتا ہے دوسری قسم کا بھی۔ واللہ اعلم۔



۴۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ یونسَ: حَدَّثَنَا عِکْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ الْحَقِيقِ أَبُو زَمِيلٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي عُمرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ. قَالَ: فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ. وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ. وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةِ مِزْ شُعْبَرٍ، نَحْوِ الصَّاعِ، وَقَرِظَ فِي نَاحِيَةِ فِي الْعُرْقَةِ. وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّنٌ. فَأَبْتَدَرْتُ عَيْنَايَ. فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي؟ وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ

۳۱۵۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا میں نے دیکھا کہ آپ نے صرف تہ بند پہن رکھا ہے دوسرا کوئی کپڑا زیب تن نہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پہلو پر چٹائی سے نشان پڑ گئے ہیں۔ ایک طرف صرف تھوڑے سے جو تھے۔ غالباً ایک صاع ہوں گے۔ اور نیکر کے پتے تھے (جو چڑے کی دباغت میں کام آتے ہیں) اور بغیر دباغت کھال لٹکی ہوئی تھی۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن خطاب! آپ کیوں روتے ہیں؟“ میں نے کہا: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ اس چٹائی سے آپ کے پہلو میں نشان پڑ گئے ہیں (کوئی نرم بستر

۳۷۔ ابواب الزهد

وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى،
وَذَلِكَ كَثْرَتِي وَقَيْصَرٌ فِي النَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ.
وَأَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَصَفْوَتُهُ، وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ.
قَالَ: يَا ابْنَ الْحَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ
لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟ قُلْتُ: بَلَى.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزران کا بیان
بھی نہیں۔ اور آپ کے سامان رکھنے کی جگہ میں کچھ
نظر نہیں آتا سوائے اس (ایک صاع جو) کے جو میں
دیکھ رہا ہوں۔ ادھر کسریٰ اور قیصر باغوں اور میووں میں
(عیش کر رہے) ہیں۔ آپ اللہ کے نبی اور اس کے
برگزیدہ ہیں اور یہ آپ کا توشہ خانہ ہے (جو خالی پڑا
ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خطاب کے بیٹے!
کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ ہمیں آخرت مل جائے
اور ان (قیصر و کسریٰ) کو دنیا؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں!
(میں خوش ہوں۔)

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا مال جمع نہیں کیا بلکہ زہد اختیار فرمایا۔ ② گھر میں ایک دو وقت
کی خوراک موجود ہونا زہد کے معانی نہیں۔ ③ بے تکلف ساتھیوں میں صرف تہ بندہ نہیں کر لینی قیصر پہنچے بغیر
بیٹھنا جائز ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ﷺ سے شدید محبت رکھتے تھے۔ ⑤ کافروں کو ان کی نیکیوں کا معاوضہ
دنیا ہی میں دینی سامان یا عیش و عشرت کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ⑥ مسلمان پر دنیوی تک دینی آخرت
میں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔

٤١٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ
وَأِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ
غَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:
أَهْدَيْتَ إِلَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَيْنَا. فَسَأَلْنَا
فِرَاشَنَا، لَيْلَةً أَهْدَيْتَ، إِلَّا مَسَكَ كَتَبُي.

۴۱۵۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا) رخصت ہو کر میرے گھر آئیں اس رات ہمارا بستر
صرف ایک مینڈھے کی کھال پر مشتمل تھا۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲۔ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کی گزران

٤١٥٤۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف الحارث الأعور (نقدم، ح: ٩٥) * ومجالد (نقدم، ح: ١١) *"

۳۷۔ ابواب الزہد

۴۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو حُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا بِتَحَامِلٍ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمَذْمُومِ، وَإِنْ لَا حُدُودَ لِيَوْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزran کا بیان

۳۱۵۵۔ حضرت ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صدقے کا حکم دیتے تو (ہماری یہ کیفیت ہوتی تھی کہ) ہم میں سے کوئی آدمی جا کر مزدوری کرتا اور ایک مہ (کچھ روز یا جو وغیرہ) لے کر آتا (اور اسے صدقے کے طور پر پیش کر دیتا)۔ آج تو ایک آدمی کے پاس ایک لاکھ کی رقم بھی موجود ہے۔

قَالَ شَقِيقٌ: كَأَنَّهُ يُعْرِضُ بِنَفْسِهِ.

کہا: غالباً ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخاوت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ خود امداد کے مستحق ہونے کے باوجود امداد قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اس عطلی میں بھی سخت مزدوری کر کے خیرات کرتے تھے۔ ② صحابہ کرام نبی ﷺ کے فرمان کی تعمیل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کسی کو نام لے کر حکم نہیں دیتے تھے کہ خیرات کرو۔ تب بھی ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ہم بھی اس کی تعمیل کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ ③ فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا اچھا بدلہ دنیا میں بھی خوشحالی کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ④ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے حالات بیان فرمائے لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ میرا اپنا واقعہ ہے تاکہ یہ ریا کاری میں شامل نہ ہو جائے جب کہ ان کا مقصد سامعین کو اس سبکی کی ترغیب دلانا تھا اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اخلاص واضح ہے۔



۴۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، سَبْعَةَ مِنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَزْوَانَ عَلَى الْمَسِيرِ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ

۳۱۵۶۔ حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عتبہ بن عروان رضی اللہ عنہ نے مسیر پر خطبہ دیا اور (اس میں یہ بھی) فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ ہم سات افراد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

۴۱۵۵۔ أخرجه البخاري، الزكاة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة، ح: ۱۶۱۵، ۱۶۱۶ وغيرهما، ومسلم، الزكاة، باب الحمل بأجرة يتصدق بها، والنهي الشديد عن تنقيص المتصدق بقليل، ح: ۱۰۶۸/۷۲ من حديث الأعمش به بالفاظ مختلفة.

۴۱۵۶۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۱۵/۲۹۶۷ من حديث خالد بن

۳۷۔ ابواب الزہد..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزران کا بیان

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَزَقُ هَمِيسَ كَهَانِ كَيْسٍ لِيَوْمِ الشَّجَرِ. حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا. ہمیں کھانے کے لیے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ بھی میسر نہ تھا۔ (ہم وہی کھاتے رہے) حتیٰ کہ ہماری باجھیں زخمی ہو گئیں۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر آنے والے سخت حالات ہمارے لیے سب سے بڑا سبق ہیں۔ ② منبر پر ایسے حالات بیان کرنے کا مقصد سامعین کو یہ سمجھانا ہے کہ اب جب کہ ہر قسم کی نعمتیں میسر ہیں ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور ان سے معمولی سی کمی پر شکوہ شروع نہیں کر دینا چاہیے۔

۴۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبَّاسِ الْجَرِيرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ مُبْعَثَةٌ. قَالَ: فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ ثَمَرَاتٍ. لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثَمَرَةٌ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں بھوک کا سامنا کرنا پڑا جب کہ وہ سات افراد تھے۔ وہ فرماتے ہیں: مجھے نبی ﷺ نے سات کھجوریں عطا فرمائیں۔ ہر آدمی کے لیے ایک کھجور۔

فوائد و مسائل: ① معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے پاس بھی ان کی ضرورت کی خوراک نہیں تھی اس کے باوجود چند کھجوریں موجود تھیں وہی دے دیں۔ ② رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتے تھے۔ قائد کو اپنے ساتھیوں کا اسی طرح خیال رکھنا چاہیے۔ ③ تھوڑی چیز تقسیم کرتے وقت بھی انصاف اسی طرح ضروری ہے جس طرح زیادہ مال کی تقسیم میں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا صبر و ایثار بے مثال ہے کہ ایک ایک کھجور ملی تو اسی پر اکتفا کر لیا کسی نے زیادہ حصہ لینے کی خواہش ظاہر نہیں کی۔

۴۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرِو الْعَدَنِيِّ: حَدَّثَنَا مُقْبِيَانُ بْنُ عُبَيْتَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَكُمْ لِنَفْسِكُمْ﴾ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے

۴۱۵۷۔ أخرجه البخاري، الأظعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ۵۴۱۱، ۵۴۱۲ من حديث عباس بن هرون قوله: "لكل إنسان ثمرة".

۴۱۵۸۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الهالك التكاث، ح: ۳۳۵۶ من محمد ابن أبي عمر العدني، وقال: 'حسن'، وهو مخرج في مسند الحميدي، ح: ۶۱ لراحم الحروف، يسر الله لنا طبعه.

۳۷۔ أبواب الزهد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزارشات کا بیان

الرُّبَيْبُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ لَتَسْتَلْنَ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمَ﴾ [النَّكَار: ۸] قَالَ الرُّبَيْبُ: وَأَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَشْوَدَانِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ. قَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ سَيَكُونُ».

بارے میں ضرور سوال ہوگا۔“ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ ہمیں تو صرف پانی اور کھجوریں ہی میسر ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! یہ (سوال) ضرور ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جو نعمتیں ہماری نظر میں معمولی ہیں، غور کیا جائے تو وہ بھی بڑی نعمتیں ہیں، لہذا ان کا شکر کرنا ضروری ہے۔ ② معمولی سے معمولی غذا بھی بھوکا رہنے کے مقابلے میں بہت بڑی نعمت ہے۔ ③ ”آگاہ رہو! یہ ضرور ہوگا۔“ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ اگر آج تمہارے پاس نعمتوں کی فراوانی نہیں ہے تو عن قریب یہ ہو جائے گی، یعنی فوہات ہوں گی اور تمہیں وافر مقدار میں غلہ حاصل ہوں گی، لہذا تمہیں بہت سے نعمتیں میسر ہوں گی۔ دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک انسان کو دنیا میں تھوڑا بہت مال و متاع ملائے ہے، یعنی کسی کو کم کسی کو زیادہ، لہذا قیامت کے دن ہر شخص سے اس کو دی جانے والی ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا ہماری رائے میں دوسرا مفہوم راجح ہے۔ واللہ اعلم۔



٤١٥٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَثِيئَانَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا. فَفَنِي أَزْوَادُنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِثْلَ ثَمَرَةٍ. فَقِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَيُّ ثَمَرٍ النَّثْمَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا. وَأَيُّ ثَمَرٍ الْبَحْرُ؟ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوبٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ. فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

۳۱۵۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک جہادی مہم پر) روانہ فرمایا۔ ہم تین سو افراد تھے۔ ہم اپنی غذائی اشیاء اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ (مہم کے دوران میں) ہماری خود اک ختم ہو گئی تھی کہ ایک ایک آدمی کے حصے میں ایک ایک کھجور آتی تھی۔ کسی نے کہا: ابو عبد اللہ! ایک کھجور سے آدمی کا کیا گزارہ ہوتا ہو گا؟ انھوں نے فرمایا: اس کا احساس ہمیں اس وقت ہوا جب وہ (ایک ایک کھجور) بھی نہ رہی۔ (آخر) ہم سمندر پر پہنچے تو اچانک ایک بڑی چھلی نظر آئی جسے سمندر نے (پانی سے باہر) پھینک دیا تھا۔ ہم (سارا لشکر) اس میں

۳۷۔ آیواب الزہد تعمیر اور دیرانی کا بیان

سے شمارہ دن تک کھاتے رہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رحمہم نے ہر قسم کے حالات میں جہاد کیا، خواہ ان کے پاس سواریاں اور راش وغیرہ بھی نہ ہوتا۔ ② مچھلی مری ہوئی بھی حلال ہے۔ ③ جہاد میں اللہ کی طرف سے غیر متوقع اعزاز سے مدد حاصل ہوتی ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ
(الصفحة ۱۳)

۴۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصْمًا لَنَا. فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقُلْتُ: خُصْمٌ لَنَا وَهُوَ، نَحْنُ نُضِلُّهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَنْعَجَلَ مِنْ ذَلِكَ».

۴۱۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ اپنی ایک جھونپڑی کی مرمت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: ہماری جھونپڑی کمزور ہو گئی ہے، ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے خیال میں تو معاملہ اس سے جلد واقع ہونے والا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① معاملے کی جلدی سے مراد یہ ہے کہ معلوم نہیں موت کب آجائے۔ شاید مرمت کیے ہوئے گھر میں رہنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ ② نصیحت میں موقع محل کی مناسبت کا خیال رکھنا چاہیے۔ ③ سرچھپانے کے لیے مکان کی ضرورت تو ہے لیکن موت کو نہیں بھولنا چاہیے۔ جس طرح دنیا کی ضرورت کے لیے کوشش کرتے ہیں اس سے زیادہ آخرت کے گھر کی فکر ضروری ہے۔ ④ بے جا تکلفات سے ہر ممکن مدد تک بچنا چاہیے۔

۴۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۴۱۶۰۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في البناء، ح: ۵۲۳۶ من حديث أبي معاوية به، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۲۳۳۵، ح: ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، وصرح الأعمش بالسمع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۵۶.

۴۱۶۱۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷۹/۴، ح: ۳۹۰۵ من حديث الوليد به، وقال: 'تفرد به الوليد'، وفيه عبد الأعلى بن عبد الله بن أبي فروة، ومن طريقه أوردته النضياء في المختارة، وقال في المجموع: ۶۹/۴، ۷۰: 'رجال ثقات'، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۵۲۳۷، قال العراقي: 'إسناده جيد'.

۳۷۔ ابواب الزهد

تقریر اور ایرانی کا بیان

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک گول خیمے کے پاس سے گزرے جو ایک انصاری صحابی کے دروازے پر بنا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: گول خیمہ ہے جو قلاں نے بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مال بھی اس طرح (بلا ضرورت خرچ) ہو وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہوگا۔“ انصاری کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا علم ہوا تو اس نے وہ خیمہ ہٹا دیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے تو وہ خیمہ نظر نہ آیا۔ آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ انصاری کو آپ کے فرمان کا علم ہوا تو اس نے اسے ہٹا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحمت فرمائے۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے۔“

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرِ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» قَالُوا: قَبْرُ بَنَاهَا فَلَانَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا، فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيُّ ذَلِكَ. فَوَضَعَهَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِغَدُ. فَلَمْ يَرَهَا. فَسَأَلَ عَنْهَا. فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ. فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ».

446

🌞 فائدہ: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے قُبَّة کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے: [القُبَّةُ مِنَ الْحِجَابِ: بَيْتٌ صَغِيرٌ مُسْتَدِيرٌ] (النهاية: مادة، قب) ”قبہ (خیمہ) اس چھوٹے سے گھر کو کہتے ہیں جو گول شکل میں ہوتا ہے۔“ گھر کے آگے اس قسم کا خیمہ لگانا غالباً امارت و ثروت کا اظہار ہوتا تھا اور صرف فقر کے لیے اس قسم کی ریت جائز نہیں۔

۴۱۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا (اور آپ حیات تھے) تو میں نے یہ کیفیت بھی دیکھی کہ میں نے ایک کمرہ بنایا جو مجھے بارش سے محفوظ رکھ سکے اور دھوپ سے بچا سکے۔ اس کی تقریر میں میری کسی شخص نے مدد نہ کی۔

۴۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنَيْتُ بَيْتًا يُكْشِي مِنَ الْمَطَرِ وَيَكْشِي مِنَ الشَّمْسِ. مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ خَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى.

🌞 فوائد و مسائل: ① گھر کا اصل مقصد بارش اور دھوپ سے بچاؤ اپنی فحی زندگی کا تحفظ اور پردے کا اہتمام ہے۔ یہ فائدہ معمولی گھر سے بھی اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح مزین اور خوبصورت کوشیوں سے حاصل

۳۷- أبواب الزهد توکل اور یقین کا بیان

ہوتا ہے اس لیے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔ ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذاتی ضروریات کے لیے سادہ سے سادہ اہتمام کرتے تھے اور باقی مال اللہ کی راہ میں اور دوسرے مسلمانوں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔ یہی سادگی مسلمان کی اصل شان ہے۔ ② کسی کے مدد نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مدد کے لیے تیار نہیں تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنا معمولی گھر تھا کہ خود ہی بنا لیا کسی سے مدد لینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔

۴۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى :
حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ : أَتَيْنَا حَبَّابًا نَعُوذُهُ فَقَالَ : لَقَدْ طَالَ شُغْبِي . وَلَوْلَا أَنِّي سَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ . وَقَالَ : «إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْجَرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا ، إِلَّا فِي الثَّرَابِ» أَوْ قَالَ : «فِي الْبَنَاءِ» .

۴۱۶۳- حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی پیار پرسی کے لیے ان کے ہاں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: میری بیماری لمبی ہو گئی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان: ”موت کی تمنا نہ کرو۔“ نہ سنا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”بندے کو اپنے تمام (جائز) اخراجات کرنے کا ثواب ملتا ہے مگر جوٹی میں خرچ کیا جائے۔“ یا فرمایا: ”عمارت بنانے میں خرچ کیا جائے (اس کا ثواب نہیں ملتا۔)“

🌟 فوائد و مسائل: ① پیار کی عبادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② موت کی دعا کرنا منع ہے بلکہ اللہ سے مصیبت دور ہونے کی دعا کرنی چاہیے۔ ③ بندہ اپنی جان اور صحت کے لیے جو خوراک استعمال کرتا ہے یا بیوی بچوں وغیرہ کو خوراک مہیا کرتا اور ان کی دوسری لازمی ضروریات پوری کرتا ہے یہ اس کا صرف اخلاقی فرض ہی نہیں بلکہ دینی فریضہ بھی ہے جس پر وہ ثواب کا مستحق ہے۔ ④ رہائش کے لیے گھر پر صرف اس حد تک خرچ کرنا چاہیے جس سے ضرورت پوری ہو جائے۔ زیب و زینت پر رقم ضائع کرنا مناسب نہیں۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ باب: ۱۴- توکل اور یقین (الحفۃ ۱۴)

۴۱۶۴- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى : ۴۱۶۳- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

۴۱۶۳- [صحیح] أخرجه الترمذي، الجناز، باب ما جاء في النهي عن التمني للموت، ح: ۹۷۰ من حديث أبي إسحاق به، وقال: "حسن صحيح" رواه شعبة عن أبي إسحاق به.

۴۱۶۴- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في التوكل على الله، ح: ۲۳۴۴ من حديث ابن هبيرة به، ۴۴

۳۷۔ أبواب الزهد

توکل اور یقین کا بیان

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَنْشَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا».

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اگر تم لوگ اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے دے جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح (گھونسلوں سے) بھوکے روانہ ہوتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پرندوں کا توکل یہ ہے کہ وہ رزق جمع کر کے نہیں رکھتے بلکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں آج رزق دیا ہے اسی طرح کل بھی دے گا۔ ② انسان عام طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس لیے گھبراتا ہے کہ وہ مستقبل کے بارے میں فقر و فاقہ سے ڈرتا ہے۔ اسے یقین رکھنا چاہیے کہ جس طرح اللہ نے اسے اب رزق دیا ہے مستقبل میں بھی دے گا۔ ③ توکل کا مطلب یہ نہیں کہ جائز اسباب اختیار نہ کیے جائیں۔ پرندے بھی گھونسلے چھوڑ کر نکلتے ہیں اور تلاش کر کے رزق کھاتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو حرص سے بچتے ہوئے جائز ذرائع سے رزق حاصل کرنا چاہیے۔



٤١٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو تَحْوِيٍّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُرَّحِيبِلَ، عَنْ حَبَّةَ وَ سَوَاءَ، ابْنِ خَالِدٍ قَالَا: دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْتَانًا. فَأَعْتَاهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «لَا تَيَأْمَنَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَرَّزَتْ رُؤُوسُكُمْ». فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرَ، لَيْسَ عَلَيْهِ فِشْرٌ. ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ».

۴۱۶۵۔ حضرت حبہ بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت سوا۔ ابن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کسی چیز کو مرمت کر رہے تھے۔ ہم نے اس کام میں رسول اللہ ﷺ کی مدد کی۔ آپ نے فرمایا: ”جب تک تمہارے سر حرکت کرتے رہیں رزق سے ناامید مت ہونا۔ انسان کو اس کی ماں جنتی ہے تو وہ (گوشت کے ٹکڑے کا طرح) سرخ ہوتا ہے جس پر (مضبوط) کھال بھی نہیں ہوتی، پھر بھی اللہ عزوجل اسے رزق مہیا فرماتا ہے۔“

❦ وقال: 'حسن صحيح'، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۵۶/۲، ح: ۷۲۸، والحاكم ۳۱۵/۴.

٤١٦٥ - [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۶۹/۳ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۸۸ والمضياء في المختارة، واليوربيري، وإسناده ضعيف من أجل عنونة الأعمش، وباقي السند حسن.

۳۷- أبواب الزهد

۴۱۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنَّنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ رُزَيْنٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمَّحِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَنَاجٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، بِكُلِّ وَادٍ، شُعْبَةٌ. فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشَّعْبَ كُلَّهَا، لَمْ يَبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ. وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبَ».

توکل اور یقین کا بیان

۳۱۶۶- حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے دل کی ایک ایک شاخ ہر وادی میں ہوتی ہے (وہ دنیوی مفاد کے لیے ہر راستے پر چلنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔) جس شخص کا دل ہر وادی کے پیچھے پڑ جاتا ہے (دنیا کے لیے ہر مشغولیت میں گرفتار ہو جاتا ہے) اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ اسے کس وادی میں تباہ کر دے۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے (اللہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے یقین کرتا ہے کہ جائز رزق اس کے لیے کافی ہوگا) اسے اللہ تعالیٰ انتشار سے بچا لیتا ہے (اور وہ اطمینان کی زندگی گزارتا ہے۔“

۴۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ».

۳۱۶۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر شخص کو اس حال میں موت آئی چاہیے کہ وہ اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید اور اس کی ناراضی کا خوف، دونوں کی ضرورت ہے۔ امید اسے نیکیوں کی رغبت دلاتی ہے اور خوف اسے گناہ سے باز رکھتا ہے۔ ② زندگی میں امید پر خوف کا غلبہ رہنا چاہیے لیکن وفات کے وقت امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اللہ سے حسن ظن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یہ امید رکھے کہ اس کی توفیق سے زندگی میں جو نیک کام ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے گا اور کتا بیوں سے درگزر فرمائے گا۔ ④ امید کا یہ مطلب نہیں کہ زندگی میں اللہ کی نافرمانی کی عادت ہو اور نیکیوں کی طرف رغبت نہ ہو۔ جب نصیحت کی جائے تو کہہ دے: اللہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ یہ امید کا غلط تصور ہے۔

۴۱۶۶- [إسناده ضعيف] أخرجه المزي في تهذيب الكمال: (ق) ۵۹۶/۲ من طريق ابن ماجه به، وضعفه البوصيري من أجل صالح بن رزيق وهو مجهول كما في التقريب، وقال الذهبي: "حديث منكر".
۴۱۶۷- أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ج: ۸۱/ ۲۸۷۷ من حديث أبي معاوية به.

۴۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَنْبُلُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ. وَفِي كُلِّ خَيْرٍ. إِخْرَصَ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ. وَلَا تَنْعِجُ. فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ، فَقُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ. وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ. فَإِنَّ اللَّوْ فَتَنْفَعُ عَمَلُ الشَّيْطَانِ».

۴۱۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کمزور مومن کی نسبت طاقتور مومن بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اور سب میں خیر موجود ہے۔ جو چیز تجھے نفع دے سکتی ہے اس کی (کوشش اور) حرص کر اور عاجز نہ بن۔ اگر تجھ پر (تیری مرضی کے خلاف) کوئی چیز غالب آ جائے تو کہہ: یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ (لفظ لو) ”اگر“ سے بچ کیونکہ ”اگر“ سے شیطان کا کام شروع ہو جاتا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① طاقتور مومن اپنی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو نیک کاموں کی انجام دہی کیوں کے فروغ اور برائیوں کی راہ روکنے میں خرچ کرتا ہے جب کہ کمزور آدمی بہت سے ایسے کام نہیں کر سکتا جو طاقتور آدمی انجام دے سکتا ہے۔ اس لحاظ سے طاقتور مومن کمزور سے بہتر ہے۔ ② جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لیے جائز طریقے سے کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ جسمانی اور ذہنی قوتوں کو ظلم و زیادتی کے لیے استعمال کرنے سے پرہیز ضروری ہے ورنہ ایسا طاقتور اللہ کو کمزور سے پیارا نہیں ہوگا بلکہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔ ④ مومن دنیوی فوائد کے لیے محنت کرے تو اچھا ہے کیونکہ وہ انہیں نیکی کے کاموں میں استعمال کرے گا۔ ⑤ اچھے مقصد کے حصول کے لیے پوری کوشش کرنا ضروری ہے لیکن اللہ پر اعتماد ہونا چاہیے۔ کامیابی ہو تو اللہ کا شکر ادا کیا جائے ورنہ سمجھ لیا جائے کہ ناکامی میں انسان کی کسی کوتاہی کو دخل ہے یا یہ مطلوب چیز انسان کے لیے مفید نہیں اور اس کا نہ ملنا انسان کے لیے بہتر اور اللہ کا احسان ہے۔ ⑥ ناکام ہونے والے منصوبے کی خامی سامنے آنے پر افسوس کو خود پر مسلط نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے: کاش یہ کام اس طرح کی بجائے اس طرح کیا جاتا البتہ خامی تلاش کر کے آئندہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ⑦ شیطان کا کام یہ ہے کہ وہ ناکامی کو بہت بڑا کر کے پیش کرتا ہے جس سے اللہ کی رحمت سے مایوسی یا اللہ کی ذات اقدس سے ناراضی اور شکوہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں انسان کی آخرت کو تباہ کرنے والی ہیں۔ ⑧ بعض اوقات انسان اپنی ناکامی کا ذمہ داری دوسرے انسان کو قرار دے لیتا ہے اور پھر حسد اور بغض کے جذبات کے تحت اسے نقصان پہنچانے یا بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بھی شیطانی عمل ہے۔ مزید دیکھیے حدیث: ۷۹ کے فوائد و مسائل۔



۳۷۔ ابواب الزهد - داناتی کی باتوں کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْحِكْمَةِ (التحفة ۱۵) باب: ۱۵۔ داناتی کی بات

۴۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ. حَيْثُمَا وَجَدَهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا».

۴۱۷۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هَنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

۴۱۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”داناتی کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ وہ اسے جہاں ملے اسے لیے گا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

۴۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے کا شکار ہیں: صحت اور فراغت۔“

فوائد ومسائل: ① [غبین] کا مطلب ہے اپنی چیز مناسب قیمت سے بہت کم قیمت پر بیچ دینا یا کوئی چیز مناسب قیمت سے بہت زیادہ قیمت پر خرید لینا۔ ایسا دھوکا دہی کھاتا ہے جسے اپنی چیز کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا یا دوسرے کی چیز کی ظاہری چمک دمک سے متاثر ہو جاتا ہے اور اس کے عیب وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ② صحت میں انسان بہت سی ایسی نیکیاں کر سکتا ہے جو بیماری میں نہیں کر سکتا لیکن غفلت کی وجہ سے یہ موقع ضائع کر دیتا ہے اس طرح اپنے وقت کی صحیح قیمت وصول نہ کر کے کھانا پالیتا ہے۔ ③ ہم عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں نیکی نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس وقت نہیں حالانکہ بہت دفعہ ہم اپنا وقت کھیل کود لیو ولعب ہنس مذاق غیبت وغیرہ اور فضول گپ بازی میں گزار دیتے ہیں۔ یا ایسے لڑ بچے (کہانیاں) افسانے ناول اور گندی شاعری وغیرہ کے مطالعے میں ضائع کر دیتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ ٹی وی وی آر ویڈیو گیم

۴۱۶۹۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي، العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ح: ۲۶۸۷ من حديث ابن نمير، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۵۴۵ لحال إبراهيم بن الفضل.

۴۱۷۰۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الصحة والفراغ، ولا عيش إلا عيش الآخرة، ح: ۶۴۱۲ من حديث عبد الله بن سعيد، وعلته عن عباس العنبري، به، ولعله متصل عن عباس، راجع أصول الحديث، والبخاري رحمه الله لم يكن مدلتاً.

۳۷۔ ابواب الزہد۔

دانائی کی باتوں کا بیان

وغیرہ پر وقت کا ضائع ہونا بہت واضح ہے، پھر کسی بھی کھیل کا بیج ہو رہا ہو تو چھوٹے بڑے سبھی ضروری کاموں کو نظر انداز کر کے کنٹری سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔ ان فضولیات میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسی تفریح کو اختیار کرنا چاہیے جس سے کوئی فائدہ حاصل ہو۔ بہت سے غیر اسلامی تہواروں مثلاً: ہسٹ و غیرہ پر بے شمار وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے اور طرح طرح کے گناہوں کا ارتکاب کر کے شیطان کو خوش کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر ان سے اجتناب کرنا فرض ہے۔

۴۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (دین کی باتیں) سکھائیے اور اختصار کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو ایسے نماز پڑھ جیسے تو دنیا سے رخصت ہونے والا ہو۔ اور کوئی ایسی بات نہ کہہ جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جا۔“

۴۱۷۱۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ حُبَيْبٍ، مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي وَأَوْجِزْ. قَالَ: «إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدَّعٍ. وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ. وَأَجْمِعِ النَّاسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ».



🌟 فوائد و مسائل: ① وعظ و نصیحت میں حسب موقع اختصار یا تفصیل سے کام لینا چاہیے۔ ② نماز کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز میں پوری توجہ اور انجماک ہو۔ دل اللہ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور نماز میں جو کچھ پڑھا جائے پوری طرح سوچ سمجھ کر اللہ کے حضور معجز و نیاز کی کیفیت کے ساتھ پڑھا جائے۔ ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر غیر ضروری حرکتوں سے اجتناب کیا جائے۔ ③ جب کسی انسان کو معلوم ہو کہ وہ تھوڑی دیر بعد دنیا سے رخصت ہونے والا ہے تو وہ اللہ کے سامنے انتہائی تقصیر کا اظہار کرتا ہے اور غلوں سے دعا کرتا ہے۔ ہر نماز کو اسی طرح ادا کرنا چاہیے۔ ④ بات کرتے وقت اس کے نتائج پر غور کر لینا چاہیے کیونکہ ایک دفعہ جو بات زبان سے نکل گئی وہ واپس نہیں ہو سکتی۔ بعض اوقات ایک غلط بات کے نقصانات لامحدود بھی ہو سکتے ہیں۔ ⑤ دنیا میں انسان ایک دوسرے کے کام آتا ہے لیکن انسانوں کے دل بھی اللہ کے ہاتھ میں ہیں اس لیے امید مندوں سے نہیں اللہ سے ہونی چاہیے۔ اسی سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ حاجت

۴۱۷۱۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۴۱۲ من حديث ابن خثيم به، ورواه جماعة عنه، وضعفه البوصيري من أجل عثمان بن جبیر، وله شواهد عند الحاكم: ۴/ ۳۲۶، ۳۲۷، وضعفه، ووافقه الذهبي من حديث سعد بن أبي وقاص، وأورده الضياء المقدسي في المختارة من حديث ابن عمر.

۳۷۔ ابواب الزہد تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

پوری کر دے جیسے بھی اس کی حکمت و رحمت کا تقاضا ہو۔

۴۱۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يُجِلُّسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا، فَقَالَ: يَا رَاعِي أَجْزَرَنِي شَاةٌ مِنْ غَنَمِكَ. قَالَ: أَذْهَبَ فَخَذَّ بِأُذُنِ خَيْرِهَا. فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ».

۴۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يُجِلُّسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا، فَقَالَ: يَا رَاعِي أَجْزَرَنِي شَاةٌ مِنْ غَنَمِكَ. قَالَ: أَذْهَبَ فَخَذَّ بِأُذُنِ خَيْرِهَا. فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ».

۴۱۷۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۱۷۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۵۳/۲ عن حسن بن موسى وعفان به، وانظر ح: ۱۱۶، ۴۰۶۶، لعله، وحسنه المقدسي من طريق آخر فيه علي بن زيد، وهو ضعيف كما أشرت إليه، وضعفه العراقي، وحسنه السيوطي، وأشار البوصيري إلى ضعفه، وهو الراجع.

۴۱۷۶۔ [صحیح] تقدم، ح: ۵۹.

۴۱۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حکمت کی بات سنا جائے پھر اپنے (سانے والے) ساتھی کی وہ بات (دوسروں کو) سنا تا ہے جو سب سے بری ہو۔ (مثلاً: خطیب نے خطبے میں جو اچھی باتیں بیان کی ہیں وہ دوسروں کو نہیں بتاتا صرف یہ بیان کرتا ہے کہ آج خطیب نے فلاں بات ایسی کہی جو غلط ہے) اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی ایک چرواہے کے پاس گیا اور کہا: چرواہے! اپنے ریوڑ میں سے مجھے ایک گوشت والی بکری دے دے (جسے ذبح کر کے میں گوشت کھا سکوں)۔ چرواہے نے کہا: جا کر ریوڑ کی بہترین (بکری) کا کان پکڑ لے (اور لے جا۔) وہ سائل گیا اور ریوڑ کے کتے کا کان پکڑ لیا۔“

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے شاگرد) ابوالحسن قطان رحمہ اللہ نے یہی روایت اسماعیل بن ابراہیم کے واسطے سے اسی کے ہم معنی بیان کی اور اس میں کہا: ”اس ریوڑ کی بہترین بکری کا کان (پکڑ لے۔)“

باب: ۱۶۔ تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا

(المعجم ۱۶) - بَابُ الْبَرَاةِ مِنَ الْكِبَرِ

وَالْتَوَاضِعِ (التحفة ۱۶)

۴۱۷۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۱۷۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۱۷۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۵۳/۲ عن حسن بن موسى وعفان به، وانظر ح: ۱۱۶، ۴۰۶۶، لعله، وحسنه المقدسي من طريق آخر فيه علي بن زيد، وهو ضعيف كما أشرت إليه، وضعفه العراقي، وحسنه السيوطي، وأشار البوصيري إلى ضعفه، وهو الراجع.

۴۱۷۶۔ [صحیح] تقدم، ح: ۵۹.

۳۷- ابواب الزهد

تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“

عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرٍ، ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرُّقِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَزْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ. وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَزْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ».

فوائد و مسائل: ① سب سے بڑا تکبر حق کا انکار ہے۔ دوسروں کی خوبیوں کا انکار اور ان کی تحقیر بھی تکبر ہے۔ ارشاد نبوی ہے: [الْكِبَرُ يَطْرُقُ الْحَقَّ وَغَمَطُ النَّاسِ] (صحیح مسلم، ایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، حدیث: ۹۱) ”تکبر کا مطلب حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو تحقیر سمجھنا ہے۔“ ② تکبر کی معمولی مقدار بھی اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ③ جو شخص تکبر کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر یا اللہ کے احکامات پر ایمان لانے سے انکار کرے گا وہ جہنمی ہے۔ اگر کوئی شخص مال و دولت، حسن، طاقت، علم نسب وغیرہ کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے تو یہ بھی تکبر و گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔



۴۱۷۴- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ الْأَعْمَشِ، أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: الْكِبَرُ بَاءٌ وَرِثَانِي وَالْعِظَمَةُ إِزَارِي. مَنْ نَارَ عَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ».

۴۱۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے کہنے لگا، میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔“

فوائد و مسائل: ① عظمت و کبریا کی اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں۔ اگر مخلوق میں کسی کو قوی طور پر محدود عظمت و شان حاصل ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے لہذا انسان کا فرض ہے کہ اس پر اللہ کا شکر کرے نہ کہ اپنی عظمت کا دعویٰ کرتے ہوئے تکبر کی روش اختیار کرے۔ ② تکبر کرنے والا کو یا خدا کی صفات کا حامل ہونے کا

۴۱۷۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ما جاء في الكبر، ح: ۴۰۹۰ عن هناد به، وأورده الفقيه في المختارة، وللحديث طرق عند الحميدي، ح: ۱۱۵۷ وغيره (وحدث به عطاء قبل اختلاطه)، وله شواهد عند مسلم وغيره.

۳۷ أبواب الزهد

تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

دعویٰ کرتا ہے اس لیے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ⑤ انسان کی عظمت اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کا بندہ بننے میں ہے فخر و تکبر میں نہیں۔

۴۱۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ شُبْحَانَهُ: أَلَكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِذَا رِي. فَمَنْ نَارَ عَنِّي وَاجِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ».

۴۱۷۵- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے بھیجے گا میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔“

۴۱۷۶- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلَّهِ، شُبْحَانَهُ، دَرَجَةً، يَرْفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً. وَمَنْ يَتَكَبَّرْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً، يَضَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً. حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ».

۴۱۷۶- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پاک (کی خوشنودی) کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے سامنے ایک درجہ تکبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے حتیٰ کہ (درجات کم ہوتے ہوئے یہ نوبت آ جاتی ہے کہ) اسے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیتا ہے۔“

۴۱۷۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا

۴۱۷۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مدینہ والوں کی ایک لکڑی بھی

۴۱۷۵- [حسن] أخرجه الواحدي في الوسيط ۱۰۱/۴: جائية، الآية: ۳۷ من حديث المحاربى به، وتابعه ابن فضال عند ابن حبان (موارد)، ج: ۴۹، وللعديث شواهد كثيرة.

۴۱۷۶- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن حبان في صحيحه (موارد)، ج: ۱۹۴۲ عن حرملة به مطولاً، وضعفه البوصيري من أجل دراج عن أبي الهيثم، انظر، ج: ۱۷۸۸، وأخرج مسلم، ج: ۶۹/۲۵۸۸ وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله.

۴۱۷۷- [صحيح] أخرجه أحمد: ۲۱۵/۳ عن عبد الصمد به، وانظر، ج: ۱۱۶ لحال علي بن زيد، ومن أجله ضعف البوصيري، وله شاهد عند البخاري في صحيحه، ج: ۶۰۷۲.

۳۷۔ ابواب الزهد۔ تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنْ الْمَدِينَةِ، فِي حَاجَتِهَا.

اللہ کے رسول ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے کسی کام کے لیے مدینہ میں جس جگہ چاہتی لے جاتی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① معاشرے کے کمزور افراد سے زیادہ شفقت کا سلوک کرنا چاہیے۔ ② بڑے آدمی سردار یا امام کو کسی معمولی آدمی کا کام کرنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ ③ ضرورت کے وقت اجنبی عورت کے ساتھ کہیں جاتا جائز ہے بشرطیکہ لوگوں کے دلوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور نہ تنہائی ہو۔

۴۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مُسْلِمِ الْأَعْمَرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيُسَمِّعُ الْجَنَازَةَ، وَيَجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَتَوَكَّبُ الْجِمَارَ. وَكَانَ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، عَلَى جِمَارٍ. وَيَوْمَ خَيْبَرَ، عَلَى جِمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنِ مِنْ لَيْفٍ. وَتَحْتَهُ إِكْفَافٌ مِنْ لَيْفٍ.

۴۱۷۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیمار کی عیادت فرماتے، جنازے کے ساتھ جاتے غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے دن (جس دن بنو قریظہ اور بنو نضیر والا واقعہ ہوا) آپ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے۔ اور جنگ خیبر کے موقع پر آپ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام بھجور کے چوں سے بنی ہوئی رسی کی تھی۔ اور آپ کے نیچے بھجور کے چوں کی زین تھی۔

۴۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُحَسِّنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ جِمَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ:

۴۱۷۹۔ حضرت عیاض بن جمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”اللہ عزوجل نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر غرور نہ کرے۔“

۴۱۷۸۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۲۲۹۶.

۴۱۷۹۔ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ح: ۲۸۶۵ / ۶۴ من حديث الحسين بن واقد به.

أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا تَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

فوائد و مسائل: ① تواضع (اکسا فروتنی) کا مطلب ہے: فخر و غرور سے اجتناب دوسروں کا احترام اور کم درجے کے لوگوں سے میل جول اور حسن سلوک کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا۔ ② مسلمانوں کو ایک دوسرے سے تواضع کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ ③ اللہ کی دی ہوئی کسی بھی نعمت پر فخر و تکبر جائز نہیں بلکہ شکر کے جذبے کے ساتھ اس نعمت سے مخلوق کے بھلے کا کام لینا چاہیے۔ ④ نبی ﷺ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی نازل ہوئی تھی اور نبی ﷺ اس کی روشنی میں مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے تھے۔ نبی ﷺ کے اقوال و افعال (احادیث) اسی وحی کی وجہ سے واجب التحیل ہیں۔

باب: ۱۷- حیا کا بیان

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْحَيَاءِ (النحفة ۱۷)

۳۱۸۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۱۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ حیا دار تھے۔ اگر آپ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرہ مبارک پر اس کے آثار ظاہر ہو جاتے تھے۔

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتَبَةَ، مَوْلَى لِأَنْسَبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ غَدَاءٍ فِي خِدْرِهَا. وَكَانَ، إِذَا كَرِهَ شَيْئًا، رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

فوائد و مسائل: ① حیا انسان کی ایک فطری خوبی ہے۔ بے حیائی انسان کے لیے خلاف فطرت کیفیت ہے جو شیطان کے درغلانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ② ناگوار گزرنے والی بات کو برداشت کر جانا اور اس کا کھل کر اظہار نہ کرنا بھی حیا میں شامل ہے تاہم اگر کوئی خلاف شرع بات ہو تو خاموش رہنا حیا میں شامل نہیں اس وقت مناسب انداز سے اظہار ضروری ہے۔ ③ اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جب لڑکی بالغ ہوتی تو وہ گھر میں اس کمرے میں زیادہ وقت گزارتی جہاں اسے زیادہ تنہائی میسر ہو۔ شادی تک یہی کیفیت رہتی۔ اس کمرے کو [خجدر] کہتے تھے اس لیے "خدر والی" کا ترجمہ "پردہ نشین" کیا گیا ہے۔

۳۱۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۴۱۸۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۴۱۸۰- أخرجه البخاري، المنافق، باب حفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۶۲ عن ابن بشار، ومسلم، الفضائل، باب كثرة حياءه ﷺ، ح: ۲۳۲۰ من حديث ابن مهدي به.

۴۱۸۱- [ضعيف] أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق، ح: ۲۸۸ من حديث يحيى به، ورواه مالك عن الزهري به، ۴۱۸۱

حیا کا بیان

الرَّحْمٰنُ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ بَيْحَنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا. وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ».

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت اور آئندہ آنے والی روایت دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں؛ نیز امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہیں حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للابن ابی، رقم: ۹۴۰) ② حیا بہت سی اخلاقی خرابیوں سے محفوظ رکھتی ہے اس لیے اسلام میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ③ حیا کو قائم رکھنے کے لیے پردہ کرنے اور کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینے کے احکام دیے گئے ہیں۔ ④ شریعت اسلامی میں ایسے احکامات دیے گئے ہیں جن سے شادی کرنا اور شادی شدہ زندگی گزارنا آسان ہو جائے اور طلاق کے راستے میں رکاوٹیں قائم کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد بھی عفت و عصمت اور حیا کو قائم رکھنا ہے۔ ⑤ اس مقصد کے لیے بدکاری پر سخت سزا مقرر کی گئی ہے، اسی طرح کسی پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگانے کی بھی عبرت ناک سزا مقرر کی گئی ہے۔

۴۱۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ».

۱۸۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ : ۳۱۸۳- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

«والطبراني في الصغير: ١/١٣، ١٤، والخطيب: ٨/٢٤، وله شواهد عند مالك: ٢/٩٠٥ وغيره.

٤١٨٢- [ضعيف] أخرجه الخرائطي، ح: ٢٨٩ من حديث معبد به، وضعفه البرصيري لعنتين، وانظر الحديث السابق.

٤١٨٣- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (٥٤)، ح: ٣٤٨٣ من حديث مصور به.

خَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَبِي مَنْصُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں تک پہلی نبوت کا جو کلام پہنچا ہے اس میں یہ بھی ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① حیا کی اہمیت سابقہ شریعتوں میں بھی مسلمہ تھی۔ ② حیا انسان کو برے کاموں سے روکنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جب کسی میں حیا نہ ہو تو اس سے گندے سے گندے گناہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ③ اس حدیث کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جس کام میں ایک شریف آدمی شرم محسوس نہیں کرتا وہ شرعاً جائز ہوتا ہے۔ اور جس کام سے شرم محسوس ہوتی ہو اس سے بچ جانا چاہیے تاہم بعض اوقات معاشرے کی حالت تبدیل ہو جانے سے گناہ عام ہو جائے اور نیکی کا رواج نہ رہے تو وہ اس حکم میں نہیں۔



۴۱۸۴۔ خَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: (فتح بن حارث ثقفی) ۴۱۸۴۔ حضرت ابو بکرہ (فتح بن حارث ثقفی) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے۔ اور بدکلامی بد اخلاقی کا حصہ ہے اور بد اخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔“

خَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ. وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَالْبُذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ. وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① اچھے اعمال کی طرح اچھے اخلاق بھی ایمان میں شامل ہیں۔ ② مومن کو اچھی عادتوں کا پابند ہونا چاہیے اور بری عادتوں سے متفرق ہونا چاہیے۔ ③ بدکلامی سے مراد فحش کلامی، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا وغیرہ ہے جو مومن کی شان کے لائق نہیں۔

۴۱۸۵۔ خَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ۴۱۸۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۱۸۴۔ [صحیح] أخرجه اللضاہی فی مسند الشہاب: ۱/ ۱۶۴، ح: ۱۵۶ من حدیث إسماعیل بن موسیٰ بہ، وتابعہ سعید بن سلیمان عند البخاری فی الأدب المفرد، ح: ۱۳۱۴، وصححہ ابن حبان، ح: ۲۴، والحاکم: ۵۲/ ۱، والذہبی، ونہ شواہد کثیرۃ جذاً.

۴۱۸۵۔ [إسناده صحیح] أخرجه أحمد: ۳/ ۱۶۵ عن عبد الرزاق بہ، وهو فی مصنفہ: ۱۱/ ۱۶۱، ۱۴۲، ح: ۲۰۱۵، وقال الترمذی "حسن غریب"، ح: ۱۹۷۴، وصححہ ابن حبان (موارد)، ح: ۱۹۱۵، (الإحسان)، ح: ۵۵۲ (وفی سندہ تصحیف)، ورواہ کثیر بن حبیب عن ثابت بہ، مسند البزار: ۲/ ۴۰۳، ح: ۱۹۶۳.

۳۷۔ ابواب الزہد۔

تحمل کا بیان

الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نے فرمایا: ”بے حیائی جس چیز میں بھی عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ہو اُسے بدنام کر دیتی ہے۔ اور حیا جس چیز میں بھی ہو «مَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا شَانَهُ. اُسے خوشنما کر دیتی ہے۔ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا زَانَهُ.»

فوائد و مسائل: ① حیا زندگی کے ہر مرحلے اور ہر میدان میں ضروری ہے۔ ② بے حیائی کلام میں ہو یا حرکات میں یا معاملات میں وہ بری ہی ہے۔ ڈھٹائی بے مروتی، سنگ دلی یا معاملہ ہونا اور بدعہدی وغیرہ اصل میں بے حیائی ہی کے مختلف پہلو ہیں۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الْحِلْمِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ تحمل کا بیان

۴۱۸۶۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حضرت معاذ بن انس جھنی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنا غصہ روک لیا جب کہ وہ غصہ (کے مطابق سختی) نافرمانی کرنے کی طاقت رکھتا تھا اُسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ جو نہی حور چاہے پسند کر لے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَتَمَ غَيْظًا، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُؤْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيَّرَ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ.»



فوائد و مسائل: ① اپنے سے کمزور پر غصہ آئے تو اسے قابو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اصل بہادری یہی ہے کہ ایسے موقع پر غصہ نکالنے کی بجائے معاف کر دیا جائے۔ ② بعض نیکیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص انعامات مقرر کیے ہوئے ہیں۔ ان انعامات کے حصول کی کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ حوریں اللہ تعالیٰ کی خاص مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے پیدا کی ہیں۔ ④ ہر جنتی کو حوریں ملیں گی لیکن غصے پر قابو پا کر ظلم سے اجتناب کرنے کی جزا کے طور پر خاص انعام دیا جائے گا۔ ایسے جنتی کو اپنی پسند کی حوریں منتخب کرنے کا حق دیا جائے گا۔ ⑤ جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذابوں کا حلق صرف روح سے نہیں جسم سے بھی ہے کیونکہ دنیا میں نیکی یا گناہ کرنے میں جسم اور روح دونوں شریک ہیں اس لیے آخرت میں ثواب و سزا جسمانی بھی ہوگا اور روحانی بھی۔

۴۱۸۶۔ [مسندہ حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب من كظم غيظًا، ح: ۷۷۷ من حديث ابن وهب به، وقال

الترمذي 'حسن غريب'، ح: ۲۰۶۱، ۲۴۹۳.

۴۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرٍ مَحَمَّدُ بْنُ
الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ:
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ
الْعَبْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ:
كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ:
«أَتَشْكُمُ وَفُودَ عَبْدِ الْقَيْسِ؟ وَمَا بَرَى أَحَدٌ
نَبِيًّا نَحْنُ كَذَلِكَ. إِذْ جَاءُوا فَتَزَلُّوا. فَأَتَوْا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَبَيَّيْنَا الْأَشْجَ الْعَصْرِيَّ.
فَجَاءَ بَعْدُ. فَتَزَلَّ مَتَزِلًّا. فَأَنَاحَ رَاحِلَتَهُ،
وَوَضَعَ نِيبَانَهُ جَانِبًا. ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَشْجُ إِنْ
فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: أَلْجَلَمُ
وَالثَّوَدَةُ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيءٌ جَبِلْتُ
عَلَيْهِ، أَمْ شَيْءٌ حَدَّثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «بَلْ شَيْءٌ جَبِلْتُ عَلَيْهِ».

۳۱۸۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے
پاس قبیلہ عبد القیس کا وفد آ گیا ہے۔“ اس وقت ہم
میں سے کسی کا یہ خیال نہیں تھا (کہ وہ پہنچ گئے ہیں۔)
اچانک وہ لوگ آئے اور سواریوں سے اتر کر رسول اللہ
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ (ان کے سردار)
حضرت اشج (مالک بن منذر) عصری رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔
وہ بعد میں حاضر ہوئے۔ وہ قیام گاہ پر اترے سواری کو
بٹھایا اپنے (سفر کے) کپڑے ایک طرف رکھے (سفر
کے کپڑے اتار کر دوسرے پہنے) پھر رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں
فرمایا: ”اشج! تمہارے اندر دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ
تعالیٰ کو پسند ہیں: بردباری سے اور سچ میں کام کرنا۔“
انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ چیز میرے اندر
فطری طور پر موجود ہے یا بعد میں پیدا ہوئی؟ اللہ کے
رسول ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ یہ چیز تمہارے اندر فطری
طور پر موجود ہے۔“

۴۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ:
حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ:
حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ

۳۱۸۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی ﷺ نے حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
”تمہارے اندر دو خوبیاں ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔“

۴۱۸۷- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عمارة بن جوين العبدی، تقدم، ح: ۲۴۷، والحديث
الآتي يعني عنه.

۴۱۸۸- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله وشرايع الدين... الخ، ح: ۲۵/۱۷ من
حديث قرّة به، وقال الترمذي 'حسن صحيح غريب'، ح: ۲۰۱۱.

ابن عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَسْحَبِ
الْعَصْرِيِّ: «إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ:
الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ».

۴۱۸۹- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ: حَدَّثَنَا
بِشْرِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ
جُرْعَةٍ أَغْطَمَ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ، مِنْ جُرْعَةٍ
عَطَطَ، كَطَلَمَهَا عِنْدَ ابْتِغَاءِ وَجْهِ اللَّهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث سے صحیح حدیث والی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ بتائیں مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۴۷/۱۰، والضعيفة للألبانی، رقم: ۱۹۱۲، والمشكاة للألبانی التحقیق الثاني، رقم: ۵۱۱۶) ② غصے کا گھوٹ پینے سے مراد غصہ ضبط کرنا اور غلطی کرنے والے کو معاف کر دینا ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے کیونکہ وہ خود بہت زیادہ معاف کرنے والا اور گناہ بخشے والا ہے۔ ④ بہت سے جرائم کھس گئے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ اگر لوگ حلم اور بردباری اختیار کریں تو جرائم بہت کم ہو سکتے ہیں۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

(التحفة ١٩)

۴۱۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۱۹۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
أَنَّكَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى: أَنَّكَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو

٤١٨٩- [إسناده ضعيفاً] أخرجه أحمد: ١٢٨/٢ من حديث بوش به، وصححه البوصيري، وانظر، ح: ٧١: لعملة الحسن، وفيه علة أخرى، الأدب المفرد للبخاري، ح: ١٣١٨.

٤١٩٠- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في قول النبي ﷺ "لَتَعْلَمُنَّ مَا أَكَلْتُ لَمْ يَكُنْ لِي حَقٌّ" لَتَعْلَمُنَّ مَا أَكَلْتُ لَمْ يَكُنْ لِي حَقٌّ، ح: ٢٣١٢ من حديث إسرائيل به، وقال: "حسن غريب" قلت: قوله "والله لو ددت . . . الخ" مدرج من قول بعض الرواة، وباقى الحديث له شواهد.

۳۷- ابواب الزہد

غم زدہ ہونے اور رونے کا بیان

”تمہیں نظر نہیں آتا“ اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تمہیں سنائی نہیں دیتا۔ آسمان چرچاتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچائے۔ اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی خالی نہیں مگر (بلکہ ہر جگہ) کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر تمہیں وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا سا اور زیادہ روؤ اور بستروں پر غورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکو اور تم با واز بلند اللہ سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاؤ۔“ قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے (کاش!) میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقِ الْعَبْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ. إِنَّ السَّمَاءَ أَطْطَ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَبْطُ. مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلَكَ وَاصِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ. وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَصَحَّحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَّيْتُمْ كَثِيرًا. وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ لَوِ دَذْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعَصَّدُ.

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو جنت، جہنم اور آسمانوں کے حالات دکھا دیے تھے اس لیے نبی ﷺ کو تعویٰ اور خوف الہی کی وہ کیفیت حاصل تھی جو دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ ② فرشتے اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین مخلوق ہیں اور اللہ کی عظمت سے کا حق واقف ہونے کی وجہ سے وہ اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ ③ انسان کمزور اور محتاج مخلوق ہے اسے خشیت و انابت کی زیادہ ضرورت ہے۔ ④ سجدہ فرشتوں کی عبادت میں بھی شامل ہے اور یہ بندے کو اللہ کے قریب کرنے والا عظیم ترین عمل ہے۔ ⑤ اللہ کے خوف کا تقاضا ہے کہ اس کی عظمت کا احساس کر کے اور اپنے گناہوں اور کمزوریوں پر نظر کر کے ندامت پیدا ہو اور اللہ کے سامنے رو در کر اس سے معافی مانگی جائے۔ ⑥ آسمان بہت مضبوط مخلوق ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عظمت کے احساس سے اس میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے کسی تخت یا کواے پر بہت زیادہ وزنی چیز رکھ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔ ⑦ آسمان کا چرچانا عقل کے خلاف نہیں لہذا اس کی تاویل کی ضرورت نہیں۔ ⑧ حدیث کا آخری جملہ [وَاللَّهُ لَوِ دَذْتُ..... تُعَصَّدُ] ”قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے.....“ ”درج ہے“ یعنی یہ جملہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں بلکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

۴۱۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: ۴۱۹۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہیں وہ کچھ معلوم ہو

۴۱۹۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۲۱۰ عن عبد الصمد به، ورواه مولى ابن أنس (البخاري ومسلم)، وأبو طلبة الأسدي، أحمد: ۲/ ۱۸۰ كلاهما عن أنس به.

۳۷۔ ابواب الزہد

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبْكَيْتُمْ كَثِيرًا».

۴۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الرَّمَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَبْنِي إِسْلَامَهُمْ وَيَبْنِي أَنْ تَوَلَّتْ هَلِيهِ الْآيَةُ، يُعَايِنُهُمُ اللَّهُ بِهَا، إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلَ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾.

[الحديد: ۱۶]



نعم زدہ ہوئے اور رونے کا بیان جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنسو گے اور روؤ زیادہ۔“

۴۱۹۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ان کے اسلام قبول کرنے کے صرف چار سال بعد یہ آیت نازل ہو گئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے انھیں تنبیہ فرمائی۔ (ارشاد ہے: ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلَ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾) اور (اہل ایمان) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک طویل مدت گزری تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان لانے کے بعد اس کی حفاظت کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔ ② گناہوں کے ارتکاب سے دل سخت ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وعظ و نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ ③ دل کی نجی کا علاج موت کی یاد قرآن کی تلاوت اور تہیوں سے شفقت کا اظہار کرنا ہے۔

۴۱۹۳۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْثِرُوا الصَّحِيحَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الصَّحِيحِ

۴۱۹۲۔ [صحیح] وصححه البوصيري، وله شاهد في صحيح مسلم، ح: ۲۴/۳۰۲۷، والمراد إسلامهم: بإسلام ابن مسعود وأصحابه دون عبدالله بن الزبير لأنه ولد بعد الهجرة في المدينة، وللحديث لون آخر عند البزار كما في تفسير ابن كثير: ۳۳۲/۴، وفي نسخة: ۴۵/۸.

۴۱۹۳۔ [سنن حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۵۳ من حديث أبي بكر الحنفي- من بني حنيفة- به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد عند الترمذي، ح: ۲۳۰۵ وغيره، وانظر، ح: ۴۲۱۷.

غم زدہ ہونے اور رونے کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

ثَبِيتُ الْقَلْبِ

نوائد و مسائل: ① دل مردہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مردہ انسان کو کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا اسی طرح غافل آدمی کو بھی اپنی آخرت کے نفع اور نقصان کا احساس نہیں ہوتا۔ ② دل جب مردہ ہو جائے تو اس میں نرمی کی جگہ سختی، رحم کی جگہ سنگ دلی اور انصاف کی جگہ ظلم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ ختمہ پیشانی ایک اچھی عادت اور شرعاً مطلوب ہے لیکن ہر چیز سے بے پروا ہو کر ہر وقت ہلکی مذاق اور دل لگی میں وقت گزارنا غفلت اور مردہ دلی کی علامت ہے۔ دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھنا اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونا ضروری ہے۔

۴۱۹۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اُنھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔“ میں نے سورہ نساء تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ شَكْلٍ أَمَّۃٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ”اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ حاضر کریں گے اور آپ کو اس امت پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

نوائد و مسائل: ① جس طرح قرآن کی تلاوت بڑی نیکی ہے اس طرح قرآن سننا بھی ضروری ہے۔ ② قرآن کی تلاوت کا دل پر ایک خاص روحانی اثر ہوتا ہے۔ کسی سے قرآن سننے سے یہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ③ قرآن کا ترجمہ سیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے تاکہ تلاوت کا دل پر صحیح اثر ہو سکے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت یا سننے کا اصل مقصد اس کے مطابق اپنی زندگی بنانے کی کوشش ہے۔ ⑤ حدیث میں مذکور آیت میں قیامت کا ایک منظر پیش کیا گیا ہے۔ اور قیامت خود ایک عبرت انگیز موضوع ہے۔ ضروری ہے کہ وعظ و نصیحت میں اس موضوع کو اہمیت دی جائے۔

۴۱۹۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذی، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة النساء، ح: ۳۰۲۴ عن هناد به، وللحديث

شواهد.

۳۷۔ ابواب الزہد

نعم زندہ ہونے اور رونے کا بیان

۴۱۹۵۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اتاروئے کہ مٹی تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: ”بھائیو! ایسی چیز (قبر) کے لیے تیاری کر لو۔“

۴۱۹۵۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَحَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَبَكَى، حَتَّى بَلَ الثُّرَى. ثُمَّ قَالَ: «يَا إِخْوَانِي لِيُثَلِّ هَذَا قَاعِدُوا».

☀️ فوائد و مسائل: ① قبر آخرت کا پہلا مرحلہ ہے اس کے لیے تیاری موت سے پہلے ہی ہو سکتی ہے لہذا زندگی کے جو چند دن بسر ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ② موت اور قبر کے مراحل یاد کر کے رونا اللہ کے خوف سے رونے میں شامل ہے کیونکہ وہاں اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو سزا ملے گی۔ ③ مناسب موقع پر وعظ و نصیحت کے چند جملے کہنے میں حرج نہیں لیکن اس طرح کا رواج نہ بنالیا جائے کہ لازمی جز سمجھ لیا جائے۔ جس طرح بعض حضرات جنازہ پڑھانے سے پہلے وعظ و نصیحت کرنا عملاً ضروری سمجھ بیٹھے ہیں اگرچہ وہ اسے زبان سے ضروری نہ کہیں۔



۴۱۹۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رویا کرو۔ اگر رونانہ آئے تو رونے کی سی شکل بنا لو (تا کہ آنسو آجائیں۔)“

۴۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الشَّائِبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْكُوا. فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا».

۴۱۹۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مومن کی آنکھوں

۴۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنَّبِرِ

۴۱۹۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۲۹۴ من حديث أبي رجاء عبد الله بن واقد الهروي به، وحسنه المنذري: ۴/ ۲۴۰، وضعفه أبو صيري.

۴۱۹۶۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۱۲۳۷.

۴۱۹۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۰/ ۲۰، ح: ۹۷۹۹ من حديث حماد به، وهو ضعيف كما في التفرغيب وغيره، ومن أجله ضعفه أبو صيري.

اعمال کی حفاظت کرنے کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکل آئیں، اگرچہ کبھی کے سر جتنے ہی ہوں پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہری حصے (رخساروں) پر لگ جائیں اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔“

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّزْقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرٍّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ».

باب: ۲۰۔ عمل کو (غیر مقبول ہونے سے)

(المعجم ۲۰) - بَابُ التَّوَقُّفِ عَلَى الْعَمَلِ

محفوظ کرنا

(التحفة ۲۰)

۴۱۹۸۔ ۱۔ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ ”وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جو دینا ہوتا ہے دیتے ہیں اور ان کے دل ڈر رہے ہوتے ہیں۔“ کیا اس سے مراد وہ آدمی ہے جو زنا چوری اور شراب نوشی کا مرتکب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ اے ابوبکر کی بیٹی! ”نہیں“ اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ آدمی ہے جو روزہ رکھتا ہے صدقہ دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور اسے ڈر رہتا ہے کہ شاید (اس کا عمل) قبول نہ ہو۔

۴۱۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ [سَعِيدٍ] الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ (المؤمنون: ۶۰) أَهُوَ الَّذِي يَزْنِي وَيَشْرِبُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ؟ قَالَ: «لَا، يَا بَنْتُ أَبِي بَكْرٍ - أَوْ يَا بَنْتَ الصَّدِّيقِ - وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَصَدَّقُ وَيُصَلِّي، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُ».

فوائد ومسائل: ① نیک اعمال کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے لیکن عمل پر بھروسہ کر کے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ ② بظاہر ایک صحیح عمل میں بھی ایسی خامی ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے وہ قبول نہ ہو۔ ③ عمل کر

کے اس کی قبولیت کے لیے بھی اللہ سے درخواست کرتے رہنا چاہیے۔ ⑤ ٹنگی پر فخر کرنا جائز نہیں۔

۴۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ عِمْرَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ
جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبِّ قَالَ: سَمِعْتُ
مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
كَالْوَعَاءِ. إِذَا طَابَ أَمْفَلُهُ، طَابَ أَغْلَاهُ.
وَإِذَا فَسَدَ أَمْفَلُهُ، فَسَدَ أَغْلَاهُ».

۴۱۹۹۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عملوں کی مثال برتن کی سی ہے۔ اگر اس میں نیچے کا (پانی وغیرہ) اچھا ہو گا تو اوپر والا حصہ بھی اچھا ہوگا۔ اگر نیچے والا خراب ہوگا تو اوپر والا بھی خراب ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر عمل کرتے وقت دل کی گہرائی میں خلوص ہوگا تو عمل اچھا اور قابل قبول ہوگا۔ اگر دل میں خلوص نہیں تو بظاہر اچھا نظر آنے والا عمل بھی حقیقت میں اچھا نہیں۔ ② برتن میں پانی پڑا ہوا ہو اور برتن کے نیچے جس میں گندگی موجود ہو تو برتن کا سارا پانی اس سے متاثر ہو کر ناقابل استعمال ہو جاتا ہے خواہ بظاہر اوپر والا پانی صاف محسوس ہو رہا ہو۔ عمل اور اخلاص کی یہی مثال ہے۔



۴۲۰۰۔ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ عَبِيْدٍ الْجَمْعِيُّ:
حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ ذَكْوَانَ، أَبُو الزُّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي اللَّعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى
فِي السَّرِّ فَأَحْسَنَ۔ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَذَا
عَبْدِي حَقًّا».

۴۲۰۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ دوسروں کے سامنے بھی نماز اچھی پڑھے اور چھپ کر (تنہائی میں) بھی نماز اچھی پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ واقعی میرا بندہ ہے۔“

۴۱۹۹۔ [حسن] أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ق: ۱۶۲۲/۳ من طريقين (محمد بن المصنف وعمرو بن عثمان) عن الوليد بن.

۴۲۰۰ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عنقه، وبقية، تقدم، ح: ۵۵۱، ۱۱۲۱، وقال أبو حاتم: "هذا حديث منكر، يشبه أن يكون من حديث عباد بن كثير"، علل الحديث: ۱/ ۱۸۹، ح: ۵۴۱.

دکھلاوے اور شہرت کا بیان

۳۷۔ أبواب الزهد

۴۲۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اعتدال اختیار کرو اور سیدھے رہو۔ تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔“ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ”مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور اپنے فضل میں چھپالے۔“

۴۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدُّوا، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَخَذَ مِنْكُمْ يَنْجِيهِ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ».

🌟 فوائد و مسائل: ① اعتدال کا مطلب افراط و تفریط سے اجتناب ہے یعنی نہ تو بدعت کا ارتکاب کیا جائے اور نہ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کی جائے۔ ② جنت اصل میں اعمال کا بدلہ نہیں بلکہ اللہ کی خاص رحمت ہے کیونکہ بندے کے نیک اعمال اللہ کے احسانات کے مقابلے میں انتہائی حقیر ہیں بلکہ ان اعمال کی توفیق بھی اللہ کا احسان ہے۔ ③ [سَدُّوا] کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصل مقصود کو پیش نظر رکھو [مِسَادُ السُّهُم] کا مطلب ہوتا ہے تیر کا نشانے پر لگنا۔ یہ لفظ اسی سے ماخوذ ہے۔ اصل مقصود اللہ کی رضا کا حصول اور جہنم سے نجات ہے۔ ④ نیک اعمال کا مقصد اللہ کی رحمت کا حصول ہے۔ اس کے نتیجے میں جنت بھی مل جائے گی اور جہنم سے بچاؤ بھی ہو جائے گا۔

باب: ۲۱۔ دکھلاوے اور شہرت کا بیان

(المعجم ۲۱) - بَابُ الرِّيَاءِ وَالْمَعْمَةِ

(الحنفة ۲۱)

۴۲۰۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں دوسرے شرکیوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے (بظاہر) میرے

۴۲۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الثَّمَنَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

۴۲۰۱۔ آخر جہ مسلم، صفات المنافقين، باب لمن يدخل أحد الجنة بعمله، بل بروحہ اللہ تعالیٰ، ح: ۷۶/۲۸۱۶۔ من حديث الأعمش به، وحسنه البوصيري من أجل شريك، ولم ينفرد به، وللحديث شواهد كثيرة.

۴۲۰۲۔ آخر جہ مسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ح: ۴۶/۲۹۸۵۔ من حديث العلّاء، به بالفاظ متقاربة، وروحه البوصيري.

۳۷۔ ابواب الزہد دکھلاوے اور شہرت کا بیان

أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ . فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي ، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ . وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ .
 لیے عمل کیا اس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کر لیا تو میں اس سے لائق ہو جاتا ہوں۔ اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوتا ہے جس کو اس نے (میرا) شریک بنایا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی اور کو شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے کام کیا جائے جس کے ذریعے سے اسے دنیاوی مفاد حاصل ہو یا لوگوں کی نظر میں متقی اور پارسا کہلائے۔ ② ایسا عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ ③ وہ عمل دوسرے کے لیے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی ثواب نہیں دیتا۔ اگر ریا کار ثواب کا طالب ہے تو اسی انسان سے ثواب لے جس کو دکھانے کے لیے اس نے کام کیا ہے۔ ظاہر ہے انسان دوسرے انسان کو نیکی کا بدلہ نہیں دے سکتا اس لیے قیامت کے دن ریا کار کو شرمندگی ہوگی۔ اور اسے عمل کا کوئی ثواب یا فائدہ نہیں ملے گا۔ ④ ریا کاری شرک اصغر ہے۔ اس سے وہ عمل تباہ ہو جاتا ہے جس میں ریا شامل ہو تا ہم یہ شرک اکبر نہیں جس کی سزا دائمی جہنم ہے۔



۴۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ، وَاسْتَحَافَ ابْنُ مَنْصُورٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ : أَنَّكَ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي قُصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَيُومَ لَا رَيْبَ فِيهِ ، نَادَى مُنَادٌ : مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ . فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ» .
 ۴۲۰۳۔ صحابی رسول حضرت ابو سعد بن ابوفضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے تمام انسانوں کو جمع کرے گا اور وہ دن ایسا ہے جس میں کوئی شک نہیں جب ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جس نے اللہ کے لیے کیے ہوئے عمل میں (کسی کو) شریک کیا وہ اس عمل کا ثواب غیر اللہ ہی سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ریا کاری قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہے۔ ② ثواب دینا صرف اللہ کا کام ہے

۴۲۰۳۔ [استاذہ حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الكهف، ح: ۳۱۵۴ عن ابن بشار به، وقال: 'حسن غريب' زباد بن ميناء، وثقه الترمذي، وابن حبان، وجهله غيرهما، فحديثه حسن.

۳۷۔ ابواب الزہد

دکھلاوے اور شہرت کا بیان

لہذا کوئی کسی سے کوئی ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ سے ریا کاری والے اعمال بے کار ہیں جن کا ثواب نہ اللہ تعالیٰ دے گا نہ عوام دے سکیں گے۔ ⑤ ریا کاری قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہوگی۔

۴۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ،
عَنْ زَيْنِعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ
الْمَسِيحَ الدَّجَالَ. فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا
هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ
الدَّجَالِ؟» قَالَ، قُلْنَا: بَلَى. فَقَالَ:
«الشُّرُكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّيَ
فَيَزِيْلُ صَلَاتَهُ لِمَا يَزِي مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ».

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے جب کہ ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لیے مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں (فرمائیے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھپا ہوا شرک۔ (وہ یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① ریا کاری دجال سے زیادہ خطرناک اس لیے ہے کہ دجال کھلا دشمن ہے اس کا کفر واضح ہے جبکہ ریا کار کا عمل بظاہر نیکی کا عمل ہوتا ہے۔ ② اسے پوشیدہ شرک اس لیے کہا گیا ہے کہ کسی بت درخت قبز چاند سورج وغیرہ کی پوجا کرنے والا یا اسے سجدہ کرنے والا سب کو نظر آتا ہے کہ یہ غیر اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔ اس کا شرک واضح ہوتا ہے۔ لیکن ریا کاری کرنے والا بظاہر اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے یا رکوع سجود میں مشغول ہوتا ہے اسے دیکھ کر پتہ نہیں چلتا کہ یہ اللہ کی رضا کے لیے نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ اپنے نفس کی پوجا کر رہا ہے۔ ③ اگر نیکی کرنے والے کی نیت یہ ہو کہ اس کی تعریف کی جائے تو یہ ریا ہے لیکن اگر اس کی نیت یہ نہیں لوگوں کو ویسے ہی اس کی نیکی کا علم ہو جاتا ہے اور وہ تعریف کرتے ہیں اس میں عمل کرنے والے کا قصور نہیں۔ ④ جس طرح یہ جائز نہیں کہ نماز پڑھنے والے کو کوئی دیکھ لے تو وہ نماز لمبی کر دے اس طرح یہ بھی درست نہیں کہ لمبی سورت پڑھنا شروع کی ہے اچانک کوئی آگیا تو نماز مختصر کر دے بلکہ اپنی پہلی نیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ ⑤ نماز کے علاوہ دوسرے اعمال کا بھی یہی حکم ہے مثلاً: صدقہ جہاد وغیرہ۔

۴۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۰۴۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۳۰/۳ من حديث كثيره معلولاً، وحسنه أبو صيري، وأشار المنذري إلى أنه حسن.
۴۲۰۵۔ [ضعيف] * رواد صدوق اختلط بأخوه فتركه وفي حديثه عن الثوري ضعف شديد (تقریب)، وعامر بن

۳۷۔ أبواب الزهد

الْعَسْفَلَايِي: حَدَّثَنَا زَوَادُ بْنُ الْحَجْرَاحِ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَنْخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ. أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَهْوِلُ بِعِبَادُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَكْنَا. وَلَكِنْ أَعْمَالًا يَغَيِّرُ اللَّهُ، وَشَهْوَةً خَفِيفَةً».

وگھلا دے اور شہرت کا بیان رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند یا کسی بت کو پوجیں گے لیکن ایسے عمل کریں گے جو غیر اللہ (کو دکھانے) کے لیے ہوں گے اور پوشیدہ خواہش رکھیں گے۔“

۴۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُسْمِعْ، يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ».

۳۲۰۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہرت کے لیے نکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تشہیر کرے گا۔ اور جو شخص گھلا دے گا۔“

۴۲۰۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ، عَنْ جُنْدَبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُرَاءِ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُسْمِعْ، يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ».

۳۲۰۷۔ حضرت جندب (بن عبد اللہ بن سفیان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دکھلا دے کرے گا اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔ اور جو شہرت کے لیے نکی کرتا ہے اللہ اس کی تشہیر کرے گا۔“



فوائد ومسائل: ① ریا کاری کرنے والا کام اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی خوبی کی شہرت ہو اور وہ

عبد اللہ مجہول (ایضاً)، والحسن بن ذکوان صدوق یخطی، ورمی بالقدر وکان بدلس، وله شاهدان ضعیفان جداً، المشکاة، ج: ۵۳۳۲، بتحقیق.

۴۲۰۶۔ [صحیح] رواه فراس عن عطية به، الترمذی، ج: ۳۳۸۱، وأحمد: ۴۰/۳، وضعه البوصيري من أجل عطية، وانظر، ج: ۴۱۲۳، والحديث الآتي شاهد له.

۴۲۰۷۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الرياء والسمعة، ج: ۶۴۹۹، ومسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ج: ۲۹۸۷ من حديث سفیان الثوري به، ورواه عبد الله بن عباس (مسلم)، وأبو يوكوة، أحمد: ۵/۵ نحوه.

حسد کا بیان

اس کی تعریف اور عزت کریں لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اس کی یہ بڑی نیت ظاہر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بدنام ہو جاتا ہے اور اس کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ ① اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوق کے سامنے یہ ظاہر فرما دے گا کہ یہ شخص اغلاس کے ساتھ نیکی نہیں کرتا تھا جس سے سب کے سامنے اس کی بے عزتی ہو جائے گی۔

(المعجم ٢٢) - بَابُ الْحَسَدِ (التحفة ٢٢)

باب: ۲۲- حسد کا بیان

٤٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالَا:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ
أَبِي حَارَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ:
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكَةٍ فِي
الْحَقِّ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي
بِهَا وَيَعْلَمُهَا».

۳۶۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (رتشک) صرف دو ہی کاموں میں جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے پر لگا دیا۔ (اس سے رتشک کرنا چاہیے)۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے (دین کی) سمجھ دی وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

نوائید و مسائل: ①: ”حسد“ کا اصل مفہوم یہ ہے کہ کسی کو اللہ کی طرف سے نعمت ملی ہو تو اسے دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہو کہ اس کی یہ نعمت ختم ہو جائے۔ یہ جذبہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس حدیث میں حسد سے مراد ”ریشک“ ہے، یعنی یہ خواہش کرنا کہ جتنی نعمت اس کے پاس ہے ویسی مجھے بھی مل جائے یہ جائز ہے۔ ②: حسد تو کسی پر بھی جائز نہیں۔ ریشک بھی دنیا کی دولت، شہرت اور حکومت پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ کسی کا نیک عمل ہی اس قابل ہے کہ اس طرح کا عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ③: خوبیوں میں سب سے زیادہ قابل ریشک دو خوبیاں ہیں: سخاوت اور علم۔ یہ عمل بھی تب خوبیوں میں شمار ہو سکتے ہیں جب اللہ کی رضا کے لیے غلوں کے ساتھ انجام دیے جائیں ورنہ شہرت کے لیے حاصل کیا جانے والا علم اور خرچ کیا جانے والا مال تحت ترین سزا اور شدید عذاب کا باعث ہوگا۔ اللہ محفوظ رہے۔

۴۲۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ۴۲۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

٤٢٠٨- أخرجه البخاري، العلم، باب الاختطاب في العلم والحكمة، ج: ٧٣ من حديث إسماعيل به، ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة... الخ، ج: ٨٦٦ عن ابن عمر به.

٤٢٠٩- أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول النبي ﷺ: رجل أتاه الله القرآن فهو يقوم به... الخ، ح: ٧٥٢٩، ٤١

۳۷۔ ابواب الزهد

حمد کا بیان

وَمُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُتَقِعُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (رتشک) صرف دو کاموں میں جائز ہے۔ ایک اس آدمی سے (رتشک کرنا چاہیے) جسے اللہ نے قرآن (کا علم) دیا وہ رات کے اوقات میں بھی اس پر قائم رہتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی۔ اور (دوسرا) وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا وہ رات کے اوقات میں بھی اسے (رتشک کے کاموں میں) خرچ کرتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی (اس پر رتشک کرنا چاہیے۔“)

🌞 فوائد و مسائل: ① [يَقُومُ بِهِ] کا مطلب اس پر عمل کرنا بھی ہے اور نماز کے قیام میں اس کی تلاوت بھی خواہ فرض نمازوں میں ہو یا نوافل و تہجد میں۔ ② اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ ③ مسجدوں کے چٹاروں اور دیواروں کی زیب و زینت کی بجائے علماء اور طلباء پر خرچ کرنا زیادہ ثواب ہے۔ اسی طرح مسجد کے مفلس یا مقروض نمازی اور مسجد کے قرب و جوار میں رہنے والے مدد کے مستحق غریب آدمیوں کو دینا زیادہ ضروری ہے۔ مسجد سادہ رہے تو افضل ہے۔

٤٢١٠- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمَالِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِي عِيْسَى [الْحَنَاطِيُّ]، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. وَالصَّلَاةُ نُورٌ الْمُؤْمِنِ وَالصِّيَامُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ».

۴۲۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد نیکوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ گناہوں (کی آگ) کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی (دنیا کی) آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم سے (بچانے والی) ڈھال ہے۔“

🕌 و مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة من فقه... الخ، ح: ۸۱۵ من حديث سفيان بن عيينة به.

٤٢١٠- [استادہ ضعیف جداً] أخرجه أبو يعلى: ٦/ ٣٣٠، ح: ٣٦٥٦ عن هارون به، وانظر، ح: ٣٣١٥ ل حال عيسى الحنات، وحديث أبي داود، ح: ٤٩٠٤ يعني عنه، وبعض الحديث شواهد، انظر، ح: ٢٨٠ وغيره.

۳۷- أبواب الزهد ظلم و زیادتی کا بیان

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْبَغْيِ (الصفحة ۲۳)

باب ۲۳- ظلم و زیادتی

۴۲۱۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنَ عَلِيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّجْمِ».

۴۲۱۱- حضرت ابو بکرہ (نفع بن حارث ثقفی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جلدی دے دیتا ہے جب کہ اس کے ساتھ اس کے لیے آخرت کا عذاب بھی سنبھال رکھتا ہے۔“

نوائد و مسائل: ① ظلم و زیادتی سے پرہیز کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اسلام کی اہم خوبی عدل اور رحم ہے۔ ② ظلم اور رشتہ داروں سے بدسلوکی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی خواہ ظلم کسی انسان پر کیا جائے یا کسی حیوان پر۔

۴۲۱۲- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا، الْبِرُّ وَصَلَةُ الرَّجْمِ. وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةً، الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّجْمِ».

۴۲۱۲- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے جلدی ثواب نیکی اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے حسن سلوک) کا ملتا ہے۔ اور (اسی طرح) سب سے جلدی سزا زیادتی اور قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کی ملتی ہے۔“

۴۲۱۳- حَدَّثَنَا يَغْفُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ

۴۲۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۱۱- [استادہ صحیح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النهي عن البغي، ح: ۴۹۰۲ من حديث ابن علي ب، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۲۵۱۱، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، والحاكم ۴/۳۵۶، ۱۶۲، ۱۶۳، والذهبي .

۴۲۱۲- [استادہ ضعیف جلد] أخرجه ابن عدي: ۱۳۸۷/۴ من حديث صالح بن موسى الطلحي ب، وهو متروك كذا في التريب .

۴۲۱۳- [صحیح] تقدم، ح: ۳۹۳۳.

۳۷۔ ابواب الزهد

احتیاط اور تقویٰ کا بیان

الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى ابْنِي
عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ
أَخَاهُ الْمُسْلِمَ».

☀️ فوائد و مسائل: ① مسلمان کو ذلیل کرنا یا اسے حقیر اور کم تر سمجھ کر بد سلوکی کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ② حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی میں صرف یہی عیب ہو کوئی اور عیب نہ ہو تو اسے برا آدمی قرار دینے کے لیے یہی عیب کافی ہے۔

۴۲۱۴۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أُنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ
الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ
ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْخَى إِلَيَّ: أَنْ
تَوَاضَعُوا. وَلَا تَتَغَبَّيْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

۴۲۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تو تواضع اختیار کرو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① مسلمان پر ہر قسم کی زیادتی کرنا حرام ہے۔ ② تواضع سے متعلق فوائد کے لیے حدیث: ۴۲۱۹ کے فوائد ملاحظہ فرمائیے۔

باب: ۳۳۔ احتیاط اور تقویٰ

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

(التحفة ۲۴)

۴۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۱۵۔ نُمَيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا فِي حَضْرَتِ عَطِيَّةٍ (بَنِ عَرُوه)

۴۲۱۴۔ [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۲۶ من حديث ابن وهب به، وحنه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، وانظر، ح: ۴۱۷۹.

۴۲۱۵۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب علامة التقوى ودع مالا بأس به حفراً، ح: ۲۴۵۱ من حديث أبي عقیل عبدالله بن عقیل به، وقال: 'حسن غریب'، وصححه الحاكم: ۳۱۹/۴، والذهبي * عبدالله بن يزيد الدمشقي ضعفه الجوزجاني، والحافظ ابن حجر، والذهبي، ووثقه ابن حبان، والترمذي، والحاكم، والذهبي، وتعدله راجع.

احتیاط اور تقویٰ کا بیان

۳۷- ابواب الزهد

حدیثی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ تقویٰ کے (بلند) مقام تک نہیں پہنچتا حتیٰ کہ حرج والی چیز سے بچنے کے لیے وہ چیز بھی چھوڑ دے جس میں حرج نہیں (لیکن شک ہے کہ شاید منع ہو۔)“

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَبَسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتْلُعُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ، حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ، حَدَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ».

۳۲۱۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر صاف دل والا اچھی زبان والا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اچھی زبان والا تو ہم جانتے ہیں صاف دل والا کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پریزگار پاک باز جس (کے دل) میں نہ کوئی گناہ ہو نہ زیادتی نہ کمیز نہ حسد۔“

۴۲۱۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ سَمْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ». قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ. فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ الثَّقِيُّ الثَّقِيَّ. لَا إِنْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيٍ وَلَا غِلٍّ وَلَا حَسَدٍ».

🌟 فوائد و مسائل: ① دل کی صفائی اور پاکیزگی آخرت میں نجات کا باعث ہے۔ ② متقی آدمی دوسروں سے افضل ہے۔ ③ کہنے کا مطلب ہے دل میں ناراضی رکھنا تاکہ موقع ملنے پر بدلہ لیا جاسکے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔

۳۲۱۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۴۲۱۶- [إسناده صحيح] أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق، ح: ۴۵ من حديث يحيى بن مطولاً، وصححه البوصيري.

۴۲۱۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۳۶۵/۱۰ من حديث أبي معاوية به مختصراً، وحسنه البوصيري. أبو رجاء محرز بن عبد الله الجزري، ومكحول مدلسان وعثمان، وتقدم مكحول، ح: ۴۸۱، وفي الحديث علة أخرى، وللحديث شواهد ضعيفة عند الترمذي، ح: ۲۳۰۵، وابن ماجه، ح: ۴۱۹۳ وغيرهما.

۳۷۔ أبواب الزهد

احتیاط اور تقویٰ کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! مٹی ہو جا، تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جائے گا۔ قناعت پسند بن، جا تو سب سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا۔ لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، تو مومن بن جائے گا۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ ہمسائیگی کا اچھا تعلق رکھ، تو مسلم بن جائے گا اور ہنسنا کم کر دے کیونکہ زیادہ ہنسی دلی کو مردہ کر دیتی ہے۔“

خَذَلْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَشْعَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَغْبَدَ النَّاسِ. وَكُنْ قَبِيْعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ. وَأَجِبْ لِلنَّاسِ مَا تُجِيبُ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا. وَأَحْبِسْ جَوَارَ مَنْ جَاوَزَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا. وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ خَفَرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی ایک روایت مروی ہے جس کی بابت مسند احمد کے محققین لکھتے ہیں کہ یہ حدیث جید ہے نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابرین مذکورہ روایت سند ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۵۹/۱۳ والصحيحة للألباني 'رقم: ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹،

۳۷- ابواب الزہد

احتیاط اور تقویٰ کا بیان

۳۲۱۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں جیسی کوئی عقل مندی نہیں (حرام وغیرہ سے) پرہیز جیسا کوئی تقویٰ نہیں حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔“

۴۲۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَقْلَ كَالْثَذْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِيِّ».

۳۲۱۹- حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسب مال ہے اور شرف تقویٰ ہے۔“

۴۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْفَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ [أَبِي] مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوَى».

❦ فوائد و مسائل: ① لوگ مال کو دیکھ کر عزت کرتے ہیں۔ اونچے خاندان کا ایک آدمی غریب ہو جائے تو اس کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ لوگوں کے ہاں یہ کیفیت ہے۔ ② اصل چیز جو عزت و احترام کا باعث ہونی چاہیے وہ کسی کی نیکی اور پرہیزگاری ہے۔ اصل شرف یہی ہے اس لیے آخرت میں تقویٰ کی بنیاد پر ہی عزت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنْ أَنْكَرْتُمْكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ﴾ (الحجرات ۳۹: ۱۳) ”اللہ کے ہاں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔“

۳۲۲۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۲۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ

۴۲۱۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البرصيري من أجل الماضى بن محمد، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، وشيخه مجهول (تقريب)، وللحديث شواهد ضعيفة جدًا.

۴۲۱۹- [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجرات، ح: ۳۲۷۱ من حديث يونس به، وقال: 'حسن غريب صحيح'، وعلته عن قنادة، وتقدم، ح: ۱۷۵، وللحديث شواهد عند القاضي في مستد الشهاب: ۴۶/۱، ح: ۲۰، والسنائي ۶/۱، ح: ۳۲۲۷ وغيره.

۴۲۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۶/۱، ۴۹۴، ح: ۱۱۶۰۳ من حديث المعتمر به، وأعله البرصيري بالانقطاع لأن أبا السليل لم يذكر أبا ذر كما في تهذيب التهذيب وغيره.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک فرمان اور عثمان راوی نے کہا: ایک آیت معلوم ہے، اگر سب لوگ اس پر عمل کر لیں تو ان کے لیے کافی ہو جائے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول: کون سی آیت؟ آپ نے فرمایا: ”(یہ آیت) ﴿وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے (ہر مشکل سے) نکلنے کی راہ بنادیتا ہے۔“

وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ
ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ
أَبِي الشَّيْلِبِ ضَرِيبِ بْنِ نَعْرِ، عَنْ أَبِي دُرٍّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ
كَلِمَةً وَقَالَ عُثْمَانُ: آيَةُ لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ
بِهَا، لَكَفَتْهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ أَيُّهَا؟
قَالَ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾.

[الطلاق: ٢]

باب: ۲۵- اچھی رائے عامہ

(المعجم ٢٥) - بَابُ الشَّاءِ الْحَسَنِ

(السحفة ٢٥)

۴۲۱- حضرت ابوہریرہ (معاذ بن رباح) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نباؤہ یا نباؤہ کے مقام پر ہم سے خطاب فرمایا یہ مقام طائف کے قریب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہوسکتا ہے تم جنتیوں اور جہنمیوں کو الگ الگ پہچان لو۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس علامت سے؟ فرمایا: ”اچھی رائے کے اظہار سے اور بری رائے کے اظہار سے۔ تم ایک دوسرے پر اللہ کے گواہ ہو۔“

٤٢٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ
الْجُمَحِيِّ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ
ابْنِ أَبِي دُحَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبَاةِ أَوِ النَّبَاةِ قَالَ:
وَالنَّبَاةُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ: «يُوشِكُ أَنْ
تَعْرِفُوا أَهْلَ الْحَجَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ». قَالُوا: بِمِ
ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «بِالتَّنَائِ الْحَسَنِ
وَالْتَّنَاءِ السَّيِّئِ». أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ،
بِعِزَّتِكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

فوائد و مسائل: ① نیک متقی آدمی اسی کی تعریف کر سکتا ہے جس میں وہ واقعی اچھی صفات دیکھے کیونکہ متقی خوشامد اور چالوسی نہیں کر سکتا۔ ② نیک متقی آدمی اسی کو برا کہے گا جس میں واقعی بری عادات موجود ہوں کیونکہ

٤٢٢١- [إسناده حسن] أخرجه أحمد عن يزيد كما في أطراف المسند: ٦/٢٣١، وعبد بن حميد في المنتخب، ج: ٤٤٢ من حديث يزيد به، وصححه البوصيري، وابن حبان، ج: ٢٠٥٩، والحاكم ١/١٢٠، ٤/٤٣٦، والذهبي، وحسنه الحافظ في الإصابة، وله شاهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

وہ جھوٹ بول کر کسی کو بدنام نہیں کرتا۔ ⑤ اچھی تعریف (یا لوگوں کی اچھی رائے) سے مراد ہر قسم کے عوام کی رائے نہیں بلکہ تو حید و سنت پر کار بند نیک لوگوں کی رائے مراد ہے جن میں سب سے بلند مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے لہذا جس شخص کے بارے میں ایسے عظیم افراد اچھی رائے رکھتے ہوں وہ یقیناً نیک اور محنتی آدمی ہوگا۔ ⑥ خوارج، معتزل اور جمہیہ وغیرہ کے گمراہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ صحابہ اور تابعین نے ان کی آراء کو غلط قرار دیا ہے اور پوری قوت سے ان کی تردید فرمائی ہے۔

۴۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۲۲۲- حضرت کلثوم (بن علقمہ) خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں نیکی کروں تو مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے اچھا کام کیا ہے۔ اور جب میں گناہ کر بیٹھوں تو کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے برا کام کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب تیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا ہے تو (یقین کر لے کہ) تو نے اچھا کام ہی کیا ہے اور جب وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو پھر تو نے برا کام ہی کیا ہے۔“

۴۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُثَيْبِ بْنِ خُزَّاعٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ، أُنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ. وَإِذَا أَسَأْتُ، أُنِّي قَدْ أَسَأْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا قَالُوا: إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ».

فوائد و مسائل: ① عام نیکیاں اور برائیاں ایسی ہیں کہ عام مسلمان انھیں اس حیثیت سے پہچانتے ہیں خواہ عملی طور پر وہ نیکیوں میں مست اور برائیوں کے عادی ہوں۔ ② اخلاقی خوبیاں اور خامیاں سب سے زیادہ ہمسایوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ جب کسی شخص کو معلوم ہو کہ ہمسائے اسے اچھا نہیں سمجھتے تو اسے چاہیے کہ اپنی اصلاح کی کوشش کرے۔ ③ آج کل علم کی کمی کی وجہ سے اور غلط رسم و رواج زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بعض اچھے کام جھوٹ سمجھے جاتے ہیں جب اس پر عمل کیا جائے تو عوام تنقید کرتے ہیں اور بعض غلط کام ایسے مشہور ہو گئے ہیں کہ لوگ انھیں شرعی حکم سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ جب ایسی بدعت سے اجتناب کیا جائے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ سنت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ایسے مسائل میں عوام کی رائے کو اہمیت حاصل نہیں بلکہ ایسے علماء سے دریافت کرنا چاہیے جو صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کر سکتے ہیں اور قرآن و حدیث کی نصوص سے مسائل سمجھ سکتے ہیں۔ محض چٹ پٹی تقریریں کرنے والے واعظوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔

۳۷۔ ابواب الزہد

اجھی اور بری رائے کے اظہار کا بیان

۴۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: مجھے کیسے معلوم ہوگا جب میں نیکی کروں یا برائی کروں؟ (کہ میں نے نیکی کی ہے یا برائی کی ہے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو سنے کہ تیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا ہے تو تو نے اچھا کام ہی کیا ہے۔ اور جب تو انہیں سنے کہ وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو تو نے برا کام ہی کیا ہے۔“

۴۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتُ، فَقَدْ أَسَأْتُ».

۴۲۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معتنی آدمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی اچھی رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ لوگ میری تعریف کر رہے ہیں۔) اور جہنمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی بری رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ لوگ مجھے اچھا نہیں سمجھتے۔)“

۴۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدُ ابْنِ أَحْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْدَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللَّهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا، وَهُوَ يَسْمَعُ وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا، وَهُوَ يَسْمَعُ».



🕌 فوائد و مسائل: ① نیک آدمی کی عدم موجودگی میں بھی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ باتیں اس کے کانوں تک بھی پہنچ ہی جاتی ہیں۔ ② جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے اور نیکی کے راستے پر قائم رہنے کی اور زیادہ کوشش کرے اور اللہ سے استقامت کی دعا کرے۔ ③ جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں بری رائے رکھتے ہیں تو اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تاکہ اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور آئندہ نیکی کی توفیق ملے۔

۴۲۲۳۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۰۲/۱ عن عبد الرزاق به، وهو في مصنفه: ۸/۱۱، ح: ۱۹۷۴۹، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۵۷، والבוصري.
۴۲۲۴۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۱۷۰/۱۲، ح: ۶۲۷۸۷ من حديث مسلم بن إبراهيم به، وصححه البوصري، وله شواهد عند الحاكم: ۳۷۸/۱ وغيره.

۴۲۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَلَرَّجُلٌ يَعْمَلُ الْعَمَلَ لِلَّهِ ، فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ : « ذَٰلِكَ عَامِلٌ يُسَرِّي الْمُؤْمِنَ » .

۴۲۲۵- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی اللہ کی رضا کے لیے (خلوص کے ساتھ) نیک عمل کرتا ہے اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔“

فوائد و مسائل: ① نیکی کرتے ہوئے یہ نیت نہیں ہونی چاہیے کہ اس کی وجہ سے تعریف اور عزت ہو۔ لیکن مومن کو دنیا میں بھی نیکی کا انعام ملتا ہے اور اسے عزت حاصل ہوتی ہے۔ ② عوام کی محبت نیک مومن پر اللہ کا احسان ہے، لہذا اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور احتیاط کرنی چاہیے کہ دل میں فخر اور خود پسندی کے جذبات پیدا نہ ہوں۔

۴۲۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَيَّانٍ، أَبُو سَيَّانٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ، فَيُطْلَعُ عَلَيَّ، فَيُعْجِبُنِي؟ قَالَ: «لَكَ أَجْرَانِ: أَجْرُ السَّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ».

(المعجم ٢٦) - بَابُ النِّيَّةِ (التحفة ٢٦)

۴۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۲۸- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

٤٢٢٥- أخرجه مسلم، الأدب، باب إذا أثنى على الصالح فهي بشرى لاتنقضه، ح: ٢٦٤٢ عن ابن بشاره.

٤٢٢٦- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب عمل السر، ح: ٢٣٨٤ من حديث سعيد بن مسروق، قال: "حسن غريب"، وانظر ح: ٢٨٣ لحال نعمة حبيب، وباقي المند حسن.

٤٢٢٧- أخرجه البخاري، بدء الوحي: ٥٤/١ وغيره من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به، وفرد به، ومسلم، الإمارة، باب قوله ﷺ: إنما الأعمال بالنية... الخ، ج: ١٩٠٧ من حديث يزيد، وابن رجب به.

۳۷۔ ابواب الزہد

نیت کا بیان

انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: ”مکمل تو نیتوں ہی سے ہیں۔ اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اس کی ہجرت (اجرو ثواب کے لحاظ سے بھی) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے پاس وہ ہجرت کر کے آیا ہے۔“

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ: أَنَّ ابْنَ اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِيَ حِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَنْزَوِجُهَا، فَهِيَ حِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① اعمال میں نیت ضروری ہے اور ثواب و عذاب کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ② نیت دل کا فعل ہے زبان سے اس کا اظہار ضروری نہیں مثلاً: نماز پڑھتے وقت زبان سے جو الفاظ ادا کیے جاتے ہیں یا روزہ رکھنے کی جو نیت عوام میں مشہور ہے حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں چنانچہ یہ بدعت ہے۔ ③ ہر کام کے لیے اخلاص ضروری ہے۔ جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے گا وہی قبول ہو سکے گا جس میں کوئی اور مقصد شامل ہو جائے گا وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوگا۔ ④ خلوص نیت ہی شرعی احکام کی بنیاد ہے۔ یاد رہے کہ ہر کار خیر کے بار آور ہونے کے لیے درست اور خالص نیت کا ہونا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ نہ صرف ثواب سے محروم ہوتا پڑے بلکہ اللہ کے ہاں سخت سزا بھی ملے گی۔ ⑤ اس حدیث کو اہل علم نے دین کا ایک چوتھائی حصہ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۲۲۸۔ حضرت ابو بکر (سعید بن عمرو) انصاری

روایت سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت کی مثال چار افراد کی سی ہے: ایک آدمی کو اللہ نے مال اور علم سے نوازا۔ وہ اپنے مال میں علم کے مطابق عمل کرتا ہے اسے جائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ ایک

۴۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي كَبَيْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ

۳۷۔ ابواب الزهد نیت کا بیان

آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا. فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ، يُتَّقِيهِ فِي حَقِّهِ. وَزُجِّلَ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا، عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. وَزُجِّلَ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا. فَهُوَ يَخْطُ فِي مَالِهِ، وَيُتَّقِيهِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ. وَزُجِّلَ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْوُزْرِ سَوَاءٌ».

(دوسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے علم دیا اور مال نہیں دیا۔ وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے عمل انجام دیتا جیسے یہ (نیک مال دار) انجام دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثواب میں یہ دونوں برابر ہیں۔ اور ایک (تیسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا اور اسے علم نہیں دیا چنانچہ وہ اپنے مال کو اندھا دھند صرف کرتا ہے۔ (یعنی) ناجائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ اور ایک (چوتھا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے نہ علم دیا نہ مال دیا وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس (برے مال دار) شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے کام کرتا جیسے یہ (برا مال دار) کرتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دونوں (تیسرا اور چوتھا) گناہ میں برابر ہیں۔“

۴۲۲۸۔ (۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت دوسری دوسندوں سے بھی بواسطہ ابو کبشہ رحمہ اللہ سے اس (مذکورہ حدیث) کے ہم معنی بیان کی ہے۔

۴۲۲۸ م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الصَّرَوِزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَفْضِلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

🌟 فوائد و مسائل: ① اگر انسان ایک نیکی کی خواہش رکھتا ہو لیکن کسی عذر کی وجہ سے اسے کرنے نہ ملتا ہو تو اس کی

۴۲۲۸۔ (۴) [صحیح] أخرجه البيهقي: ۱۸۹/۴ وغيره من حديث عبدالرزاق به، أخرجه الطبراني: ۳۴۴/۲۲، ح: ۸۶۴ من حديث مفصل بن مهلهل به، وللحديث طرق كثيرة عند الترمذي، ح: ۲۳۲۵، وقال: "حسن صحيح"، والطبراني وغيرهما.



اچھی نیت کی وجہ سے اسے ثواب ملتا ہے۔ ① اگر کوئی شخص ایک نیکی کرنے کی کوشش کرے لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے انجام نہ دے سکے وہ بھی ثواب کا مستحق ہوگا۔ ② گناہ کی خواہش ہو لیکن انسان اس کا ارتکاب کرنے سے معذور ہو یا گناہ کی کوشش کرے اور کامیاب نہ ہو تب بھی گناہ گار ہوتا ہے۔ ③ اگر دل میں گناہ کی خواہش پیدا ہو لیکن اللہ کی رضا کے لیے اس کے ارتکاب سے پرہیز کیا جائے تو ثواب ملتا ہے۔ ④ نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت اسی طرح نیک کام کرنے والوں سے محبت اور برے کام کرنے والوں سے نفرت بھی ثواب کا باعث ہے۔

۴۲۲۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّتِهِمْ».

۴۲۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو (قیامت کے دن) ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

فوائد ومسائل: ① اعمال کی جزا و سزا امتیوں کے مطابق ملتی ہے۔ ② بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہماری نیت نیک ہے۔ یہ غلط ہے۔ جان بوجھ کر گناہ کرنا بڑی نیت ہی میں شامل ہے اگرچہ انسان اس کے لیے کوئی جواز تراش لے مثلاً: صدقہ دینے کی نیت سے چوری کرنا گناہ ہی ہے بلکہ یہ زیادہ گناہ ہے کیونکہ اس صورت میں انسان برائی کو نیکی سمجھ لیتا ہے اس لیے اس پر شرمندہ ہو کر توبہ کرنے کی بجائے فخر کرتا ہے۔

۴۲۳۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ أَنْبَأَنَا شَرِيكَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى بَنَاتِهِمْ».

باب: ۲۷- امید اور اجل

(المعجم ٢٧) - بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

(التحفة ٢٧)

٤٢٢٩- [صحيح] أخرجه أحمد: ٣٩٢/٢ من حديث شريك به، وانه شاهد عند مسلم، انظر الحديث الآتي.

٤٣٣- أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ح: ٢٨٧٨/٨٣ من حديث الأعمش به، ويلفظ: 'يبعث كل عبد على ما مات عليه'، وبه صح الحديث.

۳۷- أبواب الزهد

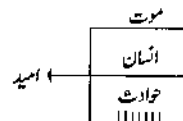
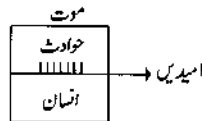
۴۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو يَسْفَرٍ، بِخَرُّ بْنِ خَلْفٍ، وَأَبُو يَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ [خُثَيْمٍ]، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ وَسْطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ [وَأَخْطُوهُمَا إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِي وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. فَقَالَ: «أَتَذَرُونَ مَا هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هَذَا الْإِنْسَانُ الْخَطُّ الْأَوْسَطُ. وَهَذِهِ الْخُطُوطُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ أَوْ تَنْهَشُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ. فَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا، أَصَابَتْهُ هَذَا. وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الْأَجَلُ الْمُحِيطُ. وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ».

انسان کی آرزوؤں اور اہل کا بیان

۴۲۳۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چوکور شکل کا خط کھینچا۔ اور ایک خط اس چوکور کے درمیان میں کھینچا۔ اور چوکور خط کے درمیان میں جو خط تھا اس کے پہلو میں چند چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے۔ اور ایک خط اس چوکور سے نکلتا ہوا کھینچا پھر فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ درمیانی خط انسان ہے۔ یہ اس کے پہلو کے خطوط حوادث ہیں جو ہر جگہ سے آکر اسے نوچتے ہیں۔ اگر وہ اس حادثے سے بچ جائے تو وہ اسے بچز لیتا ہے۔ اور یہ چوکور خط موت کا ہے جس نے اسے گھیر رکھا ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکل رہا ہے اس کی امیدیں (اور آرزوئیں) ہیں۔“



فوائد ومسائل: ① امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین میں اس مثال کی وضاحت کے لیے دو نقشے بنائے ہیں۔ ان کی رائے میں رسول اللہ ﷺ کا بنایا ہوا نقشہ ان دو میں سے کسی ایک کے مطابق تھا۔



حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے پانچ اور اقوال بھی ذکر کیے ہیں اور ان کے مطابق نقشے بنائے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۳۸۵/II) ② انسان کی زندگی میں مشکلات اور مصائب لازمی ہیں۔ جس طرح غریب آدمی مشکلات کا شکار ہوتا ہے اسی طرح امیر آدمی حتیٰ کہ بادشاہ پر بھی مشکلات آتی ہیں اگرچہ ان کی نوعیت ان کے حالات کے

۳۷۔ ابواب الزهد

انسان کی آرزوؤں اور اجل کا بیان

مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ⑤ یہ مشکلات انسان کی آزمائش ہیں لہذا سیدھے راستے پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ⑥ انسان کی خواہشات پر وگرام اور آرزوئیں بہت ہوتی ہیں ان میں سے کچھ پوری ہوتی ہیں کچھ نہیں ہوتیں لہذا موت کو یاد رکھنا چاہیے جو لازماً آتی ہی ہے اور معلوم نہیں کب آجائے۔

۴۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ابن آدم ہے اور یہ
سَلَمَةُ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: اس کی اجل ہے گدی کے قریب۔“ پھر آگے کو ہاتھ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بڑھا کر فرمایا: ”اور وہاں تک اس کی امیدیں ہیں۔“
ﷺ: «هَذَا ابْنُ آدَمَ، وَهَذَا أَجَلُهُ، عِنْدَ قَفَاةٍ وَبَسَطَ يَدَهُ أَمَامَهُ. ثُمَّ قَالَ: «وَتَمَّ الْأَمَلُ».

🌞 فائدہ: انسان کی امیدوں کے مقابلے میں اس کی اجل بہت قریب ہے لہذا اس کے استقبال کی تیاری ضروری ہے۔ دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے غفلت انتہائی ناوانی ہے۔



۴۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ».

۴۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ النَّصْرِيُّ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم بوڑھا ہوتا جاتا

۴۲۳۲۔ [مسند صحیح] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في قصر الأمل، ج: ۲۳۳۴ من حديث حماد به، وقال: 'حسن صحيح'.

۴۲۳۳۔ [صحیح] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ۱/ ۲۱۳، ج: ۳۲۳ من حديث أبي مروان العثماني به وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ج: ۶۴۲۰، وأخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ج: ۱۰۴۶، وغيرهما، وانظر الحديث الآتي.

۴۲۳۴۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ج: ۱۰۴۷ من حديث أبي عوانة به.

انسان کی آرزوؤں اور اہل کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَتَنْشِبُ مِنْهُ اِثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، حِرْصٌ أَوْ عَمَلٌ حِرْصٌ»
 ① مال اور عمر کی حرص اچھی نہیں۔ ان دونوں کا فائدہ تو یہی ہے جب ان سے نیکیاں کمانے میں مدد ملی جائے۔ لیکن عام طور پر انسان نیکیوں سے غفلت کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

فوائد ومسائل: ① بڑھاپے میں آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ ② مال اور عمر کی حرص اچھی نہیں۔ ان دونوں کا فائدہ تو یہی ہے جب ان سے نیکیاں کمانے میں مدد ملی جائے۔ لیکن عام طور پر انسان نیکیوں سے غفلت کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

۴۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَانِيُّ: ۳۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ وَادِئِينَ مِنْ مَالٍ، لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا التَّوَابُ. وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ»
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ چاہتا ہے کہ ان کے ساتھ تیسری وادی بھی ہو۔ اور انسان کا دل صرف مٹی سے بھرتا ہے البتہ جو شخص توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① مال کی محبت انسان میں فطری طور پر موجود ہے جس میں دنیا اور آخرت کی کئی مصلحتیں پوشیدہ ہیں تاہم اس میں حد سے بڑھ جانا گمراہی کا باعث ہے۔ ② مال کی حرص جائز حد سے آگے بڑھ جائے تو حقیقی بخل فرائض میں کوتاہی اور اس قسم کی دوسری خرابیوں کا باعث بن جاتی ہے اس لیے ان بد اعمالیوں سے بچنے کے لیے مال کی محبت کو جائز حد سے آگے نہیں بڑھنے دینا چاہیے۔ ③ مال کی محبت کا علاج یہ ہے کہ فرض زکوٰۃ اور واجب اخراجات کے علاوہ بھی نیکی کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ④ مال کی ناجائز محبت سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ ⑤ دل مٹی سے بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا دل زندگی بھر نہیں ہوتا۔ جب مٹی میں جائے گا اور قبر میں دفن ہوگا تب اس کی حرص ختم ہوگی اور دل سیر ہوگا کیونکہ وہاں ثواب و عذاب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے بعد دنیا کی طرف توجہ ممکن نہیں۔

۴۲۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: ۳۲۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۳۵۔ [صحیح] وصححه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، الزكاة، باب لو أن لابن آدم واديين لا يتغى ثالثا، ح: ۱۱۶/۱۰۴۸ وغیره۔

۴۲۳۶۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب 'أعمار أمتي بين السنين إلى السبعين'، ح: ۳۵۵۰ عن الحسن

۳۷۔ أبواب الزهد

نیک عمل پر عملی اختیار کرنے کا بیان

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى السَّبْعِينَ. وَأَقْلَهُهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی۔ اس سے آگے بڑھنے والے کم ہوں گے۔“

❦ فوائد و مسائل: ① گزشتہ امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھیں ان کے مقابلے میں اس امت کے افراد کی عمریں بہت مختصر ہیں اس لیے ہمیں اس مختصر مہلت میں نیکی کا کام کرنے کی کوشش زیادہ کرنی چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو اتنا مؤخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا۔“ (صحیح البخاری، الرقاق، باب: من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله إليه في العمر.....، حدیث: ۶۳۹۹) ③ جب انسان ساٹھ سال کے قریب پہنچ جائے تو اسے آخرت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے شاید ساٹھ سال سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اور ساٹھ سال کے بعد تو یوں سمجھ کر مجھے رعایتی مدت مل رہی ہے۔ اس کے بعد غفلت اور لُغْش و فُجور نہایت خطرناک ہے۔ ستر سال کے بعد تو ہر دن کو ایک نئی رعایت تصور کرنا چاہیے۔



(المعجم ۲۸) - بَابُ الْمَذَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ
(الصفحة ۲۸)

باب: ۲۸۔ نیک عمل پر دوام اور ہمیشگی اختیار کرنا

۴۲۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِي ﷺ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ، الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ

۴۲۳۷۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس (اللہ) کی جو آپ ﷺ کو (دنیا سے) لے گیا! آپ جب فوت ہوئے تو آپ زیادہ نماز (تہجد) بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل وہ نیک عمل تھا جس پر پندرہ ہمیشگی کرے اگرچہ تھوڑا ہو۔

❦ ابن عرقبہ، وقال: 'غريب حسن'، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۶۷، والحاكم على شرط مسلم: ۴۲۷/۲، ووافقه الذهبي، وقال ابن مندة في التوحيد: 'هذا إسناده حسن، مشهور عن المحارب'، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۲۳۳۱، وقال: 'حسن غريب'.

۴۲۳۷۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۲۲۵.

۳۷۔ ابواب الزہد۔ نیک عمل پر پیشگی اختیار کرنے کا بیان
الْعَبْدُ، وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا.

نوائد و مسائل: ① تھوڑی نیکی اگر پابندی سے کی جائے تو وہ طبیعت پر بوجھ نہیں بنتی اور نتیجے کے لحاظ سے اس زیادہ نیکی سے بڑھ جاتی ہے جو چند دن زور شور سے کی جائے پھر چھوڑ دی جائے۔ ② پیشگی کا یہ مطلب نہیں کہ انسان بیمار ہو مجبور ہو یا کوئی اور عذر ہو پھر بھی ضرور ادا کرے اس طرح یہ نفل عمل فرض کے مشابہ ہو جائے گا اور نفل کو فرض کا مقام دینا درست نہیں۔ ③ نیکی کا جو کام ہمیشہ کرنے کی عادت ہو پھر کسی وجہ سے وہ چھوٹ جائے بعد میں جب وہ وجہ ختم ہو جائے تو دوبارہ شروع کر دینا چاہیے۔ ④ تہجد میں طویل قیام افضل ہے اگرچہ تھک جانے کی وجہ سے قیام کا کچھ یا اکثر حصہ بیٹھ کر ادا کیا جائے۔

۴۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۳۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت (بیٹھی) تھی کہ نبی ﷺ میرے پاس (گھر میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ”یہ خاتون کون ہے؟“ میں نے کہا: فلاں صاحبہ ہے جو سوتی نہیں۔ ام المومنین نے ان کی نماز تہجد کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مغرب وادوی چیز اختیار کرو جس کی تمھیں طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی! اللہ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا جاؤ۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ کو دین کا وہ کام زیادہ پسند تھا جس پر وہ عمل کرنے والا دوام کرے۔

نوائد و مسائل: ① طاقت سے زیادہ عبادت کرنا منع ہے کیونکہ اس سے بعد میں اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ انسان عبادت بالکل ہی ترک کر دے۔ ② پیشگی والے عمل کا مجموعی ثواب زیادہ ہو جاتا ہے اس لیے وہ افضل ہے۔

۴۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۳۹۔ حضرت حنظلہ (بن ربیع بن صلیح) تمیمی

۴۲۳۸۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره... الخ، ح: ۷۸۵/۲۲۱ من ابن أبي شيبة به.

۴۲۳۹۔ [صحیح] أخرجه مسلم، التوبة، باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة... الخ، ح: ۲۷۵۰/۱۳ من حديث الفضل بن دكين أبي نعيم به.

نیک عمل پر عمل اختیار کرنے کا بیان

اسیدی رحمہ اللہ کا تب وحی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے جنت اور جہنم کا ذکر کیا (تو دل کی یہ کیفیت ہوئی) گویا ہم (جنت اور جہنم کو) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں اٹھ کر بیوی بچوں کے پاس (گھر) چلا گیا۔ میں ان کے ساتھ ہنسا کھیا۔ (حنظلہ نے) کہا: پھر مجھے وہ کیفیت یاد آئی جس میں ہم (رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں) تھے چنانچہ میں (گھبرا کر) باہر نکلا تو میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا: میں منافق ہو گیا، میں منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (تفصیل سن کر) فرمایا: یہ کیفیت تو ہماری بھی ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کیفیت عرض کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”حنظلہ! اگر تم (میں) اسی کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمھارے بستر پر پڑا (فرمایا) راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ (لیکن) حنظلہ! وقت و وقت کی بات ہے۔“

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكِّيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَتَائِبِ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَّرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، حَتَّى كُنَّا نَرَى الْعَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي. فَصَحَّحْتُ وَلَعِبْتُ. قَالَ: فَذَكَّرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ. فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: نَافَقْتُ، نَافَقْتُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّا لَنَفَعَلُهُ. فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَّرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي، لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى مُرْشِكُمْ أَوْ عَلَى طُرُقِكُمْ يَاحَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً».



🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے ایمان اور قلبی کیفیات کے بارے میں بہت محتاط رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ کسی نادانستہ غلطی کی وجہ سے ان کے درجات میں کمی نہ آ جائے۔ ② دل کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ③ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا اور شرعی حدود کے اندر رہے ہوئے دنیا کے معاملات میں مشغول ہونا شرعاً مطلوب ہے۔ ④ انسان کو فرشتوں سے (بعض لحاظ سے) افضل قرار دیا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایسے حالات میں گھرا ہوا ہے جو اسے اللہ سے غافل کرتے ہیں، پھر بھی وہ اللہ کو یاد کرتا اور اس کی عبادت کرتا ہے۔

۴۲۴۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ ۴۲۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۴۰۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۵۰ من حديث ابن لهيعة به، وله شواهد عند البخاري، ومسلم، وأبي داود،

ح: ۱۳۶۸، وغيرهم.

۳۷۔ أبواب الزهد

گناہوں کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمل کا بوجھ اٹھاؤ جتنے کی شمس طاقت ہو کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جس پر زیادہ پابندی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔“

الدَّامِشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَبِيحَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ، وَإِنْ قَلَّ».

۴۲۴۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ مکہ کے ایک حصے میں (کسی کام سے) تشریف لے آئے۔ وہاں کچھ دیر تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ آدمی اسی طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے (اشارہ کرتے ہوئے) تین بار فرمایا: ”لوگو! (افراط و تفریط سے بچ کر) میانہ روی اختیار کرو۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا تم ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاتے ہو۔“

۴۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَّةٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ، فَأَتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ، فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ. فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ. فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقُصْدِ» فَلَا تَأْتُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمْلُوا».

(المعجم ۲۹) - بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

باب: ۲۹۔ گناہوں کا بیان

(التحفة ۲۹)

۴۲۴۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم سے ان اعمال کا بھی مواخذہ ہوگا جو ہم جاہلیت

۴۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَآبِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

۴۲۴۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الخطيب في الفقيه والمتنق: ۱۲۴/۲ من حديث يعقوب الأشعري به، وحينه البرصري ع عيسى بن جارية حسن الحديث كما حققته في "نور العصابيح".

۴۲۴۲۔ أخرجه البخاري، استنابة المرتدين... الخ، باب إثم من أشرك بالله وعقوبته في الدنيا والآخرة، ج: ۶۹۲۱ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب هل يؤخذ بأعمال الجاهلية، ج: ۱۹۰/۶۲۰ عن ابن نمير به.

۳۷۔ ابواب الزہد

گناہوں کا بیان

اَلْوَاخِذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُوَاخِذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَنْ أَسَاءَ، أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ»
 میں کرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام لا کر نیک کام کیے اس سے جاہلیت میں ہونے والے اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جس نے (اسلام) لا کر بھی برے کام کیے اس سے پہلے اور بعد والے (سب اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”اسلام اپنے سے پہلے (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے۔“ (صحیح مسلم، الإيمان، باب کون الإسلام يهدم ما قبله.....، حدیث: ۱۳۱) جو شخص خلوص دل کے ساتھ سے اسلام قبول کرتا ہے اس کے جاہلیت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ② جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد بھی جاہلیت کی عادتیں اور بد اعمالیاں ترک نہیں کرتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا اس لیے اس کے سابقہ گناہ معاف نہیں ہوتے۔ ③ جو شخص خلوص سے اسلام قبول کرتا ہے پھر اس سے تقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا کیونکہ مسلمان کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے کافر نہیں ہو جاتا۔ جن صحابہ کرام سے ایسے گناہ سرزد ہوئے جن پر حد نافذ ہوئی، نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ ④ مسلمان کو صحیح مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں اور اسے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل ہو جائے۔



٤٢٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ بَانَكَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ إِنَّكَ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ. فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا».

۳۴۴۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عائشہ! معمولی سبھ جانے والے گناہوں سے بچنا! اللہ کے ہاں ان کا بھی مواخذہ ہوگا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بعض گناہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بڑے ہوتے ہیں

٤٢٤٣ - [صحيح] أخرجه أحمد: ١٥١، ٧٠/٦، والدارمي، ح: ٢٧٢٩، والنسائي في الكبرى تحفة الأشراف: ١٢/٢٥٠ من حديث سعيد بن مسروق، وصححه البوصيري، وهو في مصنف أبي شيبه: ١٣/٢٢٩، ح: ١٦١٨٤، وصححه ابن حبان، ح: ٢٤٩٧، وللحديث شواهد، راجع الفتح: ١١/٣٢٩ تحت حديث، ح: ٦٤٩٢.

مثلاً: گالی گلوچ، کسی مذاق میں جھوٹ بولنا، مرد کا اپنی شلووار تہ بند اور پاجامد وغیرہ سے ٹخنوں کو چھپا لینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنا تہ بند آدھی چوڑی تک اونچا رکھنا اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک ضرور اونچا رکھنا اور تہ بند کو (ٹخنوں سے نیچے تک) لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے۔“ (سنن ابی داؤد، اللباس، باب ما جاء فی إسماعیل الإزار، حدیث: ۴۸۸۳) جو گناہ معاشرے میں عام ہو جائے، عوام کی نظر میں وہ گناہ نہیں رہتا، خواہ کبیرہ ہی ہو۔ علماء کو چاہیے کہ ایسے گناہوں سے خاص طور پر منع کریں اور ان کے بارے میں اسلامی احکام کی وضاحت کریں۔ جو گناہ واقعاً صغیرہ ہیں ان کے بارے میں بھی احتیاط ضروری ہے کیونکہ صغیرہ گناہ بکثرت کرنے سے مجموعی طور پر گناہوں کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ صغیرہ گناہوں کی پروا نہ کرنے سے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ان سے بھی احتیاط ہی بہتر ہے۔

۴۲۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سو من کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے، باز آ جائے اور (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر مزید گناہ کرے تو سیاہی کا نقطہ زیادہ ہو جاتا ہے (حتیٰ کہ ہوتے ہوئے دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے)۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (اس فرمان میں) کیا ہے: ﴿كَذَٰلِكَ بَلَّ رَأٰی قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ”یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔“

۴۲۴۴۔ حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ ، إِذَا أَذْنَبَ ، كَانَتْ لُكْمَتُهُ سُودَاءَ فِي قَلْبِهِ . فَإِنْ تَابَ وَتَزَعَّ وَاسْتَغْفَرَ ، صَفِيَ قَلْبُهُ . فَإِنْ زَادَ أَذْنَبَ . فَذَٰلِكَ الرَّأٰی الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَذَٰلِكَ بَلَّ رَأٰی قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ .

نوٹ و مسائل: ① گناہ ہو جائے تو جلد سے جلد توبہ کرنی چاہیے تاکہ دل پاک صاف ہو جائے۔ ② گناہوں کی وجہ سے دل سیاہ ہو جانے کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ

۴۲۴۴۔ [حسن] أخرجه الترمذی، تفسیر القرآن، [باب] ومن سورۃ ویل للطفین، ح: ۳۳۳۴ من حدیث محمد بن عجلان بہ، وقال: "حسن صحیح"، وصححه البیہقی، وابن حبان، ح: ۲۴۴۸، ۱۷۷۱، والحاکم علی شرط مسلم: ۵۱۷/۲، ووافقه الذہبی، وللحدیث شواہد.

۳۷۔ ابواب الزہد

سے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔ ⑤ روحانی بیماریوں کا علاج اللہ کی یاد قرآن کی تلاوت توبہ و استغفار اور موت کی یاد ہے۔

۴۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عُلَيْمَةَ بْنِ [حَدَّثَنَا] الْمُعَاوِيَةُ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْهَارِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ يَهُدَا، بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَثْوًى». قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَلَّا لَا يَكُونُ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: «أَمَّا إِنْهُمْ إِنْخَوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ. وَبِأَخْذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ. وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ، إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ، انْتَهَكُوهَا».



۴۲۴۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنی امت کے ان افراد کو ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جیسی سفید (روشن) نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل ان (نیکیوں کو) بکھرے ہوئے غبار میں تبدیل کر دے گا۔“ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی صفات بیان فرما دیجیے۔ ان (کی خرابیوں) کو ہمارے لیے واضح کر دیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان میں شامل ہو جائیں اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری جنس سے ہیں اور رات کی عبادت کا حصہ حاصل کرتے ہیں جس طرح تم کرتے ہو۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ انھیں جب تمہاری میں اللہ کے حرام کردہ گناہوں کا موقع ملتا ہے تو ان کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔“

فوائد و مسائل: ① بہت سے گناہ نیکیوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ② لوگوں کے سامنے نیک بنے رہنا اور تمہاری میں گناہ کا ارتکاب بے تکلف کر لینا، یہ بھی ایک قسم کی منافقت ہے جس کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ③ تہجد پڑھنا بڑی نیکی ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری تمہاری میں تقویٰ پر قائم رہنا ہے۔ ④ اصل تقویٰ یہی ہے کہ انسان اس وقت بھی گناہ سے باز رہے جب اسے دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔ ⑤ نیکیوں کو غبار میں تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول نہیں فرمائے گا اس لیے وہ بے وزن ہو جائیں گی اگرچہ دیکھنے میں وہ پہاڑوں جیسی عظیم اور سفید ہوں۔

۴۲۴۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ

۴۲۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۴۵۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱/ ۲۳۷ من حديث عيسى الرملي به، وتابعه سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي في مسند الشاميين: ۱/ ۳۹۳، ح: ۶۸۰، وصححه البوصيري. ۴۲۴۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البر والصله، باب ما جاء في حسن الخلق، ح: ۲۰۰۴ من حديث ابن

توبہ کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

وَعَنْدَ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: مَا أَكْثَرَ
مَا بُدِّخِلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «الَّتَقَوَى وَحَسَنُ
الْخُلُقِ» وَسَمِعْتُ مَا أَكْثَرَ مَا بُدِّخِلَ النَّارَ؟
قَالَ: «الْأَجْوَفَانِ: الْقَمُ وَالْفَرْحُ».

انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل
سب سے زیادہ (لوگوں کو) جنت میں داخل کرے گا؟
آپ نے فرمایا: ”تقویٰ اور خوش اخلاقی۔“ سوال کیا
گیا: کون سی چیز سب سے زیادہ (لوگوں کو) جہنم میں لے
جائے گی؟ فرمایا: ”دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرم گاہ۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① تقویٰ اللہ سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ اور خوش اخلاقی انسانوں پر
عقل و زیادتی کرنے سے اور برا سلوک کرنے سے باز رکھتی ہے۔ اس طرح تقویٰ سے حقوق اللہ صحیح ادا ہوتے
ہیں اور خوش اخلاقی سے حقوق العباد۔ ان دونوں کی اور انگی یقیناً جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ② منہ کے
گناہوں میں حرام رزق کھانا بھی ہے جس کی وجہ سے نیکیاں قبول نہیں ہوتیں اور زبان کے گناہ بھی مثلاً:
جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ وغیرہ جن سے لوگوں میں فساد پیدا ہوتا اور بڑھتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے گناہ بڑے گناہ
ہیں۔ ③ شرم گاہ کا گناہ زنا ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔ اور معاشرے میں بے شمار خرابیاں پیدا کرنے کا باعث ہے۔
زبان کے گناہ (غیر محرم سے ناجائز بات چیت وغیرہ) آنکھ کے گناہ (نامحرم کو دیکھنا) ہاتھ کے گناہ (نامحرم
کو چھونا) یا خط وغیرہ لکھنا اور فحش کرنا یا پس کے گناہ (بدکاری کے لیے چل کے جانا) وغیرہ سب اسی بڑے گناہ
کے لیے کیے جاتے ہیں جن کی وجہ سے انسان جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ ④ منہ اور شرم گاہ کے گناہوں سے بچنے
والے کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے گناہوں سے بھی بچ جائے گا اور جنت میں چلا جائے گا۔

باب: ۳۰۔ توبہ کا بیان

(المعجم ۳۰) - بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

(النهضة ۳۰)

٤٢٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ سے اس سے
زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ سواری پا کر خوش
ہوتا ہے۔“

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ
مِنْهُ بِضِلَالَتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا».

ابن ادريس به، وقال: "صحيح غريب"، ولم يذكر "وعمه"، واسمه داود بن يزيد بن عبد الرحمن الأودي الزعافري.

٤٢٤٧- أخرجه مسلم، التوبة، باب في الحظ على التوبة والفرح بها، ح: ٢٦٧٥ / ٢ بعد، ح: ٢٧٤٣، وقيل،

ح: ٢٧٤٤ من حديث أبي الزناد، وللحديث طرق كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

فوائد ومسائل: ① حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ ② بندے کو جب احساس ہو جائے کہ اس نے گناہ کیا ہے خواہ وہ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا براہ راست اللہ کے آگے توبہ کرے، یعنی اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لیے یہ عزم اور وعدہ کرے کہ وہ اس گناہ سے بچ کر رہے گا۔ ③ توبہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی تیسرے کی مداخلت کی ضرورت نہیں، البتہ کسی نیک عالم آدمی کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے تنگی کا عزم کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پہلے انسان اس عالم کی شرم سے گناہ سے بچتا ہے پھر براہ راست اللہ کی شرم سے گناہ سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے تاہم یہ ضروری نہیں، تنہائی میں توبہ کر کے اللہ سے استقامت کی دعا کرے تو کافی ہے۔ ④ جس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس کے ارتکاب کی صورت میں وہ حق ادا کرنا یا صاحب حق سے معاف کروانا ضروری ہے ورنہ توبہ مکمل نہیں ہوگی۔

۴۲۴۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ نَسِيبَ [الْمَدَنِيِّ]: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَخْطَأْتُكُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ، ثُمَّ تَنْتُمْ، لَنَابَ عَلَيْكُمْ»۔

۴۲۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اتنی غلطیاں کرو کہ تمہاری غلطیاں آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ کرو تو (پھر بھی) اللہ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔“



فوائد ومسائل: ① یہ ضروری ہے کہ انسان گناہ کے بعد جلد از جلد توبہ کرے تاہم اگر نفس اور شیطان کے بہکاوے اور دل کی غفلت کی وجہ سے جلد توبہ نہ کی جاسکے تو جب بھی احساس ہو توبہ کر لینی چاہیے۔ یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اتنے زیادہ گناہ ہو گئے ہیں وہ معاف نہیں ہوں گے البتہ توبہ وہ ہے جو دل سے ہو صرف زبان سے نہ ہو۔

۴۲۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوْبِدُكَ وَجِدَ اسْ أَدَى سَ بَحَى زِيَادَ وَخُشْ هَوَا هَ هُ

۴۲۴۹۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کی وجہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو

۴۲۴۸۔ [حسن] حسنہ البوصيري، والعرافى، وقال المنذرى: "إسناده جيد"، وله شاهد عند أحمد: ۲۳۸/۳، وقال الهيثمي: ۲۱۵/۱، ورجاله ثقات.

۴۲۴۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۸۳/۳ من حديث فضيل به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۷۷۸، ۳۷، لعلته، ولاصل الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۶۳۰۸، ومسلم، ح: ۲۷۴۴، وغيرهما.

توبہ کا بیان

۳۷۔ أبواب الزهد

ﷺ: «لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاجِلَتَهُ بِغَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَالْتَمَسَهَا. حَتَّى إِذَا أَغْنَى، تَسَجَّى بِثَوْبِهِ. فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجِبَةَ الرَّاجِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا. فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا هُوَ بِرَاجِلَتِهِ».

کسی چٹیل صحرا میں اپنی سواری گم کر بیٹھا۔ اس نے اسے تلاش کیا حتیٰ کہ جب تھک گیا تو کپڑا اوڑھ کر لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں (لیٹا ہوا) تھا کہ اچانک اسے اپنی سواری کے پاؤں کی آواز وہیں سنائی دی جہاں سے وہ گم ہوئی تھی۔ اس نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو سواری بچ موجود تھی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اسی مفہوم کی ایک حدیث صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تمہارے اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسے (اچانک) اپنا اونٹ مل گیا‘ حالانکہ وہ اسے چٹیل (بے آب و گیاہ) میدان میں گم کر چکا تھا۔“ (صحیح البخاری، الدعوات، باب التوبة، حدیث: ۲۳۸۸) جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② اس میں توبہ کی ترغیب ہے۔ ③ مسئلہ سمجھانے کے لیے مثال بیان کی جاسکتی ہے۔

۴۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ».

۴۲۵۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح (ہو جاتا) ہے جس کا کوئی گناہ نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ محققین کے تفصیلی کلام سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہو جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعيفة تحت الحديث: ۱۱۵-۱۱۶) گناہ کی وجہ سے بندہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بندے کو دوبارہ وہی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ ② جو

۴۲۵۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۱۰/۱۵۴ من حديث الرقاشي به، رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ (الجزري) به، وللحديث شواهد كثيرة، كلها ضعيفة، وحسنه ابن حجر لشواهدہ.

۳۷۔ ابواب الزہد

توبہ کا بیان

شخص گناہ سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے اسے گزشتہ گناہ کی وجہ سے مطعون کرنا جائز نہیں۔

۴۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ : ۳۲۵۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام کے سب بیٹے
مُسْعَدَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ
الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ»۔ توبہ کرتے ہیں۔“

🌞 نوادر و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حدیث کا مفہوم
دوسرے دلائل کی رو سے درست معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ انہیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔
دیکھیے: (المشكاة للألبانی) المحقق الثاني، رقم: ۲۸۸۰ ② غلطی ہو جانا انسان کی فطری کمزوری ہے لیکن
غلطی کو تسلیم نہ کرنا بلکہ اصرار کرنا جرم ہے۔ ③ توبہ بہت بڑی نیکی ہے۔ صحیح توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے۔
④ بغیر گناہ کے بھی استغفار کرنا بڑی نیکی ہے جس کی روحانی برکات بے شمار ہیں۔



۴۲۵۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : ۳۲۵۲۔ حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ سے روایت
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَرَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ
عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ،
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الَّذِمُّ تَوْبَةٌ» فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَنْتَ سَمِعْتَ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الَّذِمُّ تَوْبَةٌ؟» قَالَ: نَعَمْ۔
ہے انھوں نے فرمایا: میں اپنے والد (حضرت معقل بن مرقن رضی اللہ عنہ) کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انھیں سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ندامت توبہ ہے۔“
میرے والد صاحب نے ان سے کہا: کیا آپ نے نبی
ﷺ سے (براہ راست) سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:
”ندامت توبہ ہے؟“ انھوں نے کہا: ہاں۔

🌞 نوادر و مسائل: ① ندامت توبہ کا اہم جز ہے۔ ② عالی سندی طلب متحسین ہے۔ ③ اگر کسی چیز میں شک

۴۲۵۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب في استعظام المؤمن ذنوبه، ح: ۲۴۹۹ عن أحمد بن
منيع به، وقال: 'غريب'، وصححه الحاكم ۲/۴: ۲۴۴، وتعبه الذهبي بقوله: "علي (ابن مسعدة) لين"، وفيه علة
أخرى، وهي عنمة قتادة، وتقدم، ح: ۱۷۵۔
۴۲۵۲۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۱/۳۷۶، والحميدي، ح: ۱۰۵ عن سفيان بن عيينة به، وصححه البوصيري،
والحاكم: ۴/۲۴۳، والذهبي، وله شاهد عند ابن حبان، والحاكم وغيرهما۔

توبہ کا بیان

۳۷۔ ابواب التَّوْبَةِ

ہو تو استاد سے دریافت کر لینا احترام کے منافی نہیں۔

۴۲۵۳۔ حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ

الرَّمْلِيُّ: أَتَبْنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ
ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ
ابْنِ نَجِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبِلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ
مَا لَمْ يَغْرُغْ».

۴۲۵۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت
تک بندے کی توبہ قبول فرماتا رہتا ہے جب تک نزع کا
عالم طاری نہ ہو۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① نزع سے مراد روح قبض کرنے کا عمل شروع ہونا ہے۔ ② جب موت کے فرشتے ظاہر
ہو جاتے ہیں تو عالم آخرت سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اس لیے توبہ کی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ بندے کو
چاہیے کہ جلد از جلد توبہ کر لے (معلوم نہیں کب آخری وقت آجائے۔

۴۲۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

حَبِيبٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: سَمِعْتُ أَبِي:
حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا
أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ أَمْرٍ
قُبْلَةٍ. فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا. فَلَمْ يَقُلْ لَهُ
شَيْءٌ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
طَرَفِي النَّهَارِ وَدُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
الْأَسْفَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِينَ كَانُوا
يَارْسُونَ اللَّهَ أَلْبِي هَذِهِ؟ فَقَالَ: «هِيَ لِمَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ أُمَّتِي».

۴۲۵۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا
کہ اس نے ایک (انجی) عورت کا بوسہ لے لیا ہے۔
اور وہ نبی ﷺ سے اس گناہ کا کفارہ دریافت کرنے لگا۔
رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي
النَّهَارِ وَ دُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
الْأَسْفَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِينَ كَانُوا
يَارْسُونَ اللَّهَ أَلْبِي هَذِهِ؟ فَقَالَ: «هِيَ لِمَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ أُمَّتِي»۔

۴۲۵۳۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [“إن الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغ“]، ح: ۳۵۳۷ من حديث ابن ثوبان به، وقال: ‘حسن غريب‘، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۹، والحاكم ۲۵۷/۵، والذهبي، وحسنه البغوي في شرح السنة ۹۰/۵، ح: ۱۳۰۶، وللحديث شواهد عند ابن حبان، ح: ۲۴۵۰ وغيره.

۴۲۵۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۳۹۸.

کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ (رعایت) میرے (ہی) لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ میری امت کے ہر اس شخص کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔“

🌞 نوامد و مسائل: ① بعض گناہ دوسرے گناہوں سے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ جتنا بڑا گناہ ہوگا اس کی معافی کے لیے اتنی بڑی نیکی کی ضرورت ہے۔ ② وہ شخص اپنے گناہ پر تادم تھا اور اس کی معافی کے لیے ہر کفارہ ادا کرنے کو تیار تھا اس وجہ سے وہ گناہ نمازی برکت سے معاف ہو گیا۔ جو شخص تادم نہ ہو گناہ کو معمولی سمجھے اس کا چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ ③ آیت کے شان نزول سے اس کا مطلب اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے لیکن آیت میں مذکور حکم امت کے سب افراد کے لیے ہوتا ہے۔ ④ گناہ ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کرنی چاہیے مثلاً: نفل نماز پڑھ کر گناہ کی معافی کی دعا کرے یا صدقہ خیرات کرے یا کوئی اور نیکی کرے جو اس گناہ کی معافی سے مناسبت رکھتی ہو مثلاً ذکر اذکار طراوت اور نفل روزہ وغیرہ۔

۳۲۵۵- امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنے شاگرد معمر سے) فرمایا: کیا میں تجھے دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ (پہلی حدیث یہ ہے جو) حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی (اور زندگی میں بہت گناہ کیے) جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے (میری لاش کو) پس کر مجھے (میری راکھ کو) ہوا میں اڑا دینا اور سمندر میں بہا دینا۔ قسم ہے اللہ کی! اگر اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ ان بیٹوں نے ایسے ہی کیا۔ اللہ نے زمین سے کہا: جو تو نے لیا ہے حاضر کرو (ایسے ہی سمندر سے بھی اس کی راکھ کے

۴۲۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ سَعْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجَبَيْنِ؟ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْطَى بَيْنَهُ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي، ثُمَّ امْشَقُّوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرِّيحِ، فِي الْبَحْرِ. فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. قَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ. فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَذِي مَا أَخَذْتَ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشِيتُكَ أَوْ

۳۷- أبواب الزهد

توبہ کا بیان

ذرات جمع کر کے اسے زندہ کر دیا) اچانک وہ (زندہ سلامت) کھڑا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: تو نے جو کام کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: میرے رب! حیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اسے صاف کر دیا۔“

مَحَافِظُكَ يَا رَبِّ فَغَفَرْتُكَ، لِذَلِكَ»۔

۴۲۵۶- قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ

۴۲۵۶- امام زہری رحمہ اللہ نے (دوسری حدیث بیان

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَحَلَّتْ أَمْرًا النَّارَ، فِي هِرَّةٍ رَبَطْنَهَا. فَلَا هِيَ أَطْعَمْنَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلْنَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ»۔

کرتے ہوئے) فرمایا: اور مجھے حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی۔ اس نے اسے باندھ دیا تھا نہ اسے کچھ کھانے کو دیا نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی حتیٰ کہ وہ (بھوک سے) مر گئی۔“

قَالَ الزُّهْرِيُّ: لِئَلَّا يَشْكَلَ رَجُلٌ، وَلَا يَتَأَسَّ رَجُلٌ۔

امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: (میں نے یہ دو حدیثیں اس لیے سنائی ہیں) تاکہ کوئی (اپنی نیکیوں پر) بھروسہ نہ کرے اور کوئی (اللہ کی رحمت سے) مایوس نہ ہو۔

فوائد ومسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اللہ کے عذاب سے خوف بھی رکھنا چاہیے۔ ② محدثین کی فتاہت صرف اختلافی فروعی مسائل تک محدود نہ تھی بلکہ ایمان، اخلاق اور عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ ③ اپنی لاش جلانے اور اس کی راکھ اڑانے کی وصیت کرنے کی وجہ موت کے وقت خشیت کی کیفیت کا غلط تھی اس لیے اس کی یہ غلطی بھی معاف ہوگئی کہ اس نے نامناسب وصیت کی۔ ④ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو زندہ کیے بغیر روح سے بھی سوال کر سکتا تھا لیکن اس کو اللہ نے اپنی قدرت اور سطوت کا مشاہدہ کر دیا۔ ⑤ قبر کے عذاب اور نعمت سے مراد وہ تمام حالات ہیں جو موت کے بعد قیامت تک پیش آئیں گے۔ یہ حالات ہر شخص کو پیش آتے ہیں خواہ اسے دُعا کیا جائے یا اسے جنگلی جانور یا مچھلیاں کھا جائیں یا اس کو خاک سیاہ کر کے اس کے ذرے تکھیر دیے جائیں یا اس کی راکھ کو کسی برتن میں محفوظ کر لیا جائے یا اس کی لاش محفوظ ہو جسے لوگ دیکھ رہے ہوں۔ ⑥ عذاب قبر کا تعلق عالم غیب سے ہے اس لیے زندہ انسان اس کے

۳۷۔ ابواب الزہد

توبہ کا بیان

اوراک کی عاقبت نہیں رکھتے۔ ④ کسی بھی جاندار چیز پر ظلم کرنا بہت بڑا گناہ ہے، خاص طور پر ایسا ظلم جس سے جاندار ایک ہی بار مر جانے کے بجائے تڑپ تڑپ کر اور سک سک کر مرے۔ ⑤ پالتو جانوروں کی ضروریات کا خیال رکھنا فرض ہے بلکہ ایسے جانور جو کسی کے پالتو نہیں ان پر رحم کرنے سے بھی اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے جیسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے گناہ گار انسان کی مغفرت ہوگئی تھی۔

۴۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيْبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ. فَسَلُّوْنِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ. وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ. وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ. فَسَلُّوْنِي الْهُدَى أَهْدِيَكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُ. فَسَلُّوْنِي أَرْزُقْكُمْ. وَلَوْ أَنَّ حَيْكُكُمْ وَمَيْبُتُكُمْ، وَأَوَّلُكُمْ وَآخِرُكُمْ، وَرَطْبُكُمْ وَنَبَاتُكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتْفَى عَبْدِي مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَرِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحٌ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشْفَى عَبْدِي مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحٌ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ حَيْكُكُمْ وَمَيْبُتُكُمْ، وَأَوَّلُكُمْ وَآخِرُكُمْ، وَرَطْبُكُمْ وَنَبَاتُكُمْ اجْتَمَعُوا،

۴۲۵۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گناہ کرنے والے ہو سوائے اس کے جسے میں محفوظ رکھوں اس لیے مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ تم میں سے جو کوئی یہ یقین رکھے کہ میں بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں پھر وہ مجھ سے میری قدرت کے واسطے سے بخشش کی درخواست کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا۔ تم سب راہ بھولے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں چنانچہ مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ تم سب فقیر (حتیاج اور مفلس) ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں لہذا مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ اگر تمہارے زندہ فوت شدہ پہلے اور پچھلے تر اور خشک اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ متقی انسان جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں چمکے پر ہٹا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ سب اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ بد نصیب (اور بدکار) بندے جیسے دل والے بن جائیں اس سے میری



بادشاہت میں چھڑے پر جتنی کمی نہیں آئے گی۔ اگر تمہارے زندہ فوت شدہ پہلے اور پچھلے تر اور خشک اکٹھے ہو کر (مجھ سے سوال کریں اور) ہر مانگنے والا وہ سب کچھ مانگ لے جس کی وہ (زیادہ سے زیادہ) تمنا کر سکتا ہے تو اس سے میری بادشاہت میں اتنی ہی کمی آئے گی جیسے کوئی سمندر کے کنارے پر جائے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے، کیونکہ میں تجی اور عظمتوں والا ہوں۔ میری عطا کلام کرنا ہے۔ جب میں کسی چیز کا ارادہ کروں تو اسے صرف یہ کہتا ہوں: ہو جا، وہ ہو جاتی ہے۔“

فَسَأَلْ كُلَّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمِّيَّتُهُ - مَا تَقْصِرُ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَقَعَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا - ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَا جِدُّ - عَطَائِي كَلَامٌ - إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنی ذات پر حرام کر لیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب راہ بھولے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں غذا عطایت کروں پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم سب تنگے ہو سوائے اس کے جسے میں (لباس) پہناؤں پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش دیتا ہوں پس مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ میرا کچھ نقصان کر سکو اور تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن سب سے زیادہ تھی فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن سب سے زیادہ بدکار فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میرے پاس (موجودہ انوں) میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی سوئی ڈوبنے سے سمندر میں کمی ہوتی ہے۔ میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کرتا (اور محفوظ رکھتا) ہوں پھر تمہیں وہ پورے پورے دے دوں گا (ان کی جزا پوری دوں گا) تو جسے بھلائی ملے وہ اللہ کا شکر کرے اور جسے دوسری چیز پیش آئے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔“ (صحیح مسلم، البر والصلة و الادب، باب تحريم الظلم، حدیث:

۳۷۔ أبواب الزهد

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

۳۷۵۷) بندے کو اللہ سے امید اور خوف کا تعلق رکھنا چاہیے۔ ⑤ ہر ضرورت پوری کرنے والا اللہ ہی ہے لہذا اسی سے مانگنا چاہیے جس کے خزانے لا محدود ہیں۔ ⑥ نیک بننے میں انسان کا اپنا فائدہ ہے اور برا بننے میں اپنا نقصان ہے۔ ہم اللہ کا کچھ نہیں سنوا سکتے نہ اس کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ ⑦ اللہ کی عظمت اور اپنی بے مانگی کا احساس انسان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

باب ۳۱۔ موت کی یاد اور اس

(المعجم ۳۱) - بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

کے لیے تیاری

وَالْأَسْتِعْدَادُ لَهُ (الصفحة ۳۱)

۴۲۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ» يَنْعِي الْمَوْتَ.

۳۷۵۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لذتیں ختم کر دینے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔"

۴۲۵۹ - حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ قَبِيصٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ - فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا» قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ؟ قَالَ: «أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا

۳۷۵۹ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک انصاری صحابی آئے انھوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا پھر کہا: اللہ کے رسول! کون سامعین افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو۔" انھوں نے کہا: کون سامعین زیادہ عقل مند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو موت کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور اس کے بعد (کے مراحل) کے لیے زیادہ اچھی تیاری کرتے ہیں یہی عقل مند ہیں۔"



۴۲۵۸ - [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في ذكر الموت، ح: ۲۳۰۷ عن محمود بن، وقال: "غريب حسن".

۴۲۵۹ - [حسن] * فروة بن قيس تابعه العلاء بن عتبة، حلية الأولياء: ۱/۳۱۳، وأبو عبيد حفص بن غيلان عند الطبراني في مسند الشاميين: ۲/۳۹۲، ح: ۱۵۵۹، وإسناده حسن، وصححه الحاكم: ۴/۵۴۱، ۵۴۰، ووافقه الذهبي، ورواه مجاهد عن ابن عمر به، الطبراني في الصغير: ۸۷/۲، والكبير: ۱۲/۴۱۷، ح: ۱۳۵۶۳، وقال الهيثمي: ۱۰/۳۰۹ [إسناده حسن].

۳۷- ابواب الزہد..... موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

بَعْدَهُ اسْتَبْعَدَا اِذَا. اَوَّلَيْكَ الْاُخْتِيَاْسُ».

ﷺ نوامد و مسائل: ① اچھا اخلاق اللہ کے ہاں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② موت کا ذکر کرنے سے دل کی غفلت دور ہوتی ہے۔ ③ موت کو یاد رکھنے سے آخرت کے لیے تیاری کرنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ ④ اصل عقل مندی آخرت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ہے۔ دنیا کی فانی اور بے حقیقت اشیاء پر پوری توجہ لگا دینا بے وقوفی ہے۔

۴۲۶۰- حضرت ابو یعلیٰ شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقل مند وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور موت کے بعد دلی زندگی کے لیے عمل کرے۔ اور یہوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگا دے (نفس کی خواہشات کے مطابق زندگی گزارتا ہے) اور اللہ سے (بھوٹی) امیدیں وابستہ کرے۔“ (یہ کہہ کر مطمئن ہو جائے کہ اللہ بہت بخشنے والا ہے لیکن عمل ایسے کرے جس سے اس کی رحمت کی بجائے اس کا غضب حاصل ہو۔)

۴۲۶۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ».

۴۲۶۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو قریب الوقات تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا حال ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ سے (اس کی رحمت کی) امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈر بھی لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بندے کے دل میں ایسے موقع پر یہ دونوں چیزیں (امید اور خوف) جمع ہو

۴۲۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ

أَبِي زَيْدٍ: حَدَّثَنَا [سَيَّارٌ]: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى ثَابِتٍ، وَهُوَ فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ: «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» قَالَ: أُرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَخَافُ ذُنُوبِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ، فِي مِثْلِ هَذَا

۴۲۶۰- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب حديث المكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت]، ح: ۲۴۵۹ من حديث أبي بكر بن أبي مرزوم، وقال: "حسن"، وانظر، ح: ۱۶۸۰ لحال ابن أبي مرزوم لهذا.

۴۲۶۱- [حسن] أخرجه الترمذي، الجنائز، باب الرجاء بالله والخوف بالذنب عند الموت، ح: ۹۸۳ من حديث سيار بن حاتم به، وقال: "حسن غريب".

۳۷- ابواب الزهد

المؤمنين، إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو، وَأَمْنَهُ مِمَّا يَخَافُ“۔
سمت کی یاد اور اس کی تیار کی کا بیان جائیں اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس سے بچا لیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① بیمار آدمی کی عیادت کرنا اور اس کی خیریت دریافت کرنا مسنون ہے، خاص طور پر جب کہ مریض کی کیفیت ایسی ہو کہ آخری وقت قریب محسوس ہوتا ہو۔ ② بندے کو وفات کے وقت امید اور خوف دونوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاہم امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اگر بندے کے دل میں امید و خوف کی کیفیت ہو تو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے، اس طرح اللہ کے غضب سے پناہ مل جاتی ہے۔

۴۲۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ تَخْضَرُّهُ الْمَلَائِكَةُ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا، قَالُوا: أَخْرِجِي أَتَيْتَهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أَخْرِجِي حَمِيدَةً، وَأُبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا، حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَيَفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ. فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أَدْخِلِي حَمِيدَةً، وَأُبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ شَوْءًا قَالَ: أَخْرِجِي أَتَيْتَهَا النَّفْسُ

۴۲۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قریب الوفات آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر آدمی نیک ہو تو وہ کہتے ہیں: نکل اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی۔ نکل تو قابل تعریف ہے۔ تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی (نعمتوں کی) اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اے برابر اسی طرح کہا جاتا ہے حتی کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ (فرشتے) اے آسمان کی طرف چڑھالے جاتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں شخص ہے۔ تب کہا جاتا ہے: خوش آمدید! پاک روح کو جو پاک جسم میں تھی۔ داخل ہو جاؤ تو قابل تعریف ہے۔ اور تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اے مسلسل اسی طرح کہا جاتا ہے حتی کہ اسے لے کر اس آسمان تک پہنچتے ہیں جس پر اللہ عزوجل کی ذات اقدس ہے۔ اگر (مرنے والا) آدمی برا ہو تو فرشتہ کہتا ہے: نکل اے غبیث روح



الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ. جَوَگدے جسم میں تھی۔ نکل تو قابلِ مذمت ہے۔ تجھے
أَخْرَجِي دَمِيْمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ. خوشخبری ہو کھولتے ہوئے پانی کی چپک کی اور دوسرے
وَعَسَاقِي. وَأَخْرَجَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجَ. اس کے مختلف عذابوں کی۔ اسے مسلسل اسی طرح کہا
فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ. جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ
يُخْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَلَا يُفْتَحُ لَهَا. اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو اس کے
فَيَقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقَالُ: فُلَانٌ. فَيَقَالُ: لیے دروازہ نہیں کھلتا۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے
لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ. اِرْجِعِي دَمِيْمَةً. فَإِنَّهَا لَا خوش آمدید نہیں جو ناپاک جسم میں تھی۔ واپس ہو جا
تُفْتَحُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ قَابِلِ مَذْمَتِ هُوَ كَر۔ تیرے لیے آسان کے دروازے
السَّمَاءِ، ثُمَّ تُصَيِّرُ إِلَى الْقَبْرِ. نہیں کھولے جائیں گے۔ تب اسے آسمان سے واپس
بھیج دیا جاتا ہے اور وہ قبر میں آ پہنچتی ہے۔“



فوائد ومسائل: ① فرشتے اللہ کی مقدس مخلوق ہیں جو اللہ کے حکم سے مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔
② انسانوں کی روح قبض کرنے کے لیے بھی فرشتے مقرر ہیں جن کا سرور وہ ہے جسے حدیث میں ”ملک الموت“
(موت کا فرشتہ) کہا گیا ہے اور عوام میں اس کا نام عزرائیل مشہور ہے۔ ③ فرشتے قریب الوقات آدمی کے
پاس آ کر اسے مخاطب کرتے ہیں۔ اس وقت وہ انھیں دیکھتا اور ان کی باتیں سنتا ہے لیکن دوسرے انسان انھیں
نہیں دیکھ سکتے اور نہ ان کی بات ہی سن سکتے ہیں۔ ④ روح ایک غیر مادی وجود ہے جس کی موجودگی میں جسم
زندہ کہلاتا ہے لیکن فرشتے اسے نکالتے، پکڑتے اس سے بات کرتے اور برے انسان کی روح کو مزا بھی دیتے
ہیں۔ ⑤ آسمان ایک ٹھوس وجود ہے جس کے دروازے ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے آتے
جاتے ہیں۔ ⑥ نیک روح کو آسان پر لے جایا جاتا ہے اور اس کا خیر مقدم کیا جاتا ہے جب کہ بری روح کو
آسان تک لے جایا جاتا ہے لیکن اسے اوپر جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ ⑦ قبر کا عذاب بھی ان انہی معاملات
میں شامل ہے جن پر ایمان لانا ضروری ہے اگرچہ موجودہ جسمانی حواس کے ساتھ اس کا ادراک ممکن نہیں۔
مومن کے لیے قبر کی راحت بھی اسی قبیل سے ہے۔

۴۲۶۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۲۶۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنِبَلٍ

۴۲۶۳- [صحیح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۳۹۲ من حديث عمر بن علي به، وصححه البوصيري، وله شواهد، منها حديث مطر بن عكاس، أخرجه الترمذي، ح: ۲۱۴۶، وقال: 'حسن غريب'، وصححه المحاكم ۹۹

۳۷۔ ابواب الزہد

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی شخص کی موت کسی خاص جگہ پر آتا مقدر ہوتی ہے اس کی (کوئی دنیوی) ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے۔ جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فوت کر لیتا ہے۔ قیامت کے دن زمین کہے گی: میرے مالک! تو نے میرے پاس جو امانت رکھی تھی وہ یہ (حاضر ہے)۔“

الْجَحْدَرِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ [شَيْبَةَ] بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَتْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ، أَوْبَتْهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ، فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ، قَبَضَهُ اللَّهُ شِبْحَانَهُ. فَتَقُولُ الْأَرْضُ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَبِّ هَذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي».

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کا علم کامل اور اکمل ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کس شخص کی موت کہاں آنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ہم نے کو معلوم نہیں۔ ارشاد ہے: هُوَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ. إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿لقمان ۳۱: ۳۲﴾ ”کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔“ ② انسان کی موت اپنے مقرر وقت ہی پر آتی ہے ظاہری طور پر کوئی سبب بن جاتا ہے جسے ہم حادثہ قرار دے لیتے ہیں۔



٤٢٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ، أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةَ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ؟ فَكُنَّا نَخْزُهُ الْمَوْتَ. قَالَ: «لَا. إِنَّمَا ذَلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ. إِذَا بُشِّرَ

۳۲۶۴۔ ۱۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات ناپسند کرتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! موت کو ناپسند کرنے میں اللہ کی ملاقات سے ناپسند یہ کی کا اظہار ہے۔ اور ہم سب (طبعی طور پر) موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ (تو پھر نجات کیسے ہوگی؟) نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات نہیں اس سے موت کے وقت کی کیفیت

۴۴ علی شرط الشيخين: ۴۲/۱، ووافقه الذهبي.

٤٢٦٤- أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب من أحب لقاء الله، أحب لقاء الله... الخ، ح: ٢٦٨٤/١٥ من حديث سعيد بن أبي عروبة، يه، ومنه علقه البخاري، ح: ٦٥٠٧.

٤٦٥- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجانز، باب في كراهية تعني الموت، ح: ٣١٠٨ من حديث عبد الوارث به، ومن حديثه أخرجه البخاري، ح: ٥٦٧١، ومسلم، ح: ٢٦٨٠ وغيرهما، ورواه ثابت عن أنس به (مفق عليه).

۳۷۔ ابواب الزہد

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

بے صبری کا اظہار بھی ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوسی بھی اس لیے موت کی دعا کرنے کی بجائے مشکلات ٹل جانے کی دعا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ⑤ حدیث میں ذکر کردہ دعا میں اللہ پر توکل اور اللہ کے فیصلوں کو خوشدلی سے قبول کرنے کا اظہار ہے۔ ⑥ دنیا کی مشکلات وقتی ہیں جب کہ اللہ کی ناراضی آخرت کی ابدی نعمتوں سے عرودی کا باعث ہے۔

باب: ۳۲۔ قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

(المعجم ۳۲) - بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْجِلْدِ
(التحفة ۳۲)

۴۲۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو (کرمٹی میں مل) جاتی ہے سوائے ایک ہڈی کے وہ ریزہ کی ہڈی کا آخری مہرہ ہے۔ قیامت کے دن اسی سے تخلیق شروع ہوگی۔“

۴۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ، وَمِنْهُ يُرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① قبر میں انسان کا جسم آہستہ آہستہ مٹی میں تبدیل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ہڈیاں بھی مٹی بن کر مٹی میں مل جاتی ہیں اس کے باوجود قبر کا عذاب و ثواب باقی رہتا ہے۔ ② ریزہ کی ہڈی کا آخری مہرہ بوسیدگی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اسی سے جسم انسانی کی دوبارہ تخلیق ہوگی۔ یہ نمبر کس طرح محفوظ رہتا ہے؟ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

۴۲۶۷۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام

حضرت ہانی بربری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کو

۴۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ:

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ هَانِيٍّ، مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ، يَبْكِي، حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتُهُ.

۴۲۶۶۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب: "يوم ينفخ في الصور فتأتون أرواجاً"، ح: ۴۹۳۵، ومسلم، الفتن، باب ما بين النفتين، ح: ۶۹۵۵/۶۹۶۱ من حديث أبي معاوية به مطولاً.

۴۲۶۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في فطاعة القبر وأنه أول منازل الآخرة، ح: ۲۳۰۸ من حديث يحيى بن معين به، وقال: "حسن غريب".

۳۷۔ أبواب الزهد

قبر کا اور جسم کے گل مڑ جانے کا بیان

فَقِيلَ لَهُ: تَذَكَّرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَا تَبْكِي. وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْأَجْرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ. وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ» قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرَ أَفْطَحَ مِنْهُ».

رونا نہیں آتا اور اس (قبر) کو دیکھ کر روتے ہیں۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس سے نجات پا گیا تو بعد والے مراحل اس سے آسان ہوں گے۔ اگر اس سے نجات نہ پاسکا تو بعد کے مراحل اس سے زیادہ دشوار ہوں گے۔“ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جو بھی منظر بھی دیکھا ہے قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① اللہ کے خوف سے رونا ایمان کی نشانی ہے۔ ② قبر سے نجات کا مطلب قبر میں سوال جواب کا مرحلہ خیریت سے طے ہو جانا ہے۔ اگر سوالوں کے صحیح جواب دینے کی توفیق مل گئی تو قیامت کے مراحل بھی آسان ہو جائیں گے ورنہ قیامت کے سخت مراحل قبر کی نسبت بہت زیادہ ہولناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سے محفوظ رکھے۔ ③ قبر کو سب سے خوفناک منظر دنیا کے لحاظ سے فرمایا گیا ہے ورنہ جہنم کے عذاب کا منظر اس سے کہیں زیادہ ہولناک ہے۔

۳۲۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”میت قبر میں پہنچ جاتی ہے تو نیک آدمی کو قبر میں (اٹھا کر) بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں ہوتی۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں تھا؟ وہ کہتا ہے: اسلام میں۔ کہا جاتا ہے: یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہمارے پاس اللہ کے ہاں سے واضح دلائل لے کر آئے تو ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ کہا جاتا ہے: تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: کوئی اس قابل نہیں کہ (دنیا میں) اللہ کو دیکھ سکے۔ تب اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دریچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ آگ

۴۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَرَحٍ وَلَا مَشْغُوفٍ. ثُمَّ يَقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ. فَيَقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَقْنَا. فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ

يَرَى اللَّهُ فَيُفْرِجُ لَهُ فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ
إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقَالُ لَهُ: أَنْظُرْ
إِلَى مَا وَفَّاكَ اللَّهُ. ثُمَّ يُفْرِجُ لَهُ فُرْجَةً قَبْلَ
الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيَقَالُ
لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ. وَيَقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ
كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ. وَيُجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءَ فِي قَبْرِهِ فَرَعَا
مُسْغُوفًا. فَيَقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ:
لَا أَدْرِي. فَيَقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟
فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ.
فَيُفْرِجُ لَهُ قَبْلَ الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا
وَمَا فِيهَا. فَيَقَالُ لَهُ: أَنْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ
اللَّهُ عَنْكَ. ثُمَّ يُفْرِجُ لَهُ فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ،
فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقَالُ
لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشُّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ
مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.



قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: دیکھ اللہ
نے تجھے کس چیز سے بچا لیا ہے پھر اس کے لیے جنت
کی طرف درپچہ کھولا جاتا ہے وہ اس کی آب و تاب اور
اس کی نعمتیں دیکھتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا
ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے: یقین پر تو تھا اور اسی پر تیری
وفات ہوئی اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ۔
برے آدمی کو قبر میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے تو وہ گھبرایا ہوا
اور بدعواس ہوتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں
تھا؟ وہ کہتا ہے: معلوم نہیں۔ اسے کہا جاتا ہے (حیری
طرف مبسوٹ ہونے والا) یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے:
(مجھے معلوم نہیں۔) میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے
سنا تھا وہ میں نے بھی کہہ دی۔ تب اس کے لیے
جنت کی طرف ایک درپچہ کھولا جاتا ہے اسے اس کی
آب و تاب اور اس کی نعمتیں نظر آتی ہیں۔ اسے کہا جاتا
ہے: دیکھ اللہ نے تجھے کس چیز سے محروم کر دیا۔ پھر اس
کے لیے جہنم کی طرف درپچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ اسے
دیکھتا ہے کہ آگ آگ آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اور اسے
کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو (زندگی میں بھی)
شک پر تھا اور اسی حالت میں مر گیا اور اسی پر تو اٹھایا
جائے گا۔ ان شاء اللہ۔



فوائد و مسائل:

① قبر میں سوال جواب کا مرحلہ یقینی ہے لیکن اس کا تعلق عالم غیب سے ہے جس کو زندہ
انسان محسوس نہیں کر سکتے۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا احساس ہو جاتا تھا کیونکہ اس قسم کے نہیں معاملات
انبیاء کے کرام کو دکھا دیے جاتے ہیں۔ ② جو شخص دنیا میں ایمان اور عمل صالح پر قائم تھا اس کو صحیح جوابات کی
توفیق ملتی ہے۔ جس کے دل میں ایمان نہیں تھا وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ③ قبر میں ہر انسان کو جنت اور جہنم کا
منظر دکھایا جاتا ہے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم کے اثرات محسوس کرتا ہے تاہم جنت یا جہنم میں
دامنی طور پر داخلہ قیامت کے دن ہوگا۔ ④ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کو مخاطب کرنا اور اسے قبر

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

کے سوالوں کے جواب بتانا حدیث سے ثابت نہیں اس لیے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ موت کے بعد میت کا اس دنیا سے تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

۴۲۶۹۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کچی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔“ اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ اور (دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے:) میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کچی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔“

۴۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَقْلَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ﴿ابراہیم: ۲۷﴾

🌟 فوائد و مسائل: ① کچی بات سے مراد کلمہ ”توحید“ ہے۔ مومن اللہ کی توفیق سے دنیا کی زندگی میں اس پر قائم رہتا ہے جس کے نتیجے میں قبر میں وہ سوال جواب کے مرحلے میں ثابت قدم رہتا ہے۔ منافق دنیا کی زندگی میں اس پر قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایمان حزن لرز ہوتا ہے اور وہ شکوک و شبہات میں مبتلا رہتا ہے لہذا آخرت کی اس پہلی منزل (قبر) میں بھی وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ② قبر میں عذاب نفاق اعتقادی سے کم تر گناہوں پر بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ پیشاب سے جسم اور لباس کو بچانے کی کوشش نہ کرنا ایک کی بات دوسرے کو بتا کر لڑائی کرا دینا وغیرہ۔

۴۲۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۲۶۹۔ أخرجه البخاري، الجائز، باب ما جاء في عذاب القبر، ح: ۱۳۶۹، ۴۶۹۹ من حديث شعبة به، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه... الخ، ح: ۲۸۷۱/۷۳ عن ابن بشار به. ۴۲۷۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الجائز، باب ما جاء في عذاب القبر، ح: ۱۰۷۲ من حديث عبيد الله به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه البخاري، ح: ۱۳۷۹، ومسلم، ح: ۲۸۶۶ وغيرهما من حديث مالك عن نافع به، وهو في الموطأ: ۲۳۹/۱.

۳۷۔ ابواب الزہد

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ غُرِضَ عَلَى مَقْعِدِهِ بِالْفُغْدَاءِ وَالْعِشِيِّ. إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ. يُقَالُ: هَذَا مَقْعِدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ تجھے قیامت کے دن (قبر سے) اٹھایا جائے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قبر کے ساتھ جنت اور جہنم کا جو تعلق قائم ہوتا ہے اس کی وجہ سے مرنے والے کو جنت یا جہنم کی ہوا مسلسل آتی رہتی ہے اور ایک حد تک راحت یا عذاب بھی مسلسل ہوتا ہے لیکن دن رات میں دو دفعہ اسے جنت یا جہنم میں موجود اس کا گھر بھی دکھایا جاتا ہے تاکہ اس کی خوشی یا رنج میں مزید اضافہ ہو۔ ② یہ تیرا ٹھکانا ہے، اس میں اشارہ قبر کی طرف ہے، یعنی تو اس قبر میں رہے گا حتیٰ کہ قیامت آئے اور تو اس ٹھکانے پر پہنچے جو تجھے دکھایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اشارہ اس ابدی ٹھکانے کی طرف ہو جو اسے دکھایا جاتا ہے، یعنی اسے قیامت تک جنت یا جہنم کا وہ مقام روزانہ دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تو اس مقام پر پہنچے گا۔



۴۲۷۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: ۴۲۷۱۔ حضرت عبدالرحمن بن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی جان ایک پرندے کی صورت میں جنت کے درختوں سے (پھل) کھاتی ہے حتیٰ کہ اٹھنے کے دن (قیامت کو) دوبارہ اپنے جسم میں چلی جائے گی۔“

أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَغْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھیج والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے سنن ابن ماجہ کی ایک روایت جو کہ اسی مفہوم کی ہے اس کی تحقیق میں لکھا ہے کہ اسے آئمہ نے روایت (۴۲۷۱) اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ مذکورہ روایت کو

۳۷- آیواب الزہد مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی حشر کا بیان

وہ خود ضعیف قرار دے چکے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں شیخ رحمہ اللہ سے تسامح ہوا ہے۔ بنا بریں مذکورہ روایت منداضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵۵-۵۹، والصحيحه للألباني، رقم: ۹۹۵) ومن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عود، رقم: ۳۲۷۱) ⑤ پچھلی حدیث میں مذکور تھا کہ میت کو قبر ہی میں جنت کی یا جہنم کی ہوا پہنچتی ہے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ وہ پرندے کی صورت میں جنت کے پھل کھاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ انسان کے درجات کے لحاظ سے ہو کہ بعض مومنوں کو قبر میں جنت کی نعمتیں ملتی ہوں اور بعض کو جنت میں پہنچا دیا جاتا ہو جیسے شہداء کے بارے میں یہی الفاظ وارد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الأُبُلِّي]: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ النَّمِيتُ الْقَبْرَ مُنَلَّبَ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَيَجْلِسُ يَسْخَعُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: دَعُونِي أَصَلْ»۔

۳۲۷۳- حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب میت قبر میں پہنچتی ہے تو اسے سورج ڈوبتا نظر آتا ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: مجھے چھوڑو نماز پڑھ لینے دو۔“

نوٹ: ذرا مسائل: ① قبر میں سورج غروب ہونے کا منظر بھی ایک آزمائش ہے جس سے سچے مومن کی اور نام نہاد مسلمان کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ② زندگی میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنا نہایت ضروری ہے ورنہ قبر کے امتحان میں کامیاب ہونا مشکل ہے۔ ③ آنکھیں ملنے کی وجہ یہ ہے کہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ غافل ہو کر سویا رہا جس کی وجہ سے عصر کی نماز میں دیر ہو گئی اس لیے وہ چاہتا ہے کہ فوراً نماز پڑھ لے تاکہ مزید تاخیر نہ ہو۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ ذِكْرِ الْبَغْيِ باب: ۳۳- مرنے کے بعد زندہ ہونے (حشر) کا بیان (النقطة ۳۳)

۴۲۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۲۷۳- حضرت ابوسعید رحمہ اللہ سے روایت ہے:

۴۲۷۲- [صحيح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۸۲۷ من حديث إسماعيل بن حفص به، وصححه ابن حبان، ح: ۷۷۹، وحسنه البوصيري إن كان أبو سفيان سمعه من جابر، وله شاهد عند البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ۶۴ (بتحقيق)، وصححه ابن حبان، ح: ۷۸۱، والحاكم: ۳۷۹/۱، ۳۸۰ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وإسناده حسن كما قال البيهقي في المجموع: ۵۲/۳.

۴۲۷۳- [ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف حجاج بن أرطاة، وتقدم، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷ * وعطية تقدم، ح: ۳۷، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۳۲۴۳ وغيره، وفيه عطية العوفي ضعيف، وأخرج أبو داود، ح: ۴۷۴۲ بلفظ ④

۳۷۔ أبواب الزهد

مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی مشرک یا مان

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ
عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ صَاحِبِي الصُّورِ بِأَيْدِيهِمَا أَوْ فِي
أَيْدِيهِمَا قُرْآنًا. يُلَاحِظَانِ النَّظَرَ مَشَى
يَوْمَئِذٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① صور (نرسنگا) ایک قسم کا بگل ہوتا تھا جو کسی جانور کے سینگ سے بٹایا جاتا تھا۔ ② مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم قرآن مجید میں صور میں پھونکنے کی بابت یہ ارشاد الہی ہے جس کا مفہوم یہ ہے: ”اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بے ہوش ہو جائے گا“ سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوسری بار پھونکا جائے گا تو وہ یکا یک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔“ (الزمر: ۶۸) ③ صور کی حقیقت و کیفیت سے اللہ تعالیٰ ہی باخبر ہے۔ ہمیں جتنی بات بتائی گئی ہے اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔



٤٢٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، يَسُوقُ
الْمَدِينَةَ: وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى
الْبَشَرِ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَذُو فَلَطَمَهُ.
قَالَ: تَقُولُ هَذَا؟ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟
فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ
فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ
ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ لَئَحْزَى فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ﴾»
[الزمر: ٦٨] فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا

۴۲۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے (بات چیت کے دوران میں) کہہ دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو منتخب فرما کر انسانوں پر فضیلت دی! ایک انصاری صحابی نے ہاتھ اٹھایا اور اس (یہودی) کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ اور کہا: تو یہ الفاظ کہتا ہے حالانکہ ہمارے اندر رسول اللہ ﷺ موجود ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ لَئَحْزَى فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ﴾“ اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان اور زمین والے سب

❖ الصور قرن یفخ فیہ، وحسنہ الترمذی، ح: ۳۳۴۴، وصححه الحاکم ۵۰۶/۲، ۵۶۰/۴، ووافقه الذہبی.

۴۲۷۴۔ [مسندہ حسن] أخرجه الترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة الزمر، ح: ۳۲۴۵ من حدیث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحیح"، وصححه البوصیری، وله شواهد عند البخاری، ومسلم وغيرهما.

۳۷- ابواب الزہد

مرنے کے بعد زندہ ہونے، یعنی حشر کا بیان

أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ .
فَلَا أَذْرِي أَرْقَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِنْ
اِسْتَشْنَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَمَنْ قَالَ : أَنَا خَيْرٌ
مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ، فَقَدْ كَذَبَ .

بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔“ سب سے پہلے سر اٹھانے والا میں ہوں گا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پائے کو تھامے کھڑے ہیں۔ معلوم نہیں کہ انھوں نے مجھ سے پہلے (ہوش میں آ کر) سر اٹھا لیا ہوگا یا وہ ان افراد میں شامل ہوں گے جنہیں اللہ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور جو شخص کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں اس نے جھوٹ کہا۔“

☆ فوائد و مسائل: ① مسلمانوں میں اپنے دین کی غیرت مطلوب ہے لیکن اگر اس کا اظہار ایسے انداز سے ہو جس سے کسی دوسرے نبی کی تحقیر لگتی ہو تو جائز نہیں۔ ② صحابی نے یہودی کو اس لیے تھپڑ مارا تھا کہ اس کے کلام سے حضرت محمد ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت کا اشارہ ملتا تھا اور یہ حرکت ناشائستہ تھی۔ ③ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جزدی فضیلت کا ذکر اس لیے فرمایا گیا کہ سچی بات بھی اس انداز سے نہیں ہونی چاہیے جس سے غلط مفہوم سمجھے جانے کا اندیشہ ہو۔ ④ قیامت کے حالات غیب سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے جتنی بات نبی ﷺ کو بتائی گئی آپ ﷺ کو معلوم ہو گئی اور جو نہیں بتائی گئی وہ معلوم نہیں ہوئی اس لیے نبی ﷺ کے لیے کلی علم غیب کا عقیدہ درست نہیں۔ ⑤ عرش اللہ کی مخلوق ہے جس کے پائے ہیں قیامت کے دن اسے سب دیکھیں گے اور بعض خاص نیکیوں کے حامل اس کے سائے میں عسکری شدتوں سے محفوظ ہوں گے۔ ⑥ صورت کی آواز سے جو لوگ بے ہوش نہیں ہوں گے ان کی وضاحت حدیث میں نہیں۔ اس میں اپنی طرف سے رائے زنی مناسب نہیں۔ ⑦ مذکورہ حدیث میں صورتوں میں پھونکنے کی بابت یہ مروی ہے کہ صورتوں میں دوسرے پھونکا جائے گا۔ پہلی اور دوسری مرتبہ صورت پھونکنے کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟ اس کی بابت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں مرتبہ صورت پھونکنے میں چالیس کا فاصلہ ہوگا۔“ لوگوں نے کہا: ابو ہریرہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ پھر انھوں نے کہا چالیس برس کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ انھوں نے کہا: چالیس مہینے کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نہیں کہہ سکتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا سارا بدن بوسیدہ ہو جائے گا (گل سڑ جائے گا) مگر ریزہ کی ہڈی کا سرباتی رہے گا پھر قیامت کے دن وہی سے آدمی کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائے گا۔“ (صحیح البخاری، التفسیر، حدیث: ۳۸۱۳)

۴۲۷۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَواتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدِهِ وَكَبَضَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْجَبَّارُ. أَنَا الْمَلِكُ. أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمَتَكَبِرُونَ؟» قَالَ: وَيَتَمَثَّلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟



مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی حشر کا بیان

۳۷۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جبار (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) اپنا ہاتھ بند کیا پھر اسے کھولنے اور بند کرنے لگے۔ پھر فرمائے گا: ”میں جبار (زبردست) ہوں۔ میں بادشاہ ہوں! کہاں ہیں (دنیا کے نام نہاد) جبار؟ کہاں ہیں حکمران؟“ (یہ فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ (جوش کے ساتھ) دائیں بائیں حرکت فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ منبر نیچے تک حرکت کر رہا تھا۔ اور میں (دل میں) کہنے لگا: کہیں وہ (منبر) نبی ﷺ کو لے کر گرنے پڑے؟

فوائد ومسائل: ① اللہ کا ہاتھ اس کی صفت ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ اس کی تاویل کرنا بھی درست نہیں اور انسانی ہاتھ سے تشبیہ دینا بھی درست نہیں۔ ② اللہ کا کلام کرنا بھی اس کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کلام فرماتا ہے اور جس مخلوق سے کلام فرماتا ہے انھیں آواز سنائی دیتی ہے جیسے فرشتوں سے کلام فرماتا ہے یا موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا یا قیامت کے دن بندوں سے کلام فرمائے گا۔

۴۲۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «حُفَاةً، عُرَاةً»

۳۷۶- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن لوگ کس حالت میں اٹھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نگے پاؤں، ننگے بدن۔“ میں نے کہا: اور عورتیں؟ فرمایا: ”عورتیں بھی۔“

۴۲۷۵- [صحیح] تقدم، ح: ۱۹۸.

۴۲۷۶- أخرجه البخاري: الرقاق، باب الحشر، ح: ۶۵۲۷، من حديث حاتم بن أبي صغيرة به، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، ح: ۲۸۵۹/۵۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷- ابواب الزہد

مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی حشر کا بیان

قُلْتُ: وَالنِّسَاءُ؟ قَالَ: «وَالنِّسَاءُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نَسْتَحْيِي؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَا أَمُرُّهُمْ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ»
میں نے کہا: ”اللہ کے رسول! ہمیں شرم نہیں آئے گی؟“
فرمایا: ”عائشہ! معاملہ اس سے زیادہ سخت ہے کہ کوئی کسی کو دیکھے۔ (اپنی اپنی پریشانی میں کسی کو اتنا ہوش ہی کہاں ہوگا کہ وہ دیکھتا پھرے دوسرے نگے ہیں یا لباس پہنے ہوئے ہیں۔“

فوائد ومسائل: ① لوگ جب قبروں سے نکلیں گے اس وقت نگے پاؤں اور بے لباس ہوں گے بعد میں انہیں اپنے اپنے درجے کے مطابق لباس مل جائے گا۔ ② قیامت کے معاملات بہت سخت ہیں۔ بعض مراحل ایسے ہیں جن میں کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا البتہ بعض مراحل میں ایک دوسرے سے بات چیت ہوگی۔

٤٢٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ. فَأَمَّا عَرَضَتَانِ، فَحِذَالُ وَمَعَادِيزُ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطْيِيرُ الصُّحُفِ فِي الْأَيْدِي. فَاحْذَرِيهِمْ وَأَحْذَرِيهِمْ بِشِمَالِهِ»
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو پیشیوں میں تو بحث مباحثہ بھی ہوگا اور معذرتیں بھی پیش کی جائیں گی۔ تیسری پیشی میں اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گے۔ کوئی اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔“

٤٢٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ”جس دن

٤٢٧٧- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٤١٤/٤ عن وكيع به، وأعله البوصيري بالانقطاع بين الحسن وأبي موسى، وصرح الحسن البصري بالسماع من أبي موسى الأشعري عند ابن أبي الدنيا، النهاية في الفتن والملاحم: ٤١، ٤٠/٢، ح: ٨٢٢ بتحقيق، في رواية عتبة بن عبيدة الأصم الرفاعي البصري عنه * عفة ضعيف وربما دلس كما في التقريب فتصريح السماع خطأ بلا زيب، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ٢٤٢٥ وغيره وفي الحسن، وهو مدلس وعمن عن أبي هريرة.

٤٢٧٨- أخرجه البخاري، الرقاق، باب قول الله تعالى: * أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ... ح: ٦٥٣١ من حديث عيسى بن يونس، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب في صفة يوم القيامة، أعانتنا الله على أهواله، ح: ٢٨٦٢/٦٠ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷- ابواب الزہد

مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی حشر کا بیان

النَّبِيِّ ﷺ، ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾
[المطففين: ٦] قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ
إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ»
لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“ اور
فرمایا: ”آدمی آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں کھڑا
ہوگا۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن سورج بہت قریب ہوگا جس کی وجہ سے بہت پسینہ آئے گا لیکن یہ پسینہ
اپنے اپنے گناہوں کے مطابق کم زیادہ ہوگا۔ ② بعض نیک لوگ عرش کے سامنے تلے ہوں گے۔ اس وقت
عرش کے سامنے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ③ عرش کے سامنے کا شرف حاصل کرنے والے افراد کی تفصیل
ایک حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے: انصاف کرنے والا، عکرم بن اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے والا
جوان، مسجدوں سے محبت رکھنے والا (نمازی)، محض اللہ کی رضا کے لیے کسی مومن سے محبت رکھنے والا بدکاری کی
دعوت رد کر کے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرنے والا، چھپا کر صدقہ کرنے والا، تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے (اللہ
کے سامنے مجھ واکسار کا اظہار کرتے ہوئے) اشک بار ہو جانے والا۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الزکاة،
باب الصدقة باليمين، حدیث: ۱۲۴۳)



٤٢٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،
عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
وَالسَّمُوتُ﴾ [ابراہیم: ٤٨] فَأَيُّنَ تَكُونُ النَّاسُ
يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ»
۳۷۷۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ
الْأَرْضِ وَالسَّمُوتُ﴾ ”جس دن یہ زمین کسی اور
زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔“ اس
وقت انسان کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”پل
صراط پر۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① پل صراط بھی قیامت کے مراحل میں سے ایک مرحلہ ہے۔ ② یہ پل جہنم پر ہوگا اور
سب انسان اس پر سے گزریں گے۔ نیک مومن اس پر سے آسانی سے گزر جائیں گے۔ زیادہ گناہ گار مومن اور
سب کافر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس کے بعد گناہ گار مومن نبیوں اور نیک آدمیوں کی شفاعت کے ساتھ
جہنم سے نکل آئیں گے۔ کم گناہ کرنے والے پہلے نکلیں گے دوسرے بعد میں۔ آخر میں صرف کافر جہنم میں رہ
جائیں گے۔

۴۲۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعَوَّازِيِّ، أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: وَكَانَ فِي حَجَرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَعْني أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ. عَلَى حَسَبِكَ كَحَسَبِكَ السَّعْدَانِ. ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ. فَتَاجِ مُسْلِمٌ وَمَخْلُوجٌ بِهِ. ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَسِبٌ بِهِ. وَمَنْكُوسٌ فِيهَا.

۴۲۸۰- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پل صراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ اس پر کانٹے ہوں گے جیسے سدان کے کانٹے۔ پھر لوگ گزریں گے۔ کچھ صحیح سلامت چا نکلیں گے کچھ ناقص جسم والے ہو کر آخر کار بی نکلیں گے۔ پھر (نتیجہ یہ ہوگا کہ) کوئی نجات پا جائے گا کوئی وہاں روک لیا جائے گا اور کوئی سر کے بل اس میں جا گرے گا۔“

🌟 فائدہ: پل صراط سے خیریت کے ساتھ اور جلدی گزرنے کا دار و مدار ایمان اور عمل صالح پر ہوگا۔ جس قدر ایمان زیادہ ہوگا انتہائی تیزی سے گزریں گے اور جس قدر گناہ زیادہ ہوں گے اتنا پل صراط پر لگے ہوئے کانٹے زیادہ دشمنی کریں گے اور جن کے بارے میں انھیں حکم ہوگا وہ کانٹے انھیں جہنم میں گھسیٹ لیں گے۔

۴۲۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشَّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَرَجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَمِمَّنْ شَهِدَ بَذْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَلَنْ يَنْصُرَكَ إِلَّا وَاِدْهًا كَانَ عَلَى

۴۲۸۱- ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہونے والا کوئی آدمی ان شاء اللہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ ”تم میں سے ہر ایک ضرور اس

۴۲۸۰- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۱/۳ من حديث ابن إسحاق به مطولاً، وفيه تصحيف مطبعي، وهو في المصنف: ۱۷۶/۳، ۱۷۷، وصححه الحاکم علی شرط مسلم: ۵۸۶، ۵۸۵/۴.

۴۲۸۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۸۵/۶ عن أبي معاوية به، وصرح بالسماع، وله شاهد في صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل أصحاب الشجرة، أهل بيعة الرضوان، رضي الله عنهم، ح: ۱۶۳/۲۴۹۶، وبه صح الحديث.

۳۷۔ ابواب الزہد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان پر پہنچنے والا ہے۔ یہ آپ کے پروردگار کے ذمے قطعی طے شدہ بات ہے۔ ”نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثَّتًا﴾ ”پھر ہم پرہیزگاروں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔“

ذَلِكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿مريم: ۷۱﴾ قَالَ: «أَلَمْ تَسْمِعِيهِ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثَّتًا﴾» ﴿مريم: ۷۲﴾

فوائد ومسائل: ① غزوہ بدر اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ تھا۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جنگ میں شریک تھے وہ دوسرے صحابہ سے افضل ہیں۔ ان سب کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ مشہور قول کے مطابق ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ ② ۶ ہجری میں نبی ﷺ نے عمرے کا ارادہ فرمایا۔ چودہ سو صحابہ آپ رضی اللہ عنہم کی معیت میں مکہ کرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر کافروں نے آپ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ بھیجا تا کہ رؤسائے قریش سے بات چیت کر کے انھیں رکاوٹ ختم کرنے پر آمادہ کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی واپسی میں توقع سے زیادہ تاخیر ہوئی تو افواہ پھیل گئی کہ انھیں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی جو بیعت رضوان کہلاتی ہے۔ یہ بیعت کرنے والے صحابہ کرام بھی قطعی قطعی ہیں۔ ③ جنہم پر ہے ہر ایک کو گزرنا ہے۔ مخلص اور نیک مومن اس سے پار ہو جائیں گے۔ گناہگار مومن گر جائیں گے لیکن انبیاء اولیاء شہداء اور حفاظ قرآن وغیرہ کی شفاعت سے درجہ بدرجہ نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے۔ ④ آیت مبارکہ میں ظالموں سے مراد صریح کافراور اعتقادی منافق ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ⑤ قرآن مجید اور صحیح احادیث میں تعارض نہیں جہاں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے وہاں علمائے کرام دونوں نصوص کی اس انداز سے وضاحت فرما دیتے ہیں کہ تعارض نہیں رہتا۔ نبی ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ⑥ قرآن یا حدیث کے کچھنے میں کوئی اشکال ہو تو کسی عالم سے پوچھ لیتا چاہیے اور عالم کو چاہیے کہ وضاحت کر دے۔



(المعجم ۳۴) - بَابُ صِفَةِ أُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ ﷺ

باب: ۳۴۔ امت محمد ﷺ کی صفات

(التحفة ۳۴)

۴۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۲۸۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۸۲۔ أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتجليل في الوضوء، ح: ۳۶/۲۴۷ من حديث أبي

مالك به.

۳۷۔ ابواب الزہد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ یہ میری امت کی علامت ہے جو کسی اور امت کو حاصل نہیں۔“

ابْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَرَدُّونَ عَلَيَّ عُرًا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ. سِيَمَاءُ أُمَّتِي، لَيْسَ لِأُخَرٍ غَيْرِهَا».

فوائد ومسائل: ① نماز سب سے بڑا نیک عمل ہے حتیٰ کہ اس کی تیاری کے لیے کیا جانے والا وضو بھی بہت ثواب اور آخرت میں عزت و شرف کا باعث ہے۔ ② وضو احتیاط سے اچھی طرح کرنا چاہیے تاہم بہت زیادہ پانی خرچ کرنا یا پانی ضائع کرنا گناہ ہے۔ ③ وضو کے اعضاء کا چمکنا حضرت محمد ﷺ کی امت کی علامت ہے۔ بے نماز وضو نہیں کرتے اس لیے انھیں یہ علامت حاصل نہیں ہوگی چنانچہ وہ قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی امت میں سے ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکیں گے۔

۴۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ. فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُجْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا تِلْكَ أَهْلَ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَذَلِكَ أَنْ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشُّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ. أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

۴۲۸۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی چوتھائی ہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ”کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کا نصف ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ اور مشرکوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد ایسے ہے جیسے سیاہ تیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ تیل کی جلد پر ایک سیاہ بال۔“

۳۷۔ ابواب الزہد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

فوائد و مسائل: ① بتدریج کم سے زیادہ خوشخبری کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور نعمت کی عظمت کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ ② امت محمدیہ کا زمانہ بھی طویل ہے اور افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے اس لیے جنتوں میں ان کی تعداد زیادہ ہوگی۔

۴۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُجْرِبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ. وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ. وَأَخْتَرُ مِنْ ذَلِكَ وَأَقْلُ. فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَدْعَى قَوْمَهُ، فَيَقَالُ: هَلْ بَلَغْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا. فَيَقَالُ: مَنْ شَهِدَ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ. فَيَدْعَى أُمَّةَ مُحَمَّدٍ فَيَقَالُ: هَلْ بَلَغَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: وَمَا عَلَّمَكُم بِذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذَلِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَغُوا، فَصَدَّقْنَا. قَالَ: فَذَلِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: ۱۴۳].



۴۲۸۴۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ صرف دو آدمی ہوں گے (جو اس پر ایمان لائے)۔ اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے۔ (اسی طرح تمام نبیوں کے ساتھ) زیادہ اور کم افراد ہوں گے۔ نبی سے کہا جائے گا: کیا تم نے اپنی قوم کو (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ نبی فرمائے گا: ہاں۔ اس کی قوم کو بلا کر کہا جائے گا: کیا اس نے تمہیں (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ (نبی سے) کہا جائے گا: آپ کا گواہ کون ہے؟ وہ فرمائے گا: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت۔ محمد ﷺ کی امت سے کہا جائے گا: کیا اس نبی نے (اپنی قوم کو اللہ کے) احکام پہنچائے تھے؟ مومن کہیں گے: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کیا معلوم؟ مومن کہیں گے: ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی تھی کہ انبیائے کرام نے (اپنی اپنی امت کو اللہ کے احکام) پہنچائے تھے۔ ہم نے نبی ﷺ کو سچا تسلیم کیا۔ اللہ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ ”اور (جیسے ہم نے تمہیں ہدایت

۴۲۸۴۔ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله عز وجل: "ولقد أرسلنا نوحًا إلى قومه"، ح: ۳۳۳۹،

ح: ۷۳۴۹ من حديث الأعمش به.

۳۷۔ آیواب الزہد ... حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

دی) اسی طرح ہم نے تمہیں افضل امت بتایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہوں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① وسط کا مطلب درمیان بہتر اور افضل ہوتا ہے۔ امت محمدیہ کو دوسری امتوں پر یہ افضلیت حاصل ہے کہ ہم پہلے انبیاء کرام پر بھی بغیر دیکھے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا مطلب معتدل بھی ہے، یعنی افراط و تفریط سے پاک۔ اسلام کی تعلیمات افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ ② اللہ کے تمام انبیاء علیہم السلام سچے اور مخلص تھے انھوں نے اپنے فرائض بڑی تندہی اور خلوص سے انجام دیے۔ ③ امت محمدیہ کی شہادت اس یقینی علم کی بنیاد پر ہوگی جو قرآن و حدیث سے حاصل ہوا کیونکہ وحی کے ذریعے سے حاصل ہونے والا علم آکھوں دیکھے واقعہ کے علم سے زیادہ یقینی ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کی گواہی امت کی گواہی کی تصدیق اور تائید کے لیے ہوگی۔ ⑤ اس آیت سے نبی ﷺ کے حاضر ناظر ہونے پر استدلال درست نہیں ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سب امتی بھی حاضر ناظر ہیں جو نبیوں کے حق میں گواہی دیں گے۔

۴۲۸۵۔ حضرت رافعہ (بن عرابہ) جھنی رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ”ہم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو آدمی ایمان لائے پھر سیدھی راہ پر قائم رہے اسے ضرور جنت میں پہنچایا جائے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ (دوسری امتوں کے جنتی) اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک تم اور تمھاری نیک اولادیں جنت کے گھروں میں نہ پہنچ جائیں۔ اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔“

۴۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيَّ عَبْدُ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سَلِكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبُوءُوا أَنْتُمْ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ، مَسَاكِينَ فِي الْجَنَّةِ. وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① امت محمدیہ کے مومن دوسری امتوں کے مومنوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۳۷۔ ابواب الزہد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

① جنت میں داخلے کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضے پورے کرنا سیدھی راہ پر قائم رہنا اور گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ② کوئی شخص محض اس لیے جنت میں داخلے کا مستحق نہیں ہو جاتا کہ اس کے والدین نیک ہیں بلکہ خود بھی نیک ہونا ضروری ہے۔ ③ بلند درجات والے مومن حساب کتاب کے بغیر جنت میں پہنچا دیے جائیں گے۔ ④ ایک حدیث میں بغیر حساب کے جنت میں جانے والے ستر ہزار مومنوں کی یہ خوبیاں بیان کی گئی ہیں: ”وہ (آگ کے ساتھ) داغ نہیں لگواتے“ جھاڑ پھونک نہیں کرواتے“ بدشگونی نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔“ (صحیح البخاری، الرقاق، باب بدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب، حدیث: ۶۵۴۱)

۴۲۸۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حضرت ابو امامہ (صدیق بن عثمان) باہلی
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ
الْبَاهِلِيِّ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ : «وَعَلَيْ رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ
مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا . لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا
عَذَابَ . مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا . وَتَلَاثُ
خَشَيَاتٍ مِنْ خَشَيَاتِ رَبِّي ، عَزَّ وَجَلَّ .»



🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی رحمت بڑی عظیم ہے۔ ② اللہ کا تقرب حاصل کرنا اور انتہائی بلند درجات حاصل کرنا صحابہ کے بعد بھی ممکن ہے۔ آپ بھی اگر کوئی انسان ایسے عمل کرے جن کی بڑا بغیر حساب کے جنت میں جانا ہے تو وہ اس جزا سے محروم نہیں رہے گا۔ جس طرح وہ اعمال انجام دینا اب بھی ممکن ہے جن کے نتیجے میں عرش کے سائے تلے جگہ ملے گی۔ ③ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار یعنی ستر ہزار کے علاوہ انچاس لاکھ مزید بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ④ خشیات (لجیں) یعنی دونوں ہاتھ بھر کر لی جانے والی مقدار۔ اس سے مراد بندوں کی کثیر تعداد ہے جن کو بلا حساب کتاب جنت میں بھیجا جائے گا اور ایسا تین بار ہوگا۔ ان کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

۴۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ : حضرت ہبیر بن حکیم اپنے والد سے اور وہ

۴۲۸۶۔ [مسنادہ حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب وبعض من يسمع له]، ح: ۲۴۳۷ من حديث إسماعيل به، وقال: "حسن غريب".

۴۲۸۷۔ [مسنادہ حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة آل عمران، ح: (۳۰۰) من حديث

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

۳۷- ابواب الزہد

التَّحَاسِي الرَّمْلِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّي حَدَّثَنَا صَمْرَةُ بْنُ زَيْبَعَةَ عَنْ ابْنِ شَوَّازٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُكْمَلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا».

ان کے دادا (حضرت معاویہ بن حیدہ قیسری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہمارے سمیت ستر قومیں (امتیں) ہوں گی۔ ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے افضل (امت) ہوں گے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مشہور قول کے مطابق رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ہے اور انبیاء کی تعداد تقریباً سو الاکھ ہے۔ ستر قوموں سے مراد بڑی بڑی قومیں ہیں جن کی طرف کئی کئی رسول آئے یا جن کی مدت طویل ہوئی۔ ② حضرت محمد ﷺ کی امت دوسرے انبیاء علیہم السلام کی امتوں سے افضل ہے تاہم انفرادی الفضلیت دوسری بات ہے۔ ③ امت محمد ﷺ میں سے ہونا بہت بڑی فضیلت ہے لیکن بلند مقام کے تقاضے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم اللہ کے احکام کی تعمیل میں زیادہ کوشش کریں غیر مسلم قوموں کو اسلام کے رحمت بھرے دامن کے سامنے لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ظلم و ستم سے نہ صرف خود باز رہیں بلکہ ظالموں کو ظلم سے روکیں اور نیکی کے ہر کام میں تعاون کریں۔

۴۲۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُكَيْبٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ وَفِئْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً. أَنْتُمْ خَيْرُهَا، وَأَخْرَجُهَا عَلَى اللَّهِ».

۴۲۸۸- حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ستر امتوں کی تعداد کو پورا کیا ہے۔ ان میں سے تم سب سے افضل اور اللہ کے ہاں معزز ہو۔“

🌟 فائدہ: ستر پورا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انہتر قومیں گزری ہیں۔ تمہارے ساتھ ستر کی تعداد پوری ہوگئی۔ اس طرح تم سترویں امت ہو۔

۴۲۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ

۴۲۸۹- حضرت بریدہ بن حبیب السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”(میدان حشر میں)

۴۲۸۸- [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۲۸۹- [حسن] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في كم صف أهل الجنة، ح: ۲۵۴۶ من حديث سليمان بن، وقال: 'حسن'.

۳۷۔ أبواب الزهد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

الْأَصْبَهَانِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْثَنَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَجَاهَةً صَفٌّ. ثَمَانُونَ مِنَ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ».

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی (۸۰) اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① دوسری حدیث میں ہے کہ تمہارے مقابلے میں دوسروں کی تعداد ایسے ہوگی جیسے سفید تیل پر ایک سیاہ بال (حدیث: ۳۸۳) یہ موازنہ شرکین سے ہے۔ اور دو تہائی تعداد صرف اہل جنت کے مقابلے میں ہے۔ ② اس سے امت محمدیہ کا شرف ظاہر ہے تاہم نجات کے لیے صرف اتنی ہونا کافی نہیں بلکہ صحیح ایمان اور صحیح عمل بھی ضروری ہے۔

۳۲۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۴۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبَاسِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسِبُ. يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيِّهَا؟ فَتَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ».

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم آخری امت ہیں اور ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہے اُنسی امت اور ان کا نبی؟ تو ہم بعد میں آنے والے (جنت میں داخلے کے لحاظ سے) سب سے مقدم ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ امت آخری امت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ہے۔ ② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سابق نبی ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے تقریباً چھ صدیاں پہلے پیدا ہوئے ③ ہماری امت کا حساب دوسروں سے پہلے ہوگا اس لیے ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ اچھے کام کریں اور برے کاموں سے اجتناب کریں کافروں سے دوستی نہ لگائیں اور ان کے رسم و رواج اختیار نہ کریں۔

۳۷- أبواب الزهد حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

۴۲۹۱- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ : حضرت ابوسوی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو جمع فرمائے گا تو حضرت محمد ﷺ کی امت کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ وہ اللہ کو طویل سجدہ کریں گے۔ پھر کہا جائے گا: اپنے سر اٹھاؤ ہم نے تمہاری تعداد کے مطابق جہنمیوں کو تمہارا قیدیہ بنا دیا ہے۔“

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث: ۱۲۷۶۷ اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہند۔

۴۲۹۲- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت پر رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس پر عذاب خود اس کے ہاتھ سے آئے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کو ایک مشرک دیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ جہنم سے بچاؤ کے لیے تیرا فدیہ ہے۔“

نوٹ: مسائل ①: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن ابی داؤد کی روایت (۳۲۷۸) اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ روایت کو دیگر محققین نے شواہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ بنا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة للألباني، رقم: ۹۵۹، ۱۳۸۱) ②: ہر انسان کے لیے جنت میں بھی گھر تیار کیا گیا ہے اور جہنم میں بھی۔ قیامت کے دن کافروں کو جہنم میں جگہ ملے گی تو ان کے چھوڑے ہوئے جنت کے گھر اہل جنت کو مل جائیں گے اور جہنم میں مومنوں کے جو گھر خالی رہ جائیں گے وہ

۴۲۹۱- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وانظر لعلته، ح: ۷۴۰، ۸۷، وحديث مسلم، ح: ۲۷۶۷/ ۵۱، ۴۹، يعني عنه.

۴۲۹۲- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وانظر لعلته، ح: ۷۴۰، ۱۸۶۲، وحديث أبي داود، ح: ۴۲۷۸، يعني عنه، وإسناده حسن.

۳۷۔ ابواب الزهد قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

کافروں کے حصے میں آجائیں گے اور مومن جنت میں چلے جائیں گے۔ مذہب یہ ہونے کا یہی مطلب ہے۔ ⑤ امت مرحوم (رحمت والی امت) سے مراد یہ ہے کہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی خاص رحمتیں ہیں جو پہلی امتوں کو حاصل نہیں ہوئیں لیکن ان رحمتوں میں سے حصہ صرف اسی شخص کو ملے گا جو شریعت پر عمل کرے گا اور اللہ کے عذاب سے ڈرے گا۔

(المعجم ۳۵) - بِكَلْبٍ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
بَاب: ۳۵۔ قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید
يَوْمَ الْقِيَامَةِ (التحفة ۳۵)

۴۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے تمام مخلوقات میں تقسیم کی ہے۔ اسی (رحمت) کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے جنگلی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں۔ اس نے نانوے رحمتیں رکھ چھوڑی ہیں جن سے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔“

۴۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ. قَسَمَ بِهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ. فَبِهَا يَرْحَمُونَ. وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ. وَبِهَا تَتَغَطَّى الْوُحُوشُ غُلَى أَوْلَادِهَا. وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً. يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».



☀️ فوائد و مسائل: ① مخلوق میں ایک دوسرے پر شفقت اور رحم کرنے کا جذبہ اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے لہذا یہ بھی مخلوق ہے۔ اللہ کی رحمت اللہ کی صفت ہے جو غیر مخلوق ہے۔ ② اللہ کی بے شمار قسم کی مخلوق ہے اور ہر قسم کے افراد کی تعداد کا اندازہ لگانا انسان کے لیے ناممکن ہے۔ ان تمام انواع و اقسام کی مٹنی مخلوقات اب تک پیدا ہو چکی ہیں اور جس قدر قیامت تک پیدا ہونے والی ہیں ان سب کی مجموعی شفقت و رحمت کو جمع کیا جائے تو اللہ کی رحمت کے مقابلے میں اس تمام کی کوئی حیثیت نہیں۔ ③ رحمت کے سوا حصے ذکر کرنے کا مقصد اللہ کی رحمت کے بے انتہا وسیع ہونے کا تصور دینا ہے۔ جس ذات نے اپنی ہر مخلوق میں رحم کا جذبہ رکھا ہے حتیٰ کہ حیوان اور پرندے بھی اپنے بچوں پر اتنی شفقت کرتے ہیں کہ ان کو بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں تو اس خالق کی رحمت کس قدر بے پایاں ہوگی؟ اس کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ④ قیامت کے دن جس طرح اللہ کی صفت غضب اور صفت عدل کا اظہار ہوگا اسی طرح اس کی صفت رحمت کا بھی بے حد و حساب ظہور ہوگا۔

۳۷- أبواب الزهد

٤٢٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةَ رَحْمَةٍ. فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً. فِيهَا تَعْطِفُ الْمَوْلِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا. وَالْبَهَائِمُ، بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَالطَّيْرُ. وَآخَرُ تَسَعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ».

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

۳۲۹۳- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں۔ ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی۔ اسی (رحمت) کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے اور حیوانات اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ اس (اللہ) نے اور ننانوے رحمتوں کو قیامت تک کے لیے مؤخر فرما دیا۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اس ایک رحمت کے ساتھ انھیں پوری (سو رحمتیں) کر دے گا۔“

٤٢٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ: إِنْ رَحِمْتِي تَغْلِبْ غَضَبِي».

۳۲۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عزوجل نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنے لیے یہ لکھ لیا (اپنے لیے یہ ضروری ٹھہرا لیا): میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی۔“

فوائد ومسائل: ① جب کسی کام میں ایک پہلو رحمت کا تقاضا کرتا ہو اور دوسرا غضب کا مستوجب ہو تو اللہ کی رحمت کا معاملہ غضب کے پہلو پر غالب آجاتا ہے۔ ② اس کا ایک مظہر یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بعض نیکیوں کی وجہ سے بعض گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اسی طرح نادانستہ طور پر ہو جانے والے غلط کاموں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ③ انسان خود اپنی مدد عملیوں کی وجہ سے اور ان سے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے اللہ کے غضب کا مستحق بنتا ہے۔ ④ سلسلہ نبوت و رسالت کا جاری فرمانا اور کتابیں نازل فرمانا بھی اس کی رحمت کا اظہار ہے۔ اور اس سلسلے کے بند کر دینے کے بعد محمد و دین اور داعیان حق کا ظہور و وجود بھی

٤٢٩٤- [صحیح] أخرجه أحمد: ٣/ ٥٥ من حديث الأعمش به، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاعذه.

٤٢٩٥- [صحیح] تقدم، ح: ١٨٩٠.

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

۳۷- أبواب الزهد

رحمت الہی ہی کا مظہر ہے۔

۴۲۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ. فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟» قُلْتُ: «اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ». قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ، إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ».

۴۲۹۶- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: میں ایک گدھے پر سوار تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”معاذ! کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں کے ذمے اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ کے ذمے بندوں کا کیا حق ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو (عبادت میں) شریک نہ کریں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ یہ کام کریں تو انھیں عذاب نہ دے۔“



فوائد ومسائل: ① صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی آپ کے گدھے پر سوار تھے۔ (صحیح البخاری، الجہاد والسمیر، باب اسم الفرس والحمار، حدیث: ۳۸۵۶) ② اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق اور مہم ہے اس لیے بندوں کا لازمی فرض ہے کہ صرف اس کی عبادت کریں۔ ③ اللہ کے ذمے کسی کا قطعاً کوئی حق نہیں۔ اللہ نے بندوں کا جو حق اپنے ذمے لیا ہے تو اس کے ذمے اس کے بندوں کا یہ حق محض اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ یہ حق اللہ نے خود اپنی رحمت سے اپنے ذمے لیا ہے۔ ④ شرک نہ کرنے والے کو عذاب نہ دینے سے مراد وہی عذاب نہ دینا ہے ورنہ دوسرے گناہوں کی سزا قبر میں قیامت کے دن اور جہنم میں ملے گی۔

۴۲۹۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَغْوَيْنَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

۴۲۹۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: ہم لوگ کسی غزوے میں رسول اللہ

۴۲۹۶- [صحیح] أخرجه الطبراني: ۳۶/۲۰، ح: ۲۷۴ من حديث أبي عوانة، وأحمد: ۵/۲۳۰ من حديث

عبد الملك به، ورواه انس بن مالك، وعمر بن ميمون (البخاري، ومسلم)، والاسود بن هلال (مسلم)، وغيرهم عن معاذ به، وهو متواتر عنه.

۴۲۹۷- [استادہ موضوع] أخرجه العجلي: ۹۶/۱ من حديث هشام به، وروى عن يزيد بن هارون قال: كان

إسماعيل الشعيري كتاباً، وفيه علة أخرى.

۳۷۔ ابواب الزہد

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمارا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون لوگ ہو؟“ انھوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت تنور میں ایندھن ڈال کر اسے دہکا رہی تھی۔ اور اس کے پاس اس کا بیٹا تھا جب تنور کی (آگ کی) لپٹ اوپر آئی وہ بچے کو پیچھے کر لیتی۔ وہ عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالیٰ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جس قدر ماں اپنے بچے پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں؟ اس نے کہا: ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے سر جھکا لیا اور رونے لگے پھر سر مبارک اٹھا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا“ سوائے اس سرکش اڑیل کے جو اللہ سے سرکشی کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیتا ہے۔“

ابْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غُرُوبِهِ. فَمَرَّ بِقَوْمٍ. فَقَالَ: مَنْ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ. وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ تَنُورَهَا. وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا. فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجَ التَّنُورِ، تَنَحَّطَ بِهِ. فَأَنْتَبَهَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَتْ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ بَعِيدِهِ مِنْ الْأُمِّ يُولِدُهَا؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكْتُبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْبِي. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذُبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

۴۲۹۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: «مَنْ لَمْ

۴۲۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں تو بد نصیب ہی جائے گا۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! بد نصیب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی فرمانبرداری کا کوئی عمل نہیں کیا اور اللہ کی نافرمانی والا کوئی عمل نہیں چھوڑا۔“

۳۷۔ ابواب الزهد

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

يَعْمَلُ لِلْوَطْأَةِ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً.

۴۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۲۹۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُهِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُكَّائِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ أَوْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [البقرة: ۱۷۷] فَقَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقَى، فَلَا يُجْعَلُ مَعِيَ إِلَهٌ آخَرُ. فَمَنْ اتَّقَى أَنْ يُجْعَلَ مَعِيَ إِلَهًا آخَرَ، فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَعْفِرَ لَهُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ ”وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنایا جائے۔ جو شخص میرے ساتھ دوسرا معبود بنانے سے ڈر گیا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“



دوسری سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

ابن نَصْرٍ: حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِيدٍ: حَدَّثَنَا سُهِيلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقَى، فَلَا يُشْرَكَ بِي [غَيْرِي]. وَأَنَا أَهْلُ، لِمَنْ اتَّقَى أَنْ يُشْرَكَ بِي، أَنْ أَعْفِرَ لَهُ».

روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا پروردگار فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ بنایا جائے۔ اور جو شخص اس بات سے ڈر گیا (اور پرہیز کیا) کہ میرے ساتھ شرک کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“

۴۳۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میرے

۴۲۹۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة المائدة، ح: ۳۳۲۸ من حديث زبده، وقال: "حسن غريب، وسهيل ليس بالقوي في الحديث، وقد نرد سهيل بهذا الحديث عن ثابت".

۴۳۰۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ح: ۲۶۳۹ من حديث الليث بن سعد، قال: "حسن غريب".

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

ایک اسی کو سب مخلوقات کے سامنے پکار کر طلب کیا جائے گا۔ اس کے نانوے رجسٹر کھول دیے جائیں گے۔ ہر رجسٹر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اس (تمام ریکارڈ) میں سے کسی چیز (کسی گناہ) کا انکار کرتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں میرے مالک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے (مقرر کیے ہوئے) محافظ کاتبوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے (کہ تیری نیکیاں نہ لکھی ہوں یا گناہ زیادہ لکھ دیے ہوں)؟ پھر فرمائے گا: کیا ان (گناہوں) کے علاوہ تیری کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ شخص خوف زدہ ہو جائے گا اور کہے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں ہمارے پاس تیری نیکیاں بھی ہیں اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا چنانچہ اس (کے کل) کا ایک (کاغذ کا چھوٹا سا) پرزہ لایا جائے گا۔ اس پر لکھا ہوگا: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ بندہ کہے گا: یا رب! ان رجسٹروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا (حیثیت رکھتا) ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا چنانچہ وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرزہ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر اوپر اٹھ جائیں گے اور وہ پرزہ بھاری ثابت ہوگا۔“

(راوی حدیث امام ابن ماجہ کے استاد) محمد بن یحییٰ نے کہا: (حدیث میں مذکور لفظ) بطاقۃ سے مراد ورقہ ہے۔ معروالے ورقہ کو بطاقۃ کہتے ہیں۔

۳۷۔ ابواب الزہد

عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُصَاحُّ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رُؤُسِ السَّجَّاتِ. فَيُشْرَلُهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجْلًا. كُلُّ سِجْلٍ مَدَّ الْبَصَرِ. ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ فَيَقُولُ: لَا. يَارَبِّ فَيَقُولُ: أَظْلَمْتُكَ كَتَبْتَنِي الْخَافِظُونَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: أَلَيْكَ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟ فِيهَا رَجُلٌ، فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: بَلَى. إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ. وَإِنَّهُ لَا ظَلَمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ لَهُ بِلَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيَقُولُ: يَارَبِّ مَا هَذِهِ الْبِلَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَّاتِ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. فَتَوَضَّعُ السَّجَّاتُ فِي كَفِّهِ وَالْبِلَاقَةُ فِي كَفِّهِ. فَطَاشَتِ السَّجَّاتُ، وَتَقَلَّتِ الْبِلَاقَةُ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: الْبِلَاقَةُ الرَّقْعَةُ. وَأَهْلُ بَصْرَ يَقُولُونَ لِلرَّقْعَةِ: بِلَاقَةٌ.

۳۷۔ ابواب الزہد

حوض کوثر کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن بعض لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ (دیکھیے: حدیث: ۳۲۸۶) اور جہنم میں جانے والے بعض لوگ بھی ایسے ہوں گے جن کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان کی سب نیکیاں ضائع ہو چکی ہوں گی۔ (دیکھیے: (سورۃ الکہف: ۱۸: ۱۰۵) ① نیکوں کے وزن کا دار و مدار خلوصِ نیت اور اتباعِ سنت پر ہوگا۔ کوئی نیکی جتنے خلوص سے کی گئی ہوگی اور سنت سے جتنی زیادہ مطابقت رکھے گی اتنا ہی اس کا وزن زیادہ ہوگا۔ ② کلمہ شہادت یعنی تو حید و رسالت پر دل سے ایمان لانا ایسا عمل ہے جس سے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لیے اگر کسی شخص کو ایمان لانے کے بعد نیک اعمال انجام دینے کا موقع نہیں ملا اور وہ فوت ہو گیا تو اس کا کلمہ شہادت اس کی نجات کے لیے کافی ہوگا۔ حدیث میں ایسا ہی شخص مراد ہے۔ ③ اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل نہ کرنے والے کا کلمہ شہادت اسے جہنم میں جانے سے نہیں بچا سکے گا لیکن وہ گناہوں کی سزا بھگت کر جہنم سے نکل آئے گا اور کلمہ کی وجہ سے اس کی نجات ہو جائے گی ④ جس نے کلمہ شہادت صرف زبان سے ادا کیا ول میں اس پر یقین نہیں رکھا وہ منافق ہے جو دائمی جہنمی ہے۔ اس کی سزا عام کافر سے سخت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَجَةِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ (النساء: ۳: ۱۵۵) ”منافق یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ وہاں آپ کو ان کا کوئی مددگار ملے۔“ ⑤ یہ حدیث اہل علم میں حدیث بظاہر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حدیث عاصی اہل ایمان کے لیے اللہ عزوجل کی خصوصی رحمت اور کمال مہربانی کا مظہر معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔



(المعجم ۳۶) - بَابُ ذِكْرِ الْخَوْضِ

باب ۳۶۔ حوض کوثر کا بیان

(المنفعة ۳۶)

۴۳۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا : حَدَّثَنَا عَطِيَّةٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ لِي خَوْضًا ، مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ . أَبْيَضُ مِثْلَ اللَّبَنِ . أَيْبَنُهُ عَذْدُ الشُّجُومِ . وَإِنِّي لَأَخْزُرُ الْأَنْبِيَاءَ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

۳۳۰۱ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرا ایک حوض ہے جو کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان (کی مسافت کے برابر وسیع) ہے۔ (اس کا پانی) دودھ کی طرح سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ اور قیامت کے دن میرے متبعین (محققین) سب نبیوں کے متبعین سے زیادہ ہوں گے۔“

۴۳۰۱ - [صحیح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۷۲۳ من حديث ابن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۱۶۶/۱۳، وله شواهد عند البخاري، ح: ۶۵۷۹، ومسلم، ح: ۲۲۹۲/۲۷ وغيرهما، راجع النهاية بتحقيقي، ح: ۴۱۲-۳۹۰.

۳۷۔ أبواب الزهد

حوض کوثر کا بیان

فوائد ومسائل: ① حوض کوثر میدانِ حشر میں ایک حوض ہوگا جس سے نبی ﷺ اپنے امتیوں کو پانی پلائیں گے۔ اس کی وسعت اس حدیث میں کعب سے بیت المقدس تک بیان کی گئی ہے۔ دوسری حدیث میں یمن کے شہر عدن سے فلسطین کے شہر ایلہ (موجودہ بندرگاہ ايلات) تک کے برابر پامدینہ منورہ سے سعودی عرب کے جنوب مشرق میں واقع عمان تک پامدینہ منورہ سے یمن کے شہر صنعاء تک ذکر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۴۷۰۴، ۴۷۰۵) اس سے اس کے طول و عرض کی تحدید مقصود نہیں بلکہ اس کی وسعت کا ایک سادہ تصور پیش کرنا مقصود ہے۔ ② حوض کوثر میدانِ حشر میں ہوگا لیکن اس میں پانی جنت سے آئے گا۔ نبی ﷺ نے جنت میں نہر کوثر ملاحظہ فرمائی تھی۔ (صحیح البخاری، التفسیر، باب: سورة ﴿إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَافِرِينَ﴾، حدیث: ۴۹۴۳)

۴۳۰۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض ایلہ سے لے کر عدن تک کے فاصلے سے زیادہ طویل و عریض ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اس (کے پانی) کا رنگ دودھ سے زیادہ سفید اور (ذائقہ) شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں لوگوں کو اس سے پٹاؤں گا جس طرح آدمی اپنے حوض سے بیگانے اونٹوں کو ہٹکا دیتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کے نشان سے تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ یہ علامت تمہارے سوا کسی اور (امت) کی نہیں ہوگی۔“

۴۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ إِلَى عَدَنَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَبِينَهُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ. وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرُّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. تَرُدُّونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أُنْثَرِ الْوُضُوءِ. لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ».

فوائد ومسائل: ① نبی ﷺ کا حوض صرف آپ ﷺ کی امت کے لیے ہوگا۔ ② نبی ﷺ امت کے افراد

۳۷۔ ابواب الزہد

حوض کوثر کا بیان

کو اس لیے پہچان لیں گے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ اس میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر یا عالم الغیب نہیں۔ ⑤ بے نماز لوگ حوض سے پانی نہیں پی سکیں گے کیونکہ ان کو امت محمدیہ کی علامت حاصل نہیں ہوگی۔ ⑥ حوض کوثر میں پانی جنت سے آئے گا اس لیے اس میں جنت کی نعمتوں والی خوبیاں ہوں گی۔

۴۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدَّمَشْقِيُّ: نُبَشِّرُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْخَبَرِيِّ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَأَتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَقَدْ شَفَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فِي مَرْجَبِكَ. قَالَ: أَجَلٌ. وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ. وَلَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَحَدَّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي الْحَوْضِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ. قَالَ، فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى أَيْلَةَ. أَشَدُّ نِيَاصًا مِنَ اللَّيْنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ. أَكَاوِئُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ. مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَتْهُ لَمْ يَطْمَأْ يَغْدَهَا أَبَدًا. وَأَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ عَلَيَّ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. الدُّنْسُ نِيَابًا



۴۳۰۳۔ حضرت ابوسلام رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بلایا میں (جلد پہنچنے کی غرض سے) ڈاک کے گھوڑوں پر سوار ہو کر آیا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو انھوں (عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ) نے فرمایا: ابوسلام! ہماری وجہ سے آپ کو اس سواری کی مشقت اٹھانی پڑی۔ میں نے کہا: جی ہاں! امیر المؤمنین! فرمایا: قسم ہے اللہ کی! میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا لیکن مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حوض کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ سے براہ راست وہ حدیث سنوں۔ ابوسلام رحمہ اللہ نے کہا: مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولا رسول اللہ ﷺ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض عدن سے لے کر ایلہ تک (کی مسافت جتنا طویل و عریض) ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ جو اس میں سے ایک بار پانی پی لے گا اسے

۴۳۰۳۔ [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب ما جاء في صفة أواني الحوض، ح: ۲۴۴۴ من حديث محمد ابن مهاجر، وقال: 'غريب'، وسنده ضعيف لالا لقطاع، وللحديث طرق أخرى عند ابن حبان، ح: ۲۶۰۱ وغيره، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۳۰۱.

وَالشُّعَثُ رُؤُوسًا. الَّذِينَ لَا يَتَكَبَّرُونَ
الْمُنْعَمَاتِ. وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ الشَّدُّ. قَالَ،
فَبَكَى عُمَرُ حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ. ثُمَّ قَالَ:
لَكَئِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنْعَمَاتِ وَفَتَحْتُ لِي
الشَّدُّ. لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ قُوْبِي الَّذِي
عَلَى جَسَدِي حَتَّى يَتَبَسَّخَ. وَلَا أَذْهَنُ رَأْسِي
حَتَّى يَشَعَثَ.

اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ حوض پر میرے
پاس سب سے پہلے وہ غریب مہاجر آئیں گے جن کے
کپڑے میلے اور سر پر اگندہ ہوں گے۔ جو ناز و نعمت میں
پٹی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لیے
دروازے نہیں کھولے جاتے۔“ حضرت عمر بن
عبدالعزیز رضی اللہ عنہ رو پڑے حتیٰ کہ ان کی ڈاڑھی مبارک
(آلسوؤں سے) تر ہوگئی۔ پھر فرمایا: لیکن میں نے تو
ناز و نعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے
دروازے کھولے گئے۔ اب ضرور یہ ہوگا کہ میں پہننے
ہوئے کپڑے نہیں دھوؤں گا جب تک میلے نہ ہو جائیں
اور سر میں تیل نہیں ڈالوں گا جب تک بال نہ بکھر
جائیں۔



❦ فوائد و مسائل: ❶ غریب ہم نام مسلمان اگر نیک ہوں تو اللہ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے۔ ❷ اگر اللہ تعالیٰ
دولت دے تو زب و ذہن اور فقر و مہابت کی بجائے سادگی اختیار کرنا درجات کی بلندی کا باعث ہے۔
❸ دروازے کھولے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں بلند مقام کی وجہ سے سب لوگ ان کا احترام کرتے ہیں
اور جس کے پاس جائیں وہ دروازے کھول کر استقبال کرتا ہے جب کہ غریب مفلس آدمی سے اس کے برعکس
سلوک ہوتا ہے۔ ❹ میلے کپڑے اور پر اگندہ بال رکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ مناسب صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھا
جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ زب و ذہن میں حد سے زیادہ انہماک نہ ہو۔ ❺ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
غلیفہ ہونے کے باوجود علم حدیث کا اتنا شوق رکھتے تھے کہ جس عالم کے بارے میں انھیں معلوم ہوا کہ اسے
کوئی حدیث یاد ہے اس سے استفادہ کرنے کو عار نہیں سمجھا۔ مسلمان حکمرانوں کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔
❶ علمائے کرام کا فرض ہے کہ دین سے محبت کرنے والے حکام کا احترام کریں اور ان کے احکام کی تعمیل
کی پوری کوشش کریں۔ ❷ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ فوراً پہنیں لیکن ابوالاسلام رضی اللہ عنہ
نے اطاعت امیر میں مشقت اٹھا کر جلد از جلد پہننے کی کوشش کی۔

۴۳۰۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ۳۳۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷- أبواب الزهد

حوض کوثر کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان یا جیسے مدینہ منورہ اور عمان کے درمیان۔“

أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ نَاجِيَتَيْنِ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ. أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ».

۴۳۰۵- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

۴۳۰۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (حوض) میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح سونے اور چاندی کے جگ ہوں گے۔“

۴۳۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ قبرستان میں تشریف لے گئے اور قبرستان (میں مدفون افراد) کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَعَالِي، بِكُمْ لَاجِقُونَ] ”اے مومن لوگوں کی بہتی کے رہنے والو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”ہماری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ سکتے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم تو میرے ساتھی اور صحابی ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی (دنیا

۴۳۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ. فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَعَالِي، بِكُمْ لَاجِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: «لَوْ دِدْنَا أَنَّا قَدَرْنَا إِنَّا إِخْوَانُكُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْلَسْنَا إِخْوَانُكَ؟ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي. وَإِخْوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنِّي بَعْدِي. وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنَّا أَمَّتِكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي

خَلِيلُ دُهِم بِهِمْ، أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَأَنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ، مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ» قَالَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» ثُمَّ قَالَ: «لَيْذَاذَنْ رَجُلًا عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَاذُ النَّبِيُّ الضَّالُّ. فَأَتَا دِيهَمٌ: أَلَا هَلُمُّوا فَيَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ، وَلَمْ يَزَالُوا يَزْجُمُونَ عَلَى أَغْفَابِهِمْ. فَأَقُولُ أَلَا سَحَقًا سَحَقًا».

میں) نہیں آئے آپ (قیامت کے دن) انہیں کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ہاتھ اگر کسی کے بیچ کلیان گھوڑے (دوسروں کے) عمل طور پر کالے گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ انہیں پہچان نہ لے گا؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں (پہچان لے گا)۔ آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ (رسول اللہ ﷺ کے امتی) قیامت کے دن آئیں گے تو دوسرے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔“ اور فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔“ پھر فرمایا: ”کچھ افراد کو میرے حوض سے دور ہٹایا جائے گا جس طرح گم شدہ (پرائے) اونٹ کو دور ہٹایا جاتا ہے چنانچہ میں انہیں آواز دوں گا: (اُدھر) آ جاؤ۔ تو کہا جائے گا: انھوں نے آپ کے بعد (اپنی حالت) تبدیل کر لی تھی۔ اور اپنی اہلیوں پر پھر گئے تھے۔ تب میں کہوں گا: دور ہو! دور ہو۔“

❦ فوائد و مسائل: ① قبرستان میں جا کر مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنی چاہیے۔ ② قبروں کی زیارت کا مقصد فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت اور موت کی یاد دہانی سے مانگنا مقصد نہیں۔ ③ السلام علیکم کہنے کا مقصد انہیں سنانا نہیں بلکہ ان کے لیے سلامتی کی دعا کرنا ہے۔ مخاطب (تم) کا لفظ بولنے کا مقصد اپنے دل کو نصیحت کرنا ہے کہ یہ لوگ کل تک ہمارے اندر موجود تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آج یہ ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ④ موحد امتی نبی ﷺ کے دینی بھائی ہیں کیونکہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں لیکن بھائی ہونے سے درجات کی برابری لازم نہیں آتی۔ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی تھے لیکن جو درجہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا وہ ان کے کسی بھائی کو حاصل نہیں ہوا۔ ⑤ نبی ﷺ امتیوں کو وضو کی علامت سے پہچانیں گے اس لیے انہیں کہ وہ امتیوں کے تمام اعمال دیکھ رہے ہیں۔ ⑥ ”جیش رو“ قافلے کے اس شخص کو کہتے ہیں جو قافلے کے دوسرے افراد سے پہلے پڑاؤ پر پہنچ کر ساتھیوں کے وہاں ٹھہرنے اور ان کی ضروریات مہیا کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تم قیامت کے دن قبروں سے اٹھو گے تو میں تم سے پہلے حوض پر پہنچ چکا ہوں گا تاکہ جب تم پہنچو تو تمہیں حوض کوثر کا پانی ملاؤں۔ ⑦ حوض کوثر سے پانی پینے کے مستحق وہی لوگ ہوں گے جو اسلام پر قائم رہے اور اسلام کی حالت میں فوت ہوئے۔ ⑧ اونٹ

۳۷۔ ابواب الزهد

شفاعت کا بیان

بہت زیادہ پانی پیتا ہے۔ اور عرب میں پانی کم ہوتا تھا اس لیے لوگ اپنے اونٹوں کے لیے حوض تیار کرتے تھے اور انھیں پانی سے بھر دیتے تھے تاکہ ادنت پیاسے نہ رہیں اسی لیے دوسروں کے اونٹوں کو پانی نہیں پینے دیتے تھے۔ اہل بدعت یا مرتد کو اسی طرح حوض کوثر سے پانی پینے سے منع کر دیا جائے گا۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ دَعْوَى الشَّفَاعَةِ

باب: ۳۷۔ شفاعت کا بیان

(التحفة ۳۷)

۴۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوگی ہے اور ہر نبی نے وہ دعا جلدی (دنیا میں) مانگ لی۔ میں نے اپنی دعا کو امت کے حق میں شفاعت کے لیے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ یہ (دعا) امت کے ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوگا۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو فرمایا کہ تمہاری ایک دعا لازماً قبول ہوگی یہی وعدہ ہمارے نبی ﷺ کے لیے بھی ہے۔ ② دعا کی قبولیت اللہ کی مشیت پر منحصر ہے۔ وہ چاہے تو کسی برے سے برے آدمی کی دعا قبول کر لے چاہے تو نبی کی دعا بھی قبول نہ کرے۔ ③ ہر نبی نے دنیا میں کسی نہ کسی موقع پر یہ درخواست کی کہ اے اللہ! میری فلاں خواہش کو وہ دعا قرار دیا جائے جو لازماً قبول ہونے والی ہے چنانچہ اس نبی کی دعا قبول کر کے وہ خواہش پوری کر دی گئی۔ ④ نبی ﷺ نے دنیا میں کسی دعا کو وہ دعا قرار نہیں دیا جس کی قبولیت کا وعدہ ہے اس لیے اس دعا کا حق ابھی باقی ہے۔ ⑤ نبی ﷺ نے امت کی مغفرت کے لیے شفاعت کو اپنی وہ خصوصی دعا قرار دیا ہے۔ یہ دعا قیامت کے دن کی جائے گی اور اہل توحید کے لیے لازماً قبول ہوگی۔ ⑥ نجات کے لیے توحید پر وفات ضروری ہے۔

۴۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وَأَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اولادِ آدم کا سردار ہوں

۴۳۰۷۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب اختفاء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ح: ۱۹۹۰ عن ابن أبي شيبة به.

۴۳۰۸۔ [صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة بني إسرائيل، ح: ۳۱۴۸ من حديث علي بن

زيد، تقدم، ح: ۱۱۶ مطولاً، وقال: "حسن صحيح". ولم ينفرد به، وله شواهد، وروى بعضهم هذا الحديث عن

أبي نضرة عن ابن عباس بطوله.

۳۷۔ ابواب الزہد ... شفاعت کا بیان

ابن حاتم قال: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ
ابْنَ رَزِيدَ بْنَ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا
سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ
الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا
أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ وَلَا فَخْرَ. وَلَوْ أَنَّ
الْحَمْدَ يَبْدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ».

اور کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میری
تبرش ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے میں
شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول
کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن محمد کا
جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔“

فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ نے اپنی خوبیاں خود بیان فرمائی ہیں کیونکہ ان کا تعلق مستحق سے ہے جو
بتائے بغیر معلوم نہیں ہو سکتیں۔ ② ان خاصائص کے بیان کرنے کا مقصد حقیقت حال سے آگاہ کرنا ہے اظہار
فخر نہیں۔ ③ بعض حالات میں اپنی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے
فرمایا: جَاعِلُ لِي عَلَى حَزْآنِي الْأَرْضِ إِنِّي حَصِيظٌ عَلَيْكَ (یوسف ۱۲: ۵۵) ”آپ مجھے ملک کے
خزانوں پر مقرر کرو مجھے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔“ یہ موعودہ خود ستائی میں شامل نہیں۔ ④ نبی ﷺ
تمام انسانوں کے سردار ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں میں سب سے
افضل ہیں چنانچہ تمام انبیاء اور رسولوں سے بھی افضل ہیں اسی لیے جنت کا مقام ”وسیلہ“ اور محشر میں ”مقام
محمود“ رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص ہیں۔ ⑤ جھنڈا بھی قیامت کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا
”محمد کا جھنڈا“ (لواء الحمد) ہے۔ سب کائنات نبی ﷺ کی تعریف کرے گی جب کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی
حمد و ثنائیں گے۔ ⑥ قبروں سے اٹھنا قیامت کی ابتدا ہے اور جنت میں داخلہ اس سلسلے کی انتہا۔ نبی ﷺ کو
ان دونوں میں اولیت کا شرف حاصل ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر قبروں سے اٹھنے میں بھی نبی ﷺ کو اولیت حاصل
ہوگی اور جنت کا دروازہ بھی آپ ﷺ کے لیے کھولا جائے گا۔ ⑦ قیامت کے دن شفاعت اللہ کی اجازت سے
ہوگی۔ نبی ﷺ عرش کے نیچے تعریف لے گا کہ ایک طویل سجدہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ تعریفیں کریں گے
جو پہلے کبھی نہ کی ہوں گی تب رسول اللہ ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور وہ شفاعت قبول بھی کی
جائے گی۔ نبی ﷺ کے بعد دوسرے انبیاء علیہم السلام پھر شہداء حفاظ قرآن اور دوسرے نیک لوگ درجہ بدرجہ
اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت کریں گے۔ ⑧ ان تمام تفصیلات پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانے میں
شامل ہے۔

۴۳۰۹۔ حَدَّثَنَا نَضْرَةُ بْنُ عَلِيٍّ وَإِسْحَاقُ ۳۳۰۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۳۰۹۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب إثبات الشفاعة وأخراج الموحدين من النار، ح: ۳۰۶/۱۸۵ عن نصر بن

۳۷۔ ابواب الزہد

شفاعت کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنمی جو جہنم کے اصل مستحق (اور ہمیشہ اس میں رہنے والے) ہیں وہ تو اس میں نہ مریں گے نہ جہنم کے لیکن کچھ لوگ جنہیں ان کے گناہوں یا غلطیوں کی وجہ سے جہنم پکڑ لے گی وہ انہیں ایک بار فوت کر دے گی حتیٰ کہ جب وہ (جل کر) کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کے حق میں شفاعت کی اجازت مل جائے گی چنانچہ انہیں گروہ گروہ کر کے لایا جائے گا اور جنت کی نہروں (کے کناروں) پر بکھیر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: جنت والو! ان پر پانی ڈالو۔ (پانی ڈالنے سے) وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کی لانی ہوئی مٹی میں دندا نکلتا ہے۔“ (یہ سن کر) حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: لگتا ہے رسول اللہ ﷺ صحرائی میدانوں میں رہتے رہے ہیں۔

ابنِ ابراہیم بن حسیب، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُثَنَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا أَهْلُ النَّارِ، الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ. وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَتْهُمْ إِمَاتَةً. حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ. فَجِيءَ بِهِمْ صَبَايِرَ صَبَايِرَ. فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ. فَقِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِضُوا عَلَيْهِمْ. فَيَبْتَنُونَ نَبَاتِ الْجَنَّةِ تَكُونُ فِي حَوِيلِ السَّيْلِ» قَالَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: تَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَلَادِيَةِ.



🌞 فوائد و مسائل: ① گناہ گار مومن کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ ② اس حدیث میں مذکور وہ سزا پانے والے مومن ہیں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالے جائیں گے خواہ وہ مومنوں کی شفاعت سے نکالے جائیں یا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کسی کی شفاعت کے بغیر نکالے جائیں۔ ③ جنت کا پانی جہنم کے اثرات کا خاتمہ کر دے گا اور نہجیات پانے والے جہنمی دوسرے جہنمیوں کی طرح خوش و خرم اور ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گے۔ ④ سیلاب کا پانی جب زور میں ہوتا ہے تو انداز کے دانے یا جنگلی پودوں کے بیج بھی اس کے ساتھ آ جاتے ہیں پھر جب سیلاب کا پانی اترتا ہے تو اس کے ساتھ آئی ہوئی مٹی چپھے رہ جاتی ہے اور اس میں وہ مندرجہ بالا آگ آتے ہیں۔ ⑤ جب بیج اگتا ہے تو پودا مڑا ہوا کمزور اور زرد ہوتا ہے اسی طرح جب وہ گناہ گار جہنم سے نکلیں گے تو آگ کی وجہ سے جلے ہوئے اور کمزور ہوں گے پھر جنت کے پانی کی وجہ سے ٹھیک ہو جائیں گے۔ ⑥ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے لیکن اللہ کے عذاب سے بھی بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

شفاعت کا بیان

۳۷- ابواب الزہد

۴۳۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكِبَارِ مِنْ أُمَّتِي».

۴۳۱۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے (بھی) ہوگی۔“

فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی مثلاً: جنت میں داخلے کے لیے شفاعت، جہنم سے نکالنے کے لیے شفاعت، بعض مومنوں کی بلندی درجات کے لیے شفاعت وغیرہ۔ ② کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لیے جو شفاعت ہوگی وہ جہنم سے نکالنے کے لیے ہوگی۔ شرک اکبر اور جو کفر اسلام سے خارج کر دیتا ہے اس کفر اور شرک کے مرتکب افراد کے لیے شفاعت نہیں ہوگی اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی سمجھیں اسی طرح اعتقادی منافق بھی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

۴۳۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ خُثَيْمَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ بَيْنِ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ يَصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى. أَثَرُ وَنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ، الْخَطَّائِينَ الْمُتَلَوِّينَ».

۴۳۱۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شفاعت اور آدمی امت کے جنت کے داخلے میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کی اجازت دی گئی تو میں نے شفاعت کو منتخب کر لیا کیونکہ یہ زیادہ افراد کو شامل کرنے والی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ یہ پرہیزگاروں کے لیے ہوگی؟ نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطاکاروں اور (گناہوں میں) تھڑے ہوئے لوگوں کے لیے ہوگی۔“

فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ اپنی امت کے انتہائی خیر خواہ تھے اس لیے امت کے لوگوں کا بھی فرض ہے کہ

۴۳۱۰- [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب منه حديث شفاعة لأجل الكبار من أمتي، ح: ۲۴۳۶ من حديث جعفر به، وقال: "حسن غريب".

۴۳۱۱- [متناہ حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة، منها ما رواه الحسن بن عرفة في جزءه، ح: ۹۳، وقال السندي في الترغيب "إستناد حديث ابن عمر جيد" ۴۴۷/۴.

نبی ﷺ سے محبت رکھیں ان کے احکام کی تعمیل کریں ان کے اسوہ کی پیروی کریں ان پر درود پڑھیں اور ان کے صحابہ کرام جو ﷺ سے محبت رکھیں اور احترام کریں۔ ⑤ آدمی امت کی بجائے شفاعت کی اجازت میں امید ہے کہ زیادہ لوگوں کی مغفرت ہو جائے اس لیے آپ ﷺ نے اسے منتخب فرمایا۔ ⑥ نبی ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن کے تابع ہے اس لیے اللہ ہی سے دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے حق میں شفاعت کی اجازت نبی ﷺ کو حاصل ہوگی۔

۴۳۱۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلَهْمُونَ أَوْ يَهْمُونَ. شَكَ سَعِيدٌ فَيَقُولُونَ: لَوْ نَشَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَأَرَاخَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ. خَلَقَكَ اللَّهُ يَتِيمَهُ. وَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ. فَأَشْفَعْنَا لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ بِرُحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبِذِكْرٍ وَنَشْكُو إِلَيْهِمْ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَ. فَيَسْتَحْشِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا نُوْحًا. فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبِذِكْرٍ سَوَّالَهُ رَبُّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ. وَيَسْتَحْشِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى.

۴۳۱۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ممکن جمع ہوں گے پھر انھیں الہام ہو گا یا فرمایا: وہ مکر مند ہوں گے (حدیث کے راوی) سعید کو شک ہوا ہے۔ جب وہ کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے دربار میں (کسی کی) سفارش پیش کریں تو وہ ہمیں اس جگہ سے (بھٹل کر کے) راحت نصیب فرمائے چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: آپ آدم ہیں جو سب انسانوں کے والد ہیں۔ آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس کے فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا لہذا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کیجیے کہ ہمیں اس مقام سے راحت نصیب فرمائے۔ وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں اور اپنے اس گناہ کا ذکر اور شکایت کریں گے جو ان سے سرزد ہو گیا تھا۔ (جس درخت سے منع کیا گیا تھا) اس کا پھل کھا لیا تھا۔ وہ اپنے رب سے شرم محسوس کریں گے۔ (اور کہیں گے) نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ

تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اس بات کا ذکر کر کے شرم محسوس کریں گے کہ انہوں نے اپنے رب سے ایسا سوال کیا تھا جس کی حقیقت کا انھیں علم نہیں تھا۔ (وہ کہیں گے:) لیکن تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے (براہ راست) کلام فرمایا اور انھیں تورات عطا فرمائی۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ وہ ایک آدمی کے بے گناہ قتل کرنے کا ذکر فرمائیں گے۔ (وہ کہیں گے) لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ لیکن تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیے ہیں۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگ میرے پاس آئیں گے میں چل پڑوں گا۔“ ایک روایت میں ہے: ”میں مومنوں کی دو صفوں کے درمیان سے گزر کر جاؤں گا۔“ اور فرمایا: ”میں اپنے رب کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: محمد! سر اٹھائے! بات کیجیے آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجیے آپ کو دیا

عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسَ بِغَيْرِ النَّفْسِ وَلَكِنْ أَتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنْ أَتُوا مُحَمَّدًا. عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ. قَالَ: فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فَأَمْسِي بَيْنَ السَّمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: ثُمَّ عَادَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ. قَالَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ [لِي]. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي. ثُمَّ يَقَالُ: اِرْزُقْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعُ. وَاسْمَعُ تَعْطُهُ. وَاشْفَعُ تُشْفَعُ. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحْدُ لِي حَدًّا. فَيَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُوذُ الثَّانِيَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي. ثُمَّ يَقَالُ لِي: اِرْزُقْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعُ وَاسْمَعُ تَعْطُهُ. وَاشْفَعُ تُشْفَعُ. فَأَرْزُقُ رَأْسِي. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا. فَيَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُوذُ الثَّالِثَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقَالُ: اِرْزُقْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعُ وَاسْمَعُ تَعْطُهُ. وَاشْفَعُ تُشْفَعُ. فَأَرْزُقُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ

۳۷- أبواب الزهد

أَشْفَعُ. فَيَحْدُ لِي حَدًّا. فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ».

شفاعت کا بیان

جائے گا۔ شفاعت کیجئے! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی! اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر میں دوسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا: محمد! سراٹھائیے! بات کیجئے! آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجئے! آپ کو دیا جائے گا! شفاعت کیجئے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سراٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی! اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر میں تیسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا! اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا! پھر مجھے کہا جائے گا: محمد! سراٹھائیے! بات کیجئے! آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجئے! آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے! آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سراٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اور اللہ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دے گا (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی)۔ پھر میں چوتھی بار جاؤں گا اور

عرض کروں گا: میرے رب! (جہنم میں) صرف وہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک دیا ہے۔“

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آدمی جہنم سے نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ایک ذرے کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔“

قَالَ يَقُولُ فَتَادَهُ عَلَى أَكْثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ : وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ . وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ . وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .»

🌟 فوائد و مسائل: ① قیامت کے مراحل انتہائی شدید ہوں گے لہذا ان مراحل میں آسانی کے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی اور برائیوں سے زیادہ سے زیادہ پرہیز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ② انبیائے کرام پر بھی قیامت کے دن خشیت الہی کی کیفیت کا غلبہ ہوگا اس لیے انہیں اپنی معاف شدہ لغزشیں بھی بڑے گناہوں کی طرح خطرناک محسوس ہوں گی۔ ③ لوگ انبیائے کرام کو ان کا بلند مقام اور ان کے فضائل یاد دلا کر کوشش کریں گے کہ وہ اللہ سے شفاعت کریں لیکن ہر نبی دوسرے نبی کے پاس جانے کا مشورہ دیتے ہوئے خود شفاعت کرنے سے معذرت کر لے گا۔ ④ شفاعت کبریٰ کا مقام حضرت محمد ﷺ کے لیے مخصوص ہے اس لیے جب نبی ﷺ سے عرض کیا جائے گا تو آپ معذرت نہیں کریں گے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پوری طرح موجود ہوگا اس لیے براہ راست اصل مقصود عرض کرنے کی بجائے پہلے سجدہ کر کے اللہ کی حمد و ثانیان فرمائیں گے۔ ⑥ سجدہ بندے کو رب کا قرب بخشنے والی عظیم عبادت ہے اور دعا کے آداب میں یہ شامل ہے کہ پہلے حمد و ثناء کی جائے اور درود پڑھا جائے پھر دعا کی جائے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب فرمائیں گے پھر مقام شفاعت پر تشریف لے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور شہنشاہ ہے اور نبی ﷺ اس کے ایک مقرب بندے ہیں جو درخواست پیش کر سکتے ہیں اور قبولیت کی امید رکھ سکتے ہیں لیکن اللہ کے حکم کے برعکس کچھ نہیں کر سکتے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے اس لیے اللہ کی جو تعریفیں اس وقت کریں گے وہ اسی وقت سکھائی جائیں گی پہلے سے معلوم نہیں ہوں گی۔ ⑨ رسول اللہ ﷺ بھی

۳۷۔ أبواب الزهد۔

شفاعت کا بیان

اللہ کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں فرمائیں گے اور جب اجازت ملے گی تو وہ بھی لائحہ و نہیں ہوگی۔ ⑤ سب لوگوں کا ایمان برابر نہیں ہوتا بلکہ کم و بیش ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص کے ایمان میں بھی اس کے اعمال کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جنہیں قرآن نے روک دیا ہے وہ نبی پر ایمان نہ لانے والے اور شرک اکبر کے مرتکب اور اعتقادی منافق ہیں جن پر جنت حرام ہے۔ ان کے حق میں کسی کو شفاعت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۴۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ:

۴۳۱۳۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تین قسم کے افراد شفاعت کریں گے: پہلے انبیاء کرامؑ پھر علماءؒ پھر شہداء۔“

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلَاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي بِنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ».

۴۳۱۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امامؑ ان کا خطیبؑ اور ان میں سے (پہلے) شفاعت کرنے والا ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔“

۴۳۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقْمِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ. غَيْرَ فَخْرٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① امام سے مراد قائد اور پیشوا ہے نماز کی امامت مراد نہیں۔ ② جب تمام انبیاء خاموش ہو جائیں گے تب نبی ﷺ ان کی نمائندگی فرماتے ہوئے کام فرمائیں گے۔ ③ سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ شفاعت فرمائیں گے پھر دوسرے انبیاء و رسل شفاعت فرمائیں گے۔

۴۳۱۳۔ [إسناده موضوع] أخرجه العقبلي: ۳/ ۳۶۷ من حديث أحمد بن يونس به، وضعفه العراقي، والبوصيري * عبدة تقدم حاله، ح: ۱۲۴۲، وعلاق مجهول (تقريب).

۴۳۱۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، المتابع، باب "سلوا الله لي الوسيلة... الخ"، ح: ۳۶۱۳ من حديث ابن عقيل به مطولاً، وقال: "حسن صحيح غريب"، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد.

۴۳۱۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً کچھ لوگ میری شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے انھیں جہنمی کہا جائے گا۔“

۴۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيِّ، عَنْ عَمْرَانَ بْنِ الْخُصَنِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي. يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

🌟 فوائد و مسائل: ① انھیں جہنمی اس معنی میں کہا جائے گا کہ وہ جہنم سے نکلے ہوئے ہیں جیسے اگر کوئی شخص ایک شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہائش اختیار کر لے تو عموماً اسے پہلے شہر کی طرف منسوب کر کے یاد کیا جاتا ہے۔ ② یہ نام اس لیے ہے کہ انھیں اللہ کی نعمت یاد رہے اور انھیں خوشی حاصل ہو اس سے مشغولان کی تحقیر نہیں دیے بھی جنت میں غم، فکر اور پریشانی کا جو نہیں ہوگا۔

۴۳۱۶۔ حضرت عبداللہ بن ابی جعداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ بنو قیس (کی تعداد) سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ آپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے علاوہ (کوئی اور ہے۔)“

۴۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَدَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: «سِوَايَ».

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا: کیا یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے آپ نے خود سنی ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خود سنی ہے۔

قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ.

🌟 فوائد و مسائل: ① شفاعت کرنے والے مومن کا وجہ جتنا زیادہ بلند ہوگا اسے اتنے ہی زیادہ افراد کی

۴۳۱۵۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ج: ۶۵۶۶ من حديث يحيى به.

۴۳۱۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب وبعض من يشفع له أ، ج: ۲۴۳۸ من حديث خالد الحذاء به، وقال: "حسن صحيح غريب".

شفاعت کی اجازت ملے گی حتیٰ کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی کی شفاعت سے ایک قبیلہ کی تعداد سے زیادہ افراد کو معافی مل جائے۔ ① بنو قسیم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ یہ اتنی جس کی شفاعت سے آٹھ لوگوں کو جہنم سے نجات ملے گی ممکن ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

۴۳۱۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا
صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ :
سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَوْفَ
ابْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ : « أَتَذَرُونَ مَا خَيْرَ نَبِيٍّ رَبِّيَ الْمَلَكَةُ ؟ » قُلْنَا :
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ . قَالَ : « فَإِنَّهُ خَيْرَ نَبِيٍّ بَيْنَ
أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ ، وَبَيْنَ
السَّفَاعَةِ . فَاخْتَرْتُ السَّفَاعَةَ » قُلْنَا :
يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنا مِنْ أَهْلِهَا .
قَالَ : « هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ » .

☀️ فوائد و مسائل: ① شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جو اسلام پر قوت ہو۔ ② شفاعت کی امید پر گناہ کرتے چلے جانا عقل مند کی نہیں کیونکہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں ایمان کی نعمت چھن بھی سکتی ہے۔ ③ مزید فوائد کے لیے ملاحظہ فرمائیں حدیث: ۳۳۱۱۔

(المعجم ۳۸) - **بَابُ صِفَةِ النَّارِ** باب: ۳۸ - جہنم کی کیفیات

(التحفة ٣٨)

۴۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
۴۳۱۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

٤٣١٧- [استاذ صحيح] أخرجه الطبراني: ١٨/٦٨، ٦٩، ح: ١٢٦ من حديث هشام بن مطولاً، وتابعه بشر بن بكر عند الحاكم، وصححه: ١/١٤، ١٥، ٦٦ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق عند الترمذي، ح: ٢٤٤٢، وابن حبان، ح: ٢٥٩٢-٢٥٩٤، والحاكم: ٢/٦٧ وغيرهم.

٤٣١٨- [[إسناده ضعيف جداً]] لا يرفع تقدم حاله، ح: ١٤٨٥، وتابعه الحسن عند الحاكم: ٥٩٣/٤، ووضحه، وتوقعه الذهبي بقوله: حسن (لعله جسر بن فرقد)، وأبو بكر (ابن بكار) قال النسائي: ليس بثقة وسنده مضطرب، وحديث البخاري، ح: ٣٢٦٥، ومسلم، ح: ٢٨٤٣، يعني عنه.

۳۷- ابواب الزہد

جہنم کی کیفیات کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور اگر اسے دوبار پانی کے ساتھ بھجایا نہ گیا ہوتا تو تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ اور یہ (دنیا کی آگ) اللہ سے دعا کرتی ہے کہ اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے۔“

نُصِبَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نَفْعِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. وَلَوْ لَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالنَّاءِ مَرَّتَيْنِ، مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا. وَإِنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا».

نواحد مسائل: ① ستر کا عدد عربی زبان میں کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی جہنم کی آگ دنیا کی آگ کی نسبت بے انتہا گرم ہے۔ اور حقیقی معنی مراد لینا بھی ممکن ہے یعنی اس کی حرارت اس حرارت کا ستر واں حصہ ہے۔ ② دنیا کی آگ سے جہنم کی آگ کو یاد کرنا چاہیے تاکہ گناہوں سے بچنا ممکن ہو۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ اس کی بابت صحیح اور راجح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت مکمل صحیح نہیں بلکہ اس کا پہلا حصہ ”تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“ شواہد کی بنا صحیح ہے جبکہ دوسرا حصہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا کوئی صحیح شواہد موجود نہیں جیسا کہ دیگر محققین نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعیفہ: رقم: ۳۲۸)

۳۳۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: یا رب! میرے ایک حصے نے دوسرے کو کھالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دوساٹس مقرر کر دیے۔ ایک ساٹس سردی کے موسم میں اور ایک ساٹس گرمی کے موسم میں۔ تمھیں جب سخت سردی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس کی شدید سردی کی وجہ سے

۴۳۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْتَكَيْتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكُلُ بَعْضِي بَعْضًا. فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ: نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ. فَمِلَّةٌ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ، مِنْ

۴۳۱۹- [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب ما جاء أن النار نفسين... الخ، ح: ۲۵۹۲ من حديث الأعمش به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه عاصم بن بهللة عن أبي صالح به عند الدارمي: ۲/ ۳۴۰، ح: ۲۸۴۹، وله شواهد كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۷- أبواب الزهد

جہنم کی کیفیات کا بیان

زَمْهَرِيرُهَا. وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، ہے۔ اور جب تمہیں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس کی شدید گرمی کی وجہ سے ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اپنے خالق کا شعور رکھتی ہیں اس لیے اس کی عبادت کرنی اور اس کے احکام کی تعمیل کرنی ہیں۔ ② جہنم اور جہنم بھی با شعور مخلوقات ہیں۔ قرآن مجید میں جہنم کے غصے کا ذکر ہے۔ (دیکھیے: سورہ ملک ۸: ۸۱) ③ جہنم کی حرارت اتنی شدید ہے کہ خود جہنم کے لیے ناقابل برداشت ہے اس لیے اسے اجازت دی گئی ہے کہ سال میں دو بار گرم اور سرد ہوا خارج کر کے اس شدت میں قدرے تخفیف کر لے۔ ④ کرۂ ارض پر گرمی کے موسم میں سخت گرمی کی لہر اور سردی کے ایام میں سخت سردی کی لہر ایک معروف اور محسوس حقیقت ہے۔ اس کے کچھ ظاہری اسباب ہیں جن سے سائنس دان واقف ہیں لیکن اس کے کچھ باطنی اور غیر مادی اسباب بھی ہیں جن کا علم صرف نبی ﷺ کے بتانے سے ہوا ہے۔ ⑤ دنیا میں جہنم آنے والے واقعات کے ظاہری اور سائنسی اسباب کے ساتھ ساتھ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں جن کا اندازہ ظاہری اسباب سے نہیں ہو سکتا مثلاً: صدقہ کرنے سے مال میں اضافہ ہونا تجارت میں جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے سے مال میں بے برکتی کا ہونا اسلام کی وجہ سے محبت کا پیدا ہونا وغیرہ ان پر ایمان رکھنا چاہیے۔



۴۳۲۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْبَكْتَرِ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَوْقَدَتْ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَيَّضَتْ. ثُمَّ أَوْقَدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَخْمَرَتْ. ثُمَّ أَوْقَدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَسْوَدَتْ. فَبَيَّ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ».

۳۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جہنم (کی آگ) ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی، پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی۔ (اب) وہ تاریک رات کی طرح سیاہ ہے۔“

۴۳۲۱- حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۳۲۰- [مسند ضعیف] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب منه في صفة النار أنها سوداء مظلمة، ح: ۲۵۹۱ عن العباس بن مالك، وانظر، ح: ۲۵۵۷، لعلته، وقال أبو هريرة: "أترونها حمراء كئناكم هذه؟" إلهي أسود من الغار والغار الزفت، أخرجه مالك: ۹۹۴/۲، وإسناده صحيح، وقال الباجي: حكمه الرفع.

۴۳۲۱- [صحیح] رواه ثابت البناني عن أنس بن مالك، صفة المنافقين، باب صبيغ أنعم أهل الدنيا في النار، وصيغ أشدهم بؤساً في الجنة، ح: ۵۵/۲۸۱۷.

۳۷۔ ابواب الزہد

جہنم کی کیفیات کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اس کافر کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والا تھا (جس کی زندگی سب سے زیادہ عیش و عشرت خوشیوں اور نعمتوں میں گزری۔) پھر کہا جائے گا: اسے آگ میں ایک غوطہ دو۔ اسے اس میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی نعمت (اور راحت) بھی حاصل ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں مجھے (زندگی بھر) کوئی نعمت (یا راحت) حاصل نہیں ہوئی۔ اور اس مومن کو لایا جائے گا جس پر سب سے زیادہ سخت مصیبتیں اور آزمائشیں آئیں۔ کہا جائے گا: اے جنت میں اس کی نعمتوں کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ۔ اسے جنت کی ایک جھلک دکھا کر لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی مصیبت اور آزمائش بھی آئی تھی؟ وہ کہے گا: مجھے تو (زندگی بھر) کبھی کوئی مصیبت یا آزمائش (اور تکلیف) نہیں آئی۔“

❦ فوائد و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی مختصر زندگی ہے۔ اس کے مقابلے میں عیش و عشرت کی مدت انتہائی طویل ہے اور عیش و عشرت کے بعد جنت اور جہنم کی زندگی کبھی ختم نہ ہونے والی دائمی زندگی ہے۔ ② جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کے برابر بھی نہیں۔ اسی طرح دنیا کی تکلیفوں اور جہنم کے عذابوں کی کیفیت ہے۔ ③ دنیا کی ان نعمتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کو تاراض کر لینا بہت بڑی حماقت ہے جو آخرت کے مقابلے میں انتہائی حقیر بھی ہیں، ناقص بھی اور عارضی بھی۔

۴۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : حَدَّثَنَا عِيسَى : ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کافر (جہنم میں) جسمانی طور

۴۳۲۲۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل العلتين، انظر، ج: ۴، ۸۵۴، ۳۷، وغيرهما، وقال زيد بن أرقم في حديثه: "إن الرجل من أهل النار ليعظم للنار حتى يكون الضرس من أضراسه كاحد"، أحمد: ۳۶۷/۴، وإسناده صحيح، وأصله في صحيح مسلم، ج: ۲، ۲۴۰۸، وجاء عنده، ج: ۲، ۲۸۵۱، قال رسول الله ﷺ: "ضرس الكافر - وأوناب الكافر - مثل أحد وغلظ جلده مسيرة ثلاث"،

۳۷۔ ابواب الزہد

جہنم کی کیفیات کا بیان

پر) بہت بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ اس کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہو جائے گی۔ اور اس کا جسم اس کی ڈاڑھ سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا (دنیا میں) کسی کا جسم اس کی ڈاڑھ سے بڑا ہوتا ہے۔“

ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعُوفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ لَيُعْظَمُ حَتَّىٰ إِنَّ ضَرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ. وَفَضِيلَةُ جَسَدِهِ عَلَىٰ ضَرْسِهِ، كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أُحُدٍكُمْ عَلَىٰ ضَرْسِهِ».

نوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ حدیث کا پہلا جملہ «إِنَّ الْكَافِرَ..... مِنْ أُحُدٍ» شواہد کی بنا پر صحیح ہے نیز محققین کی بھی مذکورہ روایت کے بارے میں یہی رائے ہے۔ تاہم مذکورہ روایت کا صرف پہلا جملہ ہی صحیح ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للآلباني رقم: ۶۰۱ والموئسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۳/۳۳) ② جہنمیوں کے جسموں کا بڑا ہونا بھی عذاب ہی کی ایک صورت ہے۔ ③ قرآن مجید میں ہے کہ مجرموں کو تنگ مقام میں ڈالا جائے گا۔ دیکھیے: (الفرقان: ۱۳) جسم بڑا ہونے کی وجہ سے بھی چمک ٹھک محسوس ہوگی۔ ④ تداومت کو اتنا بڑا کرنے کا مقصد عذاب میں اضافہ کرنا ہے۔



۴۳۲۳۔ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک رات حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا۔ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ اس رات حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں وہ فرد بھی ہے جس کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ مسفر (کے افراد کی تعداد) سے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ اور میری امت میں وہ فرد بھی ہے جو جہنم میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کا

۴۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ. فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أَقِيْشٍ. فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُصْرٍ. وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يُعْظَمُ لِنَارٍ حَتَّىٰ يَكُونَ أَحَدُ زَوَايَاهَا».

ایک کو نہ بن جائے گا۔“

فوائد ومسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی کے ہاں جاتے تھے یا جب صحابہ و تابعین کی آپس میں ملاقات ہوتی تھی تو وہ فضول باتیں کرنے کی بجائے احادیث سنتے اور سناتے تھے اور دین کے مسائل سے لگے رہتے تھے۔ ② جہنم کا کوہ بننے کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ اسے قید کیا جائے گا اس کو ٹھنڈی کا ایک حصہ اس کے جسم سے بھر جائے گا۔ واللہ اعلم۔

۴۳۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا چنانچہ وہ اتار دیکھیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتیٰ کہ ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے۔ اگر ان (آنسوؤں) میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بھی (آنسوؤں کی نہریں) بننے لگیں۔“

۴۳۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ. فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطَعَ الدَّمُوعُ. ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ حَتَّى يَصْبِرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْدُودِ. لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَحَرَّتْ».

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ محققین نے اس کی بابت وضاحت کی ہے تاہم حدیث میں مذکورہ جملے [حَتَّى يَصْبِرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْدُودِ] کے سوا باقی روایت کا ایک شاہد مستدرک حاکم میں موجود ہے اور اس کی سند بھی حسن ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تاہم مذکورہ روایت اس جملے: ”جہنمیوں کے رونے کی وجہ سے ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے“ کے سوا صحیح ہے۔ حریذ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للالباني، رقم: ۱۶۷۹) ② جہنم میں طرح طرح کے عذاب ہیں جن میں ایک عذاب غم اور آنسوؤں کا بھی ہے جس کی وجہ سے رونا آتا ہے۔ ③ دنیا میں رونے سے غم ہلکا ہو جاتا ہے لیکن جہنم میں رونا بھی ایک عذاب ہوگا لہذا اس سے غم میں تخفیف نہیں ہوگی۔ ④ دنیا میں اللہ کے خوف سے رونے سے آخرت میں جنت ملتی ہے۔ دنیا میں غفلت کی زندگی پس نہس کر گزارنے والے جہنم میں زیادہ روئیں گے۔

۴۳۲۴- [إسناده ضعيف] وانظر، ح: ۱۶۸۰، ۱۰۸۰، لمثبه، وأخرج الحاكم: ۶۰۵/۴ من حديث أبي موسى رفعه: «إن أهل النار ليكونون حتى لو أجريت السفن في دموعهم لحرّت وإنهم ليكونون الدم»، يعني مكان الدمع وصححه، ووافقه الذهبي، وسنده حسن.

۳۷۔ ابواب الزهد

جہنم کی کیفیات کا بیان

۳۳۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔“ پھر فرمایا: ”اگر تو زم کا ایک قطرہ زمین پر نکال دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی خراب کر دے پھر اس کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا؟“

۴۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (ابن عمر: ۱۰۲) «وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّهْقِ قَطِرَتْ فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ. فَكَيْفَ يَمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟»

۳۳۲۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آگ آدم علیہ السلام کے بیٹے کو کھا جائے گی“ سوائے سجدوں کے نشان کے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کا نشان کھانا حرام فرمادیا ہے۔“

۴۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاسِطِيِّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ [عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ. حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① مومن گناہ گار جو جہنم میں جائے گا وہ اپنی سزا بھگتنے کے بعد جل کر کوئلہ ہو جائے گا تاہم بعد میں وہ زندہ ہو کر جنت میں جائے گا۔ (حدیث: ۳۳۰۹) زیر مطالعہ حدیث میں ایسے ہی مومن کا ذکر ہے جسے سجدے کے نشان کی وجہ سے پہچان کر جہنم سے نکالا جائے گا۔ ② بے نماز کے چہرے پر سجدے کا نشان نہیں ہوگا اس لیے فرشتے اسے جہنم سے نہیں نکالیں گے جب کہ دوسرے گناہ گاروں کو وہ اللہ کے حکم سے جہنم سے نکال لیں گے۔

۴۳۲۵۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب ماجاء في صفة شراب أهل النار، ح: ۲۵۸۵ من حديث شعبة، وقال: "حسن صحيح".
۴۳۲۶۔ أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول الله تعالى: "وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة"، ح: ۷۴۳۷، ومسلم، الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ح: ۲۹۹/۱۸۲ من حديث إبراهيم بن سعد به مطولاً.

۳۷- ابواب الزهد

۴۳۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ. فَيَقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ خَائِفِينَ وَحَلِيلِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. ثُمَّ يَقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ فَرَجِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ. فَيَقَالُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ. هَذَا الْمَوْتُ. قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيَذْبَعُ عَلَى الصِّرَاطِ. ثُمَّ يَقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كَلَامُهُمَا: خُلُودٌ فِيمَا تَجِدُونَ. لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا».

جنت کی کیفیات کا بیان

۴۳۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن موت کو لاکر پہلے صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: جنت والو! وہ ڈرتے ڈرتے جھانکیں گے۔ انھیں خوف ہوگا کہ انھیں اس جگہ (جنت) سے نکال نہ دیا جائے جہاں وہ موجود ہیں۔ پھر کہا جائے گا: جہنم والو! وہ خوش ہو کر جھانکیں گے انھیں (اس امید کی وجہ سے) خوشی ہوگی کہ انھیں اس جگہ سے نکال لیا جائے گا جہاں وہ موجود ہیں۔ (پھر) کہا جائے گا: کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں یہ موت ہے۔ پھر اللہ کے حکم سے اس (موت) کو پہلے صراط پر ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں گروہوں سے کہہ دیا جائے گا: تم جس چیز میں ہو اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ اس میں کبھی موت نہیں آئے گی۔"

🌞 فوائد و مسائل: ① موت ایک وجودی چیز ہے جو قیامت کے دن محسوس شکل میں سامنے آئے گی۔ ② موت کو محسوس شکل میں ظاہر کر کے ذبح کرنے کا یہ مقصد ہے کہ دونوں فریقوں کو موت کے شتم ہو جانے میں کوئی شک نہ رہے۔ ③ موت کا ذبح ہو جانا اہل جنت کے لیے مزید خوشی کا باعث ہوگا اور اہل جہنم کے لیے مزید غم کا باعث ہوگا۔ ④ یہ اعلان اس وقت کیا جائے گا جب شفاعت کی وجہ سے نجات پانے والے جنت میں جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کے لیے غلو دکا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

(التحفة ۳۹)

۴۳۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: "يُقَامَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْتٌ كَوْنُهَا كَوْنُ الْمَوْتِ الْيَوْمِيِّ، وَصَحَّحَ الْبُوصَيْرِيُّ، وَهِيَ شَوَاهِدٌ كَثِيرَةٌ جَدًّا."

۴۳۲۷- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۲۶۱، ۳۷۷، ۵۱۳ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة جداً.

۴۳۲۸- أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين" ح: ۴۷۷۹ تعليقاً من حديث أبي معاوية به، وتابعه أبو أسامة عن الأعمش حدثنا أبو صالح به، البخاري، ح: ۴۷۸۰، ومسلم، الجنة ۴۰

۳۷۔ ابواب الزہد

جنت کی کیفیات کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک آیا ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے: جن نعمتوں اور لذتوں کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے دی ہے وہ چھوڑو (اس حدیث میں وہ مراد نہیں بلکہ ان سے عظیم تر انعامات مراد ہیں) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَلَا نُعَلِّمُ نَفْسًا مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ”کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمِنْ بَلَدٍ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ. (إِقْرَأُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ: ﴿فَلَا نُعَلِّمُ نَفْسًا مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

(الحجۃ: ۱۷)



حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ اس آیت میں ﴿مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ ”آنکھوں کی ٹھنڈک“ (ٹھنڈک کے اسباب) پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُهَا: مِنْ قُرَّاتٍ أَعْيُنٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان انہی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جو اسے حاصل ہوں یا ان سے ملتی جلتی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جب کہ جنت کی نعمتیں ان سے بالکل منفرد اور انوکھی ہیں۔ ② جنت کی بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن کی ہم نام اشیاء دنیا میں پائی جاتی ہیں مثلاً: مختلف پھل اور میوے پرندوں کا گوشت، طرح طرح کے مشروبات وغیرہ ان میں بھی دنیا کی نعمت اور جنت کی نعمت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان کے علاوہ بہت سی ایسی نعمتیں ہیں جن کا ہم تصور ہی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کی نعمتوں سے کسی طرح بھی مشابہ نہیں۔ ③ کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اس سے مراد دنیا میں موجود انسان اور جن ہیں۔ انھوں نے یہ نعمتیں نہ دیکھیں نہ سیں، جو حضرات فوت یا شہید ہو کر جنت میں پہنچ گئے وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ④ جنت کی ہر نعمت خالص مسرت اور

۳۷۔ ابواب الزہد جنت کی کیفیات کا بیان

خوشی کا باعث ہے۔ دنیا کی چیزوں کی طرح ان کے حصول کے لیے مشقت اور تکلیف اور حصول کے بعد گم ہونے چوری ہونے یا ختم ہونے کا خطرہ یا ان کے استعمال کے کچھ گمنی ناپسندیدہ اثرات (جیسے زیادہ کھالینے سے پیٹ کی تکلیف وغیرہ) بالکل نہیں۔ ⑤ قرآن مجید کے بعض الفاظ کو ایک سے زیادہ طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ طریقہ معتبر انداز سے مروی ہو۔ علمائے قراءت و تجوید نے ایسے کلمات اور ان کو پڑھنے کے طریقے بیان کر دیے ہیں۔ ان سے ہٹ کر پڑھنا جائز نہیں۔

۴۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ حُجَّاجٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «أَشْبَرُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا
عَلَيْهَا».

۴۳۳۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حضرت اسلم بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے
حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ مَطْلُوبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَوْضِعٌ سَوِطٌ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

❦ فوائد و مسائل: ① گھوڑے کو چلانے کے لیے سوار جو چاہے اور کوڑا استعمال کرتا ہے وہ زمین پر رکھا جائے تو بہت کم جگہ گھیرتا ہے۔ دنیا میں اتنی ہی زمین کی کوئی اہمیت نہیں لیکن جنت کا اتنا سا حصہ بھی بے انتہا قیمتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتیں ابدی ہیں جب کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت ختم ہونے والی ہے۔ ② کرۂ ارض کا رقبہ کروڑوں مربع میل ہے۔ انسان کے لیے اس کی مٹی بھی قیمتی ہے۔ ہم زمین کا ایک چھوٹا سا خالی ٹکڑا لاکھوں روپے دے کر خریدتے ہیں پھر اس پر حزیں اخراجات کے بعد مکان تعمیر ہوتا ہے۔ زمین کے اندر بہت سی اقسام کی معدنیات کے پیش بہا خزانے موجود ہیں۔ سونے کی کسی ایک کان یا پٹرول کے ایک کنویں کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے جب کہ زمین میں سونے سے زیادہ قیمتی معدنیات کے عظیم ذخائر موجود ہیں۔ زمین پر موجود درختوں، فصلوں، جڑی بوٹیوں، مویشیوں اور جنگلی جانوروں وغیرہ میں سے کسی ایک کی کل مقدار اور

۴۳۲۹۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، وانظر، لعلله، ح: ۱۸۶۴، ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، ۳۷.

۴۳۳۰۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب فضل و بائط يوم في سبيل الله، ح: ۲۸۹۲، ۳۲۵۰، ۶۴۱۵ من

حديث أبي حازم به.

۳۷۔ ابواب الزہد جنت کی کیفیات کا بیان

قیمت کا اندازہ لگانا چاہیں تو حساب ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ سمندر میں جو حیوانی نہایت اور معدنی دولت موجود ہے وہ خشکی کے خزانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ان تمام دولتوں کی مجموعی مقدار کس قدر ہو سکتی ہے؟ انسان اس کا سادہ سا اندازہ لگانے سے بھی عاجز ہے۔ لیکن یہ سب خزانے مل کر بھی جنت کے چنانچ کے کلزے کی قیمت نہیں بن سکتے۔ ⑤ کم سے کم درجے کے جنتی کو جنت میں دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت سے کئی گنا زیادہ جگہ ملے گی۔ اس میں طرح طرح کے محلات بھی ہوں گے ہر قسم کے پھل اور میوے بھی ہوں گے اور بے شمار نعمتیں ہوں گی۔ کتنا کم عقل ہے انسان کہ دنیا کے معمولی سے مفاد پرستی عظیم دولت، عزت، عظمت اور شان قربان کر دیتا ہے۔

۴۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَنَّةُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ. كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَإِنْ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنْ أَوْسَطُهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنْ الْعَرْشُ عَلَى الْفِرْدَوْسِ. مِنْهَا تُنْفَجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ».

۴۳۳۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”جنت کے سو درجے ہیں۔ ہر درجہ اتنا بلند و بالا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ سب سے بلند جنت الفردوس ہے۔ جنت کا درمیانی (یا اعلیٰ ترین) مقام فردوس ہے۔ عرش الہی فردوس پر ہے۔ اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں اس لیے تم جب اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مومن ایمان اور اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ اسی انداز میں جنت میں بہت سے درجات ہیں جو ایک دوسرے سے اعلیٰ اور عمدہ ہیں۔ ② جنت کے بلند درجات کے حصول کی کوشش کرنا شرعاً مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (آل عمران ۱۳۳) اور جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ ③ جنت الفردوس سب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ ④ اللہ کا عرش اس کی ایک مخلوق ہے جو حقیقی وجود رکھتی ہے لہذا اس سے اللہ کی قدرت، شان، حکومت و اقتدار وغیرہ مراد لینا درست نہیں۔ ⑤ اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ نعمت مانگنی چاہیے خاص طور پر جنت الفردوس کا سوال کرنا چاہیے تاکہ انبیاء کے کرام ﷺ اور خاص طور پر حضرت

۴۳۳۱۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في صفة درجات الجنة، ح: ۲۵۳۰ من حديث زيد بن مزلو، وقال: 'عطاء لم يدرك معاذ بن جبل'، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۲۵۳۱، وإسناده حسن، ورواه عطاء بن يسار عن أبي هريرة نحوه (البخاري)، وعبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة به، أحمد: ۳۳۵، ۳۳۹.

۳۷۔ ابواب الزہد جنت کی کیفیات کا بیان

محمد ﷺ کے پردوں میں جگہ مل جائے۔ ⑤ جنت کا مالک اللہ ہے۔ اس کے لیے درخواست بھی اللہ ہی سے کرنی چاہیے۔ کسی نبی یا ولی سے نہیں۔ نبی ﷺ بھی اللہ سے جنت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (منہجہ حدیث: ۲۸۴)

۴۳۳۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”کیا کوئی ہے جو حصولِ جنت کے لیے کمر کس لے؟ کیونکہ جنت کی کوئی مثال نہیں۔ رب کعبہ کی قسم! اس میں تو جگمگ کرتا نور ہے لہلہاتے ہوئے خوشبودار پودے ہیں مضبوط (اور بلند دایلا) محل ہیں بھٹی نہریں ہیں کپے ہوئے بے شمار پھل ہیں حسین و جمیل (خوبصورت) بیوی ہے کپڑوں کے بہت سے جوڑے ہیں جہاں بلند دایلا محفوظ اور دلکش گھروں میں ہمیشہ نعمتوں اور خوشیوں میں رہنا ہے۔“ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! ہم اس کے لیے تیاری کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہو! ان شاء اللہ“ پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور اس کی ترغیب دلائی۔

۴۳۳۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الزَّيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَاظِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «أَلَا مَشْمَرٌ لِّلْمَجَنَّةِ؟ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا. هِيَ، وَرَبِّ الْكُعْبَةِ نُورٌ بَيِّنٌ أَلَا، وَرِيحَانَةٌ تَهْتَرُ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهْرٌ مُطَرَّدٌ، وَقَاقِحَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَخَلْلٌ كَثِيرٌ، فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ. فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ قَالُوا: نَحْنُ! الْمُشْمَرُونَ لَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ» ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَخَصَّ عَلَيْهِ.

۴۳۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کی شکلیں چودھویں کے چاند کی طرح (خوبصورت) ہوں گی۔ ان کے بعد داخل ہونے والے

۴۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

۴۳۳۲۔ [إسناده ضعيف] وصححه ابن حبان، ح: ۲۶۲۰ * الضحاک المعافری وثقه ابن حبان وحده، وقال المنذري: مجهول، وقال الذهبي: لا يعرف، وله شاهد ضعيف جدًا عند الخطيب: ۲۵۲ / ۴.

۴۳۳۳۔ أخرجه البخاري، أحاديث الأبياء، باب خلق آدم وذريته، ح: ۳۳۲۷، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر، وصفاتهم وأزواجهم، ح: ۲۸۳۴ / ۱۵ من حديث عمارة به.

۳۷- أبواب الزهد

جنت کی کیفیات کا بیان

الْجَنَّةُ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى صَوِّ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً. لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَسِحُطُونَ وَلَا يَتَغَيَّلُونَ. أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ. وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ. وَأَزْوَاجُهُمُ الْخُورُ الْعَيْنُ. أَخْلَافُهُمْ عَلَى خَلْقِي رَجُلٍ وَاحِدٍ. عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ أَدَمَ، سِتُونَ ذِرَاعًا.

اتنے روشن ہوں گے جیسے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والا روشن ستارہ۔ انھیں نہ پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی نہ ناک نگیں گے اور نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ان کا پسینہ کستوری (کی طرح خوشبودار) ہوگا۔ ان کی انگلیٹیوں میں (جلانے کے لیے) عود کی (خوشبودار) لکڑی ہوگی۔ ان کی بیویاں موئی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان کی عادات ایک آدمی کی عادات کی طرح (ایک دوسرے سے مشابہ) ہوں گی۔ وہ اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و صورت پر (قدمیں) ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے۔“

(۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ابو معاویہ عن الأعمش عن ابی صالح کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن فضیل عن عمہ کے روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل جنت کو حسن و جمال ان کے اعمال و درجات کے مطابق ملے گا۔ ② بلند درجات کے حامل مومن دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ③ سب سے پہلے داخل ہونے سے مراد انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد دوسروں سے پہلے داخل ہے یا امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے داخل ہونے والے افراد مراد ہیں۔ ④ پیشاب پاخانہ وغیرہ دنیا کی مادی غذا کا غیر مفید جز ہے۔ جنت کی غذاؤں میں کوئی ایسا جز شامل نہیں ہوگا اس لیے وہ مکمل طور پر ہضم ہو کر جز و بدن بن جائیں گی اور نقصانے حاجت کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ⑤ خوشبو بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ دنیا میں اگر عتی وغیرہ کی صورت میں اس کے مختلف مظاہر موجود ہیں۔ جنت میں بھی یہ نعمت موجود ہوگی چنانچہ اس مقصد کے لیے بہترین قسم کی خوشبودار لکڑی موجود ہوگی جو انگلیٹیوں میں جلانی جائے گی۔ ⑥ عربی میں لفظ حور جمع ہے حورا اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کا سفید حصہ خوب سفید اور سیاہ حصہ خوب سیاہ ہو اہل عرب کے نزدیک یہ چیز حسن و خوبی میں شامل تھی۔ حدیث میں اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جنت میں مومنوں کے لیے پیدا کی ہیں جو حسن



۳۷۔ ابواب الزہد

جنت کی کیفیات کا بیان

صورت اور حسن سیرت میں بے مثال ہیں۔ ⑤ ساتھی اخلاق و عادات اور پسند ناپسند میں جس قدر ہم خیال ہوں ان کی دوستی اتنی ہی گہری اور پختہ ہوتی ہے۔ اہل جنت ہم خیال اور ہم ذہن ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت محبت رکھیں گے۔ ان میں کوئی اختلاف اور جھگڑا نہیں ہوگا۔ ⑥ تمام جنسی پورے قد کاٹھ کے اور حسین و جمیل ہوں گے۔ ⑦ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تو ان کا قدم موجودہ انداز سے ساٹھ ہاتھ (نوسے فٹ) تھا۔ جنت میں سب لوگ اسی قد کے ہوں گے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ الشَّائِبِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُوثرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ. حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَاللُّدْرِ. تَوْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ».

۴۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ وہ یاقوت اور موتیوں پر بہتی ہے۔ اس کی مٹی کشتوری سے زیادہ عمدہ اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔“



❦ فوائد و مسائل: ① کوثر کا مطلب ”خیر کثیر“ ہے۔ اس میں وہ تمام فضائل و خصائص شامل ہیں جو نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہوئے اور حاصل ہوں گے۔ اس میں حوض کوثر بھی شامل ہے جو میدان حشر میں ہوگا اور جنت کی وہ نہر بھی جس سے حوض کوثر میں پانی آئے گا۔ ② جنت کی نہر دنیا کی نہروں سے اسی طرح عظیم اور ممتاز ہے جس طرح جنت کی دوسری نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے مختلف ہیں۔ ③ نہر کوثر کی تہہ میں کنکروں اور پتھروں کی بجائے یاقوت جیسے قیمتی پتھر اور موتی ہوں گے جس سے اس کا منظر مزید دلکش ہو جائے گا۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الصَّرِيرُ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ”جنت میں ایک درخت ہے

۴۳۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الكوثر، ح: ۳۳۶۱ من حديث ابن فضيل به، وقال: "حسن صحيح"، وله شواهد.

۴۳۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴۸/۸ من حديث محمد بن عمرو به، وله شواهد كثيرة جدًا، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.

وَأَقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿وَقُلْ يٰٓمُؤْمِنُونَ﴾ .
 چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَقُلْ يٰٓمُؤْمِنُونَ﴾ ”اور
 لیے لیے ساریں میں۔“
 [الم اقمہ : ۳۰]

 **فائدہ:** جنت میں دھوپ نہیں ہوگی لیکن درختوں کا وجود بھی ایک نعمت ہے جس سے منظر خوش گوار ہوتا ہے۔ جنت کا ایک ایک درخت اتنا بڑا ہوگا اور اس کی شاخوں کا پھیلاؤ اس قدر ہوگا کہ دنیا کے لحاظ سے ہزاروں میل محیط ہوگا۔ اس سے جنت کی وسعت کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

۴۳۳۶- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں جمع کرے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا جنت میں بھی بازار ہوگا؟ فرمایا: ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: ”جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال کے مطابق (اپنے اپنے درجے میں) ٹھہریں گے۔ انھیں دنیا کے دنوں کے اندازے کے مطابق جمع کے دن اجازت دی جائے گی تو وہ اللہ عزوجل کی زیارت کریں گے۔ وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور خود بھی جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں ظہور

۳۷- ابواب الزہد

جنت کی کیفیات کا بیان

فرمائے گا۔ ان کے لیے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتی کے منبر یا قوت کے منبر زمرہ کے منبر سونے کے منبر اور چاندی کے منبر (رکھے جائیں گے)۔ ان میں سے کم درجے کے مومن، ان میں سے کوئی تھیر نہیں ہوگا، کسوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ انھیں یوں محسوس ہوگا کہ کرسیوں والے ان سے اعلیٰ نشستوں پر نہیں۔“

الْجَنَّةُ. فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ. وَيَجْلِسُ أَذْنَاہُمْ، وَمَا فِيہُمْ قَنِيءٌ عَلَى كُتُبَانَ الْمُسْكِ وَالْكَافُورِ. مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكُرَاسِيِّ بِأَفْضَلِ مِنْہُمْ مَجْلِسًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کی زیارت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! کیا تمہیں سورج کو یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟“ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسی طرح تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجلس کے ہر شخص سے مخاطب ہو کر بات چیت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں جس دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا؟ یعنی اللہ تعالیٰ بندے کی بعض دنیوی غلطیاں یاد کرے گا۔ بندہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں؟ میری بخشش کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی اثنا میں ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا۔ اس سے ان پر ایسی خوشبو برے گی کہ اس جیسی مہک انھوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اھو! میں نے تمہاری عزت افزائی کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے اس میں سے جو چاہو لے لو۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تب ہم ایک

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «كَذَلِكَ. لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضِرَةً. حَتَّى إِذَا يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ: أَلَا تَذْكُرُ، يَافُلَانِ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضُ عَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى. فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَثَلَكَ هَذِهِ. فَيَسْمَعُ هُمْ كَذَلِكَ، غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ نُورِهِمْ. فَأَنْظَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ. ثُمَّ يَقُولُ: قُومُوا إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكُرَامَةِ. فَخُذُوا مَا اسْتَهْتُمْ. قَالَ: فَتَأْتِي سُوقًا قَدْ حُفَّتْ بِهَا الْمَلَائِكَةُ. فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ. قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اسْتَهْتُمُنَا. لَيْسَ

۳۷۔ ابواب الزهد

يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُسْتَرَى. وَفِي ذَلِكَ الشُّوقِ
يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيَقْبِلُ
الرَّجُلُ دُومَنَ الزَّيْتُونَةِ الْمُزْتَفِعَةَ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ
دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَبْرُوغُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ
الْبَاسِ. فَمَا يَنْقُضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ
لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ. وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَتَّبِعِي لِأَحَدٍ
أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا».



قَالَ: «ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَتَلْقَانَا
أَزْوَاجَنَا فَيَقُولُنَّ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا. لَمَّا جِئْتَ
وَأَنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطَّيِّبِ أَفْضَلُ مِمَّا
فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ. فَيَقُولُنَّ: إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا
الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ. وَنَحْقُفْنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا
انْقَلَبْنَا».

۴۳۳۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ
الْأَزْرَقِيُّ، أَبُو مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ
ابْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ

جنت کی کیفیات کا بیان

بازار میں جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس
میں ایسی چیزیں ہوں گی جیسی آنکھوں نے کبھی نہیں
دیکھی نہ کانوں نے سنی اور نہ دلوں میں ان کا خیال
آیاء۔ فرمایا: ”ہم جو چاہیں گے (خادم) ہمارے لیے
اٹھائیں گے۔ اس بازار میں نہ کوئی چیز بیچی جائے گی نہ
خریدی جائے گی۔ اس بازار میں جتنی ایک دوسرے
سے ملاقات کریں گے۔ ایک بلند درجے والا آدمی
اپنے سے کم درجے والے کو ملے گا اور ان میں سے کوئی
حقیر نہیں ہوگا۔ وہ (کم درجے والا) اس (بلند درجے
والے) کے لباس کو دیکھ کر متاثر ہو جائے گا لیکن ابھی
اس کی بات ختم نہیں ہوگی کہ اسے اپنا پہنا ہوا لباس اس
سے بہتر نظر آئے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کوئی
غفلت نہیں ہوگا۔“

فرمایا: ”پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو
ہمیں ہماری بیویاں ملیں گی اور کہیں گی: خوش آمدید!
آپ (گھر) آئے ہیں تو آپ کے حسن اور خوشبو میں
روانگی کے وقت کی نسبت اضافہ ہو چکا ہے۔ ہم کہیں
گے: آج ہم کو اپنے رب جبار عز وجل کی ہم نشینی کا
شرف حاصل ہوا ہے لہذا ہمیں اسی انداز سے واپس آنا
تھا جس شان سے آئے ہیں۔“

۴۳۳۷۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جسے بھی جنت میں
داخل کرے گا اس کی شادی بہر بیویوں سے کر دے

۴۳۳۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۸۸۴/۳ من حديث هشام بن خالد بن خالد بن يزيد ضعيف مع كونه
فقيرًا، وقد اتهمه ابن معين (تقريب)، وطعن في روايته عن أبيه كما في التهذيب وغيره.

۳۷- ابواب الزہد جنت کی کیفیات کا بیان

مَعْدَانٌ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، إِلَّا رَوْجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُنْتِنُ وَسَبْعِينَ رَوْجَةً: يُنْتِنُ مِنَ الْخَوَرِ الْعَيْنِ، وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. مَا مِنْهُمْ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبُلٌ شَبِيهِ. وَلَهُ ذَكَرٌ لَا يُنْتِنِي».

گا۔ دو عورتیں حور عین (جنت کی حوروں) میں سے ہوں گی اور ستر عورتیں وہ ہوں گی جو اسے جہنمیوں کی وراثت ملی ہوگی۔ ان میں سے ہر عورت کا مقام مخصوص نہایت خوبصورت اور دلکش ہوگا اور مرد کا عضو ایسا ہوگا جو نرم نہیں ہوگا۔

قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَعْنِي رَجُلًا دَخَلَ النَّارَ. فَوَرِثَ أَهْلَ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ. كَمَا وَرِثَتْ امْرَأَةٌ فِرْعَوْنَ.

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاذ) حضرت ہشام بن خالد رحمہ اللہ نے فرمایا: جہنمیوں کی وراثت کا مطلب یہ ہے کہ جو مرد جہنم میں جائیں گے ان کی عورتیں جنتیوں کو مل جائیں گی جیسے فرعون کی بیوی (جنتی تھی اور اس کا خاوند جہنمی اس لیے وہ) وراثت میں (کسی جنتی کو) ملے گی۔

۴۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُرْءُ إِذَا اشْتَهِى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ، كَانَ حَمْلُهُ وَوَضَعُهُ وَسَبْثُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، كَمَا يَشْتَهِي».

۴۳۳۸- حضرت ابو سعید خدری رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو جنت میں جب بچے کی خواہش ہوگی تو اس کی خواہش کے مطابق ایک گھڑی میں (فورا) حمل ولادت اور اس بچے کا بڑا ہونا (سب کچھ) ہو جائے گا۔“

فوائد ومسائل: ① جنت میں اسباب و نتائج کا وہ سلسلہ نہیں جو اللہ نے دنیا میں قائم کیا ہے اس لیے ہر خواہش کی تکمیل فوراً ہو جائے گی۔ ② اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر اعمال کے جنت میں داخل کر سکتا ہے جیسے جنت کی حوریں اور خادم (غلمان) وہیں پیدا کیے گئے ہیں۔ اسی طرح جنت میں پیدا ہونے والا بچہ پیدائشی جنتی ہوگا۔ ③ جنت میں داخل کرنا اللہ کا فضل ہے اور فضل کے لیے ضروری نہیں کہ اس کا کوئی سبب (عمل وغیرہ) ہو جب

۴۳۳۸- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ماجاء ما لأهل الجنة من الكرامة، ح: ۲۵۶۳ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب".

۳۷۔ ابواب الزہد

جنت کی کیفیات کا بیان

کہ جہنم میں داخلہ ایک سزا ہے اور سزا بغیر جرم کے نہیں ملتی لہذا کسی کو بغیر گناہ کے جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

۴۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۳۳۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے معلوم ہے کہ کون سا جہنمی سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور کون سا جنتی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے گھٹنوں کے بل گھٹن ہوا نکلے گا۔ اسے کہا جائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا: یا رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ دوبارہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس ہو جائے گا اور عرض کرے گا: میرے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ پھر جا کر عرض کرے گا: میرے مالک! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ تجھے دنیا کے برابر اور (مزید) اس سے دس گنا جگہ ملے گی۔ یا فرمایا: تجھے دنیا سے دس گنا جگہ ملے گی۔ بندہ کہے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا یا مجھ سے ہنستا ہے حالانکہ توبہ بادشاہ ہے؟“

حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ، عَنْ عِيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا. وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ خَبْوًا. فَيَقَالُ لَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخْبِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ فَيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخْبِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخْبِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ امْتَالِهَا. أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ امْتَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ أَنْتَ تَسْخَرُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟“

قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ.

صحابی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خوب ہنسے حتیٰ کہ آپ کی اڑھیس نظر آنے لگیں۔



۳۷- ابواب الزهد .. جنت کی کیفیات کا بیان

فَكَانَ يُقَالُ: هَذَا أَذْلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزِلًا. پس کہا جاتا تھا: یہ شخص سب سے کم درجے کا جنتی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① جہنم سے نکلنے والے گناہ گار اپنے اپنے درجے کے مطابق جہنم سے نکالے جائیں گے کم گناہوں والے پہلے اور زیادہ گناہوں والے بعد میں۔ ② جتنا کوئی شخص زیادہ گناہوں والا ہے، اسی قدر اس کا درجہ کم ہے۔ ③ کم سے کم درجے والے جنتی کو بھی کسی بادشاہ کی سلطنت سے دس گیارہ گنا جگہ ملے گی۔ ④ بندے کو بار بار یہ احساس کہ جنت میں جگہ خالی نہیں اس لیے دلا یا جائے گا کہ جب وہ جنت میں جائے تو اسے زیادہ خوشی حاصل ہو۔ ⑤ تعجب یا خوشی کے موقع پر ہنسنا زہد و تقویٰ کے سنائی نہیں۔

۴۳۴۰- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تین بار جنت مانگتا ہے جنت (اس کے حق میں دعا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ، کرتے ہوئے) کہتی ہے: یا اللہ! اسے جنت میں داخل
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتْ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَذْخِلْهُ فرمادے اور جو کوئی تین بار (جہنم کی) آگ سے پناہ
الْجَنَّةَ. وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثَ مانگتا ہے جہنم (اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے) کہتی
مَرَّاتٍ، قَالَتْ النَّارُ: اللَّهُمَّ أَجْزِهِ مِنَ النَّارِ». ہے: یا اللہ! اسے آگ سے محفوظ فرما۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① دعا تین بار مانگنا مسنون ہے۔ ② اللہ سے جنت میں داخلگی کی اور جہنم سے پناہ کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ ③ جنت اور جہنم اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کے حق میں دعا نہیں کرتیں اس لیے ان کے دعا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر کے اس شخص کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔

۴۳۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے دو
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ گھر ہیں: ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں۔

۴۳۴۰- [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أنهار الجنة، ح: ۲۵۷۲ عن حنابلة، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۲۴۳۳، والحاكم ۵۳۵/۱، والذهبي، وله شواهد، منها ما أخرجه ابن حبان في صحيحه (الإحسان)، ح: ۱۷۸/۲، ح: ۱۰۱۰ وغيره، وبه صح الحديث.

۴۳۴۱- [صحیح] أخرجه الطبري في تفسيره: ۵/۱۸، وابن أبي حاتم، وابن كثير ۲۵۰/۳، وفي نسخة: ۵۵۹/۵، في تفسيريهما من حديث أحمد بن حنبل، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۱۳۷۹/۶۵۶۹، ومسلم، ح: ۲۸۶۶/۶۶، وغيرهما.

۳۷۔ أبواب الزهد جنت کی کیفیات کا بیان

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ: مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ. فَإِذَا مَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾»

جب کوئی شخص فوت ہو کر جہنم میں جاتا ہے تو اس کا گھر وراعت میں جنت والوں کو مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ ”یہی لوگ وراعت پانے والے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر شخص کا گھر جنت میں بھی ہے اور جہنم میں بھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے بے مثال عدل اور بے انتہا رحمت کا پتہ چلتا ہے۔ ② ہر مرنے والے کو یہ دونوں گھر اس وقت دکھائے جاتے ہیں جب وہ قبر میں پہنچتا ہے۔ (دیکھیے: حدیث ۳۲۶۸) ③ جہنم میں جانے والے کا جنت والا گھر خالی رہ جاتا ہے وہ کسی جتنی کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ بھی اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کا اظہار ہے۔

وَهَذَا آخِرُ شَيْءٍ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَاجَهَ الْقُرْظَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ .



فہرست
اظراف الحادیث

شعبہ تحقیق و تصنیف دارالاسلام

٤١٨٧	- أتتكم وفود عبد القيس - أبو سعيد الخدري	٢٨٤٣	- انتأبني صباحاً - ثم حرقني - أسامة بن زيد
٤٧١	- أتنا رسول الله ﷺ فأخرجنا له ماء في تور	٣٣١٩	- اقتدوا بالزيت وأدهنوا به - عمر
٤٠٥	- أتانا رسول الله ﷺ فأتانا وضوءاً - عبدالله	٣١٤	- اتني بثلاثة أحجار - عبدالله بن مسعود
٤١٤٩	- أتانا رسول الله ﷺ فمكثنا ثلاث ليال	١٤٦	- اتذنوا له، مرحباً بالطبيب المطيب - علي بن أبي طالب
٣٧٠٠	- أسس بن مالك	٣١٤٦	- ابتعنا كسباً نضحى به - فأصاب الذئب من ألبية - أبو سعيد الخدري
٣١١٣	- أتنا كتاب النبي ﷺ أن لا تنزعوا من الميتة	٦٨١	- أبردوا بالطهر - ابن عمر
٣٥٧٩	- أهاب - عبدالله بن عكيم	٦٧٩	- أبردوا بالطهر - أبو سعيد الخدري
٤١٦٦	- أتنا النبي ﷺ فساومنا سراويل - سويد بن قيس	٣٤٧٤	- أبردها بالماء - أسماء بنت أبي بكر
٣٦٠٤	- أتنا النبي ﷺ فوضعت له ماء فاعتسل - قيس ابن سعد	٣٤٧٠	- أبر، فإن الله يقول: هي ناري أمسطها - أبو هريرة
٢٩٧٦	- أتنا النبي ﷺ فوضعت له ماء فبدر به - قيس بن سعد	١٣٣٨	- أبطأت على عهد رسول الله ﷺ ليلة بعد العشاء - عائشة
٢٩٢٢	- أتني أتيت من رأيي فقال: صل في هذا الوادي المبارك - عمر بن الخطاب	٧٨٢	- الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجراً - أبو هريرة
٢٢٠٥	- أتاني جبرئيل فأمرني أن أكر - السائب بن خلاد الأنصاري	٢٠١٨	- أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر
١٩٣٩	- أتبع ناضحك هذا بديار - جابر بن عبدالله	١٤٨٥	- أبغض الجاهلية تأخذون؟ أو يصنع الجاهلية تشبهون؟ - عمران بن الحصين وأبو برزة
٣٦٣٩	- أتحنين ذلك؟ فإن ذلك لا يحل لي - أم حبيبة	٤١٩٦	- أبكوا، فإن لم تبكوا فبأكوا - سعد بن أبي وقاص
٢٣٠٤	- اتخذ رسول الله ﷺ خاتماً من ورق - ابن عمر	٢٣٠٥	- الإبل عز لأهلها والغنم بركة - عروة البارقي
٢٠٥٧	- أتخذون أي يوم هذا، وأي شهر هذا - عبدالله بن مسعود	١٣٣	- أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة - مسعود بن زيد بن عمرو بن نفيل
٤٣١٧	- أتدرون ماخبرني ربي الليلة؟ - عوف بن مالك الأشجعي	١٠٠	- أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة - جحيفة
٤٢٣١	- أتدرون ما هذا؟ - عبدالله بن مسعود	٩٥	- أبو بكر، وعمر سيدا كهول أهل الجنة - علي بن أبي طالب
٢٠٥٦	- أتدري عليه حقيقة؟ - ابن عباس	٥٠	- أبى الله أن يقتل عمل صاحب بدعة - عبدالله بن عباس
٤٢٨٣	- أتدرون أن تكونوا ريع أهل الجنة؟ - عبدالله بن مسعود	٣٠٢٥	- أبين لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس - ابن عباس

- أترون هذه هانت على أهلها فوالذي نفسي
بيده للذليأهون - المستورد بن شداد ٤١١١
- أترون هذه هيئة على صاحبها - سهل بن
سعد ٤١١٠
- أتريد أن تكون فناناً يا معاذ؟ - جابر ٩٨٦
- أتريد أن ترجعي إلى رفاعه؟ لا، حتى
تذوقي عسيلة - عائشة ١٩٣٢
- أتزوجت يا جابر؟ - جابر بن عبدالله ١٨٦٠
- أنتهي شيئا؟ أنتهي كعكاً؟ - أنس بن
مالك ١٤٤٠
- أنتهي شيئا - أنس بن مالك ٣٤٤١
- أنتفع من حد من حدود الله؟ - عائشة ٢٥٤٧
- أنتهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول
الله؟ - ابن عباس ١٦٥٢
- أنتعجون من هذا؟ - البراء بن عازب ١٥٧
- اتقوا الملاعن الثلاث - معاذ بن جبل ٣٢٨
- أتمروا الوضوء، ويل للأعقاب من النار -
خالد بن الوليد، وزيد بن أبي سفيان،
وشرحبيل ابن حسنة، وعمر بن العاص ٤٥٥
- أتى جبرئيل عليه السلام النبي ﷺ وهو
يؤعك - عبادة بن الصامت ٣٥٢٧
- أتى رجل بقاتل وليه إلى رسول الله ﷺ -
أنس بن مالك ٢٦٩١
- أتى رسول الله ﷺ مسجد قباء يصلي فيه،
فجاءت رجال من الأنصار يسلمون عليه -
عبدالله بن عمر ١٠١٧
- أتى النبي ﷺ بلحم صبي - علي بن أبي
طالب ٣٠٩١
- أتى النبي ﷺ رجلاً فكلّمه فجعل يُرْعِدُ
فرائضاً - أبو مسعود الأنصاري البدري ٣٣١٢
- أتى النبي ﷺ رجلاً، مُتَصَرِّفٌ مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ -
ابن عباس ٣٩١٨
- أتى بهم رسول الله ﷺ يوم أحد، فجعل
يصلي على عشرة عشرة - ابن عباس ١٥١٣
- أتى رسول الله ﷺ بكتف شاة فأكل منه،
وصلى ولم يمس ماء - أم سلمة ٤٩١
- أتى رسول الله ﷺ بلبن، وعن يمينه ابن
عباس - ابن عباس ٣٤٢٦
- أتى رسول الله ﷺ ذات يوم بلحم - أبو
هريرة ٣٣٠٧
- أتى علي بن أبي طالب، وهو باليمن - زيد
ابن أرقم ٢٣٤٨
- أتى النبي ﷺ بصبي، فيأله عليه، فأُتِيَهِ الْمَاءُ -
عائشة ٥٢٣
- أتى الثُّمَّانُ بن بشير برجل غشي جارية
امرأته - حبيب بن سالم ٢٥٥١
- أتيت رسول الله ﷺ بالأبطح وهو في قبة
حمراء فخرج بلال، فأذن - أبو جحيفة ٧١١
- أتيت رسول الله ﷺ ثوب، حين اغتسل من
الجنابة - ميمونة زوج النبي ﷺ ٤٦٧
- أتيت رسول الله ﷺ فبايعته - قرّة بن إياس
المزني ٣٥٧٨
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: هل من ساعة
أحب إلى الله من أخرى؟ - عمرو بن عبسة .. ١٢٥١
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله من
أسلم معك؟ - عمرو بن عبسة ١٣٦٤
- أتيت عائشة فقلت: أكان رسول الله ﷺ
يجهر بالقرآن - غضيف بن الحارث ١٣٥٤
- أتيت ليلة أُسري بي على قوم بطونهم
كالبيوت - أبو هريرة ٢٢٧٣
- أتيت النبي ﷺ بمضأة، فقال: اسكي -
الربيع بنت معوذ ٣٩٠
- أتينا خباباً نعوذه فقال: لقد طال سقمي -
حارثة بن مضرب ٤١١٣
- أتيت حراء! فما عليك إلا نبي أو صديق أو
شهيد - سعيد بن زيد ١٣٤
- اثنان، فما فوقهما جماعة - أبو موسى
الأشعري ٩٧٢

- اجتمع ثلاثون بدرًا من أصحاب رسول الله ﷺ - أبو سعيد الخدري ٨٢٨
- اجتمع عيدان على عهد رسول الله ﷺ فعصى بالناس - ابن عمر ١٣١٢
- اجتمع عيدان في يومكم هذا، فمن شاء أجزأه من الجمعة - ابن عباس ١٣١١
- الأجدع شيطان - عمر بن الخطاب ٣٧٣١
- الأجر بينكما - عمر مولى أبي اللحم ٢٢٩٧
- أجرك الله، ورد عليك الميراث - بريدة بن الحصيب ٢٣٩٤
- اجعل يدك اليمنى عليه وقل: - عثمان بن أبي العاص الثقفي ٣٥٢٢
- اجعلوا حجتكم غمرة - البراء بن عازب ٢٩٨٢
- اجعلوا الطريق سبعة أذرع - أبو هريرة ٢٣٣٨
- اجل ولكنني قتت - فضالة بن عبيد الأنصاري ١٦٧٥
- اجلدها فإن زنت فاجلدها - أبو هريرة وزيد ابن خالد الجهني وسبل ٢٥٦٥
- اجلدوه ضرب مائة سوط - سعيد بن سعد بن عباد ٢٥٧٤
- اجلس فقد أذيت وآتيت - جابر بن عبدالله ... ١١١٥
- أجملوا في طلب الدنيا - أبو حميد الساعدي ٢١٤٢
- أحابستنا هي؟ - عائشة ٣٠٧٢
- أحبب الأسماء إلى الله، عز وجل: عبدالله وعبدالرحمن - ابن عمر ٣٧٢٨
- أحب الصيام إلى الله صيام داود - عبدالله بن عمرو ١٧١٢
- أحسن أصلها، وسبل ثمرتها - ابن عمر ٢٣٩٧
- احتج آدم وموسى - أبو هريرة ٨٠
- احتجم رسول الله ﷺ بلحي جمل - عبدالله ابن بختة ٣٤٨١
- احتجم رسول الله ﷺ وأمرني - علي بن أبي طالب ٢١٦٣
- احتجم رسول الله ﷺ وهو صائم، محرم - ابن عباس ١٦٨٢
- احتشي كرمًا - حمنة بنت جحش ٦٢٧
- أحصوا لي كل من تلفظ بالإسلام - حذيفة ابن اليمان ٤٠٢٩
- أحفروا وأوسعوا وأحسنوا - هشام بن عامر ١٥٦٠
- احفظ عورتك، إلا من زوجتك أو ما ملكت يمينك - معاوية بن حيدة القشيري ١٩٢٠
- احفظوني في أصحابي ثم الذين يلونهم - جابر بن سمرة ٢٣٦٣
- أحلت لنا ميتتان: الحوت والجراد - عبدالله ابن عمر ٣٢١٨
- أحلت لنا ميتتان ودمان - عبدالله بن عمر ٣٣١٤
- اختر - جابر بن عبدالله ٢١٨٤
- اختر منهن أرمًا - قيس بن الحارث ١٩٥٢
- أخذ بيدي زياد بن أبي الجعد، فأوقفني على شيخ بالرقه - هلال بن يساف ١٠٠٤
- أخذ من نخلك شيئاً؟ - عبدالله بن عمر ٢٢٨٤
- آخر نظرة نظرتها إلى رسول الله ﷺ كشف الستارة يوم الاثنين - أنس بن مالك ١٦٢٤
- أخرج مروان المنبر يوم العيد - أبو سعيد الخدري ١٢٧٥
- أخرج مروان المنبر في يوم عيد - أبو سعيد الخدري ٤٠١٣
- أخرجوا العواتق وذوات الخدور، ليشهدن العيد ودعوة المسلمين - أم عطية ١٣٠٨
- أخرجوه من بيوتكم - أم سلمة ١٩٠٢
- أخرجوهم من بيوتكم - أم سلمة ٢٦١٤
- إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم - أبو ذر الغفاري ٣٦٩٠
- أذ العشر - أبو سيرة المتمي ١٨٢٣
- أدخل الله الجنة رجلاً كان سهلاً - عثمان بن عفان ٢٢٠٢
- أذبل يا عوف - عوف بن مالك الأشجعي .. ٤٠٤٢

١٧٨٨	أبو هريرة	ادع تلك الشجرة فدعاها فجاءت - أنس بن مالك	
٧١٨	إذا أذن المؤذن فقولوا مثل قوله - أبو هريرة	٤٠٢٨	ادعوا لي علياً - ابن عباس
٣٨٧٤	هريرة	١٢٣٥	ادفعوا الحدود ما وجدتم له مدفعاً - أبو هريرة
٦١٦	فليدأ به - عبدالله بن أرقم	٢٥٤٥	هريرة
٣٢٠٨	إذا أرسلت كلابك المعلمة، وذكرت اسم الله عليها فكل - عدي بن حاتم	٣٠٦٨	أدلى النبي ﷺ ليلة النحر، من البطحاء أدلاجاً - عائشة
٢٣٣٥	جداره - أبو هريرة	١٦٦٧	ادن فكل - أنس بن مالك
٣٧٤٧	ابن عبدالله	٣٢٩٩	ادن فكل - أنس بن مالك
٣١٢	هريرة	٣٤٤٣	ادن فكل - صهيب بن سنان
٢١١٤	إذا اشتلج أحدكم في اليمن - أبو هريرة	٣٦٥٨	الآدنى فالآدنى - أبو هريرة
٢٧٧٣	إذا اشتقروكم فأنفروا - ابن عباس	٣٧١٢	إذا أناكم كريم قوم، فأكرموه - ابن عمر
١٥٠٨	ابن عبدالله	١٩٦٧	إذا أناكم من ترصون خلقه ودينه فزوجوه - أبو هريرة
٢٧٥٠	ابن عبدالله	٥٨٧	إذا أتى أحدكم أهله ثم أراد أن يعود، فليتوضأ - أبو سعيد الخدري
٣٩٣	في الإناء - أبو هريرة	١٩٢١	إذا أتى أحدكم أهله فليستر ولا يتجرد تجرد الغيرين - عتبة بن عبد السلمي
٦١٢	عائشة	٢٣٠٠	إذا أتيت على راح، فناده ثلاث مرار - أبو سعيد الخدري
٣٩٤	الإناء - عبدالله بن عمر	٣٢٩٠	إذا أخذكم قُرب إليه مملوكة طعاماً قد كفاه عناه - أبو هريرة
١٣٣٥	سعيد الخدري وأبو هريرة	٢١٨٦	إذا اختلف البيعان، وليس بينهما بينة - عبدالله بن مسعود
٢٢٨٣	أبو سعيد الخدري	٢٣٣٩	إذا اختلفتم في الطريق فاجعلوه سبعة أذرع - ابن عباس
٦٧٧	إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة - أبو هريرة	٢٢٦٢	إذا أخذت أحدهما وأعطيت الآخر، فلا تفارق صاحبك - ابن عمر
٦٧٨	إذا اشتد الحر فأبردوا بالظھر - أبو هريرة	٣٨٧٦	إذا أخذت مضجعتك، أو أويت إلى فراشك - البراء بن عازب
	إذا اشترى أحدكم الجارية فليقل - عبدالله	٢٠٣٨	إذا أدعت المرأة طلاق زوجها، فجاءت على ذلك بشاهد - عبدالله بن عمرو بن العاص
			إذا أدبت زكاة مالك، فقد قصيت ما عليك -

- ٢٢٥٢ ابن عمرو
- إذا أصبحتم فقولوا: اللهم! بك أصبحنا
وبك أمسينا - أبو هريرة ٣٨٦٨
- إذا أعجلت أو أقحطت، فلا غل عليك -
أبو سعيد الخدري ٦٠٦
- إذا أعطيتم الزكاة فلا تنسوا ثوابها، أن
تقولوا - أبو هريرة ١٧٩٧
- إذا أفاد أحدكم امرأة أو خادماً، أو دابة -
عبد الله بن عمرو ١٩١٨
- إذا أفطر أحدكم، فليفطر على تمر، فإن لم
يجد - سلمان بن عامر ١٦٩٩
- إذا أقرض أحدكم قرضاً فاهدي له - أنس بن
مالك ٢٤٣٢
- إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون،
وأتوها تمشون - أبو هريرة ٧٧٥
- إذا أكل أحدكم طعاماً، فلا يمسح يده، حتى
يلعقها - ابن عباس ٣٢٦٩
- إذا أنقى الله في قلب امرئ خطية امرأة -
محمد بن سلمة ١٨٦٤
- إذا أمتت قومًا فأخف بهم - عثمان بن أبي
العاص ٩٨٨
- إذا أمن القاريء فأمنوا، فإن الملائكة تؤمن -
أبو هريرة ٨٥١
- إذا أمن القاريء فأمنوا، فمن وافق تأمينه
تأمين الملائكة - أبو هريرة ٨٥٢
- إذا أتيك الرجل على دمه، فلا تقتله -
سليمان بن صرد ٢٦٨٩
- إذا أنا مت فاغسلوني بيسج قرب - علي بن
أبي طالب ١٤٦٨
- إذا أنت بايعت فقل: لا خلافة - محمد بن
يحيى بن حبان ٢٣٥٥
- إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين - أبو هريرة ٣٦١٦
- إذا انفقت المرأة من بيت زوجها - عائشة ... ٢٢٩٤
- إذا باع المجيزان فهو للاول - سمرة بن
- جندب ٢١٩١
- إذا بال أحدكم فلا يمس ذكره يمينه - أبو
قتادة الأنصاري ٣١٠
- إذا بال أحدكم فليتر ذكره ثلاث مرات -
يزداد اليماني ٣٢٦
- إذا بلغ الماء فأتين لم ينحس شيء - عبدالله
ابن عمر ٥١٧
- إذا بيع البيع من رجلين، فالبيع للاول -
سمرة بن جندب ٢٣٤٤
- إذا تباع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار -
عبد الله بن عمر ٢١٨١
- إذا ثاب أحدكم فليضع يده على فيه ولا
يموي - أبو هريرة ٩٦٨
- إذا تزوج المبدع بغير إذن سيده، كان عاهراً -
ابن عمر ١٩٥٩
- إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل - عائشة ٦٠٨
- إذا التقى الختانان، وتوارت الحشفة -
عبد الله بن عمرو ٦١١
- إذا التقى المسلمان بسيفيهما - أبو موسى
الأشعري ٣٩٦٤
- إذا تنخم أحدكم فلا يتخمن قبل وجهه، ولا
عن يمينه - أبو هريرة وأبو سعيد الخدري ... ٧٦١
- إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء، ثم أتى
المسجد لا ينهزه إلا الصلاة - أبو هريرة ٧٧٤
- إذا توضأت فانتضح - أبو هريرة ٤٦٣
- إذا توضأت فانثر، وإذا استجمرت فأوتر -
سلمة بن قيس ٤٠٦
- إذا توضأت فابدأوا بيمينكم - أبو هريرة ٤٠٢
- إذا جاء أحدكم خادمٌ بطعامه، فليقبله -
أبو هريرة ٣٢٨٩
- إذا جاء خادمٌ أحدكم بطعامه، فليقبله معه -
عبد الله بن مسعود ٣٢٩١
- إذا جاءت إبل الصدقة فضياك - أبو رافع ... ٢٢٨٥
- إذا جلس الرجل بين شعيها الأربع، ثم

- جهدھا - أبو هريرة ٦١٠
- إذا جمع الله الأولين والآخرين يوم القيامة -
- أبو سعد بن أبي فضالة الأنصاري ٤٢٠٣
- إذا جمع الله الخلائق يوم القيامة أذن لامة
- محمد في السجود - أبو موسى الأشعري ... ٤٢٩١
- إذا حدثكم عن رسول الله ﷺ - عبدالله بن
- مسعود ١٩
- إذا حدثكم عن رسول الله ﷺ حديثاً - علي
- ابن أبي طالب ٢٠
- إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة، فابدأوا
- بالعشاء - عائشة ٩٣٥
- إذا حضرت الصلاة فأذن وأقيما مالك بن
- الحويرث ٩٧٩
- إذا حضرتم المريض أو الميت، فقولوا خيراً -
- أم سلمة ١٤٤٧
- إذا حضرتم موتاكم، فأغصوا البصر -
- شداد بن أوس ١٤٥٥
- إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب - عمرو بن
- العاص ٢٣١٤
- إذا حلف أحدكم فلا يقل ما شاء الله وشئت -
- ابن عباس ٢١١٧
- إذا حلفت فأذني - فاطمة بنت قيس ١٨٦٩
- إذا حلم أحدكم فلا يُخبر الناس بتلعب
- الشیطان - جابر بن عبدالله ٣٩١٣
- إذا خرج الرجل من باب بيته أو من باب داره -
- أبو هريرة ٣٨٨٦
- إذا خلص الله المؤمنين من النار وأبنا - أبو
- سعيد الخدري ٦٠
- إذا دخل أحدكم المسجد، فلا يجلس حتى
- يركع ركعتين - أبو هريرة ١٠١٢
- إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي
- ﷺ، ثم ليقل - أبو حميد الساعدي ٧٧٢
- إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي
- ﷺ وليقل - أبو هريرة ٧٧٣
- إذا دخل أحدكم المسجد فليصل ركعتين قبل
- أن يجلس - أبو قتادة الأنصاري ١٠١٣
- إذا دخل أهل الجنة الجنة، وأهل النار النار -
- صهيب بن سنان الرومي ١٨٧
- إذا دخل الرجل بيته، فذكر الله عند دخوله -
- جابر بن عبدالله ٣٨٨٧
- إذا دخل العشر وأراد أحدكم أن يُضحي - أم
- سنة ٣١٤٩
- إذا دخل الميت القبر مثلت الشمس عند
- غروبها - جابر بن عبدالله ٤٢٧٢
- إذا دخلت على مريض فمره أن يدعو لك -
- عمر بن الخطاب ١٤٤١
- إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في الأجل -
- أبو سعيد الخدري ١٤٣٨
- إذا دعوت الله بباطن كفيك، ولا تدع
- بظهورها - ابن عباس ١١٨١
- إذا دعوت الله، فادعُ ببطون كُفَيْكَ - ابن
- عباس ٣٨٦٦
- إذا دُعي أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل:
- إني صائم - أبو هريرة ١٧٥٠
- إذا دُعي أحدكم إلى وليمة عرس فليجب -
- ابن عمر ١٩١٤
- إذا ذبح أحدكم فليُجهز - عبدالله بن عمر ٣١٧٢
- إذا رأى أحدكم الرؤيا يكرها، فليصق عن
- يساره - جابر بن عبدالله ٣٩٠٨
- إذا رأى أحدكم رؤيا يكرها، فليتحول -
- أبو هريرة ٣٩١٠
- إذا رأيتم الجنابة فقوموا لها حتى تخلفكم أو
- توضع - عامر بن ربيعة ١٥٤٢
- إذا رأيتم الرجل قد أُعطي رُهداً في الدنيا -
- أبو خلاص عبدالرحمن بن زهير ٤١٠١
- إذا رأيتم الرجل يعتاد الساجد، فاشهدوا له
- بالإيمان - أبو سعيد الخدري ٨٠٢
- إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه

- فأفطروا - ابن عمر ١٦٥٤
- إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه
- فأفطروا - أبو هريرة ١٦٥٥
- إذا رجعت فطلق إحداهما - الديلمي ١٩٥٠
- إذا رفعت رأسك من السجود فلا تُقع كما
- يُقع الكلب - أنس بن مالك ٨٩٦
- إذا ركع أحدكم فليقل في ركوعه: سبحان
- ربي العظيم ثلاثاً - عبدالله بن مسعود ٨٩٠
- إذا رميت وخزقت، فكل ماخزقت - عدي
- ابن حاتم ٣٢١٢
- إذا وميتم الجمرة فقد حل لكم كل شيء، إلا
- النساء - ابن عباس ٣٠٤١
- إذا زنت الأمة فاجلدوها - عائشة ٢٥٦٦
- إذا سجد أحدكم فليعتدل، ولا يفرش
- ذراعيه افتراش الكلب - جابر بن عبدالله ٨٩١
- إذا سجد العبد سجد معه سبعة أرباب -
- العباس بن عبدالمطلب ٨٨٥
- إذا سرق العبد فيبعوه ولو ينش - أبو هريرة .. ٢٥٨٩
- إذا سقيت مراً فصلوا فيها - ابن عمر ٧٤٤
- إذا شكر فاجلده - أبو هريرة ٢٥٧٢
- إذا سلم الإمام فردوا عليه - سمرة بن جندب ٩٢١
- إذا سلم عليكم أحد من أهل الكتاب - أنس
- ابن مالك ٣٦٩٧
- إذا سمعت جيرانك يقولون: أن قد أحت -
- عبدالله بن مسعود ٤٢٢٣
- إذا سمعتم النداء فقولوا كما يقول المؤذن -
- أبو سعيد الخدري ٧٢٠
- إذا سميت الكلب فكله عثمان بن عفان ٢٢٣٠
- إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء - أبو
- هريرة ٣٤٢٧
- إذا شربتم اللبن فعضموا، فإن له دسماً -
- أم سلمة ٤٩٩
- إذا شربوا الخمر فاجلدوهم - معاوية بن أبي
- سفيان ٢٥٧٣
- إذا شك أحدكم في الثنتين والواحدة،
- فليجعلها واحدة - عبد الرحمن بن عوف ١٢٠٩
- إذا شك أحدكم في الصلاة، فليتحجر
- الصواب ثم يسجد سجدتين - عبدالله بن
- مسعود ١٢١٢
- إذا شك أحدكم في صلاته فليبلغ الشك ولين
- على اليقين - أبو سعيد الخدري ١٢١٠
- إذا صلى أحدكم فأحدث، فليمسك على
- أنفه - عائشة ١٢٢٢
- إذا صلى أحدكم فلم يدر كم صلى فليسجد
- سجدتين - أبو سعيد الخدري ١٢٠٤
- إذا صلى أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً -
- أبو هريرة ٩٤٣
- إذا صلى أحدكم فليصل إلى ستره، وليدن
- منها - أبو سعيد الخدري ٩٥٤
- إذا صليت فلا تزيق بين يديك، ولا عن
- يمينك - طارق بن عبدالله المحاربي ١٠٢١
- إذا صليت بعد الجمعة فصلوا أربعاً - أبي
- هريرة ١١٣٢
- إذا صليت على الميت فأخلصوا له الدعاء -
- أبو هريرة ١٤٩٧
- إذا ضاع للرجل متاع، أو شق له متاع -
- سمرة بن جندب ٢٣٣١
- إذا ظهر فيكم مظهر في الأمم قبلكم - أنس
- ابن مالك ٤٠١٥
- إذا عطب منها شيء فخشيت عليه موتاً
- فانحرها - ذؤيب الخزاعي ٣١٠٥
- إذا عطس أحدكم، فليقل الحمد لله - علي
- ابن أبي طالب ٣٧١٥
- إذا غبيلت مرقه، فأكثر ماءها - أبو ذر
- الغفاري ٣٣٦٢
- إذا فتحت عليكم خزائن فارس والروم -
- عبدالله بن عمرو ٣٩٩٦
- إذا فرغ أحدكم من التشهد الأخير فليتنو

- ٩٠٩ بالله من أربع - أبو هريرة
 - إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا
 ٨٧٧ اللهم ربنا ولك - أبو سعيد الخدري
 - إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده فقولوا -
 ٨٧٦ أنس بن مالك
 - إذا قال جيرانك: قد أحسنت، فقد أحسنت -
 ٤٢٢٢ كلثوم الخزاعي
 - إذا قال الرجل للرجل: يا مخثث فجلدوه
 ٢٥٦٨ عشرين - ابن عباس
 - إذا قال القَبْدُ: لا إله إلا الله والله أكبر - أبو
 ٣٧٩٤ هريرة وأبو سعيد الخدري
 - إذا قام أحدكم إلى الصلاة فإن الرحمة
 تواجهه، فلا يمسح الحصى - أبو ذر
 ١٠٢٧ الغفاري
 - إذا قام أحدكم من الركعتين فلم يستتم قائماً
 ١٢٠٨ فليجلس - المغيرة بن شعبة
 - إذا قام أحدكم من الليل، فاستعجم القرآن
 ١٣٧٢ على لسانه - أبو هريرة
 - إذا قام أحدكم من مجلسه، ثم رجع - أبو
 ٣٧١٧ هريرة
 - إذا قام أحدكم من النوم فأراد أن يتوضأ -
 ٣٩٥ جابر بن عبدالله
 - إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد، اعتزل
 ١٠٥٢ الشيطان يبيكي - أبو هريرة
 - إذا قرأ الإمام فأنصتوا - أبو موسى الأشعري ٨٤٧
 - إذا قُرب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب -
 ٣٩١٧ أبو هريرة
 - إذا قضى أحدكم صلاته، فليجعل نبيته منها
 ١٣٧٦ نصيباً - أبو سعيد الخدري
 - إذا قضى الله أمراً في السماء ضربت الملائكة
 ١٩٤ أجنحتها - أبو هريرة
 - إذا قلت لصاحبك: أنصت يوم الجمعة،
 ١١١٠ والإمام يخطب، فقد لغوت - أبو هريرة
 - إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء - ابن
 ٤٤٧ عباس
 - إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء، ثم
 ١٠٦٠ استقبل القبلة فكبر - أبو هريرة
 - إذا قمت في صلاتك فصل صلاة مؤدع - أبو
 ٤١٧١ أيوب الأنصاري
 - إذا كان أجل أحدكم بأرض أو ثبته إليها
 ٤٢٦٣ الحاجة - عبدالله بن مسعود
 - إذا كان أحدكم يصلي، فلا يدع أحداً يمر
 ٩٥٥ بين يديه - عبدالله بن عمر
 - إذا كان عندها في يومها وليلتها، فسمع
 ٧١٩ المؤذن يؤذن - أم حبيبة
 - إذا كان لأحدكم مكاتب أم سلمة ٢٥٢٠
 - إذا كان الماء قلتين أو ثلاثاً، لم ينجمه شيء -
 ٥١٨ عبدالله بن عمر
 - إذا كان النصف من شعبان - أبو هريرة ١٦٥١
 - إذا كان يوم الجمعة، كان على كل باب من
 ١٠٩٢ أبواب المسجد ملائكة - أبو هريرة
 - إذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا
 ١٦٩١ يجهل - أبو هريرة
 - إذا كان يوم القيامة، كنت إمام النبيين - أبي
 ٤٣١٤ ابن كعب
 - إذا كانت أول ليلة من رمضان، صُفدت
 ١٦٤٢ الشياطين ومردة الجن - أبو هريرة
 - إذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا
 ١٣٨٨ ليلها وصوموا نهارها - علي بن أبي طالب ..
 - إذا كتبت ثلاثاً، فلا يتأذى إثنان - عبدالله بن
 ٣٧٧٥ مسعود
 - إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه - جابر
 ٣٩١٢ ابن عبدالله
 - إذا لعن آخر هذه الأمة أولها - جابر بن
 ٢٦٣ عبدالله
 - إذا مات أحدكم عرض على مقعده بالغداة
 ٤٢٧٠ والعشي - ابن عمر
 - إذا مر أحدكم بحائط فليأكل - ابن عمر ٢٣٠١

- إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات -
عبدالله بن المغفل ٣٦٥
- إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفته - أبو
قنادة ١٤٧٤
- اذهبوا لله عز وجل في أي شهر كان - نبيشة
الخير ٣١٦٧
- الأذن من الرأس - أبو هريرة ٤٤٥
- الأذن من الرأس - عبدالله بن زيد ٤٤٣
- إنك علي أن ترفع الحجاب - عبدالله بن
مسعود ١٣٩
- أذهب البأس رب الناس، واشف أنت
الشافى - عائشة ١٦١٩
- اذهب فانظر إليها، فإنه أحرى أن يؤدم
بينكما - المغيرة بن شعبه ١٨٦٥
- اذهبوا به إلى بعض نسائه - جابر بن عبدالله ٣٦٢٤
- اذهبوا به فاقطعوه - أوس بن أبي أوس الثقفي ٣٩٢٩
- أراكم تستشفون مساجدكم بعدي كما
شرف اليهود كنائسها - ابن عباس ٧٤٠
- أراهم قد فعلوها، استقبلوا بمقعدتي القبله -
عائشة ٣٢٤
- أرايت لو كان بقاء أحدكم نهر يجري يغتسل
فيه كل يوم خمس مرات - عثمان بن عفان .. ١٣٩٧
- أرايت لو كان علي أخذك دين، أكنت
نقضيه؟ - ابن عباس ١٧٥٨
- اربطوا أوساطكم بأزركم - أبو سعيد
الخندي ٣١١٩
- أربح، أفضل الكلام، لا يضرك بأيهن بدأت -
سمرة بن جندب ٣٨١١
- أربح لا تجزى في الأضامي - البراء بن
عازب ٣١٤٤
- أربح من النساء، لا ملاعنة يهنهن: النصرانية
تحت المسلم - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٧١
- أربعون يوماً يوم كسنة ويوم كشهر - أنس
ابن سميان الكلابي ٤٠٧٥
- إذا مر أحدكم في مسجدنا أو في سوقنا - أبو
موسى الأشعري ٣٧٧٨
- إذا مس أحدكم ذكره، فعليه الوضوء - جابر
ابن عبدالله ٤٨٠
- إذا مس أحدكم ذكره فليوضأ - سمرة بنت
صفوان ٤٧٩
- إذا المسلمان حمل أحدهما على أخيه
السلام - أبو بكره الثقفي ٣٩٦٥
- إذا نام أحدكم وفي يده ريح غمر - أبو هريرة ٣٢٩٧
- إذا نزل الرجل بقوم، فلا يصوم إلا بأذنهم -
عائشة ١٧٦٣
- إذا نمت أحدكم، فليرفد حتى يذهب عنه
النوم - عائشة ١٣٧٠
- إذا وجدت فيه سهمك - علي بن حاتم ٣٢١٣
- إذا وُضعت فأرجعوا - جابر بن عبدالله ٢٢٢٢
- إذا وُضع الطعام، فخذوا من حافته - ابن
عباس ٣٢٧٧
- إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا
بالعشاء - ابن عمر ٩٣٤
- إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا
بالعشاء - أنس بن مالك ٩٣٣
- إذا وُضعت المائدة فلا يقُم رَجُلٌ - ابن عمر ٣٢٩٥
- إذا وُضعت المائدة فليأكل مما يليه - ابن
عمر ٣٢٧٣
- إذا وقع اللباب في شراكبكم - أبو هريرة ٣٥٠٥
- إذا وقعت اللقمة من يد أحدكم - جابر بن
عبدالله ٣٢٧٩
- إذا وقعت الملاحم بعث الله بعثا - أبو هريرة ٤٠٩٠
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع
مرات - ابن عمر ٣٦٦
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع
مرات - أبو رزين العقيلي ٣٦٣
- إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع
مرات - أبو هريرة ٣٦٤

- أرجع بها لا صدقة فيها - المقداد بن عمرو . ٢٥٠٨
- أرجع فأحسن وضوءك - أنس بن مالك ٦٦٥
- أرجع فقد بايعناك - الشريد بن سويد الثقفي ٣٥٤٤
- أرجعوا الأعلى والأفل - أبو هريرة ٢٥٦٢
- أرحم أمتي بأمتي أبو بكر، وأشدّهم في دين الله عمر - أنس بن مالك ١٥٤
- أرسل أبي إلى عائشة: أي صلاة رسول الله ﷺ كان أحب إليه أن يواظب عليها؟ - أبو ظبيان حصين بن جندب ١١٥٦
- أرسل معاوية إلى أم سلمة، فانطلقت مع الرسول - عبدالله بن الحارث ١١٥٩
- أرسلني أمير من الأمراء إلى ابن عباس أسأله عن الصلاة في الاستسقاء - إسحاق بن عبدالله بن كنانة ١٢٦٦
- أرسلوني إلى زيد بن خالد أسأله عن المرور بين يدي المصلي - بسر بن سعيد ٩٤٤
- الأرض كلها مسجد، إلا المقبرة والحمام - أبو سعيد الخدري ٧٤٥
- أرض المحشر والمشر، اتنوه فصلوا فيه - ميمونة ١٤٠٧
- الأرض يظهر بعضها بعضاً - أبو هريرة ٥٣٢
- أرضعيه - قد علمت أنه رجل كبير - عائشة . ١٩٤٣
- أرفقوا به، رفق الله به، إنه كان يحب الله ورسوله - الأدهع السلمي ١٥٥٩
- أركبها، ويحك - أبو هريرة ٣١٠٣
- أركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم - رافع بن خديج ١١٦٥
- أرم سعد! فذاك أبي وأمي - سعد بن أبي وقاص ١٣٠
- أرم سعد! فذاك أبي وأمي - علي بن أبي طالب ١٢٩
- أروا لهم كطير خُضر - عبدالله بن مسعود ... ٢٨٠١
- إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه - أبو سعيد الخدري ٣٥٧٣
- أزهدي في الدنيا، يحبك الله - سهل بن سعد الساعدي ٤١٠٢
- إسباغ الوضوء شرط الإيمان، والحمد لله تملأ الميزان - أبو مالك الأشعري ٢٨٠
- الإسبال في الإزار والقيصر والعمامة - عبدالله بن عمر ٣٥٧٦
- أسبغ الوضوء، وبالغ في الاستنشاق، إلا - لقيط بن صبرة ٤٠٧
- أسبغ الوضوء وخلل بين الأصابع - لقيط بن صبرة ٤٤٨
- استأذن العباس بن عبدالمطلب رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة أيام منى - ابن عمر ٣١٦٥
- استأذنت ربي في أن أستغفر لها فلم يأذن لي - أبو هريرة ١٥٧٢
- استخلف مروان أبا هريرة على المدينة، فخرج إلى مكة - عبدالله بن أبي رافع ١١١٨
- استشار عمر بن الخطاب الناس في إملاص المرأة - السورين مخزومة ٢٦٤٠
- استعذوا بالله، فإن العين حق - عائشة ٣٥٠٨
- استعنوا بطعام السحر على صيام النهار - ابن عباس ١٦٩٣
- استقبل صلاتك، لا صلاة للذي خلف الصف - علي بن شيان ١٠٠٣
- استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٣٧٧
- استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن من أفضل أعمالكم الصلاة - عبدالله بن عمرو .. ٢٧٨
- استقيموا، ونعما إن استقمتم، وخير أعمالكم الصلاة - أبو أمامة الباهلي ٢٧٩
- استكرهت امرأة على عهد رسول الله ﷺ - وائل بن حجر ٢٥٩٨
- استنثروا مرتين بالنعين أو ثلاثاً - ابن عباس . ٤٠٨
- استنصت الناس - جرير بن عبدالله ٣٩٤٢

- هريرة ١٣١٣ - أَشْرَفُ رُوحِ اللَّهِ دِينُكَ وَأَمَانَتُكَ وَخَوَاتِيمُ عَمَلِكَ -
- ابن عمر ٢٨٢٦ - أَصَابَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ خِصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا -
- ابن عباس ٢٤٤٦ - أَصَابَتَا مَجَاعَةً، يَوْمَ خَيْرٍ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ -
- عبدالله بن أبي أوفى ٣١٩٢ - الْأَصَابِعُ سِوَاهُ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ ٢٦٥٤ - الْأَصَابِعُ سِوَاهُ كُلُّهُنَّ فِيهِنَّ عَشْرُ عَشْرٍ مِنْ
- الإبل - عبدالله بن عمرو ٢٦٥٣ - أَصَبْتُ وَأَحْسَنْتُ - جَارِيَةٌ مِنْ ظُفْرِ الْحَضِي ... ٢٣٤٣ - أَصْبَحُوا بِالصَّبْحِ فَزَنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ
- لأجركم - رافع بن خديج ٦٧٢ - أَضْدَقُ كَلِمَةً قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةٌ لَبِيدَ - أَبُو
- هريرة ٣٧٥٧ - أَصْلَبْتُ رِكَعَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ؟ - أَبُو هُرَيْرَةَ .. ١١١٤ - أَصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْجَمَاعَ أَنَسُ بْنُ
- مالك ٦٤٤ - أَصْنَعُوا لَأَلَّ جَعْفَرُ طَعَامًا، فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا
- يَشْغَلُهُمْ - عبدالله بن جعفر ١٦١٠ - أَضْرَبْ بِهِذَا الْحَانِطَ - أَبُو هُرَيْرَةَ ٣٤٠٩ - أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا - أَبُو
- هريرة ١٠٨٣ - أَطِيبَ اللَّحْمُ لِحْمُ الظُّهْرِ - عبدالله بن جعفر ٣٣٠٨ - أَطْنَكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قُلُومَ بَشِيءٍ -
- عمرو بن عوف ٣٩٩٧ - اِعْبَدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَقْسُوا السَّلَامَ - عبدالله
- ابن عمرو ٣٦٩٤ - اِعْتَبَرُوا بِأَسْمَانِهَا، وَكُتُوبِهَا بِكُتَابِهَا - أَنَسُ
- ابن مالك ٣٩١٥ - اِعْتَدَلُوا فِي السَّجُودِ، وَلَا يَسْجُدُ أَحَدُكُمْ
- وهو بَاسِطُ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ . ٨٩٢ - اِعْتَقَنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ - أَبُو
- عبد الرحمن سفيان ٢٥٢٦ - اِعْتَقَهَا وَلَدَهَا - ابْنُ عَبَّاسٍ ٢٥١٦ - اِعْتَصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعًا عُمَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ . ٣٠٠٣
- أَشْرَفُ رُوحِ اللَّهِ دِينُكَ وَأَمَانَتُكَ وَخَوَاتِيمُ عَمَلِكَ - ٢٨٢٦
- أَسْرَفُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ - أَبُو هُرَيْرَةَ ٢٨٢٥
- استوصوا بالنساء خيرا فإنهن عندكم عوان - عمرو بن الأوحى ١٨٥١
- أسرع الخير ثوابا، البرُّ وصلة الرَّحِمِ - عائشة ٤٢١٢
- أسرعوا بالجنازة، فإن تكن صالحة فخير تقدمونها إليه - أبو هريرة ١٤٧٧
- أسرف رجل على نفسه، فلما حضره الموت - أبو هريرة ٤٢٥٥
- اشق يا زبير، ثم أرسل الماء إلى جارك - عبدالله بن الزبير ١٥
- اشق يا زبير ثم أرسل الماء إلى جارك - عبدالله بن الزبير ٢٤٨٠
- اسم الله الأعظم، الذي إذا دُعِيَ - القاسم ابن عبد الرحمن ٣٨٥٦
- اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: هُوَ الْهَيْكَمُ - أسماء بنت يزيد ٣٨٥٥
- اشمعو وأطيعوا، وإن استعمل عليكم عبد حبشي - أنس بن مالك ٢٨٦٠
- الاشكأن نساء، الشية والضررس سواء - ابن عباس ٢٦٥٠
- اشتركت أنا وسعد وعمار - عبدالله بن مسعود ٢٢٨٨
- اشتكت النار إلى ربها فقالت - أبو هريرة ٤٣١٩
- اشتكى سلمان فإداه سَعْدُ فَرَأَهُ يَبْكِي - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ٤١٠٤
- أشكت دود؟ - أبو هريرة ٣٤٥٨
- أشهد على رسول الله ﷺ أنه صلى قبل الخطبة، ثم خطب - ابن عباس ١٢٧٣
- أصاب الناس مطر في يوم عيد على عهد رسول الله ﷺ فعلى بهم في المسجد - أبو

۳۱۵۳	- أعدأضحیک - عُمر بن أشقر
۲۷۵۳	- أعدأ الله لیسرُ خرج في سبيله - أبو هريرة
۳۶۸۱	- أعزل الأذى عن طريق المسلمين - أبو برة الأسلمي
۲۷۲۰	- أعط ابنتي سعد ثلثي ماله - جابر بن عبدالله
۲۴۴۳	- أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه - عبدالله بن عمر
۲۷۳۳	- أعطوا ميراث رجل من أهل قريته - عائشة ...
۲۱۴۳	- أعظم الناس هما المؤمن - أنس بن مالك ...
۲۱۶۶	- أغلقه نواضحك - محبصة بن مسعود الأنصاري
۲۹۷۸	- أعلم أن رسول الله ﷺ قد اعتمر طائفة من أهله في العشر من ذي الحجة - عمران بن الحصين
۱۸۹۵	- أعلنوا هذا النكاح، واضربوا عليه بالغربال - عائشة
۴۲۳۶	- أعمار أمتي ما بين الستين إلى السبعين - أبو هريرة
۳۵۲۵	- أعود بكم لسان الله الثامنة - ابن عباس
۳۰۷۴	- اغتسل واستغفر ثوب - جابر بن عبدالله
۲۸۵۸	- اغروا بسم الله، وفي سبيل الله، قاتلوا من كفر - يزيد بن الحبيب
۱۴۵۸	- اغسلها ثلاثاً أو خمساً أو أكثر من ذلك، إن رأيتهن ذلك - أم عطية
۱۴۵۹	- اغسلنها وثراً - أم عطية
۳۰۸۴	- اغسلوه بماء وسدر، وكفثوه في ثوبه - ابن عباس
۶۲۸	- اغسله بالماء والندر، وحكيه ولو بظلع - أم قيس بنت محصن
۱۲۳۴	- أغمي على رسول الله ﷺ في موضعه، ثم أفاق - سالم بن عبيد
۲۰۵۹	- افترض الله الصلاة على لسان نبيكم ﷺ في الحضر أربعاً، وفي السفر ركعتين - ابن عباس
۳۹۹۲	- افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة - عوف بن مالك
۳۲۵۲	- أفشوا السلام، وأطعموا الطعام - عبدالله بن عمر
۴۰۱۱	- أفضل الجهاد، كلمة عدل عند سلطان جائر - أبو سعيد الخدري
۲۷۶۰	- أفضل دينار يتفقه الرجل - ثوبان مولى رسول الله ﷺ
۳۸۰۰	- أفضل الذكر، لا إله إلا الله - جابر بن عبدالله
۲۴۳	- أفضل الصدقة أن تعلم العرء المسلم علماً - أبو هريرة
۲۱۱	- أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان
۱۶۷۹	- أظفر الحاجم والمحجوم - أبو هريرة
۱۶۸۰	- أظفر الحاجم والمحجوم - ثوبان مولى رسول الله ﷺ
۱۷۴۷	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - الأبرار - عبدالله بن الزبير
۱۶۷۴	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۱۴۲۰	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۱۴۱۹	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۱۰۷۵	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۲۵۲۷	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۳۵۳۵	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۱۴۴۸	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۶۲۹	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر
۲۰۵۹	- أظفروا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر

- اكلنا مع رسول الله ﷺ طعاماً في المسجد - ٢٧٤٠
عبدالله بن الحارث الزبيدي ٢١٣٢
- افقه عنها - ابن عباس
- أقول: اللهم باعد بيني وبين خطيائي كما
- باعدت بين المشرق والمغرب - أبو هريرة .. ٨١٥
- أقيموا حدود الله في القريب والبعيد - عبادة
ابن الصامت ٢٥٤٠
- احتصل رسول الله ﷺ وهو صائم - عائشة ... ١٦٧٨
- أكثر جنود الله، لا أكله ولا أخرمه - سلمان
الفارسي ٣٢١٩
- أكثر عذاب القبر من البول - أبو هريرة ٣٤٨
- أكثرهم للموت ذكراً وأحسنهم لما بعده
استعداداً - ابن عمر ٤٢٥٩
- أكثرنا ذكر هادم اللذات - أبو هريرة ٤٢٥٨
- أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة - أبو
الدرداء ١٦٣٧
- الأكثرون هم الأمقلون، إلا من قال - أبو
هريرة ٤١٣١
- الأكثرون هم الأسفلون يوم القيامة - أبو ذر
الغفاري ٤١٣٠
- أكذب الناس الصياغون والصواغون - أبو
هريرة ٢١٥٢
- أكرموا أولادكم واحسنوا أدبهم - أنس بن
مالك ٣٦٧١
- أكره الغل وأجيب القليل - أبو هريرة ٣٩٢٦
- أكل كنف شاة فمضمض وغسل يديه وصلى -
أبو هريرة ٤٩٣
- أكل كل ذي ناب من السباع حرام - أبو
هريرة ٣٢٣٣
- أكل النبي ﷺ كنفاً، ثم مسح يديه بمسح كان
تحت - ابن عباس ٤٨٨
- أكل النبي ﷺ وأبو بكر وعمر خبزاً ولحمًا -
جابر بن عبد الله ٤٨٩
- أكلت ولدت نحلته؟ - النعمان بن بشير ٢٣٧٦
- اكلفوا من العمل ما تطيقون - أبو هريرة ٤٢٤٠
- أكلنا مع رسول الله ﷺ طعاماً في المسجد -
عبدالله بن الحارث الزبيدي ٣٣١١
- ألا أخبركم عن ملوك الجنة؟ - معاذ بن جبل . ٤١١٥
- ألا أخبركم بالئس المستعار؟ - عتبة بن
عامر ١٩٣٦
- ألا أخبركم بأمر إذا فعلتموه أدر كنتم من
قبلكم وفتم من بعدكم - أبو ذر الغفاري ٩٢٧
- ألا أخبركم بما هو أخوف عليكم عندي -
أبو سعيد الخدري ٤٢٠٤
- ألا أدلك على أفضل الصدقة؟ - سراقه بن
مالك ٣٦٦٧
- ألا أدلك على كنز من كنوز الجنة؟ - أبو ذر
الغفاري ٣٨٢٥
- ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد
به في الحسنات - أبو سعيد الخدري ٤٢٧
- ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد
به في الحسنات؟ - أبو سعيد الخدري ٧٧٦
- ألا أدتصوني بها؟ - أبو سعيد الخدري ١٥٣٣
- ألا أدتصوني بها؟ - يزيد بن ثابت ١٥٢٨
- ألا أريك برقية جاءني بها جبرئيل -
أبو هريرة ٣٥٢٤
- ألا أعلمك أعظم سورة في القرآن -
أبو سعيد بن المعلّى ٣٧٨٥
- ألا إن أكرم الأيام يومكم هذا - أبو سعيد
الخدري ٣٩٣١
- ألا إن الثمرة قد دخلت في الحج إلى يوم
القيامة - سراقه بن جعشم ٢٩٧٧
- ألا إن العيش عيش الآخرة - أنس بن مالك . ٧٤٢
- ألا أنبئكم بأهل الجنة؟ كل ضعيف مُتَضَعِّف -
حاتمة بن وهب ٤١١٦
- ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأرضاها - أبو
الدرداء ٣٧٩٠
- ألا إنّه ينصّب لكل غادر لواء يوم القيامة،
بقدر غدرته - أبو سعيد الخدري ٢٨٧٣

- ألا إني أبرأ إلى كل خليل من خلتي - عبدالله
ابن مسعود ٩٣
- ألا إني فرطكم على الحوض - الشنابح
الأحمسي ٣٩٤٤
- ألا تُحذّوني بأعاجيب ما رأيتم بأرض
الحبيشة؟ - جابر بن عبدالله ٤٠١٠
- ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون -
سعد بن أبي وقاص ١١٥
- ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين -
عائشة ١٦٢١
- ألا تستحيون أن ملائكة الله يمشون على
أقدامهم وأنتم وكيان؟ - ثوبان مولى رسول
الله ﷺ ١٤٨٠
- ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ -
جابر بن سمرة السواني ٩٩٢
- ألا رجل يحملني إلى فوم - جابر بن عبدالله ٢٠١
- ألا قلت: خذها مني وأنا الغلام الأنصاري -
أبو عقبة ٢٧٨٤
- ألا كوتها بعض أهلك فإنه لا بأس بذلك
للنساء - عبدالله بن عمرو ٣٦٠٣
- ألا لا تجني أم على ولي - طارق المحاريبي ٢٦٧٠
- ألا لا يجني جان إلا على نفسه - عمرو بن
الأحوص ٢٦٦٩
- ألا، لا يَلُومَنَّ امرؤُا إلا نفسه - فاطمة ابنة
رسول الله ﷺ ٣٢٩٦
- ألا، لا يسمع رجلًا، هيبة الناس أن يقول
بحق - أبو سعيد الخدري ٤٠٠٧
- ألا ليبلغ الشاهد الغائب - معاوية بن حيدة
القيصري ٢٣٤
- ألا مشمرٌ للجنة؟ فإن الجنة لا خطر لها -
أسامة بن زيد ٤٣٣٢
- ألا منجها أحدكم أخاه - ابن عباس ٢٤٥٦
- ألا نفرتك كتاباً كتبه لي رسول الله ﷺ؟ -
العداء بن خالد بن هزرة ٢٢٥١
- ألا هل عسى أحدكم أن يتخذ الصية من
الغنم على رأس ميل أو ميلين - أبو هريرة ١١٢٧
- ألا يخشى ألذي يرفع رأسه قبل الإمام أن
يحول الله رأسه رأس حمار - أبو هريرة ٩٦١
- ألدوا لي لحدًا، وانصبوا علي اللبن نصيبًا -
سعد بن أبي وقاص ١٥٥٦
- ألتزم نعليك قدميك، فإن خلعتكما فاجعلهما
بين رجليك - أبو هريرة ١٤٣٢
- ألتست أؤلى بالمؤمنين من أنفسهم؟ - البراء
ابن عازب ١١٦
- ألتفر تخافون؟ - أبو الدرداء ٥
- الله أحد، الواحد الصمد تعدل ثلث القرآن -
أبو مسعود الأنصاري ٣٧٨٩
- الله ورسوله مولى من لا مولى له - أبو أمامة
ابن سهل بن حنيف ٢٧٣٧
- اللهم اجعل رزق آل محمد قوتًا - أبو هريرة ٤١٣٩
- اللهم اجعل صلاتك ورحمتك وبركاتك
على سيد المرسلين - عبدالله بن مسعود ٩٠٦
- اللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا
استبشروا - عائشة ٣٨٢٠
- اللهم اجعله صيبًا هنيئًا - عائشة ٣٨٩٠
- اللهم أحيي مسكينًا وأميتي مسكينًا - أبو
سعيد الخدري ٤١٢٦
- اللهم أذهب عنه الحر والبرد - علي بن أبي
طالب ١١٧
- اللهم اسقنا غيثًا مريًا مريعًا طيفًا عاجلاً غير
رائث - كعب بن مرة ١٢٦٩
- اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب -
عائشة ١٠٥
- اللهم أعني على سكرات الموت - عائشة ١٦٢٣
- اللهم اغفر لحينا وميتنا، وشاهدنا وغائبنا -
أبو هريرة ١٤٩٨
- اللهم اغفر للشحلقين - أبو هريرة ٣٠٤٣
- اللهم اغفر لي وإهديني وارزقني وعافني -

عاصم بن حميد	١٣٥٦	- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ - ابن عباس	٣٨٤٠
- أَللّهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنَّكَ حَرِّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣١١٣	- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٥٠
- أَللّهُمَّ! إِنْ فُلَانٌ بَيْنَ فُلَانٍ فِي ذَنْبِكَ، وَحَبْلُ جَوَارِكَ - وَاقِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ	١٤٩٩	- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ - عَائِشَةُ ...	٣٨٣٨
- أَللّهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَرْسَلَ بِهِ - عَائِشَةُ	٣٨٨٩	- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ	٣٨٨٨
- أَللّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي - بَرِيدَةُ بْنُ الْحَصْبِ	٣٨٧٢	- أَللّهُمَّ! أَمْدُ قَلْبِي وَثَبْتُ لِسَانِي - عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ	٢٣١٠
- أَللّهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ، وَمَعَكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - عَائِشَةُ	٩٢٤	- أَللّهُمَّ! اهْدِنِي سُلُوكَ سَبِيلِكَ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٣٥٢
- أَللّهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٥١	- أَللّهُمَّ! اهْلِكْ كِبَارَهُ - وَاقِلَةُ صَغَارُهُ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ	٣٢٢١
- أَللّهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٨٣٣	- أَللّهُمَّ! بَارِكْ فِيهَا وَفِيمَنْ بَعَثَ بِهَا - نَفَادَةُ الْأَمْدِيِّ	٤١٣٤
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَحَرَّجُ حَقَّ الضَّعِيفِينَ: الْيَتِيمَ وَالْمَرْأَةَ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٦٧٨	- أَللّهُمَّ! بَارِكْ لَأَمْتِي فِي بَكُورِهَا - ابْنُ عُمَرَ ...	٢٢٣٨
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الظَّاهِرِ الْطَّيِّبِ الْمَبْرُورِ - عَائِشَةُ	٣٨٥٩	- أَللّهُمَّ! بَارِكْ لَأَمْتِي فِي بَكُورِهَا - صَخْرُ الْغَامِدِيِّ	٢٢٣٦
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ - ابْنُ عُمَرَ	٣٨٧١	- أَللّهُمَّ! بَارِكْ لَأَمْتِي فِي بَكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٢٢٣٧
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا - أُمُّ سَلَمَةَ	٩٢٥	- أَللّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٣٢٩
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ - عَائِشَةُ ...	٣٨٤٦	- أَللّهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ - عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ	١٩٠٦
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ	٣٨٣٢	- أَللّهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ...	٣٨٣٤
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ - عَائِشَةُ	٣٨٤١	- أَللّهُمَّ! تَبَتَّ وَاجِلُهُ هَادِيًا مُهْدِيًا - جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ	١٥٩
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ - أُمُّ سَلَمَةَ	٣٨٨٤	- أَللّهُمَّ! رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ - عَائِشَةُ	١٣٥٧
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ	١١٧٩	- أَللّهُمَّ! رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٨٧٣
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ - أَبُو هُرَيْرَةَ	٣٨٣٧	- أَللّهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَاوَاتِ وَمَلَأَ الْأَرْضَ - وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو حَنِيفَةَ	٨٧٩
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ - عَائِشَةُ	٢٨٣٩	- أَللّهُمَّ! صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى	١٧٩٦
- أَللّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَهَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ	٨٠٨		

٣٢٠٧	ثعلبة الخشني	اللهم صل عليه واغفر له وارحمه، وعافه
	- أما هذا، فلا تقولوه، ما يعلم ما في غد إلا	واعف عنه - عوف بن مالك ١٥٠٠
١٨٩٧	الله - الربيع بنت معوذ	اللهم صيباً نافعاً - عائشة ٣٨٨٩
	- أما والله إن كنت لأغريهالكُم - حليفة بن	اللهم عافني فيمن عافيت. وتولني فيمن
٢١١٨	اليحان	توليت - الحسن بن علي ١١٧٨
	- إلا ما مضى من، فإن أحسن، فله ولهم - سهل	اللهم علمه الحكمة وتأويل الكتاب - ابن
٩٨١	ابن سعد الساعدي	عباس ١٦٦
	- امرئ عبدالله بن شداد وأبو برزة في السلم -	اللهم فني عذابك يوم تبعث عبادك - عبدالله
٢٢٨٢	أبو المجالد	ابن مسعود ٣٨٧٧
	- أمني على خمس طبقات فأربعون سنة أهل ير -	اللهم لك الحمد أنت نور السموات
٤٠٥٨	أنس بن مالك	والأرض - ابن عباس ١٣٥٥
	- أمر بلال أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة -	اللهم من آمن بي وصدقني - فأقلل ماله
٧٣٠	أنس بن مالك	وولده - عمرو بن غيلان الثقفي ٤١٣٣
	- أمر رسول الله ﷺ أباً بكر أن يصلي بالناس	الله ﷻ منزل الكتاب، سريع الجواب - عبدالله
١٢٣٣	في مرضه - عائشة	ابن أبي أوفى ٢٧٩٦
	- أمر رسول الله ﷺ أن تتخذ المساجد في	اللهم هذا فعلي فيما أملك، فلا تلمني فيما
٧٥٩	الدور وأن تطهر وتطيب - عائشة	تملك - عائشة ١٩٧١
	- أمر رسول الله ﷺ أن يستمتع بجلود الميتة،	- ألم أكن نهيتكم عن أكل هذه الشجرة - جابر
٣٦١٢	إذا ذُبحَت - عائشة	ابن عبدالله ٣٣٦٥
٣٥٣٤	- أمر النبي ﷺ بقتل ذي الطفتين - عائشة	- ألى رسول الله ﷺ من نسائه، وحرّم فجعل
	- أمر نبيكم ﷺ بخمسين صلاة، فنازل ربكم	الحلال حراماً - عائشة ٢٠٧٢
١٤٠٠	أن يجعلها خمس صلوات - ابن عباس	- إلام يجلد أحدكم امرأته جلد الأمة؟ -
	- أمرت أن أسجد على سبع، ولا أكف شعراً	عبدالله بن زمعة ١٩٨٣
٨٨٤	ولا ثوباً - ابن عباس	- إلى هذا يتطهى فوحى. هذه طيبة - فاطمة
	- أمرت أن أسجد على مبة أعظم - ابن	بنت قيس ٤٠٧٤
٨٨٣	عباس	- أما أنا فأخو على راسي ثلاثاً - جابر بن
	- أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله	عبدالله ٥٧٧
٧١	إلا الله - أبو هريرة	- أما إنّه إن كان صادقاً ثم قتلته - أبو هريرة ٢٦٩٠
	- أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله	- أما إنّه سيكون - الزبير بن العوام ٤١٥٨
٧٢	إلا الله - معاذ بن جبل	- أما إنه لو قال حين أمسى - أبو هريرة ٣٥١٨
	- أُبرئت أن أقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا	- أما أهل النار، الذين هم أهلها - أبو سعيد
٣٩٢٧	الله - أبو هريرة	الخدري ٤٣٠٩
	- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا	- أما نريدن الحج العام - ضباعة بنت الزبير .
٣٩٢٨	الله - جابر بن عبدالله	- أنا ما ذكرت أنكم في أرض أهل كتاب - أبو

- ١٠٤٠ - أمرت أن لا أكف شعراً ولا ثوباً - ابن عباس
- ٢٠٧٧ - أمرت بريرة أن تعد بثلاث حيض - عائشة ..
- ٣١٧٧ - أمرني رسول الله ﷺ أن نكف شعراً ولا ثوباً - عبدالله بن مسعود ..
- ١٠٤١ - أمرني رسول الله ﷺ، أن نكثو، في وجوه المداحين التراب - المقداد بن عمرو ..
- ٣٧٤٢ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نوضأ من لحوم الإبل - جابر بن سمرة ..
- ٤٩٥ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نجهز غاطمة حتى ندخلها على علي - عائشة وأم سلمة ..
- ١٩١١ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نخرجهن في يوم الفطر والنحر - أم عطية ..
- ١٣٠٧ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف - علي بن أبي طالب ..
- ٣١٤٣ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نسلم على أئمتنا، وأن يسلم - سمرة بن جندب ..
- ٩٢٢ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نكف عن العلام شاتين - عائشة ..
- ٣١٦٣ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نقرأ على الجنابة بفاتحة الكتاب - أم شريك الأنصارية ..
- ١٤٩٦ - أمرنا رسول الله ﷺ أن نلقى لحوم الحمر الأهلية نيئة ونضيجة - البراء بن عازب ..
- ٣١٩٤ - أمرنا رسول الله ﷺ بإبرار القسم - البراء بن عازب ..
- ٢١١٥ - أمرنا رسول الله ﷺ بإسباغ الوضوء - ابن عباس ..
- ٤٢٦ - أمرنا رسول الله ﷺ بالصدقة، فقالت زينب امرأة عبدالله - أم سلمة ..
- ١٨٣٥ - أمرنا رسول الله ﷺ بتغطية الإناء، وإيكاء الشفاء - أبو هريرة ..
- ٣٤١١ - أمرنا رسول الله ﷺ بصدقة الفطر قبل أن تنزل الزكاة - قيس بن سعد ..
- ١٨٢٨ - أمرنا رسول الله ﷺ ونهانا فأمرنا أن نطفيء سرجننا - جابر بن عبدالله ..
- ٣٧٧١ - أمرنا النبي ﷺ أن نوكي أسقبتنا ونغطي آيتنا - جابر بن عبدالله ..
- ٣٦٠ - أمرنا نبيتنا ﷺ أن نفشي السلام - أبو أمامة الباهلي ..
- ٣٦٩٣ - أمرني رسول الله ﷺ أن أتوب في الفجر - بلال بن رباح ..
- ٧١٥ - أمرني رسول الله ﷺ أن أقوم على بدني - علي بن أبي طالب ..
- ٣٠٩٩ - أمرني النبي ﷺ، حين آذاني القمل، أن أخلق رأسي - كعب بن عجرة ..
- ٣٠٨٠ - أ مسح على الخفين؟ قال: نعم - أبي بن عمارة ..
- ٥٥٧ - أئتمك بنصائها - جابر بن عبدالله ..
- ٣٧٧٧ - أئمك - أبو هريرة ..
- ٣٦٥٨ - أئمتنا النبي ﷺ فكان ينصرف عن حائبيه جميعاً - هلب الطائي ..
- ٩٢٩ - أئطي عنه الأذى - عائشة ..
- ١٩٧٦ - أن أبا بكر الصديق كتب له: بسم الله الرحمن الرحيم - أنس بن مالك ..
- ١٨١٠ - أن أبا بكر قُتل النبي ﷺ وهو ميت - ابن عباس وعائشة ..
- ١٤٥٧ - أن أبا موسى استأذن على عمر ثلاثاً - أبو سعيد الخدري ..
- ٣٧٠٦ - أن أباة توفي وترك عليه ثلاثين وسقاً - جابر ابن عبدالله ..
- ٢٤٣٤ - أن ابن عباس أمر المؤذن أن يؤذن يوم الجمعة - عبدالله بن الحارث بن نوفل ..
- ٩٣٩ - أن ابن مسعود سجد سجدة السهو بعد السلام - علقمة بن قيس النخعي ..
- ١٢١٨ - أن ابنة لعمر كان يقال لها عاصية، فسموها رسول الله ﷺ جميلة - ابن عمر ..
- ٣٧٣٣ - إن أبواب السماء تفتح إذا زالت الشمس -

- ١١٥٧ أبو أيوب الأنصاري
- إن أثقل الصلاة على المتأقين صلاة العشاء
وصلاة الفجر - أبو هريرة ٢٩٧
- إن أحدًا جبل يحبنا ونحبه - أنس بن مالك .. ٣١١٥
- إن أحدكم إذا توضأ فأحسن الوضوء، ثم
أتى المسجد لا ينهزه إلا الصلاة - أبو هريرة ٢٨١
- إن أحدكم إذا دخل المسجد، كان في صلاة
ما كانت الصلاة تحببه - أبو هريرة ٢٩٩
- إن أحدكم ليتكلم بالكلمة من رضى الله -
علقمه بن وقاص ٣٩٦٩
- إن أحسن ما اختصم به لهذا السواد -
صهيب بن سنان ٣٦٢٥
- إن أحسن ما غيرتم به الشيب - أبو ذر
التفاري ٣٦٢٢
- إن أحسن ما زرتهم الله به في قبوركم
ومساجدكم الياض - أبو الدرداء ٣٥٦٨
- إن أحق الشرط أن يوفى به ما استحللتم به
الفروج - عفة بن عامر ١٩٥٤
- إن أخا ضداء قد أذن، ومن أذن فهو يقيم -
زياد بن الحارث الصدائي ٧١٧
- إن أخاك محتبب بدينه فاقض عنه - سعد بن
الأطول ٢٤٣٣
- إن أخاكم النجاشي قد مات، فصلوا عليه -
عمران بن الحصين ١٥٣٥
- إن أخاكم النجاشي قد مات، فقوموا فصلوا
عليه - مجمع بن جارية الأنصاري ١٥٣٦
- إن أخذتها أخذت قوسًا من نار - أبي بن
كعب ٢١٥٨
- إن آخر ما نزلت آية الربا - عمر بن الخطاب ٢٢٧٦
- إن أخوف ما أتخوف على أمتي الإشراف بالله
شدداد بن أوس ٤٢٠٥
- إن أخوف ما أخاف على أمتي، عمل قوم
لوط - جابر بن عبد الله ٢٥٦٣
- أن أذان بلال كان مثنى مثنى وإقامته مفردة -
سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ ٧٣١
- إن الأرض لتقبل من هو أشرمه - عمران بن
الحصين ٣٩٣٠ م
- إن أرواح المؤمنين في طير خضر، تعلق
بشجر الجنة - كعب بن مالك ١٤٤٩
- أن أزواج النبي ﷺ رخصهن في الدنيا
ذراع - ابن عمر ٣٥٨١
- إن أسع بين الصفا والمروة فقد رأيت رسول
الله ﷺ يسعي - ابن عمر ٢٩٨٨
- إن الإسلام بدأ غريبًا - أنس بن مالك ٣٩٨٧
- إن أصحاب الصور يمدون - عائشة ٢١٥١
- إن أطيب ما أكل الرجل من كسبه - عائشة ... ٢١٣٧
- إن أطيب ما أكلتم من كسبكم - عائشة ٢٢٩٠
- إن أعنتهما فابدي بالرجل قبل المرأة -
عائشة ٢٥٣٢
- أن أعرابًا بال في المسجد - أنس بن مالك ٥٢٨
- إن أعظم الناس فرية، لرجل هاجى رجلاً -
عائشة ٣٧٦١
- إن أعبط الناس عندي مؤمن خفيف الحاذق -
أبو أمامة الباهلي ٤١١٧
- إن أفواهم طرق القرآن، فطوبى لها بالسواك -
علي بن أبي طالب ٢٩١
- إن أكثر الناس شيعًا في الدنيا - سلمان
الفارسي ٣٣٥١
- إن آل جعفر قد شغلوا بشأن ميتهم - أسماء
بنت عميس ١٦١١
- إن ألدّي تفوته صلاة العصر فكأنما وتر أهله
وماله - ابن عمر ٦٨٥
- إن الذي يجر ثوبه من الخلاء - ابن عمر ٣٥٦٩
- إن الذي يشرب في إناء القصة - أم سلمة ٣٤١٣
- إن الله اتخذني خليلًا كما اتخذ إبراهيم
خليلًا - عبدالله بن عمرو ١٤١
- إن الله أمرني بحب أربعة - بريدة بن
الحصيب الأسلمي ١٤٩

- ٢٧١٣ لوأوت - أبو أمامة الباهلي
 - إن الله قد أمداكم بصلاح، لهي خير لكم من
 ٤٢١٤ مالك
 - إن الله تبارك وتعالى يقول: يا عبادي كلنكم
 ٤٢٥٧ مذنب - أبو ذر الغفاري
 - إن الله تجاوز لأمتي عما توسوس به
 ٢٠٤٤ صدورها - أبو هريرة
 - إن الله تجاوز لأمتي عما حدثت به أنفسها -
 ٢٠٤٠ أبو هريرة
 - إن الله تجاوز لي عن أمتي الخطأ والنسيان -
 ٢٠٤٣ أبو ذر الغفاري
 - إن الله تصدق عليكم، عند وفاتكم، بثلاث
 ٢٧٠٩ أموالكم - أبو هريرة
 - إن الله جعلني عبدا كريما - عبدالله بن بسر ...
 ٣٦٨٩ إن الله رفيق يحب الرفق - عائشة
 - إن الله رفيق يحب الرفق في الأمر كله - أبو
 ٣٦٨٨ هريرة
 - إن الله، عز وجل، إذا أراد أن يهلك عبدا نزع
 ٤٠٥٤ منه الحياء - ابن عمر
 - إن الله عز وجل أفرح بترية أحدكم منه بفسائه
 ٤٢٤٧ إذا وجدها - أبو هريرة
 - إن الله عز وجل أوحى إلي أن تواضعوا -
 ٤١٧٩ عياض بن حمار
 - إن الله عز وجل كتب الإحسان على كل شيء -
 ٣١٧٠ شداد بن أوس
 - إن الله عز وجل لما خلق الخلق كتب بيده -
 ٤٢٩٥ أبو هريرة
 - إن الله عز وجل يقبل توبة العبد ما لم يفرغ -
 ٤٢٥٣ عبدالله بن عمرو
 - إن الله عز وجل يقول: أنا مع عبدي إذا هو
 ٣٧٩٢ ذكرني - أبو هريرة
 - إن الله عز وجل يقول: يا ابن آدم - ابن عمر ..
 ٢٧١٤ إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه ألا وصية
 لوأوت - أنس بن مالك
 - إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه فلا وصية
- ١١٦٨ حمر النعم - خارجة بن خذافة العدوي
 - إن الله قسم لكل وارث نصيبه من الميراث -
 ٢٧١٢ عمرو بن خارجة
 - إن الله لا يستحي من الحق - خزيمة بن ثابت
 ١٩٢٤ إن الله لا يقبض العلم انتزاعا - عبدالله بن
 ٥٢ عمرو بن العاص
 - إن الله لا ينام، ولا ينبغي له أن ينام - أبو
 ١٩٥ موسى الأشعري
 - إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم - أبو
 ٤١٤٣ هريرة
 - إن الله يذبح بالشهم الواحد - عتبة بن عامر
 ٢٨١١ الجهني
 - إن الله يسأل العبد يوم القيامة حتى يقول -
 ٤٠١٧ أبو سعيد الخدري
 - إن الله ليضحك إلى ثلاثة - أبو سعيد
 ٢٠٠ الخدري
 - إن الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان،
 ١٣٩٠ فيغفر لجميع خلقه - أبو موسى الأشعري
 - إن الله مع القاضي ما لم يجر - عبدالله بن أبي
 ٢٣١٢ أوفى
 - إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق -
 ٢٢٠٠ أنس بن مالك
 - إن الله وتر يحب الوتر، فأوتروا يا أهل
 ١١٧٠ القرآن - عبدالله بن مسعود
 - إن الله ورسوله حرم بيع الخمر - جابر بن
 ٢١٦٧ عبدالله
 - إن الله وضع الحق على لسان عمر - أبو ذر
 ١٠٨ الغفاري
 - إن الله وضع عن أمتي الخطأ والنسيان - ابن
 ٢٠٤٥ عباس
 - إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون
 ٩٩٥ الصفوف - عائشة

- إن الله وملائكته يصلون على الصّاف الأول -
البراء بن عازب ٩٩٧
- إن الله وملائكته يصلون على الصّاف الأول -
عبد الرحمن بن عوف ٩٩٩
- إن الله وملائكته يصلون على مباهن الصّاف -
عائشة ١٠٠٥
- إن الله يحب عبده المؤمن الفقير - عمران بن
حصين ٤١٢١
- إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً ويضع به
آخرين - عمر بن الخطاب ٢١٨
- إن الله يضحك إلى رجلين يقتل أحدهما
الآخر - أبو هريرة ١٩١
- إن الله يعلم أن أحدكم كاذب فهل من تائب؟ -
ابن عباس ٢٠٦٧
- إن الله يُملي للظّالم، فإذا أخذه - أبو موسى
الأشعري ٤٠١٨
- إن الله يمهّل، حتى إذا ذهب من الليل نصفه
أو ثلثاه - رفاعة الجهنني ١٣٦٧
- إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم - عمر ٢٠٩٤
- إن الله يوصيكم بآمهاتكم، ثلاثاً - المقدام
ابن معديكرب ٣٦٦١
- أن أمّ سلمة، استأذنت رسول الله ﷺ في
الحجّة - جابر بن عبد الله ٣٤٨٠
- أن أم سليم سألت رسول الله ﷺ عن المرأة
تري في منامها ما يرى الرجل - أنس بن
مالك ٦٠١
- أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال -
حذيفة بن اليمان ٤٠٥٣
- إن أمّة من بني إسرائيل مُسخت دواب في
الأرض ثابت بن يزيد الأنصاري ٣٢٣٨
- إن أمّتي لا تجتمع على ضلالة - أنس بن
مالك ٣٩٥٠
- إن أمرّ عليكم عبدٌ حبشيّ مُجدّع، فاشمّعوا -
أم الحصين الأحمسية ٢٨٦١
- أن امرأة أنت النبي ﷺ فأخبرته أن زوجها -
أبو أمامة الباهلي ٣٦٥٢
- أن امرأة أنت النبي ﷺ فاعترفت بأنزنا -
عمران بن الحصين ٢٥٥٥
- أن امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ ببردة -
سهل بن سعد الساعدي ٣٥٥٥
- أن امرأة جاءت إلى النبي ﷺ فأسلمت،
فتزوجها رجل - ابن عباس ٢٠٠٨
- أن امرأة ذهبت شاة بحجر، فذكر ذلك
لرسول الله ﷺ - كعب بن مالك ٣١٨٢
- أن امرأة سألتها: أتقضي الحائض الصلاة؟ -
عائشة ٦٣١
- أن امرأة سوداء كانت تقم المسجد، فقذفها
رسول الله ﷺ - أبو هريرة ١٥٢٧
- أن امرأة من أزواج النبي ﷺ اغتسلت من
حنابة - ابن عباس ٣٧١
- أن امرأة من نخع جاءت النبي ﷺ فقالت -
عبد الله بن عباس ٢٩٠٧
- إن أناساً من أمّتي سيفقهون في الدين - ابن
عباس ٢٥٥
- أن أناساً من عربة قدموا على عهد رسول الله
ﷺ - أنس بن مالك ٢٥٧٨
- إن أناساً يزعمون أن الشمس والقمر لا
ينكسفان إلا لموت عظيم - النعمان بن بشير ١٢٦٢
- إن أهل الدرجات العلى يراهم من أسفل
منهم - أبو سعيد الخدري ٩٦
- إن أهل قباء كانوا يجتمعون مع رسول الله ﷺ
يوم الجمعة - ابن عمر ١١٢٤
- إن أول ما يحاسب به العبد المسلم يوم
القيامة، الصلاة المكتوبة - أبو هريرة ١٤٢٥
- إن أولادكم من أطيب كسبكم - عبد الله بن
عمر ٢٢٩٢
- إن آية ما بيننا وبين المنافقين، إنهم لا
يتصلعون من زمزم - عبد الله بن عباس ٣٠٦١

- إن الإيمان ليأرز إلى المدينة، كما تأرز الحية
إلى جحرها - أبو هريرة ٣١١١
- إن بالمدينة رجالاً - جابر بن عبدالله ٢٧٦٥
- إن بالمدينة لقومًا، ماسرتم من مسير - أنس
ابن مالك ٢٧٦٤
- أن بريرة أتتها وهي مكاتبه - عائشة ٢٥٢١
- إن بعدي من أمني، أو سيكون بعدي من
أمني، فومًا يقرءون القرآن - أبو ذر الغفاري ١٧٠
- إن بني إسرائيل افترقت على إحدى وسبعين
فرقة - أنس بن مالك ٣٩٩٣
- إن بني إسرائيل كانت تمسهم الأنبياء - أبو
هريرة ٢٨٧١
- إن بني إسرائيل، لما وقع فيهم النقص - أبو
عبيدة ٤٠٠٦
- إن بني هشام بن المغيرة استأذنوني أن
يتكبحوا إبتهم علي بن أبي طالب - المسور
ابن مخزومة ١٩٩٨
- إن بين يدي الساعة فتنًا كقطع الليل المظلم -
أبو موسى الأشعري ٣٩٦١
- إن بين يدي الساعة لهرجا - أبو موسى
الأشعري ٣٩٥٩
- إن التجار يبعثون يوم القيامة فجارًا إلا من
اتقى الله - رفاعه بن رافع ٢١٤٦
- إن تحت كل شجرة جناية - أبو هريرة ٥٩٧
- أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئًا - عوف بن
مالك الأشجعي ٢٨٦٧
- إن فعل فقد مضى أجلها - أبو السائب بن
بعكك ٢٠٢٧
- أن جابر بن عبدالله كان إذا افتتح الصلاة رفع
يديه - محمد بن مسلم أبو الزبير المكي ٨٦٨
- أن جارية بكرا أنت النبي ﷺ فذكرت له أن
أباها زوجها وهي كارهة - ابن عباس ١٨٧٥
- أن جبريل أتى النبي ﷺ فقال: يا محمد
اشكيت - أبو سعيد الخدري ٣٥٢٣
- إن جبرائيل يقرأ عليك السلام قالت وعليه
السلام - عائشة ٣٦٩٦
- إن الجذع يوفي مما ثوفي منه الشيء - مجاشع
ابن مسعود ٣١٤٠
- إن حوضي لأبعد من أيلة إلى عدن - حذيفة
ابن اليمان ٤٣٠٢
- إن حوضي ما بين عدن إلى أيلة - أبو سلام
الحبشي ٤٣٠٣
- إن الحياء شعبة من الإيمان - عبدالله بن عمر ٥٨
- أن خالدة بنت أنس جاءت إلى النبي ﷺ
فعرضت عليه الزرقى - أبو بكر بن محمد ٣٥١٤
- إن خيركم، أو من خيركم أحاسنكم قضاء -
أبو هريرة ٢٤٢٣
- أن الدجال يخرج من أرض بالمشرق - أبو
بكر الصديق ٤٠٧٢
- إن الدعاء هو العبادة - النعمان بن بشير ٣٨٢٨
- إن الدنيا خضرة حلوة، وإن الله مستخلفكم
فيها - أبو سعيد الخدري ٤٠٠٠
- إن الذين يقضى من صاحبهم يوم القيامة -
عبدالله بن عمرو ٢٤٣٥
- أن ذئبًا نيب في شاة، فلبحوها بمرورة - زيد
بن ثابت ٣١٧٦
- إن ذلك ليس بشفاء ولكنه داء - طارق بن
سويد الحضرمي ٣٥٠٠
- إن الرؤيا ثلاث: منها أهاويل من الشيطان -
عوف بن مالك ٣٩٠٧
- أن راية رسول الله ﷺ كانت سوداء، ولواؤه
أبيض - ابن عباس ٢٨١٨
- إن ربكم حيي كريم، يستحي من عبده -
سلمان الفارسي ٣٨٦٥
- إن الرجل إذا قام يصلي أقبل الله عليه بوجهه -
حذيفة بن اليمان ١٠٢٣
- إن الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله - أبو
هريرة ٣٩٧٠

- إن الرجل لعمل بعمل أهل الخير سبعين سنة -
 أبو هريرة ٢٧٠٤
 أن رجلاً أتى عمر بن الخطاب فقال: إني
 أجنبيت فلم أجد الماء - عبدالرحمن بن
 أبيزى ٥٦٩
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال: إن أُمِّي افلست
 نفسها - عائشة ٢٧١٧
 - أن رجلاً أصاب من امرأة، يعني ما دون
 الفاحشة - عبدالله بن مسعود ١٣٩٨
 - أن رجلاً أمره أبوه أو أمه، تلك شعبة أن
 يطلق امرأته - أبو عبدالرحمن ٢٠٨٩
 - أن رجلاً ذبح، يوم النحر قبل الصلاة - أنس
 ابن مالك ٣١٥١
 - أن رجلاً سأل رسول الله ﷺ قال: إن أُمِّي
 ماتت - أبو هريرة ٢٧١٦
 - أن رجلاً سأل عن الغسل من الجنابة - أبو
 سعيد الخدري ٥٧٦
 - أن رجلاً صاف علي بن أبي طالب - سقينة،
 أبو عبدالرحمن ٣٣٦٠
 - أن رجلاً كان في عهد رسول الله ﷺ، في
 عُقْدَتِهِ صُنِفَ - أنس بن مالك ٢٣٥٤
 - أن رجلاً كان له ستة مملوكين - عمران بن
 حصين ٢٣٤٥
 - أن رجلاً لاهن امرأته وانتفى من ولدها -
 ابن عمر ٢٠٦٩
 - أن رجلاً مات؟ فقيل له: ما عجلت؟ -
 حذيفة بن اليمان ٢٤٢٠
 - أن رجلاً مر على النبي ﷺ وهو يبول فسلم
 عليه - جابر بن عبدالله ٣٥٢
 - أن رجلاً من أصحاب النبي ﷺ جرح، فأدته
 الجراحة - جابر بن سمرة ١٥٢٦
 - أن رجلاً من الأنصار خاصم الزبير عند
 رسول الله ﷺ في شراج الحرة - عبدالله بن
 الزبير ١٥
- أن رجلاً من أهل البادية أتى النبي ﷺ فقال:
 يا رسول الله - ابن عمر ٢٠٠٣
 - أن رجلاً من بني فزارة تزوج على نعلين
 عامر بن ربيعة ١٨٨٨
 - أن رجلاً منهم بدعى خداماً أنكح ابنة له،
 فكهرت نكاح أبيها - عبدالرحمن بن يزيد،
 ومجمع بن يزيد الأنصاريين ١٨٧٣
 - أن رجلين ادّعا دابة - أبو هريرة ٢٣٢٩
 - أن رجلين تدارما في بيع - أبو هريرة ٢٣٤٦
 - أن رجلين من بني قديما على رسول الله ﷺ -
 طلحة بن عبدالله ٣٩٢٥
 - أن رسول الله ﷺ، كان إذا طاف بالبيت -
 ابن عمر ٢٩٥٠
 - أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتماً من فضة -
 أنس بن مالك ٣٦٤١
 - أن رسول الله ﷺ أتى سباطة قوم فبال عليها
 قائماً - حذيفة بن اليمان ٣٠٥
 - أن رسول الله ﷺ أتى سباطة قوم فبال قائماً -
 الصغيرة بن شعبة ٣٠٦
 - أن رسول الله ﷺ أتى علياً وفاطمة، وهما في
 حَمِيلٍ لهما - علي بن أبي طالب ٤١٥٢
 - أن رسول الله ﷺ أتى بِقُضْعَةٍ - عبدالله بن
 بُشَيْرِ المازني ٣٢٧٥
 - أن رسول الله ﷺ أتى بلبن - أنس بن مالك .. ٣٤٢٥
 - أن رسول الله ﷺ أجاز شهادة أهل الكتاب -
 جابر بن عبدالله ٢٣٧٤
 - أن رسول الله ﷺ احتجم وهو صائمٌ محرم -
 ابن عباس ٣٠٨١
 - أن رسول الله ﷺ اختصم إليه رجلان - أبو
 موسى الأشعري ٢٣٣٠
 - أن رسول الله ﷺ أخذ بيد رجل مجذوم
 فأدخلها معه في القفصة - جابر بن عبدالله .. ٣٥٤٢
 - أن رسول الله ﷺ أخذ من قبل القبلية، واستل
 استلاماً أبو سعيد الخدري ١٥٥٢

- أن رسول الله ﷺ أدخل رجلاً قبره ليلاً،
 وأسرج في قبره - ابن عباس ١٥٢٠
 - أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع الحرية -
 زيد بن ثابت ٢٢٦٩
 - أن رسول الله ﷺ أعتق صفية، وجعل عتقها
 صداقها - عائشة ١٩٥٨
 - أن رسول الله ﷺ اعتكف في قبة تركية - أبو
 سعيد الخدري ١٧٧٥
 - أن رسول الله ﷺ أعطاه غنما - عقبة بن عامر
 الجهني ٣١٣٨
 - أن رسول الله ﷺ أعطى خبير أهلها على
 النصف نخلها وأرضها - ابن عباس ٢٤٦٨
 - أن رسول الله ﷺ أعلم قبر عثمان بن مظعون
 بصخرة - أنس بن مالك ١٥٦١
 - أن رسول الله ﷺ أفرد الحج - عائشة ٢٩٦٤
 - أن رسول الله ﷺ أقام بمكة عام الفتح خمس
 عشرة ليلة، يقصر الصلاة - ابن عباس ١٠٧٦
 - أن رسول الله ﷺ أقرأه خمس عشرة سجدة
 في القرآن - عمرو بن العاص ١٠٥٧
 - أن رسول الله ﷺ أمر بالمساجد أن تبنى في
 الدور - عائشة ٧٥٨
 - أن رسول الله ﷺ أمر بركاة الفطر، صاعاً من
 تمر - ابن عمر ١٨٢٥
 - أن رسول الله ﷺ أمر بصدقة الفطر، صاعاً
 من تمر - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ ١٨٣٠
 - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الكلاب - عبدالله
 ابن مفضل ٣٢٠١
 - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل أحد أن يردوا إلى
 مصارعهم - جابر بن عبدالله ١٥١٦
 - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل أحد أن يتزع
 عنهم الحديد والجلود - ابن عباس ١٥١٥
 - أن رسول الله ﷺ أمر بلالا أن يجعل إصبعيه
 في أذنيه - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ ٧١٠
 - أن رسول الله ﷺ أمر من كل جزور بوضعة -
- جابر بن عبدالله ٣١٥٨
 - أن رسول الله ﷺ أمره أن يجعل مسجد
 الطائف حيث كان طاف بهم - عثمان بن أبي
 العاص ٧٤٣
 - أن رسول الله ﷺ أمره أن يقسم بدنه كلها،
 لحومها وجلودها - علي بن أبي طالب ٣١٥٧
 - أن رسول الله ﷺ أمرها أن تدخل على رجل
 امرأته - عائشة ١٩٩٢
 - أن رسول الله ﷺ إن كانت له إلى أهله حاجة
 قضاه - عائشة ٥٨٢
 - أن رسول الله ﷺ إنما ألى لأن زينب ردت
 عليه حديثه - عائشة ٢٠٦٠
 - أن رسول الله ﷺ باع العذير - جابر بن
 عبدالله ٢٥١٢
 - أن رسول الله ﷺ بزق في ثوبه، وهو في
 الصلاة ثم ذلك - أنس بن مالك ١٠٢٤
 - أن رسول الله ﷺ بعث علقمة بن مجزز على
 بعث - أبو سعيد الخدري ٢٨٦٣
 - أن رسول الله ﷺ تزوجها وهو حلال -
 ميمونة بنت الحارث ١٩٦٤
 - أن رسول الله ﷺ تفلّ ثوبه ذا الفقار، يوم
 بدر - ابن عباس ٢٨٠٨
 - أن رسول الله ﷺ توضع ثلاثاً ثلاثاً - الربيع
 بنت معوذ بن عفراء ٤١٨
 - أن رسول الله ﷺ توضع فخلل لحيته - عثمان
 ابن عفان ٤٣٠
 - أن رسول الله ﷺ توضع ففصل رجله ثلاثاً
 ثلاثاً - المقدام بن معديكرب ٤٥٧
 - أن رسول الله ﷺ توضع، فقلب جبة صوف
 كانت عليه - سلمان الفارسي ٤٦٨
 - أن رسول الله ﷺ توضع فقلب جبة صوف
 كانت عليه - سلمان الفارسي ٣٥٦٤
 - أن رسول الله ﷺ توضع ففصل برأسه وأذنيه -
 المقدام بن معديكرب ٤٤٢

- أن رسول الله ﷺ توضعاً فمضعض ثلاثاً - عثمان بن عفان ٢٧٦٦
 - أن رسول الله ﷺ رأى على عمر قميصاً علي بن أبي طالب ٤٠٤
 - أن رسول الله ﷺ توضعاً ومسح على الجوربين والنعلين - أبو موسى الأشعري .. ٥٦٠
 - أن رسول الله ﷺ توضعاً ومسح على الجوربين والنعلين - المغيرة بن شعبة ٥٥٩
 - أن رسول الله ﷺ توضعاً ومسح على خفيه - حذيفة بن اليمان ٥٤٤
 - أن رسول الله ﷺ حرق نخل بني النضير - ابن عمر ٢٨٤٤
 - أن رسول الله ﷺ حرّم أشياء، حتى ذكر الحمر الإنسية - المقدم بن معديكرب ٣١٩٣
 - أن رسول الله ﷺ حين قتل من غزوة خيبر، الكندي
 - أن رسول الله ﷺ خرج فرأى أناساً يصلون فمردداً - فقال: صلاة القاعد على الصف من صلاة القائم - أنس بن مالك ١٢٣٠
 - أن رسول الله ﷺ خرج فصلّى بهم العيد، لم يصل قبلها ولا بعدها - ابن عباس ١٢٩١
 - أن رسول الله ﷺ خلع معاذ بن جبل من غرمائه - جابر بن عبد الله ٢٣٥٧
 - أن رسول الله ﷺ خير بريدة - أبو هريرة ٢٠٧٨
 - أن رسول الله ﷺ دخل عليها، وعندها قرينة مملوكة - كيسة الأنصارية ٣٤٢٣
 - أن رسول الله ﷺ دخل المسجد فرأى حبلاً ممدوداً بين سارين - أنس بن مالك ١٣٧١
 - أن رسول الله ﷺ دعا لأخته عشيّة عرفة بالمغفرة - عباس بن مرداس الشلمي ٣٠١٣
 - أن رسول الله ﷺ ذبح أضحيته عند طرف الزقاق - سعد بن عاذل مؤذن رسول الله ﷺ .. ٣١٥٦
 - أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً قد شبك أصابعه في الصلاة - كعب بن عجرة ٩٦٧
 - أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً وراء حمامة - عثمان بن عفان ٢٧٦٦
 - أن رسول الله ﷺ رأى على عمر قميصاً ٤٠٤
 - أن رسول الله ﷺ رأى في أصحابه تأخراً فقال: تقدموا فأتوا بي - أبو سعيد الخدري ٩٧٨
 - أن رسول الله ﷺ رخص في زيارة القبور - عائشة ١٥٧٠
 - أن رسول الله ﷺ رخص في الغراميا - زيد بن ثابت ٢٢٦٨
 - أن رسول الله ﷺ رخص للزبير بن العوام أنس بن مالك ٣٥٩٢
 - أن رسول الله ﷺ رد ابنته زينب على أبي العاص بن الربيع - عبد الله بن عمرو بن العاص ٢٠١٠
 - أن رسول الله ﷺ رد ابنته على أبي العاص بن الربيع، بعد ستين - ابن عباس ٢٠٠٩
 - أن رسول الله ﷺ رفع إليه رجل وطىء جارية امرأة - سلمة بن المحبق ٢٥٥٢
 - أن رسول الله ﷺ سلم تسليمه واحدة تلقاء وجهه - سهل بن سعد الساعدي ٩١٨
 - أن رسول الله ﷺ صلى بيّناً، يوم التروية، الظهر - عبد الله بن عباس ٣٠٠٤
 - أن رسول الله ﷺ صلى على امرأة ماتت في نفاسها فقام وسطها - سمرة بن جندب الفزاري ١٤٩٣
 - أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة، ثم أتى قبر الميت - أبو هريرة ١٥٦٥
 - أن رسول الله ﷺ صلى العيد بالمصلى مستتراً بحربة - أنس بن مالك ١٣٠٦
 - أن رسول الله ﷺ صلى في بني عبد الأشهل وعليه كساء مثلف به - ثابت بن الصامت الأنصاري ١٠٣٢
 - أن رسول الله ﷺ صلى في شملة قد عقد

- عليها - عبادة بن الصامت ٣٥٥٢
- أن رسول الله ﷺ صلى وعليه مرط، بعضه
- عليه - ميمونة زوج النبي ﷺ ٦٥٣
- أن رسول الله ﷺ صلى يوم بُعِثَ برأس أبي
- جهل، ركعتين - عبدالله بن أبي أوفى ١٣٩١
- أن رسول الله ﷺ ضرب مثل الجمعة ثم
- التكبير - سمرة بن جندب ١٠٩٣
- أن رسول الله ﷺ طلق حفصة ثم راجعها -
- عمر بن الخطاب ٢٠١٦
- أن رسول الله ﷺ عامل أهل خيبر بالشرط -
- ابن عمر ٢٤٦٧
- أن رسول الله ﷺ قال: إذا أقيمت الصلاة
- فلا صلاة إلا المكتوبة - أبو هريرة ١١٥١
- أن رسول الله ﷺ قال: الأذنان من الرأس -
- أبو أمامة الباهلي ٤٤٤
- أن رسول الله ﷺ قال، في بيض النعام يُصْبِيهِ
- المشحرم: ثنته - أبو هريرة ٣٠٨٦
- أن رسول الله ﷺ قال لا ين مسعود ليلة
- الجن: ملك ماء - عبدالله بن عباس ٣٨٥
- أن رسول الله ﷺ قال له، ليلة الجن عندك
- طهور؟ - عبدالله بن مسعود ٣٨٤
- أن رسول الله ﷺ قُبِلَ بعض نسائه ثم خرج
- إلى الصلاة ولم يتوضأ - عائشة ٥٠٢
- أن رسول الله ﷺ قُبِلَ فطاف بالبيت سبعاً -
- ابن عمر ٢٩٥٩
- أن رسول الله ﷺ قرأ يوم الجمعة تبارك،
- وهو قائم - أبي بن كعب ١١١١
- أن رسول الله ﷺ قرن الحج والعمرة - ابن
- عباس ٢٩٧١
- أن رسول الله ﷺ قضى أن خراج العبد
- بضمائه - عائشة ٢٢٤٢
- أن رسول الله ﷺ قضى أن عقل أهل الكتابين -
- عبدالله بن عمرو ٢٦٤٤
- أن رسول الله ﷺ قضى أن: لا ضرر ولا
- ضرار - عبادة بن الصامت ٢٣٤٠
- أن رسول الله ﷺ قضى بالشفعة - أبو هريرة . ٢٤٩٧
- أن رسول الله ﷺ قضى بالولد للفرأش - عمر
- ابن الخطاب ٢٠٠٥
- أن رسول الله ﷺ قضى باليمين مع الشاهد -
- أبو هريرة ٢٣٦٨
- أن رسول الله ﷺ قضى في سيل مهزور أن
- يُعمسك حتى يبلغ الكمين - عبدالله بن عمرو ٢٤٨٢
- أن رسول الله ﷺ قضى في شرب النخل من
- الكئيل - عبادة بن الصامت ٢٤٨٣
- أن رسول الله ﷺ قضى في النخلة والنخلتين
- والثلاثة للرجل - عبادة بن الصامت ٢٤٨٨
- أن رسول الله ﷺ كان، إذا أدخل رجله في
- الغرز - عبدالله بن عمر ٢٩١٦
- أن رسول الله ﷺ كان، إذا أراد أن يُصحي -
- أبو هريرة ٣١٢٢
- أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد الحاجة أبعد -
- بلال بن الحارث المزني ٣٣٦
- أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاته
- استغفر - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٩٢٨
- أن رسول الله ﷺ كان إذا توضأ حرك خاتمه -
- أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ٤٤٩
- أن رسول الله ﷺ كان إذا خطب في الحرب،
- خطب على قوس - سعد بن عائذ المؤذن ... ١١٠٧
- أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر أقرع بين
- نسائه - عائشة ١٩٧٠
- أن رسول الله ﷺ كان إذا قال: سمع الله لمن
- حمده - أبو هريرة ٨٧٥
- أن رسول الله ﷺ كان إذا كبر رفع يديه حتى
- يجعلهما قريباً من أذنيه - مالك بن الحويرث ٨٥٩
- أن رسول الله ﷺ كان إذا نودي لصلاة
- الصبح، ركع ركعتين خفيفتين - حفصة بنت
- عمر ١١٤٥
- أن رسول الله ﷺ كان لا يخرج يوم الفطر

حتى يأكل - بريدة بن الحبيب ١٧٥٦	- أن رسول الله ﷺ كان يُضحّي بكبشين
- أن رسول الله ﷺ كان يأتي العيد ماشياً - أبو	أفلح - أنس بن مالك ٣١٢٠
رافع مولى رسول الله ﷺ ١٢٩٧	- أن رسول الله ﷺ كان يحتكف العشر
- أن رسول الله ﷺ كان يتنفس في الإثاء ثلاثاً -	الأواخر من رمضان - عبدالله بن عمر ١٧٧٣
أنس بن مالك ٣٤١٦	- أن رسول الله ﷺ كان يغتسل يوم الفطر ويوم
- أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ بالماء - جابر	النحر ويوم عرفة - الفاكه بن سعد ١٣١٦
ابن عبدالله ٢٦٩	- أن رسول الله ﷺ كان يندو إلى المصلى في
- أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ ثم يقبل ويصلي	يوم العيد - ابن عمر ١٣٠٤
ولا يتوضأ - عائشة ٥٠٣	- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح
- أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين المغرب	يوم الجمعة ﴿الْم تَنْزِيل﴾ و﴿هل أتى على
والعشاء في السفر - ابن عباس ١٠٦٩	الإنسان﴾ - أبو هريرة ٨٢٣
- أن رسول الله ﷺ كان يحبب ثم ينام كهفته لا	- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح
يمس ماء - عائشة ٥٨٣	يوم الجمعة: ﴿الْم تَنْزِيل﴾ و﴿هل أتى على
- أن رسول الله ﷺ كان يحب الثمن في	الإنسان﴾ - عبدالله بن مسعود ٨٢٤
الظهور إذا تطهر - عائشة ٤٠١	- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في العيدين -
- أن رسول الله ﷺ كان يدخل مكة من الثنية	النعمان بن بشير ١٢٨١
الغلبا - ابن عمر ٢٩٤٠	- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في الفجر ما بين
- أن رسول الله ﷺ كان يذكر الله على كل	الستين إلى المائة - أبو هريرة الأسلمي ٨١٨
أحيانه - عائشة ٣٠٢	- أن رسول الله ﷺ كان يفت في صلاة الصبح -
- أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه إذا دخل في	أنس بن مالك ١٢٤٣
الصلاة وإذا رجع - أنس بن مالك ٨٦٦	- أن رسول الله ﷺ كان يكبر في العيدين، في
- أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه عند كل	الأولى سبعمائة قبل القراءة - سعد بن عائذ
تكبيرة - ابن عباس ٨٦٥	المؤذن ١٢٧٧
- أن رسول الله ﷺ كان يرمي الجمار إذا زالت	- أن رسول الله ﷺ كان ينزل يعرفه في وادي
الشمس - ابن عباس ٣٠٥٤	ثيرة - ابن عمر ٣٠٠٩
- أن رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف	- أن رسول الله ﷺ كان يوتر ب﴿سبح اسم ربك
المقدم، ثلاثاً، ولثاني، مرة - عرابض بن	الأعلى﴾ و﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل
سارية ٩٩٦	هو الله أحد﴾ - ابن عباس ١١٧٢
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم تسليمه واحدة	- أن رسول الله ﷺ كان يوتر فبقت قبل الركوع -
تلقاء وجهه - عائشة ٩١٩	أبي بن كعب ١١٨٢
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن	- أن رسول الله ﷺ كبر خمساً - عمرو بن
شماله - عبدالله بن مسعود ٩١٤	عوف المزني ١٥٠٦
- أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن	- أن رسول الله ﷺ كبر في العيدين سبعمائة في
يساره - سعد بن أبي وقاص ٩١٥	الأولى - عمرو بن عوف ١٢٧٩

- أن رسول الله ﷺ نحر عن آل محمد ﷺ -	- أن رسول الله ﷺ كبر في الفطر والأضحى
عائشة ٣١٣٥	سبأ وخمساً - عائشة ١٢٨٠
- أن رسول الله ﷺ نَفَلَهُ سَلْبَ قَتِيلٍ، قَتَلَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ - أبو قتادة ٢٨٣٧	- أن رسول الله ﷺ كوى سعد بن معاذ - جابر
ابن عبد الله ٣٤٩٤	- أن رسول الله ﷺ ليس خاتم فضة - أنس بن
إن رسول الله ﷺ نهاني أن أشرب قائماً،	مالك ٣٦٤٦
وأن أبول مستقبل القبلة - أبو سعيد الخدري	- أن رسول الله ﷺ لعن أكل الربا وموكله
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يتوضأ بفضل	وشاهديه وكانه - عبدالله بن مسعود ٢٢٧٧
وضوء المرأة - الحكم بن عمرو ٣٧٣	- أن رسول الله ﷺ لعن الخامسة وجهها - أبو
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يحلّق في المسجد	أمامة الباهلي ١٥٨٥
يوم الجمعة قبل الصلاة - عبدالله بن عمرو ..	- أن رسول الله ﷺ لعن المرأة تشبه بالرجال -
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يسافر بالقرآن - ابن	أبو هريرة ١٩٠٣
عمر ٢٨٧٩	- أن رسول الله ﷺ لم يَطْفَ هو وأصحابه
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُشرب من فم	لعمرتهم وحقّيتهم - جابر بن عبدالله
المثاء - ابن عباس ٣٤٢١	وعبدالله بن عمر وعبدالله بن عباس ٢٩٧٢
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُصلي الرجل وهو	- أن رسول الله ﷺ مات ودرعه رهن عند
حافن - أبو أمامة الباهلي ٦١٧	يهودي - ابن عباس ٢٤٣٩
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُضحي بأعضب	- أن رسول الله ﷺ مر سعد، وهو يتوضأ -
القرن والأذن - علي بن أبي طالب ٣١٤٥	عبدالله بن عمرو ٤٢٥
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يقام عن الطعام	- أن رسول الله ﷺ مسح أذنيه، داخلهما
حتى يُرفع - عائشة ٣٢٩٤	بالسبايتين - ابن عباس ٤٣٩
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يُبذ الشعر والزيب	- أن رسول الله ﷺ مسح أعلى الخف وأسفله -
جميعاً - جابر بن عبدالله ٣٣٩٥	المغيرة بن شعبة ٥٥٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن إنشاء الضالة في	أن رسول الله ﷺ مسح رأسه مرة - علي بن
المسجد - عبدالله بن عمرو ٧٦٦	أبي طالب ٤٣٦
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمرة حتى	- أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين والخمار
تزهو - أنس بن مالك ٢٢١٧	بلال بن رباح ٥٦١
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الحيوان	- أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين، وأمرنا
بالحيوان نسيت - سمرة بن جندب ٢٢٧٠	بالمسح على الخفين - مهول بن معد
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع السنين - جابر	الساعدي ٥٤٧
ابن عبدالله ٢٢١٨	- أن رسول الله ﷺ مضمض واستنشق من غرفة
- أن رسول الله ﷺ نهى عن التبتل - سمرة بن	واحدة - ابن عباس ٤٠٣
جندب ١٨٤٩	- أن رسول الله ﷺ نام حتى نفخ - عبدالله بن
- أن رسول الله ﷺ نهى عن جلد الحد في	مسعود ٤٧٥
المساجد - عبدالله بن عمرو ٢٦٠٠	

- ١٣٨٥ دعوت - عثمان بن حنيف -
 - إن شئت حبست أصلها وتصدق بها - ابن
 ٢٣٩٦ عمر
 - إن شئت فقصم، وإن شئت فأفطر - حمزة
 ١٦٦٢ الأسلمي
 - أن شاعرًا مدح بلال بن عبدالله - سالم بن
 عبدالله بن عمر
 ١٥٢ إن شدة الحمى من فيح جهنم - ابن عمر
 ٣٤٧٢ إن شفاعتي يوم القيامة لأهل الكبار من أمتي -
 جابر بن عبدالله
 ٤٣١٠ إن الشمس تطلع بين قرني الشيطان - أبو
 عبدالله الصنابحي
 ١٢٥٣ إن الشمس والقمر لا يتكفان لموت أحد من
 الناس - عتبة بن عمرو بن ثعلبة الأنصاري
 ١٢٦١ إن شهداء أمتي إذا لقيت - جابر بن عتيك
 ٢٨٠٣ إن الشيطان يأتي أحدكم في صلاته - أبو هريرة
 ١٢١٦ إن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم -
 صفية بنت حيي، زوج النبي ﷺ
 ١٧٧٩ إن الشيطان يدخل بين ابن آدم وبين نفسه -
 أبو هريرة
 ١٢١٧ إن صاحبي القصور بأيديهما أو في أيديهما
 قرنان - أبو سعيد الخدري
 ٤٢٧٣ إن طعام الواحد يكفي الاثنين - عمر بن
 الخطاب
 ٣٢٥٥ أن العباس سأل النبي ﷺ في تعجيل صدقته -
 علي بن أبي طالب
 ١٧٩٥ إن العبد إذا توضأ فغسل يديه، خرجت
 خطاياها من يديه - عمرو بن عتبة
 ٢٨٣ إن العبد إذا صلى في العلية فأحسن - أبو
 هريرة
 ٤٢٠٠ إن عبدًا قتل تسعة وتسعين نفسًا - أبو سعيد
 الخدري
 ٢٦٢٢ أن عبدًا من عباد الله قال: يا رب لك الحمد
 كما ينبغي لجلال - عبدالله بن عمر
 ٣٨٠١ أن رسول الله ﷺ نهى عن الشرب قائمًا -
 أنس بن مالك
 ٣٤٢٤ أن رسول الله ﷺ نهى عن صلاتين - أبو
 هريرة
 ١٢٤٨ أن رسول الله ﷺ نهى عن كراء المزارع -
 ابن عمر
 ٢٤٥٣ أن رسول الله ﷺ نهى عن لبسيتين - أبو هريرة
 ٣٥٦٠ أن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء يوم
 خيبر - علي بن أبي طالب
 ١٩٦١ أن رسول الله ﷺ نهى عن المحافلة والمزانة -
 جابر بن عبدالله
 ٢٢٦٦ أن رسول الله ﷺ نهى عن العلامة
 والمناجدة - أبو سعيد الخدري
 ٢١٧٠ أن رسول الله ﷺ نهى عن النوح - حريز،
 مولى معاوية
 ١٥٨٠ أن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر وعثمان
 أفردوا الحج - جابر بن عبدالله
 ٢٩٦٧ أن رسول الله ﷺ وقف يوم النحر، بين
 الجمرات - ابن عمر
 ٣٠٥٨ أن رسول الله ﷺ يوم الفتح صلى سبعة
 المصحى ثماني ركعات - أم هانئ، بنت أبي
 طالب
 ١٣٢٣ إن الرقي والتمايم والتولة شirk - عبدالله بن
 مسعود
 ٣٥٣٠ إن الروح إذا قبض تبعه البصر - أم سلمة
 ١٤٥٤ أن زينب كان اسمها برء - أبو هريرة
 ٣٧٣٢ إن شرك أن تطوق بها طوقًا - عبادة بن
 الصامت
 ٢١٥٧ إن المسقط ليراغم ربه إذا أدخل أبوابه النار -
 علي بن أبي طالب
 ١٦٠٨ أن سودة بنت زمعة كانت امرأة ثبطة
 فاستأذنت رسول الله ﷺ - عائشة
 ٣٠٢٧ إن سورة في القرآن ثلاثون آية - أبو هريرة ...
 ٣٧٨٦ إن شئت أخرت لك وهو خير وإن شئت

- أن عبد الله بن زيد الأنصاري قال في ذلك:
 إن صاحبكم قد رأى رؤيا، فأخرج مع بلال -
 عبد الله بن زيد ٧٠٦
 - أن عبد الله بن سهل، ومُحِبَّة خرجا إلى خيبر -
 سهل بن أبي حشمة عن رجال من قومه ٢٦٧٧
 - أن عبد الله بن عباس والمشور بن مخزومة
 اختلفا بالأبواء - عبد الله بن حنين ٢٩٣٤
 - أن علي بن أبي طالب خطب بنت أبي جهل
 وعنده فاطمة بنت النبي ﷺ - المسور بن
 مخزومة ١٩٩٩
 - أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيباً،
 أو خطب يوم الجمعة - معدان بن أبي طلحة
 اليمري ١٠١٤
 - أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيباً -
 معدان بن أبي طلحة ٣٣٦٣
 - أن عمر قال لصهيب: مالك تكتني بأبي
 يحيى - حمزة بن صهيب ٣٧٣٨
 - أن عمر كان يقول: اللدة للعائلة - سعيد بن
 المسيب ٢٦٤٢
 - أن عمران بن الحصين استعمل على الصدقة -
 عطاء مولى عمران ١٨١١
 - أن عمران بن الحصين سئل عن رجل يطلق
 امرأته - مغلف بن عبد الله بن المشخير ٢٠٢٥
 - إن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل
 أغنيائهم - أبو سعيد الخدري ٤١٢٣
 - إن في الجمعة ساعة، لا يوافقها رجل
 مسلم، قائم يصلي - أبو هريرة ١١٣٧
 - إن في الجنة باباً يقال له الريان - سهل بن
 سعد ١٦٤٠
 - إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها
 مائة سنة - أبو هريرة ٤٣٣٥
 - إن في الحبة السوداء شفاء من كل داء - أبو
 هريرة ٣٤٤٧
 - إن فيك خصلتين يحبهما الله - ابن عباس ٤١٨٨
- إن القبر أول منازل الآخرة، فإن نجا منه -
 هاني، مولى عثمان ٤٢٦٧
 - أن قريشاً أتوا امرأة كاهنة - ابن عباس ٢٣٥٠
 - أن قوماً أغاروا على لقاح رسول الله ﷺ -
 عائشة ٢٥٧٩
 - أن قوماً من اليهود قبلوا يد النبي ﷺ ورجليه -
 صفوان بن عسال ٣٧٠٥
 - إن قومكم غداً سيرونكم - ابن عباس ٢٩٥٣
 - إن الكافر ليعظم حتى إن قبره لأعظم من
 أخيد - أبو سعيد الخدري ٤٣٢٢
 - إن كان عندك ماء بات في شئ - جابر بن
 عبد الله ٣٤٣٢
 - إن كان، ففي الفرس والمرأة والمسكن -
 سهل بن سعد ١٩٩٤
 - إن كان في شيء مما تداوون به خير
 فالجامة - أبو هريرة ٣٤٧٦
 - إن كان ليكون علي الصيام من شهر رمضان -
 عائشة ١٦٦٩
 - إن كان المؤذن ليؤذن على عهد رسول الله
 ﷺ فيرى أنها الإقامة - أنس بن مالك ١١٦٣
 - إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع - زيد
 ابن ثابت ٢٤٦١
 - إن كانت إحداها لتحيض ثم تفرص الدم من
 ثوبها عند طهرها - عائشة ٦٣٠
 - إن كانت الأمة من أهل المدينة لتأخذ - أنس
 ابن مالك ٤١٧٧
 - إن كدتم أن تفعلوا فعل فارس والروم - جابر
 ابن عبد الله ١٢٤٠
 - إن كنا آل محمد ﷺ لنتكث شهرًا ما نوقد فيه
 بنار - عائشة ٤١٤٤
 - إن كنا لتأوي لرسول الله ﷺ مما يجافي يديه
 عن جنبه إذا سجد - أحمر بن جزء ٨٨٦
 - إن كنت فاعلاً، فمرة واحدة - معتب بن
 أبي فاطمة الدوسي ١٠٢٦

- إن كنت لأدخل البيت للحاجة، والمريض فيه - عائشة ١٧٧٦
- إن لكل دين خلقًا، وإن خلق الإسلام الحياء - ابن عباس ٢١٨٢
- إن لكل دين خلقًا وخلق الإسلام الحياء - أنس بن مالك ٤١٨١
- إن لليب ثلاثًا، وليكر سبًا - أنس بن مالك ١٩١٦
- إن للزوج من المرأة لشعبة، ما هي لشيء - حمزة بنت جحش ١٥٩٠
- إن للصائم عند فطره دعوة ما ترد - عبدالله بن عمرو بن العاص ١٧٥٣
- إن لله أهلين من الناس - أنس بن مالك ٢١٥
- إن لله تسعة وتسعين اسمًا، مائة إلا واحدًا، إنه وثق - أبو هريرة ٣٨٦١
- إن لله تسعة وتسعين اسمًا مائة إلا واحدًا من أحصاها - أبو هريرة ٣٨٦٠
- إن لله عند كل فطر عتقاء - جابر بن عبدالله ... ١٦٤٣
- إن لله مائة رحمة قسم منها رحمة بين جميع الخلائق - أبو هريرة ٤٢٩٣
- إن للوضوء شيطانًا يقال له ولهان - أبي بن كعب ٤٢١
- إن لم تجدوا إلا مرائب الغنم وأعطان الإبل، فصلوا في مرائب الغنم - أبو هريرة ٧٦٨
- إن له دمًا - أنس بن مالك ٥٠١
- إن له مرضًا في الجنة، ولو عاش لكان صديقًا نبيًا - ابن عباس ١٥١١
- إن لها أبواب أحببه قال كأبواب الوحش - رافع بن خديج ٣١٨٣
- إن لي حوضًا، ما بين الكعبة وبيت المقدس - أبو سعيد الخدري ٤٣٠١
- إن المؤمن إذا أذنب كانت نكته موداء في قلبه - أبو هريرة ٤٢٤٤
- إن الماء لا ينحسه شيء - أبو أمامة الباهلي . ٥٢١
- إن مثل ألدني يعود في عطيته، كمثل الكلب - أبو هريرة ٢٣٨٤
- إن مجوس هذه الأمة المكذبون بأقدار الله - جابر بن عبدالله ٩٢
- إن المسجد لا يحل لجنب ولا حائض - أم سلمة ٦٤٥
- إن المسلم لا يتجسس - حذيفة بن اليمان ٥٣٥
- إن المشركين كانوا يقولون: أشرق ثبير كيما نغير - عمرو بن ميمون ٣٠٢٢
- إن مع الثلام عقبة، فأهريقوا عنه دماء - سلمان بن عامر ٣١٦٤
- أن معاذ بن جبل صلى بأصحابه العشاء، فطول - جابر بن عبدالله ٨٣٦
- إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه كلب ولا صورة - علي بن أبي طالب ٣٦٥٠
- إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى - عقبة بن عمرو أبو مسعود ٤١٨٣
- إن مما تذكرون من جلال الله، التسبيح - النعمان بن بشير ٣٨٠٩
- إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته، علمًا علمه ونشره - أبو هريرة ٢٤٢
- إن من أحسن الناس صوتًا بالقرآن الذي إذا سمعوه يقرأ - جابر بن عبدالله ١٣٣٩
- إن من أشرط الساعة أن تقاتلوا قومًا عراض الوجوه - عمرو بن تغلب ٤٠٩٨
- إن من أشرط الساعة أن يرفع العلم - أنس بن مالك ٤٠٤٥
- إن من أغف الناس قتل أهل الإيمان - عبدالله بن مسعود ٢٦٨١
- إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم - أنس بن أوس ١٦٣٦
- إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه النخعة، وفيه الصعقة - شداد بن أنس ١٠٨٥

١٩٢	إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا، وَإِنِّكُمْ لَمَّا تَرَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ	٤٣٢٣	مَضَرَ - عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ
٢٤٩	إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ	٩٦٤	إِنْ مِنْ الْجَفَاءِ أَنْ يَكْثُرَ الرَّجُلُ مَسْحَ جِهَتِهِ، قَبْلَ الْفِرَاقِ مِنْ صَلَاتِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
١٠٩٤	إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ مِنْ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِ رَوَاهِمِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ	٣٣٧٩	إِنْ مِنَ الْحَنَاطَةِ حَمْرًا - الثَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ
٢٣٣٢	أَنْ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ، كَانَتْ ضَارِبِيَّةً - حَرَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ	٣٣٥٨	إِنْ مِنَ السَّنَةِ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
٢٣٧١	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ بَذْنَةً - ابْنُ عَبَّاسٍ	١٢٩٦	إِنْ مِنَ السَّنَةِ أَنْ يَعْيِيَ إِلَى الْعِيدِ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
٣٤٨٣	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحْجَمَ فِي الْأَخْدَعِينَ وَعَلَى الْكَاهِلِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ	٣٧٥٦	إِنْ مِنَ الشَّعْرِ جَحْكَمَا - ابْنُ عَبَّاسٍ
٢١٦٢	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحْجَمَ وَأَعْطَاهُ أُجْرَهُ - ابْنُ عَبَّاسٍ	٣٧٥٥	إِنْ مِنَ الشَّعْرِ جِحْكَمَةً - أَبِي بَكْرٍ كَعْبٌ
٢١٦٤	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحْجَمَ وَأَعْطَاهُ الْحِجَامَ أُجْرَهُ - عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ	٤٠٧٠	إِنْ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بِأَيٍّ مُفْتُوحًا - صَفْوَانَ بْنِ عَثَّالٍ
٣٠٨٢	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ	٤١٦٦	إِنْ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادِ شُعْبَةٍ - عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ
٣٠٥٩	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٢٣٧	إِنْ مِنَ النَّاسِ مِفْتَاحِيخَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيْقَ لِلشَّرِّ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
١٢٧١	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٤٠٥١	إِنْ مِنْ وِرَاثَتِكُمْ أَيًّا مَا يَنْزِلُ [فِيهَا] الْجَهْلُ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ
٧٠٧	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٣١٩٦	أَنْ تُنَادِيَ النَّبِيَّ ﷺ نَادَى - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ...
٢٤٣٦	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٢٤٤٤	إِنْ مَوْسَى ﷺ أَجْرَ ثَمَنِهِ ثَمَانِي مِائَتَيْنِ أَوْ عِشْرًا - عُبَيْدُ بْنُ النُّذَرِ
٣١٠٢	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٤٢٦٨	إِنْ الْمَيْتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٤٣١٨	إِنْ نَارَكُمْ هَذِهِ جَزَأٌ مِنْ سَبْعِينَ جَزَأً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٤٥٨	إِنْ النَّاسُ أَبَوَا إِلَّا الْغُسْلَ، وَلَا أَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ - ابْنُ عَبَّاسٍ
	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٤٠٠٥	إِنْ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْمُتَكَرِّرَ فَلَا يُبَيِّرُونَهُ - قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ
	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْوَاسٍ - عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ	٦٩٣	إِنْ النَّاسُ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَرَالُوا فِي صَلَاةٍ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ

ابن عباس ٣٠٩٧	- أن النبي ﷺ توضأ بفضل غسلها من الجنابة -
- أن النبي ﷺ أطلى وولي عاتنه يده - أم سلمة ٣٧٥٢	ميمونة زوج النبي ﷺ ٣٧٢
- أن النبي ﷺ أعطاه حمار وخش - طلحة بن عبيد الله ٣٠٩٢	- أن النبي ﷺ توضأ ثلاثاً ثلاثاً - عائشة وأبو هريرة ٤١٥
- أن النبي ﷺ أعطاه ديناراً يشتري له شاء - عروة البارقي ٢٤٠٢	- أن النبي ﷺ توضأ في تور - أبو هريرة ٤٧٣
- أن النبي ﷺ اغتسل من جنابة، فرأى لمعة لم يصبها الماء - ابن عباس ٦٦٣	- أن النبي ﷺ توضأ مرة مرة - جابر بن عبد الله أن النبي ﷺ توفي ودعاه مروهة عندي - أسماء بنت زيد ٢٤٣٨
- أن النبي ﷺ اغتسل وميمونة من إماء واحد، في قصعة، فيها أثر العجين - أم هانئ ٣٧٨	- أن النبي ﷺ جعل العمرى للوارث - زيد بن ثابت ٢٣٨١
- أن نبي الله ﷺ دخل الغيضة فقصى حاجته - جرير بن عبد الله ٣٥٩	- أن النبي ﷺ جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء في غزوة تبوك في السفر - معاذ بن جبل ١٠٧٠
- أن نبي الله ﷺ كان لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا عند الاستسقاء - أنس بن مالك ١١٨٠	- أن النبي ﷺ حك بزأقا في قبلة المسجد - عائشة ٧٦٤
- أن النبي ﷺ أمر بقتل الأسودين في الصلاة: المقرب والحبة - أبو هريرة ١٢٤٥	- أن النبي ﷺ حين افتتح خيبر، اشترط عليهم أن له الأرض - ابن عباس ١٨٢٠
- أن النبي ﷺ أمر سبيعة أن تنكح إذا نكحت من نفاسها - المسور بن مخرمة ٢٠٢٩	- أن النبي ﷺ دخل عليها فاختبأت مولاة لها - عائشة ٦٥٤
- أن النبي ﷺ أمره أن يروف عائشة فيغيرها من التثعيم - عبد الرحمن بن أبي بكر ٢٩٩٩	- أن النبي ﷺ دخل مكة نهاراً - عبد الله بن عمر ٢٩٤١
- أن النبي ﷺ أمرها أن تسترقى من العين - عائشة ٣٥١٢	- أن النبي ﷺ دخل مكة، وعليه عمامة سوداء - جابر بن عبد الله ٣٥٨٥
- أن النبي ﷺ أمرها بقتل الأوزاغ - أم شريك ٣٢٢٨	- أن النبي ﷺ دخل مكة يوم الفتح، وعلى رأسه المعفر - أنس بن مالك ٢٨٠٥
- أن النبي ﷺ أهدى في بطنه جملاً لأبي جهل، بئرته من فضة - ابن عباس ٣١٠٠	- أن النبي ﷺ دخل مكة، يوم الفتح، ولواؤه أبيض - جابر بن عبد الله ٢٨١٧
- أن النبي ﷺ أولم على صفية بسويق وتمر - أنس بن مالك ١٩٠٩	- أن النبي ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء - ابن عمر ٣٥٨٦
- أنس بن مالك ١٩٠٩	- أن النبي ﷺ رأى امرأة مقتولة - ابن عمر ٢٨٤١
- أن النبي ﷺ بشر بحاجة، فخر ساجداً - أنس بن مالك ١٣٩٢	- أن النبي ﷺ رأى نخامة في قبلة المسجد - أنس بن مالك ٧٦٢
- أن النبي ﷺ تزوج أم سلمة في شوال - الحارث بن هشام ١٩٩١	
- أن النبي ﷺ تزوج عائشة على مناع بيت - أبو سعيد الخدري ١٨٩٠	

سأل وإذا مر بأية عذاب استجار - حذيفة بن اليمان ١٣٥١	- أن النبي ﷺ رجم يهوديًا ويهودية - جابر بن سمرة ٢٥٥٧
- أن النبي ﷺ صلى يوم العيد بغير أذان ولا إقامة - ابن عباس ١٢٧٤	- أن النبي ﷺ رجم يهوديين - ابن عمر ٢٥٥٦
- أن النبي ﷺ طاف على نساءه في ليلة - أبو رافع مولى النبي ﷺ ٥٩٠	- أن النبي ﷺ رخص في الرقية من الحمة - أنس بن مالك ٣٥١٦
- أن النبي ﷺ طاف في حجة الوداع على بعير - ابن عباس ٢٩٤٨	- أن النبي ﷺ رخص للرعاء أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا - عاصم بن عدي ٣٠٣٦
- أن النبي ﷺ طاف مضطجعًا - يعلى بن أمية ٢٩٥٤	- أن النبي ﷺ رمل من الجبجر إلى الجبجر ثلاثًا - جابر بن عبدالله ٢٩٥١
- أن النبي ﷺ قال في ذبول النساء شيئًا - عائشة ٣٥٨٣	- أن النبي ﷺ رمى الجمرة على راحلته - ابن عباس ٣٠٣٤
- أن النبي ﷺ قال للحسن: أتلهم إني أحبه - أبو هريرة ١٤٢	- أن النبي ﷺ شمل عثن قبل أن يحلق - عبدالله بن عمرو ٣٠٥١
- أن النبي ﷺ قام في نيتين من الظهر نسي الجلوس - عبدالله ابن يحيى ١٢٠٧	- أن النبي ﷺ مثل عن ماء البحر - جابر بن عبدالله ٣٨٨
- أن النبي ﷺ قام من الليل فدخل الخلاء ففضى حاجته - ابن عباس ٥١٨	- أن النبي ﷺ سجد في ﴿إذا السماء انشقت﴾ - أبو هريرة ١٠٥٩
- أن النبي ﷺ قتل عقربًا وهو في الصلاة - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ١٢٤٧	- أن النبي ﷺ سقط من فرسه على جذع فانفكت قدمه - جابر بن عبدالله ٣٤٨٥
- أن النبي ﷺ قرأ على الجنائز بفاتحة الكتاب - ابن عباس ١٤٩٥	- أن النبي ﷺ شرب، ففضس فيه مرتين - ابن عباس ٣٤١٧
- أن النبي ﷺ قرأ في الركعتين قبل الفجر ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - أبو هريرة ١١٤٨	- أن النبي ﷺ صلى بأصحابه صلاة الخوف، فرجع بهم جميعًا - جابر بن عبدالله ١٢٦٠
- أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - جابر ابن عبدالله ٢٣٦٩	- أن النبي ﷺ صلى صلاة، أظن أنها العصر - عبدالله ابن يحيى ١٢٠٦
- أن النبي ﷺ قضى حاجته، ثم استجى من تور - أبو هريرة ٣٥٨	- أن النبي ﷺ صلى على عثمان بن مظعون وكبر عليه أربعمائة - عثمان بن عفان ١٥٠٢
- أن النبي ﷺ قضى لحمل بن مالك الهذلي اللعجاني بميراثه - عباد بن الصامت ٢٦٤٣	- أن النبي ﷺ صلى على قبر بعدما قبر - أنس ابن مالك ١٥٣١
- أن النبي ﷺ قُلد وأشعر وأرسل بها - عائشة ٣٠٩٨	- أن النبي ﷺ صلى على ميت بعدما دفن - بريدة بن الحصيب ١٥٣٢
- أن النبي ﷺ كان إذا أتاه أمر يسره أو يسره - أبو بكره الثقفي ١٣٩٤	- أن النبي ﷺ صلى على النجاشي، فكبر أربعًا - ابن عمر ١٥٣٨
- أن النبي ﷺ كان إذا أخذ مضجعه - عائشة .. ٣٨٧٥	- أن النبي ﷺ صلى فكان إذا مر بأية رحمة

..... ٥٩٣	 أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل وهو جنب - عائشة
..... ٣٥٢٩	 أن النبي ﷺ كان، إذا اشتكى يقرأ على نفسه عائشة
..... ١١٤٣	 أن النبي ﷺ كان إذا أضاء له الفجر صلى ركعتين - ابن عمر
..... ٣٧٥١	 أن النبي ﷺ كان إذا اطلّ، بدأ بعورته - أم سلمة
..... ٩١٣	 أن النبي ﷺ كان إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه - ابن عمر
..... ١٣٠١	 أن النبي ﷺ كان إذا خرج إلى العيد رجع في غير الطريق الذي أخذ فيه - أبو هريرة
..... ١٢٩٨	 أن النبي ﷺ كان إذا خرج إلى العيدين سلك على دار سعيد بن أبي العاص - سعد بن عائذ المؤذن
..... ٣٠٣	 أن النبي ﷺ كان إذا دخل الخلاء وضع خاتمته - أنس بن مالك
..... ٣٣٣	 أن النبي ﷺ كان إذا ذهب إلى الغائط أبعد - يعلى بن مرة
..... ٢٣٤٧	 أن النبي ﷺ كان إذا سافر أقرع بين نسائه - عائشة
..... ٨٨٠	 أن النبي ﷺ كان إذا سجد جافى يديه، فلو أن بهمة أرادت - ميمونة
..... ١٠٥٤	 أن النبي ﷺ كان إذا سجد قال : اللهم لك سجدت، ولك أمنت - علي بن أبي طالب
..... ١١٠٩	 أن النبي ﷺ كان إذا صعد المنبر سلم - جابر
..... ٣١٠١	 أن النبي ﷺ كان في بذنه جمل - سلمة بن الأكوع
..... ١٣٠٠	 أن النبي ﷺ كان يأتي العيد ماشياً، ويرجع في غير الطريق الذي ابتداء فيه - أبو رافع
..... ١٧٩١	 أن النبي ﷺ كان يأخذ من كل عشرين ديناراً - ابن عمر وعائشة
..... ١٨١٩	 أن النبي ﷺ كان يبعث على الناس من يحرص عليهم كرومهم وشارهم - عتاب بن أسيد
..... ٣٦٤٧	 أن النبي ﷺ كان يتختم في يمينه - عبدالله بن جعفر
..... ٣٨٤٤	 أن النبي ﷺ كان يتعوذ من الجبن والبخل - عمر بن الخطاب
..... ٥١٠	 أن النبي ﷺ كان يتوضأ لكل صلاة - بريدة بن الحصيب الأسلمي
..... ٣٦٤٥	 أن النبي ﷺ كان يجعل فضة مما يلي كفه - ابن عمر
..... ١٢٩٤	 أن النبي ﷺ كان يخرج إلى العيد ماشياً، ويرجع ماشياً - سعد بن عائذ المؤذن
..... ١٣٠٩	 أن النبي ﷺ كان يخرج بناته ونسائه في العيدين - ابن عباس
..... ١١٠٣	 أن النبي ﷺ كان يخطب خطبتين، يجلس بينهما جلسة - ابن عمر
..... ٣٠٨٣	 أن النبي ﷺ كان يدهن رأسه بالزيت وهو مُحَرَّمٌ غير المَقْتَتِ - ابن عمر
..... ١١٣١	 أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الجمعة ركعتين - عبدالله بن عمر
..... ١١٩٥	 أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين، وهو جالس - أم سلمة
..... ٦٧٣	 أن النبي ﷺ كان يصلي الظهر إذا دحضت الشمس - جابر بن سمرة
..... ١٣٦٠	 أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل تسع ركعات - عائشة
..... ٩٥٦	 أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل، وأنا معترضة بينه وبين القبلة - عائشة
..... ٥٨٨	 أن النبي ﷺ كان يطوف على نسائه في غسل واحد - أنس بن مالك
..... ١٧٧٠	 أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان فاسفراً عاماً - أبي بن كعب
..... ٣٥٦	 أن النبي ﷺ كان يغسل مقعدته ثلاثاً - عائشة

- أن النبي ﷺ كان يفتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - أبو هريرة ٨١٤
- أن النبي ﷺ كان يقتل وهو صائم - حفصة .. ١٦٨٥
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الجمعة بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿هل أناك حديث العاشية﴾ - أبو عتبة الخولاني ١١٢٠
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - عبدالله بن مسعود ١١٦٦
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في العيد - ابن عباس ١٢٨٣
- أن النبي ﷺ كان يقول بين السجدين : رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان ٨٩٧
- أن النبي ﷺ كان يكلم في الحاجة ، إذا نزل عن المنبر يوم الجمعة - أنس بن مالك ١١١٧
- أن النبي ﷺ كان ينفث في الرقية عائشة ... ٣٥٢٨
- أن النبي ﷺ كان يوتر على راحته - ابن عباس ١٢٠١
- أن النبي ﷺ كبر أربعاً - ابن عباس ١٥٠٤
- أن النبي ﷺ كبر في صلاة العيد سبعا وخمسا - عبدالله بن عمرو ١٢٧٨
- أن النبي ﷺ كفن في ثلاثة أثواب بيض بعمامة - عائشة ١٤٦٩
- أن النبي ﷺ لم يمس جمرة العقبة - ابن عباس ٣٠٣٩
- أن النبي ﷺ لعن المشبهين من الرجال بالنساء - ابن عباس ١٩٠٤
- أن النبي ﷺ لم يحرم القُبَّ - جابر بن عبدالله ٣٢٣٩
- أن النبي ﷺ لم يزل في الشيع الذي أفاض فيه - عبدالله بن عباس ٣٠٦٠
- أن النبي ﷺ لم يصل قبلها ولا بعدها في عيد - عبدالله بن عمرو ١٢٩٢
- أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة ، فإذا هو بحوار يصر بن يدقهن - أنس بن مالك ١٨٩٩
- أن النبي ﷺ مَرَّ عليه ببدنة - أنس بن مالك ... ٣١٠٤
- أن النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فغاضها بعدما طلعت الشمس - أبو هريرة ١١٥٥
- أن النبي ﷺ نزل الثلث بعد الخُصْي - حبيب ابن مسلمة ٢٨٥١
- أن النبي ﷺ نزل ، في البدَأ ، الرُّبْع وفي الرُّجُوع ، الثلث - عُباد بن الصَّامت ٢٨٥٢
- أن النبي ﷺ نكح وهو محرم - ابن عباس ... ١٩٦٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يبنى على القبر - أبو سعيد الخدري ١٥٦٤
- أن النبي ﷺ نهى أن يصلى على قارعة الطريق - عبدالله بن عمر ٣٣٠
- أن النبي ﷺ نهى أن يُقْعَد بين الظِّلِّ وَالشَّمْسِ - بريدة بن الحصيب ٣٧٢٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يُلبس السلاح في بلاد الإسلام في العيدين إلا أن يكونوا بحضرة العدو - ابن عباس ١٣١٤
- أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء من الحمامات - عائشة ٣٧٤٩
- أن النبي ﷺ نهى عن الإقْران يعني في الثَّمَر - سعد مولى أبي بكر ٣٣٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن أكل كُلِّ ذِي نَابٍ من السباع - أبو نعلبة الحنثي ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه - جابر بن عبدالله ٢٢١٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع جبل الحبل - ابن عمر ٢١٩٧
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثرمان - عبدالله بن عمرو ٢١٩٢
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي - أبو مسعود الأنصاري ٢١٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن صيام رجب - ابن عباس ١٧٤٣
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - عبدالله بن مسعود ١١٦٦
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في العيد - ابن عباس ١٢٨٣
- أن النبي ﷺ كان يقول بين السجدين : رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان ٨٩٧
- أن النبي ﷺ كان يكلم في الحاجة ، إذا نزل عن المنبر يوم الجمعة - أنس بن مالك ١١١٧
- أن النبي ﷺ كان ينفث في الرقية عائشة ... ٣٥٢٨
- أن النبي ﷺ كان يوتر على راحته - ابن عباس ١٢٠١
- أن النبي ﷺ كبر أربعاً - ابن عباس ١٥٠٤
- أن النبي ﷺ كبر في صلاة العيد سبعا وخمسا - عبدالله بن عمرو ١٢٧٨
- أن النبي ﷺ كفن في ثلاثة أثواب بيض بعمامة - عائشة ١٤٦٩
- أن النبي ﷺ لم يمس جمرة العقبة - ابن عباس ٣٠٣٩
- أن النبي ﷺ لعن المشبهين من الرجال بالنساء - ابن عباس ١٩٠٤
- أن النبي ﷺ لم يحرم القُبَّ - جابر بن عبدالله ٣٢٣٩
- أن النبي ﷺ لم يزل في الشيع الذي أفاض فيه - عبدالله بن عباس ٣٠٦٠
- أن النبي ﷺ لم يصل قبلها ولا بعدها في عيد - عبدالله بن عمرو ١٢٩٢
- أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة ، فإذا هو بحوار يصر بن يدقهن - أنس بن مالك ١٨٩٩
- أن النبي ﷺ مَرَّ عليه ببدنة - أنس بن مالك ... ٣١٠٤
- أن النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فغاضها بعدما طلعت الشمس - أبو هريرة ١١٥٥
- أن النبي ﷺ نزل الثلث بعد الخُصْي - حبيب ابن مسلمة ٢٨٥١
- أن النبي ﷺ نزل ، في البدَأ ، الرُّبْع وفي الرُّجُوع ، الثلث - عُباد بن الصَّامت ٢٨٥٢
- أن النبي ﷺ نكح وهو محرم - ابن عباس ... ١٩٦٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يبنى على القبر - أبو سعيد الخدري ١٥٦٤
- أن النبي ﷺ نهى أن يصلى على قارعة الطريق - عبدالله بن عمر ٣٣٠
- أن النبي ﷺ نهى أن يُقْعَد بين الظِّلِّ وَالشَّمْسِ - بريدة بن الحصيب ٣٧٢٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يُلبس السلاح في بلاد الإسلام في العيدين إلا أن يكونوا بحضرة العدو - ابن عباس ١٣١٤
- أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء من الحمامات - عائشة ٣٧٤٩
- أن النبي ﷺ نهى عن الإقْران يعني في الثَّمَر - سعد مولى أبي بكر ٣٣٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن أكل كُلِّ ذِي نَابٍ من السباع - أبو نعلبة الحنثي ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه - جابر بن عبدالله ٢٢١٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع جبل الحبل - ابن عمر ٢١٩٧
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثرمان - عبدالله بن عمرو ٢١٩٢
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي - أبو مسعود الأنصاري ٢١٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن صيام رجب - ابن عباس ١٧٤٣

٣٥٩٥	طالب إن هذين حراماً على ذكور أمتي - علي بن أبي	٣٥٥٩	الخدري أن النبي ﷺ نهى عن لبسهن - أبو سعيد
٣٥٩٧	عمرو إن هذين محرم على ذكور أمتي - عبدالله بن	٢١٧٣	أن النبي ﷺ نهى عن النجش - ابن عمر
٢٠٢٨	أبو السائب بن يعكك إن وجدت زوجاً صالحاً فتزوجي -	٣٢٢٥	إن نبياً من الأنبياء قرصة نمل - أبو هريرة ...
٣٦٦٦	إن الولد مجنونة مجنونة - يعلى العامري	٣٦٢٠	أن النجاشي أهدى للنبي ﷺ خنجرين
٤٠٨٠	إن بأجوج وما أجوج يحفرون كل يوم - أبو	٥٤٩	ساذجين - بريدة بن الحصيب
٣٩٨٩	هريرة إن يسير الرّياء شيرك - عمر بن الخطاب	١٥٣٤	أن النجاشي أهدى للنبي ﷺ خنجرين أسودين
١٨٥٠	أن يضعهما إذا طعم، وأن يكسوها إذا اكسى -	٢١٢٣	ساذجين - بريدة بن الحصيب الأسلمي
١٢٥٨	معاوية بن حيدة القشيري إن هذا حمد الله، وإن هذا لم يحمد الله -	٣٦٧٦	أنس بن مالك
٣٦٢١	أبو هريرة إن هذا خير خزان - سهل بن سعد	٣٠٦٧	الساعدي إن هذا الشهر قد حضركم - أنس بن مالك ..
٢٦٦٥	أن يهودياً رضاً رأس امرأة بين حجرين	٣٩٣٨	إن هذا القرآن نزل بحزن، فإذا قرأتموه
٢٦٦٦	فقتلها - أنس بن مالك إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل	١٦٤٤	فابكوا - سعد بن أبي وقاص
١٧٤٠	مسلم - أبو هريرة إن هذا المسجد لا يبأك فيه، وإنما بني للذكر	١٣٣٧	الله وللصلاة - أبو هريرة
١٠٨٤	الله - أبو لبابة بن عبد المنذر إن هذا يوم عيد، جعله الله للمسلمين - ابن	١٠٩٨	عباس
٨٦٣	أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول	٢٣٠٣	إن هذه الأمة مرحومة عذابها بأيديها - أنس
٨٦٢	الله ﷺ قام فكبر ورفع يديه - أبو حميد	٤٢٩٢	ابن مالك
٣٧٠٩	الساعدي أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: كان -	٣٤٤٩	إن هذه الحبة السوداء شفاء من كل داء -
٤٠٨٢	أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: كان -	٢٩٦	عائشة إن هذه الحشوش محضرة - زيد بن أرقم ...
١٥٨٦	أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: كان -	٦٢٦	إن هذه ليست بالحضة، وإنما هو عرق -
	أنا بريء ممن حلق ولسق وخرق - أبو		عائشة
	موسى الأشعري أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: كان -		

انظروا من تدخلن عليكن، فإن الرضاعة من	- أنا سلم لمن سالمتم، وحرب لمن حاربتم -
المجاعة - عائشة ١٩٢٥	زيد بن أرقم ١٩٥
انظروها، فإن جاءت به أسحم، أذعج	- أنا سيد ولد آدم ولا فخر - أبو سعيد الخدري ٤٣٠٨
العيين - سهل بن سعد الساعدي ٢٠٦٦	- أنا عبدالله، وأخو رسولہ - علي بن أبي طالب ١٢٠
أنفسها عند أهلها، وأغلاها ثمنًا - أبو ذر	- إنا قد اصطنعنا خاتمتنا ونقشنا فيه نقشًا - أنس
الغفاري ٢٥٢٣	ابن مالك ٣٦٤٠
- انقضي شعرك واغتسلي - عائشة ٦٤١	- إنا كذلك، يُضعف لنا البلاء ويضعف لنا
- إنك تأتي قومًا أهل كتاب، فادعهم إلى	الأجر - أبو سعيد الخدري ٤٠٢٤
شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله - ابن	- إنا كنا نحفظ الحديث - ابن طاوس عن أبيه . ٢٧
عباس ١٧٨٣	- إنا لا نستعين بمشرك - عائشة ٢٨٣٢
- إنك لعلك تُذرك أموالًا تُقسم بين أقوام -	- أنا وارث من لا وارث له - المقدم بن
سمرة بن سهم ٤١٠٣	معديكوب ٢٦٣٤
- انكحوا، فإنني مكاتركم - أبو هريرة ١٨٦٣	- الأنبياء ثم الأئمة فالأئمة ثم العبد - سعد
- انكسرت إحدى زندي، فسألت النبي ﷺ	ابن أبي وقاص ٤٠٢٣
فأمرني أن أسح على الجبان - علي بن أبي	- أنت ومالك لأبيك - جابر بن عبدالله ٢٢٩١
طالب ٦٥٧	- انتهينا إلى غدير، فإذا فيه جيفة حمار - جابر
- إنكم تختصمون إلي وإنما أنا بشرٌ - أم سلمة	ابن عبدالله ٥٢٠
- إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر -	- أنحره واغمس نعله في دمه - ناحية الخزاعي ٣١٠٦
جوير بن عبدالله ١٧٧	- انزعها فإنها لا تزيدك إلا وهنًا - عمران بن
- إنكم وفيهم سبعين أمّة، أنتم خيرها - معاوية	الحصين ٣٥٣١
ابن حيدة القشيري ٤٢٨٨	- أنشدتكم بالله الذي أنزل التوراة على موسى -
- إنما أرى بني هاشم وبني المطلب شيئًا	جابر بن عبدالله ٢٣٢٨
واحدًا - حجير بن مطعم ٢٨٨١	- أنشدك بالذي أنزل التوراة على موسى -
- إنما الأعمال بالنيات ولكل امرئ ما نوى -	البراء بن عازب ٢٣٢٧
عمر بن الخطاب ٤٢٢٧	- الأنصار شعارٌ والناس دثار - سهل بن سعد
- إنما الأعمال كالوعاء إذا طاب أسفله -	الأنصاري ١٦٤
معاوية بن أبي سفيان ٤١٩٩	- انطلقا بنا إلى الواقفي - أبو هريرة ٣١٨١
- إنما أمرت بالمسح - جابر بن عبدالله ٥٥١	- انطلقت مع عمتي وخالتي فدخلنا على
- إنما أنا بشرٌ، أنسى كما تنسون - عبدالله بن	عائشة - جميع بن عمير التيمي ٥٧٤
مسعود ١٢٠٣	- انطلقن فقد باينكن - عائشة ٢٨٧٥
- إنما أنا بشر ولعل بفسحكم أن يكون الحن -	- انظروا إلى من هو أسفل منكم أبو هريرة .. ٤١٤٢
أبو هريرة ٢٣١٨	- انظروا إلى هذا المخرج ما يضيئ - أسماء
- إنما أنا لكم مثل الوالد لولده أعلمكم - أبو	بنت أبي بكر ٢٩٣٣
هريرة ٣١٣	

٦٠٣	ماء - أم سلمة	٢١٨٥	- إنما البيع عن تراض - أبو سعيد الخدري
	- إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة -	٨٤٦	- إنما جعل الإمام ليؤتم به - أبو هريرة
٣٥٩١	عمر بن الخطاب	١٢٣٨	- إنما جعل الإمام ليؤتم به - أنس بن مالك
٢١٢٠	- إنما البعير على نية المستخلف - أبو هريرة	١٢٣٧	- إنما جعل الإمام ليؤتم به - عائشة
	- إنما ينضح من بول الذكر، ويغسل من بول		- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا كبر فكبروا -
٥٢٢	الأنثى - لبابة بنت الحارث	١٢٣٩	أبو هريرة
	- أنه أنى أبي بن كعب ومعه عمر، فخرج		- إنما جعل رسول الله ﷺ الشفعة في كل مالم
٥٠٧	عليهما - ابن عباس	٢٤٩٩	يقسم - جابر بن عبدالله
	- أنه أنى النبي ﷺ ناس من اليهود فقالوا -	٢١٠٣	- إنما الحلف حنث أو ندم - ابن عمر
٣٦٩٨	عائشة		- إنما الدنيا متاع، وليس من متاع الدنيا شيء -
	- أنه أنى النبي ﷺ يؤذنه بصلاة الفجر - بلال	١٨٥٥	عبدالله بن عمرو
٧١٦	ابن رباح		- إنما ذلك عيرق، فانظري إذا أتى فروك فلا
	- أنه أخيره أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر	٦٢٠	تصلي - فاطمة بنت أبي حبيش
٦٨٢	والشمس مرتفعة حية - أنس بن مالك	٢٢٥٧	- إنما الربا في النسيئة - ابن عباس
١٨٢٤	- أنه أخذ من العسل العشر - عبدالله بن عمرو		- إنما سن رسول الله ﷺ الزكاة في هذه
٢٤٧٥	- أنه استقطع المبلغ - أبيض بن حمال	١٨١٥	الخمس - عبدالله بن عمرو بن العاص
٤١٤	- أنه نوحاً ثلاثاً ثلاثاً - ابن عمر		- إنما الصبر عند الصلوة الأولى - أنس بن
٢٦٢٩	- أنه جعل الدية اثني عشر ألفاً - ابن عباس	١٥٩٦	مالك
	- أنه حج فقال: رأيت النبي ﷺ يخطب على		- إنما كانت رخصة في أول الإسلام ثم أمرنا
١٢٨٦	بعيره - نبيط بن شريط	٦٠٩	بالفعل، بعد - أبي بن كعب
	- أنه حمل على فارس يقال له غمر - الزبير بن		- إنما نسمة المؤمن طائر يعلق في شجر الجنة -
٢٣٩٣	العوام	٤٢٧١	كعب الأنصاري
	- أنه حين هلك عثمان بن مظعون ترك ابنة له -		- إنما نهى رسول الله ﷺ من لحوم الأصاحي -
١٨٧٨	ابن عمر	٣١٥٩	عائشة
	- أنه خرج حاجاً مع رسول الله ﷺ - أبو بكر	٣٧٧٠	- إنما هذه النار عدو لكم - أبو موسى الأشعري
٢٩١٢	الصدوق		- إنما هما اثنتان: الكلام والهتدي، فأحسن
	- أنه خرج لحاجته، فاتبه المغيرة بإداوة فيها	٤٦	الكلام كلام الله - عبدالله بن مسعود
٥٤٥	ماء - المغيرة بن شعبه	٤٨٤	- إنما هو جزء منك - أبو أمامة الباهلي
	- أنه خرج مع الناس يوم فطر أو أضحي،	٦٤٦	- إنما هي عرق أو عروق - عائشة
١٣١٧	فأنكر إبطاء الإمام - عبدالله بن بسر	٤٢٢٩	- إنما يبعث الناس على نياتهم - أبو هريرة
٣٢٦١	- أنه خرج من الغائط - أبو هريرة		- إنما يجزئك من ذلك الوضوء - سهل بن
	- أنه دخل على رسول الله ﷺ وهو يصلي في	٥٠٦	حنيف
	ثوب واحد، متوشحاً به - أبو سعيد	٢١٢٢	- إنما يستخرج به من اللبم - عبدالله بن عمر ..
١٠٤٨	الخدري		- إنما بكفئك أن تحني عليه ثلاث حثبات من

- أنه رأى رسول الله ﷺ توضأ ثم أخذ كفاً من ماء فتوضح به فرجه - الحكم بن سفيان ٤٦١
- التفقي ٥٤٦
- أنه رأى سعد بن مالك وهو يمسح على الحفنين - ابن عمر ٥٥٦
- أنه رخص للمسافر إذا توضأ وليس خفيه ثم أحدث وضوءاً، أن يمسح ثلاثة أيام - أبو بكر التفقي ٥٥٦
- أنه رمى جمره العقبة ولم يقف عندها - ابن عمر ٣٠٣٢
- أنه سئل: أكان النبي ﷺ يخطب قائماً أو قاعداً - عبدالله بن مسعود ١١٠٨
- أنه سئل عن رجل تزوج امرأة فمات عنها، ولم يدخل بها - عبدالله بن مسعود ١٨٩٦
- أنه سئل: كيف كان رسول الله ﷺ يسير حين دفع عن عرفة - أسامة بن زيد ٣٠١٧
- أنه سأل أخته أم حبيبة، زوج النبي، ﷺ، هل كان رسول الله ﷺ يصلي في الثوب الذي يجامع فيه - معاوية بن أبي سفيان ٥٤٠
- أنه سأل رسول الله ﷺ عن الرجل يصلي قاعداً، قال: من صلى قائماً فهو أفضل - عمران بن حصين ١٢٣١
- أنه سأل عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت - ربيعة بن الغار ١٦٤٩
- أنه سأل عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت - ربيعة بن الغار ١٧٣٩
- أنه سأل النبي ﷺ عن الرجل يدنو من امرأته فلا يتزلز - المقداد بن الأسود ٥٠٥
- أنه سجد مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة، منهن النجم - أبو الدرداء الأنصاري ١٠٥٥
- إنه سيأتيكم أقوام من بعدي يطلبون العلم - أبو هريرة ٢٤٨
- أنه شهد النبي ﷺ خرج إلى المصلى يستسقي - عبدالله بن زيد بن عاصم ١٢٦٧
- أنه صلى مع النبي ﷺ العشاء الآخرة - البراء ابن عازب ٨٣٤
- إنه عمك، فأذني له - عائشة ١٩٤٨
- أنه قال لعبدالله بن عمر: إنا نجد صلاة الحضر وصلاة الخوف في القرآن - أمية بن عبدالله بن خالد ١٠٦٦
- أنه قدم على عمر بن الخطاب من مصر، فقال: منذ كم لم تنزع خفيك؟ - عقبة بن عامر الجهني ٥٥٨
- أنه قدم على النبي ﷺ وقد أحصى غلاماً - زنباع بن روح الجزائري ٢٦٧٩
- أنه قدم قارئاً فطاف بالبيت سبئاً - ابن عمر ٢٩٧٤
- أنه كان إذا اعتكف، طرّح له فراشه أو يوضع له سرير - ابن عمر ١٧٧٤
- أنه كان إذا صلى الجمعة، انصرف، فصلّى سجدتين في بيته - عبدالله بن عمر ١١٣٠
- أنه كان يصيه الجنابة بالليل، فيريد أن يتام - أبو سعيد الخدري ٥٨٦
- أنه كان ردف رسول الله ﷺ غداة النحر - الفضل بن العباس ٢٩٠٩
- أنه كان عليه نذر ليلة في الجاهلية يعتكفها - عمر بن الخطاب ١٧٧٢
- أنه كان يؤذن يوم الجمعة على عهد رسول الله ﷺ إذا كان الفجر مثل الشراك - سعد بن عافق المؤذن ١١٠٦
- أنه كان يأتي إلى سبحة المضحى فيعبد إلى الأسطوانة، - سلمة بن الأكوع ١٤٣٠
- أنه كان يخرج إلى العيد في طريق، ويرجع في أخرى - ابن عمر ١٢٩٩
- أنه كان يذبح بالمصلى - ابن عمر ٣١٦١
- أنه كان يصلي الصلوات الخمس بجنى ثم يُخبرُهم - ابن عمر ٣٠٠٥
- أنه كان يصلي مع النبي ﷺ المغرب - سلمة ابن الأكوع ٦٨٨

- أنه كان يُنْفِي بالعمّة - أبو موسى الأشعري . ٢٩٧٩
- أنه كان ينهي عن الحرير والديبا - عمر بن الخطاب ٢٨٨٩، ٣٥٩٣
- أنه كانت عنده أم كلثوم بنت عقبة فقالت له - الزبير بن العوام ٢٠٢٦
- إنه لا هجرة - صفوان بن عبد الرحمن ٢١١٦
- أنه لمن الواصلة والمستوصلة، والواشمة والمستوشمة - ابن عمر ١٩٨٧
- أنه لقيه النبي ﷺ في طريق من طرق المدينة وهو جنب - أبو هريرة ٥٣٤
- إنه لم تكن فتنة في الأرض، منذ ذرأ الله ذرية آدم - أبو أمامة الباهلي ٤٠٧٧
- إنه لم يكن نبي قبلي إلا كان حقاً عليه - عبد الله بن عمرو ٣٩٥٦
- إنه لم يمتني من أن أرد إليك، إلا أني كنت على غير وضوء - المهاجر بن قنفذ بن عمير ابن جذعان ٣٥٠
- أنه لما كان عام الفتح، قام رسول الله ﷺ إلى غسله - أم هانئ - بنت أبي طالب ٤٦٥
- إنه ليس بنا ردّ عليك، ولكنّا حُرْمٌ - ابن عباس ٣٠٩٠
- إنه ليستغفر للعالم من في السموات ومن في الأرض - أبو الدرداء الأنصاري ٢٣٩
- أنه مرّ على النبي ﷺ بأرنيين - محمد بن صفوان ٣٢٤٤
- أنه من عل منها بعيداً أو شاة أتى به يوم القيامة يحمله - عمر بن الخطاب ١٨١٠
- إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف، فإنه يعدل قيام ليلة - أبو ذر الغفاري ١٣٢٧
- أنه نام عند ميمونة زوج النبي ﷺ - ابن عباس ١٣٦٣
- أنه نهى أن يستقبل القبلة بغائط وبول - أبو سعيد الخدري ٣٢٠
- أنه نهى عن أن يبال في الماء الراكد - جابر ابن عبدالله ٣٤٣
- أنه نهى عن الصرف - أبو سعيد الخدري ٢٢٥٨
- أنه نهى عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى - أبو سعيد الخدري ١٧٢١
- إنها ابنة أخي من الرضاعة، وإنه يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب - ابن عباس ... ١٩٣٨
- أنها أخبرته أن أزواج النبي ﷺ كلهن خالفن عائشة - زينب بنت أبي سلمة ١٩٤٧
- أنها أخرجت حجة مزورة بالديبا - أسماء بنت أبي بكر ٢٨١٩
- أنها استعارت من أسماء - فلاة فهلكت - عائشة ٥٦٨
- أنها اعتقت بريرة، فخيرها رسول الله ﷺ - عائشة ٢٠٧٤
- أنها دخلت على عائشة فرأت في بيتها رمحاً موضوعاً فقالت: يا أم المؤمنين - سائبة مولاة الفاكه بن الغيرة ٣٢٣١
- إنها ستكون فتنة وفرقة واختلاف - أبو بردة ابن أبي موسى الأشعري ٣٩٦٢
- أنها سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب بالمرسلات عرفاً - لباية بنت الحارث ٨٣١
- أنها قالت: طيب رسول الله ﷺ لأحرامه - عائشة ٢٩٦٦
- أنها كانت تقول: أما تستحي المرأة أن تهب نفسها للنبي ﷺ؟ - عائشة ٢٠٠٠
- أنها كانت ورسول الله ﷺ يتسلان من إناة واحد - أم سلمة ٣٨٠
- إنها لا تتم صلاة لأحد حتى يسبغ الوضوء كما أمره الله - رفاعه بن رافع ٤٦٠
- إنها لا تصيبُ حبيداً ولا تنكأُ عدواً - عبدالله ابن مغفل ٣٢٢٦
- إنها لا تصيدُ حبيداً ولا تنكي عدواً - عبدالله ابن مغفل ١٧

- ٩٦٢ رفعت فارفعا - أبو موسى الأشعري
 - إني قد عفوت عنكم عن صدقة الخيل ٣٢٢٧
 والريق - علي بن أبي طالب
 - إني كنت نهيتكم عن نبيذ الأوعية، ألا وإن ٣٦٧
 وعاء لا يحرّم شيئاً - ابن مسعود
 - إني لا أدري ما قدر بقائي فيكم - حذيفة بن ٢٩٦١
 اليمان ٤١٥٧
 - إني لأدخل في الصلاة، وإنني أريد إطلانها -
 أنس بن مالك
 - إني لأرجو ألا يدخل النار أحدٌ من شهد ٤٩٢
 بدرًا - حفصة ٤٢٨١
 - إني لأرجو أن أفارقكم - أبو سعيد الخدري ١٣٩٦
 - إني لأستغفر الله وأتوب إليه - أبو هريرة ٣٠٤٥
 - إني لأسمع بكاء الصبي فأتجوّز في الصلاة - ٤٠٦٥
 عثمان بن أبي العاص
 - إني لأعرف كلمة - لو أخذ الناس كلهم بها ٥٧٠
 لكفهم - أبو ذر الغفاري
 - إني لأعرف، يوم أُحُدٍ مَنْ جرح وجهه رسول ٣٨٣
 الله ﷺ - سهل بن سعد الساعدي
 - إني لأعلم آخر أهل النار خروجاً منها - ٣٤٩
 عبدالله بن مسعود
 - إني لأعلم كلمة، لا يقولها أحدٌ عند موته - ٤١٩٠
 شُعْذَى المَوْتِ
 - إني لأقوم في الصلاة وأنا أريد أن أطول فيها - ١٧٦٦
 أبو قتادة الأنصاري
 - إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله - ٦٢٣
 سعد بن أبي وقاص
 - إني لبئتُ رأسي، وقُلدتُ هديي - حفصة ٣٣٦٤
 زوج النبي ﷺ ١٢٢٠
 - إني لم اعك وهذا أحسن - وائل بن حجر ٣٠٦٤
 - إني وجهت وجهي للذي فطر السموات
 والأرض - جابر بن عبدالله ٣٦٩٩
 - اهتز عرش الرحمن عز وجل لموت سعد بن ٣٩٥١
 معاذ - جابر بن عبدالله
 - إنها لا تقتُلُ شيئاً ولا تكي العدو، ولكنها
 تفقأ العين وتكسر السنّ - عبدالله بن مغفل
 - إنها ليست بنجس، هي من الطوافين أو
 الطوافات - أبو قتادة الأنصاري
 - أنها مرضت، فأمرها رسول الله ﷺ أن
 تطوف من وراء الناس - أم سلمة
 - أنهم أصابهم جوعٌ ومهم سبعة - أبو هريرة
 - أنهم خرجوا مع رسول الله ﷺ إلى خير،
 حتى إذا كانوا بالصهراء صلى العصر - سويد
 ابن النعمان الأنصاري
 - أنهم غزوا غزوة السلاسل، فقاتهم الغزو
 فربطوا - عاصم بن سفيان الثقفي
 - إنهم لم يشكروا - ابن عباس
 - إنهم يُعْتَنُونَ على نياتهم - أم سلمة
 - أنهما سالا عبدالله بن أبي أوفى عن التيمم -
 الحكم، وسلمة بن كهيل
 - أنهما كانا يتوضآن جميعاً للصلاة - عائشة
 - إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير - أبو بكره
 الثقفي
 - إني أرى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون -
 أبو ذر الغفاري
 - إني أريت ليلة القدر فأنسيتهما - أبو سعيد
 الخدري
 - إني أستحاض فلا أطهر فأداع الصلاة؟ - أم
 سلمة
 - إني أكره أن أؤدي صاحي - أم أيوب بنت
 قيس
 - إني خرجت إليكم جنباً - أبو هريرة
 - إني دخلت الكعبة ووددت أني لم أكن فعلت -
 عائشة
 - إني راكبٌ غداً إلى اليهود - أبو عبد الرحمن
 الجهنني
 - إني صليت صلاة رغبة ورهبة - معاذ بن جبل
 - إني قد بدنت، فإذا ركعت فاركعوا، وإذا

- أهدى رسول الله ﷺ مرة غنماً إلى البيت،
فقلدها - عائشة ٣٠٩٦
- أهدى النجاشي إلى رسول الله ﷺ حلقة فيها
خانم ذهب - عائشة ٣٦٤٤
- أهدى للنبي ﷺ عسل فقسم بيننا - جابر بن
عبدالله ٣٤٥١
- أهديت ابنة رسول الله ﷺ إلي - علي بن أبي
طالب ٤١٥٤
- أهديت الفداء؟ - ابن عباس ١٩٠٠
- أهل الجنة عشرون ومائة صف - بريدة بن
الحصيب ٤٢٨٩
- أهل الجنة من ملأ الله أذنيه من ثناء الناس
خيرًا - ابن عباس ٤٢٢٤
- أهلكنا مع رسول الله ﷺ بالبحج خالماً لا
نخلطه بعمره - جابر بن عبدالله ٢٩٨٠
- أجلي وأشرطي - ابن عباس ٢٩٣٨
- أو تملعون؟ لا عليكم أن لا تفعلوا فإنه ليس
من نسمة - أبو سعيد الخدري ١٩٢٦
- أو غير ذلك تتافسون ثم تتحاسدون -
عبدالله بن عمرو ٢٩٩٦
- أو تروا قبل أن تصبحوا - أبو سعيد الخدري ١١٨٩
- أو تي رسول الله ﷺ جوامع الخير، وخواتمه -
عبدالله بن مسعود ١٨٩٢
- أوجبت - أنس بن مالك ٢٠٩٩
- أو صاني خليلي ﷺ أن أشنع وأطع - أبو ذر
الغفاري ٢٨٦٢
- أو صاني خليلي ﷺ أن لا أشرك بالله شيئاً -
أبو الدرداء ٤٠٣٤
- أوصى أبو موسى الأشعري حين حضره
الموت فقال: - أبو بردة بن أبي موسى
الأشعري ١٤٨٧
- أوصي امرأة بأمه أوصي امرأة بأمه - أبو
سلامة السلامي ٣٦٥٧
- أوصيك بتقوى الله، والتكبير - أبو هريرة ... ٢٧٧١
- أوقدت النار ألف سنة فابيضت - أبو هريرة . ٤٣٢٠
- أو كلكم يجد ثوبين؟ - أبو هريرة ١٠٤٧
- أوّل الآيات خروجا، طلوع الشمس من
مغربها - عبدالله بن عمرو ٤٠٦٩
- أوّل زمرة تدخل الجنة على صورة القمر -
أبو هريرة ٤٣٣٣
- أوّل ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته -
تميم الداري ١٤٦٦
- أوّل ما يقضى بين الناس، يوم القيامة في
الدماء - عبدالله بن مسعود ٢٦١٧، ٢٦١٥
- أوّل ما سمعنا بالفالوج - ابن عباس ٣٣٤٠
- أوّل من أسرج في المساجد تميم الداري -
أبو سعيد الخدري ٧٦٠
- أوّل من يصفحه الحق عمر - أبي بن كعب .. ١٠٤
- أي حين توتر؟ - جابر بن عبدالله ١٢٠٢
- أي الناس أحب إليك؟ قال: عائشة - أنس
ابن مالك ١٠١
- أي وأوهذا؟ - ابن عباس ٢٨٩١
- الآيات بعد الماتتين - أبو قتادة ٤٠٥٧
- إياك والخلوب - أبو هريرة ٣١٨٠
- إياك والخمر - خباب بن الارت ٣٣٧٢
- إياكم والتعريس على جواد الطريق،
والصلاة عليها - جابر بن عبدالله ٣٢٩
- إياكم والتضاح، فإنه الذئب - معاوية بن أبي
سفيان ٣٧٤٣
- إياكم والحلف في البيع - أبو قتادة ٢٢٠٩
- إياكم والشربة التي إن لقيت فرث - أبو الورد
إياكم والفتن، فإنّ اللسان فيها مثل وقع
السيف - ابن عمر ٣٩٦٨
- إياكم وكثرة الحديث عني - أبو قتادة ٣٥
- أيام منى، أيام أكل وشرب - أبو هريرة ١٧١٩
- الأيتان من آخر سورة البقرة، من قرأهما في
ليلة كفتاه - عفة بن عمرو أبو مسعود
الأنصاري ١٣٦٨

- أحب أحدكم إذا رجع إلى أهله أن يجد فيه -
 أبو هريرة ٢٧٨٢
- أيرقد أحدنا وهو جنب؟ - عمر بن الخطاب ٥٨٥
- أيعجز أحدكم إذا صلى أن يتقدم أو يتأخر -
 أبو هريرة ١٤٢٧
- الأيم أولى بنفسها من وليها، والبكر تستأمر
 في نفسها - ابن عباس ١٨٧٠
- أئما امرأة الحقت بقوم من ليس منهم - أبو
 هريرة ٢٧٤٣
- أئما امرأة تطيئت، ثم خرجت إلى المسجد -
 عبيد مولى أبي رهم ٤٠٠٢
- أئما امرأة سألت زوجها الطلاق في غير ما
 بأس - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٠٥٥
- أئما امرأة لم يمسحها الولي، فتكاحها باطل -
 عائشة ١٨٧٩
- أئما امرأة ماتت وزوجها عنها راض - أم
 سلمة ١٨٥٤
- أئما امرأة وضعت ثيابها في غير بيت زوجها -
 أبو المليح الهذلي ٣٧٥٠
- أئما امرئ مات وعنده مال امرئ، بعينه -
 أبو هريرة ٢٣٦١
- أئما إهاب دبح فقد طهر - ابن عباس ٣٦٠٩
- أئما دأع دعا إلى ضلالة فاتبع - أنس بن
 مالك ٢٠٥
- أئما رجل أعتق غلاماً ولم يُسَمِّ ماله -
 عبدالله بن مسعود ٢٥٣٠
- أئما رجل باع بيعاً من رجلين - سمرة بن
 جندب ٢١٩٠
- أئما رجل باع سلعة، فأدرك سلعته بعينها -
 أبو هريرة ٢٣٥٩
- أئما رجل مات أو أفلس، فصاحبُ المتاع
 أحقُ بمناعه - أبو هريرة ٢٣٦٠
- أئما رجل ولدت أمته بنته، فهي مُعتقة عن ذبِّ
 بنته - ابن عباس ٢٥١٥
- أئما رجل يمين ذنباً وهو مجمع أن لا يؤقيه -
 صهيب بن سنان ٢٤١٠
- أئما عبد تزوج بغير إذن مولاه، فهو زان -
 ابن عمر ١٩٦٠
- أئما عبد كتب على مائة أوقية - عبدالله بن
 عمرو ٢٥١٩
- الإيمان بضغ وسنون أو سبعون باباً - أبو
 هريرة ٥٧
- الإيمان معرفة بالقلب وقول باللسان وعمل
 بالأركان - علي بن أبي طالب ٦٥
- الإيمان يزاد وينقص - أبو الدرداء
 الأنصاري ٧٥
- الإيمان يزيد وينقص - أبو هريرة وابن عباس ٧٤
- أين أنت من الاستغفار - حذيفة بن اليمان ٣٨١٧
- أين السائل؟ - أبو أمامة الباهلي ٤٠١٢
- أينقص الرطب، إذا ليس؟ قالوا: نعم - فنهى
 عن ذلك - سعد بن أبي وقاص ٢٢٦٤
- أيها الناس اتقوا الله وأكملوا في الطلب -
 جابر بن عبدالله ٢١٤٤
- أيها الناس إنه لم يق من مُبشَّرات النوء إلا
 الرؤيا - ابن عباس ٣٨٩٩
- أيهم أكثر أخذاً للقرآن؟ - جابر بن عبدالله ... ١٥١٤
- ب**
- بادروا بالأعمال ستاً طلوع الشمس - أنس
 ابن مالك ٤٠٥٦
- بارزْتُ رجلاً فقتلته - فغلني رسول الله ﷺ
 سَلْبَهُ - سلمة بن الأكوع ٢٨٣٦
- بارك الله لك في أهلك ومالك - عبدالله بن
 أبي ربيعة المخزومي ٢٤٢٤
- بارك الله لكم، وبارك عليكم، وجمع بينكما
 في خير - أبو هريرة ١٩٠٥
- باك جرير بن عبدالله ثم توضأ ومسح على
 خفيه فقيل له: أتفعل هذا؟ - همام بن
 الحارث ٥٤٣

- بأي صلاتيك اعتددت؟ - عبدالله بن سرجس ١١٥٢
- بايعنا رسول الله ﷺ على السَّمْع والطاعة - أنس بن مالك ٢٨٦٨
- بايعنا رسول الله ﷺ على السَّمْع والطاعة - عباد بن الصامت ٢٨٦٦
- بثَّ عند خالتي ميمونة فقام النبي ﷺ فترضا من شئت وضوءا - ابن عباس ٤٢٣
- بثَّ عند خالتي ميمونة، فقام النبي ﷺ يصلي من الليل - ابن عباس ٩٧٣
- البحر الطهور ماؤه، الحل ميمته - أبو هريرة ٣٢٤٦
- بخير، من رجل لم يصح صائما - جابر بن عبدالله ٣٧١٠
- بدأ الإسلام غريبا، وسيعود غريبا - أبو هريرة ٣٩٨٦
- البذاذة من الإيمان - أبو أمامة الباهلي ٤١١٨
- بَرَكة أو بركتان - عائشة ٣٣٢١
- البراق والمخاط والحض والنعاس في الصلاة من الشيطان - عبدالله بن يزيد الخطمي ٩٦٩
- بسم الله، تزيه أرضنا، بريقة بعضنا - عائشة ٣٥٢١
- بسم الله الكبير، أعوذ بالله العظيم من شر جرّق نثار - ابن عباس ٣٤٢٦
- بسم الله، لا حول ولا قوة إلا بالله - أبو هريرة ٣٨٨٥
- بسم الله، وعلى ملة رسول الله - ابن عمر ١٥٥٠
- البسوا ثياب البياض - سمرة بن جندب ٣٥٦٧
- بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة - أنس بن مالك ٧٨١
- بعث من رسول الله ﷺ رجُل سراويل - مالك بن عميرة ٢٢٢١
- بعث رجل معي بدرهم، هدية إلى البيت - شقيق بن سلمة ٣١١٦
- بُعثت أنا والشّاعة، كهاتين - أبو هريرة ٤٠٤٠
- بُعثت أنا والسّاعة كهاتين - جابر بن عبدالله ٤٥
- بعثت معي أمّ سليم، بمكثل فيه رُطْب إلى رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٣٣٠٣
- بعثنا رسول الله ﷺ ثلاثين راكبا في سرية - أبو سعيد الخدري ٢١٥٦
- بعثنا رسول الله ﷺ ونحن ثلاثمائة - جابر بن عبدالله ٤١٥٩
- بعثنا عمر بن الخطاب إلى الكوفة وشيعنا - قرظة بن كعب ٢٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى البحرين أو إلى هجر - العلاء بن الحضرمي ١٨٣١
- بعثني رسول الله ﷺ إلى رجل تزوج امرأة أبيه - قرّة بن إلياس المزني ٢٦٠٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن - معاذ بن جبل ١٨٠٣
- بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن، وأمرني أن آخذ مما سقت السماء - معاذ بن جبل ١٨١٨
- بعثني النبي ﷺ لحاجة، ثم أدركنه وهو يصلي، فسلمت عليه، فأشار إلي - جابر بن عبدالله ١٠١٨
- بكروا بالصلاة في اليوم النسيم - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٦٩٤
- بل اتمسروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر - أبو أمية الشعباني ٤٠١٤
- بل أنا، يا عائشة واراساء - عائشة ١٤٦٥
- بل فيما جفّ به القلم وجرت به المقادير - سراق بن جعشم ٩١
- بل لنا خاصة - بلال بن الحارث ٢٩٨٤
- بل مرّة واحدة، فمن استطاع، فطوِّع - الأقرع بن حابس ٢٨٨٦
- بلغ عائشة أن عبدالله بن عمرو بأمر نساء إذا اغتسلن أن ينقضن رؤوسهن - عبيد بن عمير ٦٠٤
- بلغني أن أمة بُعثت - أبو سعيد الخدري ٣٢٤٠
- بلى فنجدي نخلك، فإنك عسى أن تصدقي

٢٠٣٤	أو تفعلني معروفاً - جابر بن عبد الله	٤٢٥٠	ابن مسعود
٣٤٦١	- بماذا كنت تستشين؟ - أسماء بنت عميس	٢٨٨٧	- تابعوا بين الحج والعمرة - عمر بن الخطاب
	- بهذا أمرتم أو لهذا خلقتكم؟ - عبد الله بن عمرو	١٧٨٦	- تأتني الإبل التي لم تعط الحق منها، تطأ صاحبها بأخفافها - أبو هريرة
٨٥	بول الغلام ينضح، وبول الجارية يغسل - أم كرز الكعنية		- التاجر الأمين الصدوق المسلم مع الشهداء - ابن عمر
٥٢٧	- يَبْتَ لا تمر فيه، جِباغ أَهْلُهُ - عائشة	٢١٣٩	- تأخذ إحداكم ماءها وسدرها فتطهره، فتحسن الطهور - عائشة
٣٣٢٧	- يَبْتَ لا تمر فيه كالبيت لا طعام فيه - سلمى أم رافع	٦٤٢	- تأكل تمرًا وبك رمذ؟ - صهيب بن سنان
٣٣٢٨	- بيع المحفلات خلافة - عبد الله بن مسعود	٣٤٤٣	- تأكل النار ابن آدم إلا أثر السجود - أبو هريرة
٢٢٤١	- البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - أبو هريرة الأسلمي	٤٣٢٦	- تجوزت لكم عن صدقة الخيل والرفيق - علي بن أبي طالب
٢١٨٢	- البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - سمرة بن جندب	١٨١٣	- التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله - ابن عباس
٢١٨٣	- بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة - جابر بن عبد الله	٩٠٠	- تخرج الذابة من هذا الموضع - بريدة بن الحصب
١٠٧٨	- بين كل اثنتين صلاة - عبد الله بن مقبل	٤٠٦٧	- تخرج الذابة ومعهما خاتم سليمان بن داود - أبو هريرة
١١٦٢	- بين الملحمة وفتح المدينة، ست سنين - عبد الله بن بسر	٤٠٦٦	- تخيروا لطفكم وانكحوا الأكفاء وانكحوا إليهم
٤٠٩٣	- بين يدي الساعة مسيح وخشف وقُذِفَ - عبد الله بن مسعود	١٩٦٨	- تدمع العين ويحزن القلب، ولا نقول ما يسخط الرب - أسماء بنت يزيد
٤٠٥٩	- بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا أنا بامرأة تتوضأ - أبو هريرة	١٥٨٩	- تربت ويمنك، فبم يشبهها ولها إذا؟ - أم سلمة
١٠٧	- بينا أهل الجنة في نعيمهم إذ سطع لهم نور - جابر بن عبد الله	٢٠٠	- تربوا صفحكم أنجح لها - جابر بن عبد الله
١٨٤	- البينة أو حد في ظهرك - ابن عباس	٣٧٧٤	- تردون علي غراً محجلين من الوضوء - أبو هريرة
٢٠٦٧	- بينما نحن جلوس في المسجد، دخل رجل على جمل - أس بن مالك	٤٢٨٢	- ترك الناس التأمين، وكان رسول الله ﷺ
١٤٠٢	- بينما هو يتغذى، إذ سقطت منه لقمة - مقبل ابن يسار	٨٥٣	- تزوج رجل من الأنصار امرأة من بلعجلان، فدخل بها - ابن عباس
٣٢٧٨	ت	٢٠٧٠	- تزوج النبي ﷺ عائشة وهي بنت سبع وبني بها وهي بنت تسع - عبد الله بن مسعود
	- تؤخذ صدقات المسلمين على مياههم - ابن عمر	١٨٧٧	- تزوجني رسول الله ﷺ وأنا بنت ست سنين،
١٨٠٦	- النائب من الذنب كمن لا ذنب له - عبد الله		

٤١٣٥	أبو هريرة	١٨٧٦	فقدنا المدينة - عائشة
٢١٧	- تعلموا القرآن واقراءوه وارقدوا - أبو هريرة ..	- تزوجني النبي ﷺ في شوال، وبنى بي في	شوال - عائشة
٢٥٦	- تعوذوا بالله من جب الحزن - أبو هريرة	١٩٩٠	- التمسح للرجال، والتصفيق للنساء - أبو
٣٨٤٢	- تعوذوا بالله من الفقر والقلّة والذلّة - أبو هريرة	١٠٣٤	هريرة
- تُفتح لكم أرض الأعاجم وستجدون فيها	٣٧٤٨	- التمسح للرجال والتصفيق للنساء - سهل بن	سعد الساعدي
- تفوّق البيهود على إحدى وسبعين فرقة -	٣٩٩١	- تسحرت مع رسول الله ﷺ، هو النهار إلا أن	الشمس لم تطلع - حذيفة بن اليمان
أبو هريرة	- تقاتلون جزيرة العرب، فيفتحها الله - نافع	١٦٩٥	- تسحرنا مع رسول الله ﷺ ثم قمنا إلى الصلاة -
٤٠٩١	ابن عتبة بن أبي وقاص	١٦٩٤	زيد بن ثابت
٢٦٢٥	- تُقبَلون الدّية - سعد بن ضُميرة	- تسعّروا فإن في السحور بركة - أنس بن	مالك
٢٦٧٨	- تُقبَلون وتستحقّون؟ - عبدالله بن عمرو ..	١٦٩٢	- تسبوا باسمي ولا تكونوا بكنتي - أبو هريرة ..
- تُقطع يد السارق في ثمن المحرّ - سعد بن	٢٥٨٦	- تسبوا باسمي ولا تكونوا بكنتي - أنس بن	مالك
أبي وقاص	- تقولين: اللهم! إنك عفو تحب العفو - عائشة	٣٧٣٧	- تسبوا باسمي ولا تكونوا بكنتي - جابر بن
٣٨٥٠	٤٢٤٦	عبدالله	- تسوكوا، فإن السواك مطهرة للضم - أبو
- التقوى وحسن الخلق - أبو هريرة	- تكون بينكم وبين بني الأصفر هدنة - عوف	٢٨٩	- تشهد ملائكة الليل والنهار - أبو هريرة ..
٤٠٩٥	ابن مالك الأشجعي	٢٣٥٦	- تصدقوا عليه - أبو سعيد الخدري
- تكوننّ يثّر على أبوابها دُعاة إلى النار -	٣٩٨١	- تضامون في رؤية الشمس في الظهيرة في غير	سحاب؟ - أبو سعيد الخدري
حذيفة بن اليمان	- تكون غنة تستنظف العرب - عبدالله بن عمرو	١٧٩	- تضامون في رؤية القمر ليلة البدر؟ - أبو
٣٩٦٧	- تلا هذه الآية: يا أيها الذين آمنوا - أبو سعيد	١٧٨	هريرة
الخدري	- تماروا في الغسل من الجنابة عند رسول الله	- تُطعم الطعام، وتقرأ السلام - عبدالله بن	عمرو
٥٧٥	ﷺ - جبر بن مطعم	٣٢٥٣	- تُظهر خير لها - مسعود بن الأسود
- التمسوا شيئا يؤذنون به علما للصلاة - أنس	٧٢٩	- تعال فخط لي مسجدا في داري أصلي فيه -	أبو هريرة
ابن مالك	- تنح حتى أريك - أبو سعيد الخدري	٧٥٥	- تعمس عيد الدينار وعيد الدرهم وعبد
٣١٧٩	- تنكح النساء لأربع: لعالها، ولحبسها،	٤١٣٦	الخميص - أبو هريرة
ولعالمها، ولدينها - أبو هريرة	١٨٥٨	- تعمس عيد الدينار وعبد الدرهم وعبد القطيفة -	
- توضع مما غيرت النار - أبو هريرة	٤٨٥		
- توضع مما مسّت النار - أنس بن مالك	٤٨٧		
- توضع مما مسّت النار - عائشة	٤٨٦		

- ٤٩٧ - توضعوا من لحوم الإبل - عبدالله بن عمر
- توضعاً رسول الله ﷺ فمسح رأسه مرتين -
- ٤٣٨ - الربيع بنت معوذ ابن عفراء
- توضعاً رسول الله ﷺ فنضح فرجه - جابر بن عبدالله
- ٤٦٤ - توضعاً النبي ﷺ فأدخل إصبعيه في جحري أذنيه - الربيع بنت معوذ ابن عفراء
- ٤٤١ - ثوفي رجل من أشجع يخير - زيد بن خالد الجهني
- ٢٨٤٨ - ثوفي رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر، وما تدعى رباغ مكة إلا السوايب - علقمة بن نضلة
- ٣١٠٧ - تبسما مع رسول الله ﷺ إلى المناكب - عمار بن ياسر
- ٥٦٦
- ث
- ٢٠٣٩ - ثلاث جدن جد، وهزلن جد - أبو هريرة .
- ثلاث دعوات يستجاب لهن - أبو هريرة
- ٣٨٦٢ - ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا أن نصلي فيهن - عقبة بن عامر الجهني
- ١٥١٩ - ثلاث فيهن البركة - صهيب بن سنان
- ٢٢٨٩ - ثلاث لا يمتنع - أبو هريرة
- ٢٤٧٣ - ثلاث، لأن يكون رسول الله ﷺ يهنئ، أحب إلي من الدنيا وما فيها - عمر بن الخطاب
- ٢٧٢٧ - ثلاث، من كُن في فيه وجد طعم الإيسان - أنس ابن مالك
- ٤٠٣٣ - ثلاثاً للمهاجر بعد الصدر - العلاء بن الحضرمي
- ١٠٧٣ - ثلاثاً أنا خصم يوم القيامة - أبو هريرة
- ٢٤٤٢ - ثلاث أيام واليا ليهن للمسافر في المسح على الخفين - خزيمة بن ثابت
- ٥٥٤ - ثلاثاً كلمهم حق على الله عون - أبو هريرة
- ٢٥١٨ - ثلاثاً لا ترتفع صلاتهم فوق رؤوسهم شبراً - ابن عباس
- ٩٧١
- ثلاثة لا ترد دعوتهم: الإمام العادل - أبو هريرة
- ١٧٥٢ - ثلاثة لا تغفل لهم صلاة - عبدالله بن عمرو ..
- ٩٧٠ - ثلاثة لا يكلمهم الله عز وجل يوم القيامة، ولا ينظر إليهم - أبو هريرة
- ٢٢٠٧ - ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم - أبو هريرة
- ٢٨٧٠ - ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ولا يزكهم - أبو ذر الغفاري
- ٢٢٠٨ - الثيب تعرب عن نفسها، وال بكر رضاها صمتها - عدي الكندي
- ١٨٧٢
- ج
- جئت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله! إني قد أنكرت من يصري - عتيان بن مالك السلمي
- ٧٥٤ - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فسأله عن الوضوء - عبدالله بن عمرو
- ٤٢٢ - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: اللهم! ارحمني ومحمداً - وأثله بن الأسقع
- ٥٣٠ - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله - ابن عباس
- ١٢٧٠ - جاء خباب إلى عمر - أبو ليلى الكندي
- ١٥٣ - جاء رجل إلى أبي موسى الأشعري وسلمان ابن ربيعة - الهزبل بن شرحبيل
- ٢٧٢١ - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! إن أتركب البحر - أبو هريرة
- ٣٨٦ - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن بني فلان أسلموا - عبدالله بن سلام
- ٢٢٨١ - جاء رجل من الأنصار فقال: يا رسول الله مالي أرى لولئك منكفاً - أبو هريرة
- ٢٤٤٨ - جاء رجل من بني فزارة إلى رسول الله ﷺ - أبو هريرة
- ٢٠٠٢ - جاء رجل والنبي ﷺ يخطب فقال: أصليت؟ - أبو سعيد الخدري
- ١١١٣

جاء غيظ فبايع النبي ﷺ على الهجرة - جابر	٢٨٦٩
ابن عبدالله	٢٨٦٩
جاء عويمر إلى عاصم بن عدي فقال: سل	٢٠٦٦
لي رسول الله ﷺ - سهل بن سعد الساعدي	٢٥٥٤
جاء ماعز بن مالك إلى النبي ﷺ - أبو هريرة	٨٣
جاء مشركو قريش يخاصمون النبي ﷺ -	٨٣
أبو هريرة	٨٣
جاءت امرأة إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول	١٧٥٩
الله إن أُمِّي ماتت - بريدة بن الحصيب	٢٧٢٤
جاءت الجدة إلى أبي بكر الصديق - قبيصة	٦٢١
ابن ذؤيب	٦٢١
جاءت فاطمة بنت أبي حبيش إلى رسول الله	١٨٧٤
ﷺ - عائشة	١٨٧٤
جاءت قناة إلى النبي ﷺ فقالت: إن أُمِّي	١٨٠١
زوجني ابن أخيه - بريدة بن الحصيب	١٨٠١
جاءنا مصدق النبي ﷺ فأخذت بيده وقرأت	١٠٣١
في عبده - سويد بن غفلة	١٠٣١
جاءنا النبي ﷺ فعلى بنا في مسجد بني	٢٩٢٣
عبد الأشهل - عبدالله بن عبد الرحمن	٢٩٢٣
جاءني جبريل فقال: يا مُحَمَّدُ! مُرْ أصحابك -	٢٤٩٥
زيد بن خالد الجهني	٢٤٩٥
الجارُ أَخُو بَقِيْبِهِ - أبو رافع	٢٤٩٤
الجارُ أَخُو بَشِغْمَةَ جَارِهِ - جابر بن عبدالله ...	٢١٥٣
الجاليبُ ترزوق والمحتكر ملعون - عمر بن	٢٦
الخطاب	٢٦
جالست ابن عمر سنة - عامر بن شراحيل	٧٠٣
الشعبي	٧٠٣
جذب لنا رسول الله ﷺ السم بعد العشاء -	٣٤٦٤
عبدالله بن مسعود	٣٤٦٤
جُرح رسول الله ﷺ يوم أُحُدٍ - سهل بن سعد	٢٦٣٢
الساعدي	٢٦٣٢
جعل الذية اثني عشر ألفاً - ابن عباس ؓ ...	٢٦٤٨
جعل رسول الله ﷺ الذية على عاقلة القاتلة -	٢٦٤٨
جابر بن عبدالله	٢٦٤٨
جعل رسول الله ﷺ في الضَّيْعِ، يُصَيِّه	٣٠٨٥
المشترم، كُنْشَأَ - جابر بن عبدالله	٥٥٣
جعل رسول الله ﷺ للمسافر ثلاثاً - خزيمه	٥٦٧
ابن ثابت	٥٦٧
جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً -	١٠٨٦
أبو هريرة	١٠٨٦
الجمعة إلى الجمعة كفارة ما بينهما ما لم	١٣٤٦
تغش الكبائر - أبو هريرة	١٣٤٦
جعلت القرآن قراءته كله في ليلة - عبدالله بن	١٤٨٤
عمرو	١٤٨٤
الحنازة متبوعة وليست بتابعة - عبدالله بن	٧٥٠
مسعود	٧٥٠
جئنا صا جدكم صبيانكم ومجانينكم -	٤٣٣١
وائلة بن الأسقع	٤٣٣١
الجنة مائة درجة، كل درجة منها مائين	١٨٦
السماء والأرض - معاذ بن جبل	١٨٦
جئنا من فضة، آتيتهما وما بينهما - عبدالله	١٨٦
ابن قيس أبو موسى الأشعري	١٨٦
ح	
حاملات، والذات، رحيمات، لولا ما	٢٠١٣
يأتين إلى أزواجهن - أبو أمامة الباهلي	٢٠١٣
حبسونا عن صلاة الوسطى ملائكة فبورهم	٦٨٦
وبيوتهم نارا - عبدالله بن مسعود	٢٩٠٢
الحجُّ جهادٌ كُلُّ ضَعِيفٍ - أم سلمة	٢٩٨٩
الحجُّ جهادٌ والغُمرَةُ تطوُّعٌ - طلحة بن	٢٩٨٩
عبدالله	٢٩٨٩
حج رسول الله ﷺ ثلاث حجرات - سفيان	٣٠٧٦
الثوري	٣٠٧٦
الحجُّ عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر -	٣٠١٥
عبد الرحمن بن يعمر الدُّبَلِي	٢٩٠٦
حُجَّ عَنْ أَبِيكَ واغْتَبِرْ - أبو رزين العقيلي	٢٨٩٢
الحُجَّاجُ والغُمَّارُ وقَدْ أَفْلَحَ - أبو هريرة	٢٨٩٢
الحجامة على الريق أمثلٌ، وفيه شفاء وبركة -	٣٤٨٧
ابن عمر	٣٤٨٧

الحجامة على الریق أمثل، وهي تزيد في العقل وتزيد في الحفظ - ابن عمر ٣٤٨٨	- حفظت سكتين في الصلاة: سكتة قبل القراءة، وسكتة عند الركوع - سورة بن جندب ٨٤٥
حججت مع النبي ﷺ فنقبت لحاجته فأبعد - عبدالرحمن بن أبي قراد ٣٣٤	- الحلال بين والحرام بين، وبينهما مشبهات - الثُّمَّان بن بشير ٣٩٨٤
حججنا مع رسول الله ﷺ ومعنا النساء والصبيان - جابر بن عبدالله ٣٠٣٨	- الحلال ما أحل الله في كتابه - سلمان الفارسي ٣٣٦٧
حدث يمل به في الأرض خير لأهل الأرض - أبو هريرة ٢٥٣٨	- الحمد لله الذي أحيانا بعدما أماتنا - حذيفة ابن اليمان ٣٨٨٠
حدثنا وفدنا الذين قدموا على رسول الله ﷺ بإسلام ثقيف - عطية بن سفيان بن عبدالله بن ربيعة ١٧٦٠	- الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا - أبو سعيد الخدري ٣٢٨٣
حدثني عمرو بن الأنصار من أصحاب رسول الله ﷺ قالوا - أنس بن مالك ١٦٥٣	- الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات - عائشة ٣٨٠٣
الحرب خُدعة - عائشة ٢٨٣٣	- الحمد لله الذي صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده - عبدالله بن عمرو ... ٢٦٢٨
حرّم ليّلة في سبيل الله، أفضل من صيام رجل - أنس بن مالك ٢٧٧٠	- الحمد لله الذي وسع سمعه الأصوات - عائشة ١٨٨
حريم البرمّة وشافها - أبو سعيد الخدري .. ٢٤٨٧	- الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً - أبو أمامة الباهلي ٣٢٨٤
حريم النخلة مدّ جريدها - ابن عمر ٢٤٨٩	- الحمد لله على كل حال - أبو هريرة ٣٨٠٤
حسب امرئ من الشرائع يحقر أخاه المسلم - أبو هريرة ٤٢١٣	- الحمد لله ما دخل بطني طعام سُخِرَ منذ كذا وكذا - أبو هريرة ٤١٥٠
الحسب المائ، والكرم الثّقوى - سورة بن جندب ٤٢١٩	- الحمد لله نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا - ابن عباس ١٨٩٣
الحسد يأكل الحسنات، كما تأكل النار الحطب - أنس بن مالك ٤٢١٠	- حملني أهلي على الجفاء، بعدما علمت من السنة - أبو سريحة ٣١٤٨
الحسين والحسين سيدا شباب أهل الجنة - ابن عمر ١١٨	- الحمى كير من كير جهنم - أبو هريرة ٣٤٧٥
حسين مني، وأنا من حسين - يعلى بن مرة .. ١٤٤	- الحمى من فيح جهنم فأبزوها بالماء - رافع ابن خديج ٣٤٧٣
حضرت ابن عمر في جنازة. فلما وضعها في اللحد قال - سعيد بن المسيب ١٥٥٣	- الحمى من فيح جهنم فأبزوها بالماء - عائشة ٣٤٧١
حضرت عشاء الوليد أو عبدالملك، فلما حضرت الصلاة قمت لأتوضأ - محمد بن مسلم بن شهاب الزهري ٤٩٠	- حولها تُندند - أبو هريرة ٣٨٤٧
حفاة، عراة - يا عائشة! الأمر أهم من أن ينظر بعضهم إلى بعض - عائشة ٤٢٧٦	- الحياء من الإيمان والإيمان في الجنة - أبو بكره الثقفي ٤١٨٤

- الأنصاري ٥٤١
- خرج علينا رسول الله ﷺ وفي يده الدرة،
فوضعتها ثم جلس فبال إليها - عبدالرحمن
ابن حنبل ٣٤٦
- خرج عمر يوم عيد، فأرسل إلى أبي واقد
اللبيثي: بأي شيء كان النبي ﷺ يقرأ في -
عبدالله بن عبدالله ١٢٨٢
- خرج النبي ﷺ لبعض حاجته، فلما رجع
تلقته بالآفاوة - المغيرة بن شعبة ٣٨٩
- خرج نفر من أهل العراق إلى عمر فلما قدموا
عليه قال لهم - عاصم بن عمرو ١٣٧٥
- خرجت مع أبي سعيد الخدري صاحب رسول
الله ﷺ - يونس بن ميسرة ٣١٢٩
- خرجت مع رسول الله ﷺ زمن الحديبية
فأخبر أصحابه - أبو قتادة ٣٠٩٣
- خرجت مع عبدالله بن عمر، فلحقه أغرابي -
خالد بن أسلم، مولى عمر بن الخطاب ١٧٨٧
- خرجنا حتى قدمنا على رسول الله ﷺ،
فبايعناه وصلىنا خلفه - علي بن شيبان
اليمامي الحنفي ٨٧١
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة، فقدم
حيال القبلة - البراء بن عازب ١٥٤٨
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر وكان
رسول الله ﷺ لا يأتي البراز حتى يتغيب -
جابر بن عبدالله ٣٣٥
- خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس بقين من ذي
القعدة - عائشة ٢٩٨١
- خرجنا مع رسول الله ﷺ للمحج على أنواع
ثلاثة - عائشة ٣٠٧٥
- خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة إلى
مكة، فصلى ركعتين ركعتين، حتى رجعنا -
أنس بن مالك ١٠٧٧
- خصال لا تنبغي في المسجد - ابن عمر ٧٤٨
- خصلتان لا يحصيها رجل مسلم إلا دخل

- الحبة فاسقة، والعقرب فابيت - عائشة ٣٢٤٩
- حيثما مروت بغير مشرك، فبشره بالثار -
عبدالله بن عمر ١٥٧٣
- حين تيمموا مع رسول الله ﷺ، فأمر
المسلمين ففصبوا بأكتفهم التراب - عمار بن
ياسر ٥٧١

ح

- خذ الحب من الحب، والشاة من الغنم -
معاذ بن جبل ١٨١٤
- خذ حقل في عفاف وافي، أو غير وافي -
أبو هريرة ٢٤٢٢
- خذ اللبنة، يارك الله لك فيها - جارية بن ظفر
..... ٢٦٣٦
- خذ منهن أربعاً - ابن عمر ١٩٥٣
- خذ هذا العنقود فأبلفه أمك - النعمان بن
بشير ٣٣٦٨
- خذوا عني. خذوا عني. قد جعل الله لهن
سبيلاً - عباد بن الصامت ٢٥٥٠
- خذي مايكنيك وكذلك بالمحروف - عائشة ٢٢٩٣
- الخراج بالضمان - عائشة ٢٢٤٣
- خرج أبو بكر في تجارة إلى بصرى، قبل
موت النبي ﷺ بعام - أم سلمة ٣٧١٩
- خرج رسول الله ﷺ يوم فطر أو أضحي،
فخطب قائماً ثم قعد قعدة ثم قام - جابر بن
عبدالله ١٢٨٩
- خرج رسول الله ﷺ يوماً يستسقى فصلى بنا
ركعتين بلا أذان ولا إقامة - أبو هريرة ١٢٦٨
- خرج زيد بن ثابت عند مروان - أبان بن
عثمان ٤١٠٥
- خرج علينا رسول الله ﷺ ذات يوم، وعليه
جبة رومية من صوف - عباد بن الصامت ٣٥٦٣
- خرج علينا رسول الله ﷺ فقلنا قد عرفنا
السلام عليك - كعب بن عجرة ٩٠٤
- خرج علينا رسول الله ﷺ ورأسه يقطر ماء،
فصلى بنا في ثوب واحد - أبو الدرداء

٢٧٨٩	الأنصاري	٩٢٦	الجنة - عبدالله بن عمرو
٣٥٠١	- خير الدواء القرآن - علي بن أبي طالب		- حصنتان معلقتان في أعناق المؤمنين
٣٥٣٣	- خير الدواء القرآن - علي بن أبي طالب	٧١٢	للمسلمين: صلاتهم وصيامهم - ابن عمر ..
	- خير الشهود من أدى شهادته قبل أن يألها -		- خطبنا رسول الله ﷺ فقال: يا أيها الناس!
٢٣٦٤	زيد بن خالد الجهني		توبوا إلى الله قبل أن تموتوا - جابر بن
	- خير صفوف الرجال مقدمها، وشرها	١٠٨١	عبدالله
١٠٠١	مؤخرها - جابر بن عبدالله		- خلق الله عز وجل يوم خلق السموات
	- خير صفوف النساء آخرها، وشرها أولها -	٤٢٩٤	والأرض مائة رحمة - أبو سعيد الخدري ...
١٠٠٠	أبو هريرة	٣٣٧٨	- الحمر من هاتين الشجرتين - أبو هريرة
	- الخير عادة، والشر لجاجة - معاوية بن أبي		- خمس صلوات افترضهن الله على عباده -
٢٢٦١	سفيان	١٤٠١	عبادة بن الصامت
٣١٣٠	- خير الكفن الحلة - أبو أمامة الباهلي		- خمس فرائض يُؤْتَلَن في الحل والحرم -
١٤٧٣	- خير الكفن الحلة - عبادة بن الصامت	٣٠٨٧	عائشة
	- خير ما يخلف الرجل من بعده ثلاث - أبو		- خمس من حق المسلم على المسلم - أبو
٢٤١	قتادة الأنصاري	١٤٣٥	هريرة
	- خير معاشر الناس لهم، رجل مُسَلَّ بعثان		- خمس من الدواب، لا جناح على من قتلهن -
٣٩٧٧	فرس - أبو هريرة	٣٠٨٨	ابن عمر
٢٧٨٦	- خير معقود بنواصي الخيل - عروة البارقي	١٧٣	- الخوارج كلاب النار - عبدالله بن أبي أوفى .
	- خير الناس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر - علي		- خياركم الذين إذا رُؤوا ذكر الله - أسماء بنت
١٠٦	ابن أبي طالب	٤١١٩	يزيد
	- خير الناس خيرهم قضاء - العرياض بن	١٩٧٨	- خياركم خياركم لنسائهم - عبدالله بن عمرو
٢٢٨٦	سارية		- خياركم من تعلم القرآن وعلمه - سعد بن
	- خيرا رأيت، تلذ فاطمة غلامًا فترضعه - أم	٢١٣	أبي وقاص
٣٩٢٣	الفضل لبابة بنت الحارث		- الخير أشرف إلى البيت الذي يؤكل فيه، من
	- خُيرت بين الشفاعة وبين أن يدخل نصف	٣٣٥٧	الشفرة إلى سنام البعير - ابن عباس
٤٣١١	أمتي الجنة - أبو موسى الأشعري		- الخير أسرع إلى البيت الذي يغشى من
	- خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم لأهلي	٣٣٥٦	الشفرة - أنس بن مالك
١٩٧٧	ابن عباس	٣٤٩٧	- غير أكحللكم إلا نمد - ابن عباس
	- خيرنا رسول الله ﷺ فاخترناه، فلم يره شيئا -		- خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم - أبو
٢٠٥٢	عائشة	٣٦٧٩	هريرة
	- الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة -	٣٥٦٦	- خير ثيابكم البياض فالبسوها - ابن عباس ..
٢٧٨٧	عبدالله بن عمر		- خير ثيابكم البياض، فكفوا فيها موتاكم،
	- الخيل معقود في نواصيها الخير - أبو هريرة	١٤٧٢	والبسوها - ابن عباس
٢٧٨٨			- خير الخيل الأدهم الأفرح - أبو قتادة

- ٢٥١٣ - ذُبر رجلٌ مثلاً غلاماً - جابر بن عبدالله
 - الذُّجَالُ أَعْوُزُ عَيْنِ الْيُسْرَى - حذيفة بن
 اليمان
 ٤٠٧١ - دخل الأسود ومسروق على عائشة فقالا -
 إبراهيم
 ١٦٨٧ - دخل رسول الله ﷺ المسجد فسمع قراءة
 رجل فقال: - أبو هريرة
 - دخل رسول الله ﷺ مكة، وله أربع غداثر -
 أم هانئ
 - دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح الكعبة - ابن
 عمر
 - دخل سليك الغطفاني المسجد والنبي ﷺ
 يخطب، فقال: أصليت؟ - جابر بن عبدالله
 - دخل علينا رسول الله ﷺ فوضعتا تحته قطيفة -
 عبدالله بن بسر وعطية بن بسر
 ٣٣٣٤ - دخل عليه عمر وهو على مائدته فأوسع له -
 ابن عمر
 - دخلت امرأة النار في هرة ربطتها - أبو هريرة
 - دخلت بابت لي على رسول الله ﷺ لم يأكل
 الطعام - أم قيس بنت محصن
 ٥٢٤ - دخلت على أبي هريرة في بيته، فسأته عن
 صوم يوم عرفة بعرفة؟ - عكرمة مولى ابن
 عباس
 ١٧٣٢ - دخلت على أم سلمة قال: فأخرجت إلي
 شعرا - عثمان بن موهب
 ٣٦٢٣ - دخلت على جابر بن عبدالله وهو يموت
 فقلت: - محمد بن المنكدر
 ١٤٥٠ - دخلت على عائشة، فأخرجت لي زارا
 غليظاً - أبو بردة بن أبي موسى الأشعري ...
 ٣٥٥١ - دخلت على مروان فقلت له: امرأة من أهلك
 طلقت - عروة بن الزبير
 ٢٠٣٢ - دخلنا على جابر بن عبدالله فلما انتهينا إليه
 سأل عن النجوم - محمد بن علي بن الحسين
 ٣٠٧٤ - دع أذنفا، وخذ بسالقتها - أبو سعيد
- ٣١٧١ - الخدي
 ٢٤٢٩ - دُعُ من ذَيْتِكَ هذا - كعب بن مالك
 - دعا أبو أسيد الساعدي رسول الله ﷺ إلى
 عرسه - سهل بن سعد الساعدي
 ١٩١٢ - دعا عليّ بماء، فغسل يديه قبل أن يدخلهما
 الإناء - أبو عائشة الحارث بن سويد
 ٣٩٦ - دعاء الوالد يُقضي إلى الحجاب - أم حكيم
 بنت وقّاع الخزاعية
 ٣٨٦٣ - دعها يا عمر، فإن العين دامة، والنفس
 مصابة - أبو هريرة
 ١٥٨٧ - دَعُوْهُ المَرءَ مُتَجَبِّئاً لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ -
 صفوان بن عبدالله بن صفوان
 ٢٨٩٥ - دُعِيَ رسول الله ﷺ إلى جنازة غلام من
 الأنصار - عائشة أم المؤمنين
 ٨٢ - الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر - أبو هريرة
 ٤١١٣ - الدنيا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذَكَرَ الله - أبو
 هريرة
 ٤١١٢ - دونك، فاتصري عائشة
 ١٩٨١ - دُونَكُهَا، يَا طَلْحَةُ! فَإِنَّهَا تَجْمُ الْفَوَادِ - طلحة
 ابن عبيدالله
 ٣٣٦٩ - الدينار بالدينار، والدرهم بالدرهم - علي
 بن أبي طالب
 ٢٢٦١ -
 - ذاك عند أوان ذهاب العلم - زياد بن لبيد
 ٤٠٤٨ - ذباب، ذباب - وائل بن حجر
 ٣٦٣٦ - ذبح رسول الله ﷺ عُمَرَ اعتمر من نسائه -
 أبو هريرة
 ٣١٣٣ - ذهب أرنيين بمروءة فأتيت بهما النبي ﷺ -
 محمد بن صفي
 ٣١٧٥ - ذروني ما تركتكم، فإنما هلك من كان قبلكم
 بسؤالهم - أبو هريرة
 ٢ - ذُكِّرَ الله - أبو الدرداء
 ٣٧٩٠ - ذُكِرَ عند ابن عباس، ما يقطع الصلاة،
 فذكروا الكلب والحمار والمرأة - الحسن

۳۰۸	- رآني رسول الله ﷺ وأنا أبول قائماً، فقال: يا عمر لا تبِل قائماً - عمر بن الخطاب	۹۵۳	العربي
۶۶۶	- رأى رسول الله ﷺ رجلاً ترويضاً فترك موضع الظفر على قدمه - عمر بن الخطاب	۱۳۳۰	- ذكر لرسول الله ﷺ رجل نام ليلة حتى أصبح عبدالله بن مسعود
۴۲۴	- رأى رسول الله ﷺ رجلاً يتوضأ فقال: لا تسرف - ابن عمر	۱۶۲۶	- ذكروا عند عائشة أن علياً كان وميضاً - الأسود بن يزيد
۴۵۰	- رأى رسول الله ﷺ قومًا يتوضؤون، وأعقابهم تلوح - عبدالله بن عمرو	۴۰۷۷	- ذلك الرجل أرفع أمتي درجة في الجنة - أبو سعيد الخدري
۷۶۳	- رأى رسول الله ﷺ نخامة في فلة المسجد - عبدالله بن عمر	۴۲۲۵	- ذلك عاجل بشري المؤمنين - أبو ذر الغفاري
۲۱۰۲	- رأى عيسى ابن مريم رجلاً يسرق - أبو هريرة	۲۲۵۳	- الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء - عمر بن الخطاب
۱۱۵۴	- رأى النبي ﷺ رجلاً يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين - قيس بن عمرو	۲۲۵۹	- الذهب بالورق ربا، إلا هاء وهاء - عمر بن الخطاب
۲۱۳۵	- رأى النبي ﷺ شيخاً يمشي - أبو هريرة	۹۸	- ذهبت أنا وأبو بكر وعمر - علي بن أبي طالب
۱۰۴۲	- رأيت أبا رافع مولى رسول الله ﷺ، رأى الحسن بن علي وهو يصلي - أبو سعد رجل من أهل الكوفة	۲۸۴۷	- ذهبت فرسٌ له، فأخذها العدو - ابن عمر ...
۳۵۹۴	- رأيت ابن عمر اشترى عمامة لها علم - أبو عمر مولى أسماء	۳۸۹۶	- ذهبت النوبة وبقيت الميمشاث - أم ثورز الكعبي
۲۹۴۳	- رأيت الأصيلع عمر بن الخطاب يُقبل الحجر ويقول - عبدالله بن سرجس	۳۵۸۲	- ذيلك ذراع - أبو هريرة
۲۹۲۴	- رأيت امرأة سوداء تاتر الرأس، خرجت - عبدالله بن عمر		
۱۴۹۴	- رأيت أنس بن مالك صلى على جنازة رجل فقام حيال رأسه - أبو غالب الباهلي	۳۹۰۶	- الرؤيا ثلاث: فبشري من الله - أبو هريرة ...
۷۳۲	- رأيت بلالاً يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ مثنى مثنى، ويقيم واحدة - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ	۳۸۹۳	- الرؤيا الحسنة من الرجل الصالح جزء - أنس بن مالك
۵۱۱	- رأيت جابر بن عبدالله يصلي الصلوات بوضوء واحد - الفضل بن مبشر	۳۸۹۵	- رؤيا الرجل المسلم الصالح، جزء - أبو سعيد الخدري
۲۳۳۳	- رأيت رسول الله ﷺ أتى بشعر عتيق - أنس بن مالك	۳۸۹۷	- الرؤيا الصالحة جزء من سبعين جزءاً - ابن عمر
	- رأيت رسول الله ﷺ إذا انتح الصلوة، رفع	۳۹۱۴	- الرؤيا على رجل طائر مالم تُعبر - أبو رزين العقيلي
		۳۸۹۴	- رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً - أبو هريرة
		۳۹۰۹	- الرؤيا من الله، والحلم من الشيطان - أبو قتادة
		۱۴۸۱	- الراكب خلف الجنازة والمشي منها حيث شاء - المغيرة بن شعبه

- ۸۵۸ یدیه حتی یحاذی بہما منکبہ - ابن عمر
 - رأیت رسول اللہ ﷺ إذا فرغ من سبعمہ جاء -
 ۲۹۵۸ المطالب بن ابي وداعة السهمي
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضع ثلاثاً ثلاثاً -
 ۴۱۶ عبد اللہ بن ابي أوفى
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضع غرفة غرفة - ابن
 ۴۱۱ عباس
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضع فخلل أصابع
 ۴۴۶ وجلیہ بخصمرہ - المستورد بن شداد
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضع فخلل لحيته - أبو
 ۴۳۳ أيوب الأنصاري
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضع فمسح رأسه مرة -
 ۴۳۷ سلمة بن الأكوع
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضع فمسح رأسه مرة -
 ۴۳۵ عثمان بن عفان
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضع وعليه عمامة
 ۵۶۴ قطربة - أنس بن مالك
 - رأیت رسول اللہ ﷺ حين دخل في الصلاة،
 قال: لله أكبر كبيراً، الله أكبر كبيراً - جبير
 ۸۰۷ ابن مطعم
 - رأیت رسول اللہ ﷺ رمى جمرة العقبة فضحى -
 ۳۰۵۳ جابر بن عبد اللہ
 - رأیت رسول اللہ ﷺ رمى جمرة العقبة من
 ۳۵۳۲ بطن الوادي - أم جندب الأزدية
 - رأیت رسول اللہ ﷺ صلى فسلم مرة واحدة -
 ۹۲۰ سلمة بن الأكوع
 - رأیت رسول اللہ ﷺ صلى يوم الفتح، فجعل
 ۱۴۳۱ نعليه عن يساره - عبد اللہ بن السائب
 - رأیت رسول اللہ ﷺ في غزوة تبوك توضع
 ۴۱۲ واحدة واحدة - عمر بن الخطاب
 - رأیت رسول اللہ ﷺ في كنيته مستقبل القبلة -
 ۳۲۳ ابن عمر
 - رأیت رسول اللہ ﷺ هذه منه بيضاء - أبو
 ۳۶۲۸ جحيفة
 - رأيت رسول الله ﷺ يأكل الفناء بالركب -
 ۳۳۲۵ عبد الله بن جعفر
 - رأيت رسول الله ﷺ يخلل لحيته - عمار بن
 ۴۲۹ ياسر
 - رأيت رسول الله ﷺ يرفع يديه في الصلاة
 ۸۶۰ حذو منكبیه حين يفتتح الصلاة - أبو هريرة
 - رأيت رسول الله ﷺ يسم غنماً في آذانها -
 ۳۵۶۵ أنس بن مالك
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي بالبر العليا في
 ۱۰۵۰ ثوب - كيسان بن جرير الأموي
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي حائلاً ومستعلاً -
 ۱۰۳۸ عبد الله بن عمرو
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي، فكان إذا ركع
 ۸۷۲ موسى ظهره - وابصة بن معبد
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب واحد
 ۱۰۴۹ متوشكاه - عمر بن أبي سلمة
 - رأيت رسول الله ﷺ يلتوي في اليوم من
 ۴۱۴۶ الجوع - عمر بن الخطاب
 - رأيت رسول الله ﷺ يمسح على الخفين
 ۵۶۲ والعمامة - عمرو بن حريث
 - رأيت السائب بن خباب يشم ثوبه - محمد
 ۵۱۶ ابن عمرو بن عطاء
 - رأيت عثمان وعلياً يتوضآن ثلاثاً ثلاثاً -
 ۴۱۳ شقيق بن سلمة
 - رأيت علي زينب بنت رسول الله ﷺ قميص
 ۳۵۹۸ حرير - أنس بن مالك
 - رأيت علياً توضع لفعل قدميه إلى الكعبين -
 ۴۵۶ أبو حية بن قيس الكوفي
 - رأيت في المنام أني أهاجر من مكة إلى
 ۳۹۲۱ أرض بهانخل - أبو موسى الأشعري
 - رأيت في يدي سوارين من ذهب - أبو هريرة
 - رأيت ليلة أسري بي على باب الجنة مكتوباً -
 ۲۴۳۱ أنس بن مالك
 - رأيت النبي ﷺ أني بدلو فمضمض منه -

١٢٨	- رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَامَ - قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ...	٦٥٩	وَأَتَى ابْنَ حَجَرٍ
	- رَأَيْتُكَ تَصْفُرُ لِحَيْتِكَ بِالْوُورِ؟ - عَبْدُ بْنُ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَهُ قَبْلَ
٣٦٢٦	جَرِيحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ	٨٨٢	يَدَيْهِ - وَأَتَى ابْنَ حَجَرٍ
٣٨٣٠	- رَبُّ! أَعْنِي وَلَا تُؤْنِ عَلَيَّ - ابْنُ عَبَّاسٍ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى
	- رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبِرْنِي وَارْزُقْنِي	٦٥٨	عَائِقَتَهُ - أَبُو هُرَيْرَةَ
٨٩٨	وَارْفَعْنِي - ابْنُ عَبَّاسٍ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجُمُرَةَ، يَوْمَ النَّحْرِ،
٣٨١٤	- رَبُّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ - ابْنُ عُمَرَ		عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءُ - قَتَادَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
	- رَبِّ صَافِّمْ لَيْسَ لَكَ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ - أَبُو	٣٠٣٥	الْعَامِرِيِّ
٦٦٩٠	هُرَيْرَةَ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى جَالِسًا عَلَى يَمِينِهِ،
٢٢٧٥	- الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ..	١٢٢٤	وَهُوَ وَجَعٌ - وَأَتَى ابْنَ حَجَرٍ
٢٢٧٤	- الرِّبَا سَبْعُونَ حَوْثًا - أَبُو هُرَيْرَةَ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ حَلَقَ الْإِبْهَامَ وَالرُّوسَى
	- رَبِّمَا اخْتَلَفْتُ يَدَيَّ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي	٩١٢	وَرَفَعَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَيْهِمَا - وَأَتَى ابْنَ حَجَرٍ
	الْوُضُوءِ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ - أُمُّ صَبِيَّةٍ خَوْلَةٌ بِنْتُ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ
٣٨٢	قَيْسِ الْجَهَنِّيَّةِ	١٤٨٢	الْجَنَازَةِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
	- رَبِّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ
١٢٧٢	رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ..	٩١١	الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ - أَبُو مَالِكٍ نَمِيرُ الْخَزَاعِيِّ
	- رَبِّمَا فَرَكَنِي مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي -		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمَنْبَرِ، وَعَلَيْهِ
٥٣٧	عَائِشَةُ	١١٠٤	عِمَامَةٌ سُودَاءُ - عَمْرُو بْنُ حَرِثٍ
٢٣٨٧	- الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهَيْبَتِهِ مَالِمَ يَشُبُّ مِنْهَا - أَبُو هُرَيْرَةَ ..		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَعَلَيْهِ
٤١١٥	- رَجُلٌ ضَعِيفٌ، مُتَضَعِّفٌ - مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ...	٣٥٨٤	عِمَامَةٌ سُودَاءُ - عَمْرُو بْنُ حَرِثٍ
	- رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ - أَبُو		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ، وَحَبَشِي
٣٩٧٨	سَعِيدِ الْخَلَرِيِّ		أَخَذَ بِخَطَامِهَا - قَيْسُ بْنُ عَائِذٍ أَبُو كَاهِلٍ
١٦٥	- رَحِمَ اللَّهُ الْأَنْصَارَ - عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمَزْنِيَّ ..	١٢٨٤	الْأَحْمَسِيِّ
	- رَحِمَ اللَّهُ حَارِسَ الْحَرَمِ - عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي
٢٧٦٩	الْجَهَنَّمِيِّ		ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مَثَلِبًا بِهِ - كَيْسَانُ بْنُ حَرِيرٍ
	- رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ	١٠٥١	الْأُمَوِيَّ
١٣٣٦	أَمْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ - أَبُو هُرَيْرَةَ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصَلِّي فَأَخَذَ شِمَالَهُ يَمِينَهُ -
	- رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعًا إِذَا بَاعَ - جَابِرُ بْنُ	٨١٠	وَأَتَى ابْنَ حَجَرٍ
٢٢٠٣	عَبْدَ اللَّهِ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاكِلَتِهِ -
٣٠٤٤	- رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلَّقِينَ - ابْنُ عُمَرَ	٢٩٤٩	عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ
	- رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقْبَةِ مِنَ الْحَبَةِ		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْتُلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ
٣٥١٧	وَالْعُقُوبِ - عَائِشَةُ	٩٣١	فِي الصَّلَاةِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو
	- رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرُعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُونَةِ -		- رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جُمُرَةِ الْعَقِيقَةِ -
٣٠٣٧	عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ	٣٠٣١	أُمُّ جَنْدَبِ الْأَزْدِيَّةِ

١٦٦٨	رخص رسول الله ﷺ للحبلى التي تخاف على نفسها - أنس بن مالك	٣٦٢٩	سئل أنس بن مالك: أخصب رسول الله ﷺ؟ - حميد الطويل
١٠٣٦	رخص رسول الله ﷺ للنساء في التصفيق، وللرجال في التمسيح - ابن عمر	٤٩٤	سئل رسول الله ﷺ عن الوضوء من لحوم الإبل - البراء بن عازب
١٦٨٨	رخص للكبير الصائم في المباشرة - ابن عباس	٣٥٨٠	سئل رسول الله ﷺ كم تحب المرأة من ذيلها؟ قال: شيوا - أم سلمة
٣٣٣٦	رؤيه فيه، ثم أعجبه - أم أيمن	١١٨٣	سئل عن الفتوت في صلاة الصبح - أنس بن مالك
٢٠٤١	رفع القلم عن ثلاثة: عن النائم حتى يستيقظ - عائشة	١٤٢١	سئل النبي ﷺ أي الصلاة أفضل؟ قال: طول الفتوت - جابر بن عبدالله
٢٩١٠	رفقت امرأة حبلى لها إلى النبي ﷺ - جابر ابن عبدالله	٥٩٢	سئل النبي ﷺ عن الحب، هل ينام أو يأكل أو يشرب؟ - جابر بن عبدالله
٨٧٣	ركعت إلى جنب أبي، فطبت فضر بذي مصعب بن سعد	٢٩٥	سئل النبي ﷺ عن الرجل يغفل عن الصلاة - أنس بن مالك
١١٤٩	رمت النبي ﷺ شهوا، فكان يقرأ في الركعتين قبل الفجر - ابن عمر	١٣٢٠	سئل النبي ﷺ عن صلاة الليل فقال: يصلي منى مشى - ابن عمر
٢٨١٥	رمتا بني إسماعيل - فإن أبناهم كان رامتا - ابن عباس	١٣٥	سأبت معكم رجلا أميئا - حذيفة بن اليمان
٢٨٩٦	الزاد والزاجلة - ابن عمر	١٩٧٩	سأبتني النبي ﷺ فسبقت - عائشة
٣٣٣٨	زار أبو هريرة قومه أبياتا يعني قرية - عطاء بن مسلم الخراساني	٢١٤٠	الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله - أبو هريرة
٢٤٠٥	الرعي غارم، والدن مفضي - أبو أمامة الباهلي	٣٤٣٤	سألت القوم آخرهم شربا - أبو قتادة
٢٤٢٨	الرمة - ثعلبة التميمي	١١٧٦	سأل ابن عمر رجلا فقال: كيف أوتر؟ قال: أوتر بواحدة - المطلب بن عبدالله
١٥٦٩	زوروا القبور، فإنها تذكركم الآخرة - أبو هريرة	٥٤٢	سأل رجل النبي ﷺ: يصلي في الثوب أأذي يأتي فيه أهله؟ - جابر بن سمرة
٣٩٥٢	زويت لي الأرض حتى رأيت مشارقها ومغاربها - قوبان مولى رسول الله ﷺ	١٢٥٢	سأل صفوان بن المعطل رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله إني سألتك عن أمر - أبو هريرة
١٣٤٢	زينا القرآن بأصواتكم - البراء بن عازب	٣١٤٧	سألت أبا أيوب الأنصاري: كيف كانت الضحايا - عطاء بن يسار
٢٠٨٢	سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم أعتقا - أبو الحسن مولى بني نوفل	٨٢٥	سألت أبا سعيد الخدري عن صلاة رسول الله ﷺ - قرعة بن يحيى البصري
٢٩٩٨	سئل ابن عمر: في أي شهر اعتمر رسول الله ﷺ - عروة بن الزبير	٢٠٢٢	سألت ابن عمر عن رجل طلق امرأته وهي حائض - يونس بن جبير

- ١٧١٠ أبو سلمة
- ١٧٠٤ - سألت عائشة عن النسخ على الخفين -
- ٥٥٢ شريح بن هانئ
- ١١٨٥ - سألت عائشة عن وتر رسول الله ﷺ -
- مسروق بن الأجدع الهمداني
- - سألت عائشة فقلت: أي أمه أخبريني عن
- ١٦١٨ مرض رسول الله ﷺ - عبيد الله بن عبد الله ...
- - سألت عائشة، قلت: يا أم المؤمنين أفيني
- ١١٩١ عن وتر رسول الله ﷺ - سعد بن هشام
- - سألت عائشة: كم كان صداق نساء النبي
- ١٨٨٦ ﷺ - أبو سلمة
- - سألت عبد الله بن عباس وعبد الله بن عمر،
- عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل - عامر
- ١٣٦١ الشعبي
- - سألت فضالة بن عبيد عن تعليق اليد في
- ٢٥٨٧ الثمن - عبد الرحمن بن محييز الجمحي ..
- - سألت في زمن عثمان بن عفان، والناس
- متوافرون، عن صلاة الضحى - عبد الله بن
- ١٣٧٩ الحارث
- - سألت النبي ﷺ فقلت: إن بيني وبين
- المسجد طريقاً قفرة - امرأة من بني
- ٥٣٣ عبدالأشهل
- - سألت عائشة، بأي شيء كان يوتر رسول الله
- ١١٧٣ ﷺ - عبدالعزيز بن جريح
- - سألت عائشة عن تطوع رسول الله ﷺ بالتهار
- فقال: إنكم لا تطيعونه - عاصم بن ضمرة
- ١١٦١ السلولي
- - سأله رجل فقال: أقرأ والإمام يقرأ؟ - أبو
- ٨٤٢ الدرداء الأنصاري
- - سأله رجل: كم أقبض على رأسي وأنا
- ٥٧٨ جنب؟ - أبو هريرة
- - سباب المثلث فسوق، وقَالَ كُفْر - ابن
- ٣٩٣٩ مسعود
- - سباب المسلم فسوق وقاله كفر - عبد الله بن
- - سألت أم سلمة عن الرجل يصبح، وهو
- جنب، يريد الصوم؟ - نافع مولى ابن عمر ..
- - سألت أن رسول الله ﷺ سجع في سفر -
- ٦١٤ عبد الله بن عبد الله بن نوفل
- - سألت أنس بن مالك عن قراءة النبي ﷺ
- ١٣٥٣ فقال - قتادة
- - سألت أنس بن مالك عن القنوت - محمد بن
- ١١٨٤ سيرين
- - سألت جابر بن عبد الله عن الشَّحْب -
- ٣٢٣٦ عبد الرحمن بن أبي عمار
- - سألت جابر بن عبد الله، وأنا أطوف بالبيت -
- ١٧٢٤ محمد بن عباد بن جعفر
- - سألت رافع بن خديج قال: كنا نكري
- ٢٤٥٨ الأرض - حنظلة بن قيس
- - سألت رسول الله ﷺ: أيما أفضل؟ الصلاة
- في بيتي أو لصلاة في المسجد؟ - عبد الله
- ١٣٧٨ ابن سعد
- - سألت رسول الله ﷺ: متى تقطع معرفة العبد
- ١٤٥٣ من الناس؟ - أبو موسى الأشعري
- - سألت رسول الله ﷺ: يوم تبدل الأرض غير
- ٤٢٧٩ الأرض - على الصراط - عائشة
- - سألت رسول الله ﷺ عن الكلب الأسود -
- ٣٢١٠ أبو ذر الغفاري
- - سألت رسول الله ﷺ عن مزاولة الحائض -
- ٦٥١ عبد الله بن سعد
- - سألت سليمان بن يسار عن التوب بصبه
- ٥٣٦ المنى - عمرو بن ميمون
- - سألت سهل بن سعد: هل رأيت النبي؟
- ٣٣٣٥ أبو حازم
- - سألت عائشة: أكان النبي ﷺ يصلي
- ١٣٨١ الضحى؟ - معاذة العدوية
- - سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل -
- ١٢٢٨ عبد الله بن شقيق العقيلي
- - سألت عائشة عن صوم النبي ﷺ؟ فقالت -

- مسعود ٦٩
- سبحانه الله رب العالمين - ربيعة بن كعب
الاسلمي ٣٨٧٩
- سبحانه الله ويحمده - ربيعة بن كعب
الاسلمي ٣٨٧٩
- سبحانه الله ويحمده، وتبارك اسمك -
أبو سعيد الخدري ٨٠٤
- سبحانه الله ويحمده، وتبارك اسمك،
وتعالى جددك، ولا إله غيرك - عائشة ٨٠٦
- سبع مواطن لا تجوز فيها الصلاة - عمر بن
الخطاب ٧٤٧
- ستر ما بين الجن وعورات بني آدم، إذا دخل
الكثيف - علي بن أبي طالب ٢٩٧
- سترت سهوة لي، تعني الداخل بستر فيه
تساوير - عائشة ٣٦٥٣
- ستمسككم الروم صلحاً أمناً - ذو مخمر
الحيشي ٤٠٨٩
- سَتْنَعُ عَلَيْكُمُ الْآفَاقُ - أنس بن مالك ٢٧٨٠
- ستكون فتن يهيج الرجل فيها مؤمناً ويمسي
كافراً - أبو أمامة الباهلي ٣٩٥٤
- سجدت مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة،
ليس فيها من المفصل شيء - أبو الدرداء
الأنصاري ١٠٥٦
- سجدنا مع رسول الله ﷺ في «إذا السماء
انشقت» و«اقرأ باسم ربك» - أبو هريرة .. ١٠٥٨
- سحر النبي ﷺ يهودي من يهود بني زريق -
عائشة ٣٥٤٥
- الشَّعْرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ - أبو هريرة ٢٨٨٢
- سقط عقد عائشة، فتخلخت لالتماسه -
عمار بن ياسر ٥٦٥
- سقي الماء - سعد بن عباد ٣٦٨٤
- سقيت النبي ﷺ من زمر، فشرب قائماً -
ابن عباس ٣٤٢٢
- سكتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ - سمرة
ابن جندب ٨٤٤
- سل ربك العفو والعافية، في الدنيا والآخرة -
أنس بن مالك ٣٨٤٨
- سل رسول الله ﷺ سحلاً ورش على قبره ماء -
أبو رافع ١٥٥١
- السلام عليكم - أبو أسيد الساعدي ٣٧١١
- السلام عليكم دار قوم مؤمنين - أبو هريرة .. ٤٣٠٦
- السلام عليكم، دار قوم مؤمنين، آتتم لنا
فرط وإنا بكم لاحقون - عائشة ١٥٤٦
- السلام عليكم ورحمة الله - عمار بن ياسر .. ٩١٦
- سلم رسول الله ﷺ في ثلاث ركعات من
العصر - عمران بن الحصين ١٢١٥
- سلوا الله علماً نافعاً، وتوعدوا بالله من علم
لا ينفع - جابر بن عبدالله ٣٨٤٣
- سَمَّ الله عز وجل - عمر بن أبي سلمة ٣٢٦٥
- سمع رسول الله ﷺ يقول إذا ركع: سبحان
ربي العظيم - حذيفة بن اليمان ٨٨٨
- سمع النبي ﷺ رجلاً يقول: اللهم إني
أسألك - أنس بن مالك ٣٨٥٨
- سمع النبي ﷺ يقرأ في الصبح «والتخل
باسقات لها طلع نضيد» - قطبة بن مالك ... ٨١٦
- سَجَعْتُ أَمَا ذَرُّ يُقْسِمُ: لزلت هذه الآية في
هؤلاء الرُّقُطِ السَّيِّئِ يَوْمَ بَنَرٍ - قيس بن عباد .. ٢٨٣٥
- سمعت رجلاً سأل زيد بن أرقم: هل شهدت
مع رسول الله ﷺ عيدين في يوم؟ - إياس بن
أبي رملة الشامي ١٣١٠
- سمعت رسول الله ﷺ إذا قال: ولا
المضالين، قال: آمين - علي بن أبي طالب .. ٨٥٤
- سمعت رسول الله ﷺ رافعاً صوته، يأمرُ
بقتل الكلاب - عبدالله بن عمر ٣٢٠٣
- سمعتُ رسول الله ﷺ يقرأ على المنبر:
«وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ» - عقبه
ابن عامر الجهني ٢٨١٣
- سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن تكاحين -

- ١٩٣٠ أبو سعيد الخدري
- ٣٠٤٧ سمعت رسول الله ﷺ يقول: **يَهْلُ مُبِلًا** - عبدالله بن عمر
- ٥١٢ سمعت عبدالله بن عمر بن الخطاب في مجلسه في المسجد - أبو غطفان الهذلي
- ٢٠٣٥ سمعت فاطمة بنت قيس تقول: إن زوجها طلقها ثلاثاً - أبو بكر بن أبي الجهم بن صخير العلوي
- ٢٧٢٢ سمعت النبي ﷺ أني بفريضة فيها جد فاعطاه ثلثاً - مغل بن يسار المزني
- ٨٣٢ سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب بالطور - جبير بن مطعم
- ٨٦٢ سمعته وهو في عشرة من أصحاب رسول الله ﷺ - محمد بن عمرو بن عطاء
- ٣١٧٤ سموا أنتم وكفوا - عائشة
- ١١٩٤ سم رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين وهما تمام غير قصر - ابن عباس وابن عمر
- ٣١٢٧ شئ أبيكم إبراهيم - زيد بن أرقم
- ٩٩٣ سوا صفوكم، فإن تسوية الصفوف من تمام الصلاة - أنس بن مالك
- ٤٠٣٦ سيأتي على الناس سنوات خداعات يصدق فيها الكاذب - أبو هريرة
- ٢٤٧ سيأتيكم أقوام يطلبون العلم - أبو سعيد الخدري
- ٨٩ سيأتيها ما قدر لها - جابر بن عبدالله
- ٢٣١٥ سيد إدامكم الجبلج - أنس بن مالك
- ٣٣٠٥ سيد طعام أهل الدنيا وأهل الجنة، اللحم - أبو الدرداء
- ٢٨٥٧ سيروا بسم الله، وفي سبيل الله - صفوان بن عثال
- ١٢٥٧ سيكون أمراء تشغلهم أشياء، يؤخرون الصلاة عن وقتها - عباد بن الصامت
- ٣٨٦٤ سيكون قوم يعتدون في الدعاء - عبدالله بن مغفل
- ٢٨٦٥ سيلي أموركم بعدي رجاء يطفئون من السنة - عبدالله بن مسعود
- ٤٠٧٦ سيوقد المسلمون من قسي يا جرج وما جرج - أنس بن سيمان
- ٢٣٠٦ الشؤم في ثلاث: في القوس، والمرأة، والدار - عبدالله بن عمر
- ١٩٩٥ الشاة من دواب الجنة - ابن عمر
- ١٩١٣ شر الطعام طعام الوليمة، يدعى لها الأغنياء ويترك الفقراء - أبو هريرة
- ١٧٦ شر قتلى قتلوا تحت أديم السماء - أبو أمامة الباهلي
- ٣١٨ شرقوا أو غربوا - أبو أيوب الأنصاري
- ٢٤٩٨ الشريك أحق بقبه ما كان - أبو رافع
- ٣٤٦٣ شفاء عرق النساء، ألية شاة أعراية - أنس ابن مالك
- ٣٤٩١ الشفاء في ثلاث - ابن عباس
- ٢٥٠٠ الشفعة كحل العقال - ابن عمر
- ٦٧٥ شكونا إلى رسول الله ﷺ حر الرضاء - خباب بن الأرت
- ٦٧٦ شكونا إلى النبي ﷺ حر الرضاء فلم يشكنا - عبدالله بن مسعود
- ٦٣ شهادة أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله، وإقام الصلاة - عمر بن الخطاب
- ١٣٠٢ شهد غياض الأشعري عيداً بالأنبار، فقال: مالي لا أراكم تخلصون - عامر الشعبي
- ١٧٤٢ شهدت العيد مع عمر بن الخطاب، فبدأ بالصلاة قبل الخطبة - أبو عبيد سعيد بن عبيد
- ٢٠٦١ شهدت للنبي ﷺ وليمة، ما فيها لحم ولا خبز - أنس بن مالك
- ٢٠٦١ شهر الله الذي تدعونه المحرم - أبو هريرة
- ٢٠٦١ الشهر تسع وعشرون - أم سلمة
- ٢٠٦١ شهر كتب الله عليكم صيامه، وسنت لكم

- ٢١١٩ حظلة - أبو سلمة بن عبد الرحمن
- ١٢٢٨ قيامه - أبو سلمة بن عبد الرحمن
- ١٢٥٦ وقاص - الشهر هكذا وهكذا - سعد بن أبي
- ١٢٥٧ شهر ا عيد لا يتقصان : رمضان وذو الحجة -
- ١٢٥٩ أبو بكره الثقفي - شهيد البحر مثل شهدي البر - أبو أمامة
- ٢٧٧٨ الباهلي - شهيد بمشي على وجه الأرض - جابر بن
- ١٢٥ عبدالله -
- ٣٧٦٧ شيطان يتبع شيطاناً - أنس بن مالك
- ٣٧٦٤ شيطان يتبع شيطاناً - عاقبة
- ٣٧٦٥ شيطان يتبع شيطاناً - أبو هريرة
- ص**
- الصائم إذا أكل عنده الطعام، صلت عليه
- ١٧٤٨ الملائكة - أم عماره
- صائم رمضان في السفر كالمنظر في الحضر -
- ١٦٦٦ عبد الرحمن بن عوف
- صارت صفة لدحية الكلبي، ثم صارت
- ١٩٥٧ لرسول الله ﷺ بعد - أنس بن مالك
- صام رسول الله ﷺ في السفر، وأفطر - ابن
- ١٦٦١ عباس
- صام نوح الدهر، إلا يوم الفطر ويوم
- ١٧١٤ الأضحى - عبدالله بن عمرو
- صبيت على النبي ﷺ الماء في السفر
- ٣٩١ والحضر - صفوان بن عسال
- صحبت سعد بن مالك من المدينة إلى مكة -
- ٢٩ السائب بن يزيد
- صدق الله ورسوله ﴿إنما أموالكم وأولادكم
- ٣٦٠٠ فتنه﴾ - بريدة بن الحصيب
- صدقة تصدق الله بها عليكم، فاقبلوا صدقة -
- ١٠٦٥ عمر بن الخطاب
- الصدقة على المسكين صدقة، وعلى ذي
- ١٨٤٤ القرابة اثنان - سلمان بن عامر الضبي
- صدقت! المسلم أخو المسلم - سُوَيْد بن
- ٢١١٩ حظلة - عبدالله بن عمرو
- صل الصلاة لوقتها، فإن أدرت الإمام
- ١٢٥٦ يصلي بهم فصل معهم - أبو ذر الغفاري
- صل معنا هذين اليومين - بريدة بن الحصيب
- ٦٦٧ الأسلمي
- الصلاة أمامك - أمامة بن زيد
- ٣٠٢١ الصلاة بإقامة - عبدالله بن عمر
- صلاة الجالس على النصف من صلاة القائم -
- ١٢٢٩ عبدالله بن عمرو
- صلاة الرجل في بيته بصلاة، وصلاته في
- مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة -
- ١٤١٣ أنس بن مالك
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاة
- ٧٩٠ الرجل وحده أربعاً وعشرين - أبي بن كعب
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلته في
- ٧٨٦ بيته - أبو هريرة
- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلته في
- بيته خصماً وعشرين درجة - أبو سعيد
- ٧٨٨ الخلزي
- صلاة الرجل في جماعة تفضل على صلاة
- الرجل وحده يسع وعشرين درجة - ابن
- ٧٨٩ عمر
- صلاة السفر ركعتان، والجمعة ركعتان،
- ١٠٦٣ والعيد ركعتان - عمر بن الخطاب
- صلاة في مسجد قباء كعمرة - أسيد بن ظهير
- ١٤١١ الأنصاري
- صلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما
- ١٤٠٦ سواه - جابر بن عبدالله
- صلاة في مسجدي هذا، أفضل من ألف
- ١٤٠٥ صلاة فيما سواه - ابن عمر
- صلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة
- ١٤٠٤ فيما سواه - أبو هريرة
- صلاة الليل مثنى مثنى - ابن عمر
- ١٣١٩ صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة - ابن

٩١٧	صلاة رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري .	١١٧٥	عمر
	- صلى رسول الله ﷺ بامرأة من أهله، وبى،		- صلاة الليل مثنى مثنى، وتشهد في كل
٩٧٥	فأقامني عن يمينه - أنس بن مالك	١٣٢٥	ركعتين - المطلب بن أبي وداعة
	- صلى رسول الله ﷺ ذات يوم، وصعد المنبر -	١٣٢٢	- صلاة الليل والنهار مثنى مثنى - ابن عمر
٤٠٧٤	فاطمة بنت قيس	١٦٢٥	- الصلاة، وما ملكت أيمانكم - أم سلمة
	- صلى رسول الله ﷺ صلاة الكسوف، فقام		- الصلاة وما ملكت أيمانكم - علي بن أبي
١٢٦٥	فأطال القيام - أسماء بنت أبي بكر	٢٦٩٨	طالب
	- صلى رسول الله ﷺ صلاة لا ندري أزاود أو		- الصُّلْحُ جائزٌ بين المسلمين - عمرو بن عوف
١٢١١	نقص - عبدالله بن مسعود	٢٣٥٣	العزني
	- صلى رسول الله ﷺ على حصير - أبو سعيد		- صلوا على أخ لكم مات بغير أرضكم -
١٠٢٩	الخدري	١٥٣٧	حذيفة بن أسيد
	- صلى رسول الله ﷺ فزاد أو نقص - عبدالله		- صلوا على أطفالكم فإنهم من أفرأطكم -
١٢٠٣	بن مسعود	١٥٠٩	أبي هريرة
	- صلى رسول الله ﷺ في خمصة لها أعلام -	٢٤٠٧	- صلوا على صاحبكم - أبو قتادة
٣٥٥٠	عائشة		- صلوا على كل ميت، وجاهدوا مع كل أمير -
	- صلى النبي ﷺ الظهر خمسا فقل له: أزيد	١٥٢٥	وائلة بن الأسقع
١٢٠٥	في الصلاة؟ - عبدالله بن مسعود		- صلوا على موتاكم بالليل والنهار - جابر بن
	- صلى النبي ﷺ العصر والشمس في حجرتي -	١٥٢٢	عبدالله
٦٨٣	عائشة	٩٣٨	- صلوا في رجالكم - ابن عباس
	- صلى النبي ﷺ بأصحابه صلاة، نظن أنها	٩٣٧	- صلوا في رجالكم - ابن عمر
٨٤٨	الصبح - أبو هريرة		- صلوا في مراض الغنم، ولا تصلوا في
	- صليت إلى جنب النبي ﷺ وهو يصلي من	٧٦٩	أعطان الإبل - عبدالله بن مغفل المزني
١٣٥٢	الليل تطوعا - أبو ليلى الأنصاري		- الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة
	- صليت ذات ليلة مع رسول الله ﷺ فلم يزل		وأداء الأمانة، كفارة لما بينها - أبو أيوب
١٤١٨	قاتما حتى - عبدالله بن مسعود	٥٩٨	الأنصاري
	- صليت مع رسول الله ﷺ المغرب والعشاء -		- صلى ابن عباس، وهو بالبصرة على بساطه -
٣٠٢٠	أبو أيوب الأنصاري	١٠٣٠	عمرو بن دينار
	- صليت مع عبدالله بن أبي أوفى الأسلمي		- صلى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي
١٥٠٣	على جنازة ابنة له - إبراهيم بن مسلم	١٢١٤	ركعتين - أبو هريرة
	الهجري		- صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الصبح ثم أقبل
	- صليت مع عبدالله بن الزبير الصبح بفلس -	٤٤	علينا بوجهه - المرياض بن مارية
٦٧١	مغيث بن سُحيم		- صلى بنا رسول الله ﷺ في الكسوف، فلا
	- صليت مع النبي ﷺ فقال رجل: الحمد لله -	١٢٦٤	نسمع له صوتا - سمرة بن جندب
٣٨٠٢	واثل بن حجر		- صلى بنا علي يوم الجمل، صلاة ذكرنا

ابن عمر ٣١٢٤
- ضمّر رسول الله ﷺ الخيل - ابن عمر ٢٨٧٧

ط

- الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر -
أبو هريرة ١٧٦٤
- الطاعم الشاكر له مثل أجر الصائم الصابر -
سان بن سنة الأسلمي ١٧٦٥
- طعام الواحد يكفي الاثنين - جابر بن عبدالله ٣٢٥٤
- طُفّت مع عبدالله بن عمرو - محمد بن عبدالله
ابن عمرو ٢٩٦٢
- الطفل يُصلى عليه - المغيرة بن شعبة ١٥٠٧
- طُفنا مع أبي عقاب في مطر - داود بن عجلان ٣١١٨
- طلاق الأمة اثنتان، وعدتها حيضتان - ابن
عمر ٢٠٧٩
- طلاق الأمة تطليقتان، وقرؤها حيضتان -
عائشة ٢٠٨٠
- طلاق السنة أن يطلقها طاهرًا من غير جماع -
عبدالله بن مسعود ٢٠٢٠
- طلب العلم فريضة على كل مسلم - أنس بن
مالك ٢٢٤
- طلحة ممن قضى نحبه - معاوية بن أبي
سفيان ١٢٧
- طلق أيتهما شئت - فيروز الدليمي ١٩٥١
- طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارًا -
عبدالله بن بسر ٣٨١٨
- طيَّب رسول الله ﷺ لإحرامه حين أحرم -
عائشة ٣٠٤٢
- الطيرة شرك - عبدالله بن مسعود ٣٥٣٨

ظ

- الظُّلُمُ مُظِلُّ الغني وإذا اتَّبَعَ أحدُكم على
مليء - أبو هريرة ٢٤٠٣
- الظُّهْر يُؤَكِّدُ إذا كان مرهونًا - أبو هريرة ٢٤٤٠

ع

- العائد في هبته كأنه لم يتركه - ابن عباس .. ٢٣٨٥

- صليت مع النبي ﷺ فلما قال: ﴿ولا
الضالين﴾ قال: آمين - وائل بن حجر ٨٥٥
- صليت مع النبي ﷺ وهو يقرأ في الفجر -
عمرو بن حريث ٨١٧
- صلينا مع رسول الله ﷺ المغرب، فرجع من
رجع، وعُقب من عُقب - عبدالله بن عمرو .. ٨٠١
- صلينا مع رسول الله ﷺ نحو بيت المقدس
ثمانية عشر شهرًا - البراء بن عازب ١٠١٠
- صم شوالًا - أسامة بن زيد ١٧٤٤
- صنع بعض عمروني للنبي ﷺ طعامًا - أنس
ابن مالك ٧٥٦
- صَنَعْتُ أُمّ سلمة للنبي ﷺ خُبْزَةً، وَصَنَعْتُ
فيها شَيْئًا - أنس بن مالك ٣٣٤٢
- صَنَعْتُ طعامًا فدعوت رسول الله ﷺ - علي
ابن أبي طالب ٣٣٥٩
- صفان من أمي ليس لهما في الإسلام
نصيب - جابر بن عبدالله ٧٣
- صفان من هذه الأمة ليس لهما في الإسلام
نصيب - ابن عباس ٦٢
- الصيام جنة من النار، كجنة أحدكم من
القتال - عثمان بن أبي العاص الثقفي ١٦٣٩
- صيام يوم عاشوراء، إني أحسب على الله أن
يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٨
- صيام يوم عرفة، إني أحسب على الله أن
يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٠
- الصيام يوم كذا وكذا، ونحن مقدّمون -
معاوية بن أبي سفيان ١٦٤٧

ض

- ضالة المسلم حرق النار - عبدالله بن الشخير ٢٥٠٢
- ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب غيره - أبو
وزين العقيلي ١٨١
- ضحى رسول الله ﷺ بكبش أقرن فحيل - أبو
سعيد الخدري ٣١٢٨
- ضحى رسول الله ﷺ والمسلمون من بعده -

٢٥٠٦	عُرِفَهَا سَنَةً - أَبِي بِنِ كَعْبٍ	- العائِدُ فِي هَيْتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْتِهِ - ابْنِ
٢٣٨٦	عمر	عمر
٢٥٠٧	عُرِفَهَا سَنَةً - فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَأَذْمَا - زَيْدُ بْنُ	- عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاشِيًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَأَنَا
٢٥٠٨	خَالِدُ الْجَنْهَنِيِّ	فِي بَنِي سُلَيْمَةَ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
٢٥٠٩	عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدُ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ	- الْعَارِيَةُ مَوَدَّةٌ وَالْمَنْحَةُ مَرْدُودَةٌ - أَبُو أَمَامَةَ
٢٥١٠	عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ - عَائِشَةُ	الْبَاهِلِيِّ
٢٥١١	عِظْمُ الْجِزَاءِ مَعَ عِظْمِ الْبِلَاءِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ	- الْعَارِيَةُ مَوَدَّةٌ وَالْمَنْحَةُ مَرْدُودَةٌ - أَنَسُ بْنُ
٢٥١٢	عَقْرَى حَقَّقَى مَا أَرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَنَا - عَائِشَةُ	مَالِكٍ
٢٥١٣	عَلَامٌ تَدْعُرُنَ أَوْلَادُكَ بِهَذَا الْعَلَاقِ؟ - أُمُّ	- الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي
٢٥١٤	فَيْسُ بِنْتُ يَمُحْصَنٍ	سَبِيلِ اللَّهِ - رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
٢٥١٥	عَلَامٌ يَقْتُلُ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ؟ - أَبُو أَمَامَةَ بْنُ	- عِبَادَةُ اللَّهِ وَضَعُ اللَّهِ الْحَرَجَ إِلَّا مَنْ اقْتَرَضَ مِنْ
٢٥١٦	سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ	عَرَضِ أَخِيهِ نَيْشًا - أَسَامَةُ بْنُ شَرِيكٍ
٢٥١٧	الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ، فَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ -	- الْعِيَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْيَمِيِّ - مَعْقِلُ بْنُ
٢٥١٨	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو	يَسَارٍ
٢٥١٩	عَلِمَنِي جَبْرِئِيلُ الْوُضُوءَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْصَحَ	- الْفُجْجُ وَالشُّجْجُ - أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ
٢٥٢٠	تَحْتَ ثَوْبِي - زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ	- الْعَجْمَاءُ جَرَحَهَا جِبَارٌ، وَالْمَعْدُنُ جِبَارٌ -
٢٥٢١	عَلِمَنِي جَدِّي، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ	عَمْرُو بْنُ عَوْفِ الْمَزْنِيِّ
٢٥٢٢	فِي قِنَاقِ الْوَتْرِ - الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ	- الْعَجْمَاءُ جَرَحَهَا جِبَارٌ وَالْمَعْدُنُ جِبَارٌ وَالْبُيُوتُ
٢٥٢٣	عَلِمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً	جِبَارٌ - أَبُو هُرَيْرَةَ
٢٥٢٤	وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً - أَبُو مَحْذُورَةَ	- الْفُجْجَةُ وَالشُّجْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ - رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو
٢٥٢٥	الْجَمْحِيِّ	الْمَزْنِيِّ
٢٥٢٦	عَلِمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ	- عِدْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الشَّعْبِ فَبَالَ - ابْنِ
٢٥٢٧	الْكُرْبِ - أَسْمَاءُ ابْنَةِ عَمَيْسٍ	عَبَّاسٍ
٢٥٢٨	عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ -	- عِدْلُ شَهَادَةِ الزُّورِ بِالْإِشْرَاقِ بِاللَّهِ - خُرَيْمُ
٢٥٢٩	ابْنِ عَمْرِو	ابْنِ قَتَادَةَ الْأَسَدِيِّ
٢٥٣٠	عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتَ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ - سَمُرَةُ بْنُ	- عَذْتُ بِعَظِيمٍ، الْحَقِّي بِأَهْلِكَ - عَائِشَةُ
٢٥٣١	جَنْدَبٍ	- عَرَضْتُ أَوْ أَعْرِضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَةِ عَلَى
٢٥٣٢	- عَلِيٍّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ - حَبِشِيُّ بْنُ جَنْدَابَةَ	رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - عَمْرُو بْنُ حَزَمٍ
٢٥٣٣	عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً	- عَرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ - ابْنِ
٢٥٣٤	إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً - أَبُو فَاطِمَةَ الْأَزْدِيِّ	عمر
٢٥٣٥	عَلَيْكَ بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدِ لِلَّهِ - أَبُو الدَّرْدَاءِ	- عَرِضْتُ عَلَى أُمِّئِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنًا وَسَيِّئًا -
٢٥٣٦	عَلَيْكُمْ بِالْأَيْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعَذِبَ أَفْوَاهًا - عُبَيْة	أَبُو ذَرٍّ الْغَفَارِيُّ
٢٥٣٧	ابْنِ عَوِيْمٍ بِسَاعِدَةِ الْأَنْصَارِيِّ	- عَرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ - عَطِيَّةُ
٢٥٣٨	عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو	الْقُرَظِيِّ
٢٥٣٩	عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِ عِنْدَ النَّوْمِ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ	

- ۱۱۴ مؤمن - علي بن أبي طالب
 ۲۲۴۴ - عهدة الرقيق ثلاثة أيام - سمرة بن جندب
 ۳۵۰۶ - العين حق - عامر بن ربيعة
 ۴۷۷ - العين وكاء الله - علي بن أبي طالب
خ
 ۲۳۳۴ - غارت أُمُّكُم - كُلُّوا - أنس بن مالك
 - الغازي في سبيل الله والحاج والمغتور - ابن
 ۲۸۹۳ عمر
 ۱۷۴۹ - الغداء يا بلال - بريدة بن الحصيص الأسلمي
 - غُدوة أو رَوْحَةٌ في سبيل الله خيرٌ من الدنيا
 ۲۷۵۵ وما فيها - أبو هريرة
 - غُدوة أو رَوْحَةٌ في سبيل الله، خيرٌ من الدنيا
 ۲۷۵۶ وما فيها - سهل بن سعد الساعدي
 - غَدُونَا مع رسول الله ﷺ في هذا اليوم - أنس
 ۳۰۰۸ ابن مالك
 - غزوة في البحر مثل عشر غزوات - أبو
 ۲۷۷۷ الدرداء
 - غزوتٌ مع رسول الله ﷺ - أُم عطية
 ۲۸۵۶ الأنصارية
 - غزوت مع مولاي، يوم خيبر وأنا مملوك -
 ۲۸۵۵ عمير مولى أبي اللحم
 - غزونا مع أبي بكر، هوازن - سلمة بن
 ۲۸۴۰ الأكوع
 - غزونا مع رسول الله ﷺ غزوة خيبر - سلمة
 ۳۱۹۵ ابن الأكوع
 - غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم -
 ۱۰۸۹ أبو سعيد الخدري
 - غَطُّوا الإناء، وأَوْكُوا السَّقاء - جابر بن
 ۳۴۱۰ عبدالله
 - غير الدُّجَالِ أخروني عليكم - النّوَّاس بن
 ۴۰۷۵ سمعان الكلبي
ف
 - فارَّجِعْ إليهما، فأصْجِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا -
 ۲۷۸۲ عبدالله بن عمرو
 ۳۴۴۶ - عليكم بالبغيض النافع، التلبينة - عائشة
 ۳۴۵۷ - عليكم بالسَّنا والسَّنُوت - أبو أبي بن أم حرام
 - عليكم بالشفاعين: العسل والقرآن - عبدالله
 ۳۴۵۲ ابن مسعود
 - عليكم بالصدق، فإنَّه مع البر - أبو بكر
 ۳۸۴۹ الصديق
 ۳۴۶۸ - عليكم بالعود الهندي - أم قيس بنت محصن
 - عليكم بتقوى الله، والسمع والطاعة -
 ۴۲ العرياض بن سارية
 - عليكم بهذا العلم قبل أن يُقبض - أبو أمامة
 ۲۲۸ الباهلي
 ۳۴۴۸ - عليكم بهذه الحبة السوداء - عبدالله بن عمر
 - عمار، ما عرض عليه أمران إلا اختار
 ۱۴۸ الأرشد منهما - عائشة
 - العُمُرَةُ إلى العُمُرَةِ كَفَّارَةٌ ما بينهما، والحج
 ۲۸۸۸ المبرور - أبو هريرة
 ۲۹۹۴ - عُمُرَةُ في رمضان تعدل حجة - ابن عباس ...
 ۲۹۹۳ - عُمُرَةُ في رمضان تعدلُ حَجَّةَ أبو معقل
 - عُمُرَةُ في رمضان تعدلُ حَجَّةَ - جابر بن
 ۲۹۹۵ عبدالله
 - عُمُرَةُ في رمضان تعدلُ حَجَّةَ - هرم بن
 ۲۹۹۲ خنيس
 - عُمُرَةُ في رمضان تعدل حَجَّةَ - وهب بن
 ۲۹۹۱ خنيس
 - العمرى جائزَةٌ لمن أُغْمِرَها - جابر بن
 ۲۳۸۳ عبدالله
 ۳۱۶۲ - عن الغلام شاتان مكافئتان - أُم كُرَيز
 - عن النبي ﷺ أنه قضى في السن خمسًا من
 ۲۶۵۱ الإبل - ابن عباس
 - عند اتخاذ الأغنياء الدجاج، يأذن الله بهلاك
 ۲۳۰۷ القرى - أبو هريرة
 - العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة، فمن تركها
 ۱۰۷۹ فقد كفر - بريدة بن الحصيص الأسلمي
 - عهد إلي النبي الأمي ﷺ أنه لا يحجني إلا

- ۲۹۰۰ - فَأَرْجِعْ مَعَهَا - ابن عباس
 - فارجع من أزورات، غير مأجورات - علي
 ۱۵۷۸ - ابن أبي طالب
 - فاستمتعوا من هذه النساء - سيرة بن معبد
 ۱۹۶۲ - الجهني
 - فافعلي إن شئت - الفريضة بنت مالك ۲۰۳۱
 - فاقدروا له قدره - النراس بن سميان
 ۴۰۷۵ - الكلابي
 - فَإِنَّ أَهْلَهَا يَكُونُ عَلَيْهَا وَإِنَّمَا تَعَذِّبُ فِي قَبْرِهَا -
 ۱۵۹۵ - عائشة
 - فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ - عائشة ۳۷۳۹
 - فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا قَسَمْتُ مَقَامِي هَذَا - فاطمة بنت
 ۴۰۷۴ - قيس
 - فَنَزَّ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدَهُ وَجَارَهُ - حذيفة
 ۳۹۵۵ - ابن اليمان
 - فَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمِّي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ
 ۱۳۹۹ - بذلك حتى أتني على موسى - أنس بن مالك
 - فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً
 ۱۸۲۷ - للصائم من اللغو والرفث - ابن عباس
 - فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ
 ۱۸۲۶ - شعير - ابن عمر
 - فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِّ وَصَلَاةَ
 السفر، فكَتَنَّا نَصْلِي فِي الْحَضَرِّ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا -
 ۱۰۷۲ - ابن عباس
 - فَصَلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، الدَّفْ وَرَفْعُ
 ۱۸۹۶ - الصوت في النكاح - محمد بن حاطب
 - فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ - سلمة بن صخر
 ۲۰۶۲ - البياضي
 - الْفَضَّةُ بِالْفَضَّةِ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالشَّعِيرُ
 ۲۲۵۵ - بالشعير - أبو هريرة
 - فَضَّلَ الْجَمَاعَةَ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ
 ۷۸۷ - خمس وعشرون جزءًا - أبو هريرة
 - فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْتُ الثَّرِيدَ - أنس
 ۳۲۸۱ - ابن مالك
 - الْفِطْرُ يَوْمَ تَمْطُرُونَ، وَالْأَصْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ -
 ۱۶۶۰ أبو هريرة
 - الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ - أبو
 ۳۹۲ هريرة
 - فَعَلَّ بِي هَوْلًا، وَفَعَلُوا - أنس بن مالك ۴۰۲۸
 - فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةً: أَيِّ عَمٍّ! إِنِّي خَارِجٌ إِلَى
 الشَّامِ، وَإِنِّي أَسْأَلُ عَنْ تَأْذِينِكَ - عبدالله بن
 ۷۰۸ محبيري
 - فَتَبَّهِ وَاحِدٌ أَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ -
 ۲۲۲ ابن عباس
 - فَكُلْ بِبَيْتِكَ نَحْلَتُ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتُ الثُّعْمَانَ؟ -
 ۲۳۷۵ الثعمان بن بشير
 - فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ - عمران بن الحصين ۲۹۳۰
 - فَلَمَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ شُعْرَفَيْنِ؟ - وحشي بن حرب ۳۲۸۶
 - فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمَّكَ - عائشة ۱۹۴۹
 - فَمَا سَمِعْتَ إِنْسَانًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ -
 ۸۳۵ البراء بن عازب
 - فَمَا لِي أَرَى جِسْمَكَ نَاحِلًا؟ - أبو مجبة
 ۱۷۴۱ الباهلي عن أبيه
 - فَمَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ - عطية القرظي ۲۵۴۲
 - فَهَلَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ - صفوان بن أمية ۲۵۹۵
 - الْفَوَيْسِقَةُ - عائشة ۳۲۳۰
 - فِي أَحَدِ جَنَاحِي الذُّبَابِ مَسْمٌ - أبو سعيد الخدري ۳۵۰۴
 - فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً، إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً -
 ۱۸۰۷، ۱۸۰۸ عبدالله بن عمر
 - فِي الْاِسْتِجَاءِ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ -
 ۳۱۵ خزيمة بن ثابت
 - فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ، تَبِيعَ أَوْ نَيْعَةً - عبدالله
 ۱۸۰۴ ابن مسعود
 - فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ - ابن عباس ۲۰۷۳
 - فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةً، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ -
 ۱۷۹۸ عبدالله بن عمر
 - فِي دِيَةِ الْخَطَا عَشْرُونَ حَقَّةً وَعَشْرُونَ جَذْعَةً -
 ۲۶۳۱ عبدالله بن مسعود

- في الركاز الخمس - أبو هريرة ٢٥٠٩
- في طلاق السنة : بطلانها عند كل طهر تطليقة -
- عبدالله بن مسعود ٢٠٢١
- في قوله تعالى ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ - حِجَابٍ لِّبِالنِّسَاءِ﴾ ٤١٢٧
- في كل ركعتين تسليمه - أبو سعيد الخدري ١٣٢٤
- في كل سهو سجدة ثان ، بعدما يسلم - ثوبان
- مولي رسول الله ﷺ ١٢١٩
- في المواضع خمس خمس من الإبل -
- عبدالله بن عمرو ٢٦٥٥
- في نفسك شيء من أمر الجاهلية؟ - ابن عباس ٢١٣٠
- في يوم الجمعة ساعة من النهار ، لا يسأل الله فيها العبد شيئاً إلا أعطاه سؤله - عمرو بن عوف المزني ١١٣٨
- فيأتي القوم فيدعوهم فيستحيون - النواس ابن سميان الكلابي ٤٠٧٥
- فيما استطعتم وأطقتن - أمية بنت ربيعة ٢٨٧٤
- فيما سقت السماء والأنهار والعيون ، أو كان بعلاً - عبدالله بن عمر ١٨١٧
- فيما سقت السماء والعيون ، العشر - أبو هريرة ١٨١٦
- فيما نزلت ، معشر الأنصار : ﴿وَلَا تَتَابَعُوا بِالْأَنْفُسِ﴾ - أبو جبريرة بن الضحاك ٣٧٤١
- فيه الوضوء ، وفي المعنى الغسل - علي بن أبي طالب ٥٠٤
- فيهم رجل مخدج اليد - علي بن أبي طالب ١٦٧
- ق
- القاتل لا يبرئ - أبو هريرة ٢٦٤٥
- القاتل لا يبرئ - أبو هريرة ٢٧٣٥
- قاربوا وسددوا فإنه ليس أحد منكم ينجي عمله - أبو هريرة ٤٢٠١
- قال أبو بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ لعمر : انطلق بنا إلى أم أيمن نزورها - أنس بن مالك ١٦٣٥
- قال الله عز وجل ﴿وَيُنْفَخُ فِي الصُّورِ﴾ - فأكون أول من رفع رأسه - أبو هريرة ٤٢٧٤
- قال الله عز وجل : افتخرت علي أمك خمس صلوات - أبو قتادة بن ربعي ١٤٠٣
- قال الله عز وجل : أنا أغنى الشركاء عن الشرك - أبو هريرة ٤٢٠٢
- قال الله عز وجل : أنا أهل أن أتقى ، فلا يجعل معي إله آخر - أنس بن مالك ٤٢٩٩
- قال الله عز وجل : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ - أبو هريرة ٣٧٨٤
- قال رسول الله ﷺ لرجل : ما تقول في الصلاة؟ - أبو هريرة ٩١٠
- قال لنا رسول الله ﷺ : انطلقوا ، فانطلقنا إلى بيت عائشة - قيس بن طخفة ٧٥٢
- قال له بعض المشركين ، وهم يستهزئون به : إني أرى صاحبكم يعلمكم كل شيء ، حتى الخراءة - سلمان الفارسي ٣١٦
- قال لي رسول الله ﷺ : لا تقع بين السجدة - علي بن أبي طالب ٨٩٤
- قال لي النبي ﷺ : اقرأ علي ، فقرأت عليه - عبدالله بن مسعود ٤١٩٤
- قالت أم سليمان بن داود لسليمان : يا بني لا تكثر النوم - جابر بن عبدالله ١٣٣٢
- قالت عائشة : اعتكفت مع رسول الله ﷺ امرأة من نسائه - عكرمة ١٧٨٠
- قالت عائشة : تبارك الذي وسع سمعه كل شيء - عروة بن الزبير ٢٠٦٣
- قالت فاطمة بنت قيس : يا رسول الله إني أخاف أن يفتح علي - عروة بن الزبير ٢٠٣٣
- قالت قريش : نحن قواطن البيت - عائشة ... ٣٠١٨
- قالت لي عائشة : يا عروة! كان أبوك من الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما أصابهم القرح - عروة بن الزبير ١٢٤
- قالت لي فاطمة : يا أنس كيف مسخت

- أضكم أن تحنوا التراب على رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ١٦٣٠
- قام رسول الله ﷺ لجنازة، فقما - علي بن أبي طالب ١٥٤٤
- قام فينا رسول الله ﷺ ذات يوم، فوعظنا موعظة بليغة وجلت منها القلوب -
- العرياض بن سارية ٤٢
- قام النبي ﷺ بآية حتى أصبح يرددها - أبو ذر الغفاري ١٣٥٠
- قيل رسول الله ﷺ عثمان بن مظعون وهو ميت - عائشة ١٤٥٦
- قبلنا يد النبي ﷺ - ابن عمر ٣٧٠٤
- قتل رجلٌ عبْدَه عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فجلده رسول الله ﷺ - علي بن أبي طالب وعبدالله بن عمرو ٢٦٦٤
- قتلوه فتنهم الله - ابن عباس ٥٧٢
- قتيل الخطأ شبه العمد، قتل السوط والعصا - عبدالله بن عمرو ٢٦٢٧
- قد أردت أن أنهى عن الغيال، فإذا فارس والروم يغفلون - جدامة بنت وهب الأسدي ٢٠١١
- قد أظفرا - ميمونة مولاة النبي ﷺ ١٦٨٦
- قد أفلح من عُدي إلى الإسلام ورزق الكفاف - عبدالله بن عمرو بن العاص ٤١٢٨
- قد تركتكم على اليضاء، ليلها كنهارها - العرياض بن سارية ٤٣
- قد قضيت الصلاة، فمَن أحب أن يجلس للمخطئة فليجلس - عبدالله بن السائب ١٢٩٠
- قد كانت إحداكن ترمي بالبحرة عند رأس الحول - أم سلمة وأم حبيبة ٢٠٨٤
- قد كنا عند النبي ﷺ ونحن نخضب - عائشة ٦٥٦
- قدم النبي ﷺ مكة صبح رابعة مضت من شهر ذي الحجة - جابر بن عبدالله ١٠٧٤
- قدمت على رسول الله ﷺ وليس اسمي عبدالله بن سلام - عبدالله بن سلام ٣٧٣٤
- قُدِّت المدينة، فجلستُ إلى شبيخة في مسجد النبي ﷺ - خروشة بن الحر ٣٩٢٠
- قُدِّت المدينة فرأيتُ النبي ﷺ قائمًا على المنبر - الحارث بن حسان ٢٨١٦
- قدمنا على رسول الله ﷺ في وفد ثقيف، فنزلوا الأحلاف على المغيرة بن شعبة -
- أوس بن حذيفة ١٣٤٥
- قرأ رسول الله ﷺ في صلاة الصبح بالمؤمنين - عبدالله بن السائب ٨٢٠
- قرني، ثم الذين يلونهم - عبدالله بن مسعود ٢٣٦٢
- القضاة ثلاثة - بريدة بن الحصيب ٢٣١٥
- قضى رسول الله ﷺ أن أعيان بني الأم يتوارثون - علي بن أبي طالب ٢٧٣٩
- قضى رسول الله ﷺ أن المعدن حيارٌ - عبادة ابن الصامت ٢٦٧٥
- قضى رسول الله ﷺ أن يُثقل المرأة عصيها - عبدالله بن عمرو ٢٦٤٧
- قضى رسول الله ﷺ بالدية على العاقلة - المغيرة بن شعبة ٢٦٣٣
- قضى رسول الله ﷺ بالذَّيْن قتل الرصبة - علي بن أبي طالب ٢٧١٥
- قضى رسول الله ﷺ بالشاهد واليمين - ابن عباس ٢٣٧٠
- قضى رسول الله ﷺ بثمر النخل لِمَن أبرها - عبادة بن الصامت ٢٢١٣
- قضى رسول الله ﷺ في جد، كان فينا، بالسُّدُس - معقل بن يسار المزني ٢٧٢٣
- قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة: عبد أو أمة - أبو هريرة ٢٦٣٩
- قضى رسول الله ﷺ في سيل مهزور - ثعلبة ابن أبي مالك ٢٤٨١
- القُطُلي حصي - ابن عباس ٣٠٢٩
- قطع النبي ﷺ في محن - ابن عمر ٢٥٨٤
- قعد رسول الله ﷺ ببنى، يوم النحر - جابر

٢٠٢٤	عامر الشعبي.....	٣٠٥٢	ابن عبدالله.....
	- قلت للنبي ﷺ: إني كبير، ضري، شامع		- قل: أَللّٰهُمَّ! اغفر لي وارحمني وعافني
٧٩٢	الدار - عبدالله بن أم مكتوم.....	٣٨٤٥	وارزقني - طارق بن أشيم.....
	- قلت لها: حديثني حديثك، قالت: اختلعت		- قل: أَللّٰهُمَّ! إني ظلمت نفسي ظلمًا كثيرًا -
٢٠٥٨	من زوجي - الربيع بنت معوذ بن عفراء.....	٣٨٣٥	أبو بكر الصديق.....
	- قلت، ورسول الله ﷺ جالس: إنا لنجد في		- قل: ربي الله، ثم استقم - سفيان بن عبدالله
	كتاب الله: في يوم الجمعة ساعة - عبدالله	٣٩٧٢	الثقفي.....
١١٣٩	ابن سلام.....	٢٠٩٧	- قل: لا إله إلا الله وحده - سعد بن أبي وقاص
	- قلت: يا رسول الله! أخبرني عن الوضوء		- ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ تَعْدِيلُ ثُلُثِ الْقُرْآنِ -
٤٠٧	قال: أسبغ الوضوء - لقيط بن صبرة.....	٣٧٨٧	أبو هريرة.....
	- قلت: يا رسول الله! أي مسجد وضع أول؟	٤٢٣٣	- قال: الشيخ شاذي في حب اثنين - أبو هريرة
٧٥٣	قال: المسجد الحرام - أبو ذر الغفاري.....		- قُلْتُ الْإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ابن
	- قلت: يا رسول الله! لو اتخذت من مقام	٣١٣٤	عباس.....
١٠٠٩	إبراهيم صلى - عمر بن الخطاب.....		- قلت لأبي: يا أبت إنك قد صليت خلف
	- قلت يا رسول الله أرض ليس فيها لأحد قسَمٌ -		رسول الله ﷺ وأبي بكر وعمر وعثمان وعلي
٢٤٩٦	شريد بن سويد الثقفي.....	١٢٤١	ههنا بالكوفة - أبو مالك الأشجعي.....
	- فلما رأيت رسول الله ﷺ يغطرو يوم الجمعة -		- قلت لأرمقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة قال
١٧٢٥	عبدالله بن مسعود.....	١٣٦٢	فوسدت عنته - زيد بن خالد الجهني.....
	- قلنا لزيد بن أرقم: حدثنا عن رسول الله ﷺ -		- قلت لأنظرون إلى رسول الله ﷺ كيف يصلي -
٢٥	عبدالرحمن بن أبي ليلى.....	٨٦٧	وانل بن حجر.....
	- قلنا يا رسول الله! ألا ننبئ لك بمنى بيتًا		- قلت لخباب: بأي شيء كنتم تعرفون قراءة
٣٠٠٧	يظلك؟ - عائشة.....		رسول الله ﷺ في الظهر والعصر؟ - أبو
	- قلنا يا رسول الله ﷺ هذا السلام عليك قد	٨٢٦	معمر عبدالله بن سخيرة الأزدي.....
٩٠٣	عرفناه - أبو سعيد الخدري.....		- قُلْتُ لعائشة: أخبريني عن خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ
	- ثم أو أقمَد فإنها نومة جهنميَّة - أبو أمامة	٢٣٣٣	ﷺ - عائشة زوج النبي ﷺ.....
٣٧٢٥	الباهلي.....		- قلت لعائشة: أي أصحابه كان أحب إليه؟ -
٣٤٥٨	- ثم فصل، فإن في الصلاة شفاء - أبو هريرة.....	١٠٢	عبدالله بن شقيق.....
٣٦٦٠	- الفسطاط اثنا عشر ألف أوقية - أبو هريرة.....		- قلت لعائشة: ما أرى علي جناحًا أن لا
	- قولوا: أَللّٰهُمَّ صل على محمد عبدك	٢٩٨٦	أطوف بين الصفا والمروة - عروة بن الزبير.....
٩٠٣	ورسولك - أبو سعيد الخدري.....		- قلت لعبد الله بن أبي أوفى: أوصى رسول
	- قولوا: أَللّٰهُمَّ صل على محمد وعلى آل	٢٦٩٦	الله ﷺ بشي؟ - طلحة بن مصرف.....
٩٠٤	محمد - كعب بن عجرة.....		- قلت لعبد الله بن أبي أوفى: رأيت إبراهيم بن
١٥٤٣	- قوموا، فإن للموت فرغًا - أبو هريرة.....	١٥١٠	رسول الله ﷺ؟ - إسماعيل بن أبي خالد.....
	- قيل لابن عمر: إنا ندخلُ على أمرائنا فنقول		- قلت لغاطمة بنت قيس: حديثني عن طلاقك -

- القول. فإذا خرجنا قلنا غيره - أبو الشعثاء .. ٣٩٧٥
- قيل: يا رسول الله! كيف تعرف من لم تر من
أمتك؟ - عبدالله بن مسعود ٢٨٤
- ك**
- الكافر يأكل في سبعة أمعاء - ابن عمر ٣٢٥٧
- كان ابن عمر إذا سمع من رسول الله ﷺ
حديثاً - أبو جعفر ٤
- كان أحب ما استتر به النبي ﷺ لحاجته هدف
أوحاش نخل - عبدالله بن جعفر ٣٤٠
- كان أخذنا إذا استغنى عن أرزقه أعطاها
بالثلث - رافع بن خديج ٢٤٦٠
- كان آخر ما عهد إلى النبي ﷺ أن لا اتخذ
مؤذناً يأخذ على الأذان أجراً - عثمان بن
أبي العاص ٧١٤
- كان إذا دخل يبدأ بالسواك - عائشة ٢٩٠
- كان الله مع الدائن حتى يقضي دينه - عبدالله
ابن جعفر ٢٤٠٩
- كان أنس بن مالك إذا حدث عن رسول الله
ﷺ حديثاً - محمد بن سيرين ٢٤
- كان أهل بيت من الأنصار، يقال لهم آل
عمرو بن حزم، يرقون - جابر بن عبدالله ٣٥١٥
- كان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم - ابن
عباس ٣٦٣٢
- كان أول من أظهر إسلامه سبعة - عبدالله بن
مسعود ١٥٠
- كان بلال لا يؤخر الأذان عن الوقت - جابر
ابن سمرة ٧١٣
- كان بي الناصور، فسألت النبي ﷺ عن
الصلاة - عمران بن حصين ١٢٢٣
- كان جدي أرس، أحياناً يصلي فيشير إلي
وهو في الصلاة - ابن أبي أوس ١٠٣٧
- كان جعفر بن أبي طالب يحب المساكين -
أبو هريرة ٤١٢٥
- كان حذيفة إذا مات له الميت قال: لا تؤذونا
- به أحداً - بلال بن يحيى ١٤٧٦
- كان الرجال والنساء يتوضأون على عهد
رسول الله ﷺ من إنا واحد - ابن عمر ٣٨١
- كان الرجل إذا وقع على امرأته وهي حائض
- ابن عباس ٦٥٠
- كان رجل من الأنصار بينه أقصى بيت
بالمدينة - أبي بن كعب ٧٨٣
- كان الرجل يثورت أهله قوتاً - ابن عباس ٢١١٣
- كان رسول الله ﷺ إذا أتبع جنازة، لم يقعد
حتى - عبادة بن الصامت ١٥٤٥
- كان رسول الله ﷺ إذا أتى المريض فدعا له،
قال: - عائشة ٣٥٢٠
- كان رسول الله ﷺ إذا أخذ أهله الوغك -
عائشة ٣٤٤٥
- كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يأكل وهو
جنب، توضأ - عائشة ٥٩١
- كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن ينام وهو جنب
توضأ وضوءه للصلاة - عائشة ٥٨٤
- كان رسول الله ﷺ إذا توضأ خلل لحيته -
أنس بن مالك ٤٣١
- كان رسول الله ﷺ إذا توضأ عرك عارضيه
بعض العرك - ابن عمر ٤٣٢
- كان رسول الله ﷺ، إذا خرج من الغائط،
قال: غفرانك - عائشة ٣٠٠
- كان رسول الله ﷺ إذا خرج من هذه المدينة
لم يزد على ركعتين - ابن عمر ١٠٦٧
- كان رسول الله ﷺ إذا دخل الخلاء قال:
أعوذ بالله من الخيث والخبائث - أنس بن
مالك ٢٩٨
- كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد يقول:
بسم الله والسلام على رسول الله - فاطمة
بنت رسول الله ﷺ ٧٧١
- كان رسول الله ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع
لم يسجد حتى يستوي قائماً - عائشة ٨٩٣

- كان رسول الله ﷺ إذا ركع لم يشخص رأسه
ولم يصوبه - عائشة ٨٦٩
- كان رسول الله ﷺ إذا رمى جمرة العقبة،
مضى ولم يقف - ابن عباس ٣٠٣٣
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم قام النساء حين
يقضي تسليمه - أم سلمة ٩٣٢
- كان رسول الله ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر
اضطجع - أبو هريرة ١١٩٩
- كان رسول الله ﷺ إذا فاتته الأربع قبل
الظهر، صلاها بعد الركعتين بعد الظهر -
عائشة ١١٥٨
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة استقبل
القبلة، ورفع يديه - أبو حميد الساعدي ٨٠٣
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة كبر،
ثم رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه - أبو
حميد الساعدي ١٠٦١
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل للتهجد -
ابن عباس ١٣٥٥
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل يتعبد
بشخص فاه بالسواك - حذيفة بن اليمان ٢٨٦
- كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر تلقى بنا -
عبدالله بن جعفر ٣٧٧٣
- كان رسول الله ﷺ أشد حياء من عذراء في
خدرها - أبو سعيد الخدري ٤١٨٠
- كان رسول الله ﷺ قد هم بالبرق وأمر
بالناقوس فتحت - عبدالله بن زيد الأنصاري ٧٠٦
- كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل من
الجنابة - عائشة ٥٧٩
- كان رسول الله ﷺ لا يصلي قبل العيد شيئاً -
أبو سعيد الخدري ١٢٩٣
- كان رسول الله ﷺ لا يكل طهوره إلى أحد
ولا صدقته التي يتصدق بها - ابن عباس ٣٦٢
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان
يمشون أمام الجنائز - أنس بن مالك ١٤٨٣
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يفتتحون
القراءة - أنس بن مالك ٨١٣
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان
يتزولون بالأطح - ابن عمر ٣٠٦٩
- كان رسول الله ﷺ وأزواجه يتسللون من إناء
واحد - جابر بن عبدالله ٣٧٩
- كان رسول الله ﷺ وقت للنساء أربعين يوماً -
أنس بن مالك ٦٤٩
- كان رسول الله ﷺ يأتي الخلاء فيقضي
الحاجة، ثم يخرج - علي بن أبي طالب ٥٩٤
- كان رسول الله ﷺ يأكل الرطب بالبطيخ -
سهل بن سعد ٣٣٢٦
- كان رسول الله ﷺ يأكل طعاماً في سء نفر
من أصحابه - عائشة ٣٢٦٤
- كان رسول الله ﷺ يأمر بالصدقة - أبو
مسعود البصري ٤١٥٥
- كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن لا نتزع خفافنا
ثلاثة أيام - صفوان بن عسال ٤٧٨
- كان رسول الله ﷺ يبيت الليالي المتتابعة
طوايا - ابن عباس ٣٣٤٧
- كان رسول الله ﷺ يتعرد من عين الجان -
أبو سعيد الخدري ٣٥١١
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالماء - سفيانة
مولي رسول الله ﷺ ٢٦٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالماء - عائشة ٢٦٨
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ ثلاثاً ثلاثاً - أبو
مالك الأشعري ٤١٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة - أنس
ابن مالك ٥٠٩
- كان رسول الله ﷺ يجنب ثم ينام ولا يمس
ماء - عائشة ٥٨١
- كان رسول الله ﷺ يُحِبُّ دعوة المملوك -
أنس بن مالك ٢٢٩٦
- كان رسول الله ﷺ يحب أن يليه المهاجرون

۹۷۷	والانصار، لياخذوا عنه - أنس بن مالك ...	- كان رسول الله ﷺ يصلي ركعتين قبل الفجر - عائشة ۱۱۵۰
۳۳۲۳	- كان رسول الله ﷺ يُحبّ الحلواء والعسل - عائشة	- كان رسول الله ﷺ يصلي على الخمرة - ميمونة بنت الحارث زوج النبي ﷺ ۱۰۲۸
۱۲۹۵	- كان رسول الله ﷺ يخرج إلى العيد ماشيًا، ويرجع ماشيًا - ابن عمر	- كان رسول الله ﷺ يصلي في السفر ركعتين، لا يزيد عليهما - عبدالله بن عمر ۱۱۹۳
۱۲۸۸	- كان رسول الله ﷺ يخرج يوم العيد، فيصلي بالناس ركعتين - أبو سعيد الخدري	- كان رسول الله ﷺ يصلي المغرب، فجت فقامت عن يساره، فأقامني عن يمينه - جابر ابن عبدالله ۹۷۴
۱۱۰۵	- كان يقعد قعدة، ثم يقوم - جابر بن سمرة ...	- كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل مثنى مثنى - ابن عمر ۱۳۱۸
۱۷۷۸	- كان رسول الله ﷺ يرفع يديه مع كل تكبيرة، في الصلاة المكتوبة - عمير بن قتادة	- كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل مثنى مثنى - ويوتر بركة - ابن عمر ۱۱۷۴
۸۶۱	- كان رسول الله ﷺ يركع فيضع يديه على ركبتيه، ويجافي بعضديه - عائشة	- كان رسول الله ﷺ يصلي وأنا إلى جنبه - عائشة ۶۵۲
۸۷۴	- كان رسول الله ﷺ يستحب أن يؤخر العشاء - أبو هريرة الأسلمي	- كان رسول الله ﷺ يصوم ثلاثة أيام من كل شهر - عائشة ۱۷۰۹
۷۰۱	- كان رسول الله ﷺ يسلم في كل ثنتين، ويوتر بواحدة - عائشة	- كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول: لا يفطر - ابن عباس ۱۷۱۱
۱۱۷۷	- كان رسول الله ﷺ يموي الصف حتى يجعله مثل المرح أو القدح - التعمان بن بشير	- كان رسول الله ﷺ يصوم عاشوراء - عائشة ۱۷۳۳
۹۹۴	- كان رسول الله ﷺ يصل شعبان برمضان - أم سلمة	- كان رسول الله ﷺ يضرب في الخمر بالثعلب والعجيد - أنس بن مالك ۲۵۷۰
۱۶۴۸	- كان رسول الله ﷺ يصلي إلى جذع إذ كان المسجد عربيًا - أبي بن كعب	- كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة، كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله .. ۱۳۸۳
۱۴۱۴	- كان رسول الله ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس	- كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله ۹۰۲
۲۸۸	- كان رسول الله ﷺ يصلي بنا الظهر، نسمع منه الآية بعد الآيات - البراء بن عازب	- كان رسول الله ﷺ يعلمهم إذا خرجوا إلى المقابر - بريدة بن الحصيب الأسلمي ۱۵۴۷
۸۳۰	- كان رسول الله ﷺ يصلي بنا، فيطبل في الركعة الأولى من الظهر ويقصر في الثانية - أبو قتادة الأنصاري	- كان رسول الله ﷺ يعود المريض ويشيع الجنازة - أنس بن مالك ۴۱۷۸
۸۱۹	- كان رسول الله ﷺ يصلي الركعتين قبل الغداة، كأن الأذان بأذنيه - ابن عمر	- كان رسول الله ﷺ يغتسل يوم الفطر ويوم الأضحي - ابن عباس ۱۳۱۵

- كان رسول الله ﷺ يفتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - عائشة ٨١٢
- كان رسول الله ﷺ يقرأ وهو صائم - عائشة . ١٦٨٤
- كان رسول الله ﷺ يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة: ﴿آلم تنزيل﴾ - ابن عباس ٨٢١
- كان رسول الله ﷺ يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة: ﴿آلم تنزيل﴾ و﴿هل أتى على الإنسان﴾ - سعد بن أبي وقاص ٨٢٢
- كان رسول الله ﷺ يقرأ بنا في الركعتين الأولىين من صلاة الظهر، ويسمعنا الآية أحياناً - أبو قتادة الأنصاري ٨٢٩
- كان رسول الله ﷺ يقوم إلى أصل شجرة - جابر بن عبد الله ١٤١٧
- كان رسول الله ﷺ يكثر أن يقول في ركوعه وسجوده: سبحانك اللهم - عائشة ٨٨٩
- كان رسول الله ﷺ يلبس قميصاً قصير اليدين والخطوب - ابن عباس ٣٥٧٧
- كان رسول الله ﷺ يسمح متاكباً في الصلاة ويقول: لا تختلنوا، فتختلف قلوبكم - عتبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ٩٧٦
- كان رسول الله ﷺ ينام أول الليل، ويحيى آخره - عائشة ١٣٦٥
- كان رسول الله ﷺ ينام حتى ينفخ - عائشة .. ٤٧٤
- كان رسول الله ﷺ ينهاها عنه - عمر بن الخطاب ٢٨٢٠
- كان رسول الله ﷺ ينهى عن ركوب الثمور - معاوية بن أبي سفيان ٣٦٥٦
- كان رسول الله ﷺ يهدي من المدينة - عائشة ٣٠٩٤
- كان رسول الله ﷺ يوتر بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - أبي بن كعب ١١٧١
- كان رسول الله ﷺ يوتر يسبح أو يخمس، لا يفصل بينهما بتسليم ولا كلام - أم سلمة ١١٩٢
- كان رسول الله ﷺ يوتر بواحدة - عائشة ١١٩٦
- كان رسول الله ﷺ يوجز ويثم الصلاة - أنس ٩٨٥
- كان زكريا نجاراً - أبو هريرة ٢١٥٠
- كان زيد بن أرقم يكبر على جنازتنا أربعاً - عبد الرحمن بن أبي ليلى ١٥٠٥
- كان شعر رسول الله ﷺ شعراً رجلاً، بين أدنيه - أنس بن مالك ٣٦٣٤
- كان شيب رسول الله ﷺ نحو عشرين شعرة - ابن عمر ٣٦٣٠
- كان ضجاع رسول الله ﷺ أدماً حشوه ليف - عائشة ٤١٥١
- كان على الطريق غصن شجرة يؤذي الناس فأماطها رجل - أبو هريرة ٣٦٨٢
- كان فراشها بحيال مسجد رسول الله ﷺ - أم سلمة ٩٥٧
- كان في عمام، ما تحته هواء - أبو رزين العنيلي ١٨٢
- كان فيما أنزل الله من القرآن، ثم سقط - عائشة ١٩٤٢
- كان فيمن كان قبلكم رجل اشترى عقاراً - أبو هريرة ٢٥١١
- كان لا يصيب النبي ﷺ فرجة ولا شوكة إلا وضع عليه الحناء - سلمى أم رافع ٣٥٠٢
- كان لرسول الله ﷺ حصير يسط بالنهار ويحتره بالليل - عائشة ٩٤٢
- كان لرسول الله ﷺ شعر، دون الجمعة، فوق الوفرة - عائشة ٣٦٣٥
- كان لرسول الله ﷺ قدح قوارير يشرب فيه - ابن عباس ٣٤٣٥
- كان لنمل النبي ﷺ قبالان - أنس بن مالك .. ٣٦١٥
- كان لنمل النبي ﷺ قبالان - عبد الله بن العباس ٣٦١٤
- كان لي من رسول الله ﷺ مَدْخَلان - وهو يصلي ينتح لي - علي بن أبي طالب ٣٧٠٨

- كان النبي ﷺ إذا لقي الرجل فكلّمه، ثم يصرف وجهه عنه - أنس بن مالك ٣٧١٦
- كان النبي ﷺ إذا مشى، مشى أصحابه أمامه - جابر بن عبدالله ٢٤٦
- كان النبي ﷺ يخرج له حربة في السفر، فيصحبها فيصلي إليها - ابن عمر ٩٤١
- كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم تمرات - أنس بن مالك ١٧٥٤
- كان النبي ﷺ لا يعود مريضاً إلا بعد ثلاث - أنس بن مالك ١٤٣٧
- كان النبي ﷺ لا يغدو يوم الفطر حتى يغدي أصحابه من صدقة الفطر - ابن عمر ١٧٥٥
- كان النبي ﷺ وأهله يغسلون من إناء واحد - علي بن أبي طالب ٣٧٥
- كان النبي ﷺ يؤمنا فيأخذ شماله بيمينه - هلب الطائي ٨٠٩
- كان النبي ﷺ يبيت جنباً، فيأتيه بلال - عائشة ١٧٠٣
- كان النبي ﷺ يجتهد في العشر الأواخر ما لا يجتهد في غيره - عائشة ١٧٦٧
- كان النبي ﷺ يحب القرع - أنس بن مالك .. ٣٣٠٢
- كان النبي ﷺ يخطب قائماً، ثم يجلس، ثم يقوم فيقرأ آيات - جابر بن سمرة ١١٠٦
- كان النبي ﷺ يذني رأسه إلي وأنا حائض - عائشة ٦٣٣
- كان النبي ﷺ يركع قبل الجمعة أربعاً - ابن عباس ١١٢٩
- كان النبي ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس ١٣٢١
- كان النبي ﷺ يصلي برفة، فجئت أنا والفضل على أتان - ابن عباس ٩٤٧
- كان النبي ﷺ يصلي الركعتين عند الإقامة - علي بن أبي طالب ١١٤٧
- كان النبي ﷺ يصلي صلاة الهجير التي - كان موضع مسجد النبي ﷺ لبني النجار، وكان فيه نخل ومقابر للمشركين - أنس بن مالك ٧٤٢
- كان الناس في عهد رسول الله ﷺ إذا قام المصلي يصلي - أم سلمة بنت أبي أمية ١٦٣٤
- كان النبي ﷺ، ثم أبو بكر، ثم عمر، يصلون العبد قبل الخطبة - ابن عمر ١٢٧٦
- كان النبي ﷺ إذا أتى بالنسي، أعطى أهل البيت جميعاً - عبدالله بن مسعود ٢٢٤٨
- كان النبي ﷺ إذا أراد أن يحتكف صلى الصبح - عائشة ١٧٧١
- كان النبي ﷺ إذا توضأ صلى ركعتين ثم خرج إلى الصلاة - عائشة ١١٤٦
- كان النبي ﷺ إذا توضأ فوضع يده في الإناء سقى الله، ويسخ الرضوء، ثم يقوم مستقبل القبلة - أم المؤمنين عائشة ١٠٦٢
- كان النبي ﷺ إذا خرج من الخلاء قال: الحمد لله الذي أذهب عني الأذى أنس بن مالك ٣٠١
- كان النبي ﷺ إذا دخلت العشر، أحيا الليل - عائشة ١٧٦٨
- كان النبي ﷺ إذا ذهب المذهب، أبعده - المغيرة بن شعبه ٣٣١
- كان النبي ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع قال: سمع الله لمن - عبدالله بن أبي أوفى ٨٧٨
- كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن - عائشة ١١٩٨
- كان النبي ﷺ إذا صلى يوم عيد أو غيره، نصبت الحربة بين يديه - ابن عمر ١٣٠٥
- كان النبي ﷺ إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه - علي ابن أبي طالب ٨٦٤
- كان النبي ﷺ إذا قام على المنبر، استقبله أصحابه بوجوههم - ثابت الأنصاري ١١٣٦

- ۳۳۹۹ ابن عباس - تدعوها الظهر - أبو برزة الأسلمي ۶۷۴
- كان يوماً يصومه أهل الجاهلية - عبدالله بن - كان النبي ﷺ يصلي في حجرة أم سلمة، فمر بين يديه عبدالله، أو عمر بن أبي سلمة - أم سلمة ۹۴۸
- كانت إحدانا إذا حاضت أمرها النبي ﷺ أن - كان النبي ﷺ يصلي ما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر - عائشة ۱۳۵۸
- تأتزر بإزار - عائشة ۶۳۶
- كانت إحدانا إذا كانت حائضاً، أمرها النبي ﷺ أن تأتزر في نور حيضتها - عائشة ۶۳۵
- كانت إحدانا في فرورها أول ما تحيض تشد عليها إزاراً - أم حبيبة ۶۳۸
- كانت امرأة تصلي خلف النبي ﷺ حسناً من أحسن الناس - ابن عباس ۱۰۴۶
- كانت أمي تُعالجني للشمّة - عائشة ۳۳۲۴
- كانت الانبياء تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاءَ حُفَاءَ - عبدالله بن عباس ۲۹۳۹
- كانت الأنصار بعيدة منازلهم من المسجد، فأرادوا أن يقتربوا - ابن عباس ۷۸۵
- كانت تحتي امرأة وكنت أحبها، وكان أبي يفضها - عبدالله بن عمر ۲۰۸۸
- كانت حبيبة بنت سهل تحت ثابت بن قيس ابن شماس، وكان رجلاً دميماً - عبدالله بن عمرو بن العاص ۲۰۵۷
- كانت عامة وصية رسول الله ﷺ حين حضرته الوفاة - أنس بن مالك ۲۶۹۷
- كانت للنبي ﷺ مَكْمَلَةٌ يَكْنَحُلُ مِنْهَا ثَلَاثًا - ابن عباس ۳۴۹۹
- كانت المتعة في الحج لأصحاب محمد ﷺ خاصة - أبو ذر الغفاري ۲۹۸۵
- كانت النساء على عهد رسول الله ﷺ تجلس أربعين يوماً - أم سلمة ۶۴۸
- كانت يمين رسول الله ﷺ التي يحلف بها - رفاعة بن عرابة الجهني ۲۰۹۱
- كَانِي أَرَى وَيُصِصُ الطَّيْبُ فِي مَقْرِقِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - عائشة ۲۹۲۸
- كَانِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ - تدعوها الظهر - أبو برزة الأسلمي ۶۷۴
- كان النبي ﷺ يصلي في حجرة أم سلمة، فمر بين يديه عبدالله، أو عمر بن أبي سلمة - أم سلمة ۹۴۸
- كان النبي ﷺ يصلي ما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر - عائشة ۱۳۵۸
- كان النبي ﷺ يصلي المغرب، ثم يرجع إلى بيتي فيصلّي ركعتين - عائشة ۱۱۶۴
- كان النبي ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة ۱۳۵۹
- كان النبي ﷺ يصلي وأنا بحذاءه، وربما أصابني ثوبه إذا سجد - ميمونة ۹۵۸
- كان النبي ﷺ يحتكف كل عام عشرة أيام - أبو هريرة ۱۷۶۹
- كان النبي ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ - أبو هريرة ۳۵۳۶
- كان النبي ﷺ يعلمنا أن لا نبادر الإمام بالكركوع والسجود - أبو هريرة ۹۶۰
- كان النبي ﷺ يُؤَمِّدُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ - ابن عباس ۳۵۲۵
- كان النبي ﷺ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ - عائشة ۱۶۸۳
- كان النبي ﷺ يقرأ في المغرب: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ و﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ - ابن عمر ۸۳۳
- كان النبي ﷺ يقرأ وهو قاعد - عائشة ۱۲۲۶
- كان النبي ﷺ يكره بين أضعاف الخطبة - سعد بن عائد المزني ۱۲۸۷
- كان النبي ﷺ يَكْرَهُ الشُّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ - أبو هريرة ۲۷۹۰
- كان النبي ﷺ ينهى عن رُكُوبِ الشُّمُورِ - شمعون بن زيد أبو ربحانة الأزدي ۳۶۵۵
- كان نومه ذلك وهو جالس - ابن عباس ۴۷۶
- كان يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ - جابر بن عبدالله ۳۴۰۰
- كان يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَشَرَهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ -

- ٢٨٢١ سوداء - عمرو بن حريث
 ٨٤٠ خديج - عائشة
 ٨٤١ خديج - عائشة
 ٣٠١٢ كُتِبَ عَرَفَةُ مَوْفَقٌ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 ٢٢٩ كُتِبَ عَلَى خَيْرٍ، هَؤُلَاءِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ١٦٣٨ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٣٨٢٣ كُتِبَ عَمَلُ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ: الْحَسَنَةُ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٣١٦٥ كُتِبَ غِلَامٌ مَرَّتَهُنَّ بِعَقِيْقَتِهِ - سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ ..
 ٢٤٨٥ كُتِبَ قَسْمٌ قَسِيمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلَى مَا قَسِمَ - ابْنُ عَبَّاسٍ
 ٣٢١١ كُلُّ مَارَدَتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ - أَبُو نَعْلَةَ الْخَثَنِيِّ
 ٤١٦١ كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا فَهُوَ رِبَاٌ عَلَى صَاحِبِهِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
 ٤٢١٦ كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ، صَدُوقُ اللِّسَانِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ٢٧٤٦ كُلُّ مُسْتَلْحِقٍ اسْتَلْحَقَ بَعْدَ أَبِيهِ، الَّذِي يُدْعَى لَهُ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ٣٣٩١ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ
 ٣٣٨٧ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ٣٣٨٩ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ - مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ
 ٣٣٩٢ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَشْكُرُ كَثِيرَهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ٣٣٩٠ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ - ابْنُ عَمْرٍو ..
 ٣٩٣٣ كُلُّ الْمُشْلَمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٢٧١٨ كُلُّ مَنْ مَالٍ يَتِمُّكَ غَيْرَ مُشْرِفٍ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ٣٩٧٤ كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ - أُمُّ حَبِيبَةَ
 ٣٣٨٦ كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ - أَبُو أُمَامَةَ
- ٢٨٢١ سوداء - عمرو بن حريث
 ٣٥٨٧ سوداء - عمرو بن حريث
 ٤٠٢٥ كَانِي أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرِبَهُ قَوْمُهُ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ..
 ٣٨١٠ كَبُرِيَ اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاحْمَدِي اللَّهَ - أُمُّ هَانِئٍ
 ١٨٩ كَتَبَ رَبِّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ١١١٩ كَتَبَ الضُّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى التَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَخْبِرْنَا، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - عِبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 ١٦١٧ كَسَرَ عَظْمَ الْمَيْتِ كَكَسَرَ عَظْمَ الْحَيِّ فِي الْإِثْمِ - أُمُّ سَلَمَةَ
 ١٦١٦ كَسَرَ عَظْمَ الْمَيْتِ كَكَسَرَ حَيًّا - عَائِشَةُ
 ١٢٦٣ كَسَفَتِ النَّفْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ - عَائِشَةُ
 ٣٣٥٠ كُفَّ جُنْدَاكَ عَنَّا - ابْنُ عَمْرٍو
 ٤٢٨ كُفَّارَاتُ الْخَطَايَا [سَبَاحُ الرُّضْوَةِ عَلَى الْمَكَارِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٢٠٦٤ كُفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ - سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيْضِيُّ
 ٢٧٤٤ كُفِّرَ بِأَمْرِي أَدْعَاءُ نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ٢١١٢ كُفِّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَاعٍ مِنْ نَعْمٍ - ابْنُ عَبَّاسٍ
 ٢١٠٩ كُفِّرَ عَنْ يَمِينِكَ - مَالِكُ بْنُ نَفْلَةَ
 ١٤٧١ كَفَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثٍ وَبِاطٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 ١٤٧١ كَفَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ: قَمِيصُهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ - ابْنُ عَبَّاسٍ
 ٢٦٠٦ كَفَى بِالسَّيِّئِ شَاهِدًا - سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
 ١٨٩٤ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ، لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ، أَقْطَعُ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 ٤٢٥١ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَايَا التَّوْبَةُ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
 ٣٣٨٦ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ - عَائِشَةُ

٤٠١٢	ابن ابي ليلى	- كنا جلوساً مع انس بن مالك، وعنده ابنة له -
٤١٦٩	- الكلمة الحكمة صلاة المؤمن - أبو هريرة ...	ثابت البناني ٢٠٠١
٣٨٠٦	- كلمتان، خفيفتان على اللسان، ثقيلتان في الميزان - أبو هريرة	- كُنَّا، زمان رسول الله ﷺ، وقليل ما نجد الطعام - جابر بن عبدالله ٣٢٨٢
٣٢٧٦	- كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوْلِهَا، وَاعْفُوا رَأْسَهَا -	- كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ وَنَحْتَرُّ نَمْشِي - ابن عمر ٣٣٠١
٣٣٣٠	- وَائِلَةُ بْنِ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِي	- كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنَاءَ رَجُلٌ - أبو هريرة ٢٥٤٩
٣٢٨٧	- كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا، فَإِنَّ الْبِرْكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ - عمر بن الخطاب	- كنا عند عمار، في اليوم الذي يشك فيه - صلة بن زفر ١٦٤٥
٣٣٢٠	- كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ - أبو هريرة	- كنا عند النبي ﷺ، فخط خطاً - جابر بن عبدالله ١١
٣٣٣٩	- كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مَرَقًا بَيْنَهُ - انس بن مالك	- كنا في مجلس فجعاء النبي ﷺ - عبيد الجهنني ٢١٤١
٣٦٠٥	- كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَابْسُوا - عبدالله بن عمرو	- كنا قعوداً في المسجد مع أبي هريرة فأذن المؤذن - أبو الشعثاء سليم بن أسود ٧٣٣
٣١٩٩	- كُلُّهُ إِنْ شَتَمَ فَإِنْ ذَكَاهُ ذَكَاءُ أُمِّ - أبو سعيد الحميري	- كنا لا نعد الصفرة والكندرة شيئاً - أم عطية .. ٦٤٧
٣٢٢٢	- كُلُّهُ، فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ - أبو هريرة	- كنا مع ابن عمر في سفر، فقصي بناء، ثم انصرفنا معه وانصرف - حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ١٠٧١
٢٤٠٦	- كَمْ نَنْتَظِرُهُ - من أين أصبت هذا؟ - لا خير فيها - ابن عباس	- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِبُثُوكَ، نَشْتَرِي وَنَبِيعُ، وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا - خارجة بن زبئو ٢٨٢٣
١٦٥٦	- كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ؟ - أبو هريرة	- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ اغْتَمَرَ - عبدالله بن أبي أوفى ٢٩٩٠
٣٤٥٤	- الْكُفَّاءُ مِنَ الْمَنْءِ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ - سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ...	- كنا مع رسول الله ﷺ في بعض غزواته فمر بقوم ابن عمر
٣٤٥٥	- الْكُفَّاءُ مِنَ الْمَنْءِ، وَمَا هِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ - جابر بن عبدالله	- كنا مع رسول الله ﷺ في سفر، فتصنبت السماء وأشكلت علينا القبلة - عامر بن ربيعة ١٠٢٠
٣٤٥٣	- كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ - أبو موسى الأشعري ٣٢٨٠	- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحَى - ابن عباس ٣١٣١
٣٢٢٠	- كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَهَادَيْنَ الْجُرَادَ عَلَى الْأَطْبَاقِ - انس بن مالك	- كنا مع رسول الله ﷺ وإنما وجهنا واحد - أبي بن كعب ١٦٣٣
٦٦٩	- كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَصْلِينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ - عائشة	- كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِذِي الْحَلِيفَةِ -
١٠٠٦	- كنا إذا صلينا خلف رسول الله ﷺ - البراء بن عازب	

٣١٣٧	رافع بن خديج	٣١٣٧	رافع بن خديج
٢٩٣٥	- كنا نغزل على عهد رسول الله ﷺ والقرآن	٢٩٣٥	- كنا مع النبي ﷺ، ونشعرُ مُحَرَّمُونَ - عائشة ..
١٩٢٧	ينزل - جابر بن عبدالله	٦١	- كنا مع النبي ﷺ ونحن فتيان حزاورة
٨٤٣	- كنا نقرأ في الظهر والعصر خلف الإمام في	٢٣٠٠	جندب بن عبدالله
١٤٠	الركعتين الأولىين - جابر بن عبدالله	٢٣٠٠	- كنا نأكلُ على عهد رسول الله ﷺ في
٧٥١	- كنا نلقى النفر من قريش، وهم يتحدثون -	٢٣١٩٧	المسجد، الخبز واللحم - عبدالله بن
٣٣٩٨	العباس بن عبدالمطلب	٢٥١٧	الحارث بن جزء الزبيدي
٣٣٩٨	- كنا ننام في المسجد على عهد رسول الله ﷺ -	٢٥١٧	- كنا نبيع سرايتنا وامهات أولادنا - جابر بن
١٠٠٢	ابن عمر	٢٥١٧	عبدالله
١٠٠٢	- كنا ننبذ لرسول الله ﷺ في سقاء، فنأخذ	٢٨٢٨	- كنا نتحدثُ أنَّ أصحاب رسول الله ﷺ
٦٤٣	قبضة من تمر - عائشة	١٦٣٢	كانوا، يوم بدر - البراء بن عازب
٣٦٨	- كنا ننهي أن نصف بين السواري، على عهد	١٦٣٢	- كنا ننقي الكلام والانسباط إلى نساءنا على
٢١٤٨	رسول الله ﷺ - قرّة بن إياس العزني	١١٠٢	عهد رسول الله ﷺ - ابن عمر
٢١٤٨	- كنت أتعرق العظم وأنا حائض، فيأخذه	١١٠٢	- كنا نجتمع ثم نرجع فقبيل - أس بن مالك ...
٢١٤٨	رسول الله ﷺ - عائشة	١٦٧٠	- كنا نحض عند النبي ﷺ، فيأمرنا بقضاء
٢١٤٨	- كنت أتوضأ أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد -	٢٤٥٠	الصوم - عائشة
٢١٤٨	عائشة	٢٤٥٠	- كنا نأخبر ولا نرى بذلك بأساً - ابن عمر
٢١٤٨	- كنت أجهز إلى الشام وإلى مصر - نافع بن	١٨٢٩	- كنا نخرج زكاة الفطر إذا كان فينا رسول الله
٢١٤٨	عطاء	١٦١٢	ﷺ - أبو سعيد الخدري
٢١٤٨	- كنت أخدم النبي ﷺ فكان إذا أراد أن	١٦١٢	- كنا نرى الاجتماع إلى أهل الميت - جرير
٢٤٤٧	يقبض، قال: ولني - إيباد أبو السمح خادم	١٠١٩	ابن عبدالله اليحلي
٤٧٢	رسول الله ﷺ	١٠١٩	- كنا نسلم في الصلاة، فقليل لنا: إن في
٤٧٢	- كُنْتُ أَدُلُّو الدَّلُو بِتَمْرَةٍ - علي بن أبي طالب ..	٢٢٢٩	الصلاة لشغلاً - عبدالله بن مسعود
٤٧٢	- كنت أُرْجِلُ رَأْسَ رسول الله ﷺ فيه - زينب	٢٢٢٩	- كنا نشترى الطعام من الركيان جزافاً - ابن
٤٧٢	بنت جحش	٢٢٢٩	عمر
٤٧٢	- كنت أَسْتَحَاضُ حِيضَةً طَوِيلَةً - أم	٦٨٠	- كنا نصلي مع رسول الله ﷺ صلاة الظهر
٤٧٢	حبيبة بنت جحش	٦٨٠	بالحاجرة - المغيرة بن شعبه
٤٧٢	- كنت أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النبي ﷺ بالليل وأنا على	١١٠٠	- كنا نصلي مع النبي ﷺ الجمعة ثم نرجع،
٤٧٢	عريشي - أم هانئ بنت أبي طالب	١١٠٠	فلا نرى للحيطان فينا نستظل به - سلمة بن
٤٧٢	- كنت أصنع لرسول الله ﷺ ثلاثة آية من الليل	١٠٣٣	الأحمر
٤٧٢	مخمرة - عائشة	١٠٣٣	- كنا نصلي مع النبي ﷺ في شدة الحر - أس
٤٧٢	- كُنْتُ أَصْعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ	١٠٣٣	ابن مالك
٤٧٢	مُخْمَرَةٍ - عائشة	١٠٣٣	- كنا نصلي المغرب على عهد رسول الله ﷺ -
٤٧٢	- كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد -		

- عائشة ٣٧٦ - كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد -
- ميمونة ٣٧٧ - كنت أقبل القلائد لهدي النبي ﷺ - عائشة .. ٣٠٩٥ - كنت أفرق خلف يافوخ رسول الله ﷺ -
- عائشة ٣٦٣٣ - كنت ألعب بالبنات وأنا عند رسول الله ﷺ -
- عائشة ١٩٨٢ - كنت امرأة أمتكثر من النساء، لا أرى رجلاً كان يصيب من ذلك ما أحبب - سلمة بن صخر الياضي ٢٠٦٢ - كنت أؤضي رسول الله ﷺ أنا قائمة وهو قاعد - أم عياش مولاة رقية بنت النبي ﷺ .. ٣٩٢ - كنت بين امرأتين لي، فقضيت إحداهما الأخرى - حملت من مالك ٢٦٤١ - كنت خادم النبي ﷺ فنيء بالحسن أو الحسين - إيراد أبو المسح خادم رسول الله ﷺ ٥٢٦ - كنت ردف النبي ﷺ فما زلت أسمعه يليني حتى رمى جمره العقبة - الفضل بن عباس .. ٣٠٤٠ - كنت شريكي في الجاهلية - سائب بن أبي السائب ٢٢٨٧ - كنت عند النبي ﷺ، فأناه رجل فقال: إني رأيت البارحة، فيما يرى النائم - ابن عباس ١٠٥٣ - كنت غلاماً، شاباً، عزيباً، في عهد رسول الله ﷺ - ابن عمر ٣٩١٩ - كنت فيمن قدم رسول الله ﷺ في ضعفة أهله - ابن عباس ٣٠٢٦ - كنت قائد أبي حين ذهب بصره، فكنت إذا خرجت به إلى الجمعة فسمع الأذان استغفر لأبي أمامة - عبد الرحمن بن كعب بن مالك ١٠٨٢ - كنت مع ابن عمر، فتخلفت فأوترت - سعيد ابن يسار ١٢٠٠ - كنت مع ابن عمر، فسمع صوت طبل فأدخل
- إصبعيه في أذنيه - مجاهد ١٩٠١ - كنت مع أبي بالقاع من نمرة، فمر بنا ركب وأناخوا - عبدالله بن أرقم الخزاعي ٨٨١ - كنت مع رسول الله ﷺ في سفر، فقال: هل من ماء؟ - أنس بن مالك ٥٤٨ - كنت مع رسول الله ﷺ في لحافه، فوجدت ما تجد النساء من الحيضة - أم سلمة ١٣٧ - كنت مع سلمان، فرأى رجلاً يتزع خطيه للوضوء - أبو مسلم مولى زيد بن صوحان .. ٥٦٣ - كنت مع النبي ﷺ في سفر، فأراد أن يقضي حاجته - مرة بن وهب بن جابر الثقفي ٣٣٩ - كنت مع النبي ﷺ في سفر، فتنحى لحاجته - أنس بن مالك ٣٣٢ - كنت مع النبي ﷺ وعليه رداء نجراني - أنس ابن مالك ٣٥٥٣ - كنت نهيتكم عن الأوعية فأتيتوا فيه - بريدة بن الحصيب ٣٤٠٥ - كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها - ابن مسعود ١٥٧١ - كنت نهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاثة أيام - نبيشة الخير ٣١٦٠ - الكوثر نهر في الجنة، حافاه من ذهب - ابن عمر ٤٣٣٤ - كونوا على مشاعركم - يزيد بن شيبان ٣٠١١ - الكيس من دان نفسه، وعمل لما بعد الموت - أبو يعلى شداد بن أوس ٤٢٦٠ - كيف أصبحتم - أبو أسيد الساعدي ٣٧١١ - كيف أنت، يا أبا ذر وموتنا يُصيب الناس - أبو ذر الثفاري ٣٩٥٨ - كيف بكم ويزمان يوشك أن يأتي - عبدالله ابن عمرو ٣٩٥٧ - كيف تجدكم؟ - أنس بن مالك ٤٢٦١ - كيف يُبلغ قومٌ خضوا وجه نبيهم بالدم - أنس بن مالك ٤٠٢٧

- لا تؤذي امرأة زوجها إلا قالت زوجته من
الحرور العين - معاذ بن جبل ٢٠١٤
- لا تأكل إلا أن يخزق - عدي بن حاتم ٣٢١٥
- لا تأكلوا بالشمال - جابر بن عبدالله ٣٢٦٨
- لا تأكلوا البصل - عفة بن عامر الجهني ٣٣٦٦
- لا تبادروني بالركوع ولا بالسجود - معاوية
ابن أبي سفيان ٩٦٣
- لا تبشني على حميمك فإن ذلك من حسنة -
عائشة ١٤٥١
- لا تبتاعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل -
قيصة بن ذؤيب الخزاعي ١٨
- لا تتبع صدقتك - عمر بن الخطاب ٣٣٩٢
- لا تبرز فخذك، ولا تنظر إلى فخذ حي ولا
ميت - علي بن أبي طالب ١٤٦٠
- لا تبع ماله عندك - حكيم بن حزام ٢١٨٧
- لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه - أبو هريرة ٢٢١٥
- لا تبيعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها - عبدالله
ابن عمر ٢٢١٤
- لا تبيعوا الماء - ياس بن عبدالمزني ٢٤٧٦
- لا تتخذوا بيوتكم قبوراً - ابن عمر ١٣٧٧
- لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضاً - ابن عباس ٣١٨٧
- لا تركوا النار في بيوتكم حين تنامون -
عبدالله بن عمر ٣٧٦٩
- لا تجزئ صلاة لا يقيم الرجل فيها صليبه في
الركوع والسجود - عفة بن عمرو أبو
مسعود الأنصاري ٨٧٠
- لا تحف الأرض من دم الشهيد - أبو هريرة ٢٧٩٨
- لا تجمعن جوحاً وكذباً - أسماء بنت يزيد ٣٢٩٨
- لا تجمعوا بين الرطب والرمو - أبو قتادة ٣٣٩٧
- لا تحني عليه، ولا يجني عليك -
الغشخاش العنبري ٢٦٧١
- لا تحني نفساً على أخرى - أسامة بن شريك ٢٦٧٢
- لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية -
أبو هريرة ٢٢٦٧
- كيلوا طعامكم ببارك لكم فيه - أبو أيوب
الأنصاري ٢٢٣٢
- كيلوا طعامكم ببارك لكم فيه - عبدالله بن
بسر المازني ٢٢٣١
- ل**
- لئن بقيت إلى قابل لأصومن اليوم التاسع -
ابن عباس ١٧٣٦
- لئن عشت، إن شاء الله لأنهين أن يسقى
رباح - عمر بن الخطاب ٣٧٢٩
- لا أخرم يعني الضب - ابن عمر ٣٢٤٢
- لا آذن لك، ولا كرامة، ولا نعمة عين -
صفوان بن أمية ٢٦١٣
- لا اسمعوا ما يقول سيديكم - سعد بن عباد
الأنصاري ٢٦٠٥
- لا أعرفن ما يحدث أحدكم عني الحديث
وهو متكئ على أريكته - أبو هريرة ٢١
- لا أعلم نبي الله ﷺ قرأ القرآن كله حتى
الصباح - عائشة ١٣٤٨
- لا أكلم متكئاً - أبو جحيفة ٣٢٦٢
- لا أكله، ولا أحرمة - خزيم بن جزء ٣٢٤٥
- لا ألقين أحدكم متكئاً على أريكته، يأتيه
الأمر مما أمرت به - أبو رافع القبطي مولى
رسول الله ﷺ ١٣
- لا إله إلا الله الحليم الكريم - ابن عباس ٣٨٨٣
- لا إله إلا الله، لا يسبقها عمل - أم هانئ ٣٧٩٧
- لا إله إلا الله ويل للعرب من شر قد اقترب -
زينب بنت جحش ٣٩٥٣
- لا، أما أنا فقد عاقاني الله - عائشة ٣٥٤٥
- لا، إنسا ذلك عرق، وليس بالحبيضة -
عائشة ٦٢٤
- لا بأس بالحيوان، واحداً باثنين يدا بيد -
جابر بن عبدالله ٢٢٧١
- لا تؤخروا الجنازة إذا حضرت - علي بن
أبي طالب ١٤٨٦

لا تجوز شهادة خائن ولا حائنة - عبدالله بن عمرو ٢٣٦٦	- لا تزال هذه الأمة بخير ما عظموا هذه الحرمه - عياش بن أبي ربيعة المخزومي ٣١١٠
لا تحد على ميت فوق ثلاث، إلا امرأة تحد على زوجها - أم عطية ٢٠٨٧	- لا تزوج المرأة المرأة، ولا تزوج المرأة نفسها - أبو هريرة ١٨٨٢
لا تحرم الرضعة ولا الرضعتان أو المصصة والمصتان - أم الفضل ١٩٤٠	- لا تزوجوا النساء لحسنهن، فعسى حنهن أن يرديهن - عبدالله بن عمرو ١٨٥٩
لا تحرم المصصة والمصتان - عائشة ١٩٤١	- لا تُسافر المرأة سفر ثلاثة أيام - أبو سعيد الخدري ٢٨٩٨
لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة: لعامل عليها - أبو سعيد الخدري ١٨٤١	- لا تسأل المرأة زوجها الطلاق في غيركنهه - ابن عباس ٢٠٥٤
لا تحل الصدقة لغني، ولا لذي مرة سوي - أبو هريرة ١٨٣٩	- لا تُسبها فإنها تنفي الذنوب - أبو هريرة ٣٤٦٩
لا تحلفوا بآياتكم - ابن عمر ٢١٠١	- لا تسبوا أصحاب محمد ﷺ - ابن عمر ١٦٢
لا تحلفوا بالطواغي - عبد الرحمن بن سمرة ٢٠٩٥	- لا تسبوا أصحابي - أبو هريرة ١٦١
لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة - أبو طلحة ٣٦٤٩	- لا تسبوا الربيع، فإنها من روح الله - أبو هريرة ٣٧٢٧
لا تدجوه في أعضائه حتى أنظر إليه - أنس ابن مالك ١٤٧٥	- لا تشد الرجال إلا إلى ثلاثة مساجد - أبو هريرة ١٤٠٩
لا تدعوا العشاء ولو بكف من تمر - جابر بن عبدالله ٣٣٥٥	- لا تشد الرجال إلا إلى ثلاثة مساجد - عبدالله بن عمرو ١٤١٠
لا تدفنوا موتاكم بالليل إلا أن تضطروا - جابر بن عبدالله ١٥٢١	- لا تشرب الخمر - أبو الدرداء ٣٣٧١
لا تدبوا النظر إلى المجذومين - ابن عباس ٣٥٤٣	- لا تصرم المرأة، وزوجها شاهد - أبو هريرة ١٧٦١
لا تدبوا إلا نسيئة - جابر بن عبدالله ٣١٤١	- لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم - عبدالله بن بسر ١٧٢٦
لا تذهب الليالي والأيام حتى تشرب فيها طائفة من أمتي الخمر - أبو أمامة الباهلي ... ٣٣٨٤	- لا تضربن إماء الله - إياس بن عبدالله بن أبي ذباب ١٩٨٥
لا ترجعوا بعدي كفارا - جرير بن عبدالله ... ٣٩٤٢	- لا تُطبخوا فيها - أبو ثعلبة الخشني ٢٨٣١
لا ترفعوا أبصاركم إلى السماء أن تلتصع - ابن عمر ١٠٤٣	- لا تُعَذِّب في صدقتك - عمر بن الخطاب ٢٣٩٠
لا تزال أمتي على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب - العباس بن عبد المطلب ٦٨٩	- لا تعزروا غرق عشرة أسواط - أبو هريرة ٢٦٠٢
لا تزال طائفة من أمتي قوامه على أمر الله - أبو هريرة ٧	- لا تعلموا العلم لتباهوا به العلماء - جابر بن عبدالله ٢٥٤
لا تزال طائفة من أمتي متصورين لا يضرهم من خذلهم - قرعة بن إياس المزني ٦	- لا تعلموا العلم لتباهوا به العلماء - حذيفة ابن اليمان ٢٥٩
	- لا تغالوا صداق النساء، فئنها لو كانت مكفرة في الدنيا - عمر بن الخطاب ١٨٨٧

لا تقوم الساعة حتى تُقاتلوا قوماً صغار	لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم -
الأعين - أبو هريرة ٤٠٩٧	ابن عمر ٧٠٤
لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامكم - حذيفة	لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم -
ابن اليمان ٤٠٤٣	أبو هريرة ٧٠٥
لا تقوم الساعة حتى تكون أدنى مصالح	لا تفقدوا علينا سنة نبينا محمد ﷺ - عمرو
المسلمين بولاء - عمرو بن عوف ٤٠٩٤	ابن العاص ٢٠٨٣
لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آيات -	لا تفعل، فإنك إن فعلت لم ترتفع، ضالة -
حذيفة بن أسيد ٤٠٤١	علي بن أبي طالب ٢٨٠٩
لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آيات؛ طلوع	لا تفعلوا كما يفعل أهل فارس - أبو أمامة
الشمس - حذيفة بن أسيد أبو صريحة ٤٠٥٥	الباهلي ٣٨٣٦
لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في	لا تفعل يا قيلة - قيلة أم بني أنمار ٢٢٠٤
المساجد - أنس بن مالك ٧٣٩	لا تفقع أصابعك وأنت في الصلاة - علي بن
لا تقوم الساعة حتى يحير الفراء - أبو	أبي طالب ٩٦٥
هريرة ٤٠٤٦	لا تقوم الحدود في المساجد - ابن عباس ... ٢٥٩٩
لا تقوم الساعة حتى يفيض المال - أبو	لا يقبل الله صلاة الحائض إلا بخمار - عائشة
هريرة ٤٠٤٧	لا تقتل نفس ظلمنا إلا كان على ابن آدم
لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم -	الأول - عبدالله بن مسعود ٢٦١٦
أبو هريرة ٤٠٧٨	لا تقتلوا أولادكم مرءاً، فوالذي نفسي بيده
لا تكثرُوا الضحك - أبو هريرة ٤١٩٣	إن الغيل ليدرك الفارس - أسماء بنت يزيد
لا تكذبوا علي، فإن الكذب علي يولج النار -	ابن السكن ٢٠١٢
علي بن أبي طالب ٣١	لا تقدموا صيام رمضان يوم ولا يومين - أبو
لا تكرعوا، ولكن اغسلوا أيديكم - ابن عمر	هريرة ١٦٥٠
لا تكثرُوا مرضاكم على الطعام والشراب -	لا تقصين ولا تفصلن إلا بما تعلم - معاذ بن
عقبة بن عامر الجهني ٣٤٤٤	جبل ٥٥
لا تكن مثل فلان، كان يقوم الليل فترك قيام	لا تقطع اليد إلا في ربيع دينار فصاعداً -
الليل - عبدالله بن عمرو ١٣٣١	عائشة ٢٥٨٥
لا تلقوا الأجلاب - أبو هريرة ٢١٧٨	لا تقولوا: السلام على الله، فإن الله هو
لا تمتعوا إماء الله أن يصلين في المسجد -	السلام - عبدالله بن مسعود ٨٩٩
ابن عمر ١٦	لا تقوم الساعة إلا ومطافئة من أمتي ظاهرون
لا تناجشوا - أبو هريرة ٢١٧٤	على الناس - معاوية بن أبي سفيان ٩
لا تنبذوا التمر والبسر جميعاً - أبو هريرة ... ٢٣٩٦	لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها -
لا تنزلوا على جواد الطريق، - جابر بن	أبو هريرة ٤٠٦٨
عبدالله ٢٧٧٢	لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوماً صغار
لا تنظر المرأة إلى عورة المرأة - أبو سعيد	الأعين - أبو سعيد الخدري ٤٠٩٩

- الخديري ٦٦١
- لا تُنكح المرأة من بيتها شيئاً إلا بإذن زوجها -
- ٢٢٩٥ أبو أمامة الباهلي
- لا تنكح الشيب حتى تستأمر، ولا الأكبر حتى تستأذن - أبو هريرة ١٨٧١
- لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها -
- ١٩٣١ أبو موسى الأشعري
- لا تنكح المرأة على عمتها، ولا على خالتها -
- ١٩٢٩ أبو هريرة
- لا تؤضأوا من ألبان الغنم - أسيد بن حضير ٤٩٦
- لا تياسا من الرزق ما تهزرت رؤوسكما -
- ٤١٦٥ حبة وسواء ابني خالد
- لا - الثالث، والثالث كثير - سعد بن أبي وقاص ٢٧٠٨
- لا، حتى يجد ريحاً، أو يسمع صوتاً -
- ٥١٣ عبدالله بن زيد بن عاصم الأنصاري
- لا، حتى يذوق العسيلة - ابن عمر ١٩٣٣
- لا حرج - لا حرج - ابن عباس ٣٠٥٠
- لا حسد إلا في اثنين: رجل آتاه الله القرآن -
- ٤٢٠٩ عبدالله بن عمر
- لا حسد إلا في اثنين: رجل آتاه الله مالاً -
- ٤٢٠٨ عبدالله بن مسعود
- لا رضاع إلا ما فلق الأمعاء - عبدالله بن الزبير ١٩٤٦
- لا رقبين فمن أرقب شيئاً فهو له - ابن عمر ٢٣٨٢
- لا رقية إلا من عين أو حُمّة - بريدة بن الحصيب ٣٥١٣
- لا زكاة في مال، حتى يحول عليه الحول -
- ١٧٩٢ عائشة
- لا سُبُّ إلا في شُفٍّ أو حافٍ - أبو هريرة ٢٨٧٨
- لا سكنى لك ولا نفقة - فاطمة بنت قيس ٢٠٣٦
- لا سُؤم، وقد يكون اليمن في ثلاثة - مخيمر
- ١٩٩٣ ابن معاوية
- لا شغار في الإسلام - أنس بن مالك ١٨٨٥
- ٢٥٠١ ابن عمر
- لا شفعة لشريك على شريك إذا سبقه بالشراء -
- ١٧٠٦ لا صام من صام الأب - عبدالله بن عمرو
- لا صدقة فيما دون خمسة أوساق من النثر -
- ١٧٩٣ أبو سعيد الخدري
- لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس -
- ١٢٤٩ أبو سعيد الخدري
- لا صلاة بعد الفجر حتى تطلع الشمس - ابن عباس ١٢٥٠
- لا صلاة لمن لا وضوء له - أبو هريرة ٣٩٩
- لا صلاة لمن لا وضوء له - سعيد بن زيد ٣٩٨
- لا صلاة لمن لا وضوء له - سهل بن سعد
- ٤٠٠ الساعدي
- لا صلاة لمن لم يقرأ في كل ركعة: الحمد
- ٨٣٩ وسورة - أبو سعيد الخدري
- لا صلاة لمن لم يقرأ فيها بفتح الكتاب -
- ٨٣٧ عبادة بن الصامت
- لا صيام لمن لم يفرغه من الليل - حفصة ١٧٠٠
- لا ضرر ولا إضرار - ابن عباس ٢٣٤١
- لا ضلاق فيما لا يملك - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠٤٧
- لا طلاق قبل النكاح - علي بن أبي طالب ٢٠٤٩
- لا طلاق قبل نكاح ولا عتق قبل ملك -
- ٢٠٤٨ المسور بن مخرمة
- لا طلاق ولا عتاق في إغلاق - عائشة ٢٠٤٦
- لا عدوى ولا طيرة - أنس بن مالك ٣٥٣٧
- لا عدوى ولا طيرة ولا هامة - ابن عمر ٨٦
- لا عدوى ولا ضيرة ولا هامة - ابن عمر ٣٥٤٠
- لا عدوى، ولا طيرة، ولا هامة، ولا صفر -
- ٣٥٣٩ ابن عباس
- لا عقل كالشبير، ولا ورع كالكف - أبو ذر
- ٤٢١٨ الغفاري
- لا عُمرى، فمن أَعمر شيئاً، فهو له - أبو هريرة ٢٣٧٩

- ۲۲۴۵ لا عهد بعد أربع - عقیة بن عامر
- ۳۱۶۸ لا فرعة ولا غيرة - أبو هريرة
- ۲۵۹۴ لا قطع في نمر ولا كثر - أبو هريرة
- ۲۵۹۳ لا قطع في نمر ولا كثر - رافع بن خديج
- ۲۶۶۸ لا قود إلا بالثئيب - أبو بكره الثقفي
- ۲۶۶۷ لا قود إلا بالثئيب - الثعمان بن بشير
- لا قود في المأومة ولا الجانفة ولا المتقلة -
- ۲۶۳۷ العباس بن عبدالمطلب
- ۱۶۶۹ لا كرب على أبيك بعد اليوم - أنس بن مالك
- ۳۰۰۶ لا، مئى مُتَأَخِّمٌ مِّنْ سَبَقٍ - عائشة
- ۲۱۲۴ لا نذر في معصية - عمران بن الحصين
- لا نذر في معصية، وكفارته كفارة يمين -
- ۲۱۲۵ عائشة
- ۱۸۸۰ لا نكاح إلا بولي - ابن عباس
- ۱۸۸۱ لا نكاح إلا بولي - أبو موسى الأشعري
- ۲۰۹۳ لا واستنصر الله - أبو هريرة
- لا، والله ما أحسن عليكم، أيها الناس إلا
- ما يخرج الله لكم - أبو سعيد الخدري
- لا وجدته، إنما بنيت المساجد لما بنيت له -
- بريدة بن الحبصيب الأسلمي
- لا وضوء إلا من صوت أو ريح - أبو هريرة
- لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه - أبو
- سعيد الخدري
- لا، ولكن اجعلها خمرًا بين الفواطم - علي
- ابن أبي طالب
- لا، ولكن تصافحوا - أنس بن مالك
- لا، ولكن من العصبية أن يُعين الرجل قومه
- على الظلم - واثلة بن الأسقع
- لا، ولكنه لم يكن بأرضي فأجذني أعافه -
- خالد بن الوليد
- لا، ولو قلْتُ: نعم لو جئت - علي بن أبي
- طالب
- لا ومصرف القلوب - عبدالله بن عمر
- لا يؤم عبد، فيخص نفسه بدعوة دونهم -
- توبان مولى رسول الله ﷺ
- لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من
- ولده - أنس بن مالك
- لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب
- نفسه - أنس بن مالك
- لا يؤمن عبد حتى يؤمن بأربع - علي بن أبي
- طالب
- لا يؤوي الضالة إلا ضال - المنذر بن جرير
- لا، يا بنت أبي بكر - ولكنه الرجل يصوم
- ويتصدق ويصلي وهو يخاف - عائشة
- لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع
- ما لا بأس به حذرًا - عتبة السعدي
- لا يبولن أحدكم في الماء الراكد - أبو هريرة
- لا يبولن أحدكم في الماء النافع - ابن عمر
- لا يبولن أحدكم في مستحمه - عبدالله بن
- مفضل
- لا يبولن أحدكم مستقبل القبلة - عبدالله بن
- الحارث بن جزء الزبيدي
- لا يبيع بعضكم على بيع بعض - ابن عمر
- لا يبيع حاضر لباد - أبو هريرة
- لا يبيع حاضر لباد دُعُوا النَّاسَ - جابر بن
- عبدالله
- لا يبيع الرجل على بيع أخيه - أبو هريرة
- لا يتمنى أحدكم الموت لضر نزل به - أنس
- ابن مالك
- لا يتناحى اثنان على غائطهما، ينظر كل
- واحد منهما إلى عورة صاحبه - أبو سعيد
- الخدري
- لا يتوارث أهل ملئتين - عبدالله بن عمرو
- لا يجتمع غبار في سبيل الله، ودخان جهنم
- أبو هريرة
- لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا
- الموطن - أنس بن مالك
- لا يجوز ولد والده - أبو هريرة

- لا یجعلن أحدکم للشیطان فی نفسه جزءاً -
عبدالله بن مسعود ٩٣٠
- لا یجلد أحدٌ فوق عشر جلدات، إلا فی حد -
أبو بردة بن نيار ٢٦٠١
- لا یجوز لامرأة فی مالها، إلا بإذن زوجها -
عبدالله بن عمرو ٢٣٨٨
- لا یحتکر إلا خاطيء - معمر بن عبدالله بن
نضلة ٢١٥٤
- لا یحرم الحرام الحلال - ابن عمر ٢٠١٥
- لا یحقر أحدکم نفسه - أبو سعید الخدری .. ٤٠٠٨
- لا یحل بیع مالیس عندک - عبدالله بن عمرو . ٢١٨٨
- لا یحل دم امرئ مسلم إلا فی إحدى ثلاث -
عثمان بن عفان ٢٥٣٣
- لا یحل دم امرئ مسلم یشهد أن لا إله إلا
الله وأني رسول الله - عبدالله بن مسعود ٢٥٣٤
- لا یحل لامرأة أن تحد علی میت فوق ثلاث -
عائشة ٢٠٨٥
- لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر - أبو
هريرة ٢٨٩٩
- لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر أن
تحد علی میت فوق ثلاث - حفصة ٢٠٨٦
- لا یحل للرجل أن یعطی العطیة ثم یرجع فیها -
ابن عباس وابن عمر ٢٣٧٧
- لا یجعلن أحدکم ماشیة رجل بغير إذنه -
عبدالله بن عمر ٢٣٠٢
- لا یحلف عند هذا الخیر عبد - أبو هريرة ٢٣٢٦
- لا یختلجن فی صدرك طعام ضارعت فیہ
نصرانیة هلب الطائی ٢٨٣٠
- لا یخطب الرجل علی خطبة أخیه - ابن عمر ١٨٩٨
- لا یخطب الرجل علی خطبة أخیه - أبو
هريرة ١٨٦٧
- لا یدخل الجنة إلا نفس مسلمة - بشر بن
سجم ١٧٢٠
- لا یدخل الجنة سىء الملكة - أبو بكر
- الصدیق ٣٦٩١
- لا یدخل الجنة مومنٌ خمر - أبو الدرداء ٣٣٧٦
- لا یدخل الجنة من كان فی قلبه مقال حبة من
خردل من كبر - عبدالله بن مسعود ٤١٧٣
- لا یدخل الجنة من كان فی قلبه مقال ذرة من
خردل من كبر - عبدالله بن مسعود ٥٩
- لا یدخل النار إلا شقي - أبو هريرة ٤٢٩٨
- لا یرث الصبی حتی یتهل صارخاً - جابر
ابن عبدالله، والمسور بن مخرمة ٢٧٥١
- لا یرث المسلم الکافر، ولا الکافر المسلم -
أسامة بن زيد ٢٧٢٩
- لا یرجع أحدکم فی هبة، إلا - عبدالله بن
عمرو ٢٣٧٨
- لا یرجع المصدق إلا عن رضا - جریر بن
عبدالله ١٨٠٢
- لا یزال الله یغرس فی هذا الدین غرساً - أبو
عنة الخولانی ٨
- لا یزال طاعة من أمني علی الحق منصورین -
ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٠
- لا یزال لسانک رطباً من ذکر الله - عبدالله بن
بشر ٣٧٩٣
- لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الإفطار -
سهل بن سعد ١٦٩٧
- لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر - أبو
هريرة ١٦٩٨
- لا یزاد الاثر إلا شدة ولا الثناء إلا إدباراً -
أنس بن مالك ٤٠٣٩
- لا یزني الزانی، حین یزني، وهو مؤمن - أبو
هريرة ٣٩٣٦
- لا یزید فی العمر إلا البئر - ثوبان مولى
رسول الله ﷺ ٩٠
- لا یزید فی العمر إلا البئر - ثوبان مولى
رسول الله ﷺ ٤٠٢٢
- لا یسأل الرجل فیم یضرب امرأته -

٥٩٦	ابن عمر	١٩٨٦	الاشعث بن قيس
	- لا يقرأ القرآن الجنب ولا الحائض - ابن		- لا يسمعه جن ولا إنس ولا شجر ولا حجر
٥٩٥	عمر	٧٢٣	إلا شهد له - أبو سعيد الخدري
	- لا يُقَصُّ على الناس إلا أميرٌ - عبدالله بن		- لا يصلح صاع تمر بصاعين - أبو سعيد
٣٧٥٣	عمرو	٢٢٥٦	الخدري
	- لا يقضي القاضي بين اثنين وهو غضبان -		- لا يصلى في أعطان الإبل ويصلى في مراح
٢٣١٦	أبو بكره الثقفي	٧٧٠	الغنم - سيرة بن معبد الجهني
٢٩٨٧	- لا يُقَطَّعُ الأظفار إلا شداً - أم ولد لثيبة		- لا يصلي الإمام في مقامه الذي صلى فيه
	- لا يقطع الخائن ولا المتهم ولا المختلس -	١٤٢٨	المكتوبة - المغيرة بن شعبه
٢٥٩١	جابر بن عبدالله		- لا يعجز أحدكم، إذا دخل مرفقه أن يقول -
	- لا يقولن أحدكم: اللهم اغفر لي إن شئت -	٢٩٩	أبو أمامة الباهلي
٣٨٥٤	أبو هريرة		- لا يقتل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب -
	- لا يقوم أحد من المسلمين وهو حافز -	٦٠٥	أبو هريرة
٦١٩	ثوبان مولى رسول الله ﷺ		- لا يفتسلن أحدكم بأرض فلاه - عبدالله بن
	- لا يقوم أحدكم إلى الصلاة وبه أذى - أبو	٦١٥	مسعود
٦١٨	هريرة	٢٤٤١	لا يُقْتَلُ المؤمنُ - أبو هريرة
	- لا يُلْبَسُ القُمُصُ ولا التَّمَائِمُ - عبدالله بن	٢٧٢	- لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - ابن عمر
٢٩٢٩	عمر		- لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - أسامة بن عمير
٣٩٨٢	- لا تُذَنَّقُ المؤمن من جُحُرِ مَرتين - أبو هريرة ..	٢٧١	الهلالي
	- لا يمسح أحدكم يده حتى يلعقها - جابر بن		- لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أبو بكره
٣٢٧٠	عبدالله	٢٧٤	الثقفي
٣٦١٧	- لا يمش أحدكم في نعل واحد - أبو هريرة ...	٢٧٣	- لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أنس بن مالك
	- لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة - ابن		- لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً ولا صلاة -
٢٣٣٧	عباس	٤٩	حذيفة بن اليمان
	- لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة في		- لا يقبل الله من مشرك، أشرك بعدما أسلم -
٢٣٣٦	جداره - عكرمة بن سلمة	٢٥٣٦	معاوية بن حيدة
٢٤٧٨	- لا يمنع أحدكم فضل ماء - أبو هريرة		- لا يقطع رجل حق امرئ مسلم بيمينه - أبو
٢٤٧٩	- لا يمنع فضل الماء - عائشة	٢٣٢٤	أمامة الحارثي
	- لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره -	٢٦٦١	- لا يُقْتَلُ بالولد الوالدُ - ابن عباس
١٦٩٦	عبدالله بن مسعود		- لا يُقْتَلُ مؤمنٌ بكافر، ولا ذو عهد في عهده -
١٦٠٣	- لا يموت لرجل ثلاثة من الولد - أبو هريرة ..	٢٦٦٠	ابن عباس
	- لا يموتن أحدٌ منكم إلا وهو يُحَسِّنُ الظنَّ	٢٦٥٩	- لا يُقْتَلُ شليمٌ بكافر - عبدالله بن عمرو
٤١٦٧	باله - جابر بن عبدالله	٢٦٦٢	- لا يُقْتَلُ الوالدُ بالولد - عمر بن الخطاب
	- لا ينبغي للمؤمن أن يذلل نفسه - حذيفة بن		- لا يقرأ الجنب والحائض شيئاً من القرآن -

٢٩١٩	الحمد - جابر بن عبدالله	٤٠١٦	اليمان
٢٩٢٠	- لبيك إله الأحق لبيك - أبو هريرة	- لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش - صفته	٤٠٦٤
٢٩١٧	- لبيك بعمرة وحجة معا - أنس بن مالك	- لا ينصرف حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا -	٥١٤
٢٩٦٨	- لبيك بعمرة وحجة - أنس بن مالك	أبو سعيد الخدري	
- لتأخذ أمتي تشكها فإني لا أدري لعلي لا		- لا ينظر الله إلى رجل جامع امرأته في دبرها -	١٩٢٣
٣٠٢٣	ألقاهم - جابر بن عبدالله	أبو هريرة	
- لتتبعن منه من كان قبلكم باعًا بياح - أبو هريرة		- لا يتقرؤ أحد حتى يكون آخر عهده بالبيت -	٣٠٧٠
٣٩٩٤	هريرة	ابن عباس	
١٤٧٩	- لتكن عليكم السكينة - أبو موسى الأشعري	- لا يورد الممرض على المصح - أبو هريرة	٣٥٤١
- لتتقون كما يتقى الثمر من أغفاله - أبو هريرة		- لأبلغن أو لأبلين في أبي أمانة غدرا - يحيى	٣٤٩٢
٤٠٣٨	هريرة	ابن أسدين زرارة	
١٥٥٤	اللحد لنا، والشق لغيرنا - ابن عباس	- لأعلمن أقواتا من أمتي باتون يوم القيامة بحسنات - ثوبان مولى رسول الله ﷺ	٤٢٤٥
- اللحد لنا، والشق لغيرنا - جرير بن عبدالله البجلي		- لأن أشتع مجاهدا في سبيل الله - معاذ بن أنس الجهني	٢٨٢٤
١٥٥٥		- لأن أمشي على جمره أو سيف، أو أخصف نعلي برجلي، أحب إلي - عتبة بن عامر	١٥٦٧
- لدغت النبي ﷺ عقرب وهو في الصلاة		- لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي الجبل - الزبير	١٨٣٦
١٢٤٦	فقال: لعن الله العقرب - عائشة	ابن العوام	
- لرباط يوم في سبيل الله، من وراء عورة المسلمين - أبي بن كعب		- لأن يجلس أحدكم على جمره تحرقه خير له من أن يجلس على قبر - أبو هريرة	١٥٦٦
٢٧٦٨	- لزوال الدنيا أهون على الله من قتل مؤمن - البراء بن عازب	- لأن يمتلئ جوف الرجل قبيحا - أبو هريرة	٣٧٥٩
٢٦١٩	- لسقط أقدامه بين يدي أحب إلي من - أبو هريرة	- لأن يمنح أحدكم أخاه أرضه، خير له - ابن عباس	٢٤٥٧
١٦٠٧	لشبر في الجنة خير من الأرض وما عليها - أبو سعيد الخدري	- لأن يمنح أحدكم أخاه، خير له من أن يأخذ عليها أجرا - ابن عباس	٢٤٦٢
٤٣٢٩	أبو سعيد الخدري	- ليس رسول الله ﷺ الصوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك	٣٣٤٨
- لعلك غششت - أبو الحمراء مولى النبي ﷺ		- ليس رسول الله ﷺ الصوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك	٣٥٥٦
- لعلكم ستدركون أقواتا يصلون الصلاة لغير وقتها - عبدالله بن مسعود		- لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك -	٢٩١٨
١٢٥٥	- لعن الله الشارق، يرقق اليضة فتقطع يده - أبو هريرة	ابن عمر	
٢٥٨٣	أبو هريرة	- لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن	
- لعن الله الواصلة والمستوصلة - أسماء بنت أبي بكر			
١٩٨٨	- لعن الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجمعوا فباعوها - ابن عباس		
٣٣٨٣	- لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له - ابن عباس		
١٩٣٤	ابن عباس		

- لمن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له - ١٩٣٥
علي بن أبي طالب
- لعن رسول الله ﷺ الواشمات
والمستوشمات والمتمصصات - عبدالله بن
مسعود ١٩٨٩
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - ابن
عباس ١٥٧٥
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - أبو
هريرة ١٥٧٦
- لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - حسان
ابن ثابت ١٥٧٤
- لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة - أنس
ابن مالك ٣٣٨١
- لعن رسول الله ﷺ من فرق بين الوالدة
وولدها - أبو موسى الأشعري ٢٢٥٠
- لعن الله على الراشي والمرثي - عبدالله بن
عمر ٢٣١٣
- لعنت الخمر على عشرة أوجوه - ابن عمر ٣٣٨٠
- لغدوة أو روضة في سبيل الله خير من الدنيا
وما فيها - أنس بن مالك ٢٧٥٧
- لقد أوديت في الله وما يؤذى أحد - أنس بن
مالك ١٥١
- لقد توفي النبي ﷺ وما في بيبي من شيء -
عائشة ٣٣٤٥
- لقد جمع لي رسول الله ﷺ أبويه يوم أحد -
الزبير بن العوام ١٢٢
- لقد خشيت أن يطول بالناس زمان - ابن
عباس ٢٥٥٣
- لقد رأيت رسول الله ﷺ يذبح أضحية بيده -
أنس بن مالك ٣١٥٥
- لقد رأيتنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره
في اليوم الحار - أبو الدرداء ١٦٦٣
- لقد رأيتنا مع رسول الله ﷺ يوم الحديبية،
وأصابتنا سماء - أمامة بن عمير ٩٣٦
- لقد رأيته في ثوب رسول الله ﷺ
فأحبه عنه - عائشة ٥٣٩
- لقد رأيته سابع سبعة مع رسول الله ﷺ مائتا
طعام - عتبة بن غزوان ٤١٥٦
- لقد رأيته مع رسول الله ﷺ بنيت بيتا - ابن
عمر ٤١٦٢
- لقد رأينا رسول الله ﷺ يصلي في الثعلين
والخفين - عبدالله بن مسعود ١٠٣٩
- لقد رد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون
التبيل - سعد بن أبي وقاص ١٨٤٨
- لقد رهن رسول الله ﷺ درعه عند يهودي -
أنس بن مالك ٢٤٣٧
- لقد سأل الله باسمه الأعظم - بريدة بن
الحصيب ٣٨٥٧
- لقد سألت عتيقا، وإنه ليسر علي من يسره
الله عليه - معاذ بن جبل ٢٩٧٣
- لقد عذت بمعاذ - عائشة ٢٠٣٧
- لقد فتحت لها أبواب السماء - وائل بن
حجر ٣٨٠٢
- لقد قلت منذ قُمتُ عنك أربع كلمات -
جويرية بنت الحارث ٣٨٠٨
- لقد كان رسول الله ﷺ يضع رأسه في حجري
وأنا حائض - عائشة ١٣٤
- لقد كان يأتي آل محمد ﷺ الشهر -
عائشة ٤١٤٥
- لقد كنا نرفع الكراع فيأكله رسول الله ﷺ -
عائشة ٣٣١٣
- لقد نزلت آية الرجم، ورضاعة الكبير عشرا -
عائشة ١٩٤٤
- لقد هممت أن أمر بالصلاة فتقام، ثم أمر
رجلا فيصلي بالناس - أبو هريرة ٧٩١
- لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو سعيد
الخلدري ١٤٤٥
- لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو هريرة ١٤٤٤

٥٦	عمر بن العاص	- لقنوا موتاكم : لا إله إلا الله الحليم الكريم -
	- لم يحترم رسول الله ﷺ إلا في ذي القعدة -	عبدالله بن جعفر ١٤٤٦
٢٩٩٦	ابن عباس	- لك أجران : أجر الشكر وأجر العلانية - أبو هريرة ٤٢٢٦
	- لم يحترم رسول الله ﷺ عمرة إلا في ذي القعدة - عائشة ٢١٩٨	- لك في بيتك شيء؟ - أنس بن مالك ١٧٤٥
٢٩٩٧	- لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث - عبدالله بن عمرو ١٣٤٧	- لكل نبي حوارى، وإن حوارى الزبير - جابر ابن عبدالله ١٢٢
	- لم يكن ثوب أحب إلى رسول الله ﷺ من القميص - أم سلمة ٣٥٧٥	- لكل نبي دعوة مستجابة - أبو هريرة ٤٣٠٧
	- لم يكن رسول الله ﷺ يستلم من أركان البيت إلا الركن الأسود - عبدالله بن عمر ٢٩٤٦	- لكل نبي رفيق في الجنة - أبو هريرة ١٠٩
	- لم يكن رسول الله ﷺ يفتح في الشراب - ابن عباس ٣٤٣٠	- لكم كذا وكذا - عائشة ٢٦٣٨
	- لم يكن رسول الله ﷺ يفتح في طعام ولا شراب - ابن عباس ٣٢٨٨	- لكن حمزة لا يواكبه - ابن عمر ١٥٩١
	- لم يكن القصص في زمن رسول الله ﷺ - ابن عمر ٣٧٥٤	- للشهيد عند الله بيتٌ خصّال - المقدام بن معديكرب ٢٧٩٩
	- لما أتى عبدالله بن مسعود جمره العقبة، استقبله الوادي - عبدالرحمن بن يزيد ٣٠٣٠	- للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن - أبو هريرة ٥٥٥
	- لما أخذوا في غسل النبي ﷺ ناداهم مناد من الداخل - بريدة بن الحصيب ١٤٦٦	- للمسلم على المسلم أربع خلال - أبو مسعود الأنصاري ١٤٣٤
	- لما أرادوا أن يحضروا لرسول الله ﷺ بعثوا إلى أبي عبيدة بن الجراح - ابن عباس ١٦٢٨	- للمسلم على المسلم ستة بالمعروف - علي ابن أبي طالب ١٤٣٣
	- لما استعملني رسول الله ﷺ على الطائف عثمان بن أبي العاص ٣٥٤٨	- لله أشد أذنًا إلى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به - فضالة بن عبيد ١٣٤٠
	- لما أسلم عمر بن جابر - ابن عباس ١٠٣	- لله أفرح بتوبة عبده من رجل أضل داحلته بفلاة - أبو سعيد الخدري ٤٢٤٩
	- لما أطمأن رسول الله ﷺ عام الفتح طاف على بعيره - صفية بنت شيبة ٢٩٤٧	- لله ما أخذ وله ما أعطى، وكل شيء عنده إلى أجل مسمى - أسامة بن زيد ١٥٨٨
	- لما افتتح رسول الله ﷺ خير - أنس بن مالك ٢٤٦٩	- لم تكن نرى الصفرة والكدرة شيئًا - أم عطية ٦٤٧
	- لما بعثه رسول الله ﷺ إلى مكة، نهاه عن شئف ما لم يضمن - عتاب بن أسيد ٢١٨٩	- لم يبق من الدنيا إلا بلاء وفتنه - معاوية بن أبي سفيان ٤٠٣٥
	- لما تاب الله عليه خمر ساجداً - كعب بن مالك ١٣٩٣	- لم ير للمتحابين مثل النكاح - ابن عباس ١٨٤٧
		- لم يُرخص النبي ﷺ لأحد بيت بمكة، إلا للعباس، من أجل السفاية - ابن عباس ٣٠٦٦
		- لم يزل أمر بني إسرائيل معتدلاً - عبدالله بن

- لعائشة - عائشة ١٩٧٢
 - لما مات رسول الله ﷺ اختلقوا في اللحد ١٥٢٣
 والشق - عائشة ١٥٥٨
 - لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذي مات فيه - عائشة ١٢٣٢
 - لما نزل عذري قام رسول الله ﷺ على المنبر - عائشة ٢٥٦٧
 - لما نزلت: ﴿فسبح باسم ربك العظيم﴾ قال لنا رسول الله ﷺ اجعلوها في ركوعكم - عقبة بن عامر الجهني ٨٨٧
 - لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة في الرُّبَا - عائشة ٣٣٨٢
 - لما ولي عمر بن الخطاب، خطب الناس فقال: إن رسول الله ﷺ أذن لنا في المتعة ثلاثاً - ابن عمر ١٩٦٣
 - لن تقول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له النار - ابن عمر ٢٣٧٣
 - لها أجران: أجر الصدقة وأجر القرابة - زينب امرأة عبدالله ١٨٣٤
 - لها ما حملت في بطونها، ولنا ما غير - أبو سعيد الخدري ٥١٩
 - اللهم! إني أعوذ بك من الجوع - أبو هريرة ٣٣٥٤
 - اللهم جعلة لا رياء فيها ولا شفعة - أنس بن مالك ٢٨٩٠
 - لو أخفأتم حتى تبلغ خطاياكم السماء - أبو هريرة ٤٢٤٨
 - لو أمرت أحداً أن يسجد لأحد، لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها - عائشة ١٨٥٢
 - لو أن أحدكم إذا أتى امرأته قال: اللهم جنبي الشيطان - ابن عباس ١٩١٩
 - لو أن أحدكم، إذا نزل منزلاً قال: أعوذ بكلمات الله التامة - خولة بنت حكيم ٣٥٤٧
 - لو أن الله عذب أهل سمواته وأهل أرضه لعذبهم وهو غير ظالم لهم - زيد بن ثابت ... ٧٧
 - لما توفي عبدالله بن أبي، جاء ابنه إلى النبي ﷺ فقال - ابن عمر ١٥٢٣
 - لما توفي القاسم ابن رسول الله ﷺ قالت خديجة - الحسين بن علي ١٥١٢
 - لما توفي النبي ﷺ كان بالمدينة رجل يلحد وآخر يصرح - أنس بن مالك ١٥٥٧
 - لما جاء علي بن أبي طالب مهنا، البصرة - عديسة بنت أهبان ٣٩٦٠
 - لما جاء بالوليد بن عقبة إلى عثمان - حصين ابن المنذر ٢٥٧١
 - لما رفع رسول الله ﷺ رأسه من صلاة الصبح قال: اللهم أنح الوليد بن الوليد - أبو هريرة ١٢٤٤
 - لما غسل النبي ﷺ ذهب يلتصق منه ما يلتصق من السيت، فلم يجده - علي بن أبي طالب ١٤٦٧
 - لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله ١٠٠٨
 - لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله ٢٩٦٠
 - لما فرغ سليمان بن داود من بناء بيت المقدس، سأل الله ثلاثاً - عبدالله بن عمرو ١٤٠٨
 - لما قبض رسول الله ﷺ، وأبو بكر عند امرأته - عائشة ١٦٢٧
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة، وهو عروس بصفية بنت حيي - عائشة ١٩٨٠
 - لما قدم النبي ﷺ المدينة، انجفل الناس قلعة - عبدالله بن سلام ٣٢٥١
 - لما قُيِّم النبي ﷺ المدينة كانوا من أحبب الناس ثلثاً - ابن عباس ٢٢٢٣
 - لما كان ليلة أُشري برسول الله ﷺ لقي إبراهيم وموسى - عبدالله بن مسعود ٤٠٨١
 - لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله ﷺ المدينة - أنس بن مالك ١٦٣١
 - لما كبرت سودة بنت زمعة وهبت يومها

٧٩٦	الفجر لأثرهما ولو حيا - عائشة	لو أن أهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند
	- لو يعلمون ما في الصف الأول لكانت قرعة -	أهله لسادوا به أهل زمانهم - عبدالله بن
٩٩٨	أبو هريرة	٢٥٧ مسعود
	- لولا أن أشق على أمتي لأخرت صلاة	- لو أن لابن آدم واديين من مال - أبو هريرة ...
٦٩١	العشاء إلى ثلث الليل - أبو هريرة	- لو أنكم تولكتم على الله حق توكله - عمر بن
	- لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك	الخطاب
٢٨٧	عند كل صلاة - أبو هريرة	- لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم
	- لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير	كثيرا - أنس بن مالك
٦٩٠	العشاء - أبو هريرة	- لو خرجتم إلى ذودنا - أنس بن مالك
	- لولا أن الكلاب أئمة من الأمم لأمرت بقتلها	- لو شاء رب هذه الصدقة تصدق بأطيب منها -
٣٢٠٥	عبدالله بن مغفل	عوف بن مالك الأشجعي
	- لي الواجد يحل عرضه وعقوبته - الشريد بن	- لو طعنت في فخذها لأجرك - حماد بن
٢٤٢٧	سويد الثقفي	سلمة
	- ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم - ابن	- لو غسل جسده وترك رأسه، حيث أصابه
٧٢٦	عباس	الجراح - عطاء بن أبي رباح
٤٠٦٣	ليؤم هذا البيت جيش يغزوه - حفصة	- لو كنت استقبلت من أمري ما استدبرت ما
٢٢٧٨	ليأتين على الناس زمان - أبو هريرة	غسل النبي ﷺ غير نساؤه - عائشة
٢٩٤٤	ليأتين هذا الحجر يوم القيامة - ابن عباس	- لو كنت راجعا أحدا بغريبتك، لرجعت فلاة -
٣٢٦٦	ليأكل أحدكم يمينه - أبو هريرة	ابن عباس
	- ليشر المشاءون في الظلم إلى المساجد بنور	- لو كنت مستخلفا أحدا عن غير مشورة -
٧٨٠	تام يوم القيامة - سهل بن سعد الساعدي	علي بن أبي طالب
٢٣٣	ليبلغ الشاهد الغائب - أبو بكره الثقفي	- لو كنت محت عليه يديك أجزأك - علي بن
٢٣٥	ليبلغ شاهدكم غائبكم - ابن عمر	أبي طالب
	- ليتخذ أحدكم قلبا شاكرا، ولسانا ذاكرا -	- لو لم أحتضنه لحن إلى يوم القيامة - أنس بن
١٨٥٦	ثوبان مولى رسول الله ﷺ	مالك
	- ليخرجن قوم من النار بشفاعتي يسمون -	- لو لم يبق من الدنيا إلا يوم - أبو هريرة
٤٣١٥	عمران بن الحصين	- لو يعطي الناس بدعواهم، ادعى ناس - ابن
	- ليدخلن الجنة، بشفاعة رجل من أمتي أكثر	عباس
٤٣١٦	من بني تميم - عبدالله بن أبي الجندباء	- لو يعلم أحدكم ما في الوحدة - ابن عمر
	- ليس بك على أهلك هوان، إن شئت سمعت	- لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي
١٩١٧	لك - أم سلمة	أخيه، معترضا في الصلاة - أبو هريرة
	- ليس بين العبد والشرك إلا ترك الصلاة -	- لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي أخيه
١٠٨٠	أنس بن مالك	وهو يصلي - أبو جهم الأنصاري
	- ليس الزهادة في الدنيا بتحريم الحلال - أبو	- لو يعلم الناس ما في صلاة العشاء وصلاة

- ذر الغفاري ٤١٠٠
 - ليس شيء أكرم على الله سبحانه من الدعاء -
 أبو هريرة ٣٨٢٩
 - ليس شيء من الإنسان إلا يبلى إلا عظمًا -
 أبو هريرة ٤٢٦٦
 - ليس على المختلس قطع - عبدالرحمن بن
 عوف ٢٥٩٢
 - ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه
 صلقة - أبو هريرة ١٨١٢
 - ليس عليها غسل حتى تنزل - حولة بن حكيم
 ٦٠٢
 - ليس الغني عن كثرة العرض - أبو هريرة ٤١٣٧
 - ليس في المأكل حق سوى الزكاة - فاطمة بنت
 قيس ١٧٨٩
 - ليس في النوم تفريط، إنما التفريط في اليقظة -
 أبو قتادة الأنصاري ٦٩٨
 - ليس فيما دون خمس ذود صدقة - جابر بن
 عبدالله ١٧٩٤
 - ليس فيما دون خمس من الإبل صدقة - أبو
 سعيد الخدري ١٧٩٩
 - ليس فيه وضوء، إنما هو منك - طلق بن علي
 الحنفي ٤٨٣
 - ليس لقاتل ميراث - عمر بن الخطاب ٢٦٤٦
 - ليس من البر الصيام في السفر - ابن عمر ١٦٦٥
 - ليس من البر الصيام في السفر - كعب بن
 عاصم ١٦٦٤
 - ليس منا من شق الجيوب وضرب الخدود -
 عبدالله بن مسعود ١٥٨٤
 - ليس منا من غش - أبو هريرة ٢٢٢٤
 - ليس هذا لكم يسوق - أبو أسيد الساعدي ٢٢٣٣
 - ليس شيء نامن من أمتي الخمر يسمونها - أبو
 مالك الأشعري ٤٠٢٠
 - ليضم عنها الولي - جابر بن عبدالله ٢١٣٣
 - ليقتل موتاكم المأمونون - عبدالله بن عمر ١٤٦١
 - يقرآن القرآن ناس من أمتي - ابن عباس ١٧١
- ليلة الضيف واجبة فإن أصبح بفنائه -
 المقدم بن معديكرب ٣٦٧٧
 - ليتهم أقوام عن ودعهم الجماعات، أو
 ليتخمن الله على قلوبهم - ابن عباس، وابن
 عمر ٧٩٤
 - ليتهم أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء
 أو لا ترجع أبصارهم - جابر بن سمرة ١٠٤٥
 - ليتهم رجال عن ترك الجماعة، أو لأحرقن
 بيوتهم - أسامة بن زيد ٧٩٥
- م**
- المؤذن يغفر له مدى صوته، ويستغفر له كل
 رطب ويابس أبو هريرة ٧٢٤
 - المؤذنون أطول الناس أعمارًا يوم القيامة -
 معاوية بن أبي سفيان ٧٢٥
 - المؤمن إذا اشتوى الولد في الجنة - أبو
 سعيد الخدري ٤٣٣٨
 - المؤمن أكرم على الله، عز وجل من بعض
 ملائكة - أبو هريرة ٣٩٤٧
 - المؤمن الذي يخالط الناس - ابن عمر ٤٠٣٢
 - المؤمن القوي خير وأحب إلى الله - أبو
 هريرة ٧٩
 - المؤمن القوي خير وأحب إلى الله من
 المؤمن الضعيف - أبو هريرة ٤١٦٨
 - المؤمن من أئمة الناس على أموالهم
 وأنفسهم - فضالة بن عبيد ٣٩٣٤
 - المؤمن يأكل في معنى واحد، والكافر يأكل
 في سبعة أمعاء - أبو موسى الأشعري ٣٢٥٨
 - المؤمن يأكل في معنى واحد، والكافر يأكل
 في سبعة أمعاء - أبو هريرة ٣٢٥٦
 - المؤمن يموت بعرق الجبين - بريدة بن
 الحصيب ١٤٥٢
 - ما أباح لنا رسول الله ﷺ، ولا أبو بكر، ولا
 عمر في شيء ما أباحوا في الصلاة على
 الميت - جابر بن عبدالله ١٥٠١

- ٤١٣٢ - ما أحب أن أجد عندي ذباً - أبو هريرة
 - ما أحب أكثر من الزبا إلا كان عاقبة أمره -
 ٢٢٧٩ ابن مسعود
 - ما أخز الولد والوالد فهو لعبت من كان -
 ٢٧٣٢ عبدالله بن عمرو
 - ما أحسن هذا؟ - ابن عباس
 ٢٥٩٧ - ما إنحالك سرقت - أبو المنذر مولى أبي ذر ..
 - ما أخذ في أكمامه فاحتمل، فثمنه ومثله معه -
 ٢٥٩٦ عبدالله بن عمرو
 - ما أخطأني ابن مسعود عشية خميس إلا أتته
 ٢٣ فيه - عمرو بن ميمون
 - ما أدع بعدي فتنة أضرب على الرجال من
 النساء - أسامة بن زيد
 ٣٩٩٨ - ما أردت بها؟ - يزيد بن ركانة
 ٢٠٥١ - ما أرى الأمر إلا أعجل من ذلك - عبدالله بن
 عمرو
 ٤١٦٠ - ما استأذ المومن بعد تقوى الله خيراً له من
 زوجة صالحة - أبو أمامة الباهلي
 ١٨٥٧ - ما أسكر كثيره فقليله حرام - جابر بن عبدالله
 ٣٣٩٣ - ما أسلم أحد في اليوم الذي أسلمت فيه -
 سعد بن أبي وقاص
 ١٣٢ - ما أصابني شيء، منها، إلا وهو مكتوب عليّ -
 أم سلمة
 ٣٥٤٦ - ما أصبت بحدّ فكل - عدي بن حاتم
 ٣٢١٤ - ما أصبح في آل محمد إلا مدُّ من طعام -
 عبدالله بن مسعود
 ٤١٤٨ - ما أظلمت إذ كان جائعاً أو ساعياً - عباد بن
 شريح
 ٢٢٩٨ - ما أطيب وأطيب ريحك. ما أعظمك -
 عبدالله بن عمرو
 ٣٩٣٢ - ما أغشيك؟ لقد دخلت به الجنة - عائشة
 ٣٦٦٨ - ما أعلم رسول الله ﷺ رأى شاة سبيلاً -
 أنس بن مالك
 ٣٣٠٩ - ما أقلت الغبراء ولا أظلت الخضراء -
- ١٥٦ عبدالله بن عمرو
 - ما أكل النبي ﷺ على خوان، ولا في
 ٣٢٩٢ مشكّبة - أنس بن مالك
 - ما ألقى البحر أو جزر عنه فكلّوه - جابر بن
 ٣٢٤٧ عبدالله
 - ما أمرتكم به فخذوه، وما نهيتكم عنه فانتهوا -
 أبو هريرة
 ١ - ما أنا والدنيا إنما أنا والدنيا كراكب استظل -
 عبدالله بن مسعود
 ٤١٠٩ - ما أنزل الله داء، إلا أنزل له دواء - عبدالله بن
 مسعود
 ٣٤٣٨ - ما أنزل الله داء، إلا أنزل له شفاء - أبو هريرة
 ٣٤٣٩ - ما أنعم الله على عبد نعمة فقال: الحمد لله -
 أنس بن مالك
 ٣٨٠٥ - ما أنهر الدم، وذكر اسم الله - رافع بن خديج
 ٣١٧٨ - ما بال أحدكم يقوم مستقبله يعني ربه فيتتبع
 ١٠٢٢ أمامه؟ - أبو هريرة
 - ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء -
 أنس بن مالك
 ١٠٤٤ - ما بال أقوام يلعبون بحدود الله - أبو موسى
 ٢٠١٧ الأشعري
 - ما بعث الله نبياً إلا راعي غنم - وأنا كنت
 ٢١٤٩ أراعها لأهل مكة - أبو هريرة
 - ما بقي أحد من الناس أعلم به مني، هو من
 ١٤١٦ أثل الغابة - سهل بن سعد
 ١٠١١ - ما بين المشرق والمغرب قبله - أبو هريرة ...
 - ما بين ناحيتي حوضي كما بين صنعاء
 ٤٣٠٤ والمدنية - أنس بن مالك
 - ما ترك رسول الله ﷺ ديناراً ولا درهمًا -
 عائشة
 ٢٦٩٥ - ما تشال عنه؟ - المغيرة بن شعبه
 ٤٠٧٣ - ما نسوم هذه؟ - العباس بن عبد المطلب ..
 ١٩٣ - ما تشتهي؟ - ابن عباس
 ٣٤٤٠ - ما تصدق أحد بصدقة من طيب، ولا يقبل

- ١٨٤٢ الله إلا الطيب - أبو هريرة
- ما تصنعون بمحافلكم - ظهير بن رافع
- ٢٤٥٩ الأنصاري
- ما تعدون من شهد بدراً فيكم؟ - رافع بن خديج
- ١٦٠ خديج
- ما تغنيث ولا تمنيت ولا مسبت ذكرى
- بيمينى منذ بايعت بها رسول الله ﷺ - عثمان
- ٣١١ ابن عفان
- ما تقولون في الصلاة؟ - أبو هريرة
- ٣٨٤٧ ما تقولون في الشهادتين؟ - أبو هريرة
- ٢٨٠٤ ما تقولون في هذا الرجل لهذا خير من ملء الأرض مثل هذا - سهل بن سعد الساعدي
- ٤١٢٠ ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذكر - أبو هريرة
- ٨٠٠ ما جلس قوم مجلساً يذكرون الله فيه - أبو هريرة وأبو سعيد الخدري
- ٣٧٩١ ما حسدكم اليهود على شيء ما حسدكم على أمين - ابن عباس
- ٨٥٧ ما حسدكم اليهود على شيء ما حسدكم على السلام والتأمين - عائشة
- ٨٥٦ ما حق امرئ مسلم أن يبيت ليلتين - ابن عمر
- ٢٦٩٩ ما حق امرئ مسلم يبيت ليلتين، وله شيء يوصي به - ابن عمر
- ٢٧٠٢ ما حملك على ذلك؟ - ابن عباس
- ٢٠٦٥ ما دعي رسول الله ﷺ إلى لحم قط إلا أجاب أبو الدرداء
- ٣٣٠٦ ما رني رسول الله ﷺ يأكل متكاً قط - عبدالله بن عمرو
- ٢٤٤ ما رأى رسول الله ﷺ رغيماً محوَّراً - أنس
- ٣٣٣٧ ابن مالك
- ما رأيت أجمل من رسول الله ﷺ مترجلاً، في حلة حمراء - البراء بن عازب
- ٣٥٩٩ ما رأيت أحداً أشبه صلاة برسول الله ﷺ من
- ٨٢٧ فلان - أبو هريرة
- ما رأيت أحداً أشد عليه الوجع من رسول الله ﷺ - عائشة
- ١٦٢٢ ما رأيت رسول الله ﷺ أكل على خوان، حتى مات - أنس بن مالك
- ٣٢٩٣ ما رأيت رسول الله ﷺ يخرج من غائط قط إلا مسح ماء - عائشة
- ٣٥٤ ما رأيت رسول الله ﷺ صام العشر قط - عائشة
- ١٧٢٩ ما رأيت رسول الله ﷺ ما أولم على شيء من نسائه ما أولم على زينب - أنس بن مالك
- ١٩٠٨ ما رأيت رسول الله ﷺ يسب أحداً - عائشة
- ٣٥٥٤ ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي في شيء من صلاة الليل إلا قائماً - عائشة
- ١٢٢٧ ما رُفِعَ إلى رسول الله ﷺ شيء في القضاة إلا أمر فيه بالعفو - أنس بن مالك
- ٢٦٩٢ ما رُفِعَ من بين يدي رسول الله ﷺ فصل شواء قط - أنس بن مالك
- ٣٣١٠ ما زال جبرئيل يوصيني بالجار - أبو هريرة
- ٣٦٧٤ ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت - عائشة
- ٣٦٧٣ ما مثل رسول الله ﷺ عمن قدم شيئاً قبل شيء - عبدالله بن عباس
- ٣٠٤٩ ما ساء عمل قوم قط إلا زخرفوا مساجدهم - عمر بن الخطاب
- ٧٤١ ما شأنكم؟ - النواصم بن سميان الكلابي
- ٤٠٧٥ ما شيع آل محمد ﷺ من خير الشيعر حتى قبض - عائشة
- ٣٣٤٦ ما شيع آل محمد ﷺ منذ قبموا المدينة - عائشة
- ٣٣٤٤ ما شيع نبي الله ﷺ ثلاثة أيام تباعاً - أبو هريرة
- ٣٣٤٣ ما صف صفوف ثلاثة من المسلمين على ميت إلا أوجب - مالك بن هيرة الشامي
- ١٤٩٠

ما كسب الرَّجُلُ كَسْبًا أَهْلِيًّا مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ -	ما صمنا على عهد رسول الله ﷺ تسعًا
٢١٢٨ المقدم بن مَعْدِيكَرِب	وعشرين - أبو هريرة ١٦٥٨
ما كنا نَقْل ولا نَقْدِي إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ -	ما ضُرَّ أَهْلُ هَذِهِ لَوْ اتَّصَعُوا بِأَهْلِهَا - سلمان
١٠٩٩ سهل بن سعد الساعدي	الفارسي ٣٦١١
ما كنت أَدِي مِنْ أَقْمَعْتِ عَلَيْهِ الْحَدَّ، إِلَّا شَارِبَ	ما ضرب رسول الله ﷺ خَادِمًا لَهُ، وَلَا امْرَأَةً -
٢٥٦٩ الخمر - علي بن أبي طالب	عائشة ١٩٨٤
ما كُنْتُ أَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بَكَ مَا أَرَى أَنْجُدَ	ما ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُنَى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا
٣٠٧٩ شاة؟ - كعب بن عجرة	الجدل - أبو أمامة الباهلي ٤٨
ما كنت أَلْفِي أَوْ أَتَقِي النَّبِيَّ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ	ما عاب رسول الله ﷺ طَاعِمًا قَطُّ - أبو هريرة
١١٩٧ إِلَّا وَهُوَ نَائِمٌ عِنْدِي - عائشة	ما على أحدكم إِنْ وَجَدَ سَعَةً، أَنْ يَتَخَذَ ثَوْبَيْنِ
٢٩٦٣ مَا لَكَ؟ أَتَفْتِسُّ؟ - عائشة	لِجُمُعَةٍ - عائشة ١٠٩٦
٢٦٨٠ مَا لَكَ؟ - علي بن الرُّجُل - عبدالله بن عمرو	ما على أحدكم لَوْ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ،
ما لك ولها؟ معها الحذاء والسَّقاء - زيد بن	سوى ثوب مهنته - عبدالله بن سلام ١٠٩٥
٢٥٠٤ خالد الجهني	ما عمل ابن آدم يَوْمَ الْحَرَمِ إِلَّا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ -
ما لك ولهذا النوم هذه نومة يكرهها الله -	عائشة ٣١٢٦
٣٧٢٣ طهفة بن قيس الغفاري	ما عندي ما أعطيك - أبو هريرة ٣٨٣١
٣٢٠٠ ما لهم وللكلاب؟ - عبدالله بن مُثَنَّل	ما غرت على امرأة قط، ما غرت على
ما مثل الدنيا في الآخرة إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ -	خَدِيجَةَ - عائشة ١٩٩٧
٤١٠٨ المستورد بن شداد	ما قبض نبي إِلَّا دَفِنَ حَيْثُ يَقْبِضُ - ابن
ما مرت ليلة أسري بي بملا من الملائكة إِلَّا	عباس ١٦٢٨
٣٤٧٧ كلهم يقول لي - ابن عباس	ما قصرت وما نسيت - ابن عمر ١٢١٣
ما المسؤول عنها بأعلم من السائل - أبو	ما قُطِعَ مِنَ الْبَهْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ - ابن عمر ٣٢١٦
٦٤ هريرة	ما كان شيء على عهد رسول الله ﷺ إِلَّا وَقَدْ
ما المسؤول عنها بأعلم من السائل - أبو	رأيت - قيس بن سعد ١٣٠٣
٤٠٤٤ هريرة	ما كان الفحش في شيء قط إِلَّا شَانَهُ - أنس
ما ملا أحمي وعاء شراً من بطن - المقدم بن	ابن مالك ٤١٨٥
٣٣٤٩ معديكرب	ما كان لرسول الله ﷺ إِلَّا مُؤَدَّنٌ وَاحِدٌ، إِذَا
ما من أحد لا يؤدي زكاة ماله إِلَّا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ	خَرَجَ أَذُنٌ، وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ - السائب بن يزيد ١١٣٥
١٧٨٤ القيامة - عبدالله بن مسعود	ما كان من صدق أو حياء أو هبة قبل عصمة
ما من أحد يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا زَوْجُهُ اللَّهُ -	النكاح فهو لها - عبدالله بن عمرو بن العاص
٤٣٣٧ أبو أمامة الباهلي	ما كان من ميراث قُيِّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ
ما من أربعين من مؤمن يشفعون لمؤمن إِلَّا	على قسمة الجاهلية - عبدالله بن عمر ٢٧٤٩
١٤٨٩ شفّعهم الله - كريب مولى عبدالله بن عباس	ما كانت هذه ثَمَانٌ فِيمَنْ يُقَاتَلُ - حنظلة
ما من أيام الدنيا أيام أحب إلى الله سبحانه	الكاتب ٢٨٤٢

- ١٤٢٤ حسنة - عبادة بن الصامت
 - ما من عبد يقول في صباح كل يوم ومساء -
 ٣٨٦٩ عثمان بن عفان
 - ما من غازية تغزو في سبيل الله - عبدالله بن عمرو
 ٢٧٨٥
 - ما من غني ولا فقير إلا وذو يوم القيامة - أنس ابن مالك
 ٤١٤٠
 - ما من قلب إلا بين إصبعين من أصابع الرحمن - الثواس بن سميان الكلبي
 ١٩٩
 - ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي - جرير بن عبدالله
 ٤٠٠٩
 - ما من مؤمن يعزي أخاه بمصيبة إلا كساه الله سبحانه من حلل الكرامة محمد بن عمرو
 ١٦٠١
 ابن حزم
 ٢٧٩٥
 - ما من محروح يُجرّح في سبيل الله - أبو هريرة
 - ما من معرم يُضْحى لله يؤمّه - جابر بن عبدالله
 ٢٩٢٥
 - ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول
 ٤٧٠
 - عمر بن الخطاب
 - ما من مسلم يدان ذنباً ميمونة زوج النبي ﷺ
 ٢٤٠٨
 - ما من مسلم يصاب بمصيبة فيفرج إلى ما أمر الله به - أبو سلمة بن عبد الأسد المخزومي ..
 ١٥٩٨
 - ما من مسلم يصلي علي إلا صلت عليه
 ٩٠٧
 - الملائكة ما صلى علي - عامر بن ربيعة
 - ما من مسلم يُقرض مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ - عبدالله بن مسعود
 ٢٤٣٠
 - ما من مسلم - يقول حين يمسي وحين يصبح رضىت بالله - أبو سلام الحبشي
 ٣٨٧٠
 - ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد - عتبة بن عبد السلمي
 ١٦٠٤
 - ما من مُسْلِمَيْنِ اتقيا بأسيا فهما - أنس بن مالك
 ٣٩٦٣
 - ما من مسلمين يتوفى لهما ثلاثة من الولد - أن يتعبد له فيها - أبو هريرة
 ١٧٢٨
 - ما من أيام، العمل الصالح فيها أحب إلى الله - ابن عباس
 ١٧٢٧
 - ما من جرعة أعظم أجراً عند الله من جرعة غيظ - ابن عمر
 ٤١٨٩
 - ما من حاكم يحكم بين الناس إلا جاء يوم القيامة - عبدالله بن مسعود
 ٢٣١١
 - ما من خارج خرج من بيته في طلب العلم إلا وضعت له الملائكة أجنحتها - صفوان بن عسال المرادي
 ٢٢٦
 - ما من داع يدعو إلى شيء إلا وقف يوم القيامة لازماً لدعوته - أبو هريرة
 ٢٠٨
 - ما من دعوة يدعو بها العبد - أبو هريرة
 ٣٨٥١
 - ما من ذنب أجدر أن يُعجل الله لصاحبه العقوبة - أبو بكره الثقفي
 ٤٢١١
 - ما من رجل تدرك له ابتتان فيحسن إليهما - ابن عباس
 ٣٦٧٠
 - ما من رجل يحفظ علماً فيكتمه - أبو هريرة
 ٢٦١
 - ما من رجل يذنب ذنباً فيتوضأ، فيحسن الوضوء، ثم يصلي ركعتين - علي بن أبي طالب
 ١٣٩٥
 - ما من رجل يُصاب بشيء من جسده - أبو الدرداء
 ٢٦٩٣
 - ما من صاحب إبل ولا غنم ولا بقر - أبو ذر الغفاري
 ١٧٨٥
 - ما من صباح إلا وملائكة ثنّادبان: ويل للرجال من النساء - أبو سعيد الخدري
 ٣٩٩٩
 - ما من عذبات على طهور، ثم تعار من الليل - معاذ بن جبل
 ٣٨٨١
 - ما من عبد مؤمن يخرج من عينيه دموع - من خشية الله - عبدالله بن مسعود
 ٤١٩٧
 - ما من عبد يسجد لله سجدة إلا رفعه الله بها درجة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ
 ١٤٢٣
 - ما من عبد يسجد لله سجدة إلا كتب الله له بها

٢١٣٦	عباس	١٦٠٥	أنس بن مالك
٣٢٧	ما هذا يا عمرو؟ - عائشة		ما مِنْ مُسْلِمَيْنِ بِلِقَاءِ، فيصافحان - البراء
١٨٥٣	ما هذا يا معاذ؟ - عبدالله بن أبي أوفى	٣٧٠٣	ابن عازب
٢٨١٠	ما هذه؟ ألقها - علي بن أبي طالب		ما مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّي إِلَّا لَيْسَ مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ -
٣٥٣١	ما هذه الحلقة؟ - عمران بن الحصين	٢٩٢١	سهل بن سعد الساعدي
٣٦٠٣	ما هذه؟ - عبدالله بن عمرو		ما مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -
٣٥٤٩	ما رجع أخيك؟ - أبو ليلى الأنصاري	١٦٢٠	عائشة
٤١٥٣	ما يتيك يا ابن الخطاب - عمر بن الخطاب		ما مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -
	ما يجد الشَّوْطُ مِنَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ - أبو	٣٧٩٦	مُعَاذُ بْنُ جَبَل
٢٨٠٢	هريرة		ما مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ
٢٤٧٠	ما يصنع هؤلاء - طلحة بن عبيد الله	٣٠١٤	عبدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ - عائشة
	ما يَمْنَعُكَ، يَا عَمَّتَا مِنَ الْحَيِّجِّ؟ - أسماء بنت	٣٦٥١	ما منعك أَنْ تَدْخُلَ عائشة
٢٩٣٦	أبي بكر أو سُئِلَ بِئْنَ عَوْفٍ	١٥٣٠	ما منعكم أَنْ تَعْلَمُوهُ؟ - ابن عباس
٣٠٦٢	ماء زمزم لما شرب له - جابر بن عبدالله		ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ - عدي بن
٣٧٠	الماء لا يجِبُ - ابن عباس	١٨٥	حاتم
٦٠٧	الماء من الماء - أبو أيوب الأنصاري		ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ - عدي بن
٢٤٧٤	الماء والجلع والثَّار - عائشة	١٨٤٣	حاتم
	مات رأس المنافقين بالمدينة، وأوصى أن	٤٣٤١	ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مِزْلَانِ - أبو هريرة
١٥٢٤	يصلِّي عليه النبي ﷺ - جابر بن عبدالله		ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ
	مات رجلٌ على عهد رسول الله ﷺ؛ وَلَمْ يَدْعُ	٧٨	الجنة وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ - علي بن أبي طالب
٢٧٤١	له وارثًا - ابن عباس		ما تَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ
	مات مولاي وترك ابنة فقسم رسول الله ﷺ	٧٠٢	بعدها - عائشة
٢٧٣٤	ماله - ابنة حمزة بن عبدالمطلب		ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ
	مال الله عز وجل، سرق بعضه بعضًا - ابن	٦٦٢	قط - عائشة
٢٥٩٠	عباس		ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ
	الماهر بالقرآن مع السفارة الكرام البررة -	١٩٢٢	قط - عائشة
٣٧٧٩	عائشة		ما نفعتني مَالٌ قط، ما نفعتني مال أبي بكر -
	مثل الذي يتصدق ثم يرجع في صدقته، مثل	٩٤	أبو هريرة
٢٣٩١	الكلْب - عبدالله بن عباس	١٧٣٤	ما هذا؟ - ابن عباس
٤١٧٢	مثل الذي يجلس يسمع الحكمة - أبو هريرة	٣٣٣٦	ما هذا؟ - أم أيمن
٣٧٨٣	مثل القرآن مثل الإبل المَعْقُوفَة - ابن عمر	١٩٠٧	ما هذا؟ أو مَ - أنس بن مالك
٨٨	مَقَلَّ الْقَلْبَ مِثْلَ الرِّيشَةِ - أبو موسى الأشعري	٢٤٧١	ما هذا الصَّوْتُ؟ - عائشة
	مثل مؤخرة الرجل تكون بين يدي أحدكم -	٤١٦٠	ما هذا؟ - عبدالله بن عمرو
٩٤٠	طلحة بن عبيد الله		ما هذا؟ - ليتكلم وليستظلل وليجلس - ابن

- مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الأثرجة -
 ٢١٤ أبو موسى الأشعري
 - مثل هذه الأمة كمثل أريمة نفر رجل أناه الله
 ٤٢٢٨ مالا - أبو كيشة الأنماري
 - المجاهد في سبيل الله مضمون على الله - أبو
 ٢٧٥٤ سميد الخدري
 - المحرم لا ينكح ولا ينكح ولا يخطب -
 ١٩٦٦ عثمان بن عفان
 - المحرم من حرم ومريته - أنس بن مالك . ٢٧٠٠
 - المذنب من الثلث - ابن عمر ٢٥١٤
 - مؤمن الخمر كما يدوشن - أبو هريرة ٣٣٧٥
 - مرءى خالي، وقد عقد له النبي ﷺ لواء -
 ٢٦٠٧ البراء بن عازب
 - مرءى النبي ﷺ وأنا واضع يدي اليسرى على
 اليمين - عبدالله بن مسعود ٨١١
 - مرءى رجل على النبي ﷺ وهو يبول فسلم عليه -
 ابن عمر ٣٥٣
 - مرءى رجل على النبي ﷺ وهو يبول، فسلم
 عليه - أبو هريرة ٣٥١
 - مرءى رسول الله ﷺ بقرين جديدين - ابن
 عباس ٣٤٧
 - مرءى على النبي ﷺ بجنابة فأنى عليها خيراً،
 فقال: وجبت - أنس بن مالك ١٤٩١
 - مرءى على النبي ﷺ بجنابة، فقام، وقال -
 أبو هريرة ١٥٤٣
 - مرءى على النبي ﷺ بجنابة، فأنى عليها خيراً،
 في مناقب الخير - أبو هريرة ١٤٩٢
 - مرءى علينا رسول الله ﷺ في نسوة فسلم علينا -
 أسماء بنت يزيد ٣٧٠١
 - مرءى النبي ﷺ على رجل نام في المسجد -
 أبو امامة ٣٧٢٥
 - مرءى النبي ﷺ في يوم شديد الحر نحو بقيع
 الغرق - أبو امامة الباهلي ٢٤٥
 - المرأة إذا قتلت عمداً، لا تقتل حتى تضع -
- معاذ بن جبل وأبو عبيدة بن الجراح وعبادة
 ٢٦٩٤ ابن الصامت وشداد بن أوس
 - المرأة تحوز ثلاث موارث - وائلة بن
 ٢٧٤٢ الأسقع
 - المرأة تراث من دية زوجها وماله - عبدالله بن
 ٢٧٣٦ عمرو
 - مرءى بمز الظهران فأنفختنا أرزبا - أنس بن
 ٢٢٤٣ مالك
 - مرض أبي بن كعب مرضاً - جابر بن عبدالله . ٣٤٩٣
 - مرضت فأتاني رسول الله ﷺ يعودني - جابر
 ٢٧٢٨ ابن عبدالله
 - مرءى فليراجعها ثم يطلقها وهي طاهر أو
 ٢٠٢٣ حامل - ابن عمر
 - مرءى فليراجعها حتى تطهر، ثم تحيض - ابن
 ٢٠١٩ عمر
 - مرءى فلتركت ولتختبر - عقبة بن عامر ٢١٣٤
 - مروا أبابكر فليصل بالناس - عائشة ١٢٣٢
 - مروا بالمعروف وانها عن المتكر - عائشة ٤٠٠٤
 - المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرانها -
 عبدالله بن يزيد الخطمي ٦٢٥
 - المستشار مؤتمن - أبو مسعود الأنصاري ... ٣٧٤٦
 - المستشار مؤتمن - أبو هريرة ٣٧٤٥
 - المسلم أخو المسلم - عقبة بن عامر ٢٢٤٦
 - المسلمون تتكافأ دماؤهم - ابن عباس ٢٦٨٣
 - المسلمون شركاء في ثلاث - ابن عباس ٢٤٧٢
 - المسلمون يد على من سواهم - مقل بن
 ٢٦٨٤ يسار
 - المشاءون إلى المساجد في الظلم، أولئك
 الخواضون في رحمة الله - أبو هريرة ٧٧٩
 - مضمضوا من اللبن، فإن له دسماً - ابن عباس ٤٩٨
 - مضمضوا من اللبن، فإن له دسماً - سهل بن
 سعد الساعدي ٥٠٠
 - مقل الغني ظلم وإذا حلت على مليء - ابن عمر ٢٤٠٤
 - المعتدي في الصدقة كما تمنعها - أنس بن مالك . ١٨٠٨

١٣٨	مسعود	- المعتكف يتبع الجنازة، ويعود المريض -
	- مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكَيِّرَ اللَّهُ خَيْرَ سَيِّئَةٍ فَلْيَتَوَضَّأْ -	أنس بن مالك ١٧٧٧
٣٢٦٠	أنس بن مالك	- مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير -
	- من أحب الانتصار أحبه الله - البراء بن عازب	٢٧٦
١٦٣	عازب	- مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير -
	- من أحب الحسن والحسين فقد أحبني - أبو هريرة	٢٧٥
١٤٣	هريرة	- علي بن أبي طالب
٤٢٦٤	- من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه - عائشة	- ملا الله بيوتهم وقبورهم نارا - علي بن أبي طالب
	- من احتكر على المسلمين طعاما - عمر بن الخطاب	٦٨٤
٢١٥٥	المخطاب	- المنحة الكبرى وفتح القسطنطينية في سبعة أشهر - معاذ بن جبل
١٤	- من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه - عائشة - مَنْ أَخْرَجَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُنِيَ لَهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ - ابن عُمَرُ	٤٠٩٢
٢٩٧٥	واحد - ابن عُمَرُ	- الملك في صفاركم - أنس بن مالك ٤٠١٥
	- من أحسن في الإسلام لم يواخذ بما كان في الجاهلية - عبدالله بن مسعود	- ثُمْلَى عَمَارَ إِيمَانًا إِلَى مَشَاشِهِ - علي بن أبي طالب
٤٢٤٢	الجاهلية - عبدالله بن مسعود	١٤٧
	- من أحيا سنة من سنتي فعمل بها الناس - عمرو بن عوف المزني	- من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه - ابن عمر
٢٠٩	عمرو بن عوف المزني	٢٢٢٦
	- من أحيا سنة من سنتي قد أميتت بعدي - عمرو بن عوف المزني	- من ابتاع مصراة، فهو بالخيار - أبو هريرة ... ٢٢٣٩
٢١٠	عمرو بن عوف المزني	- من اتبع جنازة فليحمل بجواب السرير كلها - عبدالله بن مسعود
	- مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِنْتِلَافَهَا - أبو هريرة	١٤٧٨
٢٤١١	هريرة	- من أتم الرضوء كما أمره الله فالصلوات المكتوبات كفارات لما يهنن - عثمان بن عفان
	- من أخرج أذى من المسجد بنى الله له بيتا في الجنة - أبو سعيد الخدري	٤٥٩
٧٥٧	الجنة - أبو سعيد الخدري	- من أتى أخاه المسلم عائدا، مشى في خرافة الجنة حتى يجلس - علي بن أبي طالب
٢٨٧٦	- مَنْ أَدْخَلَ فَرْشًا بَيْنَ فَرْسَيْنِ - أَبُو هُرَيْرَةَ	١٤٤٢
	- من أدرك ركعة من صلاة الجمعة أو غيرها، فقد أدرك الصلاة - ابن عمر	- من أتى امرأة في قبلها، من دبرها، كان الولد أحول - جابر بن عبدالله
١١٢٣	فقد أدرك الصلاة - ابن عمر	١٩٢٥
٣١١٧	- من أدرك رمضان بمكة فصامه - ابن عباس ..	- من أتى الجمعة فليقتل - ابن عمر
	- من أدرك من الجمعة ركعة فليصل إليها أخرى - أبو هريرة	١٠٨٨
١١٢١	أخرى - أبو هريرة	- من أتى حائضا أو امرأة في دبرها - أبو هريرة ٦٣٩
	- من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها - عائشة	- من أتى فراشه، وهو ينوي أن يقوم فيصلي من الليل - أبو الدرداء الأنصاري
٧٠٠	الشمس فقد أدركها - عائشة	١٣٤٤
	- من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدرك - أبو هريرة	- من أتى عند ماله، فقتل فقاتل فقتل، فهو شهيد - ابن عمر
١١٢٢	هريرة	٢٥٨١
	- من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب	- من أحبَّ أَنْ يُقَيِّدَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ - أَبُو الْيَسَرِ ... ٢٤١٩
		- من أحب أن يقرأ القرآن غضا كما أنزل، فليقرأه على قراءة ابن أم عبد - عبدالله بن

- ٢٩٩ الشمس - أبو هريرة
- من أدركه الأذان في المسجد ثم خرج، لم يخرج لحاجة - عثمان بن عفان ٧٣٤
- من ادعى إلى غير أبيه لم يرح واجحة الجنة - عبدالله بن عمرو ٢٦١١
- من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه - سعد بن أبي وقاص وأبو بكره الثقفي ٢٦١٠
- من ادعى ماليس له فليس منا - أبو ذر الغفاري ٢٣١٩
- من أذن ثني عشرة سنة، وجبت له الجنة - ابن عمر ٧٢٨
- من أذن محتسباً سبع سنين، كتب الله له براءة من النار - ابن عباس ٧٢٧
- من أراد أن يلقى الله طاهراً مطهراً - أنس بن مالك ١٨٦٢
- من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله - أبو هريرة ٣١١٤
- من أراد الحج فليتعجل - ابن عباس ٢٨٨٣
- من أراد الحجامة فليتحر سبعة عشر - أنس ابن مالك ٣٤٨٦
- من أراد منكم أن يهل بعمرة، فليهل - عائشة ٣٠٠٠
- من ارتبط فرساً في سبيل الله - تميم الداري ٢٧٩١
- من أرسل بنفقة في سبيل الله، وأقام في بيته علي بن أبي طالب، وأبو الدرداء، وأبو هريرة، وأبو أمامة الباهلي، وعبدالله بن عمر، وجابر بن عبدالله، وعمران بن الحصين ٢٧٦١
- من أريد ماله ظلماً فقتل، فهو شهيد - أبو هريرة ٢٥٨٢
- من استجمر فليوتر، من فعل ذلك فقد أحسن - أبو هريرة ٣٣٧
- من استطاع منكم أن يموت بالمدينة، فليقل غزياً أشهد لمن مات بها - ابن عمر ٣١١٢
- ٢٠٤ من استن خيراً فاستن به - أبو هريرة
- من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم - ابن عباس ٢٢٨٠
- من اشترى نخلاً قد أثرت فلمرتها للبايع - ابن عمر ٢٢١٠
- من أصاب في الدنيا ذنباً، فعوقب به - علي ابن أبي طالب ٢٦٠٤
- من أصاب من شيء - أنس بن مالك ٢١٤٧
- من أصاب منكم حذاً، فمُجِلَّتْ لَهُ عُقُوبَتُهُ - عبادة بن الصامت ٢٦٠٣
- من أصابه قيء أو رعاف أو قلس أو مذي، فليصرف - عائشة ١٢٢١
- من أصبح منكم مُعَافَى في جسده - عبيد الله بن محصن الأتصاري ٤١٤١
- من أصبح، وهو جنب فليغتسل - أبو هريرة ١٧٠٢
- من أصيب بدم أو خيل - أبو شريح الخزاعي ٢٦٢٣
- من أصيب بمصيبة، فذكر مصيبتة - الحسين ابن علي بن أبي طالب ١٦٠٠
- من أطاعني فقد أطاع الله - أبو هريرة ٢٨٥٩
- من أطاعني فقد أطاع الله، ومن عصاني فقد عصى الله - أبو هريرة ٣
- من أطعمه الله طعاماً - ابن عباس ٣٣٢٢
- من أعان على خصومة بظلم - ابن عمر ٢٣٢٠
- من أعان على قتل مؤمن بشطر كلمة - أبو هريرة ٢٦٢٠
- من اعتذر إلى أخيه بمعذرة، فلم يقبلها - جردان ٣٧١٨
- من أعنت امرأة مسلماً كان فكأكهُ من النار - كعب بن مرة ٢٥٢٢
- من أعتق شركاً له في عبد - ابن عمر ٢٥٢٨
- من أعتق عبداً وله مال - ابن عمر ٢٥٢٩
- من أعتق نصيباً له في مملوك - أبو هريرة ٢٥٢٧
- من أعتق رجلاً عمرى له ولعقبه - جابر بن عبدالله ٢٣٨٠

- من اغتسل يوم الجمعة فأحسن غسله،
وتطهر فأحسن طهوره - أبو ذر الغفاري ١٠٩٧
- من أفتى بفتيا غير ثبت - أبو هريرة ٥٣
- من أفضل الشفاعة أن يشفع بين الاثنين في
النكاح - أبو رهم ١٩٧٥
- من أفطر يومًا من رمضان من غير رخصة -
أبو هريرة ١٦٧٢
- من أقال مسلمًا أقاله الله - أبو هريرة ٢١٩٩
- من اقتبس علمًا من النجوم - ابن عباس ٣٧٢٦
- من أقتنى كلبًا فإنه ينقص من عمله - أبو
هريرة ٣٢٠٤
- من أقتنى كلبًا لا يغني عنه زرعًا - سفيان بن
أبي زهير ٣٢٠٦
- من احتحل فلبث - أبو هريرة ٣٤٩٨
- من اكنوى أو استرقى فقد برىء من التوثكل -
المغيرة بن شعبة ٣٤٨٩
- من أكل طعامًا فقال: الحمد لله الذي
أطعمني هذا ورزقني - معاذ بن أنس الجهني ٣٢٨٥
- من أكل في قصعة ثم لحسها، استغفرت له
القصعة - نبيشة الخير ٣٢٧٢
- من أكل في قصعة، فلحسها - أم عاصم ٣٢٧١
- من أكل من هذه الشجرة، الثوم، فلا يؤذيها
بها في مسجدنا هذا - أبو هريرة ١٠١٥
- من أكل من هذه الشجرة شيئًا فلا يأتين
المسجد - ابن عمر ١٠١٦
- من أكل ناسيًا، وهو صائم - أبو هريرة ١٦٧٣
- من أم الناس قاصاب، فالصلاة له ولهم -
عقبة بن عامر الجهني ٩٨٣
- من أمركم منهم بمعصية الله، فلا تطيعوه -
أبو سعيد الخدري ٢٨٦٣
- من أمن رجلًا على دمه، فقتله - عمرو بن
الحكم الخزاعي ٢٦٨٨
- من انتسب إلى غير أبيه، أو تولى غير مواليه -
ابن عباس ٢٦٠٩
- من انتهب ثيبة فليس منًا - عمران بن
الحصين ٣٩٣٧
- من انتهب ثيبة مشهورة، فليس منًا - جابر بن
عبدالله ٣٩٣٥
- من أنظر مُقَرَّرًا كان له بِكُلِّ يَوْمٍ صدقة -
بُرَيْدة بن الحصيب الأشلمي ٢٤١٨
- من أهرق منه هذه الدماء، فلا يضره - أبو
كبيشة الأنماري ٣٤٨٤
- من أهرق دمه، وغفر جوارحه - عمرو بن
عيسى ٢٧٩٤
- من أهل بئرة من بيت المقدس، عُفِّرَ لَهُ -
أم سلمة ٣٠٠١
- من أهل بئرة من بيت المقدس، كانت له
كفارة لما قبلها من الذنوب - أم سلمة ٣٠٠٢
- من أودع ودعية، فلا ضمان عليه - عبدالله
ابن عمرو ٢٤٠١
- من أي ذلك تعجبون - طلحة بن عبيدالله ٣٩٢٥
- من باع ثمرًا فأصابته جائحة - جابر بن
عبدالله ٢٢١٩
- من باع دارًا أو عقارًا فلم يجعل ثمنه في مثله -
سعيد بن حريث ٢٤٩٠
- من باع دارًا ولم يجعل ثمنها في مثله -
حذيفة بن اليمان ٢٤٩١
- من باع عبداً لم يبيعه - رائلة بن الأسقع ٢٢٤٧
- من باع نخلاً قد أبرث فثمرتها للذي باعها -
ابن عمر ٢٢١١
- من باع نخلاً وباع عبداً جمعهما - ابن عمر ٢٢١٢
- من يئدك دينه فاقتلوه - ابن عباس ٢٥٣٥
- من بنى لله مسجداً بنى الله له مثله في الجنة -
عثمان بن عفان ٧٣٦
- من بنى مسجداً لله كمحفص قطاة، أو
أصغر، بنى الله له بيتا في الجنة - جابر بن
عبدالله ٧٣٨
- من بنى مسجداً لله من ماله بنى الله له بيتا في

- الجنة - علي بن أبي طالب ٧٣٧
- من بنى مسجداً يذكر فيه اسم الله، بنى الله له ٧٣٥
- بيتاً في الجنة - عمر بن الخطاب ٧٣٥
- من تحلّم حلُمًا كاذبًا، كُفّف أن يعقّد بين ٢٩١٦
- شعبتين - ابن عباس ٢٩١٦
- من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ ١١١٦
- جسراً إلى جهنم - معاذ بن أنس الجهني ١١٢٥
- من ترك الجمعة ثلاث مرات تهاوّن بها طبع ١١٢٥
- على قلبه - أبو الجعد الضمري ١١٢٥
- من ترك الجمعة ثلاثاً، من غير ضرورة، طبع ١١٢٦
- الله على قلبه - جابر بن عبدالله ١١٢٦
- من ترك الجمعة متعمداً، فليصدق بدينار - ١١٢٨
- سيرة بن جندب ٥١
- من ترك الكذب وهو باطل - أنس بن مالك .. ٢٤١٦
- مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَورُثَةَ - جابر بن عبدالله ٢٧٣٨
- من ترك ما لا فلوورثته ومن ترك كلا، فالبنا ٢٧٣٨
- المقدم بن معد يكرب ٥٩٩
- من ترك موضع شعرة من جسده من جنابة - ٣٤٦٦
- علي بن أبي طالب ١٤١٢
- من تطيب ولم يُعلم منه طيبٌ - عبدالله بن ٣٨٧٨
- عمرو ٢٨١٤
- من تطهر في بيته، ثم أتى مسجد قباء، فصلّى ٢٦٠
- فيه صلاة، كان له كأجر عمرة - سهل بن ٢٥٢
- حنيف ٣٤
- من تعار من الليل، فقال حين يستيقظ لا إله ٨٤
- إلا الله - عباد بن الصامت ٢٧٥٨
- مَنْ تَعَلَّمَ الرُّمِيَّ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَقَدْ عَصَانِي - عقبة ١٣٨٢
- ابن عامر الجهني ٢٧٥٨
- من تعلم العلم ليأهيه به العلماء - أبو هريرة ٢٧٥٩
- من تعلم علماً مما يتنغي به وجه الله - أبو ١٣٨٢
- هريرة ٨٤
- من تقول علي ما لم أقل - أبو هريرة ٨٤
- من تكلم في شيء من القدر شغل عنه يوم ٨٤
- القيامة - عائشة ٨٤
- من ترضأ على كل طهر فله عشر حسنات - ٥١٢
- عبدالله بن عمر ١٠٩٠
- من ترضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة ٤٦٩
- فدنا وأنصت واستمع - أبو هريرة ٤٠٩
- من ترضأ فأحسن الوضوء ثم قال، ثلاث ٢٨٢
- مرات - أنس بن مالك ٢٨٥
- من ترضأ فليستتر، ومن استجمر فليوتر - ١٠٩١
- أبو هريرة ١١٤٠
- من ترضأ فمضمض واستنشق، خرجت ٢٢٧
- خطاياها من فيه وأفقه - عبدالله الصنابحي ٢٥٣٩
- من ترضأ مثل وضوئي هذا، غفر له ما تقدم ٣٥٧٠
- من ذنبه - عثمان بن عفان ٣٥٧١
- من ترضأ يوم الجمعة، فيها ونعمت - أنس ٢٣٠٨
- ابن مالك ٤١٠٦
- من تابر على شتي عشرة ركعة من السنة، بني ٢٧٥٨
- له بيت في الجنة - عائشة ٢٧٥٩
- من جاء مسجدي هذا، لم يأت إلا لخير ١٣٨٢
- يتعلمه أو يعلمه - أبو هريرة ٨٤
- من جحد آية من القرآن فقد حلّ ضرب عُقُوبِهِ - ٨٤
- ابن عباس ٨٤
- من جر إزاره من الخيلاء - أبو سعيد ٨٤
- المخدري ٨٤
- من جر ثوبه من الخيلاء، لم ينظر الله إليه - ٨٤
- أبو هريرة ٨٤
- من جعل قاضياً بين الناس - أبو هريرة ٨٤
- مَنْ جَعَلَ الْمُتَهَمُومَ هُمًا وَاحِدًا هُمُ الْمُعَاد - ٨٤
- عبدالله بن مسعود ٨٤
- من جهّز غازياً في سبيل الله حتى يستقلّ - ٨٤
- عمر بن الخطاب ٨٤
- من جهّز غازياً في سبيل الله، كان له مثل ٨٤
- أخيرة - زيد بن خالد الجهني ٨٤
- من حافظ على شفعة الضحى، عُفِرَت له ٨٤
- ذنوبه - أبو هريرة ٨٤
- من حجّ هذا البيت فلم يزلّ ولم يفسق رجع ٨٤

۱۱۸۷	عبدالله.....	۲۸۸۹	كما ولدته أمه - أبو هريرة.....
	- من خرج من بيته إلى الصلاة فقال: اللهم إني		- من حدث عني بحديث وهو يرى أنه كذب -
	أسألك بحق المساكين عليك - أبو سعيد	۴۱	المغيرة بن شعبه.....
۷۷۸	الخدري.....		- من حدث عني حديثاً وهو يرى أنه كذب -
۱۶۷۷	- من خير خصال الصائم السواك - عائشة.....	۳۹	سمرة بن جندب.....
	- من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور		- من حدث عني حديثاً وهو يرى أنه كذب -
۲۰۶	من اتبعه - أبو هريرة.....	۳۸	علي بن أبي طالب.....
	- من دعي إلى طعام وهو صائم فليجب - جابر		- من حدثك أن رسول الله ﷺ بال قائماً فلا
۱۷۵۱	ابن عبدالله.....	۳۰۷	تصدقه - عائشة.....
۳۸۰۲	- من ذا الذي قال هذا؟ - وائل بن حجر.....		- من حسن إسلام المرأة تركه ما لا يعنيه - أبو
۱۶۷۶	- من ذرعه القبيح، فلا قضاء عليه - أبو هريرة.....	۳۹۷۶	هريرة.....
۲۷۶۶	- من رابط ليلة في سبيل الله - عثمان بن عفان.....		- من حضرته الوفاة فأوصى، وكانت وصيته
۲۷۷۵	- من راح روحه في سبيل الله - أنس بن مالك.....	۲۷۰۵	على كتاب الله - قره بن إياس المزني.....
	- من رأي في المنام، فقد رأي - أبو سعيد		- من حفر بئراً فله أربعون ذراعاً - عبدالله بن
۳۹۰۳	الخدري.....	۲۴۸۶	مُعْقِل.....
۳۹۰۱	- من رأي في المنام فقد رأي - أبو هريرة.....		- من حلف بملة سوى الإسلام كاذباً - ثابت
	- من رأي في المنام فقد رأي إنه لا ينبغي	۲۰۹۸	ابن الضحّاك.....
۳۹۰۲	للشيطان - جابر بن عبدالله.....		- من حلف يمين أئمة عند منبري هذا - جابر
	- من رأي في المنام فقد رأي في البقعة -	۲۳۲۵	بن عبدالله.....
۳۹۰۰	عبدالله بن مسعود.....		- من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً -
	- من رأي في المنام، فكأنما رأي في البقعة -	۲۱۱۱	عبدالله بن عمرو.....
۳۹۰۴	أبو جحيفة.....		- من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً منها -
	- من رأي منكراً فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره	۲۱۰۸	عدي بن حاتم.....
۱۲۷۵	بيده - أبو سعيد الخدري.....		- من حلف على يمين وهو فيها فاجر - عبدالله
	- من رأي منكم منكراً، فاستطاع أن يغيره بيده -	۲۳۲۳	ابن مسعود.....
۴۰۱۳	أبو سعيد الخدري.....		- من حلف فقال: إن شاء الله - أبو هريرة.....
۳۱۵۰	- من رأى منكم هلال ذي الحجة - أم سلمة.....	۲۰۹۶	- من حلف فقال في يمينه - أبو هريرة.....
۲۸۱۲	- مَنْ رَأَى الْقُدُوسَ يَتَّبِعُهُمْ - عمرو بن عبسة.....	۲۱۱۰	- من حلف في قطيعة رجم - عائشة.....
	- من روى عني حديثاً وهو يرى أنه كذب -	۲۱۰۵	- من حلف واستثنى - ابن عمر.....
۴۰	علي بن أبي طالب.....		- من حلف واستثنى فلن يحنث - ابن عمر.....
	- من زرع في أرض قوم بغير إذنهم فليس له من	۲۵۷۶	- من حمل علينا السلاح فليس منا - ابن عمر.....
۲۴۶۶	الزروع شيء - رافع بن خديج.....	۲۵۷۵	- من حمل علينا السلاح فليس منا - أبو هريرة.....
	- من سئل عن علم فكتمه، ألجم يوم القيامة		- من خاف منكم أن لا يستيقظ من آخر الليل،
۲۶۴	بلجام من نار - أنس بن مالك.....		فليوتر من أول الليل ثم ليرقد - جابر بن

- من شرب الخمر في الدنيا - ابن عمر ٢٣٧٣
- من شرب الخمر في الدنيا لم يشربها في الآخرة - أبو هريرة ٢٣٧٤
- من شرب الخمر وسكر، لم تُقبل له صلاة - عبدالله بن عمرو ٢٣٧٧
- من شرب سُماً قُتل نفسه - أبو هريرة ٢٤٦٠
- مَنْ شَرِبَ فِي إِنْاءٍ نُفْسُهُ، فَكَأَنَّمَا يَجْرُجُ فِي بطنه نار جهنم - عائشة ٢٤١٥
- من شهد معنا الصلاة، وأفاض من عرفات - عروة بن مضر بن الطائي ٣٠١٦
- من شهر علينا السلاح فليس منا - أبو موسى الأشعري ٢٥٧٧
- من صام الأبد، فلا صام ولا أفطر - عبدالله ابن الشيخير ١٧٠٥
- من صام ثلاثة أيام من كل شهر، فذلك صوم الدهر - أبو ذر الغفاري ١٧٠٨
- من صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٦٤١
- من صام رمضان ثم أتبعه بست من شوال - أبو أيوب الأنصاري ١٧١٦
- من صام رمضان وقامه إيماناً واحتساباً، غفر له ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٢٢٦
- من صام ستة أيام بعد الفطر، كان تمام السنة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٧١٥
- من صام يوم عرفة، غفر له ستة أمانه وستة بعده - قتادة بن النعمان ١٧٣١
- من صام يوماً في سبيل الله، ياعد الله بذلك اليوم - أبو سعيد الخدري ١٧١٧
- من صام يوماً في سبيل الله، زحزح الله وجهه عن النار - أبو هريرة ١٧١٨
- من صلى بعد المغرب ست ركعات لم ينكلم يمينه بسوء - أبو هريرة ١١٦٧
- من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة بنى الله له بيتاً في الجنة - عائشة ١٣٧٣
- من مثل عن علم يعلمه فكتمه ألجم يوم القيامة بلجام من نار - أبو هريرة ٢٦٦
- مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصَدَقٍ مِنْ قَلْبِهِ - سهل ابن حُنَيْف ٢٧٩٧
- من سأل الجنة ثلاث مرات - أنس بن مالك ٤٣٤٠
- من سأل القضاء وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ - أنس بن مالك ٢٣٠٩
- من سأل الناس أموالهم تكثراً، فإنما يأل جمر جهنم - أبو هريرة ١٨٣٨
- من سأل، وله ما يغنيه، جاءت مسأته يوم القيامة خدوشاً - عبدالله بن مسعود ١٨٤٠
- من ستر عورة أخيه المسلم ستر الله عورته - ابن عباس ٢٥٤٦
- من ستر مسلماً ستره الله في الدنيا والآخرة - أبو هريرة ٢٥٤٤
- من سره أن يلقى الله غداً مسلماً، فليحافظ على هؤلاء الصلوات الخمس - عبدالله بن مسعود ٧٧٧
- من ملك طريقاً يلتبس فيه علماً سهل الله له طريقاً إلى الجنة - أبو الدرداء الأنصاري ٢٢٣
- من سمع رجلاً يشذ ذلة في المسجد فليقل: لا راد الله عليك - أبو هريرة ٧٦٧
- من سمع النداء فلم يأته فلا صلاة له، إلا من عذر - ابن عباس ٧٩٣
- من سن سنة حسنة فعمل بها بعده - أبو جحيفة ٢٠٧
- من سن سنة حنة فعمل بها كان له أجرها - جرير بن عبدالله البجلي ٢٠٣
- من شأنه أن يغفر ذنباً - أبو الدرداء الأنصاري ٢٠٢
- مَنْ شَرِبَتْهُ؟ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ نَفْسِكَ - ابن عباس ٢٩٠٣
- من شر الناس منزلة عند الله يوم القيامة عبد - أبو أمامة الباهلي ٣٩٦٦

- من صلى ست ركعات بعد المغرب لم يتكلم
بينهن يسوء - أبو هريرة ١٣٧٤
- من صلى الضُّحى، فهو في ذمة الله - سمرة بن
جندب ٣٩٤٦
- من صلى الضُّحى، فهو في ذمة الله، فلا
تخفروا الله - أبو بكر الصديق ٣٩٤٥
- من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي
خداج، غير تمام - أبو هريرة ٨٣٨
- من صلى الضحى ثلثي عشرة ركعة، بنى الله
له قصرًا من ذهب في الجنة - أنس بن مالك ١٣٨٠
- من صلى على جنازة فله قيراط، ومن انتظر
حتى أبو هريرة ١٥٣٩
- من صلى على جنازة فله قيراط، ومن شهد
دفنها فله قيراطان - ثوبان مولى رسول الله
ﷺ ١٥٤٠
- من صلى على جنازة فله قيراط ومن شهدها
حتى تدفن فله قيراطان - أبي بن كعب ١٥٤١
- من صلى على جنازة في المسجد فليس له
شيء - أبو هريرة ١٥١٧
- من صلى عليه مائة من المسلمين غفر له - أبو
هريرة ١٤٨٨
- من صلى في مسجد جماعة أربعين ليلة -
عمر بن الخطاب ٧٩٨
- من صلى في يوم ثلثي عشرة ركعة بُني له بيت
في الجنة - أبو هريرة ١١٤٢
- من صلى في يوم وليلة ثلثي عشرة ركعة، بني
له بيت في الجنة - أم حبيبة بنت أبي سفيان .. ١١٤١
- من صلى قبل الظهر أربعًا، وبعدها أربعًا،
حرم الله على النار - أم حبيبة ١١٦٠
- من ضارَّ أضرَّ الله به - أبو صرمة الأنصاري . ٢٣٤٢
- من طاف بالبيت وصلى ركعتين - عبدالله بن
عمر ٢٩٥٦
- من طالب حقًا فليطلبه في عفاف - ابن عمر
وعائشة ٢٤٢١
- من طلب العلم لغرض الله - ابن عمر ٢٥٨
- من طلب العلم ليما يري به السوء - ابن عمر ٢٥٣
- من عاد مريضًا نادى مناد من السماء: طبت
وطاب ممشاك - أبو هريرة ١٤٤٣
- من عال ثلاثة من الأيتام - عبدالله بن عباس . ٣٦٨٠
- مَنْ عَاهَر أُمَّهُ أَوْ حُرَّةً، قَوْلُهُ وَلَدٌ زَنًا -
عبدالله بن عمرو ٢٧٤٥
- من عزى مصابًا فله مثل أجره - عبدالله بن
مسعود ١٦٠٢
- من علَّم علمًا، فله أجر من عمل به - معاذ بن
أنس الجهني ٢٤٠
- من عمر ميرة المسجد، كتب له كفلان من
الأجر - ابن عمر ١٠٠٧
- من غدا إلى صلاة الصبح - سلمان الفارسي ٢٢٣٤
- من غسل ميتًا فليغتسل - أبو هريرة ١٤٦٣
- من غسل ميتًا وكفنه وحطه وحمله وصلى
عليه - علي بن أبي طالب ١٤٦٢
- من غُسل يوم الجمعة واغتسل، وبكر
وابتكر، ومشي ولم يركب - أوس بن أوس
القفطي ١٠٨٧
- من غُفنا فليس منا - أبو الحمراء مولى النبي
ﷺ ٢٢٢٥
- من الغيرة ما يحب الله، ومنها ما يكره الله -
أبو هريرة ١٩٩٦
- من فارق الدنيا على الإخلاص لله وحده -
أنس بن مالك ٧٠
- من فارق الروح الجسد، وهو بريء من
ثلاث - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٤١٢
- من فجنه صاحب بلاء، فقال: الحمد لله
الذي عافاني - ابن عمر ٣٨٩٢
- من فَرَّ من ميراث وارثه، قطع الله ميراثه -
أنس بن مالك ٢٧٠٣
- من فطَّر صائمًا كان له مثل أجرهم - زيد بن
خالد الجهني ١٧٤٦

- عصا - ابن عباس ٢٦٣٥
- من قُتل له قتل فهو بخير النظرين - أبو هريرة ٢٦٢٤
- من قتل مُعاهدًا، لم يرح رائحة الجنة -
- عبدالله بن عمرو ٢٦٨٦
- من قتل مُعاهدًا له ذمة الله وذمة رَسُوله - أبو هريرة ٢٦٨٧
- من قتل وزعًا في أوّل ضربة - أبو هريرة ٣٢٢٩
- من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث كانوا له حصصًا حصيًا - عبدالله بن مسعود ١٦٠٦
- من قرأ الأيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه - عقیة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ١٣٦٩
- من قرأ القرآن وحفظه أدخله الله الجنة - علي ابن أبي طالب ٢١٦
- من كان ذبح منكم قبل الصلاة - جُنْدَب البجلي ٣١٥٢
- من كان عنده خبز ير فليبعث إلى أخيه - ابن عباس ١٤٣٩
- من كان عنده خبز ير فليبعث إلى أخيه - ابن عباس ٣٤٤٠
- من كان له إمام، فقرأه الإمام له قراءة جابر بن عبدالله ٨٥٠
- من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن - عقیة بن عامر ٣٦٦٩
- من كان له سبعة، ولم يُصَحَّ - أبو هريرة ٣١٢٣
- من كان معه هَدْيًا فليؤم على إحرامه - أسماء بنت أبي بكر ٢٩٨٣
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليحسن إلى جاره - أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٢
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليقل خيرًا - أبو هريرة ٣٩٧١
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليكرم ضيفه - أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٥
- من كانت الثنیا همّة، فرّق الله عليه أمره - أبان بن عثمان بن عفان ٤١٠٥
- من الفطرة المضمضة والاستنشاق - عمار ابن ياسر ٢٩٤
- من قاتل تحت راية عَمِيَّة - أبو هريرة ٣٩٤٨
- من قاتل في سبيل الله عز وجل - مُعَاذ بن جبل ٢٧٩٢
- من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا - أبو موسى الأشعري ٢٧٨٣
- من قال: إني بريء من الإسلام - بريدة بن الحصب ٢١٠٠
- من قال حين يدخل السوق: لا إله إلا الله - عمر بن الخطاب ٢٢٣٥
- من قال حين يسمع المؤذن - سعد بن أبي وقاص ٧٢١
- من قال حين يسمع النداء: أَللّهُمَّ رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة - جابر بن عبدالله ٧٢٢
- من قال، حين يُصْبِح، لا إله إلا الله وحده - أبو عياش الزرقني ٣٨٦٧
- من قال: سبحان الله وبحمده، مائة مرة - أبو هريرة ٣٨١٢
- من قال، في ذُبُر صلاة الغداة: لا إله إلا الله - أبو سعيد الخدري ٣٧٩٩
- من قال في يوم مائة مرة: لا إله إلا الله - أبو هريرة ٣٧٩٨
- من قام ليأتي العبدین، محسبًا لله - أبو أمامة الباهلي ١٧٨٢
- من قُتل خطأ، فذُبُّهُ من الإبل - عبدالله بن عمرو ٢٦٣٠
- من قُتل دون ماله فهو شهيد - سعيد بن زيد ٢٥٨٠
- مَنْ قُتل عبده قَتَلناه - سمرة بن جُنْدَب ٢٦٦٣
- من قتل عبدًا، دُفِعَ إلى أولياء القتل - عبدالله بن عمرو ٢٦٢٦
- مَنْ قُتل فله الشَّلْبُ - سمرة بن جندب ٢٨٣٨
- من قتل في غيبة أو عصية بحجر أو سوط أو

- ۴۱۸۶ ابن انس من كانت له أرض فأراد بيعها - ابن عباس .. ۲۴۹۳
- من كانت له أرض فلا يكرهها بطعام مسمًى - ۲۴۹۴
- ۱۱۸۶ وأوسطه - علي بن أبي طالب ۲۴۶۵
- من كنت مولاه فعلي مولاه - سعد بن أبي ۲۴۶۵
- وقاص ۲۴۵۴
- من كانت له أرض فليزرعها أو ليزرعها ولا ۲۴۵۴
- يؤاجرها - جابر بن عبدالله ۲۴۵۴
- من كانت له أرض فليزرعها أو ليمسحها أخاه - ۲۴۵۴
- أبو هريرة ۲۴۵۲
- من كانت له امرأتان، يميل مع إحداهما على ۲۴۵۲
- الأخرى - أبو هريرة ۱۹۶۹
- من كانت له جارية فأدبها فأحسن أدبها - أبو ۱۹۶۹
- موسى الأشعري ۱۹۵۶
- من كانت له حاجة إلى الله - عبدالله بن أبي ۱۹۵۶
- أوفى الأسلمي ۱۳۸۴
- من كانت له فضول أرضين فليزرعها - جابر ۱۳۸۴
- ابن عبدالله ۲۴۵۱
- من كانت له نخل أو أرض فلا يبيعها حتى - ۲۴۵۱
- جابر بن عبدالله ۲۴۹۲
- من كنت علمًا مما ينفع الله به في أمر الناس - ۲۴۹۲
- أبو سعيد الخدري ۲۶۵
- من كثرت صلاته بالليل حسن وجهه بالنهار - ۲۶۵
- جابر بن عبدالله ۱۳۳۳
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار ۱۳۳۳
- أبو سعيد الخدري ۳۷
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار - ۳۷
- أنس بن مالك ۳۲
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار - ۳۲
- جابر بن عبدالله ۳۳
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار - ۳۳
- عبدالله بن مسعود ۳۰
- من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار - ۳۰
- عبدالله بن الزبير بن العوام ۳۶
- من كسر أو عرج فقد حل - الحجاج بن ۳۶
- عمرو ۳۰۷۷
- من كظم غيظًا وهو قادر على أن ينقذه - معاذ ۳۰۷۷
- ۴۱۸۶ ابن انس من كل الليل قد أوتر رسول الله ﷺ، من أوله ۴۱۸۶
- وأوسطه - علي بن أبي طالب ۱۱۸۶
- من كنت مولاه فعلي مولاه - سعد بن أبي ۱۱۸۶
- وقاص ۱۲۱
- من لبس ثوب شهرة أعرض الله عنه - أبو ذر ۱۲۱
- الغفاري ۳۶۰۸
- من لبس ثوب شهرة في الدنيا - عبدالله بن ۳۶۰۸
- عمر ۳۶۰۷
- من لبس ثوبًا جديدًا فقال: الحمد لله الذي ۳۶۰۷
- كساني - عمر بن الخطاب ۳۵۵۷
- من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة - ۳۵۵۷
- أنس بن مالك ۳۵۸۸
- من لزم الاستغفار جعل الله له من كل هم ۳۵۸۸
- فرجا - عبدالله بن عباس ۳۸۱۹
- من لعب بالنرد، فقد عصى الله ورسوله - أبو ۳۸۱۹
- موسى الأشعري ۳۷۶۲
- من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده - بريدة ۳۷۶۲
- ابن الحبيب ۳۷۶۳
- من لقي العمل ثلاث غدوات كل شهر - أبو ۳۷۶۳
- هريرة ۳۴۵۰
- من لقي الله لا يشرك به شيئًا، لم يتندد بدم ۳۴۵۰
- حرام - عتبة بن عامر الجهني ۲۶۱۸
- من لقي الله وليس له أثر في سبيله - أبو هريرة ۲۶۱۸
- من لم يجد إزارًا، فليلبس سراويل - ابن ۲۶۱۸
- عباس ۲۹۳۱
- من لم يجد ثلثين فليلبس ثلثين - ابن عمر ... ۲۹۳۱
- من لم يدع الله سبحانه، غضب عليه - أبو ۲۹۳۱
- هريرة ۳۸۲۷
- من لم يدع قول الزور والجهل والعمل به - ۳۸۲۷
- أبو هريرة ۱۶۸۹
- من لم يغزو أو يجهز غازيًا أو يخلف غازيًا - ۱۶۸۹
- أبو أمامة الباهلي ۲۷۶۲
- من مات على وصية، مات على سبيل وثقة - ۲۷۶۲

..... ٢٧٠١	جابر بن عبدالله
..... ٢٧٦٧	- من مات مرابطاً في سبيل الله - أبو هريرة
..... ١٦١٥	- من مات مريضاً مات شهيداً وفي فتنه القبر - أبو هريرة
..... ٢٤١٤	- من مات وعليه دينار أو درهم - ابن عمر
..... ١٧٥٧	- من مات وعليه صيام شهر، فليطعم عنه - ابن عمر
..... ١٠٢٥	- من مس الحصى فقد لغا - أبو هريرة
..... ٤٨٢	- من مس فرجه فليتوضأ - أبو أيوب الأنصاري
..... ٤٨١	- من مس فرجه فليتوضأ - أم حبيبة
..... ٢٥٢٤	- من ملك ذا رحم محرم فهو حر - سمر بن جندب
..... ٢٥٢٥	- من ملك ذارحم محرم فهو حر - ابن عمر
..... ١٣٤٣	- من نام عن حربه، أو عن شيء منه، فقرأه فيما بين صلاة الفجر - عمر بن الخطاب
..... ١١٨٨	- من نام عن الوتر أو نسيه، فليصل إذا أصبح - أبو سعيد الخدري
..... ٢١٢٦	- من نذر أن يطيع الله فليطعه - عائشة
..... ٢١٢٨	- من نذر أن يسمه فكفارته كفارة يمين - ابن عباس
..... ٢١٢٧	- من نذر أن يسمه فكفارته كفارة يمين - عقبة بن عامر الجهني
..... ٩٠٨	- من نسي الصلاة علي خطيء طريق الجنة - ابن عباس
..... ٦٩٦	- من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها - أنس بن مالك
..... ٢٢٥	- من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا - أبو هريرة
..... ٣١٥٤	- من هذا الذي ذبح؟ أبو زيد الأنصاري
..... ٣٧٠٩	- من هذا؟ جابر بن عبدالله
..... ٤٢٣٨	- من هذه؟ عائشة
..... ٢٥٠٥	- من وجد لقطه فليشهد ذا عدل - عياض بن حمار
..... ٢٣٥٨	هريرة
..... ٢٥٦١	- من وجد متاعه بيعته عند رجل قد أفلس - أبو هريرة
..... ٢٥٦٤	- من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط، فاقتلوا الفاعل والمفعول به - ابن عباس
..... ٣٢٤٨	- من وقع على ذات محرم فاقتلوه - ابن عباس
..... ١٨٨٩	- من يأكل الغراب؟ وقد ساء رسول الله ﷺ فاسقاً - ابن عمر
..... ٤١٧٦	- من يتزوجها؟ - سهل بن سعد
..... ٣٦٨٧	- من يتواضع لله سبحانه درجة يرفعه الله به درجة - أبو سعيد الخدري
..... ٣٦٨٧	- من يحرم الرق، يحرم الخير - جرير بن عبدالله الجلي
..... ٤٢٠٧	- من يراء يراء الله به - جندب بن عبدالله الجلي
..... ٢٢٠	- من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين - أبو هريرة
..... ٢٤١٧	- من يشر على مفسر يشر الله عليه - أبو هريرة
..... ٤٢٠٦	- من يسمع يُسمع الله به - أبو سعيد الخدري
..... ١٧٣٥	- منكم أحد طعم اليوم؟ - محمد بن صفي
..... ٣٠٤٨	- بنى ثلثها منحر، وكل ثلث فجاج مكة طريق ومسكر جابر بن عبدالله
..... ٢٤٢٥	- من إن صاحب الدين له سلطان - ابن عباس
..... ٤٢٣٨	- من، عليكم بما تطيقون - عائشة
..... ٣٤٤٢	- من - يا علي! إنك ناقة - أم الصلت بنت قيس الأنصارية
..... ٤٠٨٦	- المهدي من ولد فاطمة - أم سلمة
..... ٤٠٨٥	- المهدي ماء أهل البيت يصلحه الله في ليلة - علي بن أبي طالب
..... ٢٩١٥	- مهل أهل المدينة من ذي الحليفة - جابر بن عبدالله
..... ١٦١٣	- موت غرة شهادة - ابن عباس
..... ٤٣٣٠	- موضع سوط في الجنة خير من الدنيا - سهل ابن سعد
..... ٤٢٦٢	- الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل صالحاً - أبو هريرة

- الميت يعذب بيكاء الحي - أبو موسى
الأشعري ١٥٩٤
- الميت يعذب بما نبح عليه - عمر بن
الخطاب ١٥٩٣
- ن**
- النار جبار والبئر جبار - أبو هريرة ٢٦٧٦
- الناس كليل مائة، لا تكاد تجد فيها راحلة -
عبدالله بن عمر ٣٩٩٠
- ناسٌ من أمتي عُرضوا عليّ - أمّ حَرام بنت
يُلعان ٢٧٧٦
- ناولني الخمرة من المسجد - عائشة ٦٣٢
- نحرونا بالحديبية مع النبي ﷺ البدينة عن سبعة -
جابر بن عبد الله ٣١٣٢
- نحرونا فرسنا فأكلنا من لحمه - أسماء بنت
أبي بكر ٣١٩٠
- نحن أحقُّ بالشُّكِّ من إبراهيم إذ قال : - أبو
هريرة ٤٠٢٦
- نحن آخر الأمم وأول من يحاسب - ابن
عباس ٤٢٩٠
- نحن بنو النضر بن كنانة، لا نفقر أُنثى
الأشعث بن قيس ٢٦١٢
- نحن، ولد عبد المطلب، سادة أهل الجنة -
أنس بن مالك ٤٠٨٧
- الندم توبة - عبدالله بن معقل المزني ٤٢٥٢
- نذرت نذرًا في الجاهلية فسألت النبي ﷺ -
عمر بن الخطاب ٢١٢٩
- نزل بعائشة صيف، فأمرت له بمحفلة لها
صفراء، فاحتلم فيها - همام بن الحارث ... ٥٣٨
- نزل جبرئيل على النبي ﷺ بحجامة
الأخدرين - علي بن أبي طالب ٣٤٨٢
- نزل جبريل فأمني فضليت معه - أبو مسعود
الأنصاري ٦٦٨
- نزلت في أهل قباء ﷻ رجال يحبون أن
يتظهروا والله يحب المطهرين ﷻ - أبو هريرة ٣٥٧
- نزلت هذه الآية : ﴿والصلح خير﴾ في رجل
كانت تحته امرأة - عائشة ١٩٧٤
- نزلت هذه الآية فينا، ستّة في وفي ابن مسعود -
سعد بن أبي وقاص ٤١٢٨
- نشأت يتيماً، وهاجرت مسكيناً - أبو هريرة ٢٤٤٥
- نصر الله امرأة سمع مقاتلي قبلنها - جبير بن
مطعم ٢٣١
- نصر الله امرأة سمع مقاتلي قبلنها - جبير بن
مطعم ٣٠٥٦
- نصر الله امرأة سمع مقاتلي قبلنها - زيد بن
ثابت ٢٣٠
- نصر الله امرأة سمع منا حديثاً قبلّنه - عبدالله
ابن مسعود ٢٣٢
- نصر الله عبدًا سمع مقاتلي فوعاها - أنس بن
مالك ٢٣٦
- نظر النبي ﷺ إلى طلحة فقال : هذا ممن
قضى نحبه - معاوية بن أبي سفيان ١٢٦
- نعت رسول الله ﷺ من ذات الجنب ورسًا -
زيد بن أرقم ٣٤٦٧
- نعلان أجاهدُ فيها - ميمونة بنت سعد
مولاة النبي ﷺ ٢٥٣١
- نَعَمْ، الإِدامُ الحَلَلُ - عائشة ٣٣١٦
- نَعَمْ، حُجَّعٌ عن أبيك - ابن عباس ٢٩٠٤
- نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما -
مالك بن ربيعة ٣٦٦٤
- نَعَمْ، الْعَبْدُ الْحَجَّامُ - ابن عباس ٣٤٧٨
- نَعَمْ، عَلَيْنِمْ جِهَادٌ لَا يَتَأَلَّوْنَ - عائشة ٢٩٠١
- نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ قَضَيْتُهُ -
فضل بن عباس ٢٩٠٩
- نعم، فدعا بوضوء فأفرغ على يديه - عبدالله
ابن زيد ٤٣٤
- نعم؛ فلو كان شيء سابق القدر سبقته
العين - أسماء بنت أبي بكر ٣٥١٠
- نعم، في كل ذات كبد حرى أجر - سراقه بن

۳۰۹	عبدالله	نهی رسول الله ﷺ أن یبول قانثا - جابر بن	۳۶۸۶	جعثم	نهی رسول الله ﷺ أن یبول قانثا - جابر بن
۲۱۷۷	عباس	نهی رسول الله ﷺ أن یبع حاضر لباد - ابن	۴۳۳۶	ابن المسیب	نهی رسول الله ﷺ أن یبع حاضر لباد - ابن
۳۷۷۶	عمر	نهی رسول الله ﷺ أن یتاجی اثنا - ابن	۲۷۰۶	نعم، وأبیک لثبان، أمک - أبو هريرة	نهی رسول الله ﷺ أن یتاجی اثنا - ابن
۹۵۹	والثام - ابن عباس	نهی رسول الله ﷺ أن یصلی خلف المتحدث	۴۱۷۰	عباس	نهی رسول الله ﷺ أن یصلی خلف المتحدث
۷۴۶	ابن عمر	نهی رسول الله ﷺ أن یصلی فی سبع مواطن -	۲۴۱۳	نفس المؤمن معلقة یدینو - أبو هريرة	نهی رسول الله ﷺ أن یصلی فی سبع مواطن -
۳۱۴۲	ابن أبي طالب	نهی رسول الله ﷺ أن یضغی بمقابله - علي	۲۹۱۱	نفس أسماء بنت عمیس بالشجرة - عائشة	نهی رسول الله ﷺ أن یضغی بمقابله - علي
۱۹۲۸	یاذنها - عمر بن الخطاب	نهی رسول الله ﷺ أن یزول عن الحرة إلا	۲۹۱۳	جابر بن عبدالله	نهی رسول الله ﷺ أن یزول عن الحرة إلا
۳۷۴	وضوء المرأة - عبدالله بن سرجس	نهی رسول الله ﷺ أن یغسل الرجل بنفل	۱۸۴۶	مني - عائشة	نهی رسول الله ﷺ أن یغسل الرجل بنفل
۹۶۶	الصلاة - أبو هريرة	نهی رسول الله ﷺ أن یغطي الرجل فاه فی	۴۲۸۷	معاوية بن حيدة القشیری	نهی رسول الله ﷺ أن یغطي الرجل فاه فی
۳۱۸۸	صبرا - جابر بن عبدالله	نهی رسول الله ﷺ أن یقتل شیء من الدواب	۳۴۳۱	نهانا رسول الله ﷺ أن نثرب علی بطوننا -	نهی رسول الله ﷺ أن یقتل شیء من الدواب
۳۳۳۱	الثقرتین - ابن عمر	نهی رسول الله ﷺ أن یقرن الرجل بین	۲۲۵۴	عبادة بن الصامت	نهی رسول الله ﷺ أن یقرن الرجل بین
۱۵۶۳	جابر بن عبدالله	نهی رسول الله ﷺ أن یکتب علی القبر شیء -	۳۶۰۲	علي بن أبي طالب	نهی رسول الله ﷺ أن یکتب علی القبر شیء -
۲۹۳۰	مضبوعا بورس أو زعفران - عبدالله بن عمر	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجوار - أبو	۳۶۴۸	نهانی رسول الله ﷺ أن أنختم فی هذه - علي	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجوار - أبو
۳۱۸۵	سعيد الخدري	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجوار - أبو	۱۷۶۲	أزواجهن - أبو سعيد الخدري	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجوار - أبو
۳۴۰۷	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - عائشة	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - عائشة	۱۵۸۳	ابن عمر	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - عائشة
۳۴۰۸	هريرة	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو	۳۲۵	جابر بن عبدالله	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو
۳۴۰۱	والمزقت - أبو هريرة	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو	۳۱۹	نهانی رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلتین بغائط	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو
	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو	۳۷۳۰	أسماء - سمرة بن جندب	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو
	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو	۳۳۷۰	منبطح - عبدالله بن عمر	نهی رسول الله ﷺ أن یبذل فی الجر - أبو

- والقرع - ابن عمر ٣٤٠٢
- نهی رسول الله ﷺ أن يتعل الرجل قانتما -
- أبو هريرة ٣٦١٨
- نهی رسول الله ﷺ أن یُضغ في الإناء - ابن
- عباس ٣٤٢٩
- نهی رسول الله ﷺ أن ینقر الرُّجُل حتى یكون
- آخر عهده بالیث - ابن عمر ٣٠٧١
- نهی رسول الله ﷺ عن الاحتباء يوم
- الجمعة، یعنی والإمام یخطب - عبدالله بن
- عمرو ١١٣٤
- نهی رسول الله ﷺ عن اختناث الأسمیة - أبو
- سعید الخدری ٣٤١٨
- نهی رسول الله ﷺ عن أكل الهرة وثمنها -
- جابر بن عبدالله ٣٢٥٠
- نهی رسول الله ﷺ عن بیع الطعام حتى
- یجرى فیہ الصاعان - جابر بن عبدالله ٢٢٢٨
- نهی رسول الله ﷺ عن بیع الفرر - ابن عباس
- نهی رسول الله ﷺ عن بیع الغرر وعن بیع
- الحصاة - أبو هريرة ٢١٩٤
- نهی رسول الله ﷺ عن بیع فصل الماء -
- جابر بن عبدالله ٢٤٧٧
- نهی رسول الله ﷺ عن بیع المغنیات وعن
- شرائهن - أبو أمامة الباهلی ٢١٦٨
- نهی رسول الله ﷺ عن البیع والابتیاع وعن
- تناشد الأشعار فی المساجد - عبدالله بن
- عمرو ٧٤٩
- نهی رسول الله ﷺ عن بیع الولاء وعن هیته -
- ابن عمر ٢٧٤٧
- نهی رسول الله ﷺ عن یتعین - أبو هريرة ... ٢١٦٩
- نهی رسول الله ﷺ عن تقصیص القبور -
- جابر بن عبدالله ١٥٦٢
- نهی رسول الله ﷺ عن التحنُّم بالذهب -
- علي بن أبي طالب ٣٦٤٢
- نهی رسول الله ﷺ عن تعجیل صوم يوم قبل
- الرؤية - أبو هريرة ١٦٤٦
- نهی رسول الله ﷺ عن تلقی البیوع - عبدالله
- ابن مسعود ٢١٨٠
- نهی رسول الله ﷺ عن تلقی الجلب - ابن
- عمر ٢١٧٩
- نهی رسول الله ﷺ عن التفس فی الإناء -
- ابن عباس ٣٤٢٨
- نهی رسول الله ﷺ عن ثلاث: عن نقرة
- الغراب - عبدالرحمن بن شبل ١٤٢٩
- نهی رسول الله ﷺ عن ثمن السنور - جابر
- ابن عبدالله ٢١٦١
- نهی رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب وعصب
- الفحل - أبو هريرة ٢١٦٠
- نهی رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب - ابن
- عمر ٣٦٤٣
- نهی رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب وعن
- المیثة - علي بن أبي طالب ٣٦٥٤
- نهی رسول الله ﷺ عن الذبابة والحتم -
- عبدالرحمن بن یمر ٣٤٠٤
- نهی رسول الله ﷺ عن الدواء الخیث، یعنی
- المتم - أبو هريرة ٣٤٥٩
- نهی رسول الله ﷺ عن الذبیاج والحریر -
- البراء بن عازب ٣٥٨٩
- نهی رسول الله ﷺ عن السرم قبل طلوع
- الشمس، وعن ذبح ذوات الدّر - علي بن
- أبي طالب ٢٢٠٦
- نهی رسول الله ﷺ عن شراء ما فی بطون
- الأنعام - أبو سعید الخدری ٢١٩٦
- نهی رسول الله ﷺ عن الشرب فی الحتم -
- أبو سعید الخدری ٣٤٠٣
- نهی رسول الله ﷺ عن الشرب من آية
- الذهب والنقصة - حذيفة بن الیمان ٣٤١٤
- نهی رسول الله ﷺ عن الشرب من فی السقاء
- أبو هريرة ٣٤٢٠

عمر ۲۲۶۵	- نهی رسول الله ﷺ عن الشغار - ابن عمر ۱۸۸۳
- نهی رسول الله ﷺ عن المُتَمِّم - ابن عمر ۳۶۰۱	- نهی رسول الله ﷺ عن الشغار - أبو هريرة .. ۱۸۸۴
- نهی رسول الله ﷺ عن نصف الشب وقال :	- نهی رسول الله ﷺ عن صبر البهائم - أنس .. ۳۱۸۶
هو نور المؤمن - عبدالله بن عمرو	- ابن مالك
- نهی رسول الله ﷺ يوم خيبر ، عن أكل كل	- نهی رسول الله ﷺ عن صوم يوم الجمعة إلا .. ۱۷۲۳
ذي ناب - ابن عباس	يوم قبله - أبو هريرة
- نهی النبي ﷺ أن يتعمل الرجل قائماً - ابن	- نهی رسول الله ﷺ عن قتل أربع من الفواب - ۳۲۲۴
عمر	- ابن عباس
- نهيا عن اتباع الجنائز ، ولم يعزم علينا - أم	- نهی رسول الله ﷺ عن قتل النضر - أبو .. ۳۲۲۳
عطية	هريرة
- نهيا عن صيد كلهم وطائرهم - جابر بن	- نهی رسول الله ﷺ عن القزع - ابن عمر ۳۶۳۷
عبدالله	- نهی رسول الله ﷺ عن القوت في الفجر -
- النياحة على الميت من أمر الجاهلية - ابن	أم سلمة
عباس	- نهی رسول الله ﷺ عن كسب الحجام - أبو .. ۲۱۶۵
- النياحة من أمر الجاهلية - أبو مالك	مسعود عقیة بن عمرو
الأشعري	- نهی رسول الله ﷺ عن كسر سكة المسلمين -
ه	عبدالله المزني
- هجر النبي ﷺ فهجرت ، فضليت - أبو هريرة ۲۴۵۸	- نهی رسول الله ﷺ عن الكي ، فاكتويت فما .. ۳۴۹۰
- هذيت لشنة النبي ﷺ - الضحی بن معبد	أفلحت - عمران بن الحصين
- هذا ابن آدم ، وهذا أجله عند فقاء - أنس بن	- نهی رسول الله ﷺ عن لستين : اشتغال .. ۳۵۶۱
مالك	الصيام والاحتباء في ثوب واحد - عائشة ..
- هذا أحسن من هذا كله - ابن عباس	- نهی رسول الله ﷺ عن لحوم الجلالة - ابن .. ۳۱۸۹
- هذا آمن هذه الأمة - عبدالله بن مسعود ۱۳۶	عمر
- هذا الإنسان الخط الأوسط - عبدالله بن	- نهی رسول الله ﷺ عن لحوم الخيل والبغال -
مسعود	خالد بن الوليد
- هذا سبيل الله جابر بن عبدالله	- نهی رسول الله ﷺ عن المحاقلة - أبو سعيد .. ۲۴۵۵
- هذا القرع ، هو الدباء نُكثِر به طعامنا - جابر	الخدري
ابن عبدالله	- نهی رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابة -
- هذا موضع الإزار ، فإن أبيت فأسفل -	رافع بن خديج
حذيفة بن اليمان	- نهی رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابة -
- هذا الموقف وعرفة كُلُّهَا مَوْقِفٌ - علي بن	رافع بن خديج
أبي طالب	- نهی رسول الله ﷺ عن المرائي - ابن أبي .. ۱۵۹۲
- هذا وضوء من لا يقبل الله منه صلاة إلا به -	أوفى
ابن عمر	- نهی رسول الله ﷺ عن المزابة - عبدالله بن

٢٠٠٤	عائشة	هذا وضوئي ووضوء المرسلين من قبلي -
٣٥٩٠	ابن اليمان	أبي بن كعب ٤٢٠
٢٩٥٥	هو من البيت - عائشة	هذا يومئذ على الهدى - كعب بن عجرة ١١١
١٧٨١	هو يعكف الذنوب، ويجري له من الحسنات	هذه وهذه سواء - ابن عباس ٢٦٥٢
٣٨٩٨	كعامل الحسنات كلها - ابن عباس	النهرة لا تقطع الصلاة لأنها من منافع البيت -
٤٢٥٤	هي الرؤيا الصالحة يراها المسلم - عبادة بن	أبو هريرة ٣٦٩
٣٤٣٧	الصامت	هكذا تجدون في كتابكم حدّ الزّاني؟ -
٣٧٥٨	هي لمن عمل بها من أمتي - ابن مسعود	البراء بن عازب ٢٥٥٨
	هي من قدر الله - أبو خزيمة	هكذا ثبت - ابن عمر ٩٩
	هي وقال: كاد أن يُسلم - الشريف بن مويد	هل أذنت لخيرة أن تصدق بحليتها؟ - امرأة
	التفصي	كعب بن مالك ٢٣٨٩
		هل بها وثق؟ - ميمونة بنت كرم البازية ... ٢١٣١
		هل ترك لدينه من قضاء؟ - أبو هريرة ٢٤١٥
		هل عندكم شيء؟ - عائشة ١٧٠١
		هل عندكم شيء من العنم ليس عند الناس؟ -
		أبو جحيفة ٢٦٥٨
		هل لك بيتة؟ - الأشعث بن قيس ٢٣٢٢
		هل من غداة؟ - أمّ سُمَيْد ٣٣١٨
		هلا أخذوا إهابها فنبهوه فانتفعوا به؟ -
		ميمونة زوج النبي ﷺ ٣٦١٠
		هلا أذنتموني بها - عامر بن ربيعة ١٥٢٩
		هلاً مع صاحب الحقّ كُثِّمَ - أبو سعيد
		الخندي ٢٤٢٦
		هَمَّ يَنْهَمُ - الصمصم بن جثامة ٢٨٣٩
		هَمَّا جنتك وئارك - أبو أمامة الباهلي ٣٦٦٢
		هو أهون على الله من ذلك - المغيرة بن شعبة ٤٠٧٣
		هو أولى الناس بمحياه ومماته - تميم
		الداري ٢٧٥٢
		هو الظهور ماؤه، الحل ميتته - ابن الفراسي ٣٨٧
		هو عليها صدقة، وهو لنا هدية - عائشة ٢٠٧٦
		هو في النار - عبدالله بن عمرو ٢٨٤٩
		هو كصوم الدهر، أو كهينة صوم الدهر -
		قادة بن ملحان القيسي ١٧٠٧
		هو لك يا عبد بن زععة، الولد للفراش -

٤٢٨٦	سبعين ألفاً - أبو أمامة الباهلي	٤٠٣٧	الرَّجُلُ - أبو هريرة
	- وعظنا رسول الله ﷺ موعظة ذرفت منها		- والله إنك لخير أرض الله، وأحب أرض الله
٤٣	العيون - العرياض بن سارية	٣١٠٨	إلي - عبدالله بن عدي بن الحمراء
٣٦٩٥	- وعليك السلام - أبو هريرة		- والله لمن شاء لا عناء، لأنزلت سورة النساء
	- وقت لنا في قص الشارب، وحلق العانة -	٢٠٣٠	القصرى - عبدالله بن مسعود
٢٩٥	أنس بن مالك		- والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيل ابن
	- وقد أحسنت، كذلك فافعل - المغيرة بن	١٥١٨	بيضاء إلا في المسجد - عائشة
١٢٣٦	شعبة		- والله ما أحملكم؛ وما عندي ما أحملكم عليه -
	- وفلما رأيت رجلاً أشد عليه في الإسلام	٢١٠٧	أبو موسى الأشعري
٨١٥	حدثنا منه - عبدالله بن المغفل		- والله يا عائشة! لكان ماءها نقاعة الحناء -
	- وكان قد عقل مجة معها رسول الله ﷺ في	٣٥٤٥	عائشة
٦٦٠	دلو من بئر لهم - محمود بن الربيع		- والله! لولا آيتان في كتاب الله تعالى ما
	- وكذلك الصيام في التذرع، يُقضى عنه - أبو	٢٦٢	حدثت عنه - أبو هريرة
٢٩٠٥	الغوث بن حصين		- وأملك أن كان الله قد نزع منكم الرحمة -
٢٩٥٧	- وكل به سبعون ملكاً - أبو هريرة	٣٦٦٥	عائشة
	- «ولا يعصينك في معروف» قال: النوح -		- «وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم» -
١٥٧٩	أم سلمة	٣١٧٣	ابن عباس
	- الولد للفراش، وللعاشر الحجر - أبو أمامة		- الوتر حق، فمن شاء فليوتر بخمس - أبو
٢٠٠٧	الباهلي	١١٩٠	أيوب الأنصاري
٢٠٠٦	- الولد للفراش، وللعاشر الحجر - أبو هريرة		- وجبت صدقتك، ورجعت إليك حديثك -
	- ولو أن قطرة من الزقوم قطرت في الأرض -	٢٣٩٥	عبدالله بن عمرو
٤٣٢٥	ابن عباس		- وددت أن عندي بعض أصحابي - عائشة ...
	- ولو قللت: نعم لوجبت، ولو وجبت لم	١١٣	- وددت أن أناس غصوا من الثلث إلى الربيع -
٢٨٨٥	تقوموا بها - أنس بن مالك	٢٧١١	ابن عباس
	- الوليمة أول يوم حق، والثاني معروف - أبو	٣٣٤١	- زِدْتُ ثَوَانٌ جِئْنَا خَيْرَ بِيضَاء - ابن عمر ...
١٩١٥	هريرة		- الورق بالذهب رباً، إلا هاء وهاء - عمر بن
٣٩٣٠	- وما الذي صنعت؟ - عمران بن الحصين	٢٢٦٠	الخطاب
١٦٧١	- وما أهلكك؟ - أبو هريرة		- الوسق متون صاعاً - أبو سعيد الخدري ...
٢٨٩١	- وما يدريك؟ نلعه كما قال قوم هود - عائشة	١٨٣٣	- الوسق متون صاعاً - جابر بن عبدالله
	- «وما أخرجنا لكم من الأرض ولا تيمموا		- وضعت لرسول الله ﷺ غسلًا، فاغتسل من
١٨٢٢	الخبث منه تنفقون» قال: نزلت في	٥٨٩	جميع نسائه في ليلة - أنس بن مالك
	الأنصار - البراء بن عازب		- وضعت للنبي ﷺ غسلًا، فاغتسل من
	- ومن اكتحل فليوتر، من فعل فقد أحسن -	٥٧٣	الجنابة - ميمونة زوج النبي ﷺ
٢٣٨	أبو هريرة		- وعندي ربي سبحانه أن يدخل الجنة من أسي

- ۲۱۹ أبو ذر الغفاري - ومن يأكل الثعلب؟ - خزيمة بن جزء ۳۲۳۵
- ۱۸۰ أبو ذر الغفاري - يا أبا رزين! أليس كلكم يرى القمر مخلياً به؟ - وَمَنْ يَأْكُلُ الضُّعَى - خزيمة بن جزء ۳۲۳۷
- ۳۷۲۰ يا أبا عمير! - أنس بن مالك ومن يتقبل لي بواحدة أثقل له بالجنة؟ - ۱۸۳۷
- ۳۷۴۰ يا أبا عُمَيْر! ما فعل النخير - أنس بن مالك ... - وهب لي رسول الله ﷺ غلامين أخوين - ۲۲۴۹
- ۲۷۱۹ هريرة - يا أبا هريرة! كُنْ ورعاً، نَكُنْ أَعْيَدَ النَّاسِ - أبو علي بن أبي طالب وهل ترك لنا عقيل من ربيع أو ذور؟ - أسامة بن زيد ۲۷۳۰
- ۴۲۱۷ هريرة - يا أبا هريرة! ما الذي تعرض؟ - أبو هريرة ... - وهل ترك لنا عقيل مثيلاً - أسامة بن زيد ۲۹۴۲
- ۳۸۰۷ يا ابن أخي! إذا حدثك عن رسول الله ﷺ - معاوية بن جهمعة - ۲۷۸۱
- ۲۲ حديثاً فلا تضرب له الأمثال - أبو هريرة ... - ويحك قطع عني صاحبك - أبو بكره - ۳۷۴۴
- ۱۵۶۸ ابن الخصاصية - يا ابن الخصاصية ما تنقم على الله؟ - بشير الثقفي ويحكم أو ويلكم لا ترجعوا بعدي كفاراً - ۳۹۴۳
- يا إخواني لئن لمثل هذا فاعُدوا - البراء بن - ۱۷۱۳
- ۴۱۹۵ عازب ويل للأعقاب من النار - أبو هريرة ۴۵۳
- يا أخني! أشركنا في شيء من دُعَايِكَ - عُمر - ۴۵۱
- ۲۸۹۴ ابن الخطاب ويل للأعقاب من النار - عائشة ۴۵۴
- يا أشج! إن فبك لخصلتين - أبو سعيد ويل للمراقب من النار - جابر بن عبد الله ۴۵۲
- ۴۱۸۷ الخدري ويل للمراقب من النار - عائشة ۴۵۲
- يا أَجْثَم! اغْرُ مع غير قومك - أنس بن مالك وَلَيْلٌ لِلْمُكْثِرِينَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ - أبو سعيد الخدري ۴۱۲۹
- يا أنس! كتاب الله يَقْصُصُ - أنس بن - ۱۷۲
- ۲۶۴۹ النضر ويلك! ومن يعدل بعدي إذا لم أعدل؟ - جابر بن عبد الله ۱۷۲
- يا أهل القرآن أوتروا - علي بن أبي طالب ... ي ۴۳۲۷
- يا أَيُّهَا النَّاسُ! إذا رميتُم الجمره، فارموا - يَتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - أبو هريرة ۴۳۲۷
- يا أيها الناس أفتشوا السلام وأطعموا الطعام - يَتَى بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَنْتُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ - ۴۳۲۱
- وصلوا بالليل - عبدالله بن سلام يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً، فَلْيُزْمَهُمْ أَقْدَمُهُمْ هَجْرَةً - ۹۸۰
- يا أيها الناس! ألا أَيُّ يَوْمٍ أَخْرَمُ - عمرو بن - يا أبا بكر إن لكل قوم عيداً وهذا عيدنا - ۱۸۹۸
- الأحوص عائشة ۱۸۹۸
- يا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ - صفية بنت شيبة يا أبا ذر: لأن تغدو فتعلم آية من كتاب الله - ۳۱۲۵
- يا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلٍ بَيْتٍ - مخنف بن سليم

- ٢٥٨٨ عمرو بن سبرة
 - يا رسول الله! أمرنا بالصلاة عليك، فكيف
 نصلي عليك؟ - أبو حميد الساعدي ٩٠٥
 - يا سُفْيَانُ بن سهل لا تسبل - المغيرة بن شعبة ٣٥٧٤
 - يا عائشة إذا رأيتم الذين يجادلون فيه -
 عائشة ٤٧
 - يا عائشة أشعرت أن الله قد أفتاني فيما
 استفتيت فيه؟ - عائشة ٣٥٤٥
 - يا عائشة! أقرمي كريمة - عائشة ٣٣٥٣
 - يا عائشة أكت تخافين أن يحيف الله عليك
 ورسوله؟ - عائشة ١٣٨٩
 - يا عائشة ألم تري أن مجزؤا المدلجي -
 عائشة ٢٣٤٩
 - يا عائشة إليك عني، إنه ليس يومك - عائشة ١٩٧٣
 - يا عائشة إني ذاك لك أمراً، فلا عليك أن لا
 تعجلي فيه - عائشة ٢٠٥٣
 - يا عائشة إياك ومحقرات الأعمال - عائشة .. ٤٢٤٣
 - يا عباس، ألا تعجب من حب مغيث بريدة
 ومن بغض بريدة مغيثاً؟ - ابن عباس ٢٠٧٥
 - يا عباس يا عماء، ألا أعطيك، ألا أمتحك،
 ألا أحيوك - ابن عباس ١٣٨٧
 - يا عبدالله بن قيس! ألا أدلك على كلمة - أبو
 موسى الأشعري ٣٨٢٤
 - يا عبدالله كن في الدنيا كأنك غريب - ابن
 عمر ٤١١٤
 - يا عثمان إن ولاك الله هذا الأمر يوماً -
 عائشة ١١٢
 - يا عثمان! تجاوز في الصلاة واقدر الناس
 بأضعفهم - عثمان بن أبي العاص ٩٨٧
 - يا عثمان! هذا جبريل أخبرني أن الله قد
 زوجك - أبو هريرة ١١٠
 - يا عدي بن حاتم! أسلم نسلم - عدي بن
 حاتم ٨٧
 - يا عكرش! كل من موضع واحد - عكرش
 - يا أيها الناس! إن منكم منفرين، فأياكم ما
 صلى بالناس فليجوز - عقبه بن عمرو أبو
 سمعدان الأنصاري ٩٨٤
 - يا أيها الناس! إن هذا من غنايتكم - عبادة
 ابن الصامت ٢٨٥٠
 - يا أيها الناس! انهروا نساءكم عن لُبس الزينة -
 عائشة ٤٠٠١
 - يا أيها الناس أيا أحد من الناس، أو من
 المؤمنين أصيب بصيبه فليتعز - عائشة ١٥٩٩
 - يا أيها الناس عليكم بالقصد - فإن الله لا يمل
 حتى تملوا - جابر بن عبدالله ٤٢٤٦
 - يا أيها الناس! لن تُرَأَوْا - أنس بن مالك ٢٧٧٢
 - يا أيها الناس ما بال أحدكم يزوج عبده أمته -
 ابن عباس ٢٠٨١
 - يا أيها الناس من باع محفلة فهو بالخيار -
 عبدالله بن عمر ٢٢٤٠
 - يا بلال! أُمَكِّتِ الناس - بلال بن رباح ٣٠٢٤
 - يا بني سلمة! ألا تحسبون آثاركم؟ - أنس
 ابن مالك ٧٨٤
 - يا بني عبد مناف لا تضعوا أحداً طاف بهذا
 البيت وصلى آية ساعة شاء - جبير بن مطعم
 - يا بني! لو شهدنا ونحن مع رسول الله ﷺ -
 أبو موسى الأشعري ٣٥٦٢
 - يا جابر! ألا أخبرك - جابر بن عبدالله ٢٨٠٠
 - يا جابر! ألا أخبرك ما قال الله لأبيك؟ -
 جابر بن عبدالله ١٩٠
 - يا جبرئيل ماهذه الرِّيحُ الطَّيِّبة - أبي بن كعب ٤٠٣٠
 - يا جُنَيْدُ! إنما هذه ضجعة أهل النار - أبو
 ذر الغفاري ٣٧٢٤
 - يا حازم! أكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا
 بالله - حازم بن حرملة ٣٨٢٦
 - يا حفظة لو كنتم كما تكونون عندي - حفظة
 الكاتب التميمي الأسدي ٤٢٣٩
 - يا رسول الله إني سرقت جملًا لبني فلان -

٢٢٢٠	- يا وزانُ زن وأرجح - مؤيد بن قيس	٣٢٧٤	بن فزيب
	- يأتي على الناس زمان يقومون ساعة، لا		- يا علي! لا تقع إلقاء الكلب - علي بن أبي
٩٨٢	يجدون إمامًا يصلي بهم .. سلامة بنت الحر ..	٨٩٥	طالب
	- يأخذ الجبار سماواته وأرضيه بيده وقبض		- يا عم ألا أحبك، ألا أنفعك، ألا أصلك -
٤٢٧٥	يده - عبدالله بن عمر	١٣٨٦	أبو رافع مولى النبي ﷺ
	- يأخذ الجبار سماواته وأرضيه بيده - عبدالله		- يا عمر تكفيك آية الصيف التي نزلت في آخر
١٩٨	ابن عمر	٢٧٢٦	سورة النساء - عمر بن الخطاب
	- يبدأ بالخيال يوم وزبها - عمرو بن عوف	٢٩٤٥	- يا عمر! ههنا تُكتبُ الغرارات - ابن عمر
٢٤٨٤	الزمزني		- يا عوف! احفظ خللا ستا بين يدي الساعة -
٦٤٠	- يتصلق بدينار أو يتصف دينار - ابن عباس ..	٤٠٤٢	عوف بن مالك الأشجعي
٤٠٥٢	- يتقارب الزمان، ويتقص المأم - أبو هريرة ..		- يا غلام لم ترمي النخل - رافع بن عمرو
	- يتكلم الرجل تسبيحة وتكبيرة وتحميدة	٢٢٩٩	الغفاري
٣٧٠٧	- ويؤذن أهل البيت - أبو أيوب الأنصاري	٢٣٥١	- يا غلام هذه أمك وهذا أبوك - أبو هريرة
	- ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ - نزلت في عذاب		- يا غلام! سَمَّ الله، وَكُلَّ يمينك - عمر بن أبي
٤٢٦٩	القيبر - البراء بن عازب	٣٢٦٧	سلمة
	- يجتمع المؤمنون يوم القيامة يلهمون أو	١٦١٤	- باليه مات في غير مولده - عبدالله بن عمرو
٤٣١٢	يهمون - أنس بن مالك	٣٤٧٩	- يا مُحَمَّدُ مَرَأَتُكَ بِالْحِجَابَةِ - أنس بن مالك
٢٧٠	- يجزيء من الرضوء مد - عقيل بن أبي طالب		- يا معاذ هل تدري ما حق الله على العباد -
	- يجمع خلق أحدكم في بطن أمه أربعين يومًا -	٤٢٩٦	معاذ بن جبل
٧٦	عبدالله بن مسعود		- يا معشر الأنصار! إن الله قد أثنى عليكم في
	- يجوز الجذع من الضأن أضحية - هلال		الظهور - أبو أيوب الأنصاري، وجابر بن
٣١٣٩	الأسلمي	٣٥٥	عبدالله، وأنس بن مالك
	- يجيء القاتل والمقتول يوم القيامة متعلق		- يا معشر التجار إن البيع يحضره الحلف
٢٦٢١	برأس صاحبه - عبدالله بن عباس	٢١٤٥	واللغو - قيس بن أبي غرزة
	- يجيء القرآن يوم القيامة كالرجل الشاحب -		- يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة
٣٧٨١	بريدة بن الحصيب	١٨٤٥	فلينزوج - عبدالله بن مسعود
	- يجيء النبي ومعه الرجال ويجيء النبي		- يا معشر الفقراء ألا أبشركم أن فقراء
٤٢٨٤	ومعه الثلاثة - أبو سعيد الخدري	٤١٢٤	المؤمنين - عبدالله بن عمر
	- يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب -		- يا معشر المهاجرين خمس إذا اجتليتم بها:
١٩٣٧	عائشة	٤٠١٩	عبدالله بن عمر
٤٢٣٠	- يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةٍ - جابر بن عبدالله ..		- يا معشر النساء تصدقن وأكثرن من
	- يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم - أبو سعيد	٤٠١٣	الاستغفار - عبدالله بن عمر
١٦٩	الخدري		- يا نَفْسِ أَلَا أَرَأَيْكَ تَكْرِهِينَ الْحَيَّةَ - أنس بن
	- يخرج في آخر الزمان قوم أحداث الأسمان -	٢٧٩٣	مالك

- عبدالله بن مسعود ١٦٨
 - يخرج قوم في آخر الزمان - أنس بن مالك ... ١٧٥
 - يخرج ناس من الشرق، فيوطنون للمهدي -
 عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدي ٤٠٨٨
 - يد المسلمون على من سواهم - عبدالله بن
 عمرو ٢٦٨٥
 - يدخل فقراء المؤمنين الجنة قبل الأغنياء
 بنصف يوم - أبو هريرة ٤١٢٢
 - يدرس الإسلام كما يدرس وشي الثوب -
 حذيفة بن اليمان ٤٠٤٩
 - يدني المؤمن من ربه يوم القيامة - عبدالله بن
 عمر ١٨٣
 - يرحمنا الله، وأخا عاد - ابن عباس ٣٨٥٢
 - يرسل البكاء على أهل النار - أنس بن مالك ٤٣٢٤
 - يرفع القلم عن الصغير وعن المجنون وعن
 الثام - علي بن أبي طالب ٢٠٤٢
 - يرى فيه أباريق الذهب والفضة كعدد نجوم
 السماء - أنس بن مالك ٤٣٠٥
 - يُستجاب لأحدكم ما لم يُعجل - أبو هريرة .. ٣٨٥٣
 - يشرب ناس من أمتي الخمر - عبادة بن
 الصامت ٣٣٨٥
 - يشفع يوم القيامة ثلاثة: الأنبياء ثم العلماء
 ثم الشهداء - عثمان بن عفان ٤٣١٣
 - يُشفت العاطس ثلاثاً - سلمة بن الأكوع ... ٣٧١٤
 - يصاح برجل من أمتي، يوم القيامة على
 رؤوس الخلائق - عبدالله بن عمر ٤٣٠٠
 - يصف الناس يوم القيامة صفوفًا - أنس بن
 مالك ٣٦٨٥
 - يطهره ما بعده - أم سلمة زوج النبي ﷺ ٥٣١
 - يعرض الناس يوم القيامة ثلاث عرضات -
 أبو موسى الأشعري ٤٢٧٧
 - يُعق عن الغلام، ولا يُعس رأسه بدم - يزيد
 ابن عبد المزني ٣١٦٦
 - يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم بالليل
 بحبل فيه ثلاث عقد - أبو هريرة ١٣٢٩
 - يُعِيدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيُعْضُهُ كَعْضَاضِ
 الفعل - يعلى بن أمية، وسلمة بن أمية ٢٦٥٦
 - يُعِيدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَهْوِلُ لَهُ - أبو
 هريرة ٣٩١١
 - يفتح يأجوج ومأجوج فيخرجون - أبو سعيد
 الخدري ٤٠٧٩
 - يقال لصاحب القرآن، إذا دخل الجنة - أبو
 سعيد الخدري ٣٧٨٠
 - يقبض الله الأرض يوم القيامة - أبو هريرة ... ١٩٢
 - يقتل عند كنزكم ثلاثة، كلهم ابن خليفة -
 ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٤٠٨٤
 - يُقْتَلُ الْمُحَرَّمُ الْحَيَّةَ وَالْعُقْرَبَ وَالصُّعْبَ الْعَادِي -
 أبو سعيد الخدري ٣٠٨٩
 - يُقْسِمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يُقْسِمُ الْفَعْلُ - عمران بن
 حصين ٢٦٥٧
 - يقطع الصلاة، إذا لم يكن بين يدي الرجل
 مثل مؤخرة الرجل - أبو ذر الغفاري ٩٥٢
 - يقطع الصلاة الكلب الأسود، والمرأة
 الحائض - ابن عباس ٩٤٩
 - يقطع الصلاة المرأة والكلب والحمار - أبو
 هريرة ٩٥٠
 - يقطع الصلاة المرأة والكلب والحمار -
 عبدالله بن مغفل ٩٥١
 - يقول الله تبارك وتعالى: من جاء بالحسنة فله
 عشر أمثالها - أبو ذر الغفاري ٣٨٢١
 - يقول الله سبحانه: ابن آدم إن صبرت
 واحتسبت عند الصدمة الأولى - أبو أمامة
 الباهلي ١٥٩٧
 - يقول الله سبحانه: أنا عند ظن عبدي بي -
 أبو هريرة ٣٨٢٢
 - يقول الله سبحانه: الكبرياء ردائي - أبو
 هريرة ٤١٧٤
 - يقول الله سبحانه: يا ابن آدم تفرغ لعبادتي -

٤٠٢١	الأرض - البراء بن عازب	٤١٠٧	أبو هريرة
	- يمين الله ملأى، لا يغيثها شيء، سقاء		- يقول الله عز وجل: أعددت لعبادي
١٩٧	الليل والنهار - أبو هريرة	٤٣٢٨	الصالحين - أبو هريرة
	- يمينك على ما صدقت به صاحبك - أبو		- يقول الله عز وجل: أتى بمعجزتي، ابن آدم
٢١٢١	هريرة		وقد خلقتك من مثل هذه - بسر بن جحاش
	- ينزل ربنا تبارك وتعالى حين يبقى ثلث الليل	٢٧٠٧	القرشي
١٣٦٦	الآخر، كل ليلة - أبو هريرة		- يقول أناس: إذا تعدت للناظف فلا تستقبل
	- ينشأ نساء يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم -	٣٢٢	القبلة - عبدالله بن عمر
١٧٤	ابن عمر		- يقوم أحدهم في رشحه إلى أنصاف أذنيه -
	- يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوْاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - عبدالله	٤٢٧٨	ابن عمر
٢٨٧٢	ابن مسعود		- يقوم الإمام مستقبل القبلة، وتقوم طائفة
	- ينضح بول الغلام ويعمل بول الجارية -	١٢٥٩	منهم معه - سهل بن أبي حنمة
٥٢٥	علي بن أبي طالب		- يكون بين يدي الساعة أيامٌ، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ -
	- يهرم ابن آدم وتشب منه اثنان - أنس بن	٤٠٥٠	عبدالله بن مسعود
٤٢٣٤	مالك		- يكون دُعَاءٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ أَجَابَهُمْ
٢٩١٤	- يَهْلُ أَمْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ - ابن عمر .	٣٩٧٩	إِلَيْهَا فَذُفَّوْهُ فِيهَا - حذيفة بن اليمان
	- يوشك أحدكم أن يصلي الفجر أربعاً -		- يكون في آخر أمتي خَشْفٌ وَمَشْخٌ وَقَذْفٌ -
١١٥٣	عبدالله بن مالك ابن بعيثة	٤٠٦٠	سهل بن سعد
	- يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ -		- يكون في آخر الزمان قوم يُحِبُّونَ أَسْمَةَ الْإِبْلِ -
٤٢٢١٥	أبو زهير الثقفي	٣٢١٧	تميم الداري
	- يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَا لَ الْمُسْلِمَ غَنَمٌ يَنْتَعُ		- يكون في أمتي خَشْفٌ وَمَشْخٌ وَقَذْفٌ -
٣٩٨٠	بها - أبو سعيد الخدري	٤٠٦٢	عبدالله بن عمرو
	- يوشك الرجل متكئاً على أريكته يحدث		- يكون في أمتي مَسْخٌ وَخَشْفٌ وَقَذْفٌ - ابن
	يحديث من حديثي فيقول - المقدم بن	٤٠٦١	عمر
١٢	معديكرب الكلبي		- يكون في أمتي المهدي . إن قُصِرَ فَسِيعٌ - أبو
	- يوضع المصراط بين ظهرائي جهنم - أبو	٤٠٨٣	سعيد الخدري
٤٢٨٠	سعيد الخدري		- يلعبهم الله ويلعبهم اللاعنون قال: فوات



